بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ کتاب نادر العصر فن تاریخ میں ہے اگرچہ کلی حالات اس میں پائے جاتے ہیں مگر سکندر کے سلسلہ حالات شاہان کا ہے

ہندوستان تاریخ

معروف بہ

گلزار شاہی

تصنیف ہمدان سر حلقۂ مورخان ماہر فن صاحب مستعد علوم عقلی و نقلی منشی

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہو کر مشتہر جہان ہوئی

فہرست مطالب مندرجہ کتاب بہارستان تاریخ المعروف گلزار شاہی

مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری

بعون صانع ملک و مکان فضل خلاق زمین و زمان

یہ کتاب نادر العصر فن تاریخ ہے کہ مسٹر الفنسٹن صاحب نے زمانہ اسکندر سے تا سلسلہ حال شاہان ہند کی لکھی ہے

بہارستان تاریخ

معروف بہ

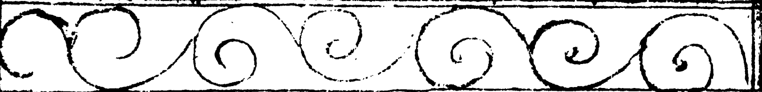
کاشف اشتباہی

تصنیف دانائے حلقہ مورخان بہارستان ہنر جناب مستعد اور مترجم حقانی علی نقی منشی محمد خلف صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم



حضرت خالق کی کیا عالی ہے ذات — جس سے ہے بود و جودِ کائنات

ایک وہ حاکم ہے سب پر حکمران — ہے وہی فرماندہِ دورِ زمان

سر زمین پر جتنے شاہنشاہ ہین — جتنے دولتمند و عالیجاہ ہین

ہو چکے اور ہونگے اور ہین جسقدر — مالکِ عالم ہین شہانِ بحر و بر

حکم مین رہتے ہین اوسکے سرنگون — ہے وہ بیچون خالقِ چون و چگون

اہلِ فرمان اوسکے ہین فرمان پذیر — بادشہ ساری ہین اوس در کی فقیر

سرورانِ دہر اسے سرور مدام
تابع فرمان ہین اوسکی صبح و شام

شہسوارِ دین رسول اللہ ہے — کشورِ دنیا مین شاہنشاہ ہے

ابتدا و انتہائے کائنات — فی الحقیقت ہی رسول اللہ کی ذات

تا قیامِ گردشِ دورِ سما — حکم جاری ہے رسول اللہ کا

مانتے ہین جسکو ختم المرسلین
سرورِ عالم کے وزیر سر زمان
ہو وہ ستدار انِ جنابِ مصطفے
اول الاصدیق یارِ غار تھے
صاحبِ صدق و صفا و راست گو
دوسرے حضرت عمرؓ وہ شیر نر
حاکمانِ روم و روس و مصر و شام
دینِ حق کو زیب و زینت اوس سے تھی
سروران دہر و شاہانِ دیار
سرنگون تھے زیرِ شمشیرِ عمرؓ
تیسرے عثمانؓ حبیب مصطفے
مہربان حاکم شہِ عالی وقار
جامعِ صدق و صفا حلم و حیا
چوتھے وہ شیر خدا حق کے ولی
جسمِ پیغمبر تھا جسمِ مرتضے
اونکو امت کی امامت مل گئی
تھے بوقت جنگ وہ شیر دلیر
جان فشان ہر دم رسول اللہ پر
نور چشم مصطفے حضرت حسن
سید عالم شہید کربلا
درگہِ مولے سے ہو لیل و نہار

جسقدر ہین شاہ با تاج و نگین
گردنین یہ کہتے ہین جسم گردنکشان
جان نثاران شہ خیر الوریٰ
وقت رنج و درد و غم غمخوار تھے
سرخرو وہ ہر وقت حق کے روبرو
توڑ دی کفار کی جسنے کمر
کانپتے تھے اوس کے سایہ سی مدام
کافرون کے دل مین دہشت اوس سے تھی
تاجدارانِ جہان لیل و نہار
سب کو تھی منظور توقیر عمرؓ
جسکو ذی النورین حضرت نے کہا
جان و دل سے دین حق پر جان نثار
کان لطف و معدن جود و سخا
ابن عم مصطفے مولے علیؓ
کچھ نہ دونون مین دوئی کو دخل تھا
زوجہ خاتونِ قیامت مل گئی
پنجہ گیر دشمنان مانند شیر
تھے علی المرتضے شام و سحر
محسن دوران محب ذو المنن
سرور عالی حسین المجتبے
اون پہ نازل رحمت پروردگار

بعد حمد کردگار و نعت سید ابرار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم احقر المحققر غلام سرور
خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد ولد مفتی رحیم اللہ قریشی لاہوری شائقین
علم تواریخ کی خدمت مین ملتمس ہے کہ اگرچہ پہلے ہی سلاطین روے زمین کے ذکر سے مملو
کتابین سیکڑون تاریخین مورخان سلف بزبان عربی و فارسی وغیرہ لکھہ چکے ہین مگر بسبب
طوالت اون کے بیان اور وسعت کتاب کے شائق کی طبیعت دیکھتے ہی گھبراتی ہے اور اسقدر
طول و طویل کتاب کے دیکھنے کو ایک مشکل کام وہ تصور کرکے اوسکے مطالعہ سے دست بردار
ہوجاتا ہے اسواسطے بندہ نحیف و ضعیف **غلام سرور** نے اون تاریخون کا خلاصہ
کرکے یہہ چھوٹا سا مجموعہ لکھا اور وہ مشکل کہ شائقین تواریخ کو بڑی کتابون کے مطالعہ مین
پڑتی تہی رفع کردی اور نام کتاب کا بہارستان تاریخ المعروف **گلزار شاہی** رکھا
اور کتاب کے حصص علحدہ علحدہ مقرر کرکے ہر ایک حصہ کی الگ الگ چمن ٹھہراے
ہر ایک چمن مین ایک ایک خاندان و والیان ملک کا حال جدا جدا لکھا جس کی فہرست
مین مفصل تفصیل ہے بہارستان تاریخ کے مادہ سے سمت ۱۹۳۱ بکرمی حاصل ہوتا ہے جس سال مین
اس کی تالیف ختم ہو کر پہلی دفعہ چہاپی گئی تہی اس دوسرے چہاپے کو وقت کسقدر حالات
سلاطین نامدار کے ایزاد بہی ہوئے خداوند تعالے میری اس عرقریزی کو قبول فرماکے
انسان بہائیون کو اس سے فائدہ پہونچاوے ؛

قطعہ تاریخ

ہو گئی ترمیم جب دم دوسری بار	یہہ نسخہ معتبر گلزار شاہی
رقم کر مصرع تاریخ سرور	کتاب نامور گلزار شاہی

پہلا حصہ

ہندوستان کے سندور اجہان کے ذکر مین اس مین دو چمن قرار پائے ہین **پہلا چمن**
مہاراجگان متقدمین کے ذکر مین **دوسرا چمن** اولاجون و مہاراجون کے حال مین

جو فی زماننا گورنمنٹ ہند کے ماتحت اپنے اپنے علاقون اور ریاستون پر قابض و متصرف و فرمانروا ہین واللہ
الموفق والمعین وبہ نستعین ؛

پہلا چمن مہاراجگان متقدمین کی ذکر مین

ہندوون کی قدیم زمانہ کی کتابون مین ابتداے ایجاد و آغاز عالم کائنات کے بیان مین اسطرح
تحریر ہے کہ سب سے اول جب عالم ایجاد کا آغاز ہونے لگا تو خالق اکبر نے برہماجی مہاراج کو پیدا
کیا اور اوسی کی ذات بابرکات سے تمام پیدائش کا ظہور ہوا تمام بنی آدم اوس کے صلبی اولاد
سے تمام سرزمین پر پہیل گئی مختصر حال اس مقال کا یہ ہے کہ برہما کے دو بیٹے تھے ایک کا نام
وچہا اور دوسرے کا نام دتر تہا وچہا سے سورج پیدا ہوا اور اوسی سے خاندان سورج بنسی کا
نکلا اور بڑے بڑے راجے اوس خاندان کے سرزمین پر قابض و دخیل ہوئے اور اتر سے سوم
یعنے چاند نے ظہور پکڑا اور اوس کی اولاد سے چندر بنسی خاندان روشن ہوا سب سے اول سلسلۂ
بنی سلطنت صوبہ اودہ مین قایم ہوئی دار السلطنت اوسکا شہر اجودہیا تہا اور
سورج بنسی راجے اوس پر حکمران و فرمان فرما تھے دوسری ریاست و سلطنت بمقام پریاگ
یعنے الہ آباد قائم ہوئی جسپر چندر بنسی حکومت کرتے تھے ان دونو عالیشان خاندانون
مین بے شمار راجے اور بیحساب فرمان روا ہزارہا سال کے عرصہ مین گذر چکے ہین اور بسبب
گذرنے عرصہ دراز کے ٹہیک ٹہیک حال و شمار کتب اہل ہنود سے بہی ملنا مشکل ہے اسلیے
مختصر احوال جسقدر مل سکا لکہا جاتا ہے ؛

خاندان مہاراجگان سورج بنسی

اس خاندان مین سب سے اول راجہ اکشواکو ہوا تہا جسنے رہا مد سلطنت کی بنیاد ہندوستان
مین قائم کی اور شہر اجودہیا پوری آباد کرکے اوسکو اپنا تختگاہ بنایا اور دور دور تک ملک
فتح کیا والیان ملک سے خراج لیا راجہ اکشواکو سے لیکر مہاراجہ رامچندر اوتار تک ستاون
راجے پشت بہ پشت اس خاندان مین تخت نشین ہوتے چلے آئے تہے جنکا دار الحکومت

دودہ کا ملک تہا لیکن اِن تمام راجاؤن مین مہاراجہ رامچندر اوتار بڑے عظیم الشان اور مشہور
نامور و بہادر تہے جنکی بزرگی و عظمت و قدرت اور بہادری کا حال بڑے بڑے پرانون
اور تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے خصوصاً رامائن بالمیک مین مفصل و مشرح زیب اندراج
پایا ہے یہہ مہاراج راجہ دسرتہہ کے گہر پیدا ہوئے جبکا راج ترمتیا جگ مین عالمگیر تہا اور بسبب
اسکے کہ مظہر انوار ربانی و مورد تجلیات سبحانی تہے ہندو اونکو اوتار مانتے ہین اور کہتے ہین
کہ خالق جن و بشر نے ان کے وجود ذہنی جو دمین سے ظاہر ہوکر اپنی قدرت کے نمونے اپنی مخلوق کو
دکہلائے ہین مہاراجہ رامچندر کی سوتیلی والدہ رانی کیکئی راجہ دسرتہ کی بڑی محبوبہ و مقبولہ
تہی اوس نے اپنے خاوند سے دو بات کے پورا کرنیکا بر لینے اقرار لیا ہوا تہا جب رامچندر جی کو راج
تلک یعنے ولی عہدی کا ٹیکہ ملنے لگا تب اوس نے راجہ دسرتہہ سے اون دو سوال کے پورا کرنیکا سوال
کیا ایک یہہ کہ راج تلک بہرت جی اوسکے بطنی بیٹے کو ملے دوسرے رامچندر بڑا بیٹا چودہ برس
بن باس کرے یعنے جلا وطن ہوکر جنگل مین رہے اس بات کو سنکر راجہ دسرتہہ بڑا حیران ہوا نہ بچن
سے پہرنا مناسب جانا اور نہ ایسے لائق بڑے بیٹے کو حق سے محروم رکہہ کر جنگل مین نکال دینا گوارا
ہوا جب کچہہ بن نہ آئی طبیعت پر بیہوشی چہا گئی اس حال کو دیکہکر رامچندر جی نے اپنی ماتا کے منشا
کی تعمیل کی اور اپنے پتا کے اقرار کی تکمیل اپنی سعادت سمجہا اور چودہ برس کا بن باس اپنے اوپر اختیار
کیا روانگی کے وقت سیتا جی اپنی رانی جو راجہ متہلا کی بیٹی تہی اور لچہمن جی اپنے حقیقی بہائی کو
ساتہہ لیا اور تینون شخص آبادی چہوڑکر جنگل کو نکل گئے اِس بن باس مین راون لنکا کا
راجہ فقیری بہیس بدلکر جنگل مین آیا اور اسحالت مین کہ رامچندر اور لچہمن جی شکار کو گئے ہوئے
تہے اور سیتا جی تنہا ایک خط کے مرکز کے اندر بیٹہی تہین براہ فریب سیتا جی کو ہر لے گیا وجہ
اسکی یہہ تہی کہ سورپ نکہا راون کی بہن رامچندر جی پر عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ اپنی شادی
رامچندر جی کے ساتہہ کرے رامچندر جی کو دوسری شادی ہرگز منظور نہ تہی وہ انکار کرتے رہے
آخر جب وہ بجد ہوئی تو لچہمن جی نے اوسکی ناک کاٹ ڈالی اِس بات کی خار و عداوت راون

کے دل مین تہی اور چاہتا تہا کہ کسی طرح سیتا رامچندر جی کی رانی کو فریب دیکر لے آوے اونکو
تنہائی کا غم پہونچاوے رامچندر جب شکار سے واپس آئے سیتا جی کو نہ پایا تو اونکے ڈہونڈنے
کو قدم اوٹھایا دور دور تک تلاش کی مگر کہین سے سراغ نہ ملا جب دام و دد وحش و طیر اوس
تلاش مین مصروف ہوئے تو ثابت ہوا کہ سیتا جی کو راون فریب دیکر جزیرہ لنکا کو لیگیا ہے
اوسوقت رامچندر دشمن کے فکر مین ہوئے اتفاقاً اسی عرصہ مین ہنومان منتری یعنے مشیر
سکریو راجہ کشکندہ نگر ملک دکن کا جسکو اوسکے بہائی بالی نے ملک سے بیدخل کر دیا ہوا تہا ملا
اور رامچندر اوسکے حامی ہوکر دکن کو گئے جنگ مین بالی مارا گیا اور سکریو دوبارا اپنے ملک پر
قابض ہوکر رامچندر جی کا مطیع ہوا تب رامچندر جی نے راون پر چڑہائی کی سکریو اور ہنومان
بہی اپنی اپنی فوج لیکر ہمراہ ہوئے دکن سے گذر کر اس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور
لنکا کے واقع ہے رامچندر جی نے ایک پل باندہا اور اوس سے عبور کر کے داخل علاقہ راون کے
ہوئے راون مقابلہ پیش آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر راون مارا گیا اور رامچندر
جی فتحیاب ہوئی لنکا کا ملک رامچندر جی نے راون کے چہوٹے بہائی بہبیشن کو بخشدیا اور سیتا
جی کو قید سے چہوڑا کر ہمراہ لے آئے ہنومان اور سکریو نے اس مہم مین بڑی بڑی خدمتین کین

خاندان چندر بنسی

سری بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ ہنود سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جب برہما جی مہاراج خداوند
اکبر کے حکم سے دنیا کی پیدایش پیدا کرنے مین مصروف ہوئی تو اونہون نے ایک مرد شمبہو نام
اپنے دہنے بازو سی پیدا کیا اور ایک عورت ست روپ نام بازوی جیب سے ظاہر کی اور
ان دونو کو آپس مین وصلت دیا اور شمبہو من کل سرزمین کا بادشاہ اور راجہ ہوا اوسکے
اولاد بہی مدت مدید تک فرمان فرما ہندوستان وغیرہ کی رہی جب راجہ بین کی سلطنت کا
عہد آیا تو اوس نے ظلم و تعدی پر کمر باندہ لی رعایا کو بہت ستایا اسواسطے رکہوشرن فقیرون نے
اوسکے حق مین بد دعا کی اور وہ بے اولاد مر گیا اوسکے مرنیکے بعد جب کوئی وارث تخت

تو تاج ملا اور ضرورت ہوئی کہ کسی راجہ کو مالک و حاکم بنایا جائے تو اونہین رکھیون نے راجہ بین کے
جسم کو منتھہ کر اوسکے قلب کے مقام سے جو بسبب کثرت ظلم و تکبر اور گناہون کے سیاہ ہو رہا تہا
ایک شخص بدشکل و سیاہ رنگ نکالا جسکی اولاد سے جنیور و غار و ب وغیرہ قومین جو سیاہ رنگ کی
ہین پیدا ہوئین جب جسم راجہ کا ظلم و تکبر و گناہ کی کدورتون سے پاک ہوگیا تو اوسکے بازو سے
بہت سی راجہ پرتہہ اور بازری جیسے رانی راج رکھیون نے پیدا کی اور سلطنت کا انتظام اوسکے
حوالے کیا اوس کی اولاد سے بودہ ایک مشہور راجہ ہوا بدہ کے بعد اوسکے پڑپوتا بیات بادشاہ
بنا اوسکی وفات کے بعد یدو انو ترہبو درہبی پور پانچ بیٹے رہے مگر راج یدو کے خاندان مین نہ
رہا جب نوبت راجہ چتر بیرج کی سلطنت کی پہونچی وہ بے اولاد مر گیا اسلیے راجہ کی والدہ
ستیوتی نے بیاس دیو کو یاد کرکے کہا کہ بہائی تیرا چتربیرج بے اولاد مر گیا ہے دو زوجہ اور ایک
کنیزک اوسکی موجود ہین مین چاہتی ہون کہ تو اون سے اولاد حاصل کرے اوس نے جواب دیا
کہ وہ تینون عورتین برہنہ ہوکر میرے سامنے سے گذرین اور مین اونکو دیکھون تو یقین ہے کہ وہ
حاملہ ہوجائینگی اوس نے ایسا ہی کیا پہلے عورت جب بیاس جی کے روبرو آئی تو اوس نے
شکل مہیب دیکھکر آنکھین بند کرلین اسلیے اوس کے گہر نابینا بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا دہرتراشٹر
رکھا گیا دوسری عورت نے ایسا خوف کہایا کہ رنگ اوسکا زرد ہوگیا اوس کے پیٹ سے زرد رنگ
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام پانڈو مقرر ہوا تیسری عورت کنیز سے جو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا
نام بدر قرار پایا اور سلطنت و حکومت منجھلے بہائی پانڈو کے نام قرار پائی جو بڑا زبردست
بہادر پرزور اور سخی تہا ایک روز پانڈو جنگل مین شکار کھیل رہا تہا دور سے اوس نے دیکھا
کہ ایک ہرنی اور ہرن آپس مین جفت ہو رہے ہین راجہ نے نزدیک جاکر اونکو ایک تیر مارا
جس سے وہ دونو شکار ہوگئے چونکہ دراصل وہ ہرن ایک رکھی یعنے عابد شخص تہا اور دونو
بی بی میان بزور کرامت ہرنی ہرن کے جسم مین آکر آپس مین صحبت کر رہے تہے مرتے وقت
اونہون نے راجہ کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ جیسا کہ تو نے اس لذت و عیش کے وقت مین

ہم کو پہچان کیا ہے تو بھی ایسے ہی وقت مین دنیا سے رحلت کرے یعنے جب اپنی عورت سے
جمع ہو مر جائے یہہ بد دعا جب اون خدا پرستون کی راجہ نے سنی بہت غمگین ہوا اور عہد کر لیا
کہ آئندہ کبھی عورت کے نزدیک نہ جاویگا بلکہ سلطنت کا کام اپنے بہائی دہرتراشتر نابینا کو دیکر
خود جنگل مین سکونت کی اور بعبادت حق مشغول ہوا ایک روز بڑی رانی کنتی اور راجہ اپنے
عبادتگاہ مین بیٹہے تہے رانی سے راجہ نے کہا کہ بے اولاد شخص بہشت مین نہین جاتا اور ہمارے
دین مین درست ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد ہو یا اولاد کے پیدا کرنے پر قادر نہو تو کسی برہمن
سے فرزند حاصل کرلے جسطرح کہ میرا باپ بے اولاد مر گیا اور توالد تناسل میرا اور میرے بہائیون کا
بیاس جی کے ذریعہ سے عمل مین آیا تہا اسیطرح تو بھی اگر کسی برہمن سے اولاد حاصل کرلے اور مین
صاحب اولاد ہو جاؤن تو مستحق جانے بہشت کا ہو جاؤن یہہ بات سنکر رانی کنتی نے جواب
دیا کہ مجھکو یہہ تو اپنی زندگی تک منظور نہین ہے کہ تیرے بغیر کسی بیگانے اور نامحرم مرد سے
ہم بستر ہون مگر تو خاطر جمع رکھہ مینے ایک بڑے رکھی یعنے خدا پرست آدمی سے ایک منتر
سیکہا ہے اوسکو پڑہتی ہون تو میرا اختیار ہے کہ جسکو چاہون عالم ملکوت سے طلب کرکے اولاد
حاصل کرلیون اگر تیری مرضی ہو تو دہرم دیوتہ کو سرگ سے طلب کرون یہہ تقریر سنکر
راجہ بہت خوش ہوا اور رانی کو اجازت دی کہ وہ اسیوقت منتر پڑہے اور دہرم دیوتہ کو
طلب کرکے ہم بستر ہو یہہ بات کہکر راجہ نے حجرہ خالی کر دیا اور دروازہ بند کرکے خود دروازہ
پر محافظ و پاسبان ہو بیٹہا رانی نے حجرہ کے اندر وہ منتر پڑہا اور دہرم دیوتہ کو یاد کیا فی الفور
دہرم دیوتہ حاضر ہوا اور رانی اوسکے ساتہہ ہم بستر ہوکر حاملہ ہوئی جب یہہ کام ہو چکا رانی
نے حجرہ سے نکلکر راجہ کو مبارکبادی دی نو مہینے کے بعد لڑکا ماہ طلعت پیدا ہوا اوس کا نام جدشٹر
رکہا دوسری مرتبہ پہر رانی نے دہرم دیوتہ کو یاد کرکے اولاد حاصل کی اور دوسرا لڑکا بہیم سین
نام پیدا ہوا تیسری مرتبہ بہی اوسی عمل کے ذریعہ سے ارجن نام ایک لڑکے کی ولادت عمل مین
آئی یہہ تینون بہائی ایک رانی کے پیٹ سے جسکا نام کنتی تہا پیدا ہوئے یہہ حال دیکہکر

دوسری رانی راجہ کی جسکا نام مادری تہا راجہ سے ملتمس ہوئی کہ کسی طرح اوس کے پیٹ سے
بہی اولاد پیدا ہو راجہ نے اوسکے واسطے بہی رانی کنتی سے سفارش کی اور فرمایا کہ ایک منتر
اسکو بہی تو منتر پڑہا اور جس دیوتے کو یہہ رانی کہے اوسکو بلوا دے رانی نے راجہ کے کہنے سے
وہ منتر پڑہا اور مادری نے اشنی کمار دیوتے کو جو دو دیوتے ہمیشہ یکجا رہتے ہین یاد کیا فی الفور
وہ دونو آئے اور آنے سے ہم بستر ہوکر چلے گئے بعد انقضاے ایام حمل مادری کے پیٹ سے دو لڑکے توام
پیدا ہوئے جنکا نام نکل و سہدیو رکہا گیا ان پانچون بہائیون نے جنگل مین باپ کے پاس پرورش
پائی اور اکثر اوقات سیر و شکار مین مصروف ہتے اونہین دنون راجہ دہرتراشتر کی رانی حاملہ
ہوئی اور وضع حمل کے وقت ایک مضغہ گوشت کا جو لوہے سے بہی زیادہ سخت تہا رانی کے پیٹ
سے نکلا وہ اوسکو دیکہکر پشیمان ہوئی اور چاہا کہ کہین اوسکو پہینک دے مگر اوسیوقت بیاس دیو
تشریف لائے اور کہا کہ اسکو پہینکو مت کہ اس سے ایکسو بیٹا پیدا ہوگا پہر بیاس جی نے اوسپر
سرد پانی ڈالا تو وہ مضغہ ایکسو ٹکڑے ہوگیا اور بیاس دیو نے اون ٹکڑونکو علیحدہ علیحدہ
تیل کے برتنون مین ڈالدیا اور حکم دیا کہ ان کو بہت حفاظت سے رکھو دو سال کے بعد انکو کہولنا
چنانچہ وہ برتن اوسیطرح دو سال برابر رکھی رہے جب دو سال گذر چکے تو ہر ایک برتن سے
ایک ایک لڑکا نکلا سوا اونکی دوسری زوجہ دہرتراشتر کے اونہین ایام مین ایک لڑکا جنا
اور کل اولاد کی تعداد ایکسو ایک ہوگئی بڑا اونمین جرجودہن نام تہا جو زور اور قوت مین
رستم ثانی کہلاتا تہا بدن اوسکا ایسا سخت تہا کہ کوئی ضرب تیر و تفنگ اوسکے جسم پر کارگر نہوتا
چند سال کے بعد راجہ پانڈو جنگل مین مرگیا چہوٹی رانی اوس کے ساتہہ ستی ہوئی پانچون لڑکونکو
رکہیون نے شہر ہستناپور مین پہونچادیا اور سب کو کہدیا کہ یہہ راجہ پانڈو کے بیٹے ہین جرجودہن
نے انکار کیا اور کہا کہ راجہ پانڈو نے عورت کی صحبت ترک کی ہوئی تہی یہہ لڑکے کہان سے
پیدا ہوئے اوسیوقت آسمان سے آواز ہوئی کہ بیشک یہہ راجہ پانڈو کے صاحبزادے ہین جو بامداد
عالم ملکوت اوسکی دو نو رانیون کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین علاوہ اوس کے پہولون کی بارش

آسمان سے آواز نہیں ہوئی تو سب کو یقین آگیا کہ یہہ پانڈوان یعنے راجہ پانڈ کے بیٹے ہین اتنے مین
بھیکم پتامہ جو راجہ پانڈ کا چچا تھا اون پانچون کو اپنے گھر لیگیا اور اونکی تربیت و تکمیل مین
بیجان ساعی رہا جب یہہ پانچون جوان ہوئے ایک ایک اونمین ایسا پہلوان پر زور پر قوت
ہوا کہ کوئی پہلوان روئے زمین کا اون کے ساتھہ برابری کا دعوی نکرسکتا اور پانچون کا
اتفاق باہم ایسا تھا کہ گویا ایک جان پانچ قالب ہین انمین بہیم سین ایسا پرزور پہلوان تھا
کہ کوئی اوسکے روبرو میدان مین منھہ نہ دکھلاتا شیر دلیر اوسکے رعب سے روباہ بنجاتا جسوقت یہہ
پانچون بھائی ایسے لیئق و بہادر نکلے تو راجہ دہرتراشٹر نے ان مین سے بڑے لڑکے جدشٹر کو اپنا
ولیعہد کیا تاج حکومت کا اوسکے سپرد کیا اسبات سے جرجودہن اوسکا بڑا بیٹا نہایت رنجیدہ
خاطر ہوا اور باپ سے کہا کہ تم نے میری جیسے لیئق فرزند کو سلطنت سے محروم کرکے اپنے بھائی کے
بیٹے جدشٹر کو ولیعہد کیا ہی یہہ بات مجھکو منظور نہین ہی مین اپنی آپ پر خنجر مارکر مرجاؤنگا
اسبات کے علاوہ اوس نے کئی مرتبہ بہیم سین کے کھانے مین زہر ڈالا اور کئی مرتبہ نیند کی حالت مین
اوسکے ہاتھہ پانو باندہ کر دریای گنگ مین ڈالدیا مگر حافظ حقیقی کی حفاظت سے اوسکے کچھہ اذیت
پہونچی راجہ دہرتراشٹر جب اس حال سے آگاہ ہوا بیٹے کی خاطر اوس نے عزیز سمجھی اور کل علاقہ
متعلقہ اپنے سے آدہا ملک جرجودہن کو معہ دار الخلافت کے دیدیا اور پانڈوان کو حکم دیا کہ تم شہر
برناوا کو مسکن و تخت گاہ بناکر اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلو جدشٹر معہ چارون بھائیون اور
والدہ کے شہر برناوا کو روانہ ہوا اور جرجودہن نے اپنے آدمی شہر برناوا کو بہت جلدی کے
ساتھہ روانہ کیے اور حکم دیا کہ پانڈوان کے پہونچنے سے اول وہان ایک عمارت لاکھہ اور رال سے
بناکر تیار کرو جب پانڈوان وہان پہونچین تو اون کو وہان ہی اوتارو رات کو جب سوجائین
تو مکان کو آگ لگا دو جس سے وہ پانچون جلکر خاکستر ہوجائین چنانچہ حسب الحکم جرجودہن کے
وہ مکان بہت جلد تیار ہوگیا جب پانڈوان وہان پہونچے تو اون کو اوسی مکان مین اوتارا
مگر وہ کسی طرح دشمنون کے مکر و فریب سے آگاہ ہوگئے اور رات رات براہ نقب اوس مکان سے

جلکر مکان کو آگ لگ گئی اور وہ مکان معہ ایک عورت مسافر کے جو ساتھ اپنی پانچ لڑکون کے
شب باش تہی جلکر خاکستر ہوگیا ملازمان جرجودہن نے جو اسکام پر مامور تہے عریضہ تہنیت
جرجودہن کے نام لکہا اور تحریر کیا کہ پانڈوان پانچون بہائی معہ اپنی والدہ کی مکان مین
جلکر خاک ہوگئے یہہ مژدہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور وہ پانچون بہائی اوس تہلکہ سی نجات
پاکر جنگل کو نکل گئے اور کتنی مدت تک سیر و شکار مین مصروف رہی بعد ازان شہر کنپلہ مین پہونچے
وہان کے راجہ دروپد کے گہر مین ایک جوان لڑکی تہی اور اوس نے اپنی بزرگون کے دستور کے
بموجب ایک جشن مقرر کرکے کل قرب و جوار کے راجون کو بلایا اور ایک بڑی لکڑی میدان مین
کہڑی کرکے ایک سونے کی مچہلی اوسپر لٹکائی اور ایک گہی کی بہری ہوئی دیگ بگدان
بنا کر اوس کے نیچے رکہی اور ایک کمان انہائت سخت اور تیر اوس کے پاس رکہا اور اہل مجلس کو کہا کہ جو
شخص اپنے زور و قوت سے اس کمان کا چلہ چڑہائی اور تیر مار کر لکڑی کے اوپر سے مچہلی دیگ کے
اندر گرائی تو راجہ کی لڑکی کی شادی اوس سے ہوگی اوس مجلس مین صدہا راجے اور شہزادے
حاضر تہے مگر کوئی اس کام کو بانجام نہ پہونچا سکا اتفاقاً پانڈوان بہی پانچون بہائی فقیرون
کی شکل بنا ن ایک گوشے مین بیٹہے تہے اونمین سی ارجن اوٹہا اور کمان چڑہا کر ایک ایسا
تیر مارا کہ مچہلی گر کر دیگ مین آ پڑی جب ارجن یہہ شرط جیت چکا راجے کی لڑکی دروپدی
کو جو مجلس مین بیٹہی تہی بے اجازت اوسکے باپ کے اوٹہا لیا اور مجلس کے احاطہ سی باہر نکل آیا
اہل مجلس مین سی کسیکو یہہ جرات نہوئی کہ اوسکو پکڑ سکین جب ارجن اوس راجے کی لڑکی کو اپنی
والدہ کے پاس لایا تو اوسکے حکم سے وہ پانچون بہائی اوس ایک عورت کے شوہر بنے اور یہہ
قرار پائی کہ وہ بہتر بہتر روز ہر ایک شخص کے پاس رہا کرے اونہین ایام مین یہہ خبر ہستناپور
مین پہونچی کہ پانڈوان زندہ و حیات موجود ہین اور رانی دروپدی راجہ دروپد کی
لڑکی کو وہ جیت کر لے آئے مین یہہ خبر پاکر راجہ دہرتراشٹر نے اونکو اپنے پاس بلایا
اور دوبارہ تمام ملک نصف حصہ اونکو بانٹ دیا اپنی بیٹون کے ساتھ ہی اونکی صلح کرادی

پانچون بہائی پانڈوان وہانسے رخصت ہوئی اور دریائی جمن پر آکر شہر اندرپت آباد کیا اور وہان بہی سکونت اختیار کی اور جدشٹر جو جابہ بہائیون سے بڑا تہا راجہ و فرمان فرما بنا اور تہوڑے عرصہ مین ایسی دولت وشوکت بہم پہونچائی کہ راجگان ہفت اقلیم سے کسی کو نصیب نہین ہوئی تہی جب کل فرما فرمایان و راجگان روی زمین اوسکی متابعت مین آگئی تو جدشٹر نے ایک جگ کیا اوس مین تمام ساجی اور فرمان فرما روی زمین بہی حاضر ہوکر شامل جلسہ ہوئے اور کروڑہا روپیہ خیرات مین صرف ہوا چونکہ جرجودہن بہی جلسہ مین حاضر تہا یہہ عزت وشوکت اوسکی دیکہکر جرجودہن کے دل مین حسد پیدا ہوا اور چاہا کہ کسیطرح پانڈوان کی دولت پر زوال آوے چونکہ راجہ جدشٹر کو جوا کہیلنے کا بہت شوق تہا یہہ ذریعہ اوسکو ہاتہ لگا کہ جوا کہیل کر جدشٹر کا ملک و مال جیت لے اسلئی اوس نے پانڈوان کو ملاقات کی بہانے اندرپت سے بلایا اور بڑی خاطرداری سے پیش آیا چند روز کے بعد ایک روز جوا کہیلنا شروع کیا جدشٹر سب سے آگے بڑہا اور جرجودہن کے ساتہہ کہیلنے لگا قضا کار ہر ایک بازی جدشٹر نے ہار دی چند بازیون مین تمام ملک و مال و دولت خزانہ معہ اپنی ورپدی کے جرجودہن نے جیت لیا اخیر بازی پر یہہ شرط ٹہہری کہ اگر اب کی بازی بہی جدشٹر ہار دی تو معہ اپنی بہائیون ملک و مال سے دست بردار ہوکر بارہ برس ویرانہ مین رہی تیرہوین برس ویرانہ سے کسی شہر مین آئی مگر اوس ایک سال تک اپنے آپ کو ظاہر نہ کرے اگر ظاہر کرے تو بارہ برس تک پہر ویرانہ مین رہے اتفاقاً یہہ آخری بازی بہی جرجودہن کی ہاتہہ لگی اور جدشٹر نے اپنی بہائیون و درپدی کی بازی کی شرط کی بموجب جنگل مین نکلگیا بارہ برس تک جنگل مین رہکر بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین تیرہوین برس شہر بیراٹہہ مین پہونچی اور بہ تغیر نام و لباس وہان کے راجہ کی نوکری کری جب وہ سال گذرچکا تو جرجودہن کیطرف پیغام کیا کہ نصف حصہ راج کا جو حق ہمارا ہے چہوڑ دو اگر نصف نہین دیتے تو بقدر گزارہ وجہہ معاش دیدو کہ ہم سب بہائی ملکر اوس مین اوقات گذاری باسودگی کرین راجہ جرجودہن

نے اس درخواست پر کچھہ لحاظ نہ کیا اور نہ چاہا کہ وہ بآسودگی گذارہ اوقات کرین اسواسطے فریقین
سے لڑائی کی تیاری ہوئی چونکہ اس مقدمہ مین حق بجانب پانڈوان کے تہا بہت راجے ہندوستان
کے مددگار پانڈوان کے تہے اور مہاراجہ کرشن بہی برعایت ہم جدی وحقداری کے حامی پانڈوان
کے ہوئے اور بمقام کورچھیتر جسکو تہانیسر بہی کہتے ہین فریقین کی فوجین جمع ہوئین اور چالیس
کوس کا میدان جنگ کے لئے قرار پایا باعث یہہ تہا کہ یہہ مقام ہنود کے مذہب مین نہائت متبرک
گنا جاتا ہی کیونکہ آغاز آفرینش کا خالق [illegible] نے اسی مقام سے کیا تہا اور لکہا ہے کہ جو شخص
اس اڑتالیس کوس کے اندر مر جائیگا اوس کی مکتی ہو جائیگی بعد اجتماع فوج کے فریقین مین ایسی
لڑائی ہوئی کہ آجتک وہ جنگ ضرب المثل اہل روزگار ہے اس جنگ مین لکہہ آدمی فریقین
کیطرف سے کام آیا اور دونو فریق کی فوج سے اکیانوین لاکہہ اٹہائیس ہزار ایکسو ساٹہہ آدمی سوائے
ہاتہی اور گہوڑون اور بیلون اور اونٹون وغیرہ کی کام آئے اور صرف گیارہ کس کل فوج
اور افسران فوج سے باقی رہے اون مین سے سات کس تو پانڈوان کیطرف سے یعنے پانچون بہ
بہائی چھٹے مہاراجہ کرشن اور ساتگ جادو جان بر ہوئے اور چار کس کہروان کیطرف سے زندہ رہے جرجودہن
بہی بکمال جوانمردی و دلاوری عین معرکہ مین کام آیا اور یہہ معرکہ اٹہارہ روز برابر کورچھیتر
کے میدان مین قائم رہا اگرچہ آخر راجہ جدشٹر کی فتح نصیب ہوئی مگر بسبب اسکے کہ تمام خویش و
اقربا دوست و آشنا راجہ کے قتل ہو چکے تہے نہایت پشیمانی و غمگینی شامل حال اوسکے ہوئی اور
چاہا کہ دنیا اور سلطنت کو چہوڑ کر جنگل مین نکلجائے مگر مہاراجہ کشن جی کے سمجہانے سے دل کو
ٹہہرایا اور میدان سے شہر ہستناپور مین آیا راجہ دہرتراشٹر اور اوسکے وابستگان کے اتفاق
سے جرجودہن کا ماتم کیا پہر باجازت راجہ دہرتراشٹر کل سلطنت کا مالک بنا اور مدت مدید
تک سلطنت کی گہوڑے کی قربانی اور جگ جو بڑے بادشاہ اور مہاراجے کرتے ہین اسنے
کیا کل سلاطین روئے زمین کو اپنی اطاعت مین لیا جب طبیعت بادشاہت سے سیر ہو گئے
اور کچھہ بسبب قتل کشن جی کی طبیعت بحالی برقرار نرہی تو ترک سلطنت کرکے پانچون

دنتہر تہا ملا اوس سی تچہک نے پوچہا کہ تو کون ہی اور کدہر کو جاتا ہے اوس نے کہا کہ مینے سنا ہے
کہ آج راجہ کو تچہک سانپ کاٹیگا اور وہ اوسکے زہر کے صدمہ سے مرجائیگا اسواسطے مین جاتا ہون
کہ راجہ کو سانپ کی زہر سے نجات دون اور اوسکی جان کو بچالون تچہک یہہ تقریر سُنکر حیران ہوا
اور کہا کہ مین تچہک سانپ ہون اور جاتا ہون کہ راجہ کو کاٹ کر اوسکو ہلاک کرون میری زہر سے
کوئی ذیجان جان بر نہین ہو سکتا تم کیونکر اوسکو بچا سکتے ہو آؤ مین تمہاری روبرو ایک درخت
کو کاٹتا ہون اور درخت میری زہر کی آگ سی جلکر خاک ہو جائیگا اگر تم نے اوسکو سبز کر لیا تو جانونگا
کہ راجہ کو بہی تم پہر زندہ کر لوگے یہہ بات کہکر تچہک ایک بڑے درخت کے نیچے گیا اور سانپ بنکر
درخت کی لکڑی کو کاٹا فی الفور درخت کو آگ لگ گئی اور کئی ہزار جانورون کے ساتہہ
جو اوسپر بستے تہے جلکر خاکستر ہو گیا دنتہر نے جب یہہ حال دیکہا ایک چلو پانی کا لیکر اوسپر منتر
پڑہا اور درخت کے راکہہ پر چہڑک دیا اوسیوقت درخت پہر بدستور سبز ہو گیا اور جسقدر جانور
جل چکے تہے دوبارہ زندہ ہو گئے دنتہر کا یہہ کمال تچہک نے دیکہکر اوسکو کہا کہ میری خاص عداوت
راجہ کے ساتہہ کچہہ نہین خداوند حقیقی کے حکم سے اوس کے کاٹنے کے لیے جاتا ہون حکم تقدیر
یہہ ہے کہ آج وہ میری زہر کے صدمہ سے ہلاک ہوا گرچہ تو اپنی فن مین کمال ہے مگر خدا کے حکم کو توڑ
نہین سکتا علاوہ اس کے تو دنیا کی دولت کی طمع کے مارے جاتا ہی کہ راجہ کو زندہ کر کے انعام پاوے
وہ طمع تو مجہہ سے ہی لے لے اور اسی جگہہ سے اپنی گہر کو چلا جا یہہ کہکر تچہک نے ایک نگینہ الماس کا
دنتہر کو دیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ نگینہ بذات خود بہی بڑا قیمتی ہے مگر اس مین یہہ بہی تاثیر ہے
کہ جو چیز تو اس سے قسم مال و دولت وغیرہ سے مانگیگا فی الفور موجود ہو جائیگی دنتہر نے اوسوقت
دل مین سوچا کہ بیشک مین خدا سے زیادہ زبردست نہین ہون اگر مین راجہ کے پاس گیا اور
میرا عمل اوسپر چلا تو شرمندگی کے بغیر کچہہ حاصل ہوگا اور اب یہہ دولت بے زوال جو مجہکو تچہک
سے ملتی ہے چاہئے کہ لیلون اور اپنی گہر کو چلدون چنانچہ دنتہر تو الماس لیکر اوسی مقام
سے واپس اپنی گہر کو چلا گیا اور تچہک دریاے گنگ کے کنارے جہان راجہ دریا کے اندر مکان

محفوظ بیٹہا ہوا تہا جا پہونچا تمام دن بیٹہا رہا شام کے قریب راجہ کی بیٹی راجہ کو ملنے کو آئی اور
برہمنون کے لباس پہنکر اور چند خوان میوہ جات کے ساتھ لیکر راجہ کی خدمت مین نذر لیکر
گئی تہی سے تچہک بہی ایک چیونٹی کی شکل بنکر میوون کے خوان مین ہو بیٹہا جب وہ خوان راجہ کے
روبرو رکہا گیا راجہ نے وہ تمام میوہ برہمنون کو بانٹ دیا آخیر کا ایک میوہ اپنے ہاتہہ مین لیا
دیکہا کہ ایک چہوٹا سا کرم میوہ کے ساتہہ لگا ہوا ہی کہا کہ تچہک سانپ نہ پہونچا یہہ کرم کہ میوے
کے ساتہہ ہے بیشک یہی تچہک ہے اب خدا کی تقدیر سے بہاگا نہین جاتا یہہ کہکر اوس کرم
کو پکڑ لیا اور اپنی گردن پر رکہہ دیا تچہک نے فی الفور ایک مہیب سانپ کی شکل بنکیا اور راجہ
کو کاٹ کر ہلاک کیا بلکہ اوسکی زہر کی یہہ تاثیر ہوئی کہ وہ مکان جس مین راجہ بیٹہا تہا جلکر خاک
ہوگیا اور دہ ستون جسپر وہ مکان بنایا گیا تہا اس زور سے پہٹا کہ بجلی کی سی آواز اوس سے نکلی دوسرے
روز امرای دربار نے دریا پر جاکر راجہ کی نعش تلاش کی اور حسب دستور ہنود کے دریا کے کنارے آگ

راجہ جنمی جی پسر راجہ پریچہت

راجہ پریچہت کی وفات کے بعد باتفاق امرا و وزرا کے راجہ جنمی جی اوسکا بڑا بیٹا تخت نشین
ہوا اس نے اپنی حکومت کی وقت سلطنت کا انتظام بخوبی کیا بڑے بڑے راجون کو جو اوسکے
باپ کے مرنے کے بعد اطاعت سے منحرف ہو گئے تہے اونکو اپنے بزور شمشیر و تیر سیدہا کیا اوسی عہد مین
جرنگا نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور راجہ کو نصیحت کی کہ تو نے اسقدر جنگ اور معرکے
جو راجون کے ساتہہ کئے ہین اس سے سوا اس کے کہ دونو طرف سے ہزارون آدمیون کا خون ہوا صد
جانین مفت ضایع ہوئین اور کیا حاصل ہوا تجہکو چاہئیے کہ کوئی ایسا کام کر جس سے ہمیشہ کے لئے تیرا
نام باقی رہے وہ یہہ ہی کہ تچہک سانپ نے تیرے باپ کو ہلاک کیا تہا اگر تو باپ کا خلف بیٹا ہے تو
چاہئے کہ سانپ سے بدلا لے آئندہ کے لئے اوس کے پنجہ سے بنی آدم کو رہائی دے اگر یہہ کام
تجہسے انجام پاگیا تو یہہ جان کہ ہمیشہ کے لئے تیرا نام زمانہ پر رہا عابد کے کہنے سے راجہ اس کام
پر مستعد ہوگیا اور چاہا کہ تچہک سانپ سے اپنے باپ کے خون کا عوض لے بلکہ کسی سانپ کے قسم کو

زمین کے کوہ بیابان کے اندر باقی نہ چھوڑے یہہ ارادہ جب راجہ کے دل مین قایم ہوگیا تو اوسنے
بڑے بڑے کامل منتری جن کے عمل کے زور سے تمام پیدایش روئی زمین کی مسخر ہوسکتی ہی بلایا
اور فرمایا کہ تم اپنی منترون کے عمل سے روئی زمین کے سانپ پکڑ منگواؤ اور سب کو آگ مین جلادو
عامل راجہ کے حکم کے بموجب اپنی عمل مین مصروف ہوئے اور میدان جنگل مین ایک بڑی آگ روشن
کی آخر اون کے عمل کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ہزارون سانپ ہر روز خود بخود اوس آگ کیطرف دوڑے
آتے اور آگ مین پڑکر جل جاتے جب لاکھون کروڑون سانپ جل چکے اور یہہ نوبت پہونچی کہ سیکھ
ناگ نے بہی جسکے سر پر بقول اہل ہنود کرّہ زمین قایم ہے چاہا کہ اپنے مقام سے حرکت کرکے اپنے
آپ کو اوس آگ مین ڈالدیوی تو استیک نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بعد دعا
وثنا کے قصور سانپون کا معاف کرایا اور راجہ کی غضب کی آگ فرو ہوئی بعض کا قول ہے کہ تچھک
ہی اوس آگ مین جلگیا اور بعض کہتے ہین کہ تچھک اپنی جان بچانے کے لئے راجہ اندر کی خدمت مین حاضر ہوا اور راجہ اندر کے اشارے سے استیک
عابد راجہ کی خدمت مین آیا اور تچھک کا قصور معاف کرایا اس کام کے انفراغ کے بعد ایک روز بیاس
دیوجی راجہ کے دربار مین تشریف لائی راجہ نے اون سے پوچھا کہ میرے بزرگ پانڈوان باوجودیکہ
عقیل ودانا وذی ہوش عابد زاہد بھی اور جانتے تھے کہ دنیا ناپایدار ہے آخر ایک روز مرنا ہے
جہان فانی سے کنارہ کرنا ہے پہر اونہون نے کسواسطے کیرون کے ساتھہ جنگ کیا لاکھون آدمیون کا
خون اپنی گردن پر ناحق لیا اپنے بہائی بیٹے برادر عزیز قتل کئے ہزارون جانور مار دیئے بیاس دیوجی
نے جواب دیا کہ اس مین وہ ناچار تھے کیونکہ ارادہ خدا کا یہی تہا کہ بہائیون کے آپس مین جنگ
ہون اور اتنی مخلوق اوس مین ماری جائے بلکہ تجہہ سے بہی عنقریب ایک ایسا عمل صادر ہونے
والا ہے کہ تو اوسوقت جان بوجہکر آنکھین بند کرلیگا اس لئے مین تجہکو پہلے سے اطلاع دیتا ہون
کہ فلان روز کوئی سوداگر فلان رنگ کا گہوڑا بیچنے کو لائیگا تو اوسکو ہرگز خرید نہ کرنا اگر خرید
لیگا تو اوسپر سوار نہونا اور اگر سوار ہوگا تو اوسکو جنگل کیطرف نہ لیجانا اور اگر وہ تجہکو بے
بسی کی حالت مین جنگل کو لے گیا تو وہان تجہکو ایک عورت نوجوان باطلعت دلفریب

خبردار تو اوس پر فریفتہ نہو جانا اور اگر ہو گیا تو اوسکو گہر مین نہ لانا اور اگر لایا تو رانی نہ بنانا
اپنے ازدواج مین نہ لانا اور اگر لایا تو اوسکا محکوم نہو جانا اوسکو پردہ مین رکہنا کسیکے روبرو نہونے
دینا یہہ بات کہکر بیاس دیو غائب ہو گئے اور بروز مقررہ ایک سوداگر دربار مین آیا اور ایک ایسا
عجیب غریب گہوڑا اوس نے پیش کیا کہ راجہ نے بے اختیار ہو کر اوسکو خرید لیا اور سوار ہو کر چاہا کہ
اوسکی رفتار کا لطف دیکہے گہوڑا راجہ کو اپنی پشت پر لیکر دوڑا ہر چند روکا رک نہ سکا آخر وہ جنگل
مین جا کر کہڑا ہو گیا اوسی وقت جنگل کے اندر سے ایک عورت نوجوان خوبصورت حسینہ جمیلہ نکل آئی
اور راجہ اوسکو دیکہہ کر ایسا مفتون ہوا کہ بیاس دیو جی کی نصیحت بالکل بہول گیا فی الفور
اوسکو گہوڑے پر چڑہا کر گہر لے آیا اور اپنی رانی بنایا اوس رانی نے راجہ کی مزاج پر ایسا اختیار
پایا کہ راجہ کی حکومت برای نام رہ گئی ایک روز راجہ کے گہر برہمنوں کا کہانا تہا صدہا برہمن
مائدہ شاہی پر حاضر تہے جب کہانا ہر ایک کے آگے رکہا گیا تو وہ رانی بے حجاب اپنا ناز و کرشمہ
دکہلاتی ہوئی برہمنوں کے سامنے آ موجود ہوئی چونکہ حسن گلوسوز اوسکا ایسا تہا کہ اگر
چاند بہی روبرو آتا حلقہ بگوش بنجاتا سورج اوس کے سامنے شرماتا برہمن سب کے سب اوسکو
دیکہکر آئینہ کیطرح حیران رہ گئے اور کہانا چہوڑ کر سب اوسی کو دیکہنے لگے یہہ حال دیکہکر
راجہ کو غیرت و حمیت لاحق حال ہوئی اور کل برہمنوں کے لئے قتل کا حکم نافذ کیا چنانچہ
فی الفور قتل ہوئے جب یہہ بدعمل راجہ سے دیدہ و دانستہ سرزد ہوا تو بیاس دیو جی حاضر ہوئے
اور کہا کہ مین نے پہلے تجہکو اس بدعمل سے آگاہ کر دیا تہا پہر تو کسواسطے مرتکب اس عمل کا ہوا راجہ
اون کے کہنے سے متنبہ ہوا اور زار زار رونے لگا اور ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ اب مجہکو کوئی ایسا
عمل فرمایے جو عوض اس بدعمل کا ہو جائے فرمایا کہ خیرات بہت کر اور ہر روز کتہا کتاب مہابہارت
کی سناکر وکہ کفارہ اوس گناہ کا سوا اس کے اور کوئی نہین ہے جب اسی برس اس راجہ کے
راج کو گذر گئے تو اس جہان فانی سے رحلت کی *

ذکر راجہ اسمند وغیرہ اولاد دیا نند و انکا بطور اجمال

راجہ جھمی کی مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اسمند راجہ بنا اور بیاسی سال تک بادشاہت کی بعد اسکے راجہ ادہین اٹھاسی سال دو ماہ اور راجہ جہاجی اکیاسی سال گیارہ ماہ اور راجہ جسرتھ پچہتر سال دو ماہ اور راجہ وشت وان چہتر برس اور راجہ اوگرسین اٹہتر سال اور راجہ سورسین اسی سال اور راجہ شدبشٹ پنیسٹھہ سال دو ماہ اور راجہ رسمی اٹہتر سال پنج ماہ اور راجہ بیرچہل چوسٹھہ سال سات ماہ اور راجہ سونہپال اٹھسٹھہ سال اور راجہ نرہرد بوا اکیاون سال گیارہ ماہ اور راجہ سوجرت بیالیس سال اور راجہ بہوپال اٹھاون سال تین ماہ اور راجہ سوہن چپن سال آٹھہ ماہ اور راجہ سیدہی باون سال نو ماہ اور راجہ سمرون اٹھاون سال اور راجہ بہیکہم سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ بیدرتھہ پینتالیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دسوان چوالیس سال نو ماہ اور راجہ اوتی چوالیس سال دو ماہ اور راجہ اولی چہیاسی سال دو ماہ اور راجہ آستی بر اکیاون سال اور راجہ دندپال اڑتیس سال پنج ماہ اور راجہ درسال چالیس سال تین ماہ اور راجہ تساک چہتیس سال اور راجہ کہیم اٹھاون سال پانچ ماہ پشت بہ پشت بعدل و داد بادشاہی کرتے رہی جب راجہ کہیم کی وفات کے بعد راجہ کہیمن تخت نشین ہوا تو اوس نے بخلاف طریق اپنے باپ دادا کے رعایا پر ظلم و ستم کرنا شروع کیا اور رعایا و فوج اس کے ظلم سے بجان تنگ آئی آخر سب امرا و وزرا آپس مین ملگئی اور راجہ کو قتل کر ڈالا اور بسراؤ نام وزیر کو تخت نشین کیا راجہ کہیمن نے اڑتالیس سال سلطنت کی اسکی ذات پر سلطنت خاندان پانڈوان کی ختم ہوئی اور ابتدائے عہد راجہ جدہشٹر سے اس راجہ تک اکتیس راجون نے راج کیا اور ایکہزار آٹھہ سو چوسٹھہ سال مدت راج کی شمار مین آئی ؛

ذکر خاندان راجہ بسراؤ اور اوسکی اولاد کا

راجہ کہیمن کے قتل کے بعد اوسکا وزیر بسراؤ تخت نشین ہوا استرہ سال چار ماہ اوس نے نہایت عدل و داد سے راج کیا پہر اوس کے بعد اوسکا بیٹا سورسین بیالیس سال سات ماہ اور راجہ بیرساہ باون سال دو ماہ اور راجہ انانگ ساہ سینتالیس سال نو ماہ اور راجہ برجیت تیس سال

گیارہ ماہ اور راجہ دربہہ چوالیس سال تین ماہ اور راجہ سودہ پال تیس سال نو ماہ اور راجہ پدمت
بیالیس سال تین ماہ اور راجہ امرجودہ ستائیس سال پانچ ماہ اور راجہ مین پال بائیس سال گیارہ ماہ
اور راجہ سروسی سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ پدارتہہ پچیس سال پانچ ماہ پشت بہ پشت
فرمان فرمائی ہند ہوئی راجہ پدارتہہ کے بعد بدہ مل اوسکا بیٹا راجہ ہوا چونکہ یہ راجہ ہمیشہ شراب
اور بھنگ اور چرس کی نشہ مین مستغرق رہتا تھا اسلئے اوسکو اوسکے وزیر پرباہ نے قتل کر ڈالا
اس خاندان نے پانسو ایک سال دو ماہ سلطنت کی اور چودہ کس راجہ ہوئی۔

ذکر سلطنت راجہ پرباہ اور اوسکی اولاد کا

راجہ پرباہ جب مالک سلطنت کا ہوا تو پنتیس سال اوسنے بارام تمام راج کیا بعد اوسکے راجہ چنگا
ستائیس سال سات ماہ اور راجہ شترگن اکیس سال اور راجہ ہیبت پچیس سال اور راجہ مہارمل چونتیس
سال آٹھ ماہ اور راجہ سروپ دت اٹھائیس سال اور راجہ مترسین چونتیس سال تین ماہ اور راجہ
سکھدان ستائیس سال دو ماہ اور راجہ جی مل اٹھائیس سال اور راجہ کلنک رائے ستالیس سال چار ماہ
اور راجہ کلمن چھیالیس سال اور راجہ شترمردن آٹھ سال گیارہ ماہ اور راجہ جیون جات چھبیس سال
نو ماہ اور راجہ مری چک تیرہ سال دو ماہ اور راجہ بیرسین چھبیس سال دو ماہ راجہ رہی من بعد
راجہ اوہت راجہ بنا اور عیش و عشرت مین پڑ گیا بد انتظامی تمام ملکون مین پہیل گئی آخر
وزیر دندہر نے راجہ کو قتل کر ڈالا سولہ راجہ اس خاندان مین راجہ ہوے چار سو چھیالیس
سال تک یہہ راج رہا +

ذکر سلطنت راجہ دندہر اور اوسکی اولاد کا

راجہ دندہر نے تخت نشین ہوکر بعدل و داد اکتالیس سال سلطنت کی پہر راجہ سین دہوج
پینتالیس سال تین ماہ پہر راجہ میگنگ اکتالیس سال پہر راجہ مہاجودہ تینتیس سال
پہر راجہ ناتہہ ستائیس سال پہر راجہ جیون راج پینتالیس سال پہر راجہ اودے
سین سینتیس سال پہر راجہ انند مل اکیاون سال پشت بہ پشت راجہ ہوتے رہے پہر اوسکے

بعد راجپال راجہ بایہہ شخص مغرور ومتکبر وخود پسند تہا اس لئے سب نے ملکر راجہ سکونت کوہ
کماؤن کے راجہ کو بلا بہیجا جنگ مین راجپال مارا گیا اور چہبیس سال سلطنت کی نوراجون
نے اس خاندان مین راج کیا *

ذکر راجہ سکونت

اس راجہ نے سلطنت پاکر غفلت اختیار کی کوکنار کا نشہ اسپر ایسا غالب آیا کہ رات دن یہہ نشہ مین
مستغرق رہتا آخر راجہ بکرماجیت نے اسپر چڑہائی کی اور یہہ لڑائی مین مارا گیا

ذکر راجہ بکرماجیت اور راجہ بہرتہری کا

راجہ بکرماجیت بہت بڑا راجہ ہوگذرا ہی اوسکے قصے اور فسانے عجیب عجیب لوگون کی زبان
پر جاری ہین اور یہہ بات سب اہل ہند یقین کرتے ہین کہ اوس سے پیچھے کوئی راجہ موصوف
باوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ نہین ہوا اور تمام ہندوستان مین سنہ بکرماجیتی جو اب ۱۹۲۹ سنہ
ہی جاری ہے اور شروع ہر ایک سال کا ماہ چیت سے ہوتا ہی قصہ تولد اس راجہ کا اسطرح درج کتب
ہنود ہے کہ ایک روز راجہ اندر نے جو ایک دیوتا بارش باران رحمت الٰہی پر موکل ہی بہشت
مین مجلس عیش وعشرت کی گرم کی ہوئی تہی اور ایک اپچہرا نام جو بہشت محفل مین رقص کر رہی تہی
گندہرب سین دیوتا اندر کا بیٹا بہی وہان موجود تہا اوسکو اپچہرا کی صورت بہت پسند آئی
اور محو تماشا ہوکر عاشقانہ نگاہ سے اوسکو دیکہنے لگا راجہ اندر کو یہہ حرکت اوسکی پسند نہ آئی
اور غضبناک ہوکر اوسکو سراپ دیا کہ تو بہشت سے نکلکر زمین پر چلا جا اور اس حالت مین ہوکہ تمام
دن تیری شکل گدہے کی اور رات بہر آدمی کی رہی اور جب تک کوئی تیرے اوس جسم کو جو گدہے
کی صورت مین ہوگا قتل کرکر آگ مین نہ جلائیگا تو پہر بہشت مین آنیکے قابل نہوگا یہہ سراپ دیکے
اندر نے ایک منتر اوسپر پہونکا جسکی تاثیر سے وہ گدہے کی صورت بنگیا اور آسمان سی گر کر دہار نگری
شہر کے پاس تالاب مین آپڑا چند سال تک اوسی تالاب مین رہا ایک روز چند برہمن تالاب پر
غسل کرنے گئے گندہرب سین نے تالاب کے اندر سی اونکو آواز دی کہ مین گندہرب سین دیوتا

اندر کا بیٹا اس تالاب مین ہون تم اس شہر کے راجہ کو کہدو اپنی لڑکی میری نکاح مین دے تو مین تالا
ب سے نکلون برہمنون نے اس آواز پر کچھ خیال نہ کیا مگر جب چند روز بہ درپے یہی آواز سنتے رہے تو
راجہ کی خدمت مین حاضر ہوکر اطلاع اس امر کی کردی راجہ اس امر کی تصدیق کے لیے خود تالاب
پر آیا تو اوسکو بہی گندہرپ سین نے اسیطرح کی آواز دی اوس نے جواب دیا کہ اگر تو دیوتا اور اندر
کا بیٹا ہے تو میرے شہر دہارانگری کی فصیل لوہے کی کردے چنانچہ اوسی رات مین وہ فصیل لوہے کی
ہوگئی جب ایسے خوارق ظہور مین آئی تو راجہ کو تیقین ہوگیا اور دوسرے روز تالاب پر جاکر کہا
کہ مہاراج اب اگر تم تالاب سے باہر آجاؤ تو مین اپنی لڑکی کی شادی تم سے کردون یہہ بات سنکر
گندہرپ سین نے فی الفور بصورت خر پانی سے نکل آیا راجہ اوسکو دیکہہ کر سخت غمناک ہوا اور سوچا
کہ اگر اب مین اسکو لڑکی نہین دیتا تو یہہ دیوتا ہی ایکدم مین میری سلطنت کو زیر و زبر کردیگا
اور اگر دیتا ہون تمام زمانہ کا مطعون ہونگا اور لوگ کہینگے کہ گدہے کو راجہ نے لڑکی دیدی ہے
یہہ حال دیکہہ کر گدہے نے آواز دی کہ مین بیشک دیوتا ہون مگر کسیقدر مدت تک دن کو گدہا
اور رات کو آدمی ہوجایا کرونگا جب میعاد گذر جائیگی تو اس جسم سے میری رہائی ہوجائیگی تم
کچھہ غم نہ کرو آخر راجہ اوسکو رسی ڈالکر طویلہ مین لیگیا جب رات ہوئی اور وہ آدمی کی
شکل بنا تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کردیا چند سال یہی حال رہا کہ دن کو وہ بادشاہ کے
طویلے مین بندہا رہتا اور رات کو آدمی بنکر بادشاہ کی محلون مین چلا جاتا تمام رات وہان رہتا
آخر شہزادی کی ایک کنیز گندہرپ سین کے نطفہ سے حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا جنی جسکا
نام بہرتہری رکہا گیا پہر شہزادی کو حمل ہوا حمل کے وضع کے دن جب قریب آئے تو ایک روز
راجہ اپنے گہوڑون کے دیکہنے کے لئے طویلہ مین گیا اور اوس گدہے کو بہی جو اوسکا داماد تہا
بندہا دیکہا تو راجہ کی طبیعت نے اوس سے نہایت نفرت کہائی اور حکم دیا کہ اس گدہے
کو تلوار مار کر مار دو نوکرون نے فی الفور تعمیل کی اور اوس کے جسم کو آگ مین جلا دیا جب
جل چکا تو آسمان سے آواز ہوئی کہ اے راجہ تیرا احسان مجہپر آج تمام ہوا کہ تیرے ذریعہ سے

اوس روز راجہ بہی عورت کی ساتہہ محبت رکہنے اور اپنی حقیقی بہائی بکرماجیت کے جلا وطن
کر دینے سے پچہتایا اور دنیا اوسکے دل پر ایسی سرد ہو گئی کہ دوبارہ اوسکو سلطنت کی خواہش نرہی
دولت و حکومت کو ترک کرکے جنگل مین گیا اور بذریعہ عبادت و ریاضت کے حیات ابدی پائی
راجہ جب سلطنت چہوڑ کر اوجین سے نکل گیا اور سلطنت بے راجہ و فرمانفرما رہ گئی تو کمال خرابی
و ویرانی مالوہ مین برپا ہوئی تمام علاقہ دیوان خونخوار و جنیان مردم آزار نے اوجاڑ دیا اور
دار الحکومت اوجین پر ایک دیو سر بتال نام نے قبضہ کر لیا اوسکی خوراک آدمی کا گوشت تہا ہزارون
آدمی اوس نے شہر کی رعایا مین سے کہا لیے ہزارون جان بچا کر بہاگ گئے ہزارون نے دیو کے
خوف سے خودکشی کی آخر جب سر بتال نے دیکہا کہ اگر یہہ شہر ایکبارہی مرتبہ اوجڑ گیا تو مین اپنی
خوراک روزمرہ کہان سے لونگا تو اوس نے یہہ بات مقرر کر دی کہ شہر کے لوگ ہر روز ایک آدمی
مجہکو کہانے کے لیے دیدیا کرین اور ایکسو من طعام قسم شیرینی و حلوا وغیرہ سے مہیا کر دیا کرین اور وہ
آدمی جو میری خوراک کے لیے آیا کرے ہر روز تمام روز تخت شاہی پر بیٹہکر حکومت کیا کرے
شام کو وہ تخت پر رہے اوسکو مین کہا لیا کرونگا ناچار یہہ امر شہر والون نے منظور کیا اور ہر روز
جو نیا بادشاہ قرار پاتا شام کو وہ لقمہ شکم دیو کا ہو جاتا چند سال اسیطرح گذر گئے آخر یہہ اتفاق
حسنہ دقوع مین آیا کہ گجرات سے ایک قافلہ سوداگران غلہ فروش کا مالوہ کو آیا جب سوداگر
متصل اوجین کے پہونچے شہر کی بربادی کا حال سنکر رات کو وہ دریا کے کنارے پر اتر پڑے
اون مین راجہ بکرماجیت بہی تہا جو اپنے وطن مالوہ کے دیکہنے کے شوق سے گجرات سے
سوداگرون کے ہمراہ ہو لیا تہا جب آدہی رات گذری جنگل سے ایک گیدڑ نے آواز دی کہ اس
دریا کے اندر ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی چلی آتی ہے اوسکے پاس چار لعل قیمتی ہین
پس جو شخص اوس مردہ کو دریا سے نکالکر میرے کہانے کے لیے خشکی مین ڈالدیوے وہ چارون
لعل لے لیوے بلکہ اسکا رصو ... کے عوض مین اوسکو تمام ہندوستان کی سلطنت بہی ملیگی
بکرماجیت چونکہ علم وحوش و طیور کی زبان سمجہتا تہا یہہ آواز سنکر دریا پر جا کہڑا ہوا ایک

گھڑی کے بعد ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی اوسکو نظر آئی وسکو اوسنے پکڑ لیا چار دن لعل
اوسکی جیب سے نکال لیے اور اوسکو گیدڑ کے کہانے کے لئے خشکی مین ڈالدیا اور امید وار حصول
سلطنت کا ہوا جب دن ہوا تو شہر کے دیکھنے کے لیے بکرماجیت گیا تمام کارخانہ برہم و درہم
دیکھا محلون کے محلے اوجڑے ہوئے پائے جب بازار مین گیا تو دیکھا کہ ایک شخص فیل سوار سوار
پیادہ کے تجمل کے ساتھہ سوار چلا جاتا ہے اور ماباپ اوس کے جو قوم کے کمہار تھے اوس کے پیچھے رو
چلاتے سیر خاک اوڑاتے ہوئے چلے جاتے ہین یہہ دیکھکر بکرماجیت کو حیرت دامنگیر ہوئی اور لوگون
سے اصل حال دریافت کیا بازار والون نے تمام قصہ بیان کر دیا کل ماہیت سے واقف ہوکر بکرماجیت
دربار مین گیا اور کہا کہ تم آج اس کمہار کے لڑکے کی جگہہ مجھکو راجہ بنادو مین اپنی جان اس شہر
پر فدا کرتا ہون اگر رات کو مین دیو پر غالب آیا تو سلطنت حق میرا ہے اور اگر دیو نے مجھکو
مار لیا تو اختیار ہے کل اسکو پھر راجہ بنا دینا لوگون نے مسافر جانکر ہرچند بکرماجیت کو اس ارادہ
سے باز رکھا مگر اسنے نمانا اور راجہ ہونے پر مصر ہوا آخر امرا نے بکرماجیت کو ایک روز کے لیے
راجہ بنایا تمام روز یہہ تخت نشین ہوکر سلطنت کرتا رہا جب شام ہوئی تو تمام امرا و ملازم
شاہی اسکو تنہا تختگاہ مین چھوڑکر اپنے اپنے گھر چلے گئے دو گھڑی رات گئے تو بیتال بھر
دیو آیا پہلے اوس نے اکیلو مسن شیرینی وغیرہ لذیذ غذائین نوش کین پھر بکرماجیت کی طرف متوجہ
ہوا اور چاہا کہ اسکو بھی نوشجان کرے بکرماجیت اوسکو دیکھکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور دیو کے ساتھہ
کشتی شروع کی چونکہ بکرماجیت کے جسم مین ایکہزار ہاتھی کا زور تھا فی الفور دیو کو گرا لیا اور چاہا
کہ دیو کو مار ڈالے دیو بعجز خوشامد پیش آیا اور بہزار منت عرض کی کہ مین اس شہر سے چلا جاتا ہون
تخت سلطنت کا تمہکو مبارک ہو آئندہ مین کبھی اسطرف رخ نہین کرونگا بلکہ جب تو مجھکو
کسی مشکل کے وقت یاد کریگا حاضر ہوکر خدمت کرونگا غرض بکرماجیت نے اوس سے عہد لیکر رخصت
کیا اور خود تخت شاہی پر تمام رات آرام تمام سو رہا جب صبح ہوئی شہر کے لوگ بکرماجیت
کے حال دیکھنے کو آئے دیکھا کہ صحیح و سلامت موجود ہے اس بات پر سب خوش ہوئے اور اسکے

بلکہ اوسکو ملک براج کا دیا جب ثابت ہوا کہ یہہ شخص وہی بکرماجیت راجہ بہرتہری کا بہائی اور وزیر ہے تو سب نے شکر ادا کیا کہ حق بحقدار عائد ہوا۔

یہہ بادشاہ بڑا دانا عالم فاضل بہادر سخی جامع طریقت و حقیقت تہا علما و فضلا کی بہہ بڑی توقیر کرتا اسکے وقت شہر اُجین معدن علوم و فنون ہو گیا تہا خزانہ شاہی مین سے یہہ اپنی گذار خاص کے لیے کچہہ نہ لیتا اور اپنی اُجرت و محنت روزمرہ سے گذارہ کرتا تمام جانور دن کی زبان سے اسکو آگاہی تہی اپنی سلطنت کے وقت اس نے اپنی قلمرو کو وسیع کیا ولایت دکن و اوڈیسہ و بنگ و بہار و گجرات و سومنات کو بزور شمشیر اپنے تصرف مین لایا پہر شہر اندرپت پر چڑہائی کی راجہ بہگونت راجہ اندرپت اسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین ہار گیا اسکے مارے جانے کے بعد تمام ولایت وسیع ہند کی اسکے تحت مین آگئی خطۂ پنجاب کا بہی شہر کابل تک اسکی حکومت مین شامل ہوا اخیر عمر مین راجہ سالباہن والی دکن جو پہلے اسکا مطیع تہا اُس سے پہر گیا بکرماجیت نے اوس پر لشکر کشی کی عند المقابلہ بکرماجیت کی فوج بہاگ نکلی اور یہہ راجہ سالباہن کی قید مین آگیا اوس نے براہ بیرحمی ایسے رحیم و کریم و ہنرمند راجہ کو قتل کر دیا قتل کے وقت جب سالباہن نے بکرماجیت کو روبرو بلایا تو کہا کہ جو تیرے دلکی آرزو ہو بیان کر بکرماجیت نے جواب دیا کہ اگر تو میری تاریخ کو اپنے دفترون مین جاری رکہے تو جو امر دلی مین داخل ہے اسباب کو اوس نے منظور کیا اور سمت بکرمی کے رائج رہنے کا حکم دیا کہ اوس روز سے آجتک رائج ہے۔ نسخہ راجہ دلی اور راج ترنگی مین قصۂ وفات راجہ بکرماجیت کا اسطرح پر درج ہے کہ راجہ کی اخیر عمر مین سمندرپال جوگی راجہ کا مصاحب و مقرب بنا اور اوس نے اپنے شعبدے و طلسمات عجیب و غریب دکہلا کر راجہ کو اپنا معتقد بنایا آخر جوگی کے دل مین ہوس سلطنت کی دامنگیر ہوئی تو اوس نے راجہ کو کہا کہ تمہارا جسم اب ضعیف ہو گیا ہے تم کو چاہیے کہ اس جسم کو چہوڑ کر کسی جوان جسم مین آ جاؤ اور مجہکو یہہ عمل یاد ہے کہ جسکے عمل مین لانے سے انسان کی روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم مین جا سکتی ہے راجہ نے یہہ

عمل اوس سے سیکھا اور ایک روز امتحاناً اپنا جسم چھوڑ کر دوسرے جسم مین کہ ایک نوجوان آدمی کا جسم تہا داخل ہوا جب راجہ کا جسم خالی ہو گیا تو سمندرپال اپنا قالب چھوڑ کر راجہ کے قالب مین آ گیا اور جس قالب مین راجہ کی روح داخل ہوئی تہی اوسکو قتل کر ڈالا اِس فریب سے سلطنت کا مالک ہوا بعض کا قول ہے کہ راجہ بعمر طبعی پہونچکر مرگ اتفاقیہ سے مر گیا عمر راجہ بکرماجیت کی بقول اہل ہنود ایکہزار ایک سو سال ہوئی ॥

ذکر خاندان سمندرپال اور اوسکی اولاد کا

بعد وفات راجہ بکرماجیت کے سمندرپال جوگی باتفاق اہل دربار بادشاہ ہوا اور چوبیس سال سلطنت کی پہر راجہ چندرپال چالیس سال پانچ ماہ پہر راجہ نین پال اکیاون سال پنج ماہ پہر راجہ دیس پال سینتالیس سال دو ماہ پہر راجہ سنگہ پال اڑتالیس سال پہر راجہ سوبہ پال ستائیس سال گیارہ ماہ پہر راجہ لکہپال اڑتیس سال پنج ماہ پہر راجہ امرت پال ستائیس سال چہہ ماہ پہر راجہ بہی پال پچپن سال پنجماہ پہر راجہ بہیم پال اڑتالیس سال آٹہہ ماہ پہر راجہ گوبندپال سینتیس سال نو ماہ پہر راجہ بنیی پال ونتالیس سال دو ماہ پہر راجہ ہرپال چوبیس سال نو ماہ پہر راجہ مدن پال اکتیس سال دو ماہ پہر راجہ کرم پال سینتالیس سال پنج ماہ پہر راجہ بکرم پال چوالیس سال تین ماہ پشت بہ پشت سولہ راجے راجہ ہوتے رہے راجہ بکرم پال آخری راجہ نے اخیر عمر مین راجہ تلوک چند والی بہرایچ پر لشکرکشی کی اور لڑائی مین مارا گیا تین سو تینتالیس سال اِس خاندان کی سلطنت رہی۔

ذکر خاندان تلوک چند اور اوسکے خاندان کا

بعد اختتام خاندان سمندرپال جوگی کے تلوک چند بہدرساسی علاقہ بہرایچ سے آکر اندرپت کے تخت پر بیٹہا اور دو سال سلطنت کی مر گیا اوسکے بعد راجہ کرم چند بائیس سال سات ماہ پہر راجہ کان چند چار سال تین ماہ پہر راجہ رام چند چودہ سال دو ماہ پہر راجہ ہرچند اٹہارہ سال دو ماہ پہر راجہ کلیان چند تیرہ سال سات ماہ پہر راجہ بہیم چند اٹہارہ سال تین ماہ پہر راجہ گوبند چند بائیس سال دو ماہ پہر راجہ گوبند چند کی اولاد نہ تہی اوسکی بیوی اوس کی جگہہ جانشین ہوئی مگر وہ بہی ایک سال کے بعد رحلت کر گئی اِس خاندان مین سو

راجون نے راج کیا اور ایکسو پنتالیس سال سلطنت رہی ٭

ذکر خاندان راجہ مہر پریم اور راوسکی اولاد کا جو فقیری سے بادشاہ ہوا

بعد اختتام خاندان تلوک چند کے امرا ے دربار نے ایک شخص فقیر خدا پرست کو جسکا نام ہر پریم تہا تخت نشین کیا وہ سات سال پانچ ماہ راجہ رہا پہر راجہ گوبند پریم تیئس سال تین ماہ پہر راجہ گوپال پریم پندرہ سال تین ماہ پہر راجہ مہا پریم جانشین ہوا اسنے چہہ سال آٹہہ ماہ راج کیا چونکہ یہہ شخص عابد خدا پرست تہا اسکو دنیا کی سلطنت خوش نہ آئی اور تارک ہوکر گوشہ نشین ہوا چار راجہ اس خاندان کے ترپن سال تک فرمانفرما رہے ٭

ذکر راجہ دیہی سین اور راوسکے جانشینون کا

مہا پریم کی ترک سلطنت کے بعد جب تخت دہلی کا خالی ہوا تو بہت سے راجون کو اسکی طمع دامنگیر ہوئی مگر راجہ دیہی سین راجہ بنگالہ نے سب سے اول سبقت کی اور آکر قابض ہوگیا اور بارہ سال پانچ ماہ راج کیا اوسکے مرنے کے بعد راجہ بلاول سین بارہ سال چار ماہ اور راجہ کیشو سین پندرہ سال دو ماہ اور راجہ مادہو سین گیارہ سال چار ماہ اور راجہ سور سین بیست سال دو ماہ اور راجہ بہیم سین پچپاس دو ماہ اور راجہ کانگ سین چار سال نو ماہ اور راجہ ہری سین بائیس سال دو ماہ اور راجہ لکہمن سین بیس سال گیارہ ماہ اور راجہ نراین سنگہ دو سال تین ماہ اور راجہ لکہمن سنگہ چہبیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دہور سین گیارہ سال تین ماہ فرمانفرمای ہندوستان رہے مگر چونکہ راجہ دہور سین بڑا ظالم و خود پرست و بے انصاف تہا اوسکے امراؤ اوس کے دشمن ہوگئے اور یہہ بے انتظامی دیکہہ کر راجہ دیپ سنگہ کوہ سوالک سے اوسپر حملہ آور ہوا اور دہور سین لڑائی مین مارا گیا بارہ راجے اس خاندان کے فرمان فرما ہوئے اور ڈیڑہ سو سال تک سلطنت رہی ٭

ذکر سلطنت راجہ دیپ سنگہ اور راوسکی اولاد کا

دیپ سنگہ جب کوہ سوالک سے آکر دہلی مین فرمان فرما ہوا تو ستائیس سال سلطنت کی پہر راجہ رن سنگہ بائیس سال دو ماہ پہر راجہ راج سنگہ نو سال آٹہہ ماہ پہر راجہ ہر سنگہ چہالیس سال

آٹھہ ماہ پھر راجہ نرسنگہ پچیس سال تین ماہ پھر راجہ جیون سنگہ آٹھہ سال پانچ ماہ تک پشت
فرمان فرما ہے چونکہ راجہ جیون سنگہ نہایت غافل اور بے خبر تھا اسپر پرتھی راج المشہور
رای پتھورا حاکم سیراٹھہ جو پہلے جیون سنگہ کا مطیع و نائب تھا حملہ آور ہوا اور جنگ مین فوج
دہلی کی بہاگ نکلی جیون سنگہ پہاڑ کو بہاگ گیا دہلی کا تخت رای پتھورا کے نصیب ہوا غرض ان
کے چہہ راجون نے ایکسو اڑتالیس برس راج کیا۔

ذکر سلطنت رای پتھورا آخری راجہ دہلی کا

یہہ راجہ قوم کا چوہان راجہ بلدیو چوہان کی اولاد مین سے تہا راجگان قوم تونور المشہور تونور پر
غالب آکر بلدیو نے حکومت پائی اور راجہ ہای قوم تونور انگپال وغیرہ نے جنہون نے شہر اندرپت
کے پاس شہر دہلی کو آباد کیا تہا بلدیو کی ساتوین پشت مین یہہ رای پرتھی راج المشہور رای پتھورا
تہا جس نے دہلی کے تخت پر قبضہ پایا اور بڑا راجہ ہندوستان کے راجون مین ہو گیا علما و فضلا و منجم
اسکے دربار مین بہت رہا کرتے تھے ایک دفعہ منجمون نے اس سے کہا کہ ایک ستون لوہے کا بنوا کر
اور اوسپر آپ کا نام لکھہ کر اگر بساعت مقررہ باشگ ناگ کے سر پر جو زیر زمین ہے ٹہوک دین
تو پھر باشک ناگ اس سرزمین سے سر ہلا نہ سکیگا اور ہمیشہ کے لئے سلطنت تمہاری خاندان مین
رہیگی راجہ کو یہہ تجویز پسند ہوئی اور منجمون نے اپنی تجویز سے وہ کیلے یعنی ستون بنوا کر بوقت مقررہ
اندروے علم نجوم زمین مین ٹہونک دیے اور راجہ سے جاکر مبارک دی کہ اب آپ کی سلطنت
تا قیام قیامت قائم رہیگی کیونکہ وہ کیلے باشک ناگ کے عین سر پر لگی ہے یہہ بات سنکر راجہ کے
دل مین شبہ پیدا ہوا اور منجمون کی تقریر نے اوسکی عقل کے میزان مین کچھہ وزن نہ پایا اور چاہا
کہ منجمون کے قول کی تصدیق کرے اسلیے کیلے کے اوکہاڑنے کا حکم دیا جب وہ کیلے اوکہاڑی
گئی تو کیلے کے نیچے کے سرے کو خون لگا ہوا نظر آیا یہہ حال دیکھہ کر راجہ بہت پچھتایا اور منجمون سے
کہا کہ کسیطرح دوبارا یہہ کیلے زمین مین اوسیطرح ٹہوکی جاوے منجمون نے کہا کہ وہ وقت
اب پھر ہاتہہ نہین آسکتا اور نہ ممکن ہے کہ اب وہ کیلے پھر باشک ناگ کے سر پر لگے جب راجہ

نے بہہ اصرار کیا تو منجمون نے پہر وہ کیلے زمین مین ٹھونکے مگر وہ تاثیر حاصل نہ ہوئی اسکے
وقت سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ تسخیر دہلی کا کیا اور شکست کہا کر واپس گیا
اوسکو شکست دیکر اسکی مزاج مین بڑا غرور پیدا ہوا چونکہ راجہ جیچند حاکم قنوج جنے جو قوم کا راٹہور
تہا اونہین ایام مین چاہا کہ جشن جگ راجسو مہیا کرے اور کل راجون کو جمع کرکے اپنی لڑکی کی شادی
کسی راجہ کے ساتہہ کر دے اس تقریب سے اوسنے کل راجون کو طلب کیا پرتہی راج بہی اوسی مین بلایا
گیا مگر یہہ بعض راندازون کے کہنے سے شامل جشن کے نہوا راجہ قنوج اسکی غیر حاضری سے رنجیدہ
ہوا اور راے پتہورا کی سونے کی تصویر بنوا کر بطور دربان جشن گاہ کے دروازے کی آگے کہڑی
کردی راے پتہورا جب یہہ خبر پائی غیرت کی آگ سے جلگیا اور پانسو چیدہ جوان ہمراہ لیکر بیخبر
قنوج پر جا پڑا اپنی تصویر اٹہا لایا اور بہت سی فوج راجہ قنوج کی قتل کرکے واپس آیا چونکہ
راجہ قنوج اوسوقت بڑے جگ کے انتظام مین مصروف تہا بہرحال اوسنے اوس کام کو بانجام
پہونچایا مگر راجہ کی بیٹی نے حاضرین جلسے سی کسی راجہ کو شوہری قبول نکیا اور راے پتہورا کی چستی
وچالاکی دیکہہ کر وہ دل سے عاشق ہوگئی اور چاہا کہ اوسیکو اپنا شوہر بناے جب یہہ حال راجہ قنوج
پر کہلا تو وہ بیٹی کی صورت سے بیزار ہوگیا اور شہر باہر اوسکے لیے علیحدہ ایک رہنے کا مکان مقرر
کر دیا یہہ خبر جب راے پتہورا کو پہونچی چاند نام بہاٹ فردوسی کو اپنی طرف سے وکیل بناکر راجہ قنوج
کے پاس بدرخواست ناطہ دختر کے بہیجا اور خود بہی اون سوارون مین جو چاند کے ساتہہ قنوج
کو روانہ ہوے تہے بہ تغیر لباس ہمراہ ہولیا جب قنوج پہونچا بچستی وچالاکی راجہ کی دختر کو اوس کے
محل سے نکال لایا اور بسبیل استعجال روانہ دہلی ہوا یہہ خبر جب راجہ قنوج کو پہونچی اسکی گرفتاری
پر فوج مامور کی اور فریقین کے آپس مین سخت محاربہ وقوع مین آیا اور سات ہزار آدمی فریقین
سے کام آیا اور راے پتہورا راجہ قنوج کی لڑکی کو لیکر دہلی مین آیا اور ایسا مستغرق عیش وعشرت
ہوا کہ انتظام سلطنت سے بالکل غافل وبے خبر ہوگیا جب یہہ خبر سلطان شہاب الدین غوری کو
پہونچی اوسنے پہلے راجہ قنوج کے ساتہہ سازش کی اور اوسکو اپنے ساتہہ ملایا پہر بصد زور وشور

شور کے ساتھ دہلی پر حملہ کیا چونکہ اوس وقت راجہ عیش مین تہا اور حکم تہا کہ تین ماہ تک کوئی بد خبر کوئی
شخص راجہ کو نہ سنائے اس لئے کسی نے اطلاع اس امر کی راجہ کو نہ کی جب سلطانی لشکر پاس پہونچا وزیر
وزیر نے ترسان و لرزان معرفت چاند بہاٹ کی کہ اوس سے زیادہ اور کوئی محرم راز و مصاحب خاص راجہ
کا نہ تہا اس امر کی اطلاع راجہ کو کی چونکہ پہلے راجہ سلطان شہاب الدین کو شکست فاش دے چکا تہا اب کے
دفعہ بہی راجہ نے اوسکی لڑائی کو کچہہ بڑی بات نہ جانا اور بعد اختتام مدت عیش کے محل سے نکلا چونکہ
ایسی جلدی کہ دشمن سر پر آ کھڑا ہوا تہا اجتماع فوج کا ممکن نہ تہا اور دشمن دونو طرف سے حملہ آور تہے
یعنے ایک طرف تو راجہ قنوج کی فوج اور دوسری طرف سلطانی لشکر قریب آ پہونچا تہا اس لئے راجہ کو
لڑائی مین ایسی شکست ہوئی کہ فوج بہاگ گئی اور راجہ معہ چند امراؤ کے گرفتار ہو کر مقتول ہوا راجہ
کے بیٹے نے شہر دہلی حوالہ سلطان کے کرکے اپنی جان بچا لی اور یہہ واقعہ سمت ۱۲۳۳ بکرمی مطابق [illegible]
ہجری وقوع مین آیا اوس روز سے حکومت اہل اسلام کی ہند مین ہو گئی

دوسرا چمن ہندوستان کے راجوں اور رئیسوں کے حال مین جو فی الحال اپنے علاقوں مین ماتحت حکومت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا شاہنشاہ ہند و انگلنڈ دامت سلطنتہا حاکم ہین

ذکر خاندان خود یعنے ریاست بلرامپور تلسی پور اودہ

فی زماننا مالک ومالک اس ریاست کے جناب آنریبل مہاراجہ سر ڈگوجی سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس
آئی ہین جن کے ارشاد اور ایما سے اس کتاب کی یہہ دوسری جلد بقسم فرقہ لکہی اسلئے واجب ہوا
کہ اپنے محسن کا حال اور اون کے بزرگوں کا ذکر خیر بقسم کل رئیسان ہند سے اول اس جلد مین درج
کرے اور جسقدر حال مولف کو کتاب احسن التواریخ مولفہ سید آغا حسن رضوی لکہنوی المتخلص [illegible]
و [illegible] جواہر سنگہ المتخلص بجوہر سر رشتہ دار حضور نویس مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح سے حاصل ہوا ہے خلاصہ اوسکا بتغییر
[illegible] مناسبین اہل یقین کے کان تک پہونچائے اور بہرہ اندوز سعادت ابدی ہوے

— وہو ہذا — یہہ خاندان اولاد راجہ بریار ساہی کی مشہور ہے جو سمت ۱۲۰۲ بکرمی مین تاج الدین
شاہ غوری کی قید مین بسبب عداوت بیالیون کے آگیا تہا اور مدت تک قید مین رہا آخر کسی
فقیر خدا پرست نے اوسکو خواب مین آکر ارشاد کیا کہ یہہ درخت برگد جو تمہارے روبرو ہے اسکی ایک
شاخ توڑ کر ہاتہہ مین لیلو اور چلدو کوئی شخص تمہارا مزاحم و مانع نہوگا اور جس مقام پر جاکر تم اوس شاخ
کو زمین پر رکہہ دوگے اوسی علاقہ کو تم اپنا وطن اور دار ریاست گاہ تصور کرلو راجہ نے اوس خواب کو
الہام غیبی جانا اور اوسپر عمل کیا قید سے نکلکر وہ کوآباجیت بیم دہرسوان تعلق ضلع بہرائچ
پہونچا وہ شاخ زمین پر رکہہ دی اور بنا ریاست و حکومت کی قائم کی اکثر لوگ اطاعت مین
آئے کچہہ عرصہ کے بعد بادشاہ بارادہ زیارت مقبرہ حضرت سلطان سالار مسعود غازی شہید کے
بہرائچ کو آیا تو راجہ بہی بادشاہی دربار مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسپر مہربان ہوکر انتظام
اوس علاقہ کا راجہ کے اختیار مین دیدیا پہر نیشاہی نایب ہوکر راجہ نے بڑے بڑے سرکشون کو
جو اوس علاقہ مین رہتے تہے زیر کیا اختیار حکومت کا اپنے اختیار مین لیا آخر سینتیس سال حکومت
کرکے فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اچل دیو ۱۲۳۲ بکرمی مین جانشین ہوا اور سولہ برس حکومت
کرکے مرگیا پہر اوسکا بیٹا دہیر ساہی گدی نشین ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی پہر راجہ برکہم ساہی
پہر راجہ بشن ساہی پہر راجہ گنگا سنگہ پہر راجہ گنیس سنگہ پہر راجہ لچہمی نرائن پہر راجہ کلیان ساہی پہر
پہر راجہ مادہو سنگہ بن گنیس سنگہ پہر راجہ بلرام ساہی ایک دوسرے کے بعد حاکم و فرمان فرما
ریاست کے رہے بلرام ساہی نے شہر بلرام پور آباد کیا اور بڑی نیکنامی کے ساتہہ دنیا سے رحلت کی
اوسکے بعد راجہ کلیان ساہی پہر راجہ پران چند پہر راجہ تیج ساہی پہر راجہ ہرنجس سنگہ پہر راجہ
چتر سنگہ اپنے اپنے وقت مین فرمانروا رہے چتر سنگہ کے وقت نواب سید وجد علی ناظم اودہ نے
اوسپر لشکرکشی کی اور شکست کہاکر قتل ہوا راجہ چتر سنگہ کے بعد راجہ نرائن سنگہ جانشین ہوا
اوسپر نواب مرتضوی خان ناظم نے یورش کی اور شکست کہاکر بہاگ گیا نرائن سنگہ کے
بعد راجہ انوپ سنگہ پہر پرتہی پال سنگہ پہر انوپ سنگہ پہر راجہ نول سنگہ اپنے اپنے عہد تک حاکم رہا

ریاست کے رہے راجہ نول سنگھ بہادر وجوانمرد رہے تہا بائیس لڑائیان بہہ اپنی حکومت کے عہد مین
لڑا اور ہر ایک مین فتحیاب رہا احمد علیخان ناظم سے بہی اس نے جنگ کئے اور اوسکو شکست دی
اوس کے بعد سنہ ۱۸۲۸ بکرمی مین راجا ارجن سنگھ جانشین ہوا اِس کے گھر جب راجہ جے نرائن سنگھ پیدا
ہوا تو پنڈت بشرام نام نے از روئے علم نجوم حکم دیا کہ یہہ لڑکا نہایت تیز طبع و عقیل و فہیم ہوگا
مگر عمر اِسکی پچیس برس سے زیادہ نہوگی اِس بات سے راجہ نہایت غمناک ہوئے بشرام نے پہر احکام نجوم
مین غور کی تو خوشخبری دی کہ آج سے ساتوین سال ایک اور نونہال نور چشم جاہ و اقبال کا شاخ عمر
اجہرل مین پیدا ہوگا جسکے روی منور سے تمام خاندان آفتاب کیطرح منور ہو جائیگا او چالیس برس کی
عمر مین وہ تلسی پور وغیرہ پر قبضہ پائیگا غرض جب وہ عرصہ گذر چکا تو راجہ کے گھر امیدواری ہوئی
اور باوجود گذرنے عرصہ دس ماہ کے بیٹی بیٹا پیدا نہوا اوسپر سب کو گمان گذرا کہ یہہ کوئی بیماری
ہے اور پنڈت بشرام کو بلاکر حال بیان کیا اوس نے کہا کہ یہہ مولود سعادت آمود گیارہ ماہ کے بعد پیدا
ہوگا جب ایک ماہ اور گذر چکا تو ماہ اگہن سنہ ۱۸۵۸ بکرمی مہاراجہ دگبجی سنگھ بہادر فرمان فرما حال پیدا
ہوئے راجا ارجن سنگھ نے اِس شکرانہ مین بہت سا روپیہ خیرات کیا جب یہہ مہاراج سات برس کے
عمر کو پہونچے نہایت ہوشیار اور با خبر نکلے بے مدد غیر گہوڑے پر سوار ہو جاتے اور اوسی زمانہ مین
جو لال بہادر سنگھ راجہ اکونا جسکو جنون کا مرض تہا بہت سا لشکر اور توپین لیکر راجہ ارجن سنگھ پر
چڑہ آیا اور دو کوس پر ڈیرہ کرکے راجہ کو لڑنے کے لئے بلایا یہہ گئے اور اوسکو جنون تمام خاندان
تصور کرکے گہر بیٹہہ رہے مگر مہاراجہ دگبجی سنگھ بہادر باوجود کم سنی کے نہ رہ سکے پہلے بڑے بہائی
سے جاکر ذکر کیا جب اونہون نے نہ سنا تو والد کی خدمت مین عرض کی اونہون نے براہ خوش خلقی
فرمایا کہ اگر ہم کچہہ نہین کر سکتے تو تم جاؤ دیکہین کیا کرتے ہو یہہ حکم پاتے ہی فوج کی تیاری کا
حکم دیا اور اپنی والدہ سے روپیہ لیکر تنخواہ کی تقسیم شروع کی اگرچہ افسران فوج اونکو بچہ سمجہکے
آڑے حیلے کرتے رہے اور نہ چاہا کہ بے حکم بڑے راجہ کے سوار ہون مگر بعض لوگون نے کمرین
باندہ لین اور ہمراہ روانہ ہوئے اور جہٹ پٹ بیلا گہاٹ اوتر گئے یہہ حال سنکر مہاراج کی

برہی ہوا والدہ نے ایکہزار سپاہی مدد کو بہیجا جب راجہ صاحب نے سُنا کہ صاحبزادہ پار اُتر گیا تو اُمراؤ
کو واپسی کے لئے مامور کیا وہ دوڑے آئے اودہر جب دشمن نے سُنا کہ فوج آتی ہے بہاگ کر
موضع تہرا کو چلا گیا اور مہاراج واپس آئے دوسرے روز خبر پہونچی کہ راجہ کونا نے کئی ایک
گانو کو لوٹ کے جلا دیا ہے تمام علاقہ مین قیامت برپا کردی ہے اسلئے فوج اوسکی سرکوبی کو
مامور ہوئی اور بعد ایک جنگ صعب کے دشمن مغلوب ہوا اُسی عمر مین مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر
ہر طرح کے علم و ہنر مین طاق و شہرۂ آفاق ہوئے تیر لگانا والد بزرگوار سے سیکہا گہوڑے کی
سواری کی تعلیم بڑے بہائی سے پائی علم ناگری دیوان رام پرشاد اور فارسی میرزا ذوالفقار
بیگ سے پڑہا شاعری کے فن مین کامل ہوئے علم موسیقی مین بہی یگانۂ روزگار ہوئے
نظم و نثر مین بہی وہ کمال پایا کہ متقدمین سے گوئے سبقت لے گئے سنہ ۱۸۸۸ بکرمی مین راجہ ارجن سنگہ
سرگباش ہوئے اور ریاست کی گدی پر راجہ جے نرائن سنگہ نے قیام کیا یہہ نوجوان بعد حصول ریاست
کے صرف پانچ سال زندہ رہا سنہ ۱۸۹۳ مین علت کی اخیر وقت اس راجہ نے اپنی سواری کے گہوڑے
روبرو طلب کئی ایک ایک کو دیکہا خاص گہوڑا جب روبرو آیا تو کسی پابوسی سے اوسکی طرف مخاطب
ہوکر کہا کہ تجہکو خبر ہے کہ اب ہمارا دنیا سے سفر ہے کیا تو ہمراہ نہ چلیگا بس یہین تک ساتہ تہا اس
کلمہ درد آمیز اثر انگیز نے اوس بے زبان بے عقل کے دل مین یہہ تاثیر کی کہ گہوڑا سا کانپنے لگا آنسو
جاری ہوئے آثار مرگ کے طاری ہوئے فی الفور زمین پر گرا اور مر گیا سوار سے پہلے ہی چلدیا
راجہ جے نرائن سنگہ نے بہی اوسیوقت جان دیدی اون کی وفات کے بعد جانشین حال یعنی مہاراجہ
دگبجی سنگہ بہادر نے مسند پائی پہلے یہہ رئیس ماتحت سلطنت بادشاہ لکہنؤ کے اپنی ریاست
پر قابض رہا اور اپنے رئیس ہمسایون کے ساتہ جو اسکے دشمن تہے کئی مرتبہ لڑ کر فتحیاب ہوتا
رہا پہر جب سلطنت لکہنؤ کی سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی
متابعت مین آگئی سنہ ۱۸۵۷ع ماہ مئی مین دہلی کا مفسدہ اور انگریزی فوج کا بلوا شروع
ہوا اوسوقت مہاراج ویکفیلڈ صاحب کی مع تہرتا پور کے جنگل مین شکار کہیل رہے تہے چار شیر شکار کرچکے

تھے کہ میرٹھ کے مفسدی کی خبر وہان پہونچی یہ سنکر مہاراج نے صاحب کو رخصت کیا اور آپ بھی
بہرائچ ہوتے ہوئے سکروڑہ مین پہونچے پہر جب لکھنؤ مین مفسدہ ہوا تو ونگفیلڈ صاحب نے
مہاراج کو معہ فوج اپنی حفاظت کو بلایا یہہ فی الفور صاحب کے پاس سکروڑہ مین گئے اور خدمات
لائقہ بجا لائے پہر رستہ کی حفاظت کے لئے مہاراج بلرام پور آئے اوسی شام کو چند انگریزون
کو ونگفیلڈ صاحب نے بنظر حفاظت بلرام پور مین بہجدیا اور خود گونڈہ مین گئے اور اوس جگہہ کی
انگریزون کو ساتہہ لیکر بلرام پور مین آئے اور کل رئیسون کے نام خطوط بمضمون شمول و امداد
صاحبان عالیشان کے جاری کئے چونکہ اوسوقت تمام زمانہ کی ہوا بدل چکی تہی کسی نے جواب
باصواب دیا آخر ونگفیلڈ صاحب کلکتہ کو روانہ ہوئے مہاراج نے اپنے محافظ ہمراہ کرکے صاحب
کو گورکھپور تک پہونچا دیا جب بہزار حیلہ و تدبیر کلکتہ پہونچے تو مہاراج کے نام خط لکہا کہ
اپنے اہل و عیال کو ملک نیپال مین پہونچا کر خود میرے پاس چلے آؤ یا اپنے قلعہ ہٹوہان مین
قیام رکہو بلرام پور مین تمہارا رہنا اب مناسب نہین ہی اوسی مضمون کا خط مہاراجہ جنگ
بہادر نائب ریاست نیپال کے نام لکہا کہ جب متعلقین مہاراجہ بلرام پور کے آپکے پاس آوین
اونکی حفاظت اپنے متعلق سمجہو چنانچہ مہاراج بلرام پور سے قلعہ ہٹوہان مین چلے گئے اور
آٹہہ نو مہینے وہان رہے اوسوقت بہی حکام انگریزی سے برابر نوشت و خواند رہی اس عرصہ مین
چار مرتبہ مفسدون نے قلعہ پر حملہ کیا مہاراج ہر طرح حسب ایماے حکام انگریز مفسدون کے مقابلے
سے پہلو تہی کرتے رہے مگر ایسا کیا کہ خود تو نہ لڑے مگر مفسدون کو آپس مین لڑوا دیا ایک
گروہ اون مین سے لکہنؤ پہونچا اور قیامت برپا کی برجیس قدر کو زبردستی بادشاہ بنایا
احمد اللہ شاہ فقیر نے علیحدہ سر شورش اوٹہایا اور قدرے حکومت قایم کی شرف الدولہ
محمد ابراہیم علیخان کو وزارت ہوئی ممو خان کو کل کا حاکم بنایا دس ماہ تک لکہنؤ مین
توپ چلی آخر انگریز فتحیاب ہوئے بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر لکہنؤ سے بہاگ کر بونڈے
مین آئین اور لشکر باغی نے بہرائچ اور بونڈے مین قیام کیا اودہر سے ونگفیلڈ صاحب

کلکتہ سے واپس آکر کمشنر گورکہپور کے ہوئے میر محمد حسن کلکٹر کو جو علاقہ گورکہپور پر قابض تہا
نکالدیا راجہ دیبی بخش رئیس گونڈہ بہی صاحب کے ساتہہ بہت لڑائیاں لڑا آخر شکست کہائی
بالا راؤ اور نانا راؤ دو مفسد بہت سے مفسدونکو لیکر قلعہ بٹوہان پر چڑہ آئے مہاراج نے بکلفیلڈ
صاحب سے مدد طلب کی بسبب کمی فوج کے مدد نہ آئی اور لکہا آیا کہ کسی حکمت عملی سے مفسدونکو
ٹال دو مہاراج نے تیس ہزار روپیہ مفسدون کو دیا اور روپیہ کی پیزار مارکر اونکو دور کیا اسنا
جو روپیہ پایا دوسری بار اوسی چاٹ پہر آئی جب دیکہا کہ اودہر سے بہی جنگ تیار ہی تو واپس
چلے گئے سنہ ۱۸۵۹ فصلی مین کمانڈر انچیف صاحب بہادر جنرل ہوپ گرانٹ صاحب گہاگرا کے پاس
پار آئی اور باغیون کی سرکوبی کی شکست کہا کر بیگم صاحبہ بہاگ گئین بالا راؤ اور نانا راؤ
باغی سولہ توپین چہنوا کر بہاگے مہاراج بہی حسب الطلب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے بہرائچ
گئے اور پرگنہ تلسی پور ضلع گونڈا اور علاقہ بانکی ضلع بہرائچ جسکے عوض مین یہہ علاقہ چردہ ملا
بطور حقیت و ملکیت سرکار سے ملی دو توپین بہی عطا ہوئین بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر نے
فوج انگریزی کے ہاتہہ سے بہت سی صدمے پائے آخر بٹول مین پہونچی وہان فوج انگریزی اور مہاراجہ
نیپال نے جنکی مدد سے دوبارہ لکہنؤ بقبضہ سرکار انگریزی آیا تہا اوسکو گہیر لیا مفسد بہت سے
قتل ہوئے اکثر بہاگ گئے برجیس قدر معہ اپنی والدہ کے دستگیر بدست افواج گورنمنٹ نیپال
ہوئے اور پناہ یاب بامن عاطفت اہالیان سلطنت کوہ نیپال ہوئے انگریزی فوج کی واپسی
کے بعد نانا راؤ اور بالا راؤ اور راجہ دیبی بخش پہر پہاڑ سے اوترے اور غارت شروع کی
صاحب چیف کمشنر بہادر نے لکہنؤ کے مقام پر مہاراج کو حکم دیا کہ آپ باتفاق جنرل گرانٹ
صاحب و کرنیل بروس صاحب کے جاکر مفسدون کی سرکوبی کیجئے پس مہاراج دونو صاحبون کے
ساتہہ فیض آباد آئے وہان سے مفسد بہاگ گئے وہان جنرل گرانٹ صاحب نے فوج کے دو حصے
کر دیئے ایک گروہ تو اپنے ہمراہ لی اور گجادہر سنگہ مفسد کے تدارک کو گئے اور مہاراج اور
کرنیل بروس صاحب کو دیوی دین کے تعاقب پر مامور کیا گجادہر سنگہ کو تو جنرل صاحب نے بگانہ

کے قلعہ مین گھیر کر مار لیا اور دیوی دین مہاراج سے تین لڑائیان لڑکر جنگل کو بہاگ گیا پہر
جنرل صاحب مہاراج کی معیت سے مقام سیر ضلع گورکھہ پور کو چڑہ کے مفسدون کی سرکوبی کو تشریف
لیگئے وہان پہونچکر ڈبل کوچ بولدیا جب چھبیس کوس تک گئے ممو خان اور نانا راؤ و بالا راؤ مفسدان
کو ایک ہی جگہہ پایا دو گہنٹہ برابر لڑائی ہوئی باغی بدحواس ہوکر بہاگے مہاراج نے اونکا تعاقب
کرکے بہت سے قتل کیئے آخر وہ پہاڑ مین گہس گئے تو مہاراج ہمرکاب صاحب کے واپس آئی میجر جعفر
سردار بہادر ایک پلٹن اور ترپ سوارون کے ساتہہ علاقہ دامن کوہ مین مامور ہوئے پہر بہی
مہاراج نے بہت مرتبے باغیون سے مقابلے کئے اون کے خون کے دریا بہا دیے سنہ ۱۸۵۹ء کو
نواب گورنر جنرل بہادر لکھنؤ مین آئے تمام راجون اور تعلقہ دارون کو یاد فرمایا ہر ایک کو
حسب وفاداری و خیرخواہی خلعت و انعام عطا کیا سب سے اول مہاراجہ دگبجے سنگہ صاحب بہادر والی
بلرام پور سے ملاقات ہوئی دربار مین سب سے اول درجے جانب راست پر کرسی مہاراج کی بچہی تہی
دونو راج یعنے تلسی پور اور بانکے کے نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتہہ سے دئیے بلرام پور
کی ریاست پر یہہ ریاست زائد افزود کی مہاراجگی کا خطاب بخشا اختیارات دیوانی و فوجداری
و کلکٹری اون اضلاع مین عطا کئے سات ہزار روپیہ کا خلعت کلگی و سرپیچ و مالا مرصع و شمشیر
ولایتی و سپر و گہڑی کلاک و دوربین و گاڑی مع اسپ ولایتی و دو شالہ و رومال دستار کار چوبی
و گوشوارہ و کمر بند و خیمہ زرین و جا نمازین عمدہ و مسند دستی کارچوبی دربار عام مین پہنایا خلعت
پاکر مہاراج ابہی لکہنؤ مین ہی تہے کہ مسٹر صاحب کمشنر بہرایچ نے مہاراج کو لکہا کہ یہان باغی
آگئے ہین اون کی سرکوبی ضرور ہے یہہ خبر پاتے ہی مہاراج مقام ملکہیا مین کہ نیپال کے
علاقے مین ہی جا پہونچے اودہر سے مہاراجہ جنگ بہادر نایب راج نیپال اپنا لشکر لیکر آموجود
ہوئے اور مفسدون کے ساتہہ سخت لڑائی ہوئی رانا بینی مادہو مالک بہیولہڑہ مارا گیا دیبی بخش
راجہ گونڈہ اور ہردت سنگہ راجہ بوندی اور نانا راؤ اور بالا راؤ کانہہ پوری پہلے ہی
مرچکے ہے ممو خان اور خان بہادر خان نواب بانی بریلی اور دیبی دین کو دس ہزار آدمی کے

ساتھہ مہاراجہ جنگ بہادر نے گرفتار کیا اور معرکہ بغاوت تمام ہوا مہاراجہ صاحب باعزت
اقبال بلرام پور مین تشریف لائے ۲ جون سنہ ۶۲ء کو مہاراج نے اپنے فرزند دلبند جوانمرد
سعادت مند سے بہادر راجہ جنگ بہادر کی شادی کے خزانہ وافر خرچ کیا سنہ ۶۶ء مین
جو ایک دربار فیض آثار اکبر آبادی مین بتاریخ شانزدہم نومبر سنہ مذکور منعقد ہوا مہاراجہ
دگبجی سنگہ بہادر کو تمغہ سٹار آف انڈیا یعنے خطاب ستارۂ ہند پیشگاہ سلطان السلاطین ملکہ
معظمہ کوین وکٹوریا فرمان فرمائے کشور ہند و انگلنڈ سے ملا اور ایک فرمان بھی اوسکے
ہمراہ عطا ہوا — مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی بلرام پور و تلسی پور بڑے جوانمرد و دلیر میدان
کے شیر طالب کارزار و دشمن شکار دلاور بہادر ہین شکار کا کمال شوق ہے زور آزمائی
کا ذوق ہے ہر سال متعدد شیر شکار فرمائے بہت سے ہاتھی پکڑ منگوائے آپ کی ذات بابرکات
ایک معدن علم و فضل و چشمۂ فیض ہے علما و فضلا و شعرا کی آپکے دربار مین بہت قدر ہے
اہل ہنر و صاحب فن کی توقیر ہے خود بھی مہاراج شاعر ہین راجہ تخلص ہے چنانچہ دیوان
مخزن فصاحت جو اسم بامسمی ہے مہاراج کی تصانیف مین سے عطیہ مہاراج راقم کے مطالعہ مین
بھی گذرا ایک ایک مصرع دیوان کا بجائے خود دیوان ہے سچ پوچھو تو دیوانون کی جان ہے
کیون نہو کلام الملوک ملوک الکلام مہاراج کے دربار دربار کو منبع علم کہین تو بجا ہے
دریائی فیض کہین تو روا ہے بڑے بڑے علما اچھے اچھے فضلا بلند اقتدار اہلکار ہوشیار
ہر وقت حاضر دربار ہین عمر قرینہ جان نثار ہین اول سب سے عالی گوہر جامع علم و ہنر
افضل الشعرا اعلم العلما جامی و نظامی سید آقا حسن رضوی قمی ہین جنہون نے اپنی لیاقت و
فضیلت سے اس دربار مین نام پایا کتاب حسن التواریخ و احسن التواریخ یعنے شجرہ و سوانح
عمری مہاراجہ صاحب بہادر لکھا علاوہ بران اور بھی کتابین مثل نوشتہ ادار و نامہ
نامی و ذخیرہ جنگ بہادر و افاضت وغیرہ بکمال فصاحت و بلاغت تالیف و تصنیف
کین ابتک یہہ مہاراجہ اپنی ریاست پر قابض زندہ و حیات موجود ہے ❊

خاندان ریاست کوہ نیپال

یہہ ریاست قدیمی چوہان راجپوتون کی چلی آتی ہے اصلی وطن انکا علاقہ اودے پور تہا جب علاء الدین
خلجی بادشاہ دہلی نے راجہ رتن سین پر چڑہائی کی اور چوہان اودے پور سے متفرق ہوئی تو سنہ ۱۳۰۳
بکرمی مین اس خاندان کے بزرگ اودے پور سے جلا وطن ہوکر اس پہاڑ مین آئے اور مامن بنایا یہان انکی
ایسی ترقی ہوئی کہ مالک حکومت و ریاست ہوگئے اور پشت بہ پشت راج کرتے چلے آئے آخر سنہ ۱۸۲۶ مین
خاندان توار کا معدوم ہوکر نیپال غارت ہوا رہا پرتہی نراین کو شکست ہوئی گورکہہ سلطنت نے ظہور پکڑا
اگرچہ اوسوقت صاحبان انگریز بہی حامی و مددگار خاندان توار کے تہے مگر جب فتح نصیب طرف ثانی کی ہوگئی
تو انگریزون نے بہی انہین کا راج مان لیا سنہ ۱۷۹۲ء مین گورکہیون نے بہت سا ملک سلہٹ کی طرف فتح کیا اور
تمام علاقہ فتح کرتے کرتے مقام ڈکارچی تک پہونچ گئے اوسکو بہی انہون نے خوب لوٹا چونکہ ڈکارچی کا لاما
چین کا گورو تہا اس لیے گورکہیون کی زبردستی کا حال شاہ چین کی خدمت مین لکہہ بہیجا شاہ چین نے
جب سنا کہ گورکہیون نے اوسکی پاک عبادتگاہ مقام ڈکارچی کو لوٹا ہے تو اوس نے ایک
قاہرہ فوج گورکہیون کے مقابلے کو مامور کی اوسوقت راجہ نیپال نے بحالت ناچاری صاحبان انگریز کی مدد
طلب کی اور انگریزون سے صلح کرکے مدد لی اوسوقت ایک عہدنامہ مہاراجہ رن بہادر شمشیر جنگ کے
اور اوسکے بذریعہ ڈکن صاحب بہادر رزیڈنٹ کی دونو سرکارون مین درباب اجرائے تجارت کے تحریر ہوا
اوسوقت انگریزون نے یہہ چاہا تہا کہ کسی طرح مہاراجہ نیپال اور شاہ چین کی آپس مین صلح ہوجائے
اور اس کام کے انجام کے لیے میجر کرکپاترک دربار گورنری سے مامور ہوا مگر وہ ابہی نیپال کی سرحد تک
بہی نہین پہونچا تہا کہ یہہ خبر آئی کہ گورکہیون نے مجبور ہوکر شاہ چین سے صلح کرلی کیونکہ چین کی
فوج چند میل کے فاصلے پر مقام نیپال سے پہونچ گئی تہی چونکہ مہاراجہ رن بہادر نے پہلے راجہ کو جو اوسکا
حقیقی چچیرا تہا قتل کرکے زبردستی ریاست لے لی تہی اور چند سال بہ کمال ظلم و تعدی اوس نے راج کیا تہا
اس لیے تمام امراؤ و رعایا اوس کی قتل کے فکر مین ہوگئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ سنہ ۱۸[illegible]
مین بمجبوری راجہ نے راج کو چہوڑا اور گروان جودہ بکرم ساہ اپنے بیٹے کو جو غیر منکوحہ رانی کے

پیٹ سے تخت راج پر بٹھلایا اور اوسکی والدہ کو مختار کل کرکے خود ہندوستان کو چلا آیا اور تجویز
ہوئی کہ مہاراجہ جلاوطن ہوکر انگریزی سلطنت مین جہان چاہے رہے چنانچہ اوس نے بنارس کا رہنا
منظور کیا اور بنارس کو چلا آیا بذریعہ انگریزون کو واسطے قائم کرنے دوستی اور جاری کرنے تجارت
نیپال کے بہت اچہا ملا گیا اسلئے گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ کی پرورش اور انکی بہت سا روپیہ اونکے
ضروری خرچ کے واسطے بہی دیا اور اوس سے سازش نامہ کرکے کپتان ناکس صاحب مہاراجہ معزول کے
تقرر گذارہ و اجرائے تجارت یعنے تعمیل عہدنامہ محررہ سنہ ۱۸۰۱ء و انتظام گرفتاری مجرمان کے لیے جو
سرحدی علاقون سے بہاگ کر نیپال کے علاقے مین چلے جاتے تہے نیپال بھیجے گئے چنانچہ وہان پہونچکر
صاحب ممدوح نے تینون امور ضروری کا انتظام بخوبی کرلیا تہا کہ ناگاہ بڑی رانی مہاراجہ رن بہادر
کی جو اوسکے ہمراہ بنارس گئی تہی بخفا رنجش علیحدہ ہوکر کہٹمنڈو یعنے دار الریاست مین پہونچی
اوسکے آتے ہی سب اہل دربار اوسکی مددگار ہوگئے اوس نے رانی مختار کو بیدخل کیا اور کل اختیار
اپنے قبضہ مین لیا اور مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ کو جو ابہی خورد سال تہا اپنی حفاظت مین لیا
اوسکے آنے سے اہل دربار کی تجویز بدل گئی اور چاہا کہ تعمیل عہدنامجات جو پہلے راجہ کے وقت
لکہے گئے ہین نہ کیجائے رزیڈنٹ انگریزی کو بہی جو نیپال مین مقرر ہوا تہا دق کیا جانے لگا
اسواسطے کپتان ناکس صاحب رزیڈنٹ ۵ مارچ سنہ ۱۸۰۳ء مین نیپال سے چلے آئے اور ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۴ء
مین لارڈ ونسلی صاحب بہادر نے دوستی دربار نیپال کی ترک کی اور مہاراجہ رن بہادر
سابق معزول کو لکہا کہ وہ بنارس سے چلا جائے چنانچہ وہ پہر نیپال مین گیا اور گروہ مخالف کو
قتل کرکے دوبارا مالک سلطنت کا ہوا عرصہ قلیل کے بعد مہاراجہ اور اوسکے بہائی کے درمیان
عداوت پیدا ہوگئی اور اوس نے موقع پاکر مہاراجہ رن بہادر کو قتل کر ڈالا اوسکے قتل کے بعد
مالک گدی کا تو وہی گردان جودہ بکرم ساہ قرار پایا مگر مختاری و کارپردازی بہیم سین
اور بڑی رانی مہاراجہ متوفی کے بہی اوسکے مدد و معاون ہوئے اوسی سال یعنے سنہ ۱۸۰۴ء مین
نیپالی فوج نے علاقہ راجہ پالپا کا فتح کرلیا بلکہ پرگنہ بٹول و شیوراج پر جو انگریزون کے نواب

دوہ کو دبی ہوئے تھی قبضہ کر لیا اسوجہ سے کہ یہہ علاقہ بھی پہلے راجہ پالپا کے ماتحت تہا گورکہا
انگریزی نے اوس سے چشم پوشی کی سنہ ۱۸۱۲ء مین ناظم سرحد گورکہا نے جو سورنگ مین مامور تہا کل زمیندار
ہیگم واقع سرحد پورنیا پر بہی قبضہ کر لیا اسلیئے ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مین انگریزی فوج سرحد کو مامور
ہوئی اوسکا نتیجہ ہوا کہ دربار نیپال نے وہ زمین ہوالہ دی اور سنہ ۱۸۱۴ء مین دیا اوس علاقہ پر قبضہ
انگریزی ہوگیا سنہ ۱۸۱۴ء پہر گورکہیا فوج سرحد انگریزی کیطرف آئی اور قدرے علاقہ بتوال و رتینا
پر قابض ہوگئی اوسوقت سرحدی فوج نے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی ہوکر افسران فوج
انگریزی و دربار نیپال رفع تنازع سرحدی کیلئے مقرر ہوئی اگرچہ بعد التحقیقات حق سرکار انگریزی
کا ثابت ہوا مگر دربار نیپال نے اوسکی واپس دینے سے انکار کیا اسلیئے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء مین
انگریزون نے زبردستی اوسپر قبضہ کر لیا اور فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاریان ہوئین ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ء
مین فریقین کا لشکر میدان مین آیا اور بہت مرتبہ آپس مین مقابلے و مجادلے ہوئے اس لڑائی مین
گورکہیا فوج بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے بڑے بڑے حملے انگریزون کے اونہون نے روکے
چونکہ اوسی زمانہ مین چند پلٹنیں فوج گورکہا کی بسرکردگی سردار امر سنگہ تہاپا کے کوہستان ستلج
کی فتح کرنے کو مامور ہوئی تہی اور امر سنگہ نے تمام کوہستانی علاقہ جو دریای جمن اور ستلج کے درمیان ہے
فتح کرکے کل پہاڑی راجون کو اون کی ریاستون سے بیدخل کر دیا تہا اور دریای بیاسا تک فوج
لیجاکر قلعہ کانگڑہ کا محاصرہ کر لیا تہا اور راجہ سنسار چند والی کانگڑہ کو محاصرہ مین لیکر اونکا دم
ناک مین کر دیا تہا اور پہر بہی حسب درخواست راجگان کوہی کے انگریزی فوج مامور ہوئی اور علاقجات
ریاست کہلور و کیونتہل و سرمور و کہلور و ہنڈور و باگل و جبل و کمارسین وغیرہ دریا ستلج تک جو
گورکہیون نے فتح کئے تہے تمام و کمال اون سے چہڑا لیئے اور قلعہ کانگڑہ و علاقہ کوہی دوآبہ سے
مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے گورکہیون کو بیدخل کیا بعد جنگ و جدل معرکہ آرائی علاقہ ترائی
دیناکے دربار نیپال نے انگریزون سے صلح کی مگر دو مرتبہ عہد شکنی ہوئی اور علاقہ ترائی انگریزی
قبضہ مین نہ آیا اسلیئے انگریزون نے پہر تیاری جنگ کی کی ابہی مقابلہ نہین ہوا تہا کہ مسلمانہ

ثانی مقام سکولی دوسری سٹمبر ۱۸۱۶ء کو لکہا گیا جسکے روسی تمام علاقہ دامن کوہ جو درمیان دریاے
کالی اور راپتی کے واقع ہے اور علاقہ بٹول خاص جو درمیان راپتی اور گنڈک ہے اور وہ علاقہ
درمیان دریاے گنڈک اور کوہ ساکے ہے اور وہ علاقہ جو درمیان دریاے مشی اور ٹیلہ کے واقع ہے
اور تمام علاقہ جو درمیان کوہستان مشرقی جس مین قطعہ وزمین نگری اور راستہ نگرکوٹ کا شامل ہے
سرکار نیپال کے قبضہ سے نکلکر انگریزی تحت مین آیا اور قرار پایا کہ عوض اس علاقہ کے سرکار انگریزی
دو لاکھہ روپیہ سالانہ پنشن اہلکاران دربار نیپال کو جنکا نقصان اس سپردگی ملک مین ہوا ہے
دیا کرے گی اور راجہ سکم جو پہلے انگریزی اطاعت مین آچکا تہا نیپال کی حکومت سے بری
رہیگا بعد ازان ۸ دسمبر ۱۸۱۶ء کو سرکار انگریزی نے علاقہ ترائی مع بٹول و شیوراج مہاراجہ نیپال کو
واپس بعوض دو لاکھہ روپیہ سالانہ پنشن مقررہ کے دیدیا اور تقرری رزیڈنٹ کی عمل مین آئی ۱۸۱۶ء مین
مہاراجہ گردان جدہ بکرم ساہ بعمر اٹہارہ سال کے مرگیا اور اوسکا بیٹا خوردسال جسکی عمر دو سال کی
تہی گدی نشین ہوا اسکے وقت بہی وزارت و مختاری بہیم سین تہاپا کی قائم رہی چنانچہ جانشینی
کے دن سے ۱۸۳۲ء تک برابر وہ کل مختار و وزیر رہا کسی امر مین مداخلت مہاراج مالک ریاست کی نہ
تہی اور بسبب اس کے کہ فوج اور ملک کے ہر ایک امور مین بہیم سین کے خویش و اقربا و عزیز دخیل تہے کوئی
اوسپر ہاتہہ نہین ڈال سکتا تہا ۱۸۳۲ء کے بعد قوم پانڈے نے جو مدت سے مقہور ہو چکی تہی اور اونکا
سردار بوقت ویسی مہاراجہ رن بہادر کے قتل ہو چکا تہا سر اوٹہایا اور دربار مین بمرضی
مہاراجہ کے وہ پہر دخیل ہوئی اور تجویز یہہ ہوئی کہ قوم پانڈے کو زور دیکر بہیم سین کو کمزور کیا جاے
۱۸۳۳ء مین مہاراج کا خورد سال لڑکا یکایک مرگیا اور مشہور ہوا کہ بہیم سین کی ترغیب سے اوسکو
زہر ملا ہے اس شبہہ مین بہیم سین وزیر اور جرنیل معتبر سنگہ سپہ سالار دونو پابزنجیر ہوئے اونکے تمام عزیز
و اقربا گرفتاری مین آئے چند ماہ قید رہے بعد ازان دونو کی رہائی عمل مین آئی بہیم سین تو بعزت
و آبرو اپنے گہر جاکر خانہ نشین ہوا اور جرنیل معتبر سنگہ لاہور مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس چلا
گیا دو سال کے بعد پہر بعض درانداز ون نے مہاراج کو بہیم سین کیطرف سے بدظن کیا اور وہ دوبارا

گرفتار ہوکر قید شدید مین رکہا گیا اوس قید مین اوس نے خودکشی کی اور مہاراج کے حکم سے اوس کی نعش ٹکڑے ٹکڑے کرکے بازار کے کتون کے آگے پہینکدی گئی بعد بربادی خاندان بہیم سین کے پہر دربار نیپال کی دشمنی انگریزون سے شروع ہوئی اور خفیہ تحریرین اور پیغام سازشی راجہ جودہ پور و راجہ گوالیار و نواب سابق حیدرآباد و ناگپور و لاہور اور ریوان روسائے راجپوتانہ بخلاف صاحبان انگریز کے جاری ہوئے اور سب کو لکہا گیا کہ کل روسائے ہند دبباب اخراج حکام انگریزی کے یکدل و یک زبان ہوجائین ظاہرا اس مین بہانہ نامہ و پیغام بہیجنے کا شادی ولیعہد کا تہا راجہ سکم اور بہوٹان کو بہی انگریزون کی مخالفت کی ترغیب دی جب یہہ راز فاش ہوا تو انگریزون کو سخت اندیشہ پیدا ہوا مگر چونکہ اوسی زمانہ مین انگریزون نے کابل کو فتح کرکے شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر بٹہلایا تہا اوس سے دربار نیپال کے حوصلے بہی ٹوٹ گئے اور حسب التحریک انگریزون کے ایک عہدنامہ دربارہ عدم تحریر سازشی کے دربار نیپال کی طرف سے تحریر ہوا سنہ ۱۸۴۰ع مین سرکار نیپال نے اکثر دیہات علاقہ رام نگر متعلقہ انگریزی پر قبضہ کرلیا اور دوستی مین فرق آگیا انگریزی فوج نیپال کی سرحد تک آپہونچی اسطرف سے بہی جنگ کی تیاری ہوئی مگر لڑائی وقوع مین نہ آئی اور سرکار نیپال نے وہ دیہات سرکار انگریزی کو واپس کردیئے اور آیندہ کے لیے بعہود دوستی و اتحاد تسلی گورنمنٹ انگریزی کی کردی چونکہ ولیعہد اس مہاراج کا آدمی ظلم دوست اور سخت دل بغرور تہا اوسکے زور و تعدی سے امرای دربار اور تمام رعایا ناراض ہوگئی بلکہ کل ریاست اوس سے بدل گئی اس مین فریب اور سازش ایک رانی کی بہی تہی جو چاہتی تہی کہ بعد مہاراجہ کے میرا بیٹا جانشین ہوا اسوقت دربار والون مین طرح طرح کے فساد اور دشمنیان ظاہر ہوئین اسواسطے جرنیل معتبر سنگہ جو پنجاب سے دوبارہ طلب ہوکر آیا تہا وزیر و مدار المہام قرار پایا چونکہ تقرری اوسکی رانی کی بے مرضی عمل مین آگئی تہی اوسکو یہہ امر سخت ناگوار گزرا اور اوس نے اپنے مشیر گگن سنگہ کی تجویز سے جرنیل معتبر سنگہ کو قتل کرادیا سنہ ۱۸۴۵ع مین جرنیل معتبر سنگہ کے قتل کے بعد گگن سنگہ کو عہدہ وزارت کا ملا مگر ایک برس سے زیادہ یہہ رتبہ اوسکے نصیب نہوا اور سنہ ۱۸۴۶ع مین وہ بہی مخالفون کے ہاتہہ سے مارا گیا اوسکی قتل کے وقت

بڑی خونریزی ہوئی کہ تیس آمرا اور بہی جو اوسکے خیرخواہ وہمدم تہے مارے گئے اور عہدہ وزارت جنگ بہادر نے پایا کچہ عرصہ کے بعد مہارانی کی طبیعت اوس سے بہی برگشتہ ہوگئی اور چاہا کہ جنگ بہادر کو بہی قتل کرادیوے مگر یہہ خبر جنگ بہادر کو پہونچ گئی اور وہ ہوشیار ہوگیا بہت جھگڑے کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ مہارانی اپنے دو لڑکون کو لیکر علاقہ نیپال سے نکلجاے چنانچہ وہ نکلکر بنارس کو چلی آئی مہاراجہ بہی مہارانی کے ساتہہ بیدخل ہوکر بنارس پہونچے مگر دو سال پہر نیپال مین گئے اور مہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ شمشیر جنگ کو ریاست دیکر کل راج کا انتظام اسکی گدی نشینی سے کو منظور ہوئی اور فساد رفع ہوا سنہ ۱۸۵۰ء مین وزیر جنگ بہادر انگلستان کی سیر کو گیا اور سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین سررشتہ اتحاد نہایت مضبوط ہوگیا آئندہ کا خلش رفع ہوگیا سنہ ۱۸۵۴ء مین ایک عہدنامہ دربارہ سپردگی مجرمان سرحدو سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین تحریر ہوا اور جنگ جو نیپال کی راجہ تبت کے ساتہہ وقوع مین آئی چند مقابلون کے بعد راجہ تبت نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ خراج سرکار نیپال کو ادا کیا کریگا اور سفیر نیپال بمقام لاسا رہا کریگا سنہ ۱۸۵۶ء مین مہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ والی نیپال نے خطاب مہاراجگی کا وزیر جنگ بہادر کو دیا اور راجگی دو اضلاع کی کلیتاً اوسکو بخشدی کیونکہ خیرخواہی ونمک حلالی اس وزیر کی بظاہر وباطن مہاراجکو ثابت ہوچکی تہی بلکہ ایک فرزند و دو دختر اوسکی کی شادی مہاراج کے خاندان مین ہوچکی تہی جب بلوہ فوج ہندوستانی ملازم انگریزی کا سنہ ۱۸۵۷ء مین وقوع مین آیا تو وزیر جنگ بہادر خیرخواہ اور دوست وفادار سرکار انگریزی کا رہا اور بوقت مہم فتح گورکہپور وقبضہ شہر لکہنو فوج گورکہہ نے باتفاق وزیر کے بڑی بڑی جانفشانیان کین اور مفسدان فتنہ پرداز جو علاقہ سرکار نیپال مین جاکر پناہ گزین ہوئے اونکو اوس نے بکمال دلاوری وجوانمردی قتل یا گرفتار کیا اس خدمت مین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا نے اوسکو خطاب نایٹ اوف دی گرینڈ کراس اوف دی باتہ کا عطا کیا اور تمام علاقہ سرحدی ملک اودہ جو سنہ ۱۸۱۶ء مین

شامل علاقہ انگریزی ہو چکا تہا وہ تمام و کمال مہاراجہ نیپال کو واپس ملا اور یہہ سرکار گورنمنٹ انگریزی
کے وفادار دوست قرار پائے چنانچہ اب تک دونو سرکارون مین بدستور اتحاد و یگانگت چلی
آتی ہے باشندگان علاقہ نیپال کی تعداد اگرچہ درست اور ٹہیک ٹہیک معلوم ہونا غیر ممکن ہے
مگر جہنین لاکہہ تک تخمینہ ہو چکا ہے شہر کہٹمنڈو دار الریاست نیپال مین پنتیس ہزار آدمی آباد ہین
اور رقبہ تمام علاقہ کا قریب چون ہزار میل مربع کے ہے اور آمدنی کل راج کی قریب تہتالیس لاکہہ
روپیہ کے انتظام ریاست کا بسبب سرگرمی و تدبیر لائق کے بہت اچہا ہے کل اختیار ریاست مین
وزیر مہاراجہ جنگ بہادر کا ہی یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتی مگر ہر پانچ
سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف لائقہ ملک کو جو متعلق چین کے ہے روانہ ہوا کرتا ہے ؛

ذکر ریاست سکہان و خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب

بانی مذہب سکہی کا بابا نانک کہتری قوم بیدی کالو کہتری کا بیٹا موضع تلونڈی ضلع لاہور تحصیل
شرقپور کے رہنے والا تہا اوس نے تارک الدنیا ہو کر فقیری حاصل کی اور تمام عمر سیر و عبادت
مین گذرانی وہ ۱۵۹۶ بکرمی مین مر گیا اور اوسکی جگہہ لہنا کہتری قوم کا نٹ جسکو گورو انگد کہتے تہے
جانشین ہوا وہ سمت ۱۶۰۹ بکرمی مین مر گیا اوسکی جگہہ امرداس کہتری ذات بہلہ جانشین ہوا وہ
سمت ۱۶۳۱ بکرمی مین فوت ہوا اوسکی جگہہ رامداس کہتری قوم سوڈہی نے گدی پائی سمت ۱۶۳۸ وہ
مین مر گیا پس ہوا پہر ارجن سنگہ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا وہ ۱۶۶۳ بکرمی مین چندو دیوان کے
ہاتہہ سے قتل ہوا پہر ہرگوبند اوسکا بیٹا گدی پر بیٹہا وہ ۱۶۹۵ مین مر گیا پہر ہر رای بن گوردتا
بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ ۱۷۱۹ بکرمی مین فوت ہوا پہر ہرکشن خورد سال بن ہر رای
جانشین ہوا اور ۱۷۲۱ مین بعارضہ چیچک مر گیا پہر تیغ بہادر بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ ۱۷۳۲
مین بحکم اورنگزیب عالمگیر قتل ہوا پہر گورو گوبند سنگہ بن تیغ بہادر گورو بنا اس نے سکہی
مذہب جو اس زمانہ مین رایج ہے ایجاد کیا احکامات مذہب سکہی جاری کئے بادشاہی لشکر کے
ساتہہ چندبار یہہ معرکہ آرا ہوا والدہ اور دو بیٹے اسکے ناظم سرہند نے پکڑ کر قتل کئے

اخیر کی عمر مین یہہ پنجاب سے دکہن کو چلا گیا اور سمت ۱ مین مقام اچپلا نگر ایک مسلمان کے
ہاتہہ سے زخمی ہوکر مرگیا ان دسون گورون کو سکہہ دس بادشاہ کہتے ہین گوبند سنگہ کے
بعد بندا براگی اسکا جانشین ہوا اوس نے بہی مسلمانون کے ساتہہ بڑے معرکے کیے صدہا گانو
کو لوٹا آخر عبد الصمد خان ناظم لاہور نے اوسکو پکڑ کر فرخ سیر بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور دہلی
کے بازار مین مقتول ہوا اسکے بعد جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہوگئی تو سکہہ زور پکڑ گئے
اور تمام پنجاب کا علاقہ آپسمین بانٹ کر علحدہ علحدہ ریاستین قائم کر بیٹہے اگرچہ چہوٹے
سکہہ سردار تو بہت تہے مگر بارہ مثلین سکہون کی بڑی مشہور ہین پہلے مثل بہنگیون کی دوسرے
رام گڈہیون کی تیسرے گنہیون کی چوتہے نکیون کی پانچوین آلو والیون کی جسکے خاندان
مین سے اتبک مہاراجہ کپورتہلا اپنی علاقہ مین فرمان فرما ہین چہٹے ڈلی والون کے ساتوین نشان والون کی
آٹہوین فیض اللہ پوریون کی نوین کروڑ سی سکہون کی دسوین شہید بنگیون کی گیارہوین پہلکیون
کی جن کے خاندان مین اب تک مہاراجہ پٹیالہ و جیند و نابہہ موجود ہین بارہوین سکر چکیونکی
اس مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑا الوالعزم مہاراجہ ہوا مختصر حال اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ کا مورث اعلے کالو جاٹ قوم سانسی تہا اوس نے قزاقی و رہزنی کا پیشہ اختیار کیا
اوسکے پوتون مین سے بدہو نام نے سکہی مذہب اختیار کرکے بدہ سنگہ اپنا نام رکہا اور عام
رہزنی کا پیشہ اختیار کرکے کچہہ ثروت بہم پہونچائی پہر اوسکا بیٹا چڑہت سنگہ مثل کا سردار رہا
اور دور دور تک جاکر قزاقی کرنے لگا پہر اوسکا بیٹا سردار مہان سنگہ اوسنے گوجرانوالہ
و رسول نگر وغیرہ پر قابض ہوکر اپنی ریاست علحدہ قائم کی وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا رنجیت سنگہ
مالک ریاست کا ہوا اس نے اپنی الوالعزمی سے لاہور پر قبضہ کرلیا اور بسبب اسکے کہ دہلی کی
سلطنت بالکل برباد تہی اور کابل کی بادشاہت بہی بسبب نااتفاقی باہمی کے ہاتہہ پانو
ہلانے کے قابل نہ تہے اور انگریزون نے ابہی دہلی بہی فتح نہین کی تہی کوئی پرسان حال
اوسکا نہوا اور اس نے زور و قوت بہم پہونچاکر قصور و ملتان و دوابہ بست جالندہر و جہنگ

سیالکوٹ گجرات کشمیر پشاور پر بزور شمشیر قبضہ پا لیا اور بڑا علیجاہ مہاراجہ بن گیا چونکہ اسنے
اپنے رفو کے وقت رؤسائے ریاست سس ستلج یعنے پٹیالہ و جنید و نابہہ وغیرہ کو بہت ستایا تہا
اور ہر سال نذرانہ و پیشکش زبردستی وصول کرلیتا تہا اون تمام رئیسون نے انگریزی اطاعت
قبول کرلی اور صاحبان عالیشان نے اونکو اپنی حمایت مین لے لیا اور انگریزی علاقہ دریای ستلج
تک قایم ہوگیا یہہ دریا دو سلطنتون مین حد فاصل قائم ہوگئے اسکے بعد رنجیت سنگہ نے کانگڑہ
و منڈی و سکیت وغیرہ علاقہ کوہی پر تسلط پایا اور پہاڑی راجون کو اپنا تابعدار بنایا اور شاہ شجاع
الملک کو جو کابل سے مطلب لے اور رنجیت سنگہ کے پاس آیا تہا اوسکو قید کرکر اس سے جواہر کوہ نور
چہین لیا انگریزون سے بہی رنجیت سنگہ نے دوستی پیدا کی اور عہدنامہ دوستی کے تحریر کیے سنہ ۱۸۰۵
بکرمی مین اس مہاراجہ نے لاہور پر قبضہ پایا اور سمت ۱۸۹۶ مین بمرض فالج مر گیا فوج اسکی قریب ستر ہزار
کے سوار و پیادہ تہین اور تخمیناً چار سو ضرب توپ تہی آمدنی کل علاقہ پنجاب کی تخمیناً تین کروڑ روپیہ
سالانہ تہی اس کی وفات کے بعد کہڑک سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا چونکہ وہ آدمی نرم مزاج
اور سادہ لوح تہا اوسکا بیٹا نونہال سنگہ کل امور سلطنت مین دخیل ہوگیا ملکہ سردار جیت سنگہ کو جو
مشیر و مصاحب کہڑک سنگہ کا تہا قتل کرادیا اس بات پر آپس مین باپ بیٹے کی رنجیدگی پیدا ہوئی
اور اوسی غم و غصہ مین کہڑک سنگہ بیمار ہوا یا اور سنہ ۱۸۹۷ مین مر گیا نونہال سنگہ کو بہی اوس کے
بعد سلطنت نصیب نہ ہوئی کیونکہ جب وہ باپ کی نعش کو جلاکر واپس آیا تو دروازہ قلعہ سے
ایک سل سنگ سرخ کی تقدیراً اوسکے سر پر آ پڑی جس سے وہ بہی اوسی روز جان بحق تسلیم ہوا
اوسکے مرنے کے بعد راجہ دہیان سنگہ وزیر نے چاہا کہ شیر سنگہ خلف رنجیت سنگہ جانشین ہو اور
سرداران سندہانوالیہ جو ہم جدی رنجیت سنگہ کے تہے یہہ چاہتے تہے کہ رانی چند کنور زوجہ
کہڑک سنگہ والدہ نونہال سنگہ جانشین ہو اور سرکار پر داری سرداران مذکور کی رہے آخر رانی
چند کنور گدی نشین ہوئی اور شیر سنگہ کو حکم ہوا کہ وہ شہر بٹالہ اپنی جاگیر کو چلا جائے
چند ماہ کے بعد شیر سنگہ نے در پردہ تمام فوج کے ساتہہ سازش کرلی اور ناگاہ بٹالہ سے

لاہور آ پہونچا اوسکے آتے ہی تمام فوج شیر سنگہ کے ساتہہ مِل گئے اور رانی چند کنور معہ سرداران
سندہانوالیہ قلعہ مین محصور ہوئے تین روز برابر قلعہ پر گولہ ملیتا رہا آخر قلعہ فتح ہوا اور مہاراجہ
شیر سنگہ کی گدی نشینی عمل مین آئی اور سرداران سندہانوالیہ جو شیر سنگہ کے مخالف تھے انگریزی
علاقہ مین بہاگ گئے دو سال کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ وزیر کی آپس مین رنجیدگی
پیدا ہوئی اور مہاراجہ شیر سنگہ نے سرداران سندہانوالیہ کو ستلج پار سے بلاکر پہر سرفراز کیا اور
چاہا کہ انکو قوت دیکر راجہ دہیان سنگہ کو کمزور کرے مگر سرداران سندہانوالیہ نے جو دونوکے دشمن تہے
قابو پاکر راجہ دہیان سنگہ اور شیر سنگہ دونو کو پندرہوین ستمبر ۱۸۴۳ء مین قتل کر ڈالا اور مہاراجہ
دلیپ سنگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے خورد سال کو گدی نشین کیا اور قلعہ مین جاکر ایسے عیش مین
مستغرق ہوئے کہ خویش اور بیگانے کی خبر نہ رہی اوس وقت راجہ ہیرا سنگہ پسر راجہ دہیان سنگہ
نے کل پیادہ فوج سے سازش کرلی اور کہا کہ اگر تم مجہکو سرداران سندہانوالیہ سے عوض خون
مہاراجہ شیر سنگہ اور میرے باپ کا لے دو تو فی پیادہ بارہ روپیہ ماہوار اور فی سوار ایک روپیہ
یومیہ تنخواہ کر دونگا اس طمع پر تمام فوج ہمراہ اوس کے ہوگئی اور سب نے ملکر قلعہ پر حملہ کیا آٹہہ پہر
لڑائی ہوتی رہی آخر جیت سنگہ و لہنا سنگہ سرداران سندہانوالیہ قلعہ کے دیوار سے کودتے
ہوئے پکڑے گئے اور قتل ہوئے فوج نے شہر اور خزانہ بہی لوٹ لیا پہر مہاراجہ دلیپ سنگہ کا نائب
اور وزیر راجہ ہیرا سنگہ مقرر ہوا اور فوج آئین کی بارہ روپیہ مشاہرہ اور سواری فوج کی تنخواہ
تیس روپیہ ماہوار مقرر ہوئی چہہ سات مہینے کے بعد راجہ سوچیت سنگہ چچا ہیرا سنگہ وزیر کا پہاڑ سے
بطمع وزارت لاہور مین آیا فوج نے اوسکو بہی قتل کیا اور ہیرا سنگہ سے فی کس ایک ایک
ٹکی طلائی قیمتی سات روپیہ اوس کے عوض مین انعام پایا پہر چند ماہ کے بعد راجہ جواہر سنگہ
مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ماموں نے فوج سے سازش کی اور بعوض قتل راجہ ہیرا سنگہ ایک ایک کنٹہہ
طلائی قیمتی پچیس پچیس روپیہ انعام دینا کیا چنانچہ فوج نے ملکر راجہ ہیرا سنگہ کو قتل کیا اور
انعام موعودہ اوس خدمت مین راجہ جواہر سنگہ سے لیا چند ماہ کے بعد سکہی فوج راجہ

جواہر سنگہ پر بسبب قتل سردار پشوراسنگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے کے غضبناک ہوئی اور اسکو فوج مین بلاکر
قتل کر ڈالا اتنی خونریزیان جب پے درپے فوج سے وقوع مین آئین تو سرداران لاہور نے فوج کو
انگریزون کی لڑائی پر آمادہ کیا اور تمام فوج پیادہ وسوار پار دریای ستلج کو روانہ ہوگئی اور پانچ لڑائیان
انگریزون کے ساتھہ لڑکر مغلوب ہوگئی تو بین سکھون کی انگریزون نے چھین لین ہزارون سکھہ قتل
ہوئی اور ہزارون بھاگنے کے وقت دریا مین غرق ہوگئے تمام سامان لُٹ گیا اس فتح کے بعد انگریزی
فوج داخل علاقہ لاہور ہوئی اور راجہ گلاب سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو ساتھہ لیکر بمقام قصور نواب
گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہہ قرار پایا کہ علاقہ دوابہ بست جالندہر کا ضبط
ہوکر شامل علاقہ انگریزی ہوا اور ایک کروڑ روپیہ خرچہ فوج سرکار لاہور انگریزون کو ادا کرے
چونکہ ایک کروڑ روپیہ نقد اوسوقت ادا ہونا مشکل تہا اس لیئے وہ روپیہ راجہ گلاب سنگہ
سے بتعداد پچہتر لاکھہ روپیہ کے وصول کیا گیا اور علاقہ کشمیر وغیرہ کوہستانی علاقہ اوسکے پاس
فروخت ہوا اور خطاب مہاراجگی کا راجہ گلاب سنگہ کو گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے عطا ہوکر
کوہستانی ملک مین اوسکو حاکم بالاستقلال کیا گیا اور قرار پایا کہ نو ماہ تک انگریزی فوج لاہور
مین رہے اور خرچہ فوج کا سرکار لاہور سے لیا جائے مگر نو مہینے تک بہی کچہہ انتظام نہوا تو یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مہاراج کی عمر بلوغ تک فوج انگریزی لاہور مین قیام رکہے چند ماہ کے بعد پہلے
مولراج ناظم ملتان برسر فساد ہوا پہر شیر سنگہ و چتر سنگہ سرداران اٹاری نے شورش برپا کی اور
بڑا اجتماع سکھون کا عمل مین آیا انگریزون نے بڑے زور وشور سے سکھون کا مقابلہ کیا جب مین
سکھہ شکست کہاکر بہاگ گئے شیر سنگہ و چتر سنگہ وغیرہ مفسد از خود حاضر آگئے اور ملتان فتح ہوکر
مولراج پکڑا گیا اس انتظام کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے لاہور کی کل ریاست ضبط کرلی اور مہاراجہ
دلیپ سنگہ کی پنشن ساڑہے چار لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی اور لاہور سے مہاراج فرخ آباد
کو بہیجا گیا اور حکومت سکھون کی خطۂ پنجاب سے ختم ہوئی ؀

ذکر ریاست کوہ جمون و کشمیر

ہندوستان کے متعلقہ ریاستون مین یہہ بڑی ریاست ہے اگرچہ پہلے ہی شہر جمون قدیم سے
دارالریاست و دار الحکومت پہاڑی ملک متعلقہ پنجاب کا چلا آیا ہے مگر اس خاندان حال نے
جنکی ابتدا و آغاز مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ذریعہ سے ہوا ہے ایسی ترقی پائی ہے کہ پہلے کبہی
جمون کی ریاست کو نصیب نہین ہوئی تہی اب حدود اس کے تاتار چین کے ملک کے ساتہہ ملتے
ہین ملک کشمیر و لداخ و تبت خورد و کلان و کشتوار وغیرہ کوہستانی بڑے بڑے علاقے جو دریاے
بیاس سے دریای سندہ تک ہین سب کے سب اس ریاست کے متعلق و ماتحت ہین مہاراجہ رنبیر سنگہ
خلف مہاراجہ گلاب سنگہ فی زماننا اس تمام ریاست کے مالک و فرمان فرما ہین جنکی بزرگ قوم
کے ڈوگرا راجپوت پہلے ہی جمون کے راج کے راجے ہے اور یہی آپ کو مہاراجہ رام چند سورج
بنسی کی اولاد سے بیان کرتے ہین اس طرح پر کہ جب سورج بنسیون کی سلطنت ہندوستان
مین ضعیف ہو گئی اور چندر بنسی خاندان نے ترقی پائی تو مورث اعلے اس قوم کا بہوم
دت نام اپنے بہائیون کے ساتہہ رنجیدہ ہو کر اجودہیا سے اول کشمیر کو آیا پہر وہان سے واپس
ہو کر جہان اب قصبہ سنکوٹ آباد ہے مدت تک قیام پذیر رہا اوسکی اولاد سے چند پشت کے
بعد راجہ سون لوچن بڑا اقبالمند راجہ پیدا ہوا جس نے اپنے نام سے شہر جمون آباد کیا
ہے اور اپنی سلطنت اوس نے پہاڑی ملک مین قائم کی اوس کی چوتہی پشت مین
پہر جگراج نام ایک نامی راجہ ہوا جو سنہ [illegible] بکرمی مین جمون کا راج کرتا تہا پہر اوسکی
گیارہوین پشت مین راجہ راما دیو ہوا جسکے تین بیٹے سمیان تجے دیو رتے جگو سنسار دیو
ہوئے پہر تجے دیو کے دو بیٹے ہوئے نرسنگ دیو جی سنگہ پہر نرسنگہ دیو کا پوتا جودہ دیو ہوا
جسکے دو بیٹے مالدیو و جہنگر دیو تہے مالدیو کے تین بیٹے ہمہار دیو ہمیر دیو مانک دیو ہوئے
اونمین سے ہمہار دیو تو دہنی کے علاقہ مین جا کر آباد ہوا اس کی اولاد اب بہی دہنی مین
رانا کہلاتے ہین مانک دیو نے قصبہ منکوٹ آباد کیا جو شہر جمون سے شرق کو بفاصلہ
پندرہ کوس کے آباد ہے اوسکی اولاد اب منکوٹہ کہلاتی ہے ہمیر دیو جمون کا راجہ رہا

اوسکی چوتھی پشت مین راجہ کہوکہہ دیو ہوا جس کے ایک بیٹی جمد یو نے شہر جسروٹہ آباد کیا اوسکی
اولاد جسروٹہ کہلاتی ہے دوسرا بیٹا ہمیر دیو کا کپور دیو تھا جسکے ایک بیٹے سدپال نے قصبہ سیاہنہ بسایا
اوسکی اولاد سیپال کہلاتی ہے پہر سنگرام دیو ولد کپور دیو کی چوتھی پشت مین راجہ دہرب دیو ہوا اوسکے
چار بیٹے تہے ایک رنجیت دیو دوسرا بلونت دیو تیسرا ابنسار دیو چوتھا سورت سنگہ ان چارون مین
رنجیت دیو بڑا نامی اور با تمکنت راجہ مشہور ہے اوسی زمانہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ نے سکہون
کو جمع کرکے بارادہ غارت جمون پر حملہ کیا اور غالب آکر شہر جمون کو غارت و تاراج کیا اوسکے بعد اوسکا
بیٹا برج دیو گدی نشین ہوا اوس پر بہی سکہہ غالب آئے اور وہ سکہون کی لڑائی مین بمقام رومال متصل
جیرا ہ قتل ہوا اور گدی راج کی رنجیت دیو کے خاندان سے جاتی رہی اب اوسکی اولاد موضع
کہروڑہ ضلع دینا نگر مین آباد ہے مگر راجہ رنجیت دیو کے اور سب بہائی جمون مین رہتے ہے منجملہ
اون کے سورت سنگہ کے چار بیٹے ہوئے میان موٹا و میان ہیو یا دو بیٹے تو عورت قوم سلہریہ کے
بطن سے اور میان زورآور سنگہ و دلاور سنگہ اور عورت قوم چارکہہ کے شکم سے زورآور سنگہ کا بیٹا
کسور سنگہ پیدا ہوا کسور سنگہ کے تین بیٹے راجہ دہیان سنگہ وزیر مہاراجہ رنجیت سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ
و راجہ گلاب سنگہ تہے چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قیام سلطنت سے پہلے پنجاب کے سکہون کے اجتماع سے
خاندان راج جمون نے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے ہے اور سکہون نے راج کا خزانہ اور شہر کو لوٹ کر
برباد کر دیا تہا اس لیے راج کے متعلقین بہی خستہ حال مفلس ہو گئے تہے آخر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی دولت کا ستارہ چمکا اور اوس نے حکم دیا کہ کوہستان کے مہون کے لیے ایک رسالہ پہاڑی لوگونکا
بہرتی کیا جائے تو میان کسور سنگہ بہی جمون سے معہ اپنے تینون بیٹون دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ
اور سوچیت سنگہ کے بامید نوکری لاہور مین آیا اور پہاڑی رسالہ مین نوکری اختیار کی خاطر
کے وقت مہاراج نے جب میان کسور سنگہ کو آدمی معزز و شرافت دیکہا تو اوسکے حسب و نسب کا
حال دریافت کیا اوس نے اپنا تمام احوال اور خاندان کی ابتری کا قصہ مہاراج کے گوشگذار کیا
وہ سنکر مہاراج نے اوسکی توقیر کی اور حکم دیا کہ کسور سنگہ ہمارے دربار کے مصاحبین مین حاضر ہوا کرے

اور اوسکی تینون بیٹی بہی ڈیوڑہی پر کام دیا کرین چونکہ ارادہ احکم الحاکمین کا تہا کہ یہہ خاندان پہر ترقی
پائے اور تمام کوہستان دوبارہ ان کی حکومت مین آئے روز بروز مہاراج کے دربار مین ترقی ان
کی ہوتی گئی تینون بہائیون کو راجگی کا خطاب ملا اور راجہ دہیان سنگہ وزیر اعظم سلطنت پنجاب
کی قرار پائی علاقہ جمون وغیرہ جو متعلق پہاڑ کے تہا مہاراج نے انکی جاگیر مین دیا مہاراج کی وفات کے
بعد جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو سرداران سندہانوالیہ نے جنکا نام جیت سنگہ و لہنا سنگہ تہا براہ
عداوت راجہ دہیان سنگہ وزیر اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کر ڈالا اوسکے عوض مین راجہ ہیرا سنگہ راجہ
دہیان سنگہ کے بیٹے نے سرداران سندہانوالیہ کو تہ تیغ کیا اور وزارت کا عہدہ خود لیا پہر راجہ
ہیرا سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کی آپس مین عداوت پیدا ہوئی اور ہیرا سنگہ نے سکہون کے ہاتہہ سے
اپنے چچہ سوچیت سنگہ کو بہی قتل کرا دیا اور اوسی سال مین خود بہی سکہون کے ہاتہہ سے قتل ہوا راجہ
گلاب سنگہ بڑا عقیل اور دانا شخص تہا ایسے پرآفت وقت مین کہ سکہہ ہر روز لاہور کی سلطنت
کا نیا وزیر بناتے تہے جمون مین ہی قیام پذیر رہا اوس نے کسی طرح اپنا دخل دربار لاہور مین نہ دیا بعد
قتل راجہ ہیرا سنگہ کے جب سردار جواہر سنگہ دربار لاہور مین وزیر ہوا تو اوس نے سکہی فوج جمون پر
مامور کی اور راجہ گلاب سنگہ نے بڑی لیاقت اور دانائی سے اپنا ملک و مال و عزت سکہون کے
ہاتہہ سے بچائی اور اون کے ساتہہ لاہور چلا گیا اور بعد تقرر کچہہ روپیہ نذرانہ کے پہر لاہور سے جمون مین
آیا آخر جب سکہون نے انگریزون سے شکست کہائی تو رانی جندہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی والدہ نے
اسکو جمون سے بلایا اور یہہ مہاراج کو ساتہہ لیکر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گیا اور بعد انتظام
امور ریاست لاہور کے تمام علاقہ کشمیر و تبت و لداخ وغیرہ جو متعلق علاقہ کوہستان کے تہا بعوض
پچہتر لاکہہ روپیہ نقد کے اس نے انگریزون سے خرید لیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے جمون
کی سلطنت علیحدہ قائم ہوئی اور مہاراجگی کا خطاب راجہ گلاب سنگہ نے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا
سے حاصل کیا اور بعد علیحدہ ہونے اس ریاست کے گیارہ سال تک زندہ رہکر آغاز سنہ [illegible]ع مین مر گیا
اوس کے بعد اوسکا خلف الرشید مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جانشین و مالک ریاست کے قرار پائے

جواب تک زندہ و حیات موجود ہین اور اونکا بڑا بیٹا میان پرتاب سنگہ ولیعہد ریاست
قرار پایا ہے یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کی مطیع ہی اور تعمیل اون شرائط کی جو بوقت سپردگی
ملک کے باہم مہاراجہ گلاب سنگہ اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پائی ہین راج کیطرف سے بخوبی ہوتی
ہے عورتون کا ستی ہونا اور بردہ فروشی وغیرہ بالکل مسدود ہی دہلی کے مفسدے مین یہی جمون کی
فوج نے دہلی پہونچکر بڑے بڑے کارنمایان کئی اور ایک بڑا افسر فوج کا ہری چند دیوان کام آیا
اب یہہ سلطنت علم و ہنر کی ایک معدن ہے مہاراج کو علم کی ترقی کو بڑا شوق ہے امرا و وزراے
ریاست بہی بڑے بڑے لائق اس دربار مین ہین چنانچہ راجہ موتی سنگہ فرزند راجہ دہیان سنگہ و دیوان
جوالا سہاے وزیر اعظم و وزیر زورآور سنگہ و دیوان کرپارام و دیوان نہال چند وغیرہ مشیران ریاست
بڑے بہادر و جوانمرد و عالم و فاضل مشہور ہین انمین سے دیوان نہال چند تو اس سال یعنی ۱۸۷۶ع
مین بعارضہ ہیضہ وبائی گذر گئے اور باقی سب صحیح و سلامت ہین - اس ریاست کا طول شرق سے
غرب تک تین سو پچاس میل اور جنوب سے شمال تک عرض دو سو ستر میل کل علاقہ پچیس ہزار میل مربع

خاندان ریاست پٹیالہ

پنجاب کے ملک مین جسقدر کہ سکہون کی ریاستین باقی ہین اون سب سے ریاست بڑی و قدیم اور
معزز ریاست ہے رئیس اس ریاست کا دولت و جاہ و عزت و رتبہ و توقیر و انتظام مین سب رئیسون سے
گوئے سبقت لے گیا ہی مہاراجگی کا خطاب بہی اس رئیس کو حاصل ہے مورث اعلی اس خاندان کا سبہی پہول
قوم جاٹ گوت برار سندہو تہا اوس نے سلطنت چغتائی کی ضعف کے وقت بہت سی زمینداری حاصل
کی اور موضع پہول جو اب سرکار نابہہ کی علاقہ مین ہے آباد کیا اوس کے چہہ بیٹے تہے تلوکا راما رگہتو
چند و جستو سخت مل راما کی اولاد مین سی پہر پانچ بیٹے ہوئے آلا سنگہ دونا سنگہ سخت مل سوبہا سنگہ
لدہا سنگہ اون مین سے آلا سنگہ نے اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور بہت سا ملک بزور شمشیر اپنے
قبضہ مین لیا بہکن خان رئیس مالیر کوٹلہ پر بہی فتحیاب ہو کر بہت سا علاقہ اوسکا اپنے علاقہ کے شامل
کیا شہر پٹیالہ کو بہی اسی نے آباد کیا سنہ ۱۸۰۰ بکرمی مین جب احمد شاہ درانی ہند پر حملہ آور ہوا

تو اوس نے اول قلعہ برالہ کو لوٹا پھر پٹیالہ کو متوجہ ہوا آلا سنگہ نے اطاعت قبول کرلی اور چار لاکھہ روپیہ
بادشاہ کو دیکر اپنے ملک کو بچایا احمد شاہ نے خطاب راجگی کا آلا سنگہ کو دیا اور بادشاہی سند عطا کی
جب احمد شاہ چلا گیا تو آلا سنگہ نے باتفاق اور سکھوں کے سرہند پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوکر زین خان ناظم
کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر ویران کردیا وہان سے اسکو بڑی دولت حاصل ہوئی اور کل علاقہ
متعلقہ شہر سرہند پر اسکا قبضہ ہو گیا آلا سنگہ کی وفات کے بعد سردول سنگہ اور سردول سنگہ کے بعد
امر سنگہ جانشین ہوا امر سنگہ کے وقت اوسکا بہائی ہمت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا مگر اوسکی ریاست
قیام نہ پکڑا بلکہ اوس کی مرنے کے بعد اوسکا علاقہ مقبوضہ بہی ریاست کے شامل ہوگیا امر سنگہ نے
قلعہ بٹھنڈہ فتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کیا جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے صاحب سنگہ نے ریاست پائی
اوس کے وقت مین پے درپے حملے رنجیت سنگہ والی لاہور کے پٹیالہ پر ہوئے اور کل ریاستین یعنی نابہہ
جھیند والیہ کوٹلہ وغیرہ رنجیت سنگہ کی زور و تعدی سے تنگ آئین اسواسطے سب رئیسوں نے
ملکر درخواست اطاعت اور محفوظ رہنے اپنے کی حضور صاحب ایجنٹ دہلی کے گذرانی اور بعد
منظوری مسٹر مٹکاف صاحب سفیر انگریزی تو لاہور مین بہیجے گئے اور جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر
معہ فوج انگریزی لودہانہ مین داخل ہوگئے بعد سوال و جواب سرکار لاہور و سرکار انگریزی کی حد
فاصل دریای ستلج مقرر ہوگئی اور کل ریاستین علاقہ سس ستلج کی انگریزی حفاظت و حمایت
مین آگئین مگر اوسوقت یہہ تمام علاقہ رئیسوں کے قبضہ مین تہا انگریزی مداخلت اس مین کچہہ نہ تہی
صرف ایک انگریز پولٹیکل ایجنٹ لودہانہ مین رہا کرتے تہے جب کوئی تنازع حدود وغیرہ کا باہم
رئیسوں کے برپا ہوتا تو وہ فیصل کردیتے تہے رفتہ رفتہ دخل سرکار انگریزی کا اس ملک مین بہی
ہوتا گیا اسطرح کہ جو رئیس لاولد مرجاتا اوسکا علاقہ انگریزی ضبطی مین آتا راجہ صاحب سنگہ کی
وفات کے بعد راجہ کرم سنگہ گدی نشین ہوا وہ سنہ ۱۹ مین مرگیا تو اوسکی جگہہ راجہ نرندر سنگہ
نے راج پایا اوسکی وفات کے بعد اب مہاراجہ مہندر سنگہ مالک فرمان فرمائے ریاست کا ہے
یہہ مہاراجہ باپ کے مرنے کے بعد نابالغ رہ گیا تہا مگر نیک مزاجی اہلکاران نمک حلال کے انتظام

ریاست کا بخوبی رہا اب مہاراجہ با اختیار اپنے علاقہ مین ہین اور سید محمد حسن و زیر بڑے لئیق انتظام
مالی و ملکی مین مصروف رہتے ہین - کل رقبہ اس ریاست کا جو فی زمانا اس ریاست کی حکومت مین ہے
پانچہزار چار سو بارہ میل مربع ہے اور مردم شماری پندرہ لاکھ چھیاسی ہزار نفری اور آمدنی سالانہ
تیس لاکھ روپیہ کی مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا حاصل ہے اور خطاب ستارہ آف انڈیا یعنی اختر ہند کا
گورنمنٹ سے مل چکا ہے سترہ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے اور مہاراج ایکسولنفر سوار بطور کنٹنجنٹ
واسطے کارروائی حکام انگریزی کے دیتے ہین اس علاقہ کے رئیس نے سرکار انگریزی کے ساتھ
دل سے دوستی قائم رکھی اور ہمیشہ وقت ضرورت مددگار رہا پہلے بوقت جنگ نیپال کے اس نے
اپنی فوج سے انگریزون کو مدد دی اور بعد اختتام مہم گورکھہ کے جزو علاقہ کیونتھل و پگہاٹ جمعی
پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکھ اسی ہزار روپیہ لانہ کے اپنے انگریزون سے
لیا پہر ۱۸۳۰ء مین انگریزون نے پہاڑی علاقہ شملہ کا اس رئیس سے لیکر تین مواضع پرگنہ تروہ لی
اوس کے عوض مین اوسکو دیے پہر ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین جب سرکار انگریزی اور فوج لاہور کی
آپس مین لڑائی ہوئی اور اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی تو جو علاقہ سرکار لاہور کا انگریزون
نے ضبط کیا تہا وہ بھی اسکے حوالے ہوا اور سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و
خرچہ فوج وغیرہ اس رئیس کو معاف کئے بلکہ علاقہ منضبطہ سرکار لاہور سے جمعی دس ہزار روپیہ
سالانہ کا دوام کے لیے اس رئیس کو بعوض چھوڑ دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا ۱۸۵۷ء
مین بوقت مفسدہ بھی یہ رئیس خیرخواہ گورنمنٹ کا رہا اور فوج اسکی دہلی گئی اور دہلی کے راستے
مین انتظام ڈاک کا قائم رکھا گوالیار اور دہولپور مین بھی اسکی فوج نے خدمتین نمایان کین
اور زر نقد سے بھی ہمیشہ مددگار گورنمنٹ کا رہا تو سوا اور انعامات کے پرگنہ نارنول واقع علاقہ
جہجر جمعی دو لاکھ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بہدور کی اس مہاراج کو ملی بعد ازان جزو علاقہ
پرگنہ کنوڈ واقع علاقہ جہجر اور تعلقہ کہاؤن مہاراج کی ہاتہ بعوض زر قرضہ اصل و سود کے جو مہاراج
نے گورنمنٹ سے لینا تہا گورنمنٹ نے فروخت کر ڈالا -

خاندان ریاست نابھہ

رئیس اس ریاست کا ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہے اسکا مورث اعلے وہی پھول زمیندار ہے جسکا ذکر پٹیالہ کی ریاست کے حال مین آچکا مگر اسکی شاخ علحدہ ہے اسطرح کہ پھول کا بڑا بیٹا تلوکا تہا اوسکا بیٹا گوردت سنگہ صاحب اقبال ہوا اوس نے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگہ برادر چچہ زاد کے ساتھہ ملکر بڑا علاقہ زیر حکم کر لیا اور جمیت معقول بہم پہونچائی اوسکے مرنے کے بعد سورت سنگہ اوسکا بیٹا پھر سورت سنگہ کا بیٹا ہمیر سنگہ جانشین ہوا ہمیر سنگہ نے نابھہ کی آبادی کی بنیاد رکھی قلعہ بھی پختہ بنوایا وہ مرگیا تو جسونت سنگہ رئیس ہوا اوسکے وقت صاحب سنگہ والی پٹیالہ اور اوسکے درمیان ایک قطعہ زمین پر تنازع برپا ہوا اور نوبت بہ جنگ پہونچی چونکہ رنجیت سنگہ والی لاہور خاندان جیند کا دہوتا تہا جسونت سنگہ نے اپنا حامی سمجھکر اوسکو بلایا وہ فے الفور چڑہ آیا اور زمین متنازعہ پر پہونچکر پٹیالہ اور جیند و نابہ ریاستین سے نذرانے معقول وصول کیے اور زمین متنازعہ جسونت سنگہ کو دیکر واپس چلا گیا جسونت سنگہ کے بعد راجہ دیوا ندر سنگہ نے راج پایا اوسکے وقت ہنگامہ جنگ سکھون کا گورمنٹ انگریزی کے ساتھہ وقوع مین آیا اوسوقت دیوندر سنگہ انگریزی اطاعت سے نکلکر سکھون کا حامی بنگیا جب سکھون کو شکست ہوئی اور انگریز فتحیاب رہے تو دیوندر سنگہ کو انگریزون نے ریاست سے معزول کرکے لاہور بہیجدیا کہ اپنی زیست تک وہ لاہور مین رہا اور پچاس ہزار روپیہ سالانہ خرچ ریاست سے پاتا رہا اوس کی معزولی کے بعد بہرپور سنگہ اوسکا خورد سال بیٹا گدی پر بیٹھا اور گوربخش سنگہ کو سربراہ کاری ملی چہارم علاقہ ریاست کا سواے بارہ ہزار دو سو روپیہ کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیما بین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جیند کے بحصص مساوی بالعوض اون کی خدمات شایستہ کے تقسیم ہوا ۱۸۵۷ء مین جب مفسدہ دہلی برپا ہوا تو اس رئیس نے خدمات شایستہ کین اوسکے عوض مین علاقہ کانٹی علاقہ منضبطہ نواب جہجر مین سے جمعی ایک لاکہہ چہہ ہزار سالانہ اس رئیس کو ملا اور بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ نے اس رئیس سے بوقت مفسدہ دہلی لیا تہا ایک جزو علاقہ تحصیل کنند و ضلع جہجر کا اس رئیس کو ملا ۱۸۶۰ء مین راجہ بہرپور سنگہ نے دیا

رحلت کی اور بسبب لاولدی راجہ کے کوئی وارث تخت وتاج کا نرہا اس لیے گورنمنٹ نے مہاراجہ
پٹیالہ اور جیند کو اس باب مین اختیار دیا کہ جو شخص ہم جدی لائق گدی نشینی کے ہو اوسکو مقرر کرین
چنانچہ ان دونوا کابرون نے راجہ ہیرا سنگہ کو جو ہم جد اور مستحق ریاست کا تہا مقرر کیا اور وہ
بمنظوری گورنمنٹ گدی نشین ہوا گدی نشین حال نہایت لئیق اور ہوشیار ہے اس نے انتظام
ریاست کا بہت اچہا کیا ہے - کل رقبہ اس ریاست کا آٹہہ سو تریسٹہہ میل مربع ہے اور مردم شماری
دو لاکہہ چہیتر ہزار نفری کی آمدنی علاقہ کے چار لاکہہ روپیہ سالانہ یہہ راجہ سوار کنٹنجنٹ کا سرکار
انگریزی کے لیے نہین دیتا کیونکہ اونکی تنخواہ کا روپیہ اوس جزو علاقہ کی ضبطی مین جو بعد جنگ
ستلج کے ضبط ہوا تہا محسوب ہو چکا ہے سلامی راجہ کی گیارہ ضرب توپ سے ہوتی ہے

خاندان ریاست جیند

سورتہ علے اس ریاست کا بہی وہی ہول زمیندار تہا جسکا ذکر ریاست پٹیالہ اور نابہہ مین بہی
ہو چکا ہے پہول کے بعد اوسکا بڑا بیٹا تلوکا اور تلوکا کا بیٹا سکہہ ہوا جس نے موضع بالاوالی آباد کیا پہر
سکہہ کا بیٹا گجپت سنگہ رئیس بنا اس نے بہت سا علاقہ بزور شمشیر سر کیا اور گوٹانہ مین سکونت
اختیار کی اوس کے تین بیٹے مہر سنگہ بہوپ سنگہ بہاگ سنگہ اور ایک دختر راج کنور تہی راج کنور
سردار مہان سنگہ رئیس گوجرانوالہ کے ساتہہ بیاہی گئی جس کے پیٹ سے مہاراجہ رنجیت سنگہ پیدا ہوا اور
تینون نے علحدہ علحدہ ریاست قائم کی مہر سنگہ تو مالک ریاست کہنہ کا ہوا اوسکے بعد ہری سنگہ
اور ہری سنگہ کے بعد مسمات دیاکنور زوجہ ہری سنگہ رئیسہ ہوئی جب وہ لاولد مر گئی تو ریاست
اوسکی ضبط سرکار انگریزی ہوئی اور بہوپ سنگہ نے اپنا قبضہ بارندہ پور کی ریاست پر کیا
اوسکے دو بیٹے بساوہ سنگہ و کرم سنگہ ہوئے سروپ سنگہ کرم سنگہ کے بیٹے نے آخر ریاست نابہہ کی
پائی تیسرا بیٹا گجپت سنگہ کا بہاگ سنگہ ہوا اوس نے باپ کے مرنے کے بعد ریاست جیند ولودہانہ
وغیرہ کی پائی اس راجہ نے سرکار انگریزی کی مہم دہلی مین مدد کی اور بعد فتح دہلی اور شکست
فوج مرہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کی خدمت مین حاضر رہا اور جب لارڈ لیک صاحب ہولکر مرہٹہ

مرہٹہ کے تعاقب مین بیاسا تک آئے تو یہہ راجہ بھی ہمراہ تہا اسکو کچہہ جاگیر شاہ دہلی اور مرہٹہ سے سند میاسے بہی ملی تہی جو قریب پچیس ہزار روپیہ کے تہی اوسوقت انگریزون نے بہی علاقہ فریدپور واقع ضلع پانی پت جمعی ستر ہزار روپیہ کا اسکو بطور جاگیر عین حیات کے دیا تہا جو اوسکے وفات کے بعد ضبط ہوا تہا بہاگ سنگہ کے تین بیٹے پرتاب سنگہ مہتاب سنگہ فتح سنگہ تہے پرتاب سنگہ اور مہتاب سنگہ لاولد مرگئے اور فتح سنگہ گدی نشین ہوا اسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے بلحاظ رشتہ داری کے کہ یہہ اوسکے ماموں کا بیٹا تہا کچہہ علاقہ دیا جو اسکے عین حیات تک واگزار رہا فتح سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا راجہ سنگت سنگہ جانشین ہوا اسکو راجگی کا خطاب ملا مگر وہ لاولد مرگیا اسواسطے کل علاقہ اوسکا گورمنٹ انگریزی نے ضبط کرلیا اس لیئے راجہ سروپ سنگہ بن کرم سنگہ بن بہوپ سنگہ بن گجپت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا پہلے دعوی اوسکا نامسموع ہوا مگر آخرکار یہہ منظوری ہوئی کہ جسقدر علاقہ پہلے پہل راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تہا وہ اسکے نام پر معاف ہو باقی ضبطی مین آئے چنانچہ علاقہ جیند وسفیدون وسنگروڑ وبالاوالی واگذار رہ کر باقی علاقے کی ضبطی عمل مین آئی اور ریاست جیند کی دوبارا بحال ہوئی ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اس رئیس نے انگریزون کی مدد مین بڑی بڑی جانفشانیان کین اور راجہ جیند اول شخص تہا جو بمقابلہ مفسدان دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور دیبی گارد یعنے فوج مقدم انگریزی فوج کے آگے کوچ کرتی تہی اور ہمراہ فوج انگریزی دہلی کی لڑائی مین حاضر رہے بلکہ تہوڑی فوج اسکی شریک حملہ بہی ہوئی تہی ان خدمات کے عوض مین ایک علاقہ جمعی ایک لاکہہ سولہ ہزار آٹہہ سو تیرہ روپیہ کا سوائے علاقہ سابق کے پرگنہ دادرے مین اسکو ملا بلکہ ۱۸۶۰ء مین گورمنٹ نے ایک جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جہجر کا اسکو بعوض زرقرضہ جو گورمنٹ کے ذمہ تہا دیدیا اب اس ریاست مین راجہ رگہبیر سنگہ حکمران فرما ہین رقبہ اس ریاست کا دو ہزار دو سو چہتیس میل مربع ہے اور تین لاکہہ گیارہ ہزار آدمی کی آبادی آمدنی چار لاکہہ روپیہ سلامی رئیس کی گیارہ ضرب توپ سے ہوتی ہے اور راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ کے گورمنٹ انگریزی کو دیتا ہے

خاندان ریاست کلسیا

اس خاندان کے بزرگ بہی کلسیا علاقہ مانجہ سے آکر اس علاقہ پر قابض ہوئے جب کل رئیس علاقہ دریاء ستلج کے انگریزی حمایت مین آگئے تو سوبہا سنگہ رئیس کو بھی اطلاع دی گئی اوسنے انگریزی اطاعت مین بہت تامل کیا اسلئے اوس کے نام لکہا گیا کہ اگر وہ اور رئیسون کے ساتھہ اتفاق نہین کرتا اور متفق رنجیت سنگہ والی لاہور کے رہتا ہے تو گورنمنٹ انگریزی اوسکو دشمن تصور کریگی اور علاقہ اوسکا ضبط سرکار ہوگا آخر سوبہا سنگہ رئیس بھی مطیع گورنمنٹ کا ہوا سردار سوبہا سنگہ ماہ فروری ۱۸۵۸ء مین گیا اور اوسکا بیٹا بہیا سنگہ جانشین ہوا رقبہ اس ریاست کا ایکسو پچیس میل مربع باسٹھہ ہزار مردم شماری آمدنی ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ ہے -

خاندان ریاست فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ کا فریدکوٹ اور کوٹ کپورا دو حصون مین منقسم ہے جنوب و مغرب کیطرف اسکے ضلع فیروزپور واقع ہے رقبہ اسکا ایکسو تینتالیس میل مربع ہے آبادی اکیاون ہزار آدمی کی آمدنی پچہتر ہزار روپیہ ہے رئیس اس علاقہ کا جاٹ قوم برار ہے بزرگ اسکا بہلن نام اکبر بادشاہ کے وقت ذی رتبہ ہوگیا تہا اوسکی برادرزادی نے کوٹ کپورا کا قلعہ بنایا اور خود سر حاکم وہان کا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت دیوان محکم چند نے لاہور سے آکر کوٹ کپورا پر قبضہ کرلیا پہر ۱۸۴۶ء مین بعد فتح لاہور انگریزی قبضہ مین آیا مگر بعوض ان خدمات کے جو رئیس نے مہم ستلج مین کی تہین گورنمنٹ نے علاقہ کوٹ کپورا اکا اس رئیس کو بطور جاگیر دیدیا اسوقت رئیس اس ریاست کا راجہ وزیر سنگہ ہے اور ولیعہدی بکرمان سنگہ کو ملی ہے یہہ راجہ کچہہ مالگذاری سرکار انگریزی کی نہین کرتا اور نہ کچہہ فوج دیتا ہے صرف پچاس سوار ایکسو پیادہ اوسکے گہر کے نوکر ہین -

خاندان ریاست کپورتہلہ

اس خاندان کا مورث اعلے جسا سنگہ سردار قوم سکہہ تہا جسنے کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ کی شاگردی سے شغل رکہتہ و عزت حاصل کی جب آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ بست جالندہر مرگیا تو جسا سنگہ

نے اپنی علیحدہ مثل قائم کرلی اور سرہند کے علاقہ مین جاکر قصبہ فتح آباد فتح کیا پھر راے ابراہیم خان
رئیس کپورتھلہ پر یورش کی اور کل ملک و املاک و خزانہ اوسکا لے لیا اور کپورتھلہ کو ریاست گاہ
بنایا جسا سنگھ کی وفات کے بعد بھاگ سنگھ گدی نشین ہوا جب وہ مرگیا تو فتح سنگھ نے ریاست پائی
یہہ رئیس بڑا بہادر و جوانمرد مشہور ہے اس نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کی رفاقت مین
بڑی بڑی خدمتین کین اور فتوحات ملک مین اوسکے شامل رہا ۱۸۲۵ء مین سردار فتح سنگھ
رنجیت سنگھ کی زیادتی سے بھاگکر سرکار انگریزی کے علاقہ مین چلا گیا اور درخواست حمایت
کی کی درخواست اوسکی منظور ہوکر مشتہر ہوا کہ سردار فتح سنگھ زیر حفاظت انگریزی آگیا بباعث
اسکے کہ علاقجات موروثی اسکے دریاے ستلج کے شرقی علاقہ مین ماتحت انگریز ہین اور نیز
بسبب اسکے کہ دار الریاست اوسکا و وابستہ علاقہ لاہور مین واقع ہی یہہ رئیس مطیع دربار لاہور
کا بھی متصور ہوگا مگر انگریزی حفاظت دونو طرف مبسوط ہے فتح سنگھ کی وفات کے بعد سردار نہال
سنگھ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اسکے وقت جنگ پار ستلج کا فیما بین سرکار لاہور و گورنمنٹ
انگریزی کے واقع ہوا اور حکم انگریزی اوس کے نام بھی درباب شمول فوج انگریزی کے نافذ ہوا
اگرچہ اسکا دلی ارادہ تھا کہ وہ شامل انگریزون کے ہو مگر اسکی فوج سرکش ہوگئی اور راجہ کے
وزیر کو قتل کر ڈالا اسواسطے راجہ کیطرف سے تعمیل حکم انگریزی کی نہوئی بعد فتح پنجاب کے انگریزون
نے اس ریاست کا علاقہ جو ستلج پار تھا ضبط کرلیا اور علاقہ واقع بست جالندہر اسکے نام بحال
و برقرار رکھکر راجگی کا خطاب عطا کیا ماہ ستمبر ۱۸۵۲ء مین سردار نہال سنگھ مرگیا اور مہاراجہ
رندہیر سنگھ بڑا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اس نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین وفاداری ظاہر کی اور
اپنی فوج کے ساتھہ خدمات لائقہ مین حاضر رہا اس لئے اوسکو ایک سال کا نذرانہ معاف ہوا
جو بقدر ایک لاکھہ بتیس ہزار روپیہ کے تھا اور دس ہزار روپیہ کا خلعت ملا دوسری مرتبہ
۱۸۵۸ء مین مہاراجہ لکھنؤ کو گیا اور انتظام ملک مین خدمات نمایاں کین تو دوبارا
دس ہزار روپیہ کا خلعت اور زمینداری جمعی ایک لاکھہ روپیہ کی نصف جمع پر بصیغہ [illegible]

علاقہ بونڈی و ٹھولی میں عطا ہوئی اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ زر مالگذاری ریاست سے کم کیا گیا
جو جاگیر جموی پچیس ہزار روپیہ سالانہ بنام نہال سنگہ کے علاقہ باری دوآب مین اوسکے عین حیات
واگذار تہی اور ۱۸۶۵ء مین ضبطی اسکی عمل مین آچکی تہی اب مہاراجہ رندہیر سنگہ نے درخواست
کی کہ بعوض معافی مالگذاری پچیس ہزار روپیہ سالانہ وہ جاگیر موروثی اوسکی واگذار ہو چنانچہ
درخواست اوسکی بحضور گورنمنٹ منظور ہوئی ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ رندہیر سنگہ بعزم سیر ولایت کے
روانہ ہوا مگر جب جہاز عدن کے قریب پہونچا بیمار ہوکر مر گیا اور اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا راجہ کہڑک
سنگہ فرمان فرمای ریاست ہوا جو اب زندہ و حیات موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا پانسو ستانوے
میل مربع ہے اور آبادی دو لاکہ بارہ ہزار سات سو گیارہ نفری جمع پانچ لاکہ ستر ہزار دو سو

خاندان کٹوچ یعنے راج کانگڑہ

کانگڑہ کی سلطنت بہت بہاری اور قدیمی تہی پانڈوان کی سلطنت کے وقت راجہ کانگڑہ کا
راجہ سسرم چند رتہا اوس نے تمام کوہستانی علاقہ مین اپنی حکومت قائم کی ہوئی تہی اور سیدانی
علاقہ مین بہی کہیسس ستلج مین تا حد ودہیالہ اور دوابست جالندہر اور دوابہ باری مین تا
دریای راوی اوسکا راج تہا اُسی راجہ نے قلعہ کانگڑہ جو استحکام و مضبوطی مین تمام ہفت اقلیم
کے قلعون پر فوق لیگیا ہوا تہی اپنا یادگار بنایا مگر جب وہ راجہ کیروان اور پانڈوان کی لڑائی
مین مارا گیا تو اوس کے بعد تا عہد سلطنت راجہ سنگہہ چند دو سو بائیس راجہ پشت بہ پشت راج کرتے
ہوئے چلے آئی اوس کے وقت مین فیروز شاہ باربک شاہ دہلی نے کانگڑہ پر حملہ کیا چند سال تک
محاصرہ رہا آخر راجہ نے اطاعت قبول کی اور قلعہ پر بادشاہ کا دخل کرادیا بادشاہ نے قلعہ
کا نام محمد آباد رکہا اور دیوی کی مورت جو قلعہ کے اندر تہی نکالکر دہلی لیگیا اور دہلی سے
اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیئے مکہ و مدینہ کیطرف بہجوادی مگر بادشاہ نے حسب الوعدہ سوائے
اس قلعہ کے راجہ کے اور ملک و مال سے غرض نہ رکہی جب سنگہہ چند مر گیا تو راجہ کرم چند جانشین
ہوا اوس کے وقت سے راجہ رام چند کے عہد تک چہہ جانشین ہوئی اوس کے عہد مین سلطان سکندر

افغان اکبر بادشاہ سی بہاگ کر اس پہاڑ مین جا چھپا رام چند نی براہ مہمان نوازی اوسکی بہت
خاطر کی چندماہ وہ کانگڑے مین رہا پہر اوپر کے پہاڑ کو چڑھ گیا جب اکبر بادشاہ اوسکا تعاقب چھوڑ
کر ہندوستان کو گیا تو سکندر پہر پہاڑ سے اوتر آیا اور پنجاب مین پہونچکر دست اندازی شروع
کی اس لیئے اکبر بادشاہ پہر اوسکے تعاقب پر سوار ہوا اور نورپور تک پہونچا اوسوقت راجہ نے محبت سے
اکبر بادشاہ سے دوستانہ ملاقات کی رام چند کی وفات کے بعد دہرم چند دہرم چند کی بعد مانک چند
پہر جے چند پہر بدن چند اپنے اپنے عہد مین راجہ ہوئی بدن چند نے اکبر بادشاہ کی فوج کے ساتھہ
جنگ کیا اور بکمال جوانمردی اپنے ملک کو اکبر کے تسلط سے بچایا اوسکے بعد تلوک چند راجہ ہوا اسنے
بہی اکبری فوج کو شکست دی مگر دوسری لڑائی مین خود پکڑا گیا چندماہ قید مین رہا آخر اسنے
شہزادہ سلیم اکبر کے بیٹے کے ساتھہ سازش کی اور اوسکی سعی سے دوبارہ تاج و ملک پاکر اپنی علاقہ
مین آیا اوسکے بعد راجہ برتش چند راجہ بنا اس نے مسلمانون کی اطاعت کو اپنا عار تصور کیا
اور شاہی اہلکارون کو اپنے علاقہ سے نکالدیا اس لیے جہانگیر بادشاہ اکبر کے بیٹے نے راجہ
بکرماجیت اپنی ایک امیر کو اسکی تادیب کو مامور کیا مدت تک یہہ محصور ہوکر لڑتا رہا آخر راجہ کی
فوج طول محاصرے سے تنگ آگئی اور قلعہ سپرد راجہ بکرماجیت کے کردیا انہین ایام مین راجہ
برتش چند لاولد مرگیا شاہ جہانگیر نے بنظر قدامت اس راج کے کلیان چند راجہ برتش چند
کے برادرزادے کو علاقہ راجگیر جاگیر مین دیا اور خطاب راجگی کا عطا کیا اوس روز سے قلعہ
کانگڑہ شاہی قبضہ اور تسلط مین آگیا کلیان چند کے بعد بیجی رام جانشین ہوا مگر وہ بہی لاولد
مرا اس لیئے عالمگیر اورنگزیب بادشاہ نی بہیم چند اوسکے برادرزادہ کو اوسکی علاقہ پر بحال
کیا اوسکی مرنے کے بعد راجہ عالم چند راجہ بنا اسکے عہد مین سلطنت چغتائی نہایت ضعیف
ہوگئی اور راجہ نے کوشش کرکے سوائے جاگیر مقررہ کے اپنا علاقہ بڑہا لیا جب وہ مرگیا تو
ہمیر چند راجہ بنا اوسکے گہر اولاد نہوئی آخر اوس نے تیغ چند اپنے بہائی کو متبنے بنایا ہمیر چند
جب مرگیا تو گہمبر چند ہمیر چند کا بہائی راجہ بنا اوس نے پہلے چنبہ کا قلعہ فتح کیا پہر کوٹلہر پر

راجے کے ملک کو لیا پھر چند کے بعد تیغ چند جانشین ہوا اسکی وقت رام گدھیہ مثل کے سکھہ پہاڑ پر حملہ
آور ہوئے راجہ نے بڑی چستی سے اونکا مقابلہ کیا اور اون کو شکست دی پھر راجہ جموں کے ساتھہ
معرکہ آرا ہوا اوس مین بھی فتحیاب رہا جب وہ مرگیا تو راجہ سنسار چند اوسکا بیٹا دس سال کی
عمر مین گدی نشین ہوا اور بارہ برس کی عمر مین اوس نے کلو والی راجے کے ساتھہ جنگ کیا اور اوسکو
اپنی اطاعت مین لیا پھر پہاڑ سے اُتر کر دوابہ بست کے میدان کو آیا اور علاقجات ہوشیارپور
بجواڑہ وغیرہ سکھوں سے چھین لیے بجواڑہ مین اوس نے ایک قلعہ بھی تعمیر کیا پھر قلعہ کانگڑہ کے
لینے پر مستعد ہوا اوسوقت کانگڑہ کے قلعہ مین نواب سیف علیخان بادشاہی قلعدار قابض تھا
اور قلعے کے پاس پاس کے علاقو نپر اوسکے بطور خودمختار حکومت تھی بلکہ اوسکو ایک فقیر مجذوب کی
زبانی بشارت ہو چکی تھی کہ جب تک تو زندہ رہیگا تیری حکومت قلعہ مین رہیگی راجہ سنسار چند
نے کئی سال تک قلعہ کا محاصرہ رکھا مگر سیف علیخان مغلوب نہوا آخر اوسی محاصرے مین سیف علیخان
مرگیا اور رسیدار جیون بیگ خاں اوسکے بیٹے نے قلعہ چھوڑ دیا چونکہ اوسوقت سردار جے سنگہ کنہیہ
جو سکھوں کے بارہ مثلوں مین بڑا سردار تھا حسب الطلب راجہ سنسار چند کی اوسکی مدد کو گیا ہوا تھا
جیون بیگ کے نکلتے ہی جے سنگہ قلعہ پر قابض ہوگیا جب راجہ سنسار چند نے یہہ بیوفائی جے سنگہ
کی دیکھی ناچار قلعہ اوسکے پاس چھوڑ کر اپنے علاقہ کو چلا گیا چند سال کے بعد سردار مہان سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ اور راجہ سنسار چند نے آپس مین اتفاق کیا اور چاہا کہ آپس مین
ملکر قلعہ کانگڑہ علاقہ مقبوضہ جے سنگہ سے لے لین اس ارادہ پر فوج سکھی و کوہستانی
جمع ہوئی ابھی نوبت بجنگ نہین پہونچی تھی کہ جے سنگہ نے خوف کھا کر قلعہ کانگڑہ راجہ
سنسار چند کے حوالے کر دیا اور مہان سنگہ کے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتھہ اپنی پوتی کی نسبت
کر کر اوسکو راضی کر لیا قلعہ پر قبضہ پاتے ہی راجہ سنسار چند نے اپنا تسلط بڑھایا تمام
پہاڑی راجوں کو مطیع بنایا پہاڑی رئیسوں سے بڑے بڑے نذرانے وصول کیے اسلیے
سب جی دل سے اوس کے دشمن ہوگئے اور سب نے ملکر پوشیدہ عرضی مہاراجہ زمان بہادر روا کی

نیپال کی خدمت مین روانہ کی اور لکہا کہ اگر اسوقت مہاراج کی فوج اس پہاڑ پر آئیگی توکوہ جمون کشمیر تک تسلط مہاراج کا ہو جائیگا رن بہادر نے باوجود اسقدر بعد مسافت کے ایک جرار فوج بافسری سمی امر سنگہ تہاپہ کی ادہر کو مامور کی فوج گورکہیہ نے پہلے کل ریاستون کو جو مابین دریای جمن و ستلج تہین فتح کیا پہر ستلج سی اوتر کر داخل علاقہ کانگڑے کے ہوئی اوسوقت راجہ سنسار چند نے کل پہاڑی راجون کو اپنی مدد پر بلایا اور لشکر جمع کر کر گورکہیون کا راستہ روک لیا مگر عندالمقابلہ سب سے پہلے راجون کی فوج بہاگ گئی اور راجہ سنسار چند شکست کہا کر قلعہ کانگڑہ مین محصور ہوا چار سال تک برابر گورکہیون نے قلعہ کا محاصرہ رکہا اور تمام علاقہ راجہ سنسار چند کا اونہون نے لوٹ کر اجاڑ دیا آخر جب راجہ سنسار چند تنگ آیا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور سے مدد طلب کی اور لکہا کہ اگر تم گورکہیون کا لشکر میری علاقہ سے نکالدو تو قلعہ کانگڑہ آپ کی نذر کرونگا بشرطیکہ میرے اور علاقہ سے مزاحمت نہو رنجیت سنگہ نے یہہ درخواست منظور کی اور فوج لیکر کانگڑے جا پہونچا چونکہ اوسوقت گورکہیون کی فوج بہی بسبب نہ ملنے رسد کے تنگ تہے علاوہ اوس کے اون کی فوج مین بیماری اور وبا پہیل گئی تہی اونہون نے رنجیت سنگہ کے جاتے ہی محاصرہ چہوڑ دیا اور بار برداری کا سامان رنجیت سنگہ سے لیکر ستلج پار اوتر گئے اون کے جانے کے بعد قلعہ کانگڑہ پر رنجیت سنگہ نے قبضہ پایا اور اپنے عہد کے برخلاف راجہ سنسار چند کے کل علاقہ مین اپنی کاردار بہیجدیے اور کل علاقہ متعلقہ مین سے صرف تعلقہ نادون وکوٹلہر وغیرہ راجہ سنسار چند کے گذارہ کے لیے چہوڑ دیے اس تنزل کے بعد راجہ سنسار چند چند سال زندہ رہا آخر سنہ ۱۸۲۴ع مین مرگیا اور انرود ہ چند اوسکا بیٹا نادون مین جانشین ہوا مگر رنجیت سنگہ کے تشدد اور فتح چند اپنے چچا کے نفاق سے تنگ آکر ترک ریاست کر کے انگریزی علاقہ مین جا بیٹہا اوس کے جانے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فتح چند راجہ سنسار چند کے دوسرے بیٹے کو جو رانی گدن کے پیٹ سے تہا راجگی کا خطاب دیکر جانشین کیا اور خود نادون جا کر راجہ جودہ بیر کی دو بہنون سے جو نہایت خوبصورت تہین

شادی کی اور فتح چند سنیار چند کے بھائی کو راج گیر کا قلعہ جاگیر میں دیکر راجگی کا خطاب عطا کیا
اور راجا ارودہ چند سمت شاٹھ بکرمی مین بمقام ہردوار مر گیا رن بیر چند و پرمودہ چند اوسکے
دو بیٹے باقی ہے اونہون نے اپنی حقرسی کے لئے بحضور نواب گورنر جنرل بہادر درخواست
کی اور بذریعہ مسٹر صاحب جینٹ رزیڈنٹ بہادر کے اون کی سفارش دربار لاہور مین ہوئی رنجیت
سنگہ نے انگریزون کے کہنے کے موجب علاقہ سوری محل جمعی پنجاہ ہزار روپیہ اونکو دیا اور ارودہ
چند کے بڑے بیٹے رنبیر چند کو راجگی کا خطاب عطا کیا اور وہ علاقہ اونکی جاگیر مین مہاراجہ
دلیپ سنگہ کی عہد تک قایم رہا پہر جب بعد فتح پنجاب دوابہ بست جالندہر انگریزی علاقہ کے
متعلق ہوگیا تو یہہ ریاست بہی ماتحت صاحبان انگریز کے ہوگئی اور سمت ۱۹ مین رنبیر چند
فوت ہوگیا اور بحکم مسٹر کارنک صاحب کمشنر کانگڑہ کے پرمودہ چند اوسکا بہائی جانشین
ہوا مگر اوسی سال مین جب سکہون کی فوج انگریزون کے برخلاف گجرات وغیرہ مین جمع
ہوئی تو پرمودہ چند نے بہی سرکشی کی او مسٹر بارنس صاحب کے ساتہ جنگ کر کر قید ہوا
اور بحالت قید المورہ کو بہیجا گیا اور وہان بہی بحالت قید سنہ ۱۹ بکرمی مین مر گیا یہہ علاقہ
تو اسطرح ضبط سرکار رہا اور دوسرے خاندان فتح چند کا یہہ حال ہوا کہ فتح چند کے مرنے
کے بعد لار چند اوسکا بیٹا جانشین ہوا جب وہ مرا تو تین بیٹے پرتاب چند وغیرہ وارث
چہوڑے اونکی نسبت گورمنٹ کا حکم نافذ ہوا کہ فتح چند کی ریاست تینون بہائیون کو تقسیم
کردی جائے مگر پرتاب چند نے اپنے بہائیون کو راضی کرکے سب کیطرف سے یہہ درخواست
دی کہ ہماری جاگیر تقسیم نہو وہ درخواست منظور ہوئی اور سمت ۱۹ مین خطاب راجگی
کا پرتاب چند کو ملا مگر تقسیم کا حکم بدستور قائم رہا *

خاندان ریاست کوہ کلو

یہہ علاقہ ہندوستان کے ملک کی کوہ شمالی کانگڑہ سے شرق کیطرف سرکار انگریزی
کے اخیر حد حکومت کے اوپر واقع ہے شرقی حد اسکی چینی تاتار کے ساتہ ملتی ہے اور غرب اور

شمال کیطرف صنیہ کی ریاست کا علاقہ اور کچھہ غرب و جنوب کی سمت کو علاقہ منڈی اور جنوب و شرق کی
جانب علاقہ حکومت سیبہ واقع ہے اور تمام ملک کوہستان دشوار گذار و یراڑ و جنگل بکثرت ہے
ہرن اس جنگل کے مشکی ہوتے ہین - سلطنت اس خاندان کی قدیمی چلی آتی ہے اور مختصر حال اوسکا
یہہ ہے کہ اول الجگان دکن سے ایک چہتری راجہ بوند بیرپال نام کسی تقریب سے اس پہاڑ مین آیا
اور ریاست قائم کی اوسکے بعد راجہ کیلاس پال کے عہد تک اوسنہتر راجی پشت بہ پشت اس پہاڑ کی حکومت
کرتے رہے مگر ایک ہی علاقہ وزیری پر قناعت رکھی علاقہ کیلاس پال کے بعد اوسکے بیٹے سدہا سنگہ نے ریاست
پائی اوسنے اپنا علاقہ بڑہایا اور سوائے علاقہ وزیری کے اور چہہ علاقے سلراج کے بھی قبضے مین کیے
بعد اوسکے تین پشت تک اوسیقدر علاقہ رہا جب چوتہا جانشین پرتہی سنگہ راجہ ہوا تو اوسنے
ایک اور پرگنہ سراج کا فتح کر لیا اوسکے بعد کلیان سنگہ پہر جگت سنگہ نے حکومت پائی اوسنے پانچ
تعلقے سراج کے اور لئے اوسکے بعد پرتہی سنگہ ثانی راجہ بنا اوسنے کل علاقہ سراج کا اپنے قبضہ مین کر لیا
اور بہی تسلط اپنا بڑہایا بلکہ دریای ستلج سے اوتر کر کوٹ گرو پر متسلط ہوا بعد اوسکے چار پشت تک
ریاست اوسیقدر قائم رہی جب پانچوان جانشین بکرمان سنگہ رئیس بنا تو اوسکے عہد مین وزیری کل
چہارم حصہ منڈی کے راجہ نے اوس سے چہین لیا علاقہ کوٹ گور وبہی اوس سے نکل گیا بعد اوسکے
جیت سنگہ نے گدی پائی اوسکے وقت ۱۸۹۵ بکرمی مین لاہور کی سکہی فوج مرگ سفاجات کی
فتح اوسکے سرچا پہونچی اور کل ملک و مال و خزانہ راجہ کا لوٹ لیا تمام علاقہ کلو کا ضبط ہو کر
شامل سرکار لاہور کے ہوا اس غم و غصہ مین راجہ جیت سنگہ بیمار ہو کر مرگیا وارث بہی اوسکا باقی نہ
رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ اونہین ایام مین لاہور کے راج پر بیٹہا تو اوسنے بلحاظ قدامت خاندان
و سفارش سردار لہنا سنگہ ناظم کوہستان جیت سنگہ راجہ متوفی کے چچا مسمی ٹہاکر سنگہ کو راجہ بنایا اور
علاقہ وزیری اور جو موروثی ورثہ اس خاندان کا تہا اوسکو عطا کیا اور باقی تمام علاقے ضبط
کر لئے جب سنہ ۱۹۰۳ مین بعد فتح پنجاب یہہ علاقہ صاحبان انگریز کی ماتحتی مین آیا تو حکام انگریزی نے
بہی بعد تقرر بارہ ہزار روپیہ خراج کے علاقہ بدستور ٹہاکر سنگہ کی تحویل مین رکہا کہ اب اوسکے

سب بیٹے کے قبضہ مین ہے ؎

خاندان ریاست منڈی

دوابہ بست جالندہر کی پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک مشہور ریاست ہے پہلے پہل شہر منڈی راجہ کرک سین نے آباد کیا جو سکیت کے راجون مین ایک راجہ کا بیٹا تہا اوس نے یہان آکر اپنی الگ ریاست قایم کی اور شہر کی آبادی کی بنا ڈالی چونکہ کرک سین نے سب سے اول یہان آکر اپنا محل اور دار الحکومت بنایا اور پہاڑی زبان مین منڈی راجہ کی محل کو کہتے ہین اسلیے یہہ شہر بہی منڈی کے نام سے مشہور ہوا راجہ کرک سین کے وقت سے شب جوالا سین کے عہد تک تقریباً بیس پشت بہ پشت یہان راج کرتے آئے جوالا سین کی بعد شمشیر سین پہر اسیری سین راجہ ہوا پہر ظالم سین اسیری سین کے بہائی نے حکومت پائی اوس کے عہد مین رنجیت سنگہ کی حکومت نے یہان دخل پایا اور روپے نذرانے لینے اور تکلیفین دینی شروع ہوئین ظالم سین کے بعد بلبیر سین کنیز زادی نے بڑا بہاری نذرانہ سرکار لاہور کو دیکر گدی حاصل کی مگر پہر بہی نذرانے دیتے دیتے تنگ آگیا اور ریاست مفلس ہوگئی رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے بسبب عدم وصول نذرانے کے منڈی پر فوج کشی کی اور بلبیر سین محبوس ہوکر قلعہ گوبند گڈہ مین بہیجا گیا چند سال محبوس رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو اوسکو سرافرازی ہوئی اور دوبارہ اپنے علاقہ پر مامور ہوا کچہہ نوکری اوسکے ذمے قرار پائی بعد اختتام سلطنت سکہی کے جب تسلط انگریزی دوابہ بست جالندہر مین ہوا تو گورنمنٹ انگریزی نے بہی ایک لاکہہ روپیہ سالانہ نذرانہ اس ریاست پر مقرر کیا اور ریاست بدستور بحال و برقرار رکہی سنہ ۱۸۵۱ع مین بلبیر سنگہ مرگیا اوسکا بیٹا خوردسال راجہ بجی سین باقی رہا گورنمنٹ نے اوسکو گدی نشین کیا اور انتظام ریاست کا اپنے ذمہ پر لیا صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندہر منتظم مقرر ہوئے اور وزیر گوشاؤن کاربرداز ریاست کا قرار پایا سنہ ۱۸۶۶ع مین راجہ منڈی بحد بلوغ پہونچا اور اختیارات ریاست کے اوسکو عطا ہوئے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار اسی میل مربع آبادی ایک لاکہہ اونتالیس ہزار دوسو دو نفری

کی آمدنی ریاست کی تین لاکھ روپیہ *

ریاست خاندان سوکیت

یہہ خاندان بھی ہم جدی خاندان منڈی کا ہے اور ریاست بھی بہت قدیمی ہے علاقہ اس ریاست کا باون میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہے اور کل سطح چار سو بیس میل مربع ہے کل علاقہ مین چالیس ہزار پانسو باون آدمی کی مردم شماری ہے اور اسی ہزار روپیہ ریاست کی آمدنی سنہ ۱۸۴۶ء مین یہہ ریاست بھی اور کوہی ریاستون کے ساتھہ بعد ضبطی ملک دوابہ بست جالندھر کے انگریزی اطاعت مین آئی اور راجہ اگرسین اپنی ریاست پر بحال و برقرار کیا گیا

خاندان ریاست چنبہ

کوہستان شمالی پنجاب مین یہہ ایک نامی گرامی ریاست ہے حکومت اس خاندان کی اس پہاڑ مین زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عملداری سے پہلے اس ریاست کی حکومت مین بہت سا علاقہ تھا مگر رنجیت سنگہ نے بہت سا ملک اسکا چھین کر اپنے ملک سے متعلق کر لیا جو بعد ضبطی سلطنت لاہور کے صاحبان انگریز نے مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون وکشمیر کے پاس فروخت کر ڈالا باقی علاقہ جو اب بھی چنبہ کی ماتحت ہی بنام راجہ سری سنگہ واگذار کیا سری سنگہ کی وفات کے بعد اب فرمانفرما اس پہاڑ کا راجہ گوپال سنگہ بہائی اوسکا ہی اور سوچیت سنگہ دوسرا بہائی اوسکا جو دعویدار ریاست کا ہوا اوسکی دعوی کو گورنمنٹ نے قبول نہ کیا طول اس ریاست کا لاحل سے کشتوار تک تخمیناً دو سو میل اور عرض ناتھی دہار سے جسکرتک اسی کوس کل سطح اسکا تین ہزار دو سو سولہ میل مربع شمار مین آیا ہی شرق کیطرف اسکی علاقہ لاحل و کلو جنوب کی سمت کو نورپور و کانگڑہ غرب کی سمت بسوہلی و جسروٹہ شمال کیطرف جسکر و کشتوار و بھدرواہ مین مگر یہہ تمام علاقہ سرد و زرخیز ہے سردی کے موسم مین بسبب بارش برف کے تمام علاقہ سفید نظر آتا ہے بہار کے موسم مین وہ بہار ہوتی ہے کہ اوسکو دیکھکر سیر کرنے والون کو باغ بہشت یاد آتا ہی مردم شماری اس ریاست کی ایک لاکھہ بیس ہزار نفری

اور آمدنی سالانہ بہی ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ ہے اوس مین سے مالگذاری سرکار انگریزی کی
دس ہزار روپیہ ہے ٭

خاندان ریاست سیبہ

علاقہ معدن کے شمال دریای بیاس کے کنارے اس ریاست کا علاقہ تمام پہاڑ ناہموار دشوار گذار جنگل
غدار و ویرانہ پرخار ہے رہنے والے اس کے عموماً راجپوت ہلیہ کا جنگل اس علاقہ مین بہت ہے اور ادویات
کریانہ بہی بہت پیدا ہوتی ہین اور خوشبودار پہول بکثرت عطر سیبہ کا تحفہ مشہور ہے بانی اس قدیمی ریاست
کا پہلے راجہ برنس چند کٹوچ کی اولاد مین سے راجہ سری چند تہا جس نے اپنی بہائی گیان چند راجہ
گلیر سے ناراض ہوکر یہ جنگل آباد کیا اور اپنی ریاست الگ قایم کی اوس کے بعد بہی چند بنی نانک چند
تک کئی پشتین برابر راج کرتی رہین جب نانک چند کے دو بیٹے ہوئے بڑا بیٹا انوکہیپ چند تو باپ کی
گدی کا مالک بنا اور دوسرے بیٹے ملوب چند نے ترقی دانا پور کا ملک علیحدہ کرکے راج اپنا علیحدہ قایم
کیا پہر انوکہیپ چند کے لڑکا بیٹا اجی چند رہا اجی چند سے پرتہی چند تک آٹہہ راجے علی الاتصال حکومت
کرتے رہے پرتہی چند نے اورنگ زیب عالمگیر کی طاعت قبول کی بعد اوس کے امیر سنگہ پہر جسونت سنگہ
پہر بہاؤ سنگہ پہر مادہو سنگہ پہر شیو سنگہ پہر گوبند سنگہ برابر حکومت کرتے چلے آئے گوبند سنگہ نے رنجیت سنگہ
کی اطاعت قبول کی اوس کے پیچہے راجہ رام سنگہ جاگیردار و مجسٹریٹ بہادر قابض و متصرف ہوا اور
جمع اس علاقہ کی بیس ہزار روپیہ تک ہے ٭

خاندان ریاست گلیر

یہہ ریاست کانگڑہ سی جنوب دریای بان گنگا اور بیاس کے کنارے پر واقع ہی مورث اعلی اس خاندان
کا راجہ سنگہہ چند کٹوچ تہا اوسکے دو بیٹے ہوئے ایک کرم چند دوسرا پریش چند کرم چند اپنے
باپ کی جگہہ جانشین ہوا جسکا راج اسی پہاڑ کے بلند علاقہ مین تہا اور پریش چند دوسرا بیٹا
محروم الریاست ہوکر گلیر مین آیا اور شہر ہری پور آباد کرکے اپنی علیحدہ حکومت قایم کری پریش
چند کا بیٹا اگنی چند اوسکا بیٹا اودمان چند اوسکا بیٹا سورن چند ہوا سورن چند کے

چار بیٹے ہوئے جن سے خاندان علیحدہ علیحدہ قائم ہوئے پہلا بیٹا اوسکا گیان چند اس راج کا مالک ہوا گیان چند سے روپ چند تک بارہ پشتین علی الاتصال خود مختار رہے روپ چند شاہان دہلی کا مطیع ہوا اور اکبر کے وقت کشمیر کی مہم مین نجابت علیخان فوجدار کے ہمراہ مارا گیا بعد اوسکے مان سنگہ نے ریاست پائی یہہ راجہ عالمگیر اورنگ زیب کے وقت تک صاحب اقتدار رہا اوسکے بعد بکرم سنگہ جانشین ہوا بکرم سنگہ سے بہوپ سنگہ تک پانچ راجہ ہوئے پہر بہوپ سنگہ کا بیٹا راجہ شمشیر سنگہ سکہون کا مطیع ہوا اس کی اولاد اب تک باعزت و آبرو شہر بہی پور مین جاگیردار موجود ہے اور تابع گورنمنٹ انگریزی کی ہے ❊

خاندان ریاست سرمور المشہور ناہن

ستلج پار کی کوہستانی علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے بزرگ اس ریاست کے پہلے جیسلمیر کے علاقہ مین حکومت کرتے تھے جب جیسلمیر کو سلطان فیروز شاہ تغلق نے سنہ ۱۳۹۰ء مین فتح کیا تو یہہ خاندان وہان سے بیدخل ہوا اور بادشاہ کے حکم سے اونکو اس پہاڑ مین جاگیر عطا ہوئی تب سے برابر یہہ اس علاقہ پر قابض ہین سنہ ۱۸۰۳ مین گورکہیہ فوج نے بحکم مہاراجہ نیپال اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور راجہ بیدخل ہوکر صاحبان انگریز سے خواستگار امداد کا ہوا گورنمنٹ نے بشمول اور راجگان کے اسکی امداد کی اور نظر بقدامت خاندان اسکو حقدار جانا اور گورکہیون کو بیدخل کر کے سنہ ۱۸۱۵ء مین یہہ علاقہ پہر راجہ کے حوالے فرمایا جب سے اس خاندان کی عزت و توقیر زیادہ ہوئی پہلے آمدنی اس ریاست کی چالیس ہزار روپیہ تہی بعد شمول علاقہ کیاروہ دون کے ایک لاکہہ روپیہ آمدنی ہوگئی کل علاقہ اسکا ستائیس پرگنون مین منقسم ہے اور راجہ بندرہ پشتون سے یہان حکومت کرتا ہے بوقت دخل فوج گورکہیہ کے راجہ اس پہاڑ کا کرم پرکاش نام تہا اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا فتح پرکاش جانشین ہوا راجہ حال شمشیر پرکاش نام ہے جسنے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کو اپنی خدمات سے خوش کیا اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا ـ سلامی اس راجہ کی سات ضرب توپ سے ہوتی ہے اور دوسو سپاہی مستعد قواعد آموختہ راجہ کے پاس نوکر ہین کل علاقہ کی مردم شماری پچہتر ہزار

پانسو پچانوے نفری ہے اور آمدنی ایک لاکھ روپیہ کی اوس مین سی یہہ گورنمنٹ انگریزی کو کچہہ نہین دیتا مگر بوقت ضرورت اپنی فوج سے مدد دیتا ہے ۔

خاندان ریاست کہلور المعروف بلاسپور

یہہ ایک چہوٹی سی ریاست کوہ ہمالہ کی نچلی قطارون مین واقع ہے اِس کے شمال کو دریای ستلج شرق کیطرف ریاست بہاگل خوب مین ہی اوسی ریاست کا علاقہ مغرب کی طرف سرحد علاقہ سرہند ہے پہلے اس ریاست کا کچہہ حصہ جو دہنے کنارے دریای ستلج کے تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کے قبضہ مین آگیا تہا علاقہ اس ریاست کا تمام سرسبز و شاداب ہے بہت سی ندیان آمدنا کے اوس مین جاری ہین اور ایک بڑی جہیل کہندالو نام بہی اس مین واقع ہے اس ریاست کے رئیس کا پہلے بڑا علاقہ تہا مگر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اپیر یورش کی اور بہت سا علاقہ اپر سے چہین لیا تو طاقت اس کی بہت کم ہوگئی تو بہی اِس نے ستلج کے بائین کنارے پر کچہہ علاقہ اپنا بڑہا لیا اور بارہ ریاستین اور بہی جمعی ایک لاکہہ چہتیس ہزار روپیہ کے اسکے مطیع ہوگئین سنہ ۱۸۱۴ء مین امر سنگہ تہاپہ سپہ سالار فوج گورکہہ نے نیپال سے آکر اسکا کل علاقہ چہین لیا بعد بیدہ کے راجہ جگت سنگہ اس ریاست کے رئیس نے بشمول اور راجون کے سرکار انگریزی سے مدد طلب کی اور فوج انگریزی اس علاقہ مین داخل ہوئی امر سنگہ اوسوقت قلعہ مالون مین محصور ہوا آخر جب گورکہیہ فوج اس علاقہ سے نکل گئی تو علاقہ دوبارہ راجہ جگت سنگہ کو عطا ہوا اسکے بعد اوسکا پوتا مہتہہ جانشین ہوا سنہ ۱۸۴۹ء مین جب سرکار انگریزی نے پنجاب کو فتح کیا تو وہ علاقہ اس راجہ کا جو دہنی کنارے دریای ستلج کے سرکار لاہور کے قبضہ مین تہا گورنمنٹ کے حکم سے اس راجہ کے حوالے ہوا راجہ حال ہیراچند نام ہے اِس نے سنہ ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش کیا اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی قریب چہہتر ہزار سالانہ کے ہے اور باشندے چہیاسٹہ ہزار آٹہہ سو اڑتالیس نفری سلامی بلیس کی سات ضرب توپ کی ہے چار سو سپاہی رئیس کے گہر کا نوکر ہے خراج اس سے سرکار انگریزی کچہہ نہین لیتی مگر حسب ضرورت فوج سے

مدد کرتا ہے اِس ریاست مین بڑے قصبے بلاسپور کہلور نند پور مکووال ہین اور خاص کہلور ریاست کا وہ ہے ❊

خاندان ریاست ہنڈور عرف مالاگڈھ

یہہ ایک ریاست کوہ ہمالہ کے جنوب مغرب کی گہاٹیون مین واقع ہے اِسکی شمال کو کہلور شرق کو بہاگل و ہلوگ جنوب مغرب مین علاقہ سرہند کل سطح اسکا دو سو چھتیس میل مربع ہے اور اونچاس ہزار چھہ سو اٹہتر مردم شماری آمدنی ساٹھہ ہزار روپیہ ہے علاقہ اسکا آباد و سرسبز و زرخیز ہے بہت سے چشمے اور چھوٹی ندیان اوس مین جاری ہین دریاے سرسا و لوہندو و کالا کنڈ و بلادہ وغیرہ اسکو سیراب کرتے ہین انار آلو بخارا سیب اکھروٹ زردالو خمانی رس بہری اشٹا و رمنی وغیرہ طرح طرح کے میوے یہان پیدا ہوتے ہین کل علاقہ مین ایک سو چھتیس گانو ہین ۱۸۰۳ء مین اس ریاست پر بھی فوج گورکھہ قابض ہوئی اور ۱۸۱۵ء مین بامداد صاحبان انگریز کے پہر وہ بیدخل ہوئی اور راجہ رام سنگہ کو دوبارہ انگریزون نے اِس علاقہ پر قائم کیا اوسکے بعد راجہ بجی سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۸۵۷ء مین لاولد مرگیا مگر بنظر خدمات لائقہ اِس خاندان کے سرکار انگریزی نے میان اگر سنگہ کو جو راجہ متوفی کا بیٹا غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو آجکل فرمانفرما اِس ریاست کا ہے ❊

ریاست خاندان کیونتھل

یہہ ایک پہاڑی ریاست دریاے ستلج اور جمنا کی درمیان ہے شمال کیطرف اسکی کوہ شملہ و کوٹی و مدہان و تہیوگ و گوند شرق مین بلسن جنوب مین بہوور و علاقہ راجہ پٹیالہ مغرب مین بگہاٹ و علاقہ پٹیالہ ہے طول اسکا پندرہ میل شمال سے جنوب کو اور اسیقدر چوڑائی ہے ۱۸۰۳ء مین یہہ راجہ بھی گورکہون کے حملے سے بیدخل ہوکر انگریزون سے مستدعی امداد کا ہوا ۱۸۱۵ء مین بعد اخراج گورکہون کے سرکار انگریزی نے اسکو دوبارہ اِس علاقہ مین گدی نشین کیا اور ایک حصہ اِس کے علاقہ کا اس سے لیکر مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت کرڈالا اور راجہ کے لئے آیندہ کے لیے خراج مالگذاری معاف کی اور حکومت دوامی علاقہ خورد تہیوگ کوٹی و گوند گہیا رہی پر راجہ کو دی گئی اور سرداران علاقہ مجات

مذکور کو ہدایت ہوئی کہ وہ دو ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ اس راجہ کو بطور خراج دیا کرین ۱۸۳۲ء مین علاقہ جو تہی اس راجہ کو ملا اور علاقہ شملہ جو اسی ریاست کے علاقہ مین تہا اوس سے لیا گیا عوض اوسکے علاقہ دیا گیا ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین بہی اس ریاست کے راجہ نے خدمات لائقہ کین اور اوسکے عوض مین دس ہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی تیس ہزار روپیہ سالانہ ہے اور مردم شماری اٹہارہ ہزار تراسی نفر ہے راجہ حال کا نام مہندر سنگہ قوم راجپوت ہے جسکا خاندان قدیمی ہے ٭

خاندان ریاست باگہل

یہہ ایک ریاست پہاڑ کی ریاستون مین ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ سکیت شرق کیطرف علاقہ بہکی و دہامی و پٹیالہ جنوب شرق کو کنیار غرب کو ہنڈور و کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو اٹہارہ میل اور دس میل عرض ہے کل سطح ایکسو میل ہے بارہ اسکے پرگنہ ہین اور آبادی بائیس ہزار چہہ سو پانچ نفری کی آمدنی بتیس ہزار روپیہ ۱۸۴۹ء مین فرمانفرما اس ریاست کا راجہ شیو سرن تہا اوسکے بعد کشن سنگہ جانشین ہوا اب بہی یہہ علاقہ اوسی خاندان کے قبضہ مین ہے تین ہزار چہہ سو روپیہ خراج اس سے سرکار انگریزی لیتی ہے ٭

خاندان ریاست جوبل

یہہ ایک پہاڑی ریاست جنوبی کوہ ہمالہ مین واقع ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ پنڈر و کیونتہل و بسہر مشرق کیطرف علاقہ بسہر و گڈہ وال جنکے درمیان دریائے ٹونس جاری ہے جنوب کو ریاست سرمور مغرب مین سرمور علاقہ ریاست بلسن کل سطح تین سو تیس میل مربع ہے قصبہ دیواری اسکا دارالریاست ہے آمدنی کل ریاست کی اٹہارہ ہزار روپیہ سالانہ اور آبادی ستر ہزار دو سو ستر نفری کی تین سو سپاہی فوج کے ہین ۱۸۱۰ء مین یہہ علاقہ بہی گورکہیون نے لے لیا اور راجہ پورن سنگہ اس ریاست سے بیدخل ہوا ۱۸۱۵ء مین انگریزون کی مدد سے دوبارا بحالی اوس راجہ کی اس ریاست پر ہوئی چونکہ اوس سے انتظام ریاست کا نہوسکا اسواسطے ۱۸۳۲ء مین اوس نے ریاست سے استعفا دیا اور علاقہ سرکار کے حوالے کر دیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے چار ہزار چار سو روپیہ نقد پنشن اوسکی مقرر ہوئی مگر

اوس نے فتح پائی اور ریاست کے چہوڑنے پر بہت پچہتایا اور درخواست اِس امر کی کی کہ کسیطرح دوبارہ اوسکو یہہ علاقہ ملجائے بہت سے سوال و جواب اور رد و بدل کے بعد ۱۸۳۶؁ء مین گورنمنٹ نے یہہ امر منظور کیا کہ علاقہ راجہ کو واپس کیا جاوے مگر ہنوز یہہ تجویز ظہور مین نہین آئی تہی کہ راجہ اوسی سال مین مر گیا اور حکم ہوا کہ ریاست اب اوسکے نابالغ بیٹے ٹیکا کرم چند کو دیجاوے اور راجہ کے بالغ ہونے تک ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کے متعلق رہے ۱۸۴۰؁ء مین راجہ کرم چند بالغ ہوا اور کامل اختیار ریاست کا اوسکو ملا کہ اب تک اوسکے قبض و تصرف مین ہے اِس راجہ کا قدیمی خاندان قوم راجپوت ہے مبلغ دو ہزار پانسو روپیہ اِس ریاست سے گورنمنٹ خراج لیتی ہے اور علاقہ ترا کہ پیچہے سے اِس راجہ کو گورنمنٹ نے دیا جو شامل اسکے علاقہ کے ہے

خاندان ریاست کہارسین

یہہ ایک پہاڑی ریاست جمنا اور ستلج کے درمیانی ریاستون مین ہے اسکے شمال مین علاقہ کلو اور دونو علاقون کے درمیان دریا ستلج جاری ہے شرق کی سمت کو ریاست کوٹ گڈہ اور انگریزی ضلع سند و کہہ کوٹ کہائی جنوب مین بلسن غرب مین گوند و ضلع متعلقہ کیونتہل ہین کل سطح اسکا چہہ میل ہوگا ایک تنگ میدان بائین کنارے ستلج کے ہے افیون اِس علاقہ مین اعلی قسم کی ہوتی ہے انگور سیب ناشپاتی زردشک اکہروٹ بکثرت پیدا ہوتے ہین بانسون کے درختون کا حد و حساب نہین ہے تین نہریں جاری ہین جو کل علاقہ کو سیراب کرتی ہین راجہ اِس ریاست کا پہلے مطیع راجہ بسہر کا تہا پہر جب اِس پہاڑ پر گورکہیا فوج غالب ہوئی اور دوبارہ قبضہ اِس ملک کے راجون کا بامداد انگریزی عمل مین آیا تو یہہ راجہ خود مختار قرار پایا اور بتقرر خراج ایکہزار چار سو چالیس کے یہہ علاقہ انگریزون کیطرف سے حوالے راجہ کہیر سنگہ کے ہوا راجہ کہر سنگہ ۱۸۳۹؁ء مین لاولد مر گیا اور کل علاقہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا چند ماہ کے بعد نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر اتحاد و خدمتگذاری راجہ متوفی اور قیام خاندان کے یہہ علاقہ رانا پریم سنگہ راجہ متوفی کے رشتہ دار کو جو وارث حقیقی نہ تہا دیدیا اور بتقرر خراج ایزاد ہوکر دو ہزار روپیہ قرار پایا اوس کے مرنے کے بعد رانا بہوانی سنگہ جانشین

بہادر رئیس اس خاندان کا بڑے خاندان راجپوت سے ہے اور آمدنی علاقہ کی سات ہزار روپیہ سالانہ

خاندان ریاست بیجے

یہہ ایک پہاڑی ریاست کوہستان کی ریاستون مین ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے اور دونو علاقون کے درمیان دریائے ستلج بہتا ہے شرق مین ریاست کونڈ جنوب مین علاقہ کوٹی و دامی اور علاقہ پٹیالہ کا غرب کیطرف بہاگل علاقہ اسکا طول مین شرق سے غرب کو بیس میل اور عرض مین جنوب سے شمال کو سات میل کل سطح ستر میل مربع ہے یہہ ایک لمبا ٹکڑا زمین کا ستلج کے بائین کنارے پر پہیلا ہوا ہے یہہ ریاست بہی بارہ ٹھکرائی کی ریاستون مین تہی جو گورکہیون کے حملے سے پہلے دریائے ٹونس اور ستلج کے درمیان خودمختار تہین جب سرکار انگریزی نے گورکہیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو یہہ علاقہ راجہ رودرپال راجپوت کے نام بحال فرمایا جو [illegible] مین مر گیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بہادر سنگہ جانشین ہوا جو موجود ہے آمدنی اس ریاست کی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اور خراج انگریزی ایکہزار چار سو چالیس روپیہ ہے اور آبادی نو ہزار نفری کی اور کل علاقہ ریاست کا دس پرگنون مین منقسم ہے ✤

خاندان ریاست کوٹہار

یہہ ایک قدیمی ریاست کوہی ریاستون مین ہے شرق کیطرف اسکے کوہ سباٹو اور باقی طرفون مین ریاست مہلوگ اور بیجا کا علاقہ ہے علاقہ اسکا پانچ میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے [illegible] مین بعد فتح اس پہاڑ کے انگریزون نے یہہ علاقہ رانا بہوپ سنگہ کے نام واگذار کیا اور ایکہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر فرمایا اب اوس رانا کی جگہہ [illegible] چند جانشین ہے آمدنی اس علاقہ کی پانچہزار روپیہ سالانہ اور آبادی تین ہزار نوسو نوے نفری کی ✤

خاندان ریاست دہامی

اس پہاڑی ریاست کے شمال کو علاقہ بہجی کے شرق اور جنوب کو علاقہ پٹیالہ غرب مین بہاگل ہے طول اسکا چہہ میل و اسیقدر عرض کل سطح پچیس میل ہے آمدنی ریاست کی چار ہزار روپیہ

آبادی دو ہزار آٹھہ سو تیرہ نفری کی اور ساتھ آبادیان ہین ۱۸۰۳ء مین جب سرکار
انگریزی نے گورکہیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو رانا گوبردہن وارث اس ریاست کا خوردسال
تہا اوسکے نام یہہ علاقہ واگذار ہوا اور ساتھ سو روپیہ خراج قرار پائی چونکہ ۱۸۳۸ء کی معند
مین یہہ رانا غدر سنگذار رہا تو رقم خراج کی کم ہوکر تین سو ساٹھہ روپیہ باقی رہ گئی ۰

خاندان ریاست بگہاٹ

ستلج کے پار کی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی و مشہور ریاست ہے اس کے شمال کو علاقہ پٹیالہ
شرق کو ریاست کیونتھل جنوب شرق وجنوب کو بہی علاقہ پٹیالہ غرب کو بیجا و کوٹہار و سپاٹو
ہی طول اسکا جنوب شرق سی شمال غرب کو نو میل اور عرض چھہ میل کل سطح تیس میل مربع ہی چونکہ
بوقت مہم گورکہہ کے اس ریاست کے رانا نے سرکار انگریزی کے ساتھہ کچھہ اتحاد ظاہر نہ کیا اسواسطے
بعد اخراج گورکہیان کے تین حصے اس ریاست کے ضبط ہوکر راجہ پٹیالہ کے پاس ایک لاکھہ تیس ہزار روپیہ
کو فروخت ہوئی باقی ایک حصہ رانا مہندر سنگہ کی نام واگذار ہوا ۱۸۳۹ء مین راجہ مہندر سنگہ بے اولاد
مرگیا اس لئے کل علاقہ سرکار مین ضبط ہوگیا اور مبلغ ایکہزار دوسو بیاسی روپیہ پنشن رانا کے
وابستگان کیلئے قرار پائی گو کہ مہاراجہ پٹیالہ قیمت اس علاقہ کی بہی ایک لاکھہ پچاس ہزار روپیہ
دیتا تہا مگر اوسکو نہ ملا اور آبادی کے واسطے جابجا تقسیم ہوا اور کچھہ حصہ انگریزی چہاونی کے
نیچے آگیا اوسوقت رانا کی وارثون نے اس ریاست کے حصول کیلیے ولایت مین دعوی پیش
کیا وہان سے لارڈ النبرا صاحب گورنر جنرل بہادر سی کیفیت طلب ہوئی بعد گذرنے کیفیت کے
یہہ علاقہ رانا متوفی کے بہائی بیجی سنگہ کے نام واگذار ہوا اوسوقت چہاونی کسولی بہی مسمار
ہو چکی تہی اگرچہ رانا راضی تہا کہ وہ زمین سرکار اپنے قبضہ مین رکہے مگر سرکار سے اوسی کو
دی گئی ۱۸۴۹ء مین رانا بیجی سنگہ بہی لاولد مرگیا اور یہہ علاقہ دوسری مرتبہ ضبط سرکار ہوا
۱۸۶۱ء مین دوبارہ منظوری اس علاقہ کی نام رانا امید سنگہ کے ہوئی ابہی دخل اوسکا
نہین ہوا تہا کہ وہ بہی مرگیا اور اوسکی درخواست کے بموجب جو اوس نے اپنے آخری وقت

گورنمنٹ مین بہیجی تہی ۱۸۴۳ء مین ولیپ سنگہ اوسکا بیٹا نالاگہات کا قرار پایا جو اب تک زندہ وحیات قابض علاقہ کا ہے ✣

خاندان ریاست بگہن

پہلے یہہ ریاست ماتحت ریاست سرمور کے تہی بعد اخراج فوج گورکہیہ کے انگریزی اطاعت مین آئی اور ایکہزار اسی روپیہ سالانہ خراج انگریزی اسپر قرار پایا اسکے شمال کو ریاست کہار سین و کوٹہکائی وگوند شرق کو علاقہ ہنڈور جنوب مغرب کو سرمور مغرب مین کیونہتل طول اسکا جنوب شرق سے شمال غرب کو بارہ میل اور آٹہہ میل عرض ہے کل سطح چونسٹہہ میل مربع ہی کل آبادی اسکی چار ہزار سات سو بیانوی نفری چہہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہی چار سو کی قریب فوج ٹہاکر جو گراج راجپوت ۱۸۴۹ء مین اس ریاست کی موروثی گدی پر بیٹہا تہا ✣

خاندان ریاست مہلوگ

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی ایک قدیمی ریاست ہے شمال مین اسکے ہنڈور شرق مین علاقہ پٹیالہ و ریاست کوٹہار جنوب مین ریاست بیجا غرب مین ہنجور دونو ہنڈور طول اسکا شمال جنوب کو بیند میل اور شرق سے غرب کو عرض سات میل اور آمدنی سات ہزار روپیہ سالانہ مردم شماری سات ہزار مین اٹہاون خراج انگریزی ایکہزار چار سو چالیس روپیہ مقرر ہے ٹہاکر دلیپ چند رئیس حال قوم راجپوت رئیس ہے

خاندان ریاست بیجا

یہہ ایک چہوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اسکے شمال کو کوٹہار شرق کو کوگہاٹ جنوب کو علاقہ پٹیالہ مغرب کو مہلوگ ہے جنگل غیر آباد اس مین پانچ کوس تک ہے دو ہزار روپیہ آمدنی ایکسو روپیہ خراج انگریزی نوسو اکیاسی آدمی کی آبادی ہے اور ایکسو روپیہ سالانہ بابت معاوضہ زمین کسولی رئیس یہان کا سرکار سے پاتا ہے اودے چند نام ٹہاکر یہان کا رئیس اب اس علاقہ پر حکومت کرتا ہے جسکا خاندان قدیم سے یہان کا حاکم ہے ✣

خاندان ریاست تروج

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی قدیمی ریاست ہے سنہ ۱۸۰۵ء مین جب فوج گورکہہ کو انگریزی نے پہاڑ سے نکالا تو ٹہاکر کرم سنگہ کے نام یہہ علاقہ بحال رکہا جب وہ مر گیا تو اوسکا بہائی ٹہاکر دہو نام کہ ٹہاکر متوفی کے وقت سے کار پرداز تہا جانشین ہوا سنہ ۱۸۱۳ء مین جو بہو کے برادرزادے رنجیت سنگہ نے دعوی ریاست کا کیا اور بہت لوگ اپنے حامی بنا لئے بعد رد و بدل سوال و جواب کے جو بہو کو حکم ہوا کہ اپنے سیام کے نام یہہ علاقہ کر دیوے چونکہ سیام کو لیاقت ریاست کی نہ تہی اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ سیام کو برخاست اور علاقہ ریاست جوبل کے شامل کر دیا جاوے سنہ ۱۸۴۳ء مین گورنمنٹ نے دعوی رنجیت سنگہ کا منظور کیا اور علاقہ دوام کے لئے اوسکو مل گیا اس ریاست کی سالانہ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ اور مردم شماری تین ہزار نواسی اور خراج انگریزی دو سو اسی روپیہ ہے۔

خاندان ریاست کنیار

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک چہوٹی سی ریاست ہے اس کے شمال مغرب مین بہاگل اور تین طرف سے علاقہ پہیار ہے طول اسکا پانچ میل عرض تین میل کل سطح پندرہ میل مربع ہے آمدنی سالانہ تین ہزار روپیہ آبادی دو ہزار تین سو چہہ نفری کی خراج انگریزی ایکسو روپیہ رئیس حال کا نام کشن چند ہے جو اپنی موروثی ریاست پر قابض ہے۔

خاندان ریاست منگل

یہہ ریاست پہلے ریاست کہلور کی مطیع تہی سنہ ۱۸۱۵ء مین بوقت اخراج گورکہا انگریزی کی تحت مین آئی آمدنی اس کی ایکہزار روپیہ سالانہ آبادی نو سو ستره نفری بہتر روپیہ خراج انگریزی اور ٹہاکر جیت سنگہ جسکا خاندان قدیمی راجپوت سے ہے رئیس حال ہے۔

خاندان ریاست درکوٹی

یہہ چہوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اس کے شرق کو علاقہ سبہا اور تین طرف انگریزی علاقہ ضلع کوٹکہائی کل سطح اسکا ساڑہی پانچ میل آمدنی اسکی پانسو روپیہ سال اور آبادی چہہ سو بارہ نفری کی خراج انگریزی کچہہ مقرر نہین ہے پہلے یہہ علاقہ سنہ ۱۸۱۵ء مین ٹہاکر ستیا رام

کے نام واگذار ہوا اب تک انہیں کی اولاد قابض ہے ۞

خاندان ریاست بسہر

پہاڑی ریاستون مین یہہ بڑی اور مالدار ریاست ہے اسکے شمال کو انگریزی ضلع سپتی مشرق کو علاقہ
چینی تاتار جنوب کو ریاست گڈہ وال غرب اور جنوب غرب کو مختلف علاقجات پہاڑی ریاستون کے
ہین یہہ علاقہ بیاسی میل لمبا شمال شرق سے جنوب غرب کو اور پچپن میل چوڑا کل سطح اسکا تین ہزار میل
مربع ہی اور تمام علاقہ اونچے پہاڑون اور بلند چوٹیون کے اندر واقع ہے اسقدر کہ اسکے ساتھ کا اور
کوئی بلند پہاڑ روے زمین پر نہین ہے دریای ستلج اس ملک مین شرق سے غرب کو بہتا ہے
اوسکے اجرائے سے یہہ ریاست دو حصون مین منقسم ہوگئی ہے جنوبی حصہ کو بسہر اور شمالی حصہ کو
کناور کہتے ہین کناور کے رہنے والے لوگ بڑے جوانمرد اور سپاہی مشہور ہین اور انہون نے گورکہیون
کی فوج کا مقابلہ اور یہی راجہ کی حمایت بڑی مضبوطی سے کی تہی اور نہ روا رکہا کہ گورکہا فوج ستلج
سے اوترکر کناور کے علاقہ مین داخل ہو آخر امر سنگہ تہاپہ افسر گورکہیات ہزار روپیہ سالانہ لینا کرکے
کناور سے واپس آیا - اس پہاڑ مین طرح طرح کی کانین ہین کئی جگہہ سے تانبا اور لوہا نکلتا ہی پتہر
بہی اعلے قسمون کا بہت نکالا جاتا ہی پیدائش انگور وغیرہ میوون کی بکثرت بہار کے موسم مین
پہولون کے جنگل ایسے ہوتے ہین کہ انسان کو اون کے دیکہنے سے بہشت یاد آتا ہے جابجا چائے بہی اگتی
کی ہوتی ہے شراب خام انگوری بکثرت عورتین بہت خوبصورت اور مرد بیغیرت و دیوث ہین
جنکو اپنی عورت کی غیرت نہین ہی ایک عورت کے پانچ پانچ چہہ چہہ شوہر ہوتے ہین یہان عام رسم ہے
جس گہر مین چار یا پانچ بہائی ہوتے ہین وہ ایک عورت روپیہ دیکر خرید لاتے ہین اور وہ سب کی زوجہ
ہوتی ہے نوبت بنوبت سب کے پاس رہتی ہے جنوبی حصہ کے لوگ گنیش کی پوجا اور کالی دیوی کی
پرستش کرتے ہین اور ہندو کہلاتے ہین مگر شمالی حصہ کناور کے لوگ سب بودہ لامہ مذہب رکہتے ہین
بعد اخراج فوج گورکہیا کی یہہ علاقہ بہی انگریزی اطاعت مین آیا اور راجہ مہندر سنگہ یہان کا سنہ ۱۸۱۵ع
مین دوبارہ بسہر کے راج پر مقرر ہوا اوسوقت انگریزی خراج پندرہ ہزار روپیہ راجہ مہندر سنگہ پر قرار

پایا تہا مگر پہر ۱۸۴۶ء مین جب راجہ نے محصول پرمٹ وغیرہ معاف کر دیا تو تین ہزار تین سو پینتالیس
روپیہ مقرر ہوا بوقت تقرری راجہ کے اکثر قلعجات اِس علاقہ کے بضرورت قیام فوج انگریزی
کے راجہ سے سرکار انگریزی نے لی اِنہی آخر وہ واپس لی گئی راواہن جو دریا سے ستلج کے
باین کنارے تہا وہ سرکار انگریزی نے راجہ کیتہل کو دیدیا اور ریاست کوٹ گڈہ و کمہارسین
راجہ کی ماتحتی سے الگ کی گئی ۱۸۶۰ء مین راجہ مہندر سنگہ مرگیا اور بیٹا اوسکا خوردسال تہا سرکار خود
اوسکی سرپرست ہوئی اور اپنی سرپرستی سے ملک کا انتظام راجہ کے امرا کے حوالے کیا اب خود راجہ
شمشیر سنگہ بااختیار ہے اس ریاست کا ہے آبادی اس ریاست کی بیتالیس ہزار بائیس نفری ہے
اور آمدنی ستر ہزار مگر راجہ کو لوہے اور تانبے اور پتہر کی فروخت سے سوا اس آمدنی کے بہت سا
روپیہ حاصل ہوتا ہے تجارت چاے وغیرہ کی بہی راجہ کرتا ہے ؞

ریاست کوٹ گڈہ المشہور بارہ ٹہکرائی

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی ایک ریاست ہے اِسکے شمال کو دریاے ستلج مشرق مین علاقہ بسہر
جنوب مین کوٹہکائی مغرب مین کمارسین ہے یہہ علاقہ سات میل لمبا پانچ میل چوڑا ۲۶ میل مربع ہے
اس ریاست کا نام پہلے بارہ ٹہکرائی تہا اِس لئے کہ بارہ ریاستین جو مابین دریاے ستلج اور ٹونس کے
ہین وہ اِسکے ماتحت تہین اور یہہ ریاست بسہر کی ریاست کے مطیع تہی مگر جب صاحبان انگریز گورکہون
پر فتحیاب ہوے تو اونہون نے اس ریاست کو بسہر کی ماتحتی سے علیحدہ کر لیا ؞ علاقہ سندوکہ جو اس
ریاست کے حد پر ہے وہان انگریزی فوج کی چہاونی مقرر ہوئی ؞

ریاست کوٹی

پہاڑ کی ریاستون مین یہہ بہی ایک چہوٹی سی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ بہجی مشرق کو مدن
جنوب مین شملہ وکیوٹہل مغرب مین علاقہ پٹیالہ کل سطح بتیس میل مربع آبادی تین ہزار نفری کی
آمدنی سالانہ چار ہزار روپیہ ہے اور راجہ قوم راجپوت یہان کا رئیس ہے ؞

ریاست کونڈ

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ کلو مشرق مین کہار سین جنوب کو بلسن و ہنڈور مغرب مین بہوگی و تہیوگ ہے طول اسکا شمال سے جنوب کو بارہ میل اور عرض مشرق سے مغرب کو چہہ میل ہے بعد فتح فوج گورکہہ کے یہہ علاقہ بہی انگریزون نے قدیمی رئیس کو دیدیا سنہ [illegible] مین پہلا راجہ مرگیا اور ریاست اوسکے پوتے کو ملی *

ریاست ترائین

یہہ ایک پہاڑی ریاست قدیمی خاندان کی ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے جسکے اندر دریا بیاس بہتا ہے مشرق و جنوب مین علاقہ بہاگل مغرب مین کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو آٹھ و عرض شرق سے مغرب کو چار میل آمدنی سالانہ ایکہزار روپیہ اور آبادی ایکہزار آدمی کی ہے *

خاندان ریاست بنارس و جونار وغیرہ

اس خاندان کی ابتدا منسارام زمیندار ساکن گنگاپور سے ہے جسنے خاندان مغلیہ کے ضعف کے وقت اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلی تہی وہ سنہ ۱۷۴۰ع مین مرگیا اور بلونت سنگہ جانشین ہوا سنہ ۱۷۶۵ع مین حکام انگریزی کی تجویز سے یہہ علاقہ ماتحت حکومت اودہ کے ہوگیا بلونت سنگہ سنہ ۱۷۷۰ع مین مرگیا اور نواب اودہ نے چاہا کہ اوسکا علاقہ ضبط کرلے مگر انگریزون نے بنظر قیام خاندان چیت سنگہ اوسکے بیٹے کو جانشین کیا اور حکم ہوا کہ راجہ بائیس لاکہہ چہیاسٹہہ ہزار ایکسو اسی روپیہ سالانہ نواب اودہ کو دیا کرے اور اپنا سکہ جاری رکہے سنہ ۱۷۷۵ع مین یہہ تجویز ہوئی کہ راجہ پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ تین پلٹن فوج کا خرچ بہی ادا کیا کرے وہ روپیہ بہی راجہ نے تین سال تک ادا کیا آخر مستعد ہنگامہ پردازی ہوا انگریزون کے دشمنون سے بہی اوسنے خط کتابت شروع کی اسواسطے راجہ پر فوجکشی ہوئی اور راجہ سنہ ۱۷۸۱ع مین مقید ہوکر نظربندی مین رکہا گیا مگر راجہ نے ایسی چالاکی کی کہ جنگی گارد کو قتل کرکے بہاگ گیا اور فوج جمع کرکے آمادہ جنگ و پیکار ہوا چند لڑائیون مین اوسنے شکست کہائی آخر ناچار ہوا اور مہاراجہ سیندہیا کے پاس بہاگ کر چلا گیا اور وہان ہی رہا اور اوسی مقام پر سنہ ۱۸۱۰ع مین مرگیا اوسکی بیدخلی کے بعد اوسکا علاقہ اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین

راجہ بلونت سنگھ کے پوتے کو بشرط ادائے مالگذاری چالیس لاکھ روپیہ انگریزون کیطرف سے ملا اور راجہ لے سکہ و اختیارات ملکی و مالی موقوف ہوئی ۱۷۹۵ء مین وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین جانشین ہوا وہ ۱۸۳۵ء مین مرگیا اور اوسکا برادرزادہ و متبنی ایسری پرشاد نراین رئیس بہادر وہ بہی ۱۸۸۹ء مین مرگیا اب اوسکا بیٹا جانشین ہے اِس رئیس کی سلامی تیرہ ضرب توپ سے ہوتی ہے اور اختیار ہے کہ بصورت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنے بنالے۔

خاندان ریاست گڈھوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرشن ساہ جسکا علاقہ گورکہون نے چہین لیا تہا نہایت مفلس و ناچار ہوکر بمقام دہیرہ رہا کرتا تہا گورنمنٹ انگریزی نے اوسکی قدردانی کی اور ایک حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب شرق دریائے الکنندا کے واقع ہے فتح کرکر اوسکو دیا علاوہ اسکی علاقہ ڈیرہ دون اور پرگنہ رام گڈھ اپنے پاس سے عطا کیا اور دوبارا رئیس و راجہ بنایا اِس راجہ نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بہت سی خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کے فائدے مین سرگرم رہا آخر ۱۸۵۹ء مین مرگیا اور وارث صاحب حق کوئی نہ چہوڑا مگر انگریزون نے راجہ متوفی کی خدمات لائقہ پر لحاظ کرکر اوسکے بیٹے بہون ساہ کو جو غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو اب تک موجود ہے آمدنی اِس ریاست کی قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ نفری کی راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور نہ وہ خراج دیتا ہے۔

خاندان راج مرہٹا پیشوا یعنے سلطنت پونا

اِس خاندان کا بانی سیواجی مرہٹا تہا جسنے سترہ برس کی عمر مین قزاقی و رہزنی کرکے جمعیت و دولت حاصل کی اور اکثر اضلاع کوکن پر جو دکن کے ملک مین ہے قابض ہوگیا وہ ۱۶۸۰ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا سنبہاجی جانشین ہوا اوسکو شاہ اورنگزیب عالمگیر نے بماموری فوج قید کرکے قتل کیا اور اوسکے فرزند ساہوجی کو قید مین رکہا پسنرہی اوسکی فوج کے افسرکو جو قوم مرہٹا تہی باافسری مختلف سردارون کے شاہی علاقہ مین حملہ اور غارت کرتے رہے اور اپنی آپکو دولتمند بنایا انکے ظلم

تاراج سے تمام ملک جو دریائے نربدا کے جنوبی کنارے پر ہے اجڑ گیا اگرچہ شاہ اورنگ زیب نے
بہت مرتبہ ان کے انتظام کے لئے فوج مامور کی مگر کچھہ نبنا اور یہہ قوم بڑہتی چلی گئی شاہ اورنگ زیب کی
وفات کے بعد ساہوجی قید سے چہوٹا جب وہ دکن مین گیا تو اوسکا ہمشیرہ زادہ سیواجی اور
اوسکی خالہ تارا بائی اوس کے برخلاف تہی اونکو منظور نہ تہا کہ وہ پہر راج پائے مگر اوسکے وزیر بالاجی
بسوناتہہ نے اپنی لیاقت اور ہمت سے دوبارا اوسکو حاکم بنایا اور اوس نے قیام اپنا بمقام ستارا رکہا چونکہ
ساہوجی ایک عیاش ور آرام طلب آدمی تہا اس لئے کل ریاست کا مالک و مختار بالاجی بسوناتہہ ہو گیا
بالاجی ماہ اپریل ۱۷۲۰ء مین مر گیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا باجی راؤ جانشین ہوا اس نے بیس برس تک ریاست
کی گجرات کو بہی اسنے لوٹا اور مالوہ کا ملک فتح کیا اپنی راج کو وسعت دی ناچار شاہ دہلی نے بہی صوبہ
داری ملک مالوہ کی اسکے نام پر کردی چونکہ نظام الملک ناظم حیدرآباد دکن بہی اوسوقت شاہ دہلی سے
منحرف تہا وہ بہی مددگار باجی راؤ کا ہوا اسلئے کہ اوسکو منظور تہا کہ علاقہ مرہٹا کا میرے اور شاہ
دہلی کے درمیان سد راہ رہے باجی راؤ خود دہلی مین گیا اور بادشاہ کو چوتہہ یعنے چہارم حصہ آمدنی
ملک کا دینا کرکے بہت سا علاقہ دکن اور مالوہ وغیرہ کا اپنے نام پر لکہا لایا اوسی کے وقت جب متصل
دریائے نربدا کے پہونچا تو [illegible] مین مر گیا اوسکے تین بیٹے بالاجی باجے راؤ - راگوبا -
شمشیر بہادر رہے دو بیٹے تو اصل رانی سے تہے اور تیسرا شمشیر بہادر ایک مسلمان کنیزک کے پیٹ سے
تہا وہ علاقہ بندیلکہنڈ مین جانشین ہوا اور اوسکی اولاد بنام نہاد نواب باندہ کے مشہور ہوئی
اور بالاجی بلجے راؤ المعروف بہ ناناصاحب بیٹے والد کی جگہہ پیسوا کے دربار مین مالک بنا اوسکو
ساہوجی نے بہی جو برائے نام مہاراجہ بنا بیٹہا تہا کل مختاری کی خلعت دی بالاجی باجی راؤ نے
اپنی سستی و آرام طلبی کے سبب سے انتظام کل مملکت کا اپنی ہمشیرہ زادہ سداشیو بہاؤ کے سپرد کیا
اور افسری فوج کی اپنی بہائی رگہناتہہ المعروف راگوبا کو تفویض کی بالاجی باجی راؤ کے
عہد مین سرداران سندیا اور ہولکر کم رتبہ سے بڑہ کر افسران فوج ماتحت راگوبا کے مقرر ہوئے
اور تمام ملک مالوہ کا باستثنائے چند جاگیرداروں کے اون کی آپس مین تقسیم ہوگیا [illegible] مین

بسبب سازش آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ بست جالندھر کے مرہٹا نے پنجاب کا تمام علاقہ لاہور و ملتان
وغیرہ کے لیا قلعہ اٹک تک ان کی حکومت ہوگئی اور دریا سندھ حد فاصل مقرر ہوئی شاہزادہ تیمور
جو احمد شاہ درانی شاہ کابل کیطرف سے پنجاب کا حاکم تہا مرہٹون کے خوف سے پنجاب کو چہوڑکر چلا گیا
یہہ حال سنکر احمد شاہ ابدالی کابل سے بجلی کیطرح مرہٹون کے سر آگرا اور فوج مرہٹا کی اوسکے خوف سے
خود بخود پنجاب کو خالی کرکر چلے گئے بادشاہ نے تعاقب کیا اور پانی پت کے میدان مین فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی جس مین مرہٹون نے شکست فاش کہائی اگرچہ اوسوقت احمد شاہ کی ہمراہ پندرہ
ہزار سوار سے زیادہ نہ تہا اور فوج مرہٹا ڈیڑہ لاکہہ سوار و پیادہ و تین سو ضرب توپ تہی مگر فتح
خداداد سے احمد شاہ فتحیاب ہوا اسی ہزار فوج مرہٹہ کی قتل ہوئی دتا سندھیہ سپہ سالار میدان مین
کام آیا لاکہا روپیہ نقد و توپخانہ وغیرہ سامان دشمن کے ہاتہہ لگا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب
ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اوسنے بہی شکست کہائی پہر شیو دیو راو مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار سوار
لیکر میدان مین آیا احمد شاہ نے جمنا سے اوترکر اوسپر حملہ کیا اور ایسا لڑا کہ مرہٹے بہاگ نکلے بائیس ہزار
تہہ تیغ ہوا پچاس ہزار گہوڑی غارت مین گئی توپخانہ و خزانہ سب چہن گیا باعث اس شکست کا
باوجود کثرت فوج کے یہہ تہا کہ اوسوقت افسری فوج کی راگو با سے تبدیل ہوکر سداشیو راو بہاو
کو مل گئی تہی اس سبب سے کل افسر فوج کے بیدل و نافرمان ہوگئے تہے اس شکست کے بعد بالاجی
باجے راو پیشوا چند ماہ زندہ رہا پہر مرگیا حکومت بہی اوسکی اکثر ممالک واقعہ ہند سے جاتی رہی
اوسکے مرنے کے بعد دوسرا بیٹا اوسکا مادہو راو بلال سترہ سال کی عمر مین جانشین ہوا اور مدار المہام
اوسکا چچا راگو با قرار پایا اوسنے انگریزون سے بہی اتحاد پیدا کیا اسلیئے کہ نواب نظام الملک سے
اوسکو کمال اندیشہ تہا اگرچہ راگو با مدار المہام نے بہت کوشش کی کہ مادہو راو کو اپنے حکم و
اختیار مین رکہے مگر وہ اپنی لیاقت و ہوشیاری سے کل امور سلطنت مین دخیل ہوگیا اور گیارہ سال
حکومت کرکے ۱۷۷۲ء مین لاولد مرگیا اوسکے مرنے سے اول ایک سال سندھیا مرہٹا نے اپنی حکومت
پہر ہندوستان مین قائم کی اور روہیلکہنڈ کو فتح و غارت کرکے دہلی جاپہونچا اور شاہ عالم بادشاہ

کو تخت نشین کرکے اپنا دست نگر رکھا مادہو راؤ کے بعد اوسکا بھائی نرائن راؤ جانشین ہوا مگر راگوبا نے
اوسکو قتل کرا دیا اور خود مختار امور سلطنت کا ہوا اور چاہا کہ خود گدی نشین ہو مگر اونہین دنون مین
رانی گنگا بائی بیوہ نارائن راؤ مقتول کی پیٹ سے بعد قتل اوسکے خاوند کے بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام
مادہو راؤ نارائن رکھا گیا اور امرای دربار نے اوسکو جانشین تصور کیا اور بخلاف راگوبا کے بہت
سا مجمع امراؤ اور فوج کا وقوع مین آیا اور چاہا کہ راگوبا کا کام تمام کرین یہہ حال دیکھکر راگوبا نے
سندہیا اور ہولکر اور انگریزون سے سازش کی اور چاہا کہ انکی مدد سے مخالفین پر غالب ہو مگر چند روز
مین سندہیا اور ہولکر اوس سے الگ ہو گئے اور انگریزون نے مقام بمبئی جزیرہ سالسٹی وغیرہ جزائر
کسی قدر بیچے راگوبا سے لیکر اوسکو مدد دی اور فوج انگریزی نے اوسکی مدد مین بڑا کار نمایان کیا اسپر
راگوبا بہت خوش ہوا اور ضلاع بہروچ وامود جمعی دو لاکھ ستتر ہزار روپیہ سالانہ شکرانہ مین
انگریزون کے حوالے کر دیے مگر یہہ تجویز حکام اعلی انگریزون نے منظور نہ کی کیونکہ راگوبا حق پر نہ تہا
اور حق پر وہ تہا جسکو سب امراؤ نے ملکر موروثی گدی پر بٹہلایا تہا یہہ بات سوچکر انگریزون نے
بہ ماموری کرنیل اپٹن صاحب وکیل کے پنڈت دیالے جی وغیرہ امرائے دربار مہاراجہ پیشوا کے ساتھہ صلح
کی اور راگوبا کی دوستی کو بالائے طاق رکھا چند عرصہ کے بعد اراکین دربار مہاراجہ کے بسبب اسکے
کہ مہاراجہ خوردسال تہا باہم ایک دوسرے کے مخالف ہو گئی ایک فریق تو سبزواری نانا فرنادیس
مرہٹہ اور سندہیا کی حامی مہاراجہ خوردسال کا ہوا اور دوسرا فریق یا سری موروبا بہتیج زادہ
نانا فرناویس و امداد ہولکر کے راگوبا کا مددگار بنا مگر ہولکر کے دل مین استقلال نہ تہا اس لیے
نانا فرنویس کا گروہ لڑائی مین سبقت لے گیا اور ہولکر کی لڑائی مین شامل نہوا نانا فرنویس نے
جب اختیار کلی دربار مہاراجہ مین پایا تو اوسنے برخلاف انگریزون کے فرانسیسیون کے ساتھہ
سازش کی اور اونکو انگریزون کے مقابلے پر بامداد اپنی مستعد کیا اور چاہا کہ بامداد فرانسیس کے
اپنی مراد کو پہونچے۔ انگریزون کو اندیشہ پیدا ہوا کہ اب علاقہ مغرب ہندوستان
مین جو انگریزی قبضہ مین ہے ضرور خلل پیدا ہوگا یہہ حال دیکھکر گروہ مورابا کی جو مخالف

نانا فرناویس کے تہا انگریزون سے مدد طلب کی اور وعدہ کیا کہ بعد فتحیابی کے مہاراجہ خوردسال بدستور
جانشین و مالک ہوگا اور راگوبا اوسکا کارپرداز عمر بلوغ تک متصور ہوگا یہہ امر انگریزون کو منظور
ہوا اور راگوبا کے ساتھہ دوبارہ صلح کی اور فوج بمبئی کی اوسکی مدد پر پونا کو روانہ ہوئی جب وہ فوج بمقام
تلنگانو پہونچی تو مخالف بڑی جمعیت کے ساتھہ اوسکے مقابل ہوئی اور شکست دیکر انگریزی لشکر کے
سعاودت کا رستہ بہی بند کردیا جب کوئی وجہ رہائی کی نہ دیکہی تو انگریزون نے بہ مجبوری منظور کیا
کہ جسقدر علاقہ بعد وفات مادہو راؤ بلال کے انگریزی تصرف مین آیا ہے وہ تمام و کمال سرکار مرہٹا
کو واپس کیا جائیگا مگر سرکار مرہٹا بہی اپنے علاقہ سے تمام افسر و سپاہی قوم فرانسیس نکال دیوے
چنانچہ اس باب مین عہدنامہ تحریر ہوا اور فوج مقید نے رہائی پائی فرانسیسی ملازم بہی مرہٹا کی علاقہ سے نکل
گئی چند ماہ تک یہہ صلح قائم رہی پہر دشمنی کا آغاز ہوا کیونکہ اہلکاران دربار مہاراجہ کا یہہ منشا ہوا کہ
سرکار انگریزی راگوبا مرہٹا کو جو انگریزی حفاظت مین ہے اون کے حوالے کردیوے جب یہہ منشاء
اونکا ظہور مین آیا تو اونہون نے حیدر علی والی میسور کے ساتھہ جسکی دلی دشمنی انگریزون سے تہی سازش
کی مگر اپنی مراد کو نہ پہونچا چونکہ اونہین ایام مین انگریزون کو چند فتوحات ملک مالوہ اور کونکان مین
نصیب ہوئین اسلئے پہر اہلکاران دربار مہاراجہ نے انگریزون سے صلح کی اور علاقہ سالٹی انگریزون کو
دیدیا اور قرار پایا کہ جسقدر انگریزی علاقہ حیدر علی نے لیا ہے واپس کردیوے اور قیدی چہوڑ دیوے
اور راگوبا کبہی انگریزون سے لشکر اور روپیہ کی مدد نہ پاوے بلکہ اوسکے گذارہ کے لئے سرکار
مہاراجہ سے خرچ ملا کرے اور یہہ صلح ایسی عام ہوئی کہ نواب نظام علیخان والی حیدرآباد و حیدر علیخان
والی میسور کے ساتہہ بہی انگریزون کی صلح ہوگئی او صلحنامہ پر بموجب عملدرآمد ہوا چونکہ یہہ صلح
راگوبا کے برخلاف تہی وہ اونہین ایام مین نہایت غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا حیدر علی نے
بہی ماہ دسمبر ۱۷۸۲ء مین وفات پائی مگر اوسکا بیٹا سلطان ٹیپو پہر انگریزون کا مخالف ہوا اور پے
در پے لڑائیان شروع کین اوسوقت تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ پونا اور نواب حیدرآباد اور انگریز
باتفاق سلطان ٹیپو سے لڑین اور جو ملک فتح ہو آپس مین بانٹ لین چنانچہ بعد جنگ جسقدر علاقہ

فتح ہوا تینون سلطنتون نے آپس مین تقسیم کر لیا چونکہ انگریزون کی ترقی روز بروز ترقی پر تھی اسلیے
پہر اہلکاران سرکار پونا کو رشک ہوا اور مدد انگریزون کی اونہون نے بمقابلے سلطان ٹیپو کے
نامنظور کی ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ء مین مادہو راو نرائن مہاراجہ خوردسال پونا کا فوت ہوا اور باجی
راو پسر راگوبا راجہ ہوا اور دولت راو سندہیا مختار بنا دولت راو نے پہر انگریزون کے ساتہہ صلح کی مگر
شرائط صلح کی جو قرار پائی تہی مہاراجہ ہولکر کو ناگوار گذرین اور بڑی فوج کے ساتہہ باجی راو اور دولت
راو کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور ۱۸۰۲ء مین ایک سخت محاربہ ہو کر باجی راو اور دولت راو کو شکست
ہوئی اور خواہان مدد کے سرکار انگریزی سے ہوئے اوس روز سے اختیار کلی انگریزون کو دربار پونا
مین حاصل ہوا اور چہہ پلٹنین اور توپخانہ انگریزی مہاراج کی مدد کو آئی ۱۳ مئی ۱۸۰۳ء کو مہمانان
انگریز کی امداد سے دوبارا باجی راو پونا کی راج پر قائم ہوا اور مختاری دولت راو نے پائی ہولکر
کی فوج دار الریاست سے نکالی گئی کچہہ عرصہ کے بعد دولت راو کو اطاعت انگریزون کی ناگوار گذری
اور در پردہ ہولکر وغیرہ کو انگریزون کی مخالفت پر مستعد کیا انگریزون نے بڑے زور و شور سے
سندہیا اور ہولکر کا مقابلہ کیا اور شکست فاش دی اور دونو کو زیر کیا بلکہ وہی فتح موجب قیام
سلطنت انگریزی کا ہندوستان مین ہوا تیسرے بہی انگریزون نے حسب شرط عہدنامہ جسقدر علاقہ
سندہیا اور برار کا فتح کیا اوس سے حصہ برابر نظام الملک اور مہاراجہ پونا کو دیدیا اور مہاراجہ
پونا کے حصہ مین شہر اور ضلع احمدنگر آیا بعد ازان کئی سال تک کوئی امر خلاف دوستی فیمابین
باجی راو اور راجہ پونا اور انگریزون کے واقع نہوا مگر ۱۸۱۵ء مین جب وزیر گیکوار کا گنگادہر
شاستری جو دوست سرکار انگریزی کا تہا بضمانت انگریزون کے معاملات باہمی تصفیہ کے
لئے پونا مین آیا تو مہاراجہ پونا نے اوسکو بشرارت اور ترغیب ترمبک جی وزیر کے قتل کرادیا
اسلئے انگریزون نے مہاراجہ کو مجبور کرکے ترمبک جی وزیر کو اوس سے لے لیا اور قلعہ تنا مین
قید کیا ستمبر ۱۸۱۶ء مین ترمبک جی قلعہ سے بہاگ گیا اور مہاراجہ پونا نے خفیہ اوسکو اپنے پاس
رکہا اگرچہ بظاہر مہاراجہ دوستی کا دم مارتا مگر باطناً انگریزون کا دشمن ہوگیا اور خفیہ خط و

کتابت آمیز بشی راجہ ہولکر و ناگپور و پنڈارا کے ساتھ جاری کی اور تیاری سامان جنگ مین مصروف ہوا اوسپر ایک خط گورنمنٹ انگریزی کا مہاراج کے نام اس مضمون سے آیا کہ اگر تمکو دوستی سرکار انگریزی کی منظور ہی تو تین قلعہ مستحکم اپنی چھوڑ دو اور تربیک جی وزیر کو پکڑ کر بھیجدو اور جو علاقہ بعوض خرچ فوج کے دینا مقرر ہوا ہے اوسپر قبضہ انگریزونکا کرادو اور دعوی حصہ گیکوار یعنے ریاست بروداکی نسبت باز دعوی لکھدو اور انگریزون کو اپنا مالک و افسر جانکر اور رئیسون کے ساتھ خط کتابت نرکھو چونکہ اونہین ایام مین صاحبان انگریز نے ہولکر کو مقام مہدپور شکست فاش دی اور پنڈارا کو ایکسی جنگ مین تباہ کر دیا اور جاونکا سردار انگریزی قید مین آگیا تہا اسواسطے باجیراؤ نے بہی بالکل سررشتہ دوستی کا توڑ دیا اور ماہ نومبر ۱۸۱۷ء مین مستعد و تیار ہوکر محکمہ ریزیڈنسی پونا پر حملہ آور ہوا اور اوسکو لوٹ لیا انگریزون نے بڑی چستی سے اوسپر فوج کشی کی اور بہت سے جنگ آپس مین واقع ہوئین آخر جب باجیراؤ تنگ آیا تو ماہ مئی ۱۸۱۸ء مین اوسنے اپنے آپکو انگریزون کے حوالہ کر دیا اور تجویز قرار پائی کہ وہ سلطنت سے دستبردار ہوکر دریای گنگ کے کنارے پر بمقام بیتھور متصل کانپور قیام کرے اور آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ گذارہ لیا کرے اوسیوقت سے کل علاقہ سلطنت پونا انگریزی قبضہ مین آگیا اور مہاراجہ باجیراؤ ۱۸۵۱ء تک زندہ رہکر گذارہ پاتا رہا اوسکے مرنے کے بعد کل جائداد اوسکے متبنی دہوندوپنت المشہور نانا راؤ کے قبضہ مین آئی ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین وہ مفسد ہوگیا اور انگریزون کے قتل و غارت مین بمقام کانپور اوسنے بڑی کوشش کی اب مفقود الخبر ہے نہین معلوم کہ کہان گیا یا مرگیا یا مارا گیا*

خاندان ریاست ناگپور

اس خاندان مین پہلے پہل راگہوجی مرہٹا سرگروہ ڈاکوؤن کا تہا اوسنے اپنی جوانمردی و زور قوت سے قوم مرہٹا کی حکومت تمام ملک مین جو درمیان دریاے نربدا اور گوداوری اور بجانب مشرق کوہستان اینٹاکی واقع ہے سمندر کے کنارے تک قائم کر دی تہی ۱۷۵۵ء

مین وہ مرگیا اور چار فرزند اوسکے جانوجی سنباجی مادہوجی بمباجی تہے اون مین سے بڑا بیٹا
جانوجی جانشین ہوا اوس نے سنہ ۱۷۷۲ء مین وفات پائی اور بصلاح پیشوا مرشا کی اپنے برادر [illegible] کے
راگہوجی پسر مادہوجی کو وارث وجانشین کرگیا مگر اوسکے مرنے کے بعد حکومت اوسکی بہائی سنباجی
نے لے لی اور بہزار نزاع وتکرار سنہ ۱۷۷۵ء تک حکومت کرتا رہا آخر اوسکے بہائی نے اوسکو جنگ مین
قتل کیا اور راگہوجی گدی نشین اور مختار کل مادہوجی اوسکا باپ ہوا سنہ ۱۷۷۹ء مین مادہوجی نے ایک
فوج بارادہ تسخیر ملک بنگالہ کے بسازش نظام حیدرآباد و حیدر علی والی میسور مامور کی مگر وہ فوج
اوڑیسہ سے واپس گئی مادہوجی سنہ ۱۷۸۸ء مین مرگیا اور کل اختیار راگہوجی کو ملگیا اور چند مدت مین
کہ تین سرکارین یعنی سرکار پیشوا و نظام حیدرآباد و انگریز سلطان ٹیپو کے استیصال پر متفق ہوئین
تو راگہوجی کو رشک پیدا ہوا اور چاہا کہ کسی طرح ہولکر اور سندہیا مین اتفاق ہو جائے اور ہم
سب ملکر انگریزون کو ہندوستان سے نکالدین مگر یہہ کوشش اوسکی فایدہ بخش نہ ہوئی جب
پہر راجہ پونا سرکار پیشوا انگریزون کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا تو اس نے بہی ہنگامہ جنگ گرم کیا اور
بمقامات ارگام اور آسی اور گاول گدہ بڑی بڑی لڑائیان انگریزون سے کین آخر شکست [illegible]
کہائی اور سرکار انگریزی سے ملک کٹک اور اضلاع واقع مغرب کوہ دروازہ جنوب کوہستان
نربدا و گاول گدہ راجہ سے لے لیے اور محصول ملک برار کا کروڑ سے کم ہوکر ساٹہہ لاکہہ روپیہ قرار پایا سنہ ۱۸۱۶ء
مین علاقہ سنبل پور یا راجہ کو انگریزون نے اعادہ واپس دیا سنہ ۱۸۱۶ء مین راگہوجی مرگیا اور اوسکا
اکلوتا بیٹا پرسوجی جانشین ہوا اور بسبب الم المرضی اوسکے مادہوجی بہونسلا المشہور آپا صاحب
کل مختار بنا اوس نے انگریزون کی فوج جسکا خرچ سات لاکہہ پچاس ہزار روپیہ تہا اپنے علاقہ مین
رکہنی منظور کی اور اقرار کیا کہ اپنی فوج دہ ایکہزار سوار پیادہ معہ سامان توپخانہ سے
زیادہ نہ رکہیگا سنہ ۱۸۱۷ء مین پرسوجی کو مادہوجی نے زہر دیکر مار ڈالا اور خود جانشین ہوا
اور انگریزون کے برخلاف ہوکر مکان ریذیڈنسی پر حملہ آور ہوا مگر ریذیڈنسی والون نے اوسکو
شکست دی سنہ ۱۸۱۷ء مین مادہوجی بہونسلا مغلوب و مجبور ہوکر علاقہ اپنا بعوض خرچہ فوج

انگریزی مرفوج کنٹنجنٹ کی انگریزون کو دیا اور اقرار کیا کہ وہ اپنے ملک کا انتظام صاحب ریزیڈنٹ
کی منظوری سے کریگا چندروز کے بعد وہ اوس اقرار سے بہی پہر گیا اور انگریزون نے اوسکو گرفتار
کرایا چندماہ قید مین رہکر وہ بہاگ گیا اور گوندون مین پناہ گزین ہوکر حصول سلطنت کے لئے
بہت تدبیرین کرتا رہا مگر کچہہ پیش رفت نہ گئی سنہ ۱۸۱۹ء مین وہ بہاگ کر ہندوستان مین گیا اور
آوارہ جابجا پہرتا رہا آخر سنہ ۱۸۴۰ء مین مقام جودہپور آکر مرگیا آپا صاحب بادشاہ ہو چکے اخراج کے
بعد راگہونانا خوردسال بڑے راگہوجی کا دہوتا جسکا نام ہمنام اپنے نانا کے تہا باجازت صاحبان
انگریز کے جانشین ہوا اور انتظام ریاست کا باختیار صاحب ریزیڈنٹ بہادر رہا سنہ ۱۸۲۶ء مین بعد ہونے
اختیار ریاست کے راجہ کو ملے اوس نے کچہہ ملک بابت خرچ فوج انگریزی کے جسقدر اوس نے اپنے
پاس رکہی تہی علیحدہ کر دیا اور وعدہ کیا کہ اوسکی فوج بہی زیر حکم انگریزون کے رہیگی اور وہ
زیر حکم صاحب ریزیڈنٹ کے حکومت کریگا سنہ ۱۸۲۹ء مین راجہ کو اوسکے علاقجات جو انگریزون
نے لے لئے تہے واپس کر دیے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ نقد اوس سے لینا مقرر کیا اور فوج ملکی
برخاست ہوئی اور راجہ کو اختیار ملا کہ وہ جسقدر مناسب سمجہے اپنے ملک کے انتظام کے لئے نوکر
رکہہ لے گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء کو راگہوجی مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے کل علاقہ ضبط سرکار ہوا
سنہ ۱۸۵۴ء مین بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بہونسلا نامی کو جو اون کی دختری
اولاد سے تہا متبنے کیا اوس نے مفسدہ دہلی سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی بڑی خدمتین کین
اسواسطے بنظر قدردانی و قدرشناسی وسکے گورنمنٹ نے اوسکو راجگی کا خطاب بخشا اور علاقہ
دیوار واقع ضلع ستارا دوام کے لیئے اوسکو اور اوسکے ورثا و متبنے کے لئے عطا فرمایا راجہ مرحوم کے
خاندان کو بہی دو لاکہہ تیتیس ہزار روپیہ کی پنشن ملی *

خاندان حکومت بندیلکھنڈ

قدیمی خاندان ہندوؤن کا جو اس ملک مین فرمانفرما تہا اوسکے راجون نے مدت مدید تک اپنی
آزادی قائم رکہنے کے لئے مسلمان بادشاہون کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے آخر شاہجہان

بادشاہ کے وقت راجہ چنپت رای نے اِس ملک مین اپنی آزادی ظاہر کی اور اوسکے فرزند چہترسال
نے ایک خاندان جدید مشرق کے ملک مین قائم کیا اور ایک کروڑ کی آمدنی کا ملک اپنے تصرف
مین لایا اوسکے پاس قلعہ کالنجر بہت مضبوط قلعہ تہا اِس لئے دشمن بہت کم اوسپر دستیاب نہین ہو سکتا
تہا شہر پناہ مین اوس کی سکونت تہی جسکے پاس کان الماس مشہور ہے راجہ چہترسال کے ضعیف العمری
کے وقت محمد خان بنگش افغان رئیس فرخ آباد نے اوسپر حملہ کیا جب راجہ تنگ آیا تو اوس نے مہاراجہ
پیشوا باجی راو کو دکن سے بلایا اوس نے آکر افغانون کو راجہ کے علاقہ سے نکال دیا راجہ چہترسال نے
باجی راو پر خوش ہوکر اوسکو اپنا متبنے قرار دیا اور تمام علاقہ اپنی ریاست کا اپنے دو فرزندون
اور باجی راو پر بحصص مساوی تین حصص پر تقسیم کر دیا اس اتفاق حسنہ سے پیشوا قابض بڑے علاقہ
ملک بندیلکہنڈ کا ہوگیا اور یہہ ملک گویا پہلے پہل ہندوستان مین سے سوای علاقہ دکن کے
مرہٹون کے قبضہ مین آیا بعد ازان اور ملک بہی فتح کرکے اوس کے شامل کیا گیا باقی دو حصص
فرزندان چہترسال کے پاس چہوٹے چہوٹے حصون مین رہے کیونکہ اون کے نوکرون نے بباعث
ضعف خاندان کے جابجا اون کے علاقے دبا لیے اور اونکو جواب صاف دیدیا تہا پہر مادہوجی
سندہیا کے وقت جو اوس نے ہند کے شمالی ملکو پر حملہ کیا تو علی بہادر پوتا باجی راو اور بیٹا
شمشیر بہادر مسلمان کنیزک زادہ مہاراجہ پیشوا کا اوسوقت سندہیا فوج کا افسر تہا اوس نے
بترغیب راجہ ہمت بہادر کے جسکے قبضہ مین تہوڑا سا ملک بندیلکہنڈ کا تہا مادہوجی سے
علیحدگی اختیار کی اور ارادہ کیا کہ وہ تمام علاقہ بندیلکہنڈ کا فتح کرکے اپنی علیحدہ ریاست
قائم کرے چنانچہ وہ تہوڑے ہی عرصہ مین ایک بڑے جزو بندیلکہنڈ پر قابض ہوگیا کہین
اوسکو اتفاق جنگ کا نہ پڑا صرف قلعہ کالنجر پر سخت جنگ ہوئی جو اوسوقت بقبضہ کہیم
راج چوبہ کے تہا اوسی محاصرہ کے عرصہ مین علی بہادر مرگیا اوسکے دو بیٹے شمشیر بہادر و
ذوالفقار علی تہے مگر وہ پونا کے دربار مین رہتے تہے اسواسطے ہمت بہادر نے علی بہادر
کا علاقہ اوسکے خسرپوزہ غنی بہادر کے حوالے کر دیا اور خود اپنے علاقہ مین بطور حاکم رہتا

بعد مخالفت دربار پونا اور صاحبان انگریز کی پونا کے راجہ نے چاہا کہ انگریزی علاقہ برجو دو آبہ گنگ کے درمیان ہے حملہ کیا جائے اور فوج کشی مرزاپور اور بنارس پر براہ بندیلکھنڈ عمل مین آوے اور شمشیر بہادر دربار پونا کیطرف سے اس کام کے انصرام کے لیے مامور ہوا وسوقت راجہ بہادر کو سخت اندیشہ پیدا ہوا اور سمجھا کہ اگر مرہٹون کی فوج میرے ملک کے راہ سے ہو گذری تو میری ریاست کا قیام محال ہے اسلئے اوس نے توسل اپنا مرہٹون سے ترک کیا اور انگریزون سے موافقت پیدا کی اور مرہٹون کے روکنے مین وہ بدل وجان ساعی رہا اور انگریزی فوج نسبہت دریای جمن سے بسعی ہمت بہادر کی اُتر کر بندیلکھنڈ مین پہونچی اور قابض ہوئے انگریزون نے اِس خیرخواہی کے عوض مین جاگیر دوامی بیس لاکھ روپیہ کی راجہ ہمت بہادر کو بندیلکھنڈ مین دی جو کنارہ مغرب دریا جمن و الہ آباد سے کالپی تک علاقہ تھا سنہ ۱۸۰۴ء مین راجہ ہمت بہادر مرگیا گورنمنٹ انگریزی نے کل علاقہ اوسکا ضبط کر کے کچھ جاگیر اور پنشن اوسکے خاندان کے لیے مقرر کر دی نواب شمشیر بہادر بن علی بہادر بن شمشیر بہادر نے جب سنا کہ راجہ ہمت بہادر اور انگریزون کی آپس مین صلح ہوگئی اور سرکار انگریزی کا قبضہ بندیلکھنڈ پر ہو گیا تو وہ بھی بندیلکھنڈ کو آیا اور درباب حاصل کرنے علاقہ مفتوحہ علی بہادر کے بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا آخر راضی ہو کر سرکار انگریزی سے چار لاکھہ روپیہ سالانہ لینا منظور کیا اور حسب الاجازت گورنمنٹ بمقام باندہ سکونت اختیار کی سنہ ۱۸۲۳ء مین نواب شمشیر بہادر مرگیا اور پنشن مقرر اوسکے بھائی ذوالفقار علی کے نام قرار پائی اوسکے بعد علی بہادر چار لاکھہ روپیہ سالانہ لیتا رہا آخر علی بہادر سنہ ۱۸۵۷ء مین مفسدون کے شریک ہوا گورنمنٹ نے اوسکو پکڑ کر اندور بھیجدیا

ریاست خاندان اودی پور یا میواڑ

یہہ راجپوتی خاندان روساے اہل ہنود اور رجگان ہندوستان مین بڑی شان اور شوکت کا شمار کیا جاتا ہے بسبب اسکے کہ شجرہ نسب انکا صحیح صحیح مہاراجہ رامچندر اوتار سے ملتا ہے اور نزد ہنود سلسلہ سلطنت اہل اسلام کے اس خاندان کے راجون مین سے کسی نے اپنی لڑکی مسلمانون کو

کو نہ دی اور اپنی بات پر قایم رہے اس خاندان کی بنیاد سنہ [illegible] مین قائم ہوئی اور ایکہزار
سات سو تیس سنہ سے برابر اس خاندان کی نسل کے راجہ اس ریاست پر قائم و گدی نشین
ہوتے چلے آئے ہین تمام ہند مین کسی ہندو راجہ نے ایسا سخت اور دیرپا مقابلہ مسلمانون کا نہین
کیا جیسا کہ یہہ خاندان کرتا رہا اور شیواجی بانی حکومت مرہٹہ اور خاندان بہونسلا کا خراج بہی
اسی خاندان سے ہوا بلکہ اس خاندان کے راجونے اور ہندو راجون کے ساتہ جنہون نے مسلمان بادشاہون
کو لڑکیان دی تہین اپنی اولاد کی شادی کرنی چہوڑ دی آخر رانا امر سنگہ سنہ ۱۷۰۰ مین گدی
نشین ہوا اوس نے ایک صلحنامہ راجہ جی پور و جودہ پور کے ساتہ اس نیت سے کیا کہ باہم اتفاق
ملک کے حفاظت ایک دوسرے کی مسلمانون کے مقابلہ پر کرین اس مین ایک شرط یہہ بہی تہی
کہ یہہ راجہ آیندہ اپنی لڑکی مسلمانون کو نہ دین تو مجاز شادی کرنے کے خاندان اودے پور مین
ہونگے مگر جو اولاد اودے پور کے راجہ کی دختر کے پیٹ سے ہوگی وہ مالک و گدی نشین راج
کی تصور کیجاویگی اس شرط کے باعث جو فساد آپس مین ہوا اوسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ اس ریاست
کو مرہٹون نے بہی فتح کیا اور زیر حکم مرہٹون کے اسقدر تباہی و بربادی علاقہ کی ہوئی
کہ کبہی مسلمانون کے عہد مین بہی نہین ہوئی تہی سنہ ۱۷۱۶ مین رانا امر کی وفات کے بعد
سنگرام سنگہ ثانی گدی نشین ہوا وہ مرگیا تو جگت سنگہ ثانی نے ریاست پائی اوسکے عہد مین
پیشوا مرہٹہ دہلی مین گیا اور کل علاقہ مالوہ وغیرہ کا اوس نے شاہ دہلی سے بتقرر چوتہہ اپنے
نام پر کرالیا تو اوس نے رانا اودے پور سے بہی اور رئیسون کی طرح چوتہہ طلب کی بہت سے
سوال و جواب کی بعد ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ حق چوتہہ رانا پر مقرر کرالیا چونکہ
جے سنگہ راجہ جے پور نے سنگرام سنگہ رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی تہی اوسکے
بطن سے مادہو سنگہ نام لڑکا پیدا ہوا اور دوسرا بیٹا ایشری سنگہ نام اور بہی دوسری
رانی کے پیٹ سے تہا جے سنگہ مرگیا تو حسب شرط عہدنامہ مادہو سنگہ کو جو دہوتا خاندان
اودے پور تہا گدی نملی اور ایشری سنگہ دوسرا بیٹا جانشین ہوگیا اس بات پر سخت

تکرار ہوئی اور مہارانا اودے پور نے مہاراو ہولکر مرہٹے سے اسباب مین مدد طلب کی اور قرار کیا
کہ اگر مہاراو ہولکر بعد سید علی ومعزولی الیشری سنگہ کے مادہو سنگہ کو جے پور کی گدی ولادیوے
تو مہارانا اوسکو اسی لاکہہ روپیہ دینگے اور بابت جزو مقدار اس روپیہ کے مہارانا نے علاقہ رام پورہ
ہولکر کو دیدیا اوس روز کے بعد ایک رسم قائم ہوگئی کہ اگر کوئی نزاع یا رنج باہم راجون کے پیدا
ہوتا تو اوسکے عوض لینے کے لیے مرہٹون سے مدد طلب ہوتی اسطرح مرہٹون کا قدم میواڑ مین
قائم ہوتا چلا گیا اور اصل حاکم وہی قرار پا گئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ اودے پور کے علاقہ کو فوج
سندہیا وہولکر وامیر خان و نگر سرگروہ فوج پنڈارہ نے خوب لوٹا اور مہارانا کی یہہ حالت ہوگئی
کہ گذارہ اوسکا ظالم سنگہ کارپرداز علاقہ کوٹا کی فیض بخشی پر منحصر ہوگیا وہ ایکہزار روپیہ ماہوار
مہارانا کو بطور گذارہ دیا کرتا اوسوقت مہارانا کی بڑی اہلکار وجاگیردار تمام اپنے اپنے
علاقون مین جاکر اپنی اپنی حفاظت وخودداری مین مصروف ہوگئے رانا جنگ بہادر کے بعد
سنہ ۱۷۵۲ء مین رانا پرتاب سنگہ ثانی اور ۱۷۵۴ء مین راج سنگہ ثانی پہر ۱۷۶۱ء مین رانا ارسی سنگہ نے
ریاست پائی اوسکے وقت رانا کی بے پرواہی وبدمزاجی سے تمام سردار اوس سے الگ ہوگئے
اور ضلاع جاد وجیرن وبنیج ومور ومہاراو سندہیا نے لے لیے اور علاقہ نیم بہرا ہولکر نے اور
گودوار راجہ جودہ پور نے چہین لیے سنہ ۱۷۷۱ء مین ہمیر سنگہ گدی نشین ہوا اسکے وقت سندہیا
نے ضلاع رتن گڈہ وگہیری وسنگاولی اور ضلاع جانہ وبخور د ندوتی مہاراو ہولکر نے
اپنے اپنے تصرف مین کرلیے پہر ۱۷۷۸ء مین رانا بہیم سنگہ گدی پر بیٹہا اس نے اپنی ریاست
سرکار انگریزی کی حفاظت مین دیدی اور انگریزون نے بنظر قدامت اس خاندان کے
بہت سی کوشش ریاست کے انتظام وترقی مین کی ۱۸۲۸ء مین رانا بہیم سنگہ مرگیا اور
جوان سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اور دس برس ریاست کرکے ۱۸۳۸ء مین لاولد مرگیا
پہر اوسکا متبنی سردار سنگہ رئیس ہوا وہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا اور سروپ سنگہ اوسکا بہائی
جانشین ہوا وہ ۱۸۶۱ء مین فوت ہوا اور اوسکا برادرزادہ اور متبنی سمبہو سنگہ مالک

راج کا ہوا چونکہ یہہ راجا خورد سال تہا ریاست کا انتظام بصلاح وصوابدید صاحب پولیٹیکل اجنٹ کے
راج کے اہلکارون کے تفویض ہوا کچہہ عرصہ کے بعد راج کونسل کے تین اہلکار بعلت بدوضعی وبددیانتی
برخاست ہوئے اور اختیارات کل دیوانی و فوجداری و کلکٹری کی صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر کے
متعلق ہوئے ❋ رقبہ اس ریاست کا گیارہ ہزار چہہ سو چودہ میل مربع ہی اور آبادی گیارہ لاکہہ اکہتر
ہزار چار سو نفری کی نکاسی خام قریب چالیس لاکہہ روپیہ کے ہے مگر منجملہ اسکے قریب بارہ لاکہہ روپیہ کے
جاگیردار ہین اور وہ ششم حصہ اپنی آمدنی کا دیتے ہین پس بعد منہائی جاگیر و دہرم ارتہہ و خرچ
انگریزی وغیرہ کے قریب چودہ لاکہہ روپیہ سالانہ ریاست کو بچتا ہے اور مہاراجا کی سلامی
سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے ❋

خاندان ریاست جے پور

یہہ خاندان متعلق کچہواہا راجپوتون کے ہے جو اپنا شجرہ نسب مہاراجہ رامچندر اوتار مہاراجہ
اجودہیا کے ساتہہ ملاتے ہین اور اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ رامچندر سے دہولارای تک جو بانی
اس خاندان کا ہے چونتیس پشتین گذر چکی تہین جب دہولارای کا عہد آیا تو اوس نے سنہ ۹۶۷ء
مین یہہ خاندان حال کی قائم کی اس ریاست کے آغاز کی وقت ملک راجپوتانہ چہوٹے چہوٹے
رئیسون راجپوت اور مینون مین منقسم تہا اور سب کے سب اطاعت ہندو راجون کی جو دہلی کے
تخت پر تخت نشین ہوتے تہے کیا کرتے تہے مگر دہولارای نے چند سال مین اپنی دولت و حشمت
کو ترقی دی اور عزت و مرتبہ مین سب سے بڑہ گیا جب مسلمانون کی سلطنت کا وقت آیا تو
اس ریاست کے رئیس نے بنظر خودداری و مآل اندیشی کے سب سے اول اطاعت مسلمانون کی کر لی
اور ان مین سے راجہ بہگوانداس اول راجہ راجپوت تہا جسنے اپنی لڑکی کی شادی شاہنشاہ دہلی
کے ساتہہ کی اور اس خاندان کے بڑے بڑے نامی افسر اور سردار دربار دہلی مین صاحب عزت و
توقیر تہے راجگان جے پور سے ایک راجہ جی سنگہ ثانی تہا جو سنہ ۱۶۹۹ء مین راج کی گدی پر بیٹہا
تہا یہہ شخص علم وفضل و ذکاوت طبع و علوم ہیئت و نجوم وغیرہ مین فضلائے متقدمین سے

کم نہہا اوسی عرصہ مین راجہ جے پور و جودہ پور و اودے پور نے باہم اتفاق کیا کہ ہم آپس مین
یک دل و یک جان ہوکر اپنی آزادی کو قائم رکہین مسلمانون کی اطاعت کو چہوڑ دین اور
در باب دوبارہ اجاری کرنے رسم شادی کے جو خاندان اودے پور نے اس خاندان کے ساتہہ
ترک کردی تہی یہہ شرط قرار پائی کہ جو فرزند اولاد راجہ جے پور کی گہر مہارانا اودے پور کے
دختر کے بطن سے پیدا ہو وہی جانشین و مالک ریاست کی متصور ہوا اور بعد مضبوطی اس امر کے
ایک عہدنامہ لکہا گیا جب اوسپر تعمیل نہوئی تو اون راجون کی آپس مین بڑے بڑے فساد و
تکرار واقع ہوئے اور اسی سبب سے بعد ضعف سلطنت اہل اسلام کے حکومت قوم مرہٹہ کی اس ملک
پر بہی حاوی ہوئی آخر راجہ جگت سنگہ والی جے پور نے صاحبان انگریز کے ساتہہ سنہ ۱۸۰۳ء مین
اتفاق کیا مگر جو شرائط صلح کے قرار پائے تہے اونکا انجام بخوبی عمل مین نہ آیا اسواسطے گورنمنٹ
انگریزی نے حفاظت کی ذمہ داری اس ریاست سے اوٹہا لی مگر راجہ پہر بہی انگریزون کے ساتہہ
وفادار رہا اور مقابلہ ہولکر مرہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کے ہمراہ ہوکر بڑے بڑے کارنمایان کئے
اور لارڈ ممدوح نے پہر اس ریاست کو اپنی حفاظت مین لیا مگر یہہ تجویز حکام اعلے کے حضور مین
منظور نہوئی آخر ۱۸۱۷ء مین جب گورنمنٹ انگریزی کو مفسدان قوم پنڈارا کی سرکوبی
کی ضرورت ہوئی اور کل ریاستیں جو اس ریاست کے ہمسایہ تہے اس کام مین انگریزون کے مطیع ہوئے
اور امیر خان کی فوج نے اپنے حملون سے اس ریاست کو ستایا تو یہہ راجہ بہی انگریزی اطاعت
مین آیا اور عہد ہوا کہ راجہ اس راج کا وقت ضرورت اپنی فوج سے گورنمنٹ کو مدد دیگا اور
آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ اوس وقت تک ادا کریگا جب تک آمدنی ریاست کی چالیس لاکہہ روپیہ تک
رہیگی جب زیادہ آمدنی ہوگی تو اوسکا پانچ آنہ سوائے اس رقم واجب الادا کے ہوگا اور
جو علاقہ اس ریاست کا اور سردارون نے دبالیا ہوا ہے وہ راجہ کو واپس ملیگا سنہ ۱۸۱۸ء مین
مہاراجہ جگت سنگہ مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے یہہ تجویز قرار پائی کہ موہن سنگہ جو ایک رشتہ
دار بعیدہ مہاراجہ کا تہا جانشین ہو مگر جب ۲۵ اپریل ۱۸۱۹ء مین راجہ کے گہر بیٹا پیدا ہوا

ہوا اور اوسکا نام جے سنگہ رکھا گیا سب نے اوسکی جانشینی منظور کی اور ایک افسر انگریزی بہر تنظیم
مالی و ملکی ریاست کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے بسبب خورد سالی مہاراجہ کے مامور ہوا اور خود مختاری کی
طرف سے رانی مہارانیہ مرحوم راجہ جے سنگہ کی والدہ امورات ریاست مین دخیل تھی وہ رانی بہی سنہ ۱۸۳۳ع
مین رانی نے وفات پائی اوسکے دو برس بعد مہاراجہ جے سنگہ نوجوان سنہ ۱۸۳۵ع مین مرگیا اور رام سنگہ
شیرخوارہ بیٹا اوسکا باقی رہا چونکہ مہاراجہ کی مرگ ناگہانی سے شبہ اسبات کا تہا کہ کسی شخص نے
اوسکو زہر دیدیا ہے اور اکثر لوگ یہہ گمان کرتے تہے کہ امیر جوتی رام نے جسکو رانی کی عنایت
سے مرتبہ و اقتدار حاصل ہوا تہا اور اوسی نے راول بیری لعل آوردہ گورنمنٹ کو عہدہ وزارت
پر مقرر کرایا مہاراج کو زہر دیا ہے اسلیے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس مقدمہ کی تحقیقات کے
لیے گیا جوتی رام نے اوسوقت بلوا کرا دیا اور چاہا کہ صاحب ایجنٹ کو قتل کرا دے اگرچہ صاحب
ایجنٹ تو بچ گیا مگر صاحب اسسٹنٹ مارا گیا اور خاندان صاحب اسسٹنٹ کا گرفتار ہوکر بحکم
راول بیری لعل وزیر کے جسکو صاحب ایجنٹ نے ہی وزیر مقرر کرایا تہا سزایاب ہوا آخر جوتی رام
اور اوسکے ہمراہی سرکش گرفتار ہوکر بدوام الحیات قلعہ چنار مین قید ہوئے چونکہ بسبب بے
انتظامی عدم توجہی امراؤں کے بہت سا روپیہ خراج انگریزی کا ریاست کیطرف سے جمع ہوگیا
تہا اور آمدنی ملک کی بند ہوگئی تہی اسواسطے گورنمنٹ انگریزی نے راج مین مداخلت کی
اور انتظام و انصرام امورات سنگین کا سپرد صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ہوا فوج مین بہی کمی ہوئی
اور دخترکشی و بردہ فروشی کی سخت ممانعت وقوع مین آئی اور ستی ہونا بالکل موقوف
ہوا سنہ ۱۸۴۲ع مین چہیالیس لاکہہ روپیہ باقی خراج کا گورنمنٹ انگریزی نے ریاست کو چہوڑ دیا
اور آئندہ چار لاکہہ روپیہ سالانہ قرار پایا مہاراجہ رام سنگہ والی جے پور نے سنہ ۱۸۵۷ع
مین گورنمنٹ کے ساتہہ خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کی خوبی و بہبودی
مین حتے الامکان مصروف رہا اسلئے پرگنہ کوٹ قاسم اوسکو شکرانہ مین ملا اور خیرخواہان
باصفا و دوستان باوفا مین شمار ہوا ۔ رقبہ اس راج کا قریب پندرہ ہزار میل

مربع کی ہے اور باشندے اونیس لاکہہ نفری آمدنی اس راج کی اکثر دہرم ارتہہ اور جاگیردن مین منقسم ہے تاہم چہتیس لاکہہ روپیہ سالانہ آتا ہے اور قریب چار لاکہہ روپیہ کے آمدنی نمک سانبہر کی ہے جو اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے کسی فوج لوکل یا اٹشنجنٹ کی تنخواہ جے پور کی آمدنی سے سرکار انگریزی کو نہین ملتی اصلی فوج راجہ کے گہر کی لائق کارچار ہزار چہہ سو پیادہ پانچہزار ایک سو پینتالیس سوار چار سو باون گولہ انداز چار ہزار چہیانوے متفرق مین مہاراجہ کی سلامی سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے مہاراجہ کو اختیار متبنے کرنے کا بہی گورنمنٹ سے حاصل ہے اور قرار پایا ہے کہ استحقاق گدی نشینی اس راج کا در صورت ہونی کسی اصلی وارث کے منحصر اوپر اولاد راجہ پرتہی راج کے جو اس خاندان کا بزرگ تہا رہیگا فی زمانہ انتظام اس ریاست کا بہت اچہا ہی اور مہاراجہ نیکنام +

خاندان ریاست جودہ پور مارواڑ

یہہ ریاست اودی پور اور جے پور کی ریاست سے چہوٹی اور تمام راجپوتانہ کی ریاستون سے بڑی ہے شہر جودہ پور اور اس ریاست کی بنیاد پہلے پہل جودہا نام ایک شخص نے جو راٹہور راجپوت راجگان قنوج کے اولاد سے تہا قایم کی اور مشہور ہے کہ شہر جودہ پور قریب ۱۴۵۹ء کے آباد ہوا اور رئیس یہان کا خراج گذار مسلمانون کا تہا بلکہ کئی لڑکیان اس خاندان کی مسلمان بادشاہون کے گہر مین گئین اور مغلون کی سلطنت کے وقت اچہے اچہے نامی سردار اس خاندان کے شاہی دربار مین عہدہ دار تہے اور اس خاندان سے راجہ اجیت سنگہ نے بشمول راجہ جے پور کے مہارانا اودے پور کے ساتہہ ایک عہدنامہ لکہا اوس مین تحریر کیا کہ آئندہ یہہ تینون ریاستین باہم یک دل و یک جان ہوکر مسلمانون کی اطاعت چہوڑ دین اور راجہ اودے پور نے جو بسبب دینے لڑکیون کے مسلمان بادشاہون کو خاندان جے پور اور جودہ پور کے ساتہہ رشتہ داری ترک کی ہوئی تہی وہ پہر جاری ہو مگر اس شرط پر کہ جو لڑکا مہارانا اودے پور کی لڑکی کے پیٹ سے پیدا ہووے جے پور اور جودہ پور کا جانشین اور مالک تصور کیا جاوے اس باہمی انتظام کا یہہ نتیجہ نکلا کہ ریاستون مین کمال فتور پیدا ہوا اور جو شخص سوائے اولاد دختری اودے پور کے مستدعی گدی نشینی

کی ہوئی اونہون نے مرہٹون سے امداد طلب کی اور مرہٹون کا عمل دخل ریاستون مین ہو گیا بلکہ کل
ریاستین راجپوتانہ کی خراج گزار مرہٹون کی ہو گئین اور سندہیا مرہٹا نے جودہ پور کو فتح کرکے سات
لاکہہ روپیہ خراج لیا قلعہ اجمیر پر بہی اوس نے اپنا قبضہ کر لیا سنہ ۱۸۰۳ء مین سرداران علاقہ نے
راجہ مان سنگہ کو رئیس جودہ پور کا مقرر کیا اور بہیم سنگہ اوسکے ہمشیرہ زادہ کو بعد جنگ و جدل بیدخل کیا
مان سنگہ نے انگریزون کی ساتہہ صلح کی مگر اوسپر قایم نرہا اور ہولکر مرہٹا سے طالب مدد کا ہوا اور نام
دہونکل فرزند بہیم سنگہ اور مان سنگہ کے سخت سخت تنازع برپا ہوئی اور خاندان کو سخت نقصان
پہونچا علاوہ اوسکے جو معرکہ راجہ جے پور کی ساتہہ واقع ہوا اوس سے نقصان پر نقصان ریاست کا ہوا
ہوا امیر خان والی ٹونک نے بہی بار بار حملے اس ریاست پر کئے اور علاقے کو لوٹا سنہ ۱۸۱۸ء مین چہتر سنگہ
راجہ مان سنگہ کا بیٹا بسبب دیوانگی مان سنگہ کے گدی نشین ہوا اوس نے پہر انگریزون کی اطاعت
کی اور جسقدر خراج وہ سندہیا کو دیتا تہا انگریزون کو دینا منظور کیا اور بوقت ضرورت پندرہ
سو سوار بہی دینے قبول کئے سنہ ۱۸۱۸ء مین چہتر سنگہ بعد انعقاد اس صلح کی مر گیا اور اوسکے باپ
مان سنگہ نے پہر ریاست پائی سنہ ۱۸۲۴ء مین بسی گانو پرگنہ چانگ وغیرہ کی راجہ نے گورنمنٹ کو دی اور
پندرہ ہزار روپیہ سالانہ بہی لوکل فوج کیلئے ادا کرنا قبول کیا اوسی سال مین راجہ اپنے علاقہ کے
امراؤ اور ٹہاکرون سے برگشتہ مزاج ہو گیا بعض کو تو اوس نے قتل کیا بعض کو قید بعض سے جرمانہ
لیا بعض کو جلا وطن کر دیا بعض خود بہاگ کر نکل گئے اُن سب نے ملکر انگریزون سے امداد طلب
کی اور اپنا انصاف چاہا انگریزون نے امداد تو نہ دی مگر اون کی رضامندی و آبادی کی لئے
حکم نافذ کیا وہ اوسپر راضی نہوئی اور سب نے آپس مین ملکر بڑا اجتماع کیا اور چاہا کہ جودہ پور
پر حملہ آور ہون چونکہ مخالفین کا حامی و مددگار مہا راجہ جے پور تہا اس لئے گورنمنٹ نے اوسپر
بڑی ناراضی ظاہر کی اور حسب درخواست راجہ جودہ پور کے اپنی فوج راجہ کی مدد کو بہیجی اور وہ
فوج پانچ مہینے جودہ پور مین رہی دہونکل سنگہ جو سرگروہ بلوائیون کا تہا حسب التحریر انگریزون
کے اون سے علیحدہ ہو گیا پانچوین ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء کو راجہ مان سنگہ مر گیا چونکہ کوئی ذات اصلی

یا متبنے اوسکا نہ تہا اِس لئے گدی نشینی دو خاندان پر منحصر رہی ایک تو ایسان ایدر دوسرے رؤسائے احمد نگر اونمین سے راجہ کی بیوون نے سجنت سنگہ جو خاندان احمد نگر سے تہا پسند کیا اور وہ طلب ہو کر گدی نشین ہوا اوسوقت دہونکل سنگہ بیم سنگہ کے بیٹے نے بہی دعوی ریاست کا کیا مگر سماعت نہوا مہاراجہ سجنت سنگہ اِس سال سنہ ۱۸۷۳ء مین مرگیا اور جسونت سنگہ بیٹا اوسکا مالک ریاست ہے اِس رئیس نے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین وفاداری ظاہر کی اور خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا رہا - رقبہ جودہ پور کا پینتیس ہزار چہہ سو بہتر میل مربع ہے اور آبادی سترہ لاکہہ اسی ہزار نوسو نفری کی آمدنی ریاست کی قریب سترہ لاکہہ روپیہ سالانہ علاوہ اوسکے آمدنی نمک کی پانچ لاکہہ روپیہ فوج چہہ ہزار سوار و پیادہ ہے جس مین اکثر تغیر و تبدل رہتا ہے *

خاندان ریاست بوندے

یہہ قدیمی خاندان ریاست بوندی کا راجپوت قوم ہار سے ہے عرصہ ایکسو برس سے زیادہ گذرتا کہ راو امید نامی اس ریاست کا فرمان فرما تہا اوس نے گورنمنٹ انگریزی سے اتفاق کیا اور ہولکر مرہٹا کی جنگ مین مدد دی سنہ ۱۸۰۴ء مین پچاس سال ریاست کر کے وہ راجہ مرگیا اور اوسکا نابالغ بیٹا بشن سنگہ نامی جانشین ہوا اوس نے ہولکر وغیرہ مرہٹون سے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے اور انگریزون کا دوست بنا رہا اور جب سنہ ۱۸۰۴ء مین جنرل مانسن انگریزون سے بہاگ کر اسکی علاقہ سے گذرا تو اس نے اوسکی گرفتاری مین ٹہی کوشش کی اسی ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسنے انگریزون کو دینا کیا بشن سنگہ چودہوین جولائی سنہ ۱۸۲۱ء مین مرگیا اور رام سنگہ نابالغ اوسکا بیٹا جانشین ہوا بسبب نابالغی راجہ کے گورنمنٹ انگریزی کو اوسکے انتظام مین مداخلت ضرور ہوئی جب حد بلوغ کو پہونچا اختیارات کلی اوسکے تفویض ہوئی سنہ ۱۸۵۷ء کی مفسدہ کے وقت یہہ راجہ بے پروا رہا بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اوسنے دوستانہ خط و کتابت بہی نہ رکہی مگر مفسدون کے ساتہہ بہی کسی طرح کی مدد و آمیزش اوسکی ثابت نہوئی - اِس ریاست کا رقبہ دو ہزار دوسو اکیانوے میل مربع ہے اور آبادی دو لاکہہ بیس ہزار نفری کی آمدنی سالانہ پانچ لاکہہ روپیہ

فوج اسکی سات سو سوار اور دو ہزار سات سو پیادہ اور بارہ ضرب توپ ہے سترہ ضرب
توپ کی اوسکو سلامی ملتی ہے ٭

خاندان ریاست کوٹا

دو سو پچاس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد بہی بوندی کی ریئس سے قائم کی گئی
مہارانا اودی پور نے اوسکو مجبور کرکے نصف علاقہ ریاست کا اوسکے چھوٹے بہائی کو دلا دیا
اور وہ رانا امید سنگہ کے وقت تک اوسپر قابض رہا پہر تمام وکمال علاقہ رانا امید سنگہ کی قبضے مین آیا
مرہٹون کے وقت اس ریاست نے اونکی تاخت و تاراج و ظلم و تعدی سے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے
اور تمام علاقہ ویران و برباد ہوگیا خاندان پوار و سیندہیا و ہولکر و پونا چارون حکام مرہٹہ کے
علیحدہ علیحدہ خراج اس ریاست سے لیتے تہے اور شرائط ایسے سخت قرار پائی تہین کہ رانا کوٹا اوسسے
عہدہ برا نہین ہوسکتا تہا اگرچہ اوسوقت قریب تہا کہ یہ ریاست بالکل معدوم ہوجاوے مگر بسبب
لیاقت وزیر ظالم سنگہ کے جو اس ریاست مین رانا امید سنگہ رئیس بوندی کی طرف سے نیابتاً
کام کرتا تہا یہہ ریاست قائم و بحال رہی اور اوسوقت رانا اس ریاست کا گویا ظالم سنگہ ہی قرار دیا
جاتا تہا روساے راجپوتانہ مین سب سے اول بوقت جنگ پنڈارا کی سنہ ۱۸۱۷ء مین ظالم سنگہ نے گورنمنٹ
انگریزی کی اطاعت کی اور یہہ ریاست زیر حفاظت انگریزی کی آگئی اور انتظام ریاست کا
متعلق ظالم سنگہ کے ہوگیا اور دعاوی خراج شاہ آباد کہ جو ذاتی علاقہ ظالم سنگہ کا تہا انگریزون
کی طرف سے متعلق ریاست کوٹا کی متصور ہوئی اور چار اضلاع اس ریاست کے جو ہولکر نے چہین
لئے تہے بعوض خیرخواہی ظالم سنگہ کے جو اوسسے جنگ پنڈاران مین وقوع ہوئی تہی بطور انعام گورنمنٹ
سے عطا ہوئی امید سنگہ رانا بوندی کی حیات تک انتظام عہد قدیم بدستور قائم رہا اور یہہ ریاست
بنامی نام اوسکے متعلق سمجھی گئی سنہ ۱۸۲۱ء مین امید سنگہ کے بیٹے نے چاہا کہ اپنا قبضہ بزبردستی
اس ریاست پر کرے لڑائی مین بہی اوسنے شکست اوٹہائی آخر انگریزون نے یہہ فیصلہ کیا کہ
کشور سنگہ ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ نقد سالانہ اس ریاست سے لے لیا کرے سنہ ۱۸۳۸ء مین

ظالم سنگہ مرگیا اور اوسکا فرزند مادہو سنگہ جانشین ہوا چونکہ وہ لیاقت اِس امر کی نہین رکھتا تہا اسلیے وہ معزول ہوا اور ۱۸۲۷ع مین رام سنگہ برادرزادے کشور سنگہ نے ریاست پائی اور وزارت متعلق اولاد ظالم سنگہ کے رہی ۱۸۳۴ع مین فوج ریزی مدن سنگہ بن مادہو سنگہ اور رئیس کی آپس مین سخت تکرار ہوئی اور رئیس نے چاہا کہ اوسکو خارج کردے آخر گورنمنٹ انگریزی نے بمنظوری رئیس کے یہہ تجویز کی کہ منجملہ علاقہ ریاست بارہ پرگنے جمعی بارہ لاکہہ روپیہ مدن سنگہ کو دیے جائین اور فوج کمکی جسکا خرچ تین لاکہہ روپیہ سالانہ ہو اوس سے لیا کرے مگر ۱۸۴۴ع مین خرچ اوس فوج کا کم کرکے دو لاکہہ روپیہ باقی رکہا گیا ۱۸۵۷ع کے مفسدہ مین ریاست کی فوج کنٹنجنٹ نے بلوا کرکے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو معہ اوسکے دو پسران کے قتل کر ڈالا چونکہ رئیس کیطرف سے اوس وقت کچہہ مدد صاحب کے بچانے کے باب مین وقوع مین نہین آئی تہی اسلیے ناراضمندی گورنمنٹ کی رئیس پر ہوئی اور حکم ہوا کہ رئیس کی سلامی سترہ ضرب توپ سے کم ہوکر تیرہ ضرب باقی رکہی جائین - رقبہ اس ریاست کا قریب پانچہزار میل مربع کے ہے اور آبادی چار لاکہہ چہتیس ہزار نفر ہے آمدنی سالانہ ریاست کی پچیس لاکہہ روپیہ ایک لاکہہ چوراسی ہزار روپیہ سات سو بیس روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے اور دو لاکہہ فوج کا اور رئیس کو پندرہ ہزار تک فوج ملازم رکہنے کی اجازت ہے ۞

خاندان ریاست جہالاوار

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست کوٹا کی ہے جو ۱۸۳۸ع مین گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے ظالم سنگہ کے پوتے مادہو سنگہ کے بیٹے مدن سنگہ وزیر کوٹا کو ریاست سے بنظر حقداری اوسکی کے علیحدہ ہوکر عطا ہوئی اور اسی ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسپر قرار پایا اور خطاب مہارانا کا ملا ۱۸۴۵ع مین مدن سنگہ مرگیا اور پرتہی سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا مفسدہ ۱۸۵۷ع مین یہہ رئیس خدمات لائقہ بجا لایا اور اکثر صاحبان انگریز کو اوس نے اپنی حفاظت مین رکہا اور مفسدون کے ہاتہہ سے اونکی جان بچائی - آمدنی اس ریاست کی چودہ لاکہہ روپیہ سالانہ

رقبہ دو ہزار پانسو میل مربع آبادی دو لاکھہ بیس ہزار نفر ہی کی فوج پانسو سوار اور تین ہزار پیادہ
پیادہ پندرہ ضرب توپ کی سلامی اسّی ہزار روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے ❊

خاندان ریاست قرولی

صاحبان انگریز کے دخل کے وقت مہاراجہ ہر بخش پال مالک اس ریاست کا تھا اور پچیس ہزار نقد
سالانہ خراج مہاراجہ پونا سرکار مرہٹا کو دیتا تھا پھر حسب اقرار دفعہ شرط چہارم عہدنامہ پونا کے یہہ
ریاست گورنمنٹ کے تحت مین آئی تو انگریزون نے یہہ خراج راجہ کو معاف کر دیا اور قرار پایا کہ راجہ
حسب ضرورت انگریزون کو مدد فوج سے دیگا ۱۸۲۵ء مین درجن سنگہ ہمشیرزادہ بلونت سنگہ رئیس
بہرت پور نے سرکشی کی تو اس راجہ نے خلاف مرضی حکام انگریز کے درجن سنگہ کی مدد کی اور راجہ بہرت پور
کا دشمن بنا مگر بعد فتح بہرت پور کے پہر انگریزون کا مطیع ہو گیا ۱۸۳۷ء مین ہر بخش پال مر گیا
اور اوسکا متبنے پرتاب پال جانشین ہوا وسنے بیس برس ریاست کی اور ۱۸۴۸ء مین فوت ہوا
اور بسبب لاولدی اوسکے امراؤنے ایک طفل خوردسال نرسنگہ پال نام کو جانشین کیا چونکہ ایک لاکھہ
چون ہزار تین سو سترہ روپیہ قرضہ گورنمنٹ کا اس ریاست کے ذمی تہا اوسکے ادا کی تدبیر کے لیے
ایک صاحب ایجنٹ قرولی مین مامور ہوا کہ وہ انتظام ریاست کا اپنی قبضہ مین رکھی ۱۸۵۲ء مین
نرسنگہ پال بھی مر گیا اور بہرت پال کا ایک رشتہ دار بعیدہ ریاست کا جانشین ہوا مگر اسکے
جانشینی گورنمنٹ نے منظور نہ کی اور تجویز ضبطی ریاست کی درپیش ہوئی وہ تجویز ولایت سے
نامنظور ہوئی اور مدن پال نام جو رشتہ دار قریبی ریاست کا تہا جانشین بنا اور مداخلت
پولٹیکل ایجنٹ کی ریاست سے موقوف ہوئی ۱۸۵۷ء مین بوقت مفسدہ فوج یہہ راجہ
وفادار و خیرخواہ سرکار انگریزی کا ہوا اور اوسکے عوض مین اسکو رقم قرضہ انگریزی جو ذمہ
راجہ کے بتعداد ایک لاکھہ سترہ ہزار روپیہ کی تھی معاف ہوئی اور ایک خلعت گران بہا عطا
ہوا اور سلامی توپ کی پندرہ ضرب سے بڑھ کر سترہ ضرب ہوگئی اختیار متبنے کرنے کا بھی راجہ
کو ملا اس ریاست کا رقبہ ایکہزار آٹھہ سو اٹھتر میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھہ اٹھاسی

ہزار نفری کی اور آمدنی قریب تین لاکھہ روپیہ سالانہ اور فوج قریب دو ہزار نفری کی ہے ؀

خاندان ریاست کشن گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست جودہ پور کی ہے اور پرتھی سنگہ راجہ یہان کا ۱۸۴۰ء مین اس ریاست پر منظوری کلیان سنگہ اپنے باپ کے قائم ہوا گورنمنٹ نے اوسکو اپنی حفاظت مین رکھا اور واضح ہو کہ پہلا راجہ کشن گڈہ جو ۱۶۱۳ء سے اس ریاست کا مالک تہا راجہ پرتھی سنگہ کا باپ کلیان سنگہ تہا مگر بسبب دیوانہ مزاجی کی اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اور ٹہاکر فتحگڈہ وغیرہ سردار جو اوسکے دشمن تہے باعث اوسکے انتظام کے ہوئی اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اسلیے سب سردار راجہ پرتھی سنگہ اسکے بیٹے کی حکومت پر راضی ہوئی گورنمنٹ نے بہی یہہ امر منظور کیا اور کلیان سنگہ نے اپنی مرضی سے ریاست اپنے بیٹے پرتھی سنگہ کو دیدی اوس روز سے یہہ ریاست بقبضہ پرتھی سنگہ اور اوسکی اولاد کی سمجہی گئی - رقبہ اس ریاست کا سات سو میل مربع ہے اور آبادی ستر ہزار آدمی کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی دو سو پچاس سوار اور تین سو پیادہ تیس ضرب توپ فوج ریاست ہے پندرہ ضرب توپ کی سلامی یہہ ریاست انگریزی سرکار کو کچہہ خراج نہین دیتی اور نہ کچہہ خرچہ فوج کا اسکے ذمہ ہے ؀

خاندان ریاست دہولپور

یہہ خاندان قوم جاٹ سے ہے اور باجے راؤ پیشوا مرہٹا کے وقت اس خاندان کا بزرگ لکندر سنگہ اوسکے دربار کا ایک امیر اور مشہور رانا گوہد کا تہا جب مرہٹون نے بمقام پانی پت احمد شاہ ابدالی کے جنگ مین شکست فاش کہائی تو لکندر سنگہ کے چچے نے مرہٹا کی حکم سے سرکشی اختیار کی اور صاحبان انگریز کے ساتہہ سازش کرکے اوس نے قلعہ گوالیار پر بہی قبضہ کرلیا اوسوقت لکندر سنگہ نے بہی انگریزون کو اپنا مالک سمجہا اور اقرار کیا کہ ایک تو وہ علاقہ انگریزی پر حملہ نکرے دوسرے دشمنون کے حملے کے وقت سد راہ ہوتے رہے جو انگریزی فوج بمبئی کیطرف سے آوے وہ یہان آکر آرام پاوے اور انگریزون کی طرف سے بہی اقرار ہوا کہ وہ مدد مہاراجہ کی مقابلہ اوسکے

دشمنون کے کرینگے اور جسقدر ملک مرہٹا کا باتفاق باہم دگر فتح ہوگا اوس مین دونو فریق کا حصہ ہوگا پہر جب ۱۸۰۵ء مین انگریزون نے مرہٹا کے ساتہہ صلح کی تو صلحنامہ مین یہہ بہی درج کردیا کہ جب تک مہارانا گوہد اپنی عہد و قول پر جو انگریزون کے ساتہہ منعقد ہے قایم رہیگا سرکار مرہٹا کو اختیار نہوگا کہ اوسکے ملک مقبوضہ مین دست اندازی کرے بعد اس تحریر کے انگریز مہارانا کیطرف سے بدظن ہوگئی اور اونکو ثابت ہوگیا کہ مہارانا گورنمنٹ انگریزی کے دشمنون کے ساتہہ خط کتابت رکہتا ہی اس لئے اوسکی دوستی ترک کی اور مرہٹون نے موقع پاکر گوہد اور گوالیار دونو علاقے مہارانا سے چہین لیے اور انباجی کلسیا سرکار مرہٹا کیطرف سے حاکم گوہد کا بنا انباجی نے بہی اطاعت مرہٹہ کی چہوڑ دی اور سنہ ۱۸۰۳ء مین سندہیا سے منحرف ہوکر سرکار انگریزی کا مطیع ہوا اور قبول کیا کہ وہ قلعہ گوالیار اور بعض اضلاع جو گورنمنٹ انگریزی کی نیت مین حسب موقع انتظام رانا لکندر سنگہ کو دینے منظور ہین انگریزون کے حوالی کردیگا اور باقی علاقہ بلا ادای خراج اپنی قبضہ مین رکہیگا چنانچہ سرکار انگریزی نے جسقدر علاقہ انباجی کلسیا سے لیا وہ تمام وکمال رانا کیرت سنگہ کو جو وارث و جانشین رانا لکندر سنگہ کا تہا دیدیا اور قلعہ و شہر گوالیار شامل علاقہ انگریزی کے ہوا اسباب مین بہت سی تکرار انگریزون کی مرہٹون کے ساتہہ ہوتی تہی آخر پرگنہ دہولپور و باڑی و راجگیر وغیرہ رانا کیرت سنگہ کو دیا گیا اور دریا چمبل اوسند ہیا اور دہولپور کے درمیان حد فاصل قرار پائی مہارانا کیرت سنگہ بڑی عمر پاکر سنہ ۱۸۳۶ء مین مرگیا اور اونکی جگہہ بہگونت سنگہ نے ریاست پائی اوس نے سنہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین مد معفرورین گوالیا رکی کی اور اونکی جان کا حافظ ہوا مگر مہارانا کی وزیر دیو ہنس نے اضلاع آگرہ کی دیہات کو غارت کرکے گورنمنٹ انگریزی کو اپنے سے ناراض کرلیا چنانچہ بعد اختتام مفسدہ وزیر بنارس مین نظربند اور مہارانا بعوض خیرخواہی سرکار کے مورد تحسین سمجہا گیا اس ریاست کا دیوان اعلے متوفی حکیم عبدالغنی خان بڑا لایق و دیانتدار تہا وہ اسی سال یعنے سنہ [illegible] مین بقضای الہی مرگیا رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چہہ سو چہبیس میل مربع ہے آبادی پانچ لاکہہ نفری کی و آمدنی

سالانہ ریاست کی چھ لاکھ روپیہ ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے -

خاندان ریاست بہرت پور

بنیاد اس ریاست کی ایک شخص برج نام قوم جاٹ نے قائم کی جسکے قبضہ مین موضع سنسنی پرگنہ
دیگ تہا اوس نے بہت سا علاقہ غارت کرکے استقامت بہم پہونچائی پہر ہنگام ضعف سلطنت
مغلیہ کے برج کے پرپوتہ سورج مل نے بہت سا شاہی علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا وہ ۱۷۶۳ء مین قتل
ہوا اوسکے پانچ بیٹے تہے منجملہ اون کے تین بیٹون نے تو ایک دوسرے کے بعد راج کیا جب چوتہا فرزند
نول سنگہ جانشین ہوا تو رنجیت سنگہ اوسکے بہائی سورج مل کے پانچوین بیٹے نے سرکشی کی اور نجف خان
دہلی سے اوسکا مددگار ہوا جب امدادی فوج فتحیاب ہوئی تو کل علاقہ نجف خان کے قبضہ مین
آگیا صرف قلعہ بہرت پور رنجیت سنگہ کی قبضہ مین رہا کچہ عرصہ کے بعد نجف خان نے سورج مل کی
بیوہ کو نو لاکہہ روپیہ کا علاقہ واپس کیا جب نجف خان مرگیا تو بہرت پور کے علاقے پر سندہیا
مرہٹا کا تسلط ہوگیا مگر حسب درخواست بیوہ سورج مل کے اوس نے بہی علاقہ جمعی دس لاکہہ روپیہ
اوسکے حوالے کردیا پہر بجلدوے خدمات شایستہ جو راجہ رنجیت سنگہ نے جنرل پیرون صاحب کے
حضور مین کین تہین تین پرگنے جمعی چار لاکہہ روپیہ اوسکو ملے وہ بہی اوس علاقے کی شامل
ہوسکے پہر چودہ پرگنے اب بہی بہرت پور کی ریاست کے مشہور ہین سنہ ۱۸۰۳ء جنگ مرہٹا مین جو سنہ ۱۸۰۳ء
مین انگریز مرہٹون کے ساتہ لڑے تہے انگریزون کی دوستی راجہ رنجیت سنگہ کے ساتہ ہوئی
اور اضلاع کشن گڈہ و ریواڑی و گوکل و ساہر و ٹپی و کہتو و راوسکو ملے بعد جنگ دیگ کے ہولکر
مرہٹا نے قلعہ بہرت پور مین پناہ لی اور لارڈ لیک صاحب نے اوسکے تعاقب مین بہرت پور جاکر
رنجیت سنگہ سے ہولکر کو مانگا جب وہ نے ندیا تو بہرت پور کا محاصرہ عمل مین آیا راجہ رنجیت سنگہ
نے سخت سخت محاربے انگریزون کے ساتہ کیے اور چار مرتبہ بکمال جوانمردی انگریزی فوج کے
حملے کو روکا جس مین تین ہزار سپاہی انگریزی مارا گیا افسر بہی بہت سے کام آئے اون معرکون کے
بعد رنجیت سنگہ نے مآل کار کو سوچا اور بسبب مسدودی رسد وغیرہ بواعث کے قلعہ کی

انگریزون سے کردیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا بیس لاکہہ روپیہ نقد معاوضہ
نقصان کا بہی دینا منظور کیا جس مین سے سات لاکہہ روپیہ اوسکو معاف ہوئے اور جسقدر علاقے
اوسکو بجلدوے خدمت ملے تہے وہ سب سرکار انگریزی نے ضبط کرلئے اور وہی قدیمی علاقہ بدستور
اوسکے پاس رہا راجہ رنجیت سنگہ ۱۸۰۵ع مین مرگیا اوسکے چار بیٹون مین سے بڑا بیٹا راجہ رندہیر سنگہ
جانشین ہوا اوس نے اٹہارہ سال ریاست کی اور ۱۸۲۳ع مین مرگیا اوسکے بعد راجہ بلدیو سنگہ
نے ریاست پائی اٹہارہ مہینے کے بعد وہ بہی فوت ہوا اور بلونت سنگہ اوسکا بیٹا جو پندرہ
سال کی عمر کا تہا جانشین ہوا اوسپر درجن سال اوسکا ماموں غالب آیا اور اوسکو قید کرکے خود مالک
و متصرف بن بیٹہا چونکہ اوسکی جانشینی انگریزون کی مرضی کے برخلاف تہی اور اوس نے
مرہٹون سے سازش کرکے سامان جنگ وغیرہ کا درست کرلیا تہا اسلیے انگریزی فوج اوس
کی سرکوبی کو مامور ہوئی اور ۱۸۔جنوری ۱۸۲۶ع کو بہرت پور پر حملہ ہوا لڑائی مین درجن سنگہ
نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر الہ آباد کو بہیجا گیا اوسکے اخراج کے بعد پہر راجہ بلونت سنگہ
خوردسال باجازت گورمنٹ انگریزی کے جانشین ہوا اور اوسکی والدہ کارپرداز مقرر
ہوئی اور ایک انگریز پولٹیکل ایجنٹ واسطے نگرانی انتظام سلطنت کے مامور ہوا کچہہ عرصہ کے
بعد رانی کی مداخلت امور ریاست سے برطرف ہوئی اور ایک مجمع سرداران ریاست کا
بنام نہاد کونسل قرار پایا ۱۸۳۵ع مین بعد بلوغ مہاراجہ بلونت سنگہ کے اختیار کلی اوسکے سپرد
ہوا اوس نے اٹہارہ برس راج کیا اور ۱۸۵۳ع مین فوت ہوا اوسکی جگہہ مہاراجہ جسونت سنگہ
خوردسال جانشین ہوا اور ریاست کا انتظام پانچ کس سردارون در صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے
تفویض ہوا اور رقبہ اس ریاست کا ایکہزار نوسو چہتر میل مربع ہے اور آبادی چہہ لاکہہ
پچاس ہزار نفری کی آمدنی اکیس لاکہہ روپیہ انگریزی خراج مقرر نہین ہے اور نہ کسی طرح
کی فوج کا خرچہ ریاست کے ذمے ہے تین ہزار تین سو اڑشہہ پیادہ اور دو ہزار دو سو سوار
اور تین سو تیرہ سپاہ توپخانہ کی ہے سلامی مہاراج کی سترہ ضرب توپ کی ہے ۔

خاندان ریاست الور

یہہ علاقہ متصل اور چند ریاستون خورد کے ہے اور پہلے علاقہ متعلقہ اس ریاست کا مہاراجہ
جے پور و بہرت پور کے متعلق تہا حصہ جنوبی اسکا ہنگام خوردسالی مہاراجہ جی پور کے مسمی
پرتاب سنگہ نے جو قوم کا مراکہا راجپوت تہا سنہ ۱۷۷۱ء مین غصبا لی لیا پہر مقام ماچڑی بہرت پور کے
علاقے مین سے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا پرتاب سنگہ کی وفات کے بعد بختاور سنگہ پسر متبنی اوسکا
جانشین ہوا اوسکے ساتہہ اول رابطہ گورنمنٹ انگریزی کا شروع ہوا راجہ بختاور سنگہ پسر متبنی کی
طرف سے نواب احمد بخش خان وکیل حاضرباش حضور لارڈ لیک صاحب بہادر کے تہا اوس نے جنگ مرہٹہ
مین بڑی بڑی خدمتین کین اوس کے عوض مین احمد بخش خان کو سرکار انگریزی نے علاقہ
لوہارو تو راجہ الور کیطرف سے دلایا اور علاقہ فیروزپور خود عنایت کیا اونہین ایام مین ریاست
الور کی انگریزی حفاظت وحمایت مین آگئی اور وہ چند اضلاع جو سرکار انگریزی نے ریاست
بہرت پور سے واپس کیے اس ریاست کے متعلق کردیے سنہ ۱۸۱۱ء مین انگریزون کو دریافت
ہوا کہ راجہ الور نے جے پور کی ریاست کے بعض امور مین مداخلت کی ہے اور محمد شاہ خان نام
ایک پٹہان کے ساتہہ اقرار کیا ہے کہ وہ ضامن بابت ادای ڈیڑہ لاکہہ روپیہ یا ہوا ری خرچ
فوج کا واسطے تقرری مقدار ستے جے پور کے ہوگا چونکہ یہہ مداخلت عہدنامہ کے برخلاف تہی
اس لیے عہدنامہ جدید راجہ سے درباب عدم مداخلت کسی امر مین ریاست غیر مین لیا گیا سنہ ۱۸۱۱ء
مین راجہ بختاور سنگہ نے قلعہ دہوبی و قلعہ سکراوا وغیرہ علاقجات متعلقہ جے پور پر بزبردستی
قبضہ کرلیا اس لیے گورنمنٹ نے الور پر لشکرکشی کی جب فوج قریب الور کے جا پہونچی راجہ
حاضر ہوگیا اور تین لاکہہ روپیہ خرچہ فوج کا دیکر وہ تمام علاقہ مہاراجہ جے پور کو واپس کیا
سنہ ۱۸۱۵ء مین راجہ بختاور سنگہ مرگیا اور گدی نشینی پر سخت تکرار ہوئی بنی سنگہ جو برادرزادہ
و متبنی راجہ متوفی کا تہا اوسکے حامی سب ہندو سردار تہے اور بلونت سنگہ جو راجہ مرحوم
کا بیٹا غیرمنکوحہ کے پیٹ سے تہا اوس کے مددگار مسلمان امراء ہوئے جنکا سرگروہ نواب

احمد بخش خان تہا آخر دونو فریق مین فیصلہ اس بات پر ہوا کہ بنی سنگہ برادر زادہ و متبنی جانشین ہو
اور بلونت سنگہ وزیر و کارپرداز ریاست کا قرار پایا چونکہ اوسوقت دونو نابالغ تہے اس
[illegible] کی تصدیق گورنمنٹ انگریزی نے بہی کی جب وہ دونو بلوغ کو پہونچے تو بنی سنگہ
نے کل کاروبار ریاست کے اپنے متعلق کر لیے اور بہائی کو قید کر دیا اور نواب احمد بخش خان
کے قتل کی تجویز کی چونکہ یہہ ارادہ راجہ کا چند مصاحبون کے اغوا سے ہوا تہا سرکار انگریزی نے
راجہ سے اونکو طلب کیا راجہ نے انکار کیا اسلیے فوج الور کو ماموری ہوئی ناچار راجہ نے اطاعت کی اور
گورنمنٹ کے حکم سے بلونت سنگہ وغیرہ وارثان راجہ بختاور سنگہ مرحوم کے لیے علاقہ جس مین نصف
نقد اور نصف جاگیر تہا مقرر کر دیا سنہ ۱۸۵۷ع مین دہلی کے مفسدہ کے بعد راجہ بنی سنگہ مر گیا
اور شیودان سنگہ اوسکا بیٹا بعمر بارہ سال جانشین ہوا اوسپر مصاحبان اہل اسلام حاوی ہو گئے
یہہ امر سرداران ہنود قوم راجپوت کو ناگوار گذرا اسلیے وہ سب لوگ ریاست سے نکالے گئے
اور حکم ہوا کہ بنارس مین جاکر زیر حراست رہین اور ایک انگریز پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکر
انتظام ریاست کا کرے سنہ ۱۸۶۳ع مین راجہ شیودان سنگہ بعمر بلوغ پہونچا اور کل انتظام
ریاست کا اوسکے سپرد ہوا مگر بسبب عیاشی و بیخبری اوسکی کے پانچ چہہ برس مین ریاست
کا انتظام خراب ہو گیا اسلیے پہر مداخلت انگریزی ریاست مین ہوئی اور اب تک ہے - رقبہ اس ریاست
کا تین ہزار تین سو میل مربع ہے مردم شماری دس لاکہ آدمی کی سولہ لاکہ روپیہ آمدنی سالانہ ہے دو ہزار
پیادہ ڈیڑہ ہزار سوار ریاست کی فوج ہے گورنمنٹ کسی طرح کا فوج کا خرچ ریاست سے نہین لیتی -

خاندان ریاست بیکانیر

پہلے اس علاقہ مین قوم جاٹ بہی سکونت پذیر اور خود مختار رہتے تہے اور علاقہ چہوٹی چہوٹی ریاستون پر
تقسیم تہا پہر بسبب نا اتفاقی باہمی اونکے راجہ بیکا سنگہ نے جو ایک شخص فرزندان خاندان راجہ جودہ پور تہا
اس ملک کو فتح کیا علاقہ بہٹیان اور جسلمیر کا بہی اوسنے لیا شہر بیکانیر کی آبادی کی بنیاد رکہی بعد
آبادی اس شہر کے وہ سنہ [illegible]ع مین مر گیا اور ریاست اوسکی اولاد مین رہی چوتہی پشت مین [illegible]

جب مالدیو راے سنگہ ۱۵۶۲ء میں جانشین ہوا تو اوسنے اکبر بادشاہ کی اطاعت منظور کرلی اور اکبر بادشاہ نے اپنی فوج سواری کا اوسکو افسر بنایا اور باون پرگنی مع علاقہ ہانسی وحصار اوسکی جاگیر مین دی اوسکے بعد بہی پشت بپشت اس خاندان کے راجہ اس ریاست پر قائم ہوتے چلے آے آخر ۱۸۰۸ء میں راجہ ... سنگہ نے ریاست پائی چونکہ اوسپر راجہ جودہ پور وغیرہ نے چند بار حملہ کیئے اور چاہا کہ اوسکا علاقہ چہین لین تو اوسنے گورنمنٹ انگریزی کی حمایت طلب کی چونکہ اوسوقت حکام مرہٹا اور گورنمنٹ انگریزی کے درمیان عہد ہوچکا تہا کہ جو ریاستین دریاے جمن کے مغرب کیطرف ہین اونمین کسی طرحکی دست اندازی و معاملہ انگریزون کا نہوگا اسلیے گورنمنٹ نے راجہ کی درخواست نامنظور کی آخر جب جنگ قوم پنڈارا کی شروع ہوئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی حفاظت مین آگئی چونکہ اس ریاست نے کبہی خراج اپنے علاقہ کا مرہٹون کو نہین دیا تہا انگریزون نے بہی اسکو اداے خراج سے معاف رکہا ۱۸۲۸ء کے مین راجہ سورت سنگہ مرگیا اور اوسکا بیٹا رتن سنگہ جانشین ہوا اوسکا تنازع درباب حدود علاقہ راجہ جیسلمیر کے ساتہہ ہوگیا اور نوبت بجنگ پہونچی آخر گورنمنٹ نے درمیان آکر بثالثی مہارانا اودے پور اوسکا فیصلہ کرادیا ۱۸۵۱ء مین راجہ رتن سنگہ فوت ہوگیا اور راجہ سردار سنگہ نے ریاست پائی اس رئیس نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی خدمات لائقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور جسقدر انگریز مفسدون کے خوف سے بہاگ کر اسکے پاس پناہ گزین ہوئے اونکو اسنے اپنے پاس پناہ دی اور بمقابلہ مفسدان ہانسی حصار بہہ مددگار سرکار انگریزی کا رہا اس خدمت کے انعام مین اکتالیس موضع ضلع سرسہ سے اوسکو ملے ۱۸۷۲ء مین یہہ راجہ مرگیا چونکہ اسکا کوئی متبنے اور اصلی وارث باقی نہ تہا راجہ کی رانی نے ایک طفل خوردسال کو جو اسی خاندان سے ہے متبنے کرکر اوسکی گدی نشینی کی تجویز کی سرقبہ اس ریاست کا ستر ہزار چہہ سو چہتر میل مربع ہے اور آبادی پانچ لاکہہ اٹہتالیس ہزار نفری کی آمدنی قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے فوج دو ہزار ایکسو سوار اور ایک ہزار پیادہ اور تیس ضرب توپین مین سرکار انگریزی کچہہ خراج اس ریاست سے نہین لیتی اور نہ کچہہ خرچہ فوج کا اس ریاست پر مقرر ہے

خاندان ریاست جیسلمیر

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاست ہے جب دخل انگریزون کا ہندوستان مین ہوا تو مہارادل مولراج اِس علاقہ کا رئیس تہا جس نے سنہ ۱۷۶۲ء مین گدی پائی تہی اور اپنے علاقہ کو اوس نے مرہٹون کے تاخت وتاراج سے بچایا سنہ ۱۸۱۸ء مین اوس نے اطاعت انگریزون کی قبول کی مگر بسبب اسکے کہ اوس وقت گورنمنٹ کو دریای جمن کے مغربی علاقی مین حسب شرط عہدنامہ کے دست اندازی کا اختیار نہ تہا درخواست جسکی منظور نہوئی سنہ ۱۸۱۸ء مین یہہ علاقہ انگریزی حفاظت مین آگیا اور یہہ ریاست نسلاً بعد نسلٍ راجہ کو ملی مہارادل مولراج سنہ ۱۸۲۰ء مین فوت ہوا اور اوسکے بعد پوتا گج سنگہ نے ریاست پائی چونکہ ظالم سنگہ مدارالمہام اس ریاست نے بوقت تحریر عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے گورنمنٹ سے یہہ حکم حاصل کرلیا ہوا تہا کہ عہدہ کارپردازی واہتمام ریاست ہمیشہ کے لئے اوس کے متعلق رہیگا اسلئے اب بہی وہی مہتمم مقرر ہوا مگر اوس نے اپنے ظلم وتعدی سے تمام علاقے کو برباد کردیا مہارادل کے قریبی رشتہ دارون کو قتل کر ڈالا تجارت بہی موقوف ہوگئی رعایا بہاگ کر چلی گئی سنہ ۱۸۲۴ء مین ظالم سنگہ مرگیا امراؤنے چاہا کہ اب بڑا بیٹا اوس کا مہتمم مقرر ہو مگر مہارادل نے اوسکو قید کرلیا انگریزون نے بلحاظ آبادی ملک کے اوسکی وزارت نامنظور کی سنہ ۱۸۴۳ء مین جب انگریزون نے سندہ کا ملک فتح کیا تو قلعجات شاہ گڈہ وگورسیا وکنٹورا جو علاقہ جیسلمیر سے جہنگر شامل سندہ کے ہوگئے تہے میر علی مراد حاکم سندہ گورنمنٹ کے حکم سے حوالہ اس ریاست کے کردیئے سنہ ۱۸۴۶ء مین گج سنگہ مرگیا اور اوسکی بیوہ نے رنجیت سنگہ نامی کو بسبب لاولدی اپنے گدی دی - رقبہ جیسلمیر کا بارہ ہزار دوسو باون میل مربع ہے اور آبادی تہتر ہزار سات سو نفر محاصل پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ فوج ایکہزار سپاہی پندرہ ضرب توپ کی سلامی ہے *

ریاست سروہی

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاستون مین سے ہے اور ابتدا خاندان سے پشت بہ پشت اس خاندان کے راجے جانشین چلے آتے سنہ ۱۸۱۸ء مین راؤ شیو سنگہ حسب تجویز رعایا اور سرداران ریاست کے رئیس سروہی مقرر ہوا ادہر بڑا بہائی اوسکا پہلا فرمانفرما جسکا نام اودی بہان تہا

تھا بباعث ظلم و تعدی و زیادتی کے معزول ہو کر مقید ہوا راجہ مان سنگہ رئیس جودہ پور جو اس
ریاست کو اپنے زیر حکومت تصور کرتا تہا اودے بہانجے کا حامی بنا اور فوج اوسکی رہائی کے
لیئے مامور کی مگر کامیاب ہوا اور اودی بہانجی تاحیات قید مین رہکر ۱۸۴۰ء مین مرگیا پہر راجہ
اودیپور نے اس ریاست پر فوج کشی کی اور رجہ شیو سنگہ نے اوسکے ہاتہہ سے تنگ آکر گورنمنٹ
انگریزی کی مدد طلب کی اور اطاعت مین آیا اور سوائے شرائط مندرجہ عہدنامہ کے یہہ بہی قرار کیا کہ
کل آمدنی سالانہ سے شش آنہ فی روپیہ خراج گورنمنٹ کو راجہ دیا کریگا گورنمنٹ نے اوسکی درخواست
منظور کی اور حکم دیا کہ اگر بعد وفات شیو سنگہ کے کوئی وارث شرعی اودے بہانجی کا ہوگا تو
ریاست حق اوسکا تصور کیا جائیگا شیو سنگہ کی اولاد مستحق نہ سمجہی جائیگی مگر جب اودے
بہانجی مرگیا اور اوسکا کوئی وارث باقی نرہا تو شیودان سنگہ ہی مالک بالاستقلال قرار پایا
اور اوسکا بیٹا ولیعہد سمجہا گیا بعد مداخلت انگریزی کے بسبب سرکشی بعض ٹہاکرون کے نئی
فوج بہرتی ہوئی اور پچاس ہزار روپیہ نقد بے سود گورنمنٹ نے ریاست کو دیا اور تین حصے
محصول پرمٹ کے اوس کے عوض مین لینے منجملہ اون ٹہاکرون سرکش کے ایک ٹہاکر نیمچ کا بڑا
قوی اور صاحب جاہ تہا اوسکو گورنمنٹ نے اوس کے علاقے پر بحال رکہا اور چہہ آنے دلوانے
تجویز کئے سنہ ۱۸۴۵ء مین کہیہ مین کوہ آبو کی واسطے قائم کرنے مقام ہواخوری صاحبان انگریز
کے گورنمنٹ نے راؤ سے لی اور راؤ نے دیدی مگر یہہ شرط کی کہ اوس مین گاؤکشی نہوا کرے
سنہ ۱۸۴۸ء مین حسب درخواست راؤ کے منظر اوہنے زر قرضہ انگریزی جو قریب ۲ لاکہہ روپیہ کے تہا
ریاست آٹہہ سال کیلئے حوالے گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی سنہ ۱۸۶۱ء مین بسبب نالیاقتی
راؤ کے امید سنگہ اوسکے بیٹے کو ریاست دی گئی اور راؤ کی فقط عزت و توقیر باقی رہی کچہہ
عرصہ کے بعد راؤ مرگیا اور امید سنگہ رئیس بنا اوسکے تین بہائی وتہے وہ مستعد فساد کے ہوئے
آخرکار گذارہ پاکر راضی ہوئے سنہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین یہہ ریاست خیرخواہ و وفادار
سرکار انگریزی کی ہوئی اوسکے عوض مین نصف جمع خراج ادائی جو مبلغ پندرہ ہزار

روپیہ سالانہ مقرر تہا معاف ہوکر مبلغ سات ہزار — پانسو آٹھہ روپیہ قرار پایا - اس ستہیا کا کل
رقبہ تین ہزار میل مربع ہے آبادی پندرہ ہزار نفری کی جمع محاصل سالانہ اسی ہزار سات سو
روپیہ ہے اور سپاہ اونہتر سوار اور دوسو تئیس پیادہ اور پندرہ ضرب توپ ہے کسی طرح کی فوج اس
ریاست کو دینی نہین پڑتی ۞

خاندان ریاست دونگرپور

یہہ ریاست خاندان اودے پور سے شمار کیجاتی ہے جب سلطنت چغتائیہ مین ضعف آیا تو یہہ
ریاست بہی اور راجپوتانہ کی ریاستون کی طرح مرہٹون کی ماتحت ہوگئی اول یہہ تجویز قرار
پائی کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ محاصل اسکا تینون خاندان یعنی سندہیا اور ہولکر اور دہار آپسمین
تقسیم کرلیا کرینگے مگر آخرکار دہار کا خاندان غالب آیا اور اوسنے اپنی حقیت اسپر قائم کی سنہ ۱۸۱۸ع
مین یہہ ریاست انگریزی ماتحتی مین آئی اور مہارادل جسونت سنگہ مطیع ہوا انگریزون نے بسبب شورش
ملک و نالیاقتی اور عیاشی جسونت سنگہ کے اوسکو معزول کرکے اسکے پسر متبنی دلیپ سنگہ کو جو پوتا
ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا تہا رئیس مقرر کیا سنہ ۱۸۴۴ع مین گدی پرتاب گڈہ کی بہی دلیپ سنگہ
کو ملی اور تجویز درپیش ہوئی کہ دونگرپور اور پرتاب گڈہ کو شامل کرکے ایک ریاست مقرر کیجائے
یا راجہ دونگر کیسیکو متبنے کرکے پرتاب گڈہ مین مقرر کریے یا پرتاب گڈہ سرکار انگریزی مین ضبط ہو
آخر گورنمنٹ نے یہہ حکم صادر کیا کہ اودے سنگہ پسر نابالغ ٹہاکر ساہ بلی کو دلیپ سنگہ متبنے کرکے
دونگرپور مین قائم کرے اور خود حاکم پرتاب گڈہ کا رہے مگر بعمر نابالغی اودے سنگہ کی حکومت
دونگرپور کی بہی اپنے متعلق رکہی اوسوقت بہی جسونت سنگہ معزول نے بہت سی کوشش کی
کہ کسی طرح سے دوبارہ حکومت اوسکی دونگرپور مین ہوجائے اور ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر مسکلا
کو اپنا جانشین قرار دیوے مگر یہہ سعی اوسکی رائگان گئی بلکہ حکم ہوا کہ وہ نظربند ہوکر متہرا مین
قیام پذیر رہے دس ہزار دوسو روپیہ سالانہ گذارہ پاوے سنہ ۱۸۵۲ع مین بسبب بدنظمی دلیپ سنگہ
کے حکومت اوسکی دونگرپور سے اوٹہائی گئی اور ایک ہندوستانی ایجنٹ خبرگیر ریاست کا

تا ایام نابالغی اودے سنگہ کے سرکار انگریزی کیطرف سے بامور ہوا - رقبہ اس ریاست کا پہزار سیل مربع آبادی ایک لاکہہ آدمی کی آمدنی بعبادای خراج ہو خرچہ فوج و جاگیرداری قریب بہتر ہزار روپیہ کے ہے سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہی کسی فوج کنٹنجنٹ وغیرہ کا خرچ اس ریاست سے نہین لیا جاتا ذاتی فوج ریاست کی ایکسو پچیس سوار اور دوسو پیادہ ہے ❖

خاندان ریاست بانسواڑہ

علاقہ اس ریاست کا ایک جزو علاقہ میواڑ کا ہے جو انگریزی حکومت سے پہلے ہی اوسکی ماتحتی سے آزاد ہوچکا تہا ۱۶ ستمبر ۱۸۱۸ء مین انگریزون کی ماتحتی مین آیا اور عہدنامہ راے اسید سنگہ کے نام سے منعقد ہوا جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا بہوانی سنگہ جانشین ہوا پہر اوسکا متبنے بہادر سنگہ پہر لچہمن سنگہ متبنی بہادر سنگہ کا جانشین ریاست کا ہوا جو اب موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا ایک ہزار پانسو میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکہہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی تین لاکہہ روپیہ سالانہ اسمین سے ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ کی تو جاگیردار ہین اور باقی رئیس لیتا ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے

خاندان ریاست پرتاب گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ خاندان اودی پور کی ہے پہلے یہہ ہولکر مرہٹہ کے ماتحت تہی مگر ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہوئی اور چہپن ہزار آٹھہ سو تاسی روپیہ خراج اسپر قرار پایا اب رئیس اس ریاست کا دلیپ سنگہ پوتا رئیس پرتاب گڈہ کا ہی جو پہلے ڈونگر پور کا رئیس تہا - رقبہ اس ریاست کا ایک ہزار چار سو ساٹہہ میل مربع آبادی ایک لاکہہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی بعد مجرائی خراج انگریزی دو لاکہہ باسٹہہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ اوس مین سے قریب دو لاکہہ روپیہ کے جاگیردار ہین باقی رئیس لیتا ہی کسیطرح کی فوج کا خرچ ریاست کے ذمہ نہین ہے اور سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے ❖

خاندان سیندہیا مرہٹہ یعنے ریاست گوالیار

راناجی جو اول اس خاندان سیندہیا مین نامی اور مشہور سردار ہوا ہے وہ ابتدا مین کفش بردار

برادر بالاجی راو پیشوا کا تہا مگر اوس نے اس کمینہ کام کو ایسی خوبصورتی اور ہوشیاری کے
ساتہہ انجام دیا کہ مالک نے اوس سے خوشنود ہو کر اوسکو عہدہ خاص پاگا یعنے خاص طبع ملی کا افسر
مقرر کر دیا اس خدمت سے وہ بہت جلد ترقی کر کر بڑا نامی سردار بنگیا اور ملک مالوا مین جہان اوسکی
جاگیر تہی مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا مادہوجی سیندہیا رئیس بنا یہہ شخص احمد شاہ ابدالی کے جنگ مین
زخمی شدید ہو کر بہاگ گیا پہر جب سنہ ۱۷۶۱ع مین مرہٹے پہر ہندوستان مین آ گئے تو اون مین بڑا سردار بہی
مادہوجی سیندہیا تہا اسکی فوج نے جس مین اہل فرانس افسر تہے اسکو کل ہندوستان کا حاکم بنادیا
اور وہ اوسوقت برائے نام ملازم مہاراجہ پیشوا مرہٹا کا کہلاتا تہا اصل مین خود مختار تہا اوسوقت
انگریزون نے چاہا کہ اس سے صلح کرین مگر اسنے اپنے غرور اور بلند نظری سے نمانا آخر جب انگریزی
فوج بنگالے سے آ کر اسپر حملہ آور ہوئی اور لڑائی مین اسنے شکست کہائی تو ۱۳۔ اکتوبر
۱۷۸۱ع کو اسنے انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور یہ اقرار کیا کہ وہ اور رئیسون کی صلح و صفائی مین
بہی کوشش کریگا بخلاف انگریزون کے کسیکا مددگار نہوگا بلکہ جب دربار پونا کے ساتہہ صلح انگریزون
کی ہو لی تو یہہ ضامن ہوا کہ وہ دونو سرکارین صلحنامہ پر تعمیل کرینگی اس حسن خدمت و شکرانہ مین
انگریزون نے پرگنہ اور شہر بروچ سیندہیا کو دیا اگرچہ از روی عہدنامہ کے مادہوراو سیندہیا کی
خودمالکی درباب معاملات فیمابین اوسکے اور سرکار انگریزی کے قائم ہو چکی تہی مگر اور امور مین
وہ صیح اپنے آپ کو تابعدار دربار پیشوا کا ظاہر کرتا تہا اور طریق عدم جانبداری جو گورنمنٹ
انگریزی نے اوسوقت اختیار کر لیا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہاراجہ سندہیا نے اپنی حکومت تمام
ممالک شمالی ہند مین قائم کر لی حتے کہ تخت دہلی بہی اوسکے اختیار مین آ گیا سنہ ۱۷۹۰ع مین جب
مہاراجہ پیشوا اور نواب حیدرآباد اور انگریزون نے درباب استیصال سلطان ٹیپو کی اتفاق
کیا تو اوسنے اپنا متفق ہونا بدین شرط منظور کیا کہ گورنمنٹ تا ایام مہم اوسکے ملک کی
حفاظت کرے اور بمقابلے راجپوت رئیسون کے اوسکی مدد کرے یہہ امر انگریزون نے منظور نکیا
اور سیندہیا در پردہ بدخواہ انگریزون کا رہا سنہ ۱۷۹۴ع مین مادہوجی سیندہیا مرگیا اور

اور اوسکے برادرزادے کا بیٹا دولت راو سیندہیا جانشین ہوا اوس نے بعد وفات مادہو
نارائن پیشوا مہاراجہ پونا کے اوسکے خاندان پر اختیار پاکر باجے راو کو گدی نشین کیا اکثر علاقے
دربار ہولکر کے بہی اس نے لے لیے قلعہ احمد نگر بہی اسکے قبضہ مین آیا جو عین دروازہ علاقہ دربار
پونا اور حیدر آباد کا تہا اس بات پر گورنمنٹ انگریزی کو کمال خطرہ پیدا ہوا مگر اونہین ایام مین دست برسر
انگریزی بہی دربار پونا مین ہو گئی اور دربار برار کی ساتہہ عہدنامہ جدید منعقد ہوکر فوج انگریزی
پونا مین مامور ہوئی دولت راو سیندہیا کو اس بات پر نہایت رشک ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ برار کے
ساتہہ اتفاق کرکے پونا کے عہدنامہ کو منسوخ کرا دیوے آخر فریقین کی طرف سے جنگ کی تیاری ہوئی
اور چند لڑائیوں میں دولت راو نے شکست کہائی اور صلح پر راضی ہوا انگریزون نے اوس وقت
کل ملک خاص ہندوستان اور علاقہ جنوب کوہستان ربتی باستثناے چند دیہات موروثی کے
سیندہیا سے لے لیا اور جن جن رئیسون نے اوس وقت متابعت انگریزی کر لی تہی اون کے سر سے سیندہیا
کی حکومت اوٹہائی گئی اور سیندہیا نے اقرار کیا کہ استیصال سلطان ٹیپو مین دربار پونا او حیدر آباد
کی طرح وہ بہی شامل و مددگار انگریزون کا رہیگا اور چہہ پلٹنین انگریزی علاقہ سرحدی سیندہیا پر
آکر قیام پذیر ہوئین بعد اس انتظام کے انگریزون کو دریافت ہوا کہ دولت راو سیندہیا دربار ہولکر
کے ساتہہ خط و کتابت رکہتا ہے اور علاوہ اوس کی یہہ بہی حرکت اوس سے ہوئی کہ اوس نے
صاحب ریذیڈنٹ کی کوٹہی کو لوٹ کر صاحب کو قید کر لیا اوس پر پہر خصومت برپا ہوئی مگر پہر
آنریبل لارڈ کارنوالس گورنر جنرل بہادر کے اونکی تجویز سے علاقہ گوہد اور گوالیار حوالہ سیندہیا کے
ہوئی اور جو زر نقد پنشن پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ امراے سیندہیا کو بعوض ممالک منضبطہ گوہد
وغیرہ کے دیا جاتا تہا موقوف ہوا اور حد شمالی علاقہ سیندہیا کی دریاے چنبل قرار پایا جسکے رو سے
گورنمنٹ انگریزی مجاز عہدنامہ جدا کرنے کے ساتہہ راجہ اودے پور و جودہپور و کوٹا وغیرہ
ریاستہاے ماتحت سیندہیا کے نرہے اور تمام ریاستین مالوہ و مارواڑ کی سیندہیا کی ماتحت شمار
کی گئین اور سیندہیا کو چار لاکہہ روپیہ سالانہ نقد اور دو لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکی زوجہ رانی

بیہزا بائی اور ایک لاکہہ روپیہ اوسکی دختر جمنا بائی کو گورنمنٹ نے دینا منظور کیا پہر جب جنگ
قوم پنڈارا کا انگریزون کے ساتہہ شروع ہوا تو اونہون نے مہاراجہ سیندہیا سے بہی مدد طلب کی
مہاراجہ پونا نے بہی انگریزون سے برگشتہ ہوکر سیندہیا سے مدد مانگی اور سیندہیا نے اگرچہ بظاہر کوئی
حرکت خلاف نہ کی مگر درپردہ سب کے ساتہہ خط کتابت رکہی اور چاہا کہ بعد جنگ جو فریق غالب
ہو اوسکیطرف ہوجاے اسواسطے انگریزون کیطرف سے اوسکو اطلاع دی گئی کہ اگر تم جانبی دوست
سرکار انگریزی کے ہو تو اپنی فوج مقامات متعینہ پر قایم رکہو جہان سے وہ بغیر حکم گورنمنٹ کے حرکت نکرے
اور قلعجات اوسیرگڈہ اور منڈیا تا اختتام مہم پنڈارا انگریزون کے حوالے کردو اگرچہ اوس حکم کی سیندہیا نے
فوراً تعمیل کی مگر جب قبضہ انگریزون کا قلعہ اوسیرگڈہ پر ہوگیا تو اوس مین سے ایک پروانہ دربار سیندہیا
کا اسمی قلعہ دار بدین مضمون نکلا کہ قلعہ دار مہاراجہ پیشوا کی حکم کی تعمیل کرے جو بخلاف انگریزون کے
رزیڈنسی پونا پر حملہ کریگا چونکہ یہہ مضمون پروانہ کا خلاف عہدنامہ دوستی تہا مہاراجہ کو لکہا گیا
کہ اب قلعہ اوسیرگڈہ و منڈیا ہمیشہ کیلئے سرکار انگریزی کی قبضہ مین رہینگے سال آیندہ مین انگریزون نے
مقام اجمیر و دیگر اضلاع سیندہیا سے لیکر اوس کے عوض مین اور علاقہ اوسکو دیا ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۷ء
مین دولت راو سیندہیا مرگیا اور موکت راو نامی ایک لڑکا گیارہ برس کا جو رشتہ دار مہاراجہ کا
تہا جانشین ہوا اور دولت راو کی پوتی کے ساتہہ اوسکی شادی ہوئی عالیجاہ مہنگو راو
سندہیا اوسکا خطاب قرار پایا اور رانی بیزا بائی کارپرداز و مختار مقرر ہوئی کچہہ عرصہ کے بعد
رانی نے چاہا کہ جانشین خوردسال کو قید کرلے اور خود مالک راج کی بنے اسواسطے وہ بہاگ کر
صاحب رزیڈنٹ کے پاس چلا آیا اوس پر رانی کی نسبت حکم ہوا کہ وہ ریاست سے نکلجاوے چنانچہ
وہ نکل گئی اور سنتیس لاکہہ روپیہ نقد خرچ ذاتی روپیہ رانی کا خزانہ بنارس مین جمع ہوا کچہہ
عرصہ کے بعد پہر اوسکو گوالیار مین آنے کی اجازت ہوئی اور رانی سنہ ۱۸۶۲ء تک زندہ رہکر
مرگئی بعد اخراج و بیدخلی رانی کے مہاراجہ کا ماموں کارپرداز مقرر ہوا سنہ ۱۸۴۳ء مین
مہاراجہ مہنگو راو مرگیا اور تارا رانی اوسکی رانی بعمر بارہ سال بے اولاد رہ گئی اور اہل

دربار نے بلاجہ راو سیندہیا پسر بلونت راو کو مہاجی راو کا خطاب دیکر جانشین کیا چونکہ یہہ جانشین آٹھہ برس کا تہا اِس لئے باباصاحب نام ایک امیر مدار المہام و وزیر مقرر ہوا چونکہ باباصاحب خیرخواہ سرکار سیندہیا و سرکار انگریز دونو سرکارون کا تہا گروہ مخالفین نے اوسپر غالب آکر اوسکو ریاست سے نکالدیا اور دادا خاص جی کو وزیر بنایا اوسکے وقت فوج مفسدہ پردازنے بڑی قوت حاصل کی اور اونکا ارادہ ہوا کہ علاقہ سرونج متعلقہ نواب ٹونک پر حملہ کرکے باباصاحب کو کہ وہ اوس جگہہ پناہ گزین تہا پکڑلائین جب ایسی پرشور حالت ہوئی تو گورمنٹ نے صاحب رزیڈنٹ کو ریاست سے بُلالیا اور مہارانی کے نام خط لکہا کہ اگر تم کو دوستی سرکار انگریزی کی منظور ہے تو دادا خاص جی کو حوالے گورمنٹ کے کرو و فوج مفسد کو برخاست کرو اوسپر دربار والون نے دادا خاص جی کو پکڑلیا اور چاہا کہ گورمنٹ کے حوالے کردین مگر مفسد فوج اوسکی حامی ہوئی اور بلوا کرکے اوسکو چہوڑادیا اوسپر فوج انگریزی گوالیار کو روانہ ہوئی اور اہل دربار نے دادا خاص جی کو پکڑکر حوالہ افسران فوج انگریزی کے کردیا اور واسطے تقرری مدار المہام اور تجویز تخفیف فوج کے یہہ بات قرار پائی کہ ۲۶ - دسمبر ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ اور مہاراجہ کی ملاقات افسران انگریزی کے ساتھہ بمقام مہنگوتا ہوگی مگر اوس روز سرکش فوج نے مہاراجہ و مہارانی کو شہر سے نکلنے نہ دیا اسلیے ۲۹ - دسمبر ۱۸۴۳ء کو فوج انگریزی آگے بڑہی اور ایک لڑائی بمقام مہاراجپور فیمابین فوج سیندہیا و انگریزی کے وقوع مین آئی اگرچہ اس لڑائی مین فوج مرہٹا بڑی بہادری سے جم کر لڑی اور انگریزون کا نقصان بہت کیا مگر آخر شکست کہائی اور بہاگ گئی سوائے اوسکے اور دو لڑائیان ایک بمقام مہاراجپور دوسری بمقام پنیہر ہوئیں اون مین بہی انگریز فتحیاب ہوئے اس شکست کے بعد اہل دربار نے اطاعت منظور کی اور اقرار ہوا کہ علاقہ جمعی اٹہارہ لاکہہ روپیہ سالانہ سرکار گوالیار گورمنٹ انگریزی کو بابت صرف فوج کنٹنجنٹ کے دیگی سوائے اسکے اور بہی علاقہ واسطے قرضہ اور مصارف جنگ کی بابت دیا جائیگا بعد ازان فوج مین تخفیف ہوئی اور صرف چہہ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ اور دو سو گولہ انداز اور بتیس ضرب توپ باقی رہین

اور انتظام ملک کا تا صغر سنی مہاراجہ باصلاح و تجویز گورنمنٹ ہونا مقرر ہوا ماجوان [illegible] مین فوج کمپنی نے
ستیعنہ گوالیار نے بلوا کیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بمجبوری گوالیار سے چلا آیا [illegible] مین جب باغی
کی فوج بسرکردگی تانتیا ٹوپی کے گوالیار مین آئی تو مہاراجہ کی فوج نے اوسکو تنہا چھوڑ دیا اسواسطے مہاراجہ
اور اوسکا وزیر دنکر راو بہاگ کر آگرہ مین آئے اور انگریزی فوج نے گوالیار پہونچکر علاقہ پہر مفسدون کے
ہاتھہ سے چھوڑایا اور دوبارہ حوالے مہاراج کے کیا اس وفاداری مین تین لاکھہ روپیہ کا اور علاقہ مہاراج کو
گورنمنٹ سے ملا اور دو ہزار نفری کی ایزادی فوج پیادہ مین اور پانچہزار مقرر ہوئی اور بتیس
ضرب توپ کے عوض چہیاسٹہ ضرب کے رکہنے کی اجازت ہوئی اور بہی عنایات گورنمنٹ کی دربارہ
معافی زر قرضہ وغیرہ کی نسبت اس ریاست کے عمل مین آئین - کل آبادی اس ریاست کی پچیس لاکہہ
نفری کی اور آمدنی سالانہ تہتر لاکہہ نو ہزار ایکسو دو روپیہ منجملہ اوسکے اٹہاون لاکہہ جمع مالگذاری
اور چودہ لاکہہ نو ہزار ایکسو دو روپیہ آمدنی متفرقات سائر وغیرہ باقی آمدنی دیہات جاگیرداران
سے وصول ہوتی ہے مہاراجہ کو خطاب اختر ہند گورنمنٹ سے عطا ہوا ہے اور اونکو اکیس ضرب
توپ کی سلامی ہے *

خاندان ہولکر مرہٹہ یعنی ریاست اندور

رئیس اس خاندان کے ذات کے سودرا قوم گڈریا سے ہین اول جو ان مین سے نامی سردار ہوا وہ ملہار راؤ
نامی مرہٹا تہا جب مرہٹون نے اول ممالک شمالی ہند پر یورش کی تو یہہ بہی فوج کے افسرون مین تہا
آخر چہیاسٹہ سال کی عمر پاکر یہہ مرگیا اور اسکا پوتا مالی راؤ جانشین ہوا اور نو ماہ حکومت کرکے
دیوانہ ہوکر مرگیا اوسکے بعد اوسکی والدہ الیا بائی جسکا خطاب پاکدامن تہا منتظمہ ریاست کی
قرار پائی اور توکا ہولکر فوج کا سالار مقرر ہوا الیا بائی [illegible] مین مرگئی اوسی سال مین توکا
ہولکر نے بہی وفات پائی اوسکے بعد جسونت راؤ توکا جی کا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے
تہا کاربرداز ریاست کا ہوا اسنے [illegible] مین فوج مجموعی مہاراجہ سندہیا و پیشوا کو متصل
پونا کے شکست دی مگر جب فیما بین سرکار پونا اور گورنمنٹ انگریزی کے صلح ہوکر عہدنامہ بمقام

بسبب لکھا گیا تو جسونت راؤ فتح پونا سے نا امید ہو گیا سال آئندہ جب راجہ سندھیا اور راجہ برار شامل
ہو کر سرکار انگریزی کی لڑائی کو سوار ہوئے تو جسونت راؤ نے بھی اون کے ساتھہ شامل ہونیکا وعدہ
کیا مگر جب جنگ شروع ہوئی تو وہ سب سے علحدہ ہو گیا اصل مین اوسکی نیت یہہ تھی کہ سندھیا کے
نقصان سے اپنے علاقے کو ترقی دے پھر جسونت راؤ نے بلا اعانت غیر بذات خود مقابلہ انگریزون
کا کیا اور شکست کھا کر بھاگا لارڈ لیک صاحب بہادر نے اوسکا تعاقب ستلج پار تک کیا جہان
ہولکر سکھون کی مدد لینے کے لئے امرت سر تک گیا تھا آخر تنگ آکر طالب صلح کا ہوا اور عہدنامہ
برلب دریا بیاس تحریر کیا جسکے روسے بہت سا ملک اوسکا انگریزون کے قبضے مین آگیا اور اضلاع
ٹونک و رام پورہ بھی اوس سے علحدہ ہو گئی اور علاقہ منضبطہ مین سے صرف ضلع کونچ واقعہ
بندیلکھنڈ بیجا بائی دختر جسونت راؤ کی جاگیر مین قائم رہا جو ۱۸۵۸ء مین حیات بائی مذکورہ
تک اوسکے قبضہ مین رہا پھر ضبطی مین آیا اس شکست اور چھن جانے بڑے ملک کے غم مین جسونت راؤ
مبتلا ہوا اور چند ماہ بحالت دیوانگی بیمار رہ کر ۱۸۱۱ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا خورد سال ملہار
راؤ جانشین ہوا مسمات تلسی بائی طوائف دخیل امور انتظام ریاست ہوئی چند سال کی بعد ریاست
کی فوج نے ایسا زور پکڑا کہ امرائے دربار مغلوب ہوئے اور تلسی بائی نے چاہا کہ انگریزون کی
حفاظت مین آکر مہاراجہ خورد سال کی ریاست کا انتظام کرے جب اوس نے یہہ پیغام خفیہ انگریزون
کے پاس بھیجا اور فوج سرکش کو اطلاع ہو گئی تو اونہون نے تلسی بائی کو بڑی ذلت سے قتل کیا
اور انگریزون کی لڑائی پر مستعد ہو گئی کیونکہ اوسوقت دربار پیشوا بھی انگریزون کا دشمن
تھا اور لڑائی درپیش تھی ان کو بھی عداوت کا موقع ملا مگر جب مقابلہ ہوا تو مہدپور کے
مقام پر ہولکر کی فوج نے شکست فاش کھائی اس فتح کے بعد تمام راجپوت راجے مثل اودے پور
وجے پور وغیرہ انگریزی اطاعت مین آئے امیر خان والی ٹونک سے بھی صلح ہو گئی بہت
سا علاقہ ہولکر کا دوبارہ انگریزی تصرف مین آگیا علاقہ اندرا ور بجانب جنوب کوہ ستپورہ
تمام و کمال ریاست سے چھوٹ گیا قلعہ سندوا بھی انگریزی تصرف مین آگیا آئندہ سکہ

ریاست انگریزی اطاعت وحفاظت مین آگئی ماه اکتوبر ۱۸۳۳ء مین ملهار راؤ هولکر اٹهائیس
سال کی عمر مین لاولد مرگیا مهاراجه کی بیوه اور والده نے ایک طفل ۳ ساله کو خطاب مارتند راؤ کا
دیکر گدی نشین کیا اس سے مطلب مهاراجه کی والده کا یهه تها که اس خورد سال کی گدی نشینی مین
عرصه دراز تک حکومت میری ماتحت رهیگی امرا نے یهه تجویز منظور نه کی اور چاها که هری راؤ بهتیجه
زاده مهاراجه متوفی کا جانشین هو چنانچه هو گیا اور مارتند راؤ کو معزول کرکے پانسو روپیه ماهوار
گذاره مقرر کیا مهاراجه هری راؤ نے کل انتظام ملک کا ریواجی وزیر کے سپرد کردیا آخر وزیر کے
ظلم وتعدی سے لوگ ناراض هوگئے اور ۲۰ ستمبر ۱۸۳۵ء مین جانبداران مارتند راؤ نے باراده
قتل هری راؤ اور وزیر کے محل پر حمله کیا مگر مطلب حاصل نهوا بلکه حمله کرنے والے گرفتار هوکر قتل هوئے
۱۸۴۱ء مین مهاراجه نے ایک زمیندار کم قدر هیم قوم کا لڑکا لیکر ولیعهد بنایا اور کهانڈے راؤ بهادر
خطاب بخشا اور خود ۱۸۴۳ء مین مر گیا اوسکی جگهه کهانڈے راؤ جانشین هوا دوسرے سال ۱۷ فروری
۱۸۴۴ء کو کهانڈے راؤ بهی مر گیا اور پسر کوجاب بهاؤ هولکر مهاراجه حال هولکر گدی نشین هوا ۱۸۵۲ء
مین یهه سن بلوغ کو پهونچا اور ریاست اوسکے سپرد هوئی جناب تک زنده وحیات هے - آبادی ملک
هولکر کی پانچ لاکه چهتر هزار نفری کی هے اور رقبه آٹهه هزار تین سو اٹهاره میل مربع آمدنی هر قسم کی قریب
تبیس لاکهه روپیه کے خرچ ریاست کا قریب بائیس لاکهه روپیه کے ملازم فوج دو هزار پچاس سپاهی آئینی
پیادگان اور چار هزار تین سو غیر آئین پیادے دو هزار ایک سو آئینی اور باره سو غیر آئین سوار پانسو
گوله انداز چوبیس ضرب توپ هے سلامی اونیس ضرب توپ کی هوتی هے*

خاندان ریاست پوار ×

مرهٹون کے اوائل حکومت کے وقت یهه خاندان نهایت مشهور تها اور ننده راؤ پوار بانی اس
خاندان کا بڑا امیر کبیر دبها دری وشجاعت مین شهرت رکهتا تها اوسکا بیٹا جسونت راؤ پوار
جب احمد شاه ابدالی کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا خورد سال کهانڈے راؤ جانشین هوا جب
وه مرگیا تو اوسکے بیٹے انند راؤ پوار نے ریاست پائی اور ۱۸۰۰ء مین مر گیا پهر اوسکا بیٹا رام چند

پوار کا اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا جانشین قرار دیا گیا اور انتظام ریاست کا مسمات مینا بائی والدہ رام چندر راؤ کی کے متعلق ہوا وہ بہی بہت جلد فوت ہوا اور مینا بائی نی بصلاح امرائے دربار اپنی ہمشیرہ زادی کو جانشین کرکے نام اوسکا رام چند پوار رکہا بیس سال قبل فتح مالوا کی جو انگریزون نی کی تہی سندہیا اور ہولکر اکثر ریاست پوار مین تاخت و تاراج کرتے رہے مگر بسبب لیاقت مینا بائی کی یہہ ریاست قایم رہی آخر یہہ ریاست بہی زیر حفاظت انگریزی آگئی اکثر اضلاع ریاست کے جو مرہٹون نے چہین لئے تہے انگریزی فوج کے ذریعہ سے رئیس کو واپس ولائی گئی اور جو استحقاق خراج اسکا اور بانسواڑہ و ڈونگرپور وغیرہ ریاستون کے تہا وہ گورنمنٹ انگریزی نے لے لیا بلکہ گورنمنٹ انگریزی نے پرگنہ بیرسیا بابت قرضہ دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ جو اس ریاست سے لینا تہا پانچ سال کے لئے اپنے قبضہ مین کرلیا ۱۸۲۱ء مین پرگنہ بیرسیا اور خراج علی موہن کا گورنمنٹ انگریزی کو بابت ادائی مبلغ ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ کے ریاست کی طرف سے دیدیا گیا رام چند پوار کے بعد اوسکا متبنے بیٹا جسونت راؤ پوار جانشین ہوا وہ ۱۸۶۰ء مین مر گیا پہر اوسکا بہائی انند راؤ پوار جو دوسری والدہ سی تہا بعمر تیرہ سال کے جانشین ہوا اور ریاست نے بہی مفسدون کے ساتہہ شمول پیدا کیا اس جرم مین سرکار انگریزی نی ریاست ضبط کرلی مگر بعد رد و بدل و سوال و جواب کے پہر بنام انند راؤ کے باستثنائی پرگنہ بیرسیا کے واگذار ہوئی اور تا عمر بلوغ انند راؤ کی انتظام ریاست کا متعلق گورنمنٹ کے رہا ـ رقبہ اس ریاست کا دو ہزار اکیانوین میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکہہ پچیس ہزار نفری کی آمدنی سالانہ چار لاکہہ سینتیس ہزار روپیہ ہے اور ایک کمپنی فوج ریاست بہوپال کی جو قلعہ کی نگہبانی کرتی ہے تنخواہ اس ریاست سے پاتی ہے اور مبلغ ادیر ہزار چہہ سو چپین روپیہ سالانہ خرچ فوج انگریزی کا یہہ ریاست دیتی ہے اور سلامی رئیس کی پندرہ ضرب توپ کی ہے ؎

خاندان ریاست دیواس

بانی اس ریاست کے دو بہائی توکاجی اور جیواجی مرہٹے تہے جو باجی راؤ پیشوا کے ساتہہ مالوہ کے

ملک مین آئے تھے جب بعد فتح اسلاک کے تقسیم ہوئی تو اونہون نے دیواس اور سارنگ پور معہ دیگر
اضلاع جمعی دو لاکھ بیالیس ہزار نوسو روپیہ کے پائی در قابض ہوئی منجملہ اوسکے دہ چبین ہزار روپیہ
سالانہ اکثر روساے گریسیا کو دیتے تھے اور بعض اضلاع دیگر کا خراج تعدادی اٹھتر ہزار ایکسو بائیس روپیہ
سالانہ خود لیتے تھے بعد ازان خراج علاقہ ہمیرپور واقع بندیلکھنڈ جمعی چھہتر ہزار روپیہ اور ضلع کنڈیا
واقع دوآب بھی شامل اسکے ہوا مین سال تک انگریزی عملداری ہی پہلے حکام سندھیا دھولکر وپنڈارا
اس ریاست کو غارت کرتے رہے اور اکثر اوقات حاصلات ہمیرپور وکند وبالیتے رہے ۱۸۱۸ء مین رئیس
اس ریاست کے توکاجی کا پوتا توکاجی جو اپنے دادا کے نام سے ہمنام تھا اور ہندراؤ ہمشیرہ زادہ اور متبنے
جیواجی کا زیر حمایت انگریزی آگئی ۱۸۲۷ء مین توکاجی کی جگہہ اوسکا متبنے کمار ہندراؤ معروف خاصہ
صاحب جانشین ہوا اور ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور کرشنا جی اور اوسکا متبنے جانشین ہوا اور رئیس خورد
دیواس نے ہیبت راو کو ۱۸۶۲ء مین متبنی کیا اور وہی اوسکا جانشین قرار پایا ۱۸۶۳ء مین ہیبت راو نے ایک شخص کو اپنی طرف سے متبنے
کیا کہ اگر اوسکے متبنی ہونے کے بعد کوئی بیٹا اصلی پیدا ہوگا تو پسر پر اپنا استحقاق چھوڑیگا ماہ ستمبر ۱۸۶۴ء مین اوسکے گھر ایک لڑکا نارائن راو
جانشین حال پیدا ہوا اور خود ہیبت راو ۱۸۶۶ء مین مرگیا اور نارائن راؤ کو ملکی کاربردازی ریاست کی مسمیان
گوبندرام ورام چند کے حوالے ہوئی اور صاحب پجنٹ نگران حال رہے ان دونو رئیسو نے مفسدہ
۱۸۵۷ء مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش کیا اور مورد تحسین ہوئے آمدنی سالانہ اس ریاست
کی چار لاکھ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اور رقبہ دوسو چھپن میل مربع آبادی پچپن ہزار نفری کی
تو قریب دونو رئیس برابر ہین کل آمدنی ملک کی برابر حصہ مین تقسیم ہوتی ہے سلامی ہر ایک
رئیس کی پندرہ پندرہ ضرب توپ کی ہے بتیس ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ خراج گورنمنٹ
انگریزی کو دیا جاتا ہے ۞

خاندان ریاست ترانکور X

یہہ ریاست متعلق علاقہ مدراس ہے ۱۷۵۸ء مین رئیس اس ریاست کا مسمی مالا پر بال ... اور
اپنی قوت وزور سے کل ریاستین اس علاقہ کی اپنے ماتحت کرلین جب جنگ انگریزون مین ٹیپو سے

سلطان کے ساتھہ شروع ہوئی تو یہہ راجہ دوست صادق انگریزون کا تھا سنہ ۱۷۸۹ء مین ٹیپو
سلطان نے اسپر حملہ کیا اور غالب آکر اسکے تمام علاقہ پر متصرف ہوگیا انگریزون نے راجہ کی حمایت
کی اور سلطان کو شکست دیکر دوبارا علاقہ اسکا اسکو دلوایا سنہ ۱۷۹۹ء مین راجہ مرگیا اور راجہ رام
دریا پرل جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اور رانی لچھمی جانشین ہوئی اور صاحب رزیڈنٹ
وزارت کا کام دیتے رہے اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا نابالغ رئیس بنا اور کار نیابت اوسکی ہمشیرہ
کرتی رہی سنہ ۱۸۲۹ء مین وہ سن بلوغت کو پہونچا اور سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی مارتنڈ
دریا جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور ریاست اوسکی ہمشیرہ زادی راما دریا کولی جو موجود ہے
رقبہ اس ریاست کا چھہ ہزار چھہ سو تریپن میل مربع ہے اور آبادی بارہ لاکھہ باسٹھہ ہزار چھہ سو
سنتالیس نفری - آمدنی بیالیس لاکھہ پچاسی ہزار روپیہ فوج ایکہزار چھہ سو اسی پیادہ اور بتیس
نفر گولہ انداز معہ چار ضرب توپ کے ہین اور وراثت و گدی نشینی اس خاندان کی خاندان کے
رسم کے بموجب اولاد دختری کو پہونچتی ہے ✤

خاندان ریاست کوچین

اس ریاست کے راجے چتیار قوم سے ہوتے آئے ہین اور بایام قدیم تمام ملک گو کرا شمال کمارہ سے
کنب کون تک اون کے زیر حکم تہا سنہ ۱۵۵۹ء مین راجہ اس راج کا پرمبا دیو دلیا راما دویا تہا
اوسپر راجہ کالکٹ نے حملہ کیا اسنے راجہ ترنگور سے مدد لی اور اوسکو نکال دیا اوس روز سے بعض علاقجات
راجہ ترنگور کے متعلق ہوگئے سنہ ۱۷۷۶ء مین یہہ علاقہ نواب حیدر علی نواب میسور نے فتح کرلیا جسکے
قبضہ مین سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا جب انگریز اوسپر فتحیاب ہوئے تو یہہ علاقہ پہر قدیمی خاندان کے حوالے
ہوا اور راجہ کا جانشین اوسپر حکومت کرنے لگا سنہ ۱۸۵۲ء مین جب اگلا مہاراجہ مرگیا تو اوسکا
بہائی راوی دریا جانشین ہوا جو موجود ہے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار ایکسو اکتیس میل
مربع ہے آبادی تین لاکھہ ستانوے ہزار ساٹھہ نفری کی آمدنی دس لاکھہ ستاون ہزار چار سو
ستانوے روپیہ فوج تین سو سنتالیس نفری اور دو ضرب توپ ہے دو لاکھہ روپیہ خراج ادا کرتی ہے

سرکار انگریزی کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے اور وراثت گدی نشینی کی اس خاندان مین ہمیشہ
کی اولاد کو پہونچتی ہے ❊

خاندان ریاست ستارا

جب ساہوجی سیواجی مرہٹہ کا پوتا عالمگیر کی قید سے رہا ہوا اور ستارہ مین آکر پہر اوسنے اپنی
ریاست قایم کی تو اوسنے کلیتاً انتظام ریاست کا اپنے وزیر بالاجی بشوناتہہ المشہور پیشوا کی
حوالے کردیا اور قبل از وفات اوسنے رام راجہ نبیرہ اپنی خالا تارابائی ملاپور والی کو جو فرع کوچک
خاندان سیواجی سے تہا متبنے کیا اور ایک سند اس مضمون سے پیشوا کو لکہہ دی کہ وہ مالک مرہٹے
کی کل سلطنت کا رہیگا بشرطیکہ وہ مرتبہ اور شان وشوکت راجہ رام کی میرے بعد قایم رکہیگا
مگر ساہوجی کے مرنے کے بعد وصیت پر کچہہ عمل نہوا اور پیشوا اور اوسکے خاندان کی جانشین ہمیشہ اس
خاندان کے جانشینون کو قیدیون کی طرح رکہتے اور بکمال بے اختیاری کی حالت مین گذارہ کرتے
رہی بلکہ جب انگریزون کے ساتہہ خاندان پیشوا کی لڑائی شروع ہوئی تو پیشوانے راجہ ستارا کو پا
بزنجیر کرکے قید مین ڈالدیا تہا اسلئے کہ وہ میرے برخلاف انگریزون کے ساتہہ سازش نکرسکے
۱۸۱۸ء مین خاندان پیشوا کی سلطنت برباد ہوگئی تو اوسوقت پرتاپ سنگہ راجہ ستارا بجاے
اپنے والد ساہوجی ثانی کے جسکو رام راجہ نے متبنے کیا تہا جانشین اس ریاست کا تہا اور اوسی
کو پیشوانے بوقت جنگ انگریزون کے پابزنجیر رکہا تہا بعد فتح خاندان پیشوا کے انگریزون نے
یہہ تجویز مشہور کی کہ راجہ ستارا کو ایک اور ریاست اوسقدر جسقدر اوسکے پاس ہے دیجائیگی
جس سے عزت خاندان کی ہو ۲۵ ستمبر ۱۸۱۹ء کو راجہ قید سے چہوٹا اور راجہانا دوبارا اپنی
ریاست پر قایم ہوا اراضی واقع کوہستان نہابلیسر کو راجہ سے انگریزون نے انگریزون کی ہوا
خوری کے لئے بعوض موضع کاندلا کے لی سنہ ۱۸۳۹ء مین انگریزون کو ثابت ہوا کہ راجہ ستارا نے خلاف
عہدنامہ کے خط کتابت ناجائز حکام علاقہ گوا اور آپا صاحب راجہ معزول ناگپور کے ساتہہ
جاری کی ہے بلکہ افسران رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۲۳ بمبئی کو ترغیب مجرمانہ دی ہے اسلئے راجہ ریاست

سے معزول ہوا اور دس ہزار روپیہ ماہوار گذارہ پاکر بنارس کو بھیجا گیا اور اوسی مقام پر ۱۸۴۷ء مین مرگیا اوس کے اخراج کے بعد اوسکا حقیقی بھائی المشہور آپا صاحب رئیس مقرر ہوا وہ بھی ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوس نے اپنی بیماری کے وقت جسے راو جی نام اپنے جدی رشتہ دار کو جو خاندان سیواجی بانی خاندان کی اولاد سے تھا متبنے کیا مگر اوسکی منظوری گورنمنٹ مین نہوئی اور ریاست ضبطی مین آئی ۔

خاندان ریاست کولہاپور

راجگان کولہاپور بھی ایک شاخ خاندان سیواجی مرہٹا کی ہے یعنے جب ساہو مرہٹا شاہ دہلی کی قید مین آیا تو اوسکے غیبت مین راجہ رام پسر خورد سیواجی رئیس قوم کا ہوا جب وہ مرگیا تو اوس کی بیوہ تارابائی نے اپنے فرزند سیواجی ثانی کو گدی نشین کیا وہ بھی ۱۷۱۲ء مین مرگیا تو سنبھاجی اوسکا بھائی یعنے دوسرا بیٹا تارابائی کا جانشین ہوا ۱۷۶۰ء مین سنبھاجی مرگیا اوسکے بعد اولاد نسلی سنبھاجی کی نابود ہوگئی اور ایک شخص خاندان ہونسلا سے جانشین قرار پایا اوسکا نام بھی سیواجی رکھا گیا اور مدار المہام سنبھاجی کی بیوہ قرار پائی اسکے وقت انتظام مین کمال خرابی واقع ہوئی اور تری اور خشکی کے رستون مین غارت گری کا بازار گرم ہوا اسواسطے صاحبان انگریز نے ۱۷۶۵ء مین کولہاپور پر فوج کشی کی راجہ نے خرچ فوج کا ادا کیا اور مقرر ہوا کہ آئندہ وہ انسداد غارت گری کرے ۱۷۷۲ء مین بیوہ سنبھاجی مدار المہام ریاست نے وفات پائی اور بسبب تکرار باہمی امرا کے ریاست مین کمال ضعف آگیا ۱۸۱۲ء مین یہہ ریاست انگریزی حفاظت مین آگئی اور انتظام کی صورت ہوا جب سیواجی ترپن سال حکومت کرکے مرگیا تو دو فرزند اوس کے آپا صاحب و ساہو جی باقی رہے اون مین سے آپا صاحب جانشین ہوا یہہ رئیس جنگ مہاراجہ پیشوا مین بھی حامی و شامل انگریزون کے تھا اس خدمت مین اوسکو اضلاع چکوڑی و منولی گورنمنٹ سے ملے ۱۸۲۱ء مین آپا صاحب دشمنون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور اوسکا خورد سال بیٹا دوسرے سال

مر گیا اسوسطے ریاست ساجی المشہور بابا صاحب کی حکومت مین آئی اس نے انتظام بگاڑ دیا
جاگیرداروں کی جاگیرین ضبط کرلین دہ متعدد فساد کے ہوئے فضول خرچی سی ریاست مقروض
ہو گئی چند بار گورنمنٹ نے اوسکو فہمایش کی مگر کارگر نہوئی ناچار انگریزی فوج اوسپر مامور ہوئی تو
راجہ اطاعت مین آیا اور بتعمیل حکم گورنمنٹ اپنی فوج اوس نے صرف چار سو سوار اور آٹھہ سو پیادے
باقی رکھکر برخاست کردئے چکوڑے و ستولی دو نو علاقے عطیہ گورنمنٹ چہوڑ دئے قلعون مین انگریزی
فوج مامور کردی جاگیرداروں کی جاگیرین بحال کردین عہدہ وزارت کا ایک شخص متوسل انگریزی
کو دیا آخر ۱۸۳۸ء مین مر گیا اوسکے بعد اوسکے خورد سال فرزند سیواجی نے گدی پائی اور چہہ
کس امراؤ جن مین ایک سیواجی کی والدہ اور خالہ اور چار امیر اور تہے منتظم ریاست کے مقرر
ہوئی کچہہ عرصہ کے بعد اون مین مخالفت پیدا ہو گئی اور راجہ کی خالہ نے کل انتظام اپنے متعلق کیا
کرشنا پنڈت المشہور رواجی وزیر بنا اوسوقت تمام علاقہ مین سرکشی پہیل گئی ناچار گورنمنٹ نے
مناسب جانا کہ تا سن بلوغ راجہ کی مداخلت کیجائی اس لئی حکومت متعلق انگریزون کے ہو گئی قلعجات
مسمار ہوئی فوج ریاست کی برخاست ہوئی ۱۸۶۲ء مین بعد بلوغ ہونے راجہ کے اختیارات ریاست کے
اوسکو دیئے گئے اس راجہ نے انتظام ریاست کا بخوبی کیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بہی یہہ راجہ یار کار
گورنمنٹ انگریزی کے مفسدون کی سرکوبی مین رہا اور دوسرا بہائی اوسکا جنبا صاحب جو
شامل مفسدون کی ہوا وہ قید مین آیا رقبہ اس ریاست کا تین ہزار ایکسو چورانوی میل مربع ہے
اور آبادی پانچ لاکہہ چہالیس ہزار ایکسو چہپن نفری کی آمدنی سالانہ دس لاکہہ روپیہ کی ہے
اوس مین سے چار لاکہہ روپیہ جاگیرداران ماتحت لیتے ہین +

خاندان ریاست ساونت واری

یہہ خاندان ساونت ویش سو کہہ بہی کہلاتا ہے اصل انکا خاندان بہونسلا مقام واری ہے
جو متصل گوا کے واقع ہے پہلا رئیس اس خاندان کا کہیم ساونت تہا جسنے ۱۶۲۷ء مین ساہوجی
جانشین سیواجی سے یہہ علاقہ پایا اور بشرکت رئیس گولاپا کے نصف آمدنی علاقہ گولاپا کی

بہی حاصل کی وہ ۱۷۳۸ء مین مرگیا اور برادرزادہ اوسکا مسمی بلونت ساونت جانشین ہوا
اوس نے بخوف کشوجی غارت گر رئیس کولاباکی انگریزون سے راہ و رسم پیدا کی وہ ۱۷۵۵ء مین
مرگیا اور اوسکا پوتا رامچند ساونت رہا وہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور کہیم ساونت جانشین ہوا اوس نے
اٹھائیس سال حکومت کی اور راجہ کولہاپور اور پرتگال وغیرہ کی ساتہہ بڑے بڑے جنگ کیئے اور کئی قلعے
اوسکے دشمنون کے قبضہ مین آگئی چونکہ اکثر پیشہ اس راجہ کا غارت و رہزنی تہا صاحبان انگریز اوس سے
کمال تنگ ہوئی اور نوبت بہ فوج کشی پہونچی اور راجہ نے مغلوب ہوکر علاقہ درمیانی دریاہائے کرلی و
سالسی سمندر کے کنارے سے دامن کوہ تک انگریزون کو دیدیا ایک لاکہہ روپیہ بابت خرچۂ فوج
بہی ادا کیا انگریزون کو اپنے علاقہ مین تجارت کرنے کا بہی اختیار دیا اور ایک کوٹہی تجارت
انگریزی کی اپنی علاقہ مین بنوادی یہہ راجہ ۱۸۰۳ء مین مرگیا اور رامچند ساونت المشہور بہاؤ صاحب
جانشین ہوا یہہ شخص ۱۸۰۸ء مین قتل ہوا اور پہوند ساونت نے ریاست پائی اصلی کاربرداز مستماۃ درگا
بائی دوسری بیوہ کہیم ساونت کے مقرر ہوئی اسکی وقت مین بسبب قزاقی اور رہزنی ریاست کے
قلعہ ونگورلا اور رارہی اور بنوتی انگریزون نے لے لیا پہوند ساونت کے مرنے کے بعد کہیم ساونت
ثانی اوسکا خوردسال بیٹا جانشین ہوا اور درگا بائی کل مختار ہوئی اِس نے شروع حکومت
مین قلعہ بہرت گڈہ و نرسنگہ گڈہ راجہ کولہاپور کی ریاست کے جو حفاظت انگریزی مین تہی
لے لئے علاقہ بہی اوسکا بہت سا چہین لیا انگریزون نے اوسوقت چاہا کہ اوس پر فوج کشی کرین
مگر ملتوی رہی اِسلئے کہ ریاست کے امراؤن مین فساد برپا ہوا درگا بائی اور دادا بائی دونو
عورتین جو ایک خاوند کی بی بیان تہین کل مختاری کی طلبگار ہوئین اور امراؤن مین سے
سنبہاجی ساونت مددگار درگا بائی کا اور چندروبا ساونت مددگار دادا بائی کا ہوا
دادا بائی کے حامی فرقہ کا یہہ بیان تہا کہ بہاؤ صاحب ۱۸۰۸ء مین قتل نہین ہوا وہ ہمارے پاس
موجود ہے اور ایک شخص جعلی بہاؤ صاحب بنا کر وہ دعویدار ریاست کی اوسکے لئے ہوئی
ناچار ہوکر درگا بائی نے انگریزون سے مدد طلب کی مگر منظور نہوئی اوسوقت کہ ریاست مین

دو ئی پڑی ہوئی تہی غارت گری کا بازار گرم تہا آخر دُرگا بائی غالب ہوئی اور اوسنے انگریزون
کے دشمن ہوکر پیشوا مرہٹا کو مدد دینا اور انگریزی علاقہ کو غارت کرنا شروع کیا بعد شکست سے خاندان
پیشوا کے انگریزون نے اس ریاست پر بہی لشکر کشی کی جب قلعہ ہشونت گڑہ فتح ہوا تو دُرگا بائی
مرگئی اور سرداری ریاست کی دو عورتون مسماتان ساوتری بائی و ترمدہ بائی بیوگان کہیم ساونت
اول کے متعلق ہوئی وہ انگریزی اطاعت مین آئی اور انگریزون نے ۱۸۱۹ء مین صلح منظور کرکے
علاقہ ریاست کا کنارہ سمندر و دریا کارنی سے حد و بر تکالی تک لے لیا فوج انگریزی ریاست کا امن
مین قایم ہوئی ۱۸۳۸ء مین بعد بلوغ کہیم ساونت کے علاقہ ریاست کا اوس کے سپرد ہوا پہر سرداران
متعلقہ ریاست نے فساد برپا کیا اور چاہا کہ کسی طرح انگریزی اطاعت سے بری ہوجائین اون کی
سرکوبی بخوبی ہوئی اور ۱۸۴۴ء سے ۱۸۵۸ء تک بالکل امن ہوگیا — رقبہ اس ریاست کا نوسو
میل مربع ہے آمدنی دو لاکہہ روپیہ آبادی ایک لاکہہ باون ہزار دو سو چہہ نفری کی —

خاندان ریاست گیکوار یعنے راج برودا

افسران کلان قوم مرہٹا سے ایک شخص سردار کہنڈے راو دہابری تہا گجرات اور کاٹہیاوار کے
علاقہ مین اوسکی جاگیر تہی جب مرہٹون کی آپس مین عداوت و نزاع پیدا ہوئی تو کہنڈے راو نے
جانبداری ساہوجی کی کی اور ساہوجی نے اوسکو عہدہ سینا پتی کا دیا اور اوسکے سفارش سے
داماجی گیکوار کو اپنا نائب مقرر کیا کہانڈے راو اور داماجی دونون نے ۱۷۲۱ء مین وفات پائی
کہانڈی راو کی جگہہ اوسکا بیٹا ترمبک راو دہابری اور داماجی کی جگہہ اوسکا برادر زادہ پیلاجی
گیکوار قایم ہوا ۱۷۲۰ء مین پیشوا باجے راو مرہٹا نے سربلند خان صوبہ دار گجرات سے جو منجانب
شاہنشاہ دہلی مامور تہا چہارم حصہ آمدنی صوبہ کا لینا کرکے اپنا تابعدار بنایا اور حکم دیا کہ آئندہ
وہ کسی اور افسر قوم مرہٹا کو اپنی علاقہ مین دست انداز نہونے دے اور یہہ انتظام اوس نے صرف بخیال
فساد انگیزی و دست اندازی ترمبک راو دہابری اور پیلاجی گیکوار کے کیا تہا چونکہ ترمبک
راو اور پیلاجی کی جاگیرین بہی علاقہ گجرات سے ملتی تہین اور وہ چاہتے تہے کہ گجرات کا علاقہ

قبضہ مین آجائے اسلئے اونہون نے گجرات کی فوج کے افسرون کی سازش سے گجرات پر حملہ کیا
مگر عند المقابلہ ۱۱۴۴ھ مین ترمبک راؤ مارا گیا اوس روز سے حقوق پیشوا مرہٹا کی گجرات مین قایم ہو گئے
اور قرار پایا کہ جسونت راؤ پسر خورد سال ترمبک راؤ نامزد عہدہ سنتاپتی کا ہو اور پیلاجی گیکواڑ
عہدہ سنتاخاص پر قیام پاوے راجہ پیشوا اور سنتاپتی مین ایک دوسرے کی علاقہ مقبوضہ سے مزاحم ہون
جسونت راؤ کے اختیار مین کل انتظام گجرات کا رہی مگر نصف آمدنی خاندان پیشوا کو ادا کیا کرے
چونکہ سربلند خان صوبہ دار گجرات نے آمدنی چوتہہ بے اجازت شاہ دہلی کے راجہ پیشوا کو دینی کی
تہی اسلئے بادشاہ نے اوسکو برخاست کرکے نظامت گجرات کی ابہی سنگہ راجہ جودہپور کو دی
راجہ جودہپور نے جب اپنی فوج گجرات کو بہیجی تو اوسکے ایک افسر کے ہاتہہ سے پیلاجی گیکوار
مارا گیا مگر داماجی گائکوار پیلاجی کے بیٹے نے قاتل پر خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور شاہ دہلی کے
دربار مین بڑا نذرانہ ادا کرکے کل علاقہ گجرات کا اپنے نام پر لکہا لایا جسونت راؤ دہابڑی جب
سن بلوغ کو پہونچا تو محض نالائق نکلا اس لیے خاندان گیکوار نے زور ورتبہ حاصل کیا مگر خراج
گذار دربار پونا کا رہا ۱۱۶۸ھ مین جب حکومت مغلیہ بالکل گجرات سے جاتی رہی تو شہر
احمدآباد اور اوسکا علاقہ نصف نصف دربار پیشوا اور گائکوار نے آپس مین بانٹ لیا
داماجی کی مرنے کے بعد اوسکے چار بیٹے باقی رہے ایک سیاجی بڑا بیٹا دوسری رانی سے اور
گوبند راؤ دوسرا بیٹا پہلی رانی سے اور ماناجی اور فتح سنگہ تیسری رانی سے ان مین سے گوبند راؤ
بوقت وفات اپنے باپ کے پونا مین تہا اوس نے راجہ پیشوا کو ایک بڑی رقم نذرانہ کی دیکر حکومت
اپنی ریاست کی اپنے نام پر حاصل کی سیہر سیاجی بڑا بیٹا داماجی کا بجائیت فتح سنگہ اپنے بہائی
کے دعویدار ریاست کا ہوا اوسکا حق بہی دربار پونا مین منظور ہوا اور بعد لینے نذرانہ کے
حکومت سیاجی اور کار پردازی فتح سنگہ کو ملی چونکہ دربار پونا دل سے دشمن اس خاندان کا
تہا اوس نے دونو کی حکومت اور حق منظور کرکے چاہا کہ بہائیون مین خونریزی ہو اور خاندان
برباد ہو کر انکا علاقہ بہی سرکار پونا کے شامل ہو جائے چنانچہ بہائیون مین بڑے بڑے فساد اور

اور تنازع ہوئے آخر ریاست پر سیاجی اور فتح سنگھ قایم ہوگئے جب عہد سلطنت راگوبا پیشوا کا
آیا تو اوس نے پہر حق گوبند راؤ کا منظور کیا مگر عمل و دخل اوسکا نہوا اور فتح سنگھ بہ نیابت سیاجی
بدستور حاکم رہا فتح سنگھ ۱۲ - ماہ دسمبر ۱۷۸۹ء مین مر گیا اور اوسکے بہائی ماناجی نے فوراً انتظام ریاست
کا اپنے بہائی سیاجی کے نام سے اپنے قبضے مین کر لیا چونکہ گوبند راؤ طرفدار ثانی کا مددگار مہاراجہ
مادہوجی سندہیا تہا اسلئے ماناجی نے خائف ہو کر انگریزون سے مدد طلب کی مگر حسب موقع وقت منظور
نہوئی ماہ اگست ۱۷۹۳ء مین ماناجی مر گیا اور سبب نالیاقتی سیاجی کے گوبند راؤ جانشین ہوا اس
جانشینی کے عوض مین گوبند راؤ نے دوبارہ ایک رقم نذرانہ کی دربار پونا مین داخل کی اور اضلاع
جنوب تاپتی اور حصہ محاصل پرگنہ مقام سورت بہی حوالے راجہ پیشوا کے کر دیا مگر پیشوا نے کچہہ عرصہ کے بعد
انگریزون کی سفارش سے یہہ علاقہ واپس کر دیا گوبند راؤ نے انگریزون کے ساتہہ بہی اپنی راہ و رسم
پیدا کی تہی ۱۸ ستمبر ۱۸۰۰ء مین گوبند راؤ مر گیا اور اوسکا بڑا بیٹا انند راؤ جانشین ہوا چونکہ
یہہ کم عقل تہا [illegible] اوسکا بہائی جو غیر منکوحہ عورت کے بطن سے تہا مختار و مدار المہام بنا مگر
اوسکو سرکش [illegible] باشارہ راؤ آپاجی وزیر کی ریاست سے بیدخل کر دیا اوسپر ملہار راؤ
ہمشیرہ زادہ گوبند راؤ نے [illegible] فوج کی اعانت کی اور راؤ آپاجی کو ترک وزارت پر مجبور کیا
اس لئے راؤ آپاجی نے انگریزون کو اپنا حامی بنایا اور انگریزون نے ملہار راؤ پر فوج کشی کی
اور اوس نے حاضر ہو کر ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اپنا گذارہ لینا قبول کیا اور بمبئی کو روانہ
ہوا اس انتظام کے بعد چہارم حصہ علاقہ سورت اور پرگنہ چوراسے اس ریاست سے انگریزون کو ملا
اور وزارت راؤ آپاجی کی دوام کے لئے قایم ہوئی چونکہ اوسوقت عرب کی فوج کا اس ریاست
مین بڑا زور و شور تہا اور بڑے بڑے مقامات مستحکم اون کے قبضہ مین تہے اور مہاراج کو
بیس لاکہہ روپیہ اونکی تنخواہ کا دینا تہا اسلئے اونہون نے مہاراج کو بطور قیدیون کے رکہہ
تہا اختیار کل ریاست مین فوج کا تہا بنظر رفع کرنے اس قباحت کے انگریزون نے بیس لاکہہ روپیہ ریاست
کو اپنے پاس سے قرضہ دیا اور فوج سرکش کو برخاست کیا مہاراجہ انند راؤ نے ماہ اکتوبر

سنہ ۱۸۱۹ء مین وفات پائی اور اوسکا بہائی سیاجی گدی نشین ہوا اور دو فرزند اصلی اوسکے بلونت راؤ اور بیلاجی کار پرداز مقرر ہوئے ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ء کو راؤ سیاجی نے بہی وفات پائی اور بڑا بیٹا اوسکا گنپت راؤ جانشین ہوا وہ نو برس تک حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۱۸۶۰ء مین مر گیا اوسکا کوئی فرزند نہ تہا اسلئے اوسکا بہائی کہانڈے راؤ مہاراجہ بنا اور بڑی سخاوت و دریا دلی و عالی ہمتی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۱۸۷۰ء مین فوت ہوا چونکہ یہہ بہی بے اولاد تہا اسلئے منظوری گورنمنٹ و امراے دربار اوسکا بہائی مہاراجہ ملہر راؤ رئیس بنا جو اب مالک و حاکم ریاست کا ہے - رقبہ اس ریاست کا چار ہزار تین سو نناونی میل مربع ہے آمدنی ساٹہہ لاکہہ روپیہ کی آبادی سترہ لاکہہ دس ہزار چار سو چار نفری کی فوج ریاست کی پانچہزار سات سو پچاس سوار معہ فوج کنٹنجنٹ اور چار ہزار پیادہ پچیس گولا انداز تین ہزار سپاہ سہ بندی ہے گورنمنٹ انگریزی کو استحقاق حکومت کا زخانجات نمک و اختیار قایم کرنے لنگر کا ہون کا اس ریاست مین حاصل ہے ۔

خاندان ریاست گولابار

بانی اس ریاست کا اول انگریا کانوجی نام ملازم سیواجی مرہٹا کا ہوا اوسنے سیواجی اور اوسکی اولاد کی وقت بڑی ریاست حاصل کی یہہ علاقہ بہی اور علاقون کے جو متعلق علاقہ سورت کی تہا اوسکے قبضہ مین آیا اوسکے بعد یہہ علاقہ دو حصون مین منقسم ہو گیا یعنے سنبہاجی و سکوجی دو بیٹے اوسکے بحصہ نصفا نصف اسپر قابض ہوئے یہہ خاندان دور دور تک جاکر جہازون کو لوٹتا تہا اسلئے اوسکو تمام لوگ دریائی چور کہتے تہے جب ترقی خاندان پیشوا یعنے دربار پونا کی ہوئی تو تولاجی پسر سنبہاجی سے نصف علاقہ تو چہن گیا اور وہ قید مین مر گیا سکوجی دوسرا رئیس بہی لاولد مرا چونکہ اون دو رئیسون کی بغیر کانوجی کے اور تین بیٹے غیر منکوحہ کے پیٹ سے تہے اون مین سے بڑے بیٹے ماناجی نے دربار پونا سے سرفرازی پائی اور اوسکا بیٹا راگہوجی سنہ ۱۷۶۶ء مین ذی اختیار ہوا اور آرام تمام ستائیس سال حکومت کی

آخر ۱۸۲۳ء میں مرگیا اور ریاست بسبب فساد خانگی کے دربار پونا کے حکم سے ضبط ہوئی ۱۷۹۶ء میں
پہر ناناجی بن راگھوجی بن ماناجی نے ریاست اس علاقہ کی دربار پونا سے حاصل کی ۱۷۹۹ء میں
راجہ پیشوا نے بسفارش راجہ سندہیا کی ماناجی کو ریاست سے بیدخل کرکے اوسکے برادر زادہ سنبہاجی
کو رئیس بنایا و ۱۸۰۱ء میں مرگیا اور راگھوجی جانشین ہوا بعد استیصال دربار پونا کے یہہ ریاست
انگریزی حکومت میں آئی ۱۸۳۳ء میں راگھوجی مرگیا بعد مرنے اوسکے ایک لڑکا اوس کی
رانی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ جانشین قرار پایا مگر وہ بہی تین مہینے کی عمر پاکر فوت ہوا اسلئے
ریاست ضبط ہوکر شامل علاقہ انگریزی کی ہوئی ؛

خاندان ریاست نوانگر

یہہ ریاست ضلع ملا علاقہ کاٹہیاوار میں واقع ہے رئیس یہان کے قوم جہاریجا راجپوت ہیں اور جام
کے خطاب سے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہیں اس ریاست کے ماتحت اور جاگیروار مثل رئیس گوندل و
راجکوٹ وغیرہ بہت ہیں پہلے یہہ خاندان کیچہ کی ملک سے کاٹہیاوار میں آکر آباد ہوا شہر
نوانگر بہی اوہنوں نے ہی آباد کیا اور بعد اخراج خاندان جتوا کے خود قابض و متصرف ہوگئے
پہلا خاندان اب ریاست پوربندر میں رہتا ہے چونکہ یہہ خاندان سمندر میں چوری کرتا تہا
اس لئے ۱۸۱۲ء میں گورنمنٹ انگریزی نے سنونت جی رئیس سے بزور یہہ عمل ترک کرایا بلکہ حقوق
محصول جہازہای طوفان زدہ کا بہی رئیس نے انگریزوں کے کہنے سے چہوڑ دئے ۱۸۱۴ء میں اس
علاقہ کا جام برسر فساد ہوا اور صاحب ایجنٹ انگریزی کو جو اوسکی علاقہ میں تحقیقات دخترکشی
کے لئے گیا تہا نکالدیا اور رؤسائی کو بہی اوس نے ترغیب دی کہ انگریزی اطاعت چہوڑ دین
اسواسطے اوسپر فوج کشی ہوئی اور وہ بہت سے لیت و لعل کے بعد مطیع ہوا سنونت جی کی
وفات کے بعد رنمل جام برادر زادہ اوسکا جانشین ہوا اوسکے بعد ویباجی نے حکومت پائی
آمدنی اس ریاست کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے جس میں سے بچاس ہزار تین سو بارہ روپیہ
گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے اور مہاراجہ بروده چونسٹہہ ہزار ایک سو اٹہاسی روپیہ بابت

جوناگڈہ چار ہزار آٹھہ سو تینتالیس روپیہ خراج اس سے وصول کرتا ہے۔

خاندان ریاست بہونگر

ٹہاکر بہونگر کا قوم سے گوہیل راجپوت ہے عرصہ ایکہزار دو سو برس کا گذرا ہی کہ یہہ قوم بسر کرتی تھی رئیس سیجک نام کر اس علاقہ مین جو متعلق کاٹہیاوار کے ہے آکر آباد ہوئی سیجک کے تین فرزند تھے اون تینون کی اولاد سے تین ریاستین ہوئین یعنی رانوجی سے رئیس بہونگر اور سارنجی سے رئیس لوٹہی اور سیتاجی سے رئیس پالیتانا پیدا ہوا شہر بہونگر کے بنیاد ۱۷۴۳ء مین بہوسنگہ عبد وقت سنگہ نے ڈالی تہی اور وقت سنگہ ۱۷۷۲ء مین رئیس ہوا ۱۸۱۶ء مین وقت سنگہ مر گیا اور اوسکا بیٹا وجی سنگہ رئیس ہوا وہ ۱۸۵۲ء مین مر گیا اور اکراجی جانشین ہوا وہ ۱۸۷۰ء مین فوت ہوا اور اوسکا بہائی جسونت سنگہ رئیس تہا جو اب موجود ہی۔ آمدنی اس ریاست کی آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ اوس مین سے ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو خراج ملتا ہے۔

خاندان ریاست کچہ

یہہ ریاست جہاریجا کچہ کی ایک فرع خاندان شماسی سے ہے جو عرصہ قریب چار سو برس سے زیر حکم جام لکہا پسر جہارا سے سندہ کی ملک سے اس ملک مین آکر آباد ہوئی اوسی جہارا کے نام سے اس قوم کا نام جہاریجا مشہور ہے اوسکے بعد علاقہ مقبوضہ کچہ کا اوسکے تین پوتون مین تقسیم ہو گیا اور ۱۵۴۸ء مین تینون خاندان جام دادر جام ہمیر جام راول اپنی اپنی حکومت پر قایم ہوئی جام دادر کی حکومت علاقہ داکر یعنے طرف شرق اس علاقہ کے تہی جام راول نے اپنے رشتہ دار ہمیر کو قتل کرکے اوسکا علاقہ جو خاص کچہ تہا اپنی شامل کر لیا مگر گنہگار پسر ہمیر مقتول نے باعانت رہم احمد آباد کے جس سے اوس نے خطاب راؤ کا حاصل کیا تہا اپنا اور کل علاقہ راول کا چہین لیا دادر کو بہی اپنی زیر حکومت کیا اوس کے بعد جب گیارہ پشتین برابر گذر چکین تو ۱۸۱۵ء مین راجرای دہن رئیس بنا اس نے صاحبان انگریز سے اتفاق کیا چونکہ نہایت بے رحم و ظالم تہا امراؤ نے اسکو قید کر لیا اور یہ ریاست ایک شخص مسلمان فتح محمد

نام کے ہاتھ آگئی اوس نے انتظام بہت اچھا کیا ۱۸۰۹ء مین انگریزون سے صلح کی ۱۸۱۳ء
مین مرگیا اور راے دہن کا بیٹا مان سنگھ المعروف بہارمل جانشین ہوا اوسپر راؤ لادو یا
برادرزادہ راے دہن کا دعویدار ریاست کا ہوا مان سنگھ اگرچہ پسر راے دہن کا غیر منکوحہ سے
تہا مگر حسین میان اور ابراہیم میان پسران فتح محمد اوسکے حامی ہوئے اسلئے مان سنگھ فتحیاب ہوا
چونکہ یہہ شخص علاقہ انگریزی مین غارتگری و رہزنی کرتا تہا اور چند مرتبہ کی فہمایش سے باز آیا
اسلئے ۱۸۱۶ء مین اوسپر فوج کشی ہوئی اور راؤ کو معزول کرکے اوسکے بیٹے آدہی سال کو انگریزون
نے جانشین کیا فوج انگریزی بمقام کچہ مامور ہوئی حکومت مین بہی مداخلت انگریزی ہو گئی
۱۸۳۴ء مین بنظر ہوشیاری و لیاقت اس راؤ کی کل حکومت اوسکے حوالے ہو گئی کیونکہ اوسنے
انتظام دخترکشی و بردہ فروشی وغیرہ امور ناجائز کا بخوبی کیا تہا بلکہ علاقہ انجار بہی اوسکو
بعوض اٹہاسی ہزار روپیہ سالانہ کی گورنمنٹ سے عطا ہوا راؤ دیسل ۱۸۶۰ء مین مر گیا اور
اوسکا بڑا بیٹا راؤ پرگ مل رئیس ہنا جو اب تک زندہ وحیات ہے - آبادی علاقہ کچہ کی
چار لاکہہ نو ہزار پانسو بائیس نفری کی ہے اور رقبہ تخمیناً نو ہزار میل مربع آمدنی علاقہ کی
پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ جس مین سے نصف رئیسون و جاگیردارون کا اور نصف حق ریاست
کا ہے ایک لاکہہ چہیاسی ہزار چہہ سو اونچاس روپیہ خراج کا گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے
اور ریاست بارونق و آباد ہے سوا ان ریاستون کے جو اس حصہ مین مذکور ہوئی ہین اور بہی
ریاستین ہندوستان مین چہوٹی چہوٹی بہت ہین مگر اونکے تحریر حال سے طوالت ہوتی ہے -

دوسرا حصہ

مسلمان بادشاہون کی حال مین عہد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے آجتک مع ذکر رؤساے اہل اسلام ہندوستان جنت نشان

چونکہ اس کتاب کے حصہ مین صرف مسلمانی سلطنت کا حال لکہنا منظور ہے اسواسطے بطور

اجمال عرب کے ملک کا حال جسمین مسلمانی دین کا شیوع و ظہور ہوا ہے لکہا جاتا ہے بدین غرض
کہ شائقین تواریخ معلوم کرلین کہ آیا اسلام سے پہلے ملک عرب کس حالت مین تہا اور
بعد ظہور اسلام وہ کس عروج کی رتبہ کو پہونچا واضح ہو کہ عرب کا ملک ایک بیابان اور کوہستانی
غیر آباد بے آب ملک ہے اسلام سے پہلے بہی عرب کے رہنے والے بیابانیون کیطرح جنگلون اور
ویرانون مین اپنا مال مویشی لیکر گزارہ کرتے تہے اور سب لوگ متفرق فرقون اور متفرق
قبیلون مین منقسم تہی ایک مذہب قایم نہ تہا بعض دہریہ اعتقاد رکہتے اور خدا کی ہستی کے
بہی قایل تہے اکثر اون مین سے بتون کو پوجتے اور ہر ایک فرقہ کا بت علحدہ علحدہ ہوتا تہا
ایک کو دوسرے سے مشابہت نہ تہی چنانچہ ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور
نایلہ صفا و مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا بت طائف مین اور عزے قریش کے قبیلہ کا
اور منات اوس اور خزرج کے قبائل کا بت اسیطرح اور قبائل اپنا اپنا بت الگ الگ رکہتے
تہے بعض عرب فرشتون اور جنات کے معتقد تہے بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم
کرتے اکثر یہودی و نصرانی بہی تہے علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ ہمجدیون
کے نسب نامے اور شعر یاد رکہتے اون کی تاریخ سے واقف رہتے خوابون کی تعبیر جانورون
کے آواز اور پرواز کی شگون لیتے اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے بڑے بڑے
سن رسیدہ بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے تارک ہوکر جنگلون اور پہاڑون کی غارون
یا عبادت گاہون مین بیٹہکر غیب دانیون اور پیشین گوئیون کا دعوی باندہتے وہ لوگ
کاہن اور راہب کہلاتے تہے تمام عرب مین کعبہ مقدس مقام تہا اور سال بسال حج ادا ہوتا
تہا اور ضروری غسل مسواک کلی استنجا ناک مین پانی دینا بغل کو مونڈنا ناخن اور ترشوانا
ختنہ کرانا ہر ایک قوم مین جاری تہے چور کا دہنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا چونکہ سرزمین
اسکی خشک اور برسات بہی کم ہوتی تہی قبیلون کے قبیلے اپنے اپنے مویشیون کے
گلے اپنے اپنے مسکنون کو چہوڑکر جہان پانی یا چشمہ کا نشان پاتے مقیم ہوجاتے

چرون کے خیمے نصب دون کی نہر گاہین اور کلی تانگر کوسون تک اوتر پڑتے جب تک وہ پانی وہان
موجود رہتا انکا قیام بہی وہان رہتا پہر اور آسایشگاہ کی تلاش ہوتی مگر سب کے سب خانہ بدوش
ہی نہ تہے جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکہتے وہان گہر بہی بنا لیتے تہے چنانچہ مکہ و مدینہ اور کئی شہر
اور مقام بہی تہے چونکہ شہر مکہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو راستے
یہان ملتے تہے اسواسطے یہان اجتماع لوگون کا رہتا تہا تمام عرب مین کوئی بادشاہت نہ تہی
اگر تہے تو جمہوری طرز کی حکومت تہی ہر ایک قبیلہ کا جدا رئیس تہا جب کوئی باہر کا دشمن
آپڑتا تو سب یکدل و یکجان ہو جاتے قریش کا قبیلہ قدیمی و معزز مکہ کے قبائل مین سے تہا بڑا
کام میں ان کی پیشدستی تہی مکہ کی آبادی اور شہر والون کی بہبود و سود میں اس قبیلہ کے
لوگ سجان ساعی تہے تجارت کا انتظام بہی انہین کے متعلق تہا ان مین بنی ہاشم کا خاندان
نامی و بزرگ و صاحب عظمت شمار ہوتا تہا زیادہ تر عزت اون کی اس لحاظ سے تہی کہ کعبہ کے متولی بہی
تہے اور وہ بہی اس خدمت کا حق بخوبی ادا کرتے تہے عرب کے لوگون مین فصاحت کلام و سخاوت
و مہمان نوازی و غیرت و حمیت و استقلال طبیعت و انتقام جوئی و شجاعت و جوانمردی جبلّی
تعریف تہی اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کے حکام نے تسخیر کی ارادے کئے مگر ویرانی
ملک اور وحشت کے سبب سے اون کے ارادے ٹوٹ جاتے تہے اور یہہ قوم آزادانہ گزارہ کرتی رہین
مگر آپسمین ان کے ذرہ ذرہ سی بات پر خونریزیان واقع ہو جاتی تہین یہودی عرب کے قدیمی رہنے
والے نہ تہے بلکہ جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت سے یہودی اوس ملک سے اوٹہکر
عرب مین آگئے اون کے بعد عیسائی بہی اون کے شامل ہو گئے مقام کعبہ حضرت ابراہیم کے وقت سے
مرجع خلائق تہا اور ہزارون لوگ جمع ہو کر ہر سال حج کے لیے آتے تہے حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کی تولد سے اول مسمی ابرہہ حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ حبش کے حکم سے صنعا شہر
مین ایک عمارت عالیشان بنائی اور عام منادی کی کہ اہل عرب اب اس گہر کے حج کے لیے آئین
وہ گہر ایک کلیسا تہا اور لاکہون روپیہ اوس کی تیاری پر صرف ہو کر قلیس نام رکہا گیا تہا

در و دیوار اوسکے زر و جواہرات سے مرصع تہے عیسائی کلیسائی مذہب کے بت اوس مین رکھے گئے
اور نہایت زیب و زینت کا سامان تیار ہوا باہر مکان کے مسافرخانے پختہ مسافرون کے آرام کے
لئے بنوائے گئے جب وہ مکان تیار ہو چکا کلیسائی مذہب کے لوگون کی آمد و رفت شروع ہوئی
عرب بہی بعض بعض اوسطرف رجوع لائے مگر خاندان قریش پر یہہ امر نہایت ناگوار گزرا اتنے مین ایک
شخص بنی کنانہ کے قبیلہ کا یمن مین جا پہونچا اور اوس مکان کا جاروب کش و فراش مقرر ہوا جب
آمد و رفت اوسکی بخوبی اوس مین ہو گئی اور اعتبار بڑہ گیا تو ایک رات اوس نے جا بجا اوس
مکان مین پائخانہ پہرا اور صبح ہوتے ہی بہاگ گیا جب یہہ خبر ابرہہ کو پہونچی کمال غضبناک ہوا اور
جانا کہ عرب کے رہنے والے لوگ جو کعبے کے حج کی مائل ہین اس مکان سے عداوت رکہتے ہین اور جبتک
کعبہ مسمار نہوگا اس مکان کی بزرگی شایع نہوگی ابرہہ اسی ارادے مین تہا کہ ناگاہ ایک اور گل نیا کہلا
کہ ایک قافلہ عرب کا جو حرم کے رہنے والے لوگ اوس مین تہے رات کو اوس مکان کے پاس شب باش
ہوئے دو گہڑی رات رہے وہ جب چلنے لگے اور آگ جلائی اتفاقاً اوسوقت ہوا تیز چلتی تہی
آگ اوڑکر اوس گہر کے سامان و اسباب مین جا لگی اور تمام فرش و فروش زیور و جواہرات سب
جلگیا اور دیوارین و نقش و نگار سب دہوئین سے سیاہ ہو گئے یہہ حال دیکہکر عرب سب وہان سے
بہاگے چونکہ یہہ نقصان بہی اہل عرب کے سبب سے ہوا ابرہہ یمن سے ہاتہیون کا لشکر اور بیشمار
فوج لیکر مکہ پر چڑہ آیا اس ارادہ پر کہ کعبہ کو گرا کر مکان کو بے نشان کر دیوے جب وہ فوج
داخل عرب ہوئی ہزارون عرب جمع ہوکر ابرہہ کے پاس گئے اور نہایت زاری کی کہ کعبہ نہ گرایا
جائے مگر وہ باز نہ آیا پہر سب نے ملکر ایک رقم کثیر نقد اپنے ذمہ قبول کی تاکہ وہ لیکر اس
ارادہ سے باز آوے مگر ابرہہ نے کسیکی نمانی آخر جب وہ لشکر مکہ کے پاس آ پہونچا مکہ کے رہنے
والے سب کے سب خوف کے مارے اپنا مال و اسباب و عیال لیکر پہاڑون پر چڑہ گئے اور شہر
خالی رہ کر تمام شہر مین صرف عبد المطلب حضرت پیغمبرؐ کے دادا جو متولی کعبہ کے تہے رہ گئے
اور حیران تہے کہ آیا اس مکان کے بچنے کے لیے کیا تجویز کیجائے تیسرے روز محاصرہ کے

ابرہہ اپنے ہاتہی اور لشکر لیکر سوار ہوا اور چاہا کہ آج اس متبرک مکان کو گرا کر خاک کے برابر کردیا جاے کہ یکایک سبز رنگ کی چڑیان جدہ کیطرف سے کہ دریای شور کانندرہے اور مکہ معظمہ سے مغرب کیطرف واقع ہے غول کے غول جمع ہوکر ابرہہ کے لشکر کیطرف آئین اور ہر ایک چڑیا کے پاس ان چڑیون مین سے تین تین کنکر تہہرے مسور کے دانہ سے کچہہ بڑے تہے ایک ایک تو دونچون مین اور ایک ایک چونچ مین جب وہ چڑیون کے غول لشکر کے سر پر پہونچے تو وہ کنکر اونہون نے پہینکنے شروع کیے اور وہ کنکر ہاتہی یا آدمی جسکے سر پر پڑتا اوسکے پاخانہ کی راہ سے نکلجاتا اور وہ فی الفور گرکر مرجاتا ہزارون آدمی اور ہاتہی اون کنکرون کے صدمہ سے قتل ہوئے یہہ حادثہ وادی محسر مین واقع ہوا جو مکہ سے بفاصلہ چہہ کوس کے عرفات کے راستے مین ہے تمام اسباب لشکریون کا اوسی جنگل مین پڑا رہا چند روز کے بعد آکر مکہ والون نے لوٹا اور وہ کنکریان مدت مدید تک شہر مکہ مین بطور یادداشت رکہی رہین قبل از اسلام اہل عرب مین بڑا فخر فصاحت اور بلاغت کا تہا اور ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے اپنا رام کرلیتا تہا جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی منظوم اشعار سے پڑہے جاتے تو اوس سے شجاعون کی شجاعت کا جوش دوبالا ہو جاتا تہا جب عرب اپنے کشتون پر نوحہ کرتے تو اوس کلام کی تاثیر سے پتہرون کے دل موم ہو جاتے تہے بڑے بڑے صاحب کلام اونمین سے خطیب کہلاتے تہے جبل عرفات کی پیچہے مکہ کے پاس عکاظ ایک مقام تہا وہان برسوں سے بازار لگتا اور میلا ہوتا تہا اور ہزارون لوگ جمع ہوکر تجارت کا بازار گرم کرتے تہے اوس مین بہی بڑے بڑے شاعر اور خطیب آکر اپنے اپنے کلام سے لوگون کو مستفید کرتے تہے اور بنظر اشتہار اپنے اپنے قصائد کو کعبہ کے دروازہ پر آویزان کردیتے تہے جب قصائد و خطبہ نویسی کا چرچا پہیلا زبان گہری اور لوگون کی عزت بڑہ گئی وحشی جنگلی آدمی آدمیت سیکہہ گئے پاکیزہ الفاظ فصیح محاورے نمکین اصطلاحین استعمال مین آنے لگین سب لوگ تاریخدان ہوگئے غرض جب ستارہ بخت عرب کا اوج پر آیا اور حکم احکم الحاکمین نے چاہا کہ عرب والون کی حکومت دور دور ملکون مین پہیلے تو ایسے ایسے اچہے سوقعے ظہور مین آنے لگے جن سے اہل عرب کے

شائستگی پہنچنے لگی آخر پوری تکمیل ملک عرب کی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہوئی جنکا ذکر تحریر ہوتا ہے اور حضرت کی ہدائیت اور رہنمائی اور توجہ سے عرب کے رہنے والون نے دین اور دنیا کی وہ دولت پائی کہ ہفت اقلیم مین کسیکو نصیب تھی اونہون کی

پہلا چمن

حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے خلفا کی بیان مین۔

اللہ کے رسول پیغمبر مقبول احمد مجتبے محمد مصطفے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکو خدا نے نبی بنایا اون کے ذریعہ سے مسلمانی دین پھیلا یا مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ زمین آسمان کے ظہور سے پہلے خدا نے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا تھا پھر اوس نور سے زمین آسمان جن انسان تمام جہان کل حیوان سب سامان سورج چاند نباتات جمادات بنائے طرح طرح کے جلوے دکھلائے جب یہ نمود پایا وحدت مین کثرت کا ظہور نظر آیا حضرت کے بزرگ قریشی مکی اسماعیلی کہلاتے تھے انکے باپ کا نام عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد المناف تھا چالیس برس کی عمر مین مکہ مین جب حضرت کو پیمبری اتری وحی نازل ہوئی وہ اونہون نے خدا کے حکم سے لوگون کو دین اسلام کیطرف رہبری شروع کی مکہ مین ہی حضرت کو معراج ہوئی بارہوین سال بعثت کے بعد بسبب ایذا رسانی کفار کے حضرت نے خدا کے حکم سے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ مین گئے مدینہ کے لوگ حضرت پر ایمان لائے اور مسلمانی دین کو فروغ ہونا شروع ہوا اور پے در پے لڑائیان مکہ والون وغیرہ کفار کے ساتھ ہوئین ؛

پہلی لڑائی

بدر کے مقام پر ہوئی اس مین مکہ کے کفار ایکہزار آدمی کی فوج لیکر مدینہ پر چڑھ آئے حضرت

بھی باتفاق تین سو تیرہ آدمیوں کے ان کے مقابلہ کو نکلے اور عند المحاربہ ابوجہل و عتبہ بن ربیع و شیبہ بن ربیع و حنظلہ بن ابی سفیان باتفاق ستر کس اپنے ہمراہیوں کے ماری گئی بہت سے گرفتار ہوئے حضرت کی طرف سے چودہ آدمیوں نے شہادت کا جام پیا اور کفار کو شکست ہوئی مال اونکا لوٹا گیا۔

دوسری لڑائی اُحد کے مقام پر ہوئی اس میں پہلے مسلمان فتحیاب ہوئے اور کفار کا مال لوٹنے لگے کفار دوسرے راستہ سے ان پر آپڑے اور ستر آدمیوں کو شہید کیا امیر حمزہ حضرت کے چچا بھی اسی میں شہید ہوئے مگر باوجود اس غلبہ کے بھی کفار وہاں نہٹھہر سکے اور واپس چلے گئے۔

تیسرا غزا بنی نضیر یہودیوں کے ساتھ ہوا یہ لوگ حضرت کے دشمن تھے اُن پر حضرت خود گئے اور اونکو گھیر لیا ملک سے بیدخل کیا اور اونکا مال اسباب و سامان جسقدر تھا غنیمت میں آیا جلاوطن کر دیا

چوتھا غزائے خندق مشہور ہے اس میں مکہ کے کفار بڑا ہجوم کر کر مدینہ پر چڑھ آئے اور حضرت نے مدینہ شہر کے گرد خندق کھودوائی کفار خندق کے باہر اترے رہے تیر دن او پتھروں سے لڑائی ہوتی رہی آخر کفار بہ سبب نملنے رسد کے اور طوالت ہم کے فتح سے ناامید ہو کر واپس چلے گئے اس جنگ میں کفار کیطرف سے عمر بن عبد ود جسکو اہل عرب ہزار بہادر کے برابر گنتے تھے مرتضی علی کے ہاتھ سے قتل ہوا اس جنگ میں مرتضے علی حضرت کے عمزاد بھائی نے بڑے بڑے کار نمایاں کئے۔

پانچواں غزا بنی قریظہ ہے ان کو حضرت نے بدعہدی کی سزا دی کہ وہ باوجود عہد کے کفار مکہ سے ملگئے تھے حضرت نے ان کو جلاوطن کیا مال اسباب لیا اور انکے املاک مسلمانوں کو دیدیئے

چھٹا غزائے خیبر ہے خیبر کے یہودی حضرت کے دشمن تھے انپر بھی حضرت خود چڑھ کر گئے اور اونکو غارت کیا قلعہ کا مضبوط دروازہ علی المرتضے کی پہلوانی کے زور سے ٹوٹا اور مرحب یہودی یہودیوں کا بہادر افسر علی المرتضے نے قتل کیا بڑی دولت یہودیوں کی مسلمانوں نے پائی

ساتواں غزائے فتح مکہ ہے اس میں بارہ ہزار سوار و پیادہ حضرت کے ساتھ مکہ کو گیا اور مکہ فتح ہوا ابوسفیان جو کفار کا سپہ سالار و سردار تھا مسلمان ہوا عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ خالد بن ولید کی تھوڑی سی لڑائی ہوئی اس میں ستر کافر مارے گئے اور سب کو امان ملی

اور کعبہ جسمین تین سو ساٹھہ بت رکھے تھے اوس نجاست سے پاک ہوا تمام بت توڑے گئے ۔
آٹھوین غزاے حنین ہے یہہ غزا حنین کے مقام پر طائف کے کفار کے ساتھہ ہوا حضرت
اون پر بارہ ہزار اصحاب کے ساتھہ گئی اور فتح پائی اور اونکا مال جو لوٹا تہا وہ مکہ کے نومسلم لوگونپر تقسیم کر دیا ۔
نوین غزاے تبوک ہے اس مین حضرت تیس ہزار سوار کے ساتھہ روم و شام کی فوج کے
مقابلہ کو گئی مگر مقابلہ نہوا ۔ غرض کہ [illegible] تانے مدینہ کے حضرت نے اپنی اصحاب کے اتفاق سے دین اسلام
پہیلانے مین بڑی کوششین کین ہزارون آدمیون کو مسلمان کیا توحید الٰہی پہیلائی مین کا ملک
فتح کرکے لوگون کو اسلام کی ہدایت کی مگر افسوس کہ حضرت کی عمر نے وفا نہ کی اور حضرت ترسیٹھہ
سال کی عمر سلہ ہجری ۱۲ ربیع الاول مین وفات پا گئے مدینہ مین مدفون ہوئی حضرت کی اولاد
باقی نہین ہی آل سادات حسنی و حسینی موجود ہین ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بعد باجماع صحابہ ابوبکر صدیق جو قبیلہ بنی تیم مین سے تہے
خلیفہ ہوئی فضیلت یہہ تہی کہ ابوبکر جو آدمیون مین سب سے اول ایمان لائے تہے بی بی عائشہ
صدیقہ حضرت کی زوجہ محبوبہ کے یہہ باپ تہے چارون اصحاب کبار سے یہہ پہلے اصحاب تہے انہون
نے حضرت کے اوپر بڑی خدمتین کین تہین انکا مال حضرت اپنا مال جانتے تہے ہجرت کے وقت
بہی یہہ غار مین رفیق اور سفر مین یار کار تہے ان کی خلافت کے وقت مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا
یمامہ مین دعوی کیا اصحاب کے لشکر نے اوسکو مارا ۔ دوسرے اسود بن علیسی نبوت کا جہوٹا دعویدار
فیروز دیلمی کے ہاتھہ سے قتل ہوا ۔ تیسرے طلحہ بن خویلد جو جہوٹا پیغمبر بنا تہا اپنی سزا کو پہونچا
چوتھے سجاح نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار ہوئی تہی اپنے دعوی سے تائب ہوکر مسلمان
ہوئی ۔ پانچوین عرب کے بہت سے قبائل جو حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ دوبارہ
بزور شمشیر مسلمان کئے گئے ۔ قرآن کی آیتین جو ایک مقام پر جمع نہ تہین ان کے حکم سے سب جمع
کی گئین اور ولایت فارس ایران کے حکم سے اصحاب مامور ہوئی شام پر بہی لشکر بہیجا گیا اور

و نقوش شام کے لشکر کا سپہ سالار مسلمانون کی قید مین آیا - دو برس تین ماہ اس خلیفہ نے
خلافت کے آخر بائیسوین جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین وفات پائی حضرت کے روضہ کے اندر
مدفون ہوئے ان کی اولاد صدیقی قریشی بکثرت موجود ہے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ

ابو بکر خلیفہ اول کے وفات کے بعد عمر جو قبیلہ بنی عدی سے تھے باجماع صحابہ خلیفہ ہوئے یہ خلیفہ
پیمبر صاحب کے ہم جدی دوست بڑے ہوشیار دلاور نیور بہادر صاحب رعب تھے پیمبر صاحب کے
روبرو انہون نے بڑی بڑی جانفشانیان کین ہر ایک غزا مین تلوارین مارین کفار کی گردنین
اوتارین اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح حضرت کے ساتھہ کیا فاروق اعظم خطاب لیا ان کی خلافت کے وقت
اسلام نے وہ رونق پائی کہ جسطرف انکی فوج جاتی فتح و نصرت استقبال کو آتی عدالت ان کی مشہور
ہے انصاف کا چرچا دور دور ہے عدالت کا درہ انہون نے ایجاد کیا مظلوم کا انصاف ظالم سے
لیا شہر کوفہ و بصرہ انہون نے ہی آباد کیا مصر و سکندریہ و عراق و فارس و کرمان طبرستان کی
مہمون مین فتح پائی روم و شام کی ولایت قبضہ مین آئی کل ایکہزار چھتیس بڑے بڑے شہر انکے
مطیع فرمان ہوئے نو کروڑ آدمی مسلمان ہوئے چالیس ہزار مسجد تعمیر ہوئی چار ہزار بت خانے
گرائے گئے ایکہزار نوسو منبر جامع مسجدون مین رکھا گیا بیت المال کا انتظام ہوا سنہ
ہجری قرار پایا - شہر بعلبک و حمص ان کے تصرف مین آیا شاہ ہرقل عیسائی بے
در پے شکستین اصحاب کے لشکر سے کھا کر یورپ کو بھاگ گیا بیت المقدس کی پاک زمین
مسلمانون کے قبضہ مین آئی اور وہان ایک عالیشان مسجد بنی مقام مسجد وہ اصلی مقام
تھا جہان حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر تھی فارس کا بادشاہ یزدجرد مغلوب ہوا اکاسرہ
کی سلطنت خاک مین ملی بڑے بڑے شہر مثل حلب انطاقیہ و تبریز وغیرہ فتح ہوئے شہر مدائن
دار الخلافت کسرے مسلمانون نے اپنے قبضہ مین کیا لاکھون روپیہ کا مال لوٹ مین لیا ایوان
کسرے بیخ سے کھود دیا گیا کتاب خانہ ایرانیون کا آگ اور پانی کے حوالے ہوا اسکندریہ

سے بہی بڑی دولت مسلمانون کو ملی دریائے شط العرب کے کنارے جو نہایت موزون موقع ایران
و ہندوستان و غیرہ ملکون کی تجارت کا تہا شہر بصرہ آباد ہوکر تجارت کی منڈی وہ شہر قایم ہوا
شہرا ہواز و ملک شام و مصر کی وہون مین مسلمانون نے اپنی جا بین دین اور دین کو پہیلایا آذر
بائیجان و ہرات و جرجان تک فتوحات اسلامیہ نمایان ہوئین شہر نہاوند پر یزدجرد بادشاہ بکمال
سختی مسلمانون کے مقابل ہوا آخر شکست کہا کر بلخ کو بہاگ گیا اور دریائے جیحون سے اوتر کر ترکستان
کی راہ لی اوسوقت اسلام کی فوج نے ہندوستان کے کنارے کوہ مکران تک ملک فتح کرلیا
تہا وہان آکر ابو موسی اشعری سپہ سالار نے اجازت نہ دی کہ فوج دریائے سندہ سے اوتر کر سندہ مین
داخل ہو اس خلیفہ نے امیر المومنین کا خطاب لیا دیوان و دفتر مقرر کئے شہرون مین چوکیدار
و عسس مامور فرمائے گہوڑون پر زکوۃ مقرر کی شہرون مین قاضی و حاکم بہیجے کوفہ۔ بصری
الجزیرہ۔ شام۔ مصر۔ موصل کو شہر اعظم قرار دیا رمضان کے مہینے مین نماز تراویح عشا کی
نماز مین ایجاد کی ماہ رمضان مین مسجدون مین قندیلون سے روشن کرنے کی اجازت دی غریبون
و مفلسون و محتاجون و یتیمون کی صرف کے لئے اناج کا ذخیرہ مقرر کیا مسجد نبوی کو وسعت دی
یہودی قوم کو حجاز اور شام سے نکالدیا کعبہ مین مقام ابراہیم اوسکے قدیم جگہ پر مقرر کیا علی المرتضے
ہر ایک امر مین اس خلیفہ کے وزیر اعظم تہے اور بڑی مشیر کوئی امر بغیر تجویز و منظوری علی المرتضے
کے جاری ہونے نہین پاتا تہا بعض اوقات کہ خلیفہ کی تجویز مین کوئی امر کسی نوع پر ہوتا اور علی
بر خلاف اوسکے فرماتے تو خلیفہ مان جاتے اور کہتے کہ اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔
دس برس چار ماہ پانچ روز انہون نے خلافت کی آخر ابو لولو نام ایک مجوسی کے غلام کی تلوار سے
پہلی محرم اتوار کے روز ۲۴ ہجری مین شہید ہوئے تریسٹھ برس کی عمر پائی اولاد ان کی فاروقی قریشی
کہلاتی ہے۔ ان کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کی بیان سے تواریخ کی کتابین بہری
ہوئی ہین اتقا یہان تک تہا کہ یہہ اپنے ہاتہہ کی مزدوری سے کہانا کہاتے بیت المال کا مال
اپنی ذات کے تصرف مین نہ لاتے فقیرانہ گودڑی پیوند کی ہوئی اپنے ہاتہہ کی سی ہوئی پہنتے

اپنے کام کے انجام کے لئے کسیکو تکلیف نہ دیتے شجاعت و جوانمردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر
دلیر روبرو آتا مار ہی خوف کے روباہ بنجاتا ۔

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ

عمر دوسرے خلیفہ کی شہادت کے بعد کل صحابہ نے ان کو خلیفہ بنایا خلافت کا تاج پہنایا یہہ خلیفہ
بڑے غنی مالدار کم آزار کم گو کم زبان باحیا شرمناک کم غضب سخی متقی پیغمبر صاحب کے ہم جدی بہائی
اور داماد تہے دو لڑکیاں حضرت کی ان کے نکاح مین آئین اور ذی النورین کے خطاب سے مخاطب
ہوے ان کی خلافت کے وقت بہی بہت حصہ روم کا اور ممالک افریقیہ و جزیرہ قبرس و اندلس و خراسان و
اصطخر و طبرستان و کرمان و سجستان و ارکنج و نیشاپور و سیستان و قہستان و مرو طالیقان سند و ہند پر
فوج کشی ہوئی شہر ہمدان و بلاد طبرستان و جرجان و مملکت ایران مسلمانون کے تصرف مین آئی قرآن
کو انہون نے جمع کیا کلام الہی کی آیات کو باہم انتظام دیا گیارہ سال گیارہ ماہ اٹہارہ روز انہون نے
خلافت کی آخر مصر والون کے بلوی مین اٹہارہوین ذی الحجہ جمعہ کے روز ۳۶ھ مین شہید ہوے انکی
اولاد عثمانی قریشی کہلاتی ہے مسجد الحرام کے چارون طرف کی زمین انہون نے خرید کرا وسکو وسیع کیا ۔

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتہے خلیفہ

عثمان خلیفہ ثالث کی شہادت کے بعد علی پیغمبر صاحب کے حقیقی چچا کے بیٹے اور داماد صحابہ کی اجماع
سے خلیفہ ہوئی یہہ خلیفہ بڑے دلیر خدا کے شیر صاحب ذوالفقار و دلدل اسوار قاتل کفار شاہ ولایت صاحب
ہمت تہے نادانی کی عمر مین یہہ حضرت کے رسالت پر ایمان لائے بدر و احد و خیبر وغیرہ لڑائیون مین انہونے
بڑی بڑی شجاعتین کین اور پیغمبر صاحب نے ان پر نہایت رضامند ہو کر لحمک لحمی جسمک جسمی و روحک
روحی دمک دمی کی حدیث ان کے حق مین جاری کی فاطمہ اپنی پیاری لڑکی ان کے نکاح مین دی
اسد اللہ الغالب ان کو خطاب دیا اپنی اہل بیت کے رتبہ سے سرفراز کیا چار سال نو مہینے انہون نے
خلافت کی مگر یہہ سعاد آپس کے جہگڑون اور فساد مین ضایع ہوئی پہلے ابی طلحہ اور زبیر عایشہ
صدیقہ کو ساتہہ ملا کر مستعد شورش کے ہوے اور عثمان رضہ کے قاتلون کے چہپا رکہنے کا [illegible]

دعوی کیا اور آپس مین بڑی لڑایان ہوئین جب انکا خاتمہ ہوا تو معاویہ بن ابی سفیان حاکم شام نے فساد اوٹھایا اور عثمان کے خون کے عوض لینے پر آمادہ ہوکر باغی ہوا اسکے ساتھہ بھی بڑے بڑے معرکے اور جنگ ہوتے رہے ان لڑایون مین اسی ہزار مسلمان فریقین کیطرف سے کام آیا ستر کس بھی انکے اصحاب جو اہل بدر تھے اور علی کے ساتھہ اس معرکے مین خلیفہ برحق جانکر گئے تھے شہید ہوئے جب اس جنگ سے علی نے فراغت پائی قوم خوارج نے خروج کیا جو علی اور معاویہ دونو سے بیزار تھے تعداد مین وہ آٹھہ یا نو ہزار تھی علی نے ان کو بڑی جوانمردی کے ساتھہ تہہ تیغ کیا اور تمام خارجیون سے صرف نو کس بچے جو معرکہ سے بھاگ کر چلے گئے تھے اس جنگ کے بعد علی کا یہہ ارادہ تھا کہ بسبب تمام رہہ جانے مہم معاویہ کی پھر شام کیطرف فوج لیجائے مگر مرگ نے فرصت نہ دی اور وہ صاحب ذوالفقار حیدر کرار سترہوین رمضان سنہ ۴۰ھ ابن ملجم خارجی کے ہاتھہ سے جسکا نام عبدالرحمان تھا کوفہ مین شہید ہوئے نجف مین انکا مزار ہے اولاد ان کی حسنی و حسینی سید موجود ہے علوی قریشی بھی انکی اولاد کہلاتے ہین جو حسنی و حسینی نہین ہین —

حسن بن علی رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم

مرتضے علی کی شہادت کے بعد حسن علی کے بڑے بیٹے پیغمبر صاحب کے نواسے خلیفہ ہوئے شام والون کے بغیر کل مسلمانون نے ان کی بیعت کی کل صحابہ ان کی خلافت پر رضامند تھے مگر معاویہ امیر شام کو جو خود خلافت کا امیدوار تھا یہہ امر ناگوار تھا اوس نے ان کی خلافت کے وقت کئی ایک طرح کی فساد برپا کئے اور دوبارہ لڑائی کی تیاری ہوئی دونو فوجین میدان مین آئین مگر حسن جو نہائت حلیم و نرم دل تھے خونریزی سے باز آئے اور خلافت معاویہ کو دیدی اور فرمایا کہ میرے نانا رسول مقبول فرماگئے ہین کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی سو اب وہ میعاد گذر چکی ہے اس لئے مین خلافت سے دست بردار ہوتا ہون خلافت کی سپرد کرنے کے وقت حسن نے معاویہ سے ایک اقرارنامہ لکھا لیا تھا جس مین یہہ بھی شرط تھی کہ معاویہ اپنی حین حیات کسیکو ولیعہد نہ بنائے اُسکے مرنے کے بعد صحابہ کے اجماع سے کوئی اور خلیفہ مقرر ہوگا یہہ امر اگرچہ معاویہ کو منظور نہ تھا مگر حسب مصلحت وقت اوسنے

اوس نے منظور کرلیا اقرارنامہ لکھدیا اور نو برس کے بعد جب حسن نے زہر کے صدمہ سے شہادت پائی تو معاوٗ
نے اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد بنایا روضۃ الصفا و حبیب السیر و شواہد النبوت و حدیقۃ الاقالیم وغیرہ تاریخ
کی کتابون مین اگرچہ لکھا ہے کہ معاویہ نے بطمع ولیعہدی اپنے بیٹے کے حسن کو زہر دیا اور شہید کیا
مگر اسبات کے منکر اہل سنت وجماعت ہین وہ کہتے ہین کہ حسن کو یزید معاویہ کے بیٹے نے جعدہ اونکی زوجہ
کے ساتھہ سازش کر کر زہر دلوایا اور وہ نبی کا پیارا فاطمہ کا جگر پارہ ۵۰ھ ہجری مین شہید ہوا۔ امام
حسن کی نعش بموجب اونکی وصیت کے اور اجازت عایشہ صدیقہ کے رسول صلعم کے روضہ مین دفن کرنے کیلئے
روضہ کے دروازہ پر لیگئی مگر مروان مانع ہوا اسواسطے جنت البقیع مین دفنائے گئے

دوسرا چمن۔ خلفاے بنی امیہ کے بیان مین

معاویہ بن ابی سفیان

یہہ خاندان بنی امیہ کہلاتا تھا انکا شجرہ نسب عبد مناف پیغمبر خدا کے جد چہارم کے ساتھہ ملتا ہے
کہ عبد المناف کے دو بیٹے تھے ایک کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام عبد الشمس تھا ہاشم کے بیٹے عبد المطلب
اور اون کے بیٹے عبد اللہ اور اوسکے بیٹے محمد صلعم تھے اور عبد الشمس کا بیٹا امیہ امیہ کے بیٹے ایک
حرب دوسرا ابو العاص حرب کا بیٹا صخر اور صخر کا بیٹا ابوسفیان اور ابوسفیان کا بیٹا معاویہ جو بنی امیہ
کے خاندان مین پہلا خلیفہ تہا اسکا باپ ابوسفیان فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا جنگ بدر و احد و خندق مین
وہ کفار کا سردار تہا اسکی والدہ کا نام ہندہ تہا جو جنگ احد مین کفار کی ساتھہ آئی تہی اور بسبب اسکے
کہ عتبہ اوسکا بہائی بدر کے جنگ مین مارا گیا تہا اس نے امیر حمزہ کی شہادت کی بعد اوسکو اپنے بہائی
کا قاتل جانکر اونکے ناک و کان و ہاتہہ پانو و عضو تناسل اپنے ہاتہہ سے کاٹا اور سینہ سے کلیجا نکال کر
دانتون مین چبایا اسلام کے بعد نبی صاحب نے ان کو اپنا دوست بنالیا خلیفہ ثانی و ثالث کے وقت
معاویہ شام کا حاکم رہا جب عثمان نے شہادت پائی یہہ انکے قتل اور خون کا دعویدار ہوکر علی کا مخالف
اور باغی بن گیا پے در پے کئی لڑائیان انکے ساتھہ لڑا علی کی شہادت کے بعد حسن انکے بیٹے نے اسکی
مزاحمت سے تنگ آکر خلافت اسکو دیدی اور یہہ مستقل خلیفہ بنگیا اس نے اپنی حین حیات یزید اپنے
بیٹے کو ولیعہد کیا تمام مسلمانون سے باکراہ و اجبار و طمع درہم و دینار بیعت کرالی صرف امام حسین

بن علی و عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن عمر و محمد بن ابی بکر وغیرہ چند آدمی بیعت کے نہ کرنے مین ثابت
قدم و راسخ دم رہے اس خلیفہ نے خلیفہ ہو کر دمشق کو دار الحکومت بنایا خلافت کا طریق چھوڑ کر
بادشاہی نقشہ جمایا پانچون خلیفون کے برخلاف منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا فوج کی تنخواہین افسرون کے روزینے
مقرر کیے رعایا سے خراج لیے شاہی محل بنائی دربار عام تعمیر کرائے زنانہ محل مین خواجہ سرا مقرر فرمائے
ایک بڑی مسجد دمشق مین تعمیر کی سنہ ٥٠ ہجری مین وہ مدینہ و مکہ کو گیا حج کیا دونو شہرون کے رہنے والون سے
یزید کی بیعت لے آخر کار بتقاضای کردگار سنہ ٦٠ ہجری مین مر گیا - یہہ خلیفہ دنیا کے کام اچھے انجام دیتا
تہا ہر ایک سے اپنا مطلب نرمی کے ساتھہ لیتا مکر و فریب مین استاد تہا دولت کا بڑہانا ریاست کا اپنے
قبضہ مین لانا اسکو خوب یاد تہا خوشگوئی مین طاق تہا رمز و کنایہ مین شہرہ آفاق تہا سخاوت عام
تہی لوگون کی دلجوئی کیطرف رغبت تمام تہی غصہ کے وقت بردبار تہا انصاف کے وقت نہ کسی کا حامی
نہ مددگار رہتا ملک کا انتظام سلطنت کا کام یہہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دیتا مگر بقول
صاحب روضۃ الصفا و حبیب السیر وغیرہ جو جو کام کہ خلاف عدالت و مروت و اسلام اس سے وقوع
مین آئے وہ بہی بہت ہین - اول خلیفہ برحق علی کا نافرمان ہوا باغی و خاطی بنا دوسرے حسین پانچوین
خلیفہ کو اسکے حکم یا اس کی چشم پوشی کے سبب سے زہر ملا تیسرے عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو اس نے
زہر دیکر شہید کیا چوتہے محمد بن ابو بکر کو اس نے آگ مین جلا دیا - پانچوین حجر بن عدی نبی کے اصحاب کو
اس نے ناحق قتل کیا عمرو بن حکم کو پہانسی دیا چہٹے یزید اپنے بیٹے کو جو فاسق دغاباز و شرابی و زانی
تہا اس نے خلیفہ بنایا جس سے بڑے بڑے فتنہ اسلام مین پیدا ہوئی اس نے کچہری خلافت کی مدینہ سے
دمشق مین منتقل کی روم اور یونان کی تسخیر کے لئے اس نے لشکر بہیجا اور یزید اپنے بیٹے کو اوسکا
سپہ سالار بنایا اور اوس نے ایشیاے کوچک کا رستہ متمرد ریاستون سے صاف کر کے استنبول کو جا گہیرا
مگر فتح نصیب نہ ہوئی ناچار لشکر واپس آیا اس خلیفہ کے حکم سے عبد اللہ سردار خراسان کو مامور ہوا
اور سعید ماوراء النہر کیطرف بہیجا گیا خنک خاتون بخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند کا محاصرہ
ہو کر پانچ لاکہہ تنکہ سرخ سالانہ خراج قرار پایا اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کابل فتح کیا اور فوج کابل کے

ہر رستہ پشاور تک پہونچی افغانستان مین اسلام پہیلا سندہ کی ملک مین بہی پے در پے فتوحات نمایان
ہوئین سنتیس سن میں بیس سیر سونا سالانہ خراج شاہ یونان پر مقرر ہوا ہرکارون کی ڈاک اسنے مقرر کی
بادشاہی مُہرین کہودوائی گئین ❊

یزید بن معاویہ دوسرا خلیفہ

معاویہ کے مرنے کے بعد یزید اوسکا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت زمانے اور ہی صورت دکہلائی
بدمعاش اوباش اسکے اہل دربار تہے بہلے لوگ ذلیل اور خوار تہے انصاف کی تدبیر شرع کی توقیر تہی
عالم فاضل ٹکڑے کے محتاج تہے مغنی مطرب صاحب تاج تہے اخلاف امیر تہے اشراف فقیر تہے شراب کا
پینا بر ملا تہا جوئے کا کہیلنا جا بجا تہا مسلمانی اسلام شرع کے احکام ملت کے انتظام ٹوٹ گئے تہے دین کے
قواعد چہوٹ گئے تہے بیدادی کا زور تہا بیرحمی کا شور تہا اس کی کج ادائیون کا بیان ظلم کا داستان
قلم و زبان کہانتک لکہے واقعہ شہادت نور العین سید الکونین حسین کا جو دشت کربلا مین اسکے حکم سے
وقوع مین آیا وہ مشہور ہے کہ ابن زیاد بدنہاد نے کوفہ کا لشکر لیجاکر کس کس بیرحمی کی ساتہہ
حسین مظلوم نواسہ سید معصوم کو بے آب و طعام تشنہ کام شہید کیا اور حسین کے ساتہہ کے بہتر تن
کس کس رنج و محن کے ساتہہ بہوکہے پیاسے قتل کئے اُنکے حرم محترم کو کیا کیا مصیبتین دکہلائین معصوم
بچون مستورات کو کیا کیا اذیتیں پہونچائین پیمبر کے فرزندون پر خنجر چلائی شہیدون کی نعشون پر
گہوڑے دوڑائی سر نیزون پر چڑہائے اس صدمہ کے علاوہ جو دوسرا صدمہ یزید کی حکم سے مکہ و
مدینہ دونو شہرون پر وقوع مین آیا اسکے ذکر سے زبان آورون کی زبان بل کہاتی ہے
کلک دو زبان حسرت کے آنسو بہاتی ہے وہ یہہ ہے کہ جب حسین شہادت پا چکے اہل بیت وہ صدمہ
اوٹہا چکے مکہ و مدینہ کے علما و صلحا و اصحاب یزید کے کردار سے بیزار ہوئے ہر چند بزرگانہ رعب دکہلایا خدا کے
غضب سے ڈرایا بہت سمجہایا کچہہ کام نہ آیا آخر مدینہ کے مہاجر و انصار نے یزید کا حاکم شہر سے نکالدیا اور
عبداللہ بن مطیع کو قریش اور عبداللہ بن حنظلہ کو انصار نے علیحدہ علیحدہ امیر بنا لیا اسی طرح مکہ
والون نے یزید کی بیعت سے ہاتہہ اوٹہایا عبداللہ بن زبیر کو امیر بنایا یہہ حال سنکر یزید غضب مین آیا

اور مسلم بن عقبہ کوفی کو حکم دیا کہ تم بہت جلد شام کی فوج لیکر مدینے جاؤ اور اونکو میرا حکم سناؤ کہ اگر تم
بدستور تابعدار بنجاؤ گے بیعت مین آؤ گی تو امان پاؤ گی ورنہ قتل کیئے جاؤ گے پس اگر وہ تیری حکم کو
مان جاوین بیعت مین آوین تو بہتر ورنہ زن و مرد پیر و جوان بچے ناداں سب کو قتل کرو سب کا مال ضبط کرو
یزید کے حکم کے بموجب مسلم نامسلم مدینے گیا مگر مدینے والون نے اسکے پہونچنے سے اول شہر کے گرد خندق
کہود لی تہی اسکے دخل کے راستے بند کر دیئے تہے کچہہ مدت تک یہہ خندق کے باہر اترا رہا آخر اسنے مروان کے
ساتہہ سازش کی اور اسنے برخلاف قول و قسم اپنے کے بنی حارثہ کی چند آدمیون کے ساتہہ جو
محافظ دروازے کے تہے ملکر راستہ کہولدیا اور مسلم نے شہر مین داخل ہوکر قتل عام شروع کی شہر کو لوٹ لیا
سات سو مہاجر و انصار نبی کی یار و تابعین جان نثار شہید ہوئے اور اسقدر حاملان و حافظان قرآن
علما و صلحا و محدث مارے گئے بیشمار رہا یا قتل مین آئی ہزارون لڑکیون و لڑکون کو یزید کو پہونچے
غلام بنالیا ہزارون عورات کی ساتہہ بدفعلی کی باقیماندون سے بیعت یزید کی اس عہد پر لی کہ تم
عبد یعنے غلام یزید کی ہوئی وہ چاہی تمکو آزاد کرے چاہی فروخت کرلے طاعت کا کام لے یا معصیت
کا حکم دے اسوقت جو چند آدمیون نے یہہ کہا کہ ہم نے بیعت یزید کی قرآن و حدیث کے حکم پر کی وہ بے
ساعت عذر گردن ماری گئے مسلم نامسلم نے اسوقت حضرت کے حرم و مسجد نبوی مین گہوڑے
بندہوا دیئے اونٹون کے گلّے کہڑے کرا دئے تہے جس سے اس پاک مکان مین مینگنے کے ڈہیر و ار
لید کے انبار لگ گئے روضۂ رسول مین کئی روز تک اذان نہ ہوئی نہ شمع روشن نہوئی اس ضروری
کار سے جب مسلم نے فراغت پائی مکے کیطرف باگ اوٹہائی مگر تین دن کے سفر کے بعد عین رستہ
مین ملک الموت نے اس کی روح قبض کرلی اسی مقام پر وہ دفنایا گیا اور اسکی وصیت کے
بموجب حصین ابن نمیر سکونی فوج کا سردار بنا اور فوج کو لیکر وہ مکہ کیطرف چلا اسکی جانے کے
بعد ایک قریشیہ عورت جسکا بیٹا مسلم کے ہاتہہ سے مدینہ مین مارا گیا تہا مسلم کی قبر پر آئی اور اوسکی
نعش کو نکالکر اسے آگ مین جلادی دوزخ کے پہلے منزل تک پہونچادی حصین بن نمیر نے
مکے پہونچکر شہر کو گہیر لیا اور اونچے مقامات پر منجنیق نصب کرادیئے شہر مین گولے لگانے

شروع ہوگئے چونکہ خانہ کعبہ کے اندر عبداللہ بن زبیر تھا حصین وہان بھی گولے مارتا تھا جنکے صدمہ سے
حجر الاسود ٹوٹ گیا کعبہ کے پردے جلگئے اکثر مکانات مسمار ہوگئے ابھی حصین نامراد اپنی مراد کو
نہین پہونچا تھا اور شہر مفتوح نہین ہوا تھا کہ یزید کے مرنیکی خبر وہان آ پہونچی یہہ خبر پاتے
ہی شامی سخت ناکامی کے ساتھہ وہان سے بھاگے اور تمام سپاہ بہزار حسرت و آہ اپنا اجتماع توڑ کر تیتر
بتر ہوگئی - یزید پلید چھہ مہینے چار سال بکمال ظلم و ستم حکومت کرکے ذات الجنب کی مرض کے ساتھہ
بحالت نشہ شراب ۶۴ سنہ ہجری مین مرگیا بیت نماند ستمگار بد روزگار * بماند برو لعنت پایدار

معاویہ اصغر بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان

یزید کے مرنے کے بعد امرائے شام نے اسکے بیٹے معاویہ کو خلافت کی مسند پر بٹھلایا یہہ شخص بڑا نیک
اور نیک کردار تھا کل اطوار اسکے پدر بزرگوار کی برخلاف تھے اسکے تخت نشین ہونے کے بعد شام
کے امراؤ پھر مستعد اس سلسلہ کے ہوئے کہ معاویہ خود فوج لیکر مکے جائے اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھہ جنگ
کرے مگر معاویہ نے یہہ بات منظور نہ کی اور حرم پر فوج کا لیجانا اسنے مناسب نجانا اسلئے آپس مین
کچھہ صورت نا اتفاقی کی وقوع مین آئی اور معاویہ اپنی رضامندی سے خلافت سے دستبردار ہوا
اور عبادت کے گوشہ مین بیٹھکر جیتے جی اسنے پھر کسیکو صورت نہ دکھلائی آخر نیکنام رہا اور مرگیا

مروان بن حکم

اس خلیفہ کا شجرہ بنی امیہ کے خاندان مین اسطرح پر عبد المناف کے ساتھہ پہونچتا ہے کہ مروان بیٹا حکم
کا اور حکم بیٹا ابو العاص کا اور ابو العاص امیہ کا اور امیہ عبد الشمس کا اور عبد الشمس بیٹا
عبد المناف کا - معاویہ بن یزید کی ترک خلافت کے بعد شامیون نے مروان بن حکم کو جو بنی امیہ مین
سے ایک سردار تھا خلیفہ بنایا اسکے باپ حکم کو پیغمبر صاحب نے بسبب وقوع کسی جرم قبیح کے مدینہ سے
نکالدیا تھا ابو بکر و عمر نے حضرت کی سنت پر عمل کیا بلکہ جہان وہ رہتا تھا وہان سے بھی دو فرسنگ دور
اسکے رہنے کا حکم دیا عثمان کے وقت اوسکی خطا معاف ہوئی اور مدینہ مین بلایا گیا اوسکے بیٹے
مروان کو خدمت حضور نویسی کی عطا ہوئی جب مروان نے خلافت مین دخل پایا اپنی شرارت سے

باز نہ آیا مصریون کا بلوا اوٹہایا عثمان کو شہید کرایا پہر معاویہ کا خیرخواہ اور یزید کا دست بنا
مدینہ کی قتل و غارت مین مسلم کا مددگار رہا معاویہ کے تخت سے اوترنے کے وقت سب نے اسکو لائق
کار ہوشیار تصور کیا اور خلیفہ بنا دیا مگر اسکے حکم مین سوا شام کی ولایت کے اور کوئی ولایت نہ تہی
کیونکہ تہامہ حجاز وغیرہ بہت سا ملک عبد اللہ بن زبیر کے قبضہ مین آچکا تہا کوفہ کے لوگ بہی
اس سے روگردان تہے بصرہ کے رہنے والے نافرمان ہے سلیمان بن صیرونی نے اسکے وقت کوفہ
بلوا اوٹہایا کوفہ والون کو اپنے ساتہہ ملایا بہت سی فوج لیکر شام پر چڑہ آیا بنی امیہ سے امام حسین
کے خون کی عوض کا طلبگار ہوا آمادہ جنگ و پیکار ہوا ادہر سے مروان جنگ کا سامان لیکر دمشق
سے نکلا اور آپس مین سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر کوفہ والون نے شکست کہائی اس واردات کو صرف
دس مہینے ہی گزرنے پائے تہے کہ یزید کی عورت نے اسکو زہر دیکر ہلاک کیا جہگڑا پاک کیا باعث
اُسکے زہر دینے کا یہہ ہوا کہ مروان نے خلیفہ بنکر یزید کی بیوہ سے نکاح کیا اور نکاح کی وقت یہہ
عہد ہوگیا تہا کہ مروان اپنی حین حیات خالد یزید کے بیٹے کو ولیعہد کریگا اور اوسکے بعد وہی
وارث تخت و تاج کا ہوگا مگر جب نکاح ہوچکا وعدہ وفائی ظہور مین نہ آئی بلکہ برخلاف
اُسکے مروان نے خالد کو اپنی نظر سے گرادیا اور اس بات پر آمادہ ہوا کہ اوسکے بعد اوسکا بیٹا
عبد الملک خلیفہ ہو یہہ بات یزید کی بیوہ کو سخت ناگوار گزری اور زہر دیکر مروان کا کام تمام کیا۔

عبد الملک بن مروان بن حکم

اس خلیفہ نے تخت نشین ہوتے ہی یزید کی سنتون کو تازہ کیا ظلم و ستم کو رواج دیا حجاج بن یوسف
ظالم کو جسکا نام ظلم کی بدنامی سے قیامت تک بدنام ہے اس نے کُل مختار و امیر الامراء بنایا اُس نے
ہزارون علما صلحا زاہد متقی اللہ کے ولی سادات کرام مشائخ عظام بے گناہ قتل کردئیے کربلا کے
شہیدون کے روضے گرادئیے اسکے وقت مظلوم بیچارے ظلم کے مارے مارے پہرتے تہے کہین
اُنکو پناہ نہ تہی **حکایت** ایک پیرزال صد سالہ کسی مقدمہ مین حجاج کے روبرو گرفتار ہوکر آئے
حجاج نے اپنی حسب العادت اسکی نسبت قتل کا حکم جاری کیا اُسوقت لوگون نے بڑہیا کی تعریف

کی کہ یہہ قرآن بہت خوش الحانی کو ساتھہ پڑھتی ہے حجاج نے بڑہیا کو کہا کہ اگر تو اسوقت قرآن
کی کوئی آیت مجھکو سنائے تو مین تیری جان بخشی کر دونگا وہ بولی کہ اِذَا جَاءَ غَضَبُ اللہِ وَالقھرُ
وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَخرُجُوْنَ مِنْ دِیْنِ اللہِ اَفْوَاجًا یہہ تقریر سنکر حجاج بولا کہ یہہ تو نے کیا غضب کیا ہے
کہ قرآن بدل دیا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح کی جگہہ اذا جاء غضب اللہ والقھر سنایا ہے یدخلون فی
دین اللہ کے مقام پر یخرجون من دین اللہ بنایا ہی بڑہیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سید ابرار
احمد مختار کا تہا کہ جب اذا جاء نصر اللہ کی آیت آئی ہزاروں کفار خدا کے دین مین داخل ہوئی اب حجاج
عبدالملک کی حکومت اور تیری امارت سے لگے مسلمان مصیبت مین گرفتار مسلمانی سی بیزار ہین
اب اور کون اس دین مین داخل ہوگا یہ یدخلون کا موقع بدلکر یخرجون کا وقت آ پہونچا ہی یہہ
بات سنکر حجاج شرمسار ہوا اور اوسکے خون سی در گذرا - اسی خلیفہ کے عہد مین مختار ثقفی
نے کوفہ سے خروج کیا تمام عرب مین اوس نے ایک شور وشر برپا کر دی مجمل حال اوسکا اسطرح ہے کہ
جب منتقم حقیقی کی یہہ مشیت ہوئی کہ مظلوموں کی داد ظالموں سے لے حسین کے قاتلون کا نام و
نشان زمانہ پر نرہی تو یہہ موقع بنایا کہ مختار نے اپنی جاہ و حکومت کی حصول کے لئے حسین کے خون
کا دعوی ایک حیلہ اوٹھایا پہلے اوس نے کوفہ والون کو اپنے ساتھہ ملایا اور کہا کہ تم سے یہہ سخت
گناہ وقوع مین آیا ہے کہ تم نے اول حسین سے بیعت کی اوسکو اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو بیوفائی سے
پیش آئے اور اوسکو شہید کیا اب تمکو چاہیے کہ اسکا عوض اوتارو اوسکے دشمن کو مارو اپنی جانین
دو قاتلون سے بدلہ لو یہہ بات سنکر کوفی مختار کے تابعدار ہوئے لڑنیکو تیار ہوئی ابراہیم بن مالک
اشتر جو علی کا یار کوفیوں کا سردار تہا مختار کا کل مختار تہا یہہ خبر جب عرب مین مشہور ہوئی تو چارون
طرف سے شیعان علی محبان اہل بیت نبی کوفہ کو آئے لڑنے کو قدم جمائی مختار نے جب اختیار پایا
حسین کے قاتلون پر خنجر چلانا اونکو جہنم مین پہونچانا شروع کیا ہزاروں خارجی بدمآل معہ عیال و اطفال
بہت برے حال سے ماری گئی سنکڑوں کو آگ مین جلایا اونکا نام ونشان گنوایا ابن زیاد بدنہاد
اور شمر لعین کافر بیدین دونو مختار کے حکم سے قتل ہوئے غرض اسی ہزار حسین کے قاتلون اور انکی

متوسلوں و متعلقوں سے بیدریغ تہہ تیغ ہوئی اِس کام سے فارغ ہو کر مختار نے چاہا کہ اب اپنی حکومت
اور مملکت کو وسعت دی تہامہ و حجاز کی ولایت کو لے اِس ارادہ پر لشکر لیکے بڑہا ئی کی مصعب بن
زبیر سے لڑائی کی اس مین خود بہی مارا گیا عبد الملک نے جب مختار کی مرنے کی خبر پائی بہت خوش
ہوا حجاج کو لشکر دیکر حجاز کو بہیجا اور باہم آسکے اور آل زبیر کے سخت جنگ ہو کر حجاج غالب آیا عمرو بن
سعید بہی قتل ہوا ان دونو کے قتل کے بعد بڑی سیع مملکت پر حجاج قابض ہوا اور عبد الملک کی خلافت
نے دو بارار دنق پائی اور اسنے دیوانی قانون اور آئین کی کتابین فارسی سے عربی مین ترجمہ کرائین
اور حکم دیا کہ پہلے خلفا کی برخلاف جو کوئی امیر یا فقیر سرے روبرو آئے گردن جہکا کر تسلیم بجالاوی فقط
سلام کے لفظ کو کافی نہ سمجہے اسنے اول جو درہم و دینار عربی خط مین مسکوک ہوتے تہے وہ سکہ اسنے
موقوف کیا اور حکم دیا کہ آیندہ فارسی خط کی ضرب جاری ہو ایک بڑا بہاری قیمتی تاج اسنے بنوایا
اور پہلے خلفا کی برخلاف اسنے تاج پہنا اور اپنی بادشاہت کے زیب و زینت کے لئے نئی نئی رسمین
جاری کین آخر شہر بحرہی مین مرگیا۔ مال و دولت اسکے خزانہ مین بے انتہا جمع تہا اور یہہ
اپنی جمع کی ہوئی خزانہ کو بار بار دیکہکر بہت خوش ہوتا اور کہتا کہ ملک اور سلطنت کے حصول کی بہی خزانہ کافی ہے
اِس خلیفہ نے عراق کا ملک فتح کیا ایشیا کو حکومت مین لیا اور ایک شہر افریقہ مین آباد کیا مصر کی
مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی کچہہ نیا علاقہ سوائے ممالک مفتوحہ سابق کے بہی اپنے قبضہ مین لایا اور سابقہ
سلطنت کو تمام دعویداروں سے صاف کرکے اپنی خلافت قائم کی ایک قسم کی اسکے سکہ مین سورۃ
اخلاص مضروب تہی دوسرے مین محمد رسول اللہ ارسلہ بالہدی و دین الحق مسکوک تہا اور کل علم و
اسلام مین فقر عربی خط کے جاری ہوئے اس خلیفہ کے سر پر ہر وقت مسلح سپاہی ننگی تلوارین لیکر
کہڑے رہتے تہے یہہ خلیفہ بکمال بخیل تہا اور اسکے مُنہ سے سخت بدبو آتی تہی جسسے مکہیون کو
بہی اوسکے مُنہ پر بیٹہنے سے نفرت تہی لیکن زبان عربی نہائت صاف تہی

ولید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ اگرچہ آدمی بے رحم ظالم بے باک خونریز و سفاک تہا مگر ملک کا انتظام اسنے بخوبی کیا

چونکہ زبان اسکی نہایت خراب اور تقریر لغو تہی اسلئے اسکے باپنے حکم دیا کہ فصحا و بلغا عرب کے بلائے جائین اور چہہ ماہ تک ولید اونکی صحبت مین بیٹہکر اپنی زبان صاف کرے چہہ ماہ کے بعد جب اسکا امتحان ہوا تو پہلے سے بہی بدتر نکلا یہہ خلیفہ باوجودیکہ قران شریف کی تلاوت بہت کرتا تہا تسپر بہی اسکے ظلم و جبر و بیرحمی کا کچہہ حد و حساب نتہا اس نے حجاج ظالم کو امیر الامرا سے معزول کرکے عراق عجم کا حاکم بنایا اسکے وقت اسلام کے لشکر نے ہند کی طرف دیبل کے کنارے بڑی بڑی فتوحات حاصل کین جس ملک کو اب ٹہٹہ کہتے ہین باعث اس مہم کا یہہ ہوا کہ اہل عرب کا ایک جہاز مقام دیبل یعنے بندرگاہ سندہ مین پہونچا تو سندہ والون نے براہ زبردستی لوٹ لیا اس بات پر حجاج حاکم عراق کا بہت غضبناک ہوا اور محمد قاسم اپنی برادرزادہ کو بہت سی فوج دیکر سندہ کو مامور کیا وہ پہلے کرمان مین آیا وہان سے مکران مین ہوتا ہوا مقام ارمایل کو قابض ہوا اور کمال جوانمردی کے ساتہہ سندہ مین پہونچکر دیبل کو فتح کیا پہر روڑی کو اپنے قبضہ مین لایا اوسوقت سندہ کا راجہ مسمی داہر تہا جسکی حکومت مین تمام علاقہ سندہ کا اور تمام علاقہ کنارے دریاے سندہ و دامن کوہ دکالبانع کشمیر کی حد تک تہا محمد قاسم کے پاس اوسوقت ایک منجنیق تہا جسکو عروسک کہتے تہے اور پانسو آدمی اوسکے کہینچنے پر مامور تہے اوسکے ذریعہ سے دشمن کے قلعون پر پتہر برسائے جاتے تہے اور مسمی جیوبہ سلمی اوسکے نشانہ کا قدرانداز تہا دیبل کے فتح کے بعد علاقہ نیرون کا جسکو اب حیدرآباد دکن کہتے ہین فتح ہوا پہر سہوان کا قلعہ کہ نہایت مستحکم تہا سات روز کے عرصہ مین فتح ہوا ملتان اور اوسکا علاقہ بہی لے لیا اور وہی شہر دار الحکومت قرار پایا محمد قاسم اگرچہ ایک نوجوان پہلوان سترہ برس کا تہا مگر اوسنے بڑے بڑے ملک اپنی جوانمردی کے زور سے فتح کئے قندہار بلوچستان سندہ ملتان و پنجاب پر بہت جلد قبضہ پالیا قنوج تک تمام راجون کو اپنا باجگزار بنالیا باعث صرف یہہ ہوا کہ اوسکے دل مین ہندؤن کیطرف سے تعصب بہت کم تہا مسلمان زمینداروں سے عشر یعنے دسوان حصہ خراج لینا کیا اور ہندؤن سے زر مالگذاری بموجب رواج ملک کے لیا مندرون اور

شوالون کے گرانے مین تامل رکہا بلکہ اجازت دیدی کہ جو ہندو جزیہ قبول کرے اپنی مذہبی سوم کے
ادا کرنے مین مختار ہو برہمنون اور پوجاریون کے وظیفے تین روپیہ فیصدی کے حساب سے بموجب
آئین قدیم کے بحال رکہی گئی سوداگرون اور پیشہ ورون کے لئے بہی وقت جنگ و کشت و خون
کی بہی امان کا حکم جاری تہا فتح کے بعد وہی لوگ سزا پاتے تہے جو مقابلہ پر آتے تہی قریب
تہا کہ محمد قاسم اپنی تدبیر اور شمشیر کے زور سے تمام ہند پر فتحیاب ہوجاتا کہ اچانک ایک ایسا
سبب پیدا ہوگیا جس سے اوس پہلوان کی جان مفت مین جاتی رہی اوسکا صحیح صحیح ذکر
اسطرح پر ہے کہ جب محمد قاسم قنوج تک فتحیاب ہوچکا تو اوس نے کئی ہزار اونٹ زر نقد و تحائف
ہند کے لادکر خلیفہ کی خدمت مین روانہ کئے اور راجہ کشن پور کی لڑکی کنواری جو نہایت خوبصورت
تہی خلیفہ کی خدمت مین روانہ کی جب وہ خلیفہ کی خدمت مین پہونچی خلیفہ اوسکو دیکہکر
بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ آج رات خلیفہ کے پلنگ پر حاضر ہو جب وہ رات کو حاضر ہوئی
خلیفہ اوسوقت شراب کے نشہ مین سرمست تہا عورت نے عرض کی کہ مین خلیفہ کی ہم بستری
کے لائق نہین کہ محمد قاسم پہلے میرے ساتہہ ہم بستر ہوچکا ہے خلیفہ یہہ بات سنتے ہی غصہ
کی آگ مین لال ہوگیا اور اوسیوقت محمد قاسم کے نام اپنی دستخط سے حکم لکہا کہ محمد قاسم
کو چاہئے کہ گدہے کے کچے چمڑے مین اپنے آپ کو سلاکر حضور مین حاضر کرے اوسیوقت شترسوار
حوالے وہ فرمان کردیا جب وہ فرمان محمد قاسم کے پاس پہونچا حیران ہوگیا کہ آیا مجہسے کون
قصور سرزد ہوا ہے جسکی یہہ سزا مجہکو دی گئی ہے اگرچہ فوج کے سپہسالار اس فرمان کی تعمیل سے
اوسکو مانع ہوئے اور کہا کہ تم اپنی سلطنت علیحدہ ہند مین قایم کرو خلیفہ کی اطاعت کا خیال ہی
دل مین نہ لاؤ جب خلیفہ فوج بہیجیگا ہم جانبازیان کرنے کو طیار ہین مگر محمد قاسم نے کسی کی نہ
مانی اور اپنی آپ کو کچے چمڑے مین سلاکر حکم دیا کہ مجہکو خلیفہ کی خدمت مین پہنچا دین چمڑے مین
سئے جانے سے وہ پہلوان اوسیوقت مرگیا جب نعش محمد قاسم کی خلیفہ کے پاس پہونچی راجہ کی
بیٹی بلائی گئی اور کہا کہ یہی محمد قاسم ہے جسنے تیرے ساتہہ ہم بستر ہوکر پہر تجہکو ہمارے پاس

بہیجا تہا عورت محمد قاسم کی نعش دیکہکر بہت روئی اور کہا کہ افسوس ریاست و سلطنت بے
وقوفون کے ہاتہ آگئی اس جوانمرد پہلوان پر مینے صرف تہمت برپا کی تہی اسواسطے کہ اس نے
میرے باپ و خاندان کو قتل کیا ریاست چہین لی تہی خلیفہ نے میری دروغ تقریر پر مغلوب الغضب
ہوکر ایسے جوانمرد کی جان مفت ضایع کی مناسب تہا کہ خلیفہ اول تحقیقات میرے بیان کی کرتا
اگر درست پایا جاتا تو اسکو سزا دیتا اور یہہ بات ظاہر ہی تہی کہ اگر محمد قاسم میرے حسن پر خود فریفتہ
ہوتا تو خلیفہ کے پاس مجہکو کیون بہیجتا اپنے پاس رکہہ لیتا باوجود اسکے کہ خلیفہ نے ایسی سخت
سزا اوسکو دی تو بہی وہ اپنی وفاداری سے نہ چوکا اور خلیفہ کے حکم کی فوراً تعمیل کی اگر یہہ نہ
ہوجاتا تو بہی خلیفہ اسکا کچہہ نہین کرسکتا تہا کہ سندہ مین اسنے بڑی سلطنت حاصل کرلی تہی یہہ تقریر
سنکر خلیفہ بحال شرمندہ ہوا اور ہشیم نام ایک اور حاکم کو اوسکی جگہہ مامور کیا ۳۰ - برس تک وہ
بلاد مفتوحہ پر قابض رہے جب بنی امیہ کی خلافت نابود ہوگئی تو ہندو راجون نے اونکو سندہ سے
نکالدیا - اس خلیفہ کے وقت شہر ملاطیہ فتح ہوا اور موسی اور طارق سپہ سالاران نے ہسپانیہ
یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور پہاڑی علاقہ کا نام اوسروز سے جبل الطارق طارق کے نام پر
مشہور ہوگیا ممالک فرنگستان مین بہی دور دور تک اسکی سلطنت پہیل گئی بڑے بڑے
شہر فرغانہ و کوکان و شاش و تاشکند مفتوح ہوئے اسکے وقت عمارت کے علوم کی بڑی
ترقی ہوئی ایک عظیم الشان مسجد دمشق مین تعمیر ہوئی بیحساب روپیہ اوسپر خرچ ہوا علاوہ اسکے
کئی عالیشان عمارت بہی اس نے بنوائی اور مدینہ منورہ جاکر مسجد نبوی کی تعمیر کا اس نے
حکم دیا مسجدون کے بلند مینار اسی کی تجویز سے بنوائے گئے اس مراد سے کہ موذن اوپر
چڑہ کر اذان نماز کی کہین اسکے وقت اگرچہ سلطنت کا انتظام اچہا تہا مگر ظلم بہی اسکا اندازہ
تحریر سے زیادہ ہے سعید بن جبیر جو بڑے بزرگ اور نیک تابعین مین سے تہے اسکے حکم سے قتل ہوئے
دوسرے امام زین العابدین بن حسین بن علی المرتضے جو گوشہ نشین و تارک الدنیا شخص تہے
بگفتہ غرض گویون کے مدینہ سے دمشق مین بلائے گئے اور چند ماہ مقید رہکر بعدہ مرے

زہر شہید ہوئے اس خلیفہ نے گیارہ سال خلافت کی اور ۹۶ھ ہجری مین مر گیا *

حجاج بن یوسف

یہہ شخص وزیر و امیر الامرا خاندان بنی امیہ کا عبد الملک خلیفہ کے وقت مقرر ہوا اوسکے وقت کل مدار مہمات خلافت کا اسی شخص پر تہا اسکا کہنا خلیفہ کبہی نا منظور نہین کرتا تہا اسنے تمام ایام خلافت ظلم و تعدی و قتل پر رکہی ہوئی تمام زمانہ اسکی سیاست سے ڈرتا تہا ظلم مین اسنے اسقدر شہرت پائی تہی جسقدر نوشیروان نے عدل اور حاتم نے سخاوت اور سکندر نے جہان گیری مین عبد الملک کے بعد ولید کے وقت یہہ وزارت سے برطرف ہوکر عراق عجم کا حاکم بنا گویا عراق پر قہر الٰہی نازل ہو گیا کعبہ کے تعمیر بہی اسکے اہتمام سے ہوئی شہر واسط اور اردبیل بہی خلیفہ کے حکم سے اسنے آباد کیا عرب مین کشتیوں پر رال کا روغن اسنے لگایا اور یہہ پہلا امیر تہا جسکے عالیشان دربار مین ہزار خوان طرح طرح کے کہانون کا اہل مجلس کے آگے چنا گیا بے سقف قید خانہ اسنے بنوایا اور قیدیون کے واسطے دہوپ اور بارش کی تکلیف روا رکہی مرد اور عورتون کو ایک زنجیر مین قید کرنا اسی کا شیوہ تہا ناک اسکی چپٹی ہوئی تہی اور آدمی بدصورت تہا اسکے ظلم کی تلوار سے ایک لاکہہ بیس ہزار صحابہ اور علما و فضلا و سادات قتل ہوئے آدمی کا قتل کر دینا اسکی آنکہہ مین کچہہ قدر نہین رکہتا تہا گویا خالق حقیقی نے رحم اوسکے جسم منحوس مین پیدا ہی نہین کیا تہا قنبر مرتضی علی کا وفادار غلام بہی اسی کے حکم سے مارا گیا اور سادات نے بڑے بڑے صدمے اسکے ہاتہہ سے اوٹہائے تمام زمانہ اسکی موت خدا سے چاہتا تہا آخر خدا نے بندون کی دعا قبول کی اور وہ ظالم خدا کا دشمن ۹۵ھ ہجری مین مر گیا موت اسکی خلیفہ ولید کی موت سے ایک سال اول ہوئی ۔

سلیمان بن عبد الملک

ولید کے مرنے کے بعد اسکا بہائی سلیمان خلیفہ ہوا اجلاس کے دن قید خانہ کے کل قیدی اوسنے چہوڑ دئے اور مفتاح الخیر خطاب لیا اور ایک بہاری لشکر اسنے روم کی فتح کے لئے نامزد کیا مسلمہ اپنے بہائی کو اوس مین افسر بنایا اگرچہ مسلمہ نے روم مین جا کر بڑے بڑی جنگ کئے مال بہت لوٹا

مگر اصلی قبضہ پایا اور لشکر واپس لایا دوسری فوج یزید بن مہلب کے سرداری سے جرجان وطبرستان خراسان
کے لینے کے لئے مامور ہوئی اس جوانمرد نے موقع پاکر بڑی جوانمردی دکھلائی اور کل ملک پر اپنی
حکومت جمائی - یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد یعنی عالی ہمت تہا مگر یہہ عیب اس مین تہا کہ کہانا بہت کہاتا تہا
کبھی سیر نہوتا ابوالاسود علامہ نے اسکے وقت نحو کا علم ایجاد کیا تمام عرب مین اسکو رواج ہوا دو سال
آٹہہ ماہ اسنے خلافت کی سنہ ۹۹ ہجری مین مرگیا پرخوری اس خلیفہ کی یہان تک درج تواریخ ہے کہ ایک
مجلس مین ستر انار ایک حلوان کا گوشت چہہ مرغیان اور چہہ سیر طایف کا منقی کہا گیا اور ایکدن
کہ اسکی مرگ کا دن تہا دو بڑے تہیلے انجیر اور انڈون کے بہرے ہوئے تمام و کمال یہہ کہا گیا اور
بدہیضہ ہوکر مرگیا اس خلیفہ نے حلب مین بڑی عالیشان مسجد بنوائی جیسے کہ ولید نے دمشق مین بنائی تہی

عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم

بنی امیہ کے خاندان مین یہہ خلیفہ نہایت نیکوکار و خداپرست عادل با انصاف مشہور ہے اسنے
اچھے اچھے کام عدالت و انصاف کئی اور نیکنام رہا مرتضی علی کا سب جو معاویہ کی عہد سے برسر
منابر کیا جاتا تہا اسنے موقوف کیا کربلا کے روضے دوبارا بنوائے اسکے وقت کوئی کسی طرح کا فساد
نہوا تہا دو سال پانچ مہینے اسنے خلافت کی انتیس ۲۹ سال کی عمر پائی سنہ ۱۰۱ ہجری مین مرگیا
اسکے مرنے کے باب مین اکثر اہل تواریخ کا قول ہے کہ یزید عبد الملک کے بیٹے نے اسکو زہر دیا تہا
جسکے صدمہ سے یہہ شہید ہوا باعث اسکے زہر دینے کا یہہ تہا کہ اسکی رغبت سادات کیطرف بہت
تہی باغ فدک بہی اسنے سادات کو دیدیا تہا اور چاہتا تہا کہ کسی لائق سید کو اپنے حین حیات و بعد
کے اور خلافت کا حقدار ورثہ کے حوالے کرے اس لئے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ اسکی جانی
دشمن ہوگئے اور زہر دیکر مار ڈالا اس خلیفہ نے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت کی بی بیون کے
گہر بہی مسجد کے شامل کردئیے کہ اس سے میدان مسجد کا دو سو ہاتھ لمبا ہوگیا اسکے غلام نے اسکو
ایکہزار دینار کے لالچ سے زہر دیا مرض الموت کی حالت مین اسنے غلام کو تنہائی مین بلایا اور
حال پوچہا اوسنے قبول کرلیا کہ مینے تمکو زہر دیا ہے اور دینار جو لئے تہے پیش کردئیے

خلیفہ نے دینار اوس سے لیکر بیت المال مین بہجوا دیئے اور غلام سے کہا کہ بہاگ جا نہین تو کسیکے قصاص مین مارا جائیگا چنانچہ وہ بہاگ گیا +

یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ نہایت خود پرست خود پسند تہا بد مزاجی اسکی مزاج مین بدرجہ کمال تہی ہر ایک بات مین اپنی رائے کو بہتر جانتا کسیکا کہا نہین مانتا تہا اسکے وقت یزید بن مہلب نے باغی ہوکر بصرہ پر تسلط کرلیا اُسکے استیصال کے لئے خلیفہ نے مسلمہ اپنے بہائی کو ایک جرار فوج دیکر بہیجا جب یہہ بصرہ پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمہ نے فتح پائی اور یزید بن مہلب قتل ہوا۔ چار سال کی خلافت کے بعد ۱۰۵ھ ہجری مین یہہ خلیفہ مرگیا اسکے مرنے کی ایک عجیب کہانی اسکے جہل کی نشانی سطر ہے کہ اس خلیفہ کے محل مین ایک خوبصورت کنیز تہی خلیفہ اُسکا عاشق زار تہا ایکروز خلیفہ اُس کنیز کو ساتہہ لیکر باغ کی سیر کو گیا اور آپسمین ملکر دونو بار گلزار کی بہار دیکہتے تہے پہرتے پہرتے ایک انگور کی درخت کے پاس جا پہونچے ایک ایک خوشہ دونو نے توڑلیا اور یہہ انداز شروع کیا کہ جو انگور کا دانہ خلیفہ کنیز کیطرف پہینکتا وہ اُسکو منہہ مین لے لیتی زمین پر گرنے نہ دیتی اور جو دانہ وہ خلیفہ کی طرف پہینکتی اُسکو خلیفہ منہہ پسار کر منہہ مین لے لیتا گرنے نہ دیتا اسی طرح آپس مین نازوانداز ہوتے رہے آخر ایک دانہ موت کا بہانہ جو خلیفہ نے پہینکا اور کنیز نے دوڑکر منہہ مین لیا وہ بازبان پر نہ ٹہرا فی الفور گلے مین اُتر گیا اور سانس کو بند کرلیا اور اسی صدمہ سے ایکدم مین کنیز تڑپ کر مرگئی کنیز کے مرنے کا خلیفہ نے سخت غم کیا تین روز تک اُسکی نعش کو دفن ہونے نہ دیا اور اُس تین روز کے عرصہ مین کئی مرتبہ اُس مردہ کے ساتہہ مباشرت کی جو تہے روز علمائے سمجہایا اور ایسی بد حرکت سے منع فرمایا تو کنیز کے دفن کرنے کی اجازت دی مگر خود بہی اوسی روز بیمار ہوا اور نہایت غم والم کے ساتہہ چند روز مین مرگیا +

ہشام بن عبد الملک

بیالیس سال کی عمر مین اس خلیفہ نے خلافت پائی اگرچہ سخت بدمزاج تہا مگر ملک کا انتظام

سلطنت کا کام اس نے بخوبی انجام دیا اِس نے اپنی فوج ترکستان کی مہم پر مامور کی والی ترکستان
بھی مقابلہ پیش آیا مگر شکست کھائی اور مسلمانون نے فتح پائی - زید بن زین العابدین بن حسین
نے اسکے وقت دعوی امامت کا کیا اور خلافت کے حصول کی امید پر اُسنے ہزارون خیر خواہ اپنے
ساتھہ جمع کر لئے مگر جب جنگ کا موقع آیا تمام شیعے بھاگ گئے اور زید تنہا بیکس بے یار شہید ہوئے
اس خلیفہ نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بڑے بڑے متمردون سے خراج لیا ایکمرتبہ اس ترک و شان
کے ساتھہ یہہ حج کرنے کے لئے مکے مین گیا کہ چھہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک و تجمل کے اسباب کا لدا ہوا
اسکے ساتھہ تھا علاوہ اسباب سلطنت کا کہ کسقدر تھا اسی پر خیال کر لینا چاہئیے اُنتیس برس اس نے
خلافت کی اُکہتر برس کی عمر پائی ۱۲۴ھ ہجری مین مر گیا لیلی و مجنون دونو عاشق و معشوق اسکے
ہمعصر تھے اس کے عہد مین بلاد روم کیطرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئی کوچک ایشیا اور وسط ایشیا مین
بھی فتوحات حاصل ہوئین مسلمانی فوج نے فرانس مین جا کر بڑے بڑے جنگ کئے چارلس مارٹل صاحب
شاہ فرانس بڑی جرات کے ساتھہ مقابل ہوا اور مسلمانی لشکر کو پسپا کیا ❊

ولید بن یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ مزاج کا تیز سخت خون ریز تھا ہزارون آدمی بے گناہ اس نے قتل کرا دئی صدہا قید خانون
مین ڈلوا دیئے یحیے بن زید بن علی بن حسین کو اس نے شہید کیا سلیمان بن ہشام اپنے چچہ کے بیٹے کو
جسنے خلافت کا دعوی کیا تھا اس نے پکڑ کر سخت قید مین ڈالا اور ذلیل ایسا کیا کہ اُسکی داڑہی منڈوا کر
سر دربار تازیانے مارے ہشام کے زن و فرزند اہل و عیال تمام و کمال اسنے قید کر لئے خالد بن عبد اللہ قشیری
کو اس نے ناحق قتل کیا اسلئے کہ خلیفہ اہل سنت کے مذہب سے بد اعتقاد ہو کر زندیقی مذہب کا پابند ہو گیا
تھا خالد بن عبد اللہ کو اس نے زندیقیون کی عداوت کے سبب قتل کرایا جب خلیفہ کی دائم الخمری و زنا
کاری و بدمزاجی و خونریزی سے اہل دربار تنگ آگئے تو سب نے ملکر اسکو مار ڈالا ایک سال تین مہینے
اس نے خلافت کی اس خلیفہ سے حمص اور فلسطین کے لوگ جو شام کے جنوبی حصے کنعان کے رہنے
والے تھے بگڑ گئے اور انہین نے اسکو قتل کیا -

یزید بن ولید بن یزید بن عبد الملک

باپ کے قتل ہونیکے بعد یزید نے سر دربار زندیقی مذہب سے توبہ کی اور خلیفہ بنا اسکے اوضاع واطوار واخلاق اُسکے باپ کے برخلاف سب نیک تھے مگر اسکی عمر نے وفا نہ کی اور صرف چھہ مہینے سلطنت کرکے طاعون کی مرض سے مرگیا اپنی سلطنت کے ● ق یہہ یزید ناقص کے نام سے مشہور ہوا اسلئے کہ خلیفہ ہوکر اسنے فوج کی تنخواہین کم کردی تہین اس خلیفہ کی والدہ جسکا نام شاہ فرند تہا یزدجرد بادشاہ کی پوتی تہی اور اسکے نانا کی والدہ نوشیروان کی پوتی تہی اور اسکے بڑے نانا کی والدہ جو بڑے عالی قدر شہزادی صاحب جاہ خاقان کی بیٹی تہی اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تہی اسکے عہد مین راگ رنگ اور میخواری کا چرچا دار الخلافت مین بہت ہوگیا تہا مگر خلیفہ بذات خود شراب نہین پیتا تہا۔

ابراہیم بن ولید بن یزید

یہہ خلیفہ صرف تین مہینے خلافت کی تخت پر سریر آرا اسکے خلیفہ ہوتے ہی مروان خلیفہ کا سپہ سالار جو تہا ارمنیہ کا حاکم باغی ہوا اور یہہ خود فوج لیکر اُسکی سرکوبی کے لئے گیا مگر جنگ مین شکست فاش کہا کر خلافت سے دست بردار ہوا اور مروان سے بیعت کرلی تیسرے ہی بحالت قید قتل ہوا۔

مروان بن محمد

یہہ خلیفہ اگرچہ بڑا منتظم وعقیل تہا مگر اسکے وقت خلافت کا انتظام بالکل بگڑ گیا جابجا فساد برپا ہوا اول سلیمان بن ہشام نے خلافت کا دعوی کیا خلیفہ اُسکی سرکوبی کو خود گیا اور اُسکو شکست دی دوسرے عبد اللہ بن معاویہ نے خروج کیا بہت سا ملک اوسنے دبالیا تیسرے ضحاک نام ایک مفسد نے شورش اٹہایا۔ چوتہے ایک شخص طالب الحق نام یمن کیطرف باغی ہوا۔ پانچوین ابو حمزہ نام ایک امیر خلیفہ سے باغی ہوکر مکہ و مدینہ پر قابض ہو بیٹہا خلیفہ نے ایک ہزار فوج اُسکی گرفتاری کو مامور کی وہ مقابلہ پیش آیا اور جنگ مین مارا گیا چہٹے ابراہیم بن محمد بن علی بن عباس نے امامت کا دعوی کیا اور جابجا اپنے گماشتے و نایب اُسنے دعوت کے لئے مامور کردئے اور

لوگ اوسکی امامت پر راضی ہو گئے* خلیفہ نے اُسکو بمکر و فریب کے ساتھہ اپنے پاس بلاکر قتل کرا دیا
اُسوقت تک اُسکی دعوت خفیہ تھی جب وہ مارا گیا اسکا بھائی ابو العباس بر ملا باغی ہوا پہلے
کوفہ کے لوگ اُسنے اپنے ساتھہ ملائے اور جمعیت بہم پہونچا کر عام دعوت شروع کی یہہ حال سنکر
ہزارون لوگ جو بنی امیہ کے ظلم سے بجان تنگ آئے ہوئے تھے اُسکے پاس آ گئے تمام عراق و خراسان
بلکہ تمام جہان خلیفہ کیطرف سے پھر گیا بنی عباس کی بیعت مین آیا یہہ خبر جب خلیفہ تک پہونچی
اپنی تمام فوج ہمراہ لیکر اس اجتماع کے توڑنے کے ارادہ پر دار الخلافت سے نکلا مگر جنگ مین خود مارا گیا
اور خلافت بنی امیہ کے خاندان کی ختم ہوئی چھہ سال اس نے خلافت کی سنہ ۱۳۲ ہجری مین
مقتول ہوا عرب مین اس خلیفہ کو مروان الحمار کہا کرتے تھے اسلئے کہ اسکے خاندان کے
بزرگ ایکسو برس سے حاکم ہوتے چلے آئے تھے اور حمار عرب مین اسکا خطاب ہے تا ہی جس کے
خاندان کی حکومت ایکسو برس تک برابر قایم رہتی چلی آئی ہو۔ ڈاکٹر لٹینر صاحب مورخ
سنین الاسلام مین اس سلطنت و خلافت کے زوال کی حالت اسطرحپر بطور خلاصہ بیان کرتے ہین
کہ جب خلافت بنی امیہ کی بسبب نفاق باہمی و عیش و عشرت و کمال غفلت ضعیف اور کم رونق ہو گئی
تو بنی ہاشم بہر خواہان اس امر کے ہوئے کہ خلافت کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور اپنی گم گشتہ
دولت کو پھر کوشش کرکے گھر مین لائین تو اون مین سے ایک شخص ابراہیم نام جسکا شجرہ نسب حضرت
عباس عمِ رسول مقبول کے حقیقی چچا کے ساتھہ ملتا تھا اس کام پر کمر ہمت باندہ لی اور اپنے آپکو امام
قرار دیا اور بہت ملکون کو اپنی بیعت پر راضی کر لیا مروان نے اوسکو بمکر و فریب قول و
قسم اپنے پاس بلاکر قتل کرا دیا مگر ابراہیم نے اپنی خلافت و نیابت کا عہدہ ابو مسلم کو جو گودرز
پہلوان ایرانی یا بزرجمہر حکیم کی اولاد سے تھا دیکر مروان کے پاس آنے سے اول خراسان کو
بھیجا ہوا تھا یہہ شخص بڑا اولوالعزم بہادر زبان آور اور لیق آدمی تھا اسنے اپنی مفوضہ خدمتین
بخوبی ادا کین اور ایک زمانہ کو جو بنی امیہ کے ظلم سے تنگ تھا اپنی اطاعت مین کر لیا خراسان
کے ملک مین ابو مسلم نے خوب جمعیت بہم پہونچائی ایک بھاری لشکر اور سامان سلطنت کا

اوسنے قائم کرلیا اور نقیب آل محمد اپنا خطاب مقرر کرکے ستر لائق شخص اپنے نائب اور خلیفے
ملکون مین روانہ کردیئے چنانچہ وہ بہی جسطرف کو گئے کامیاب ہوئے اوسوقت لباس
لشکر عباسیکا سیاہ قرار پایا اور برابر خبر پہونچادی گئی کہ ماہ رمضان کے اخیر روز جہان جہان
عباسیہ خیرخواہ ہون وہ اٹہہ کہڑے ہون ادہر تو یہہ حال گزر رہا تہا اور ادہر ابراہیم امام مروان
کی قید مین آگیا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوکر ادسنے سفاح اپنے حقیقی بہائی کو امامت کی پگڑی
دی وہ بہی ادہر کو گیا جابجا بروز مقررہ بلوا ہوکر ملک گیری شروع ہوگئی اور تمام ملک الجزیرہ
مین کہ دریای فرات اور دجلہ کے درمیان آبادہی سفاح کی خلافت کے منادی ہوگئی سفاحنے
محمد بن علی اپنے چچہ کے بیٹے کو بڑے لشکر کے ساتہہ مروان الحمار کی سرکوبی کو روانہ کیا وہ
اوسوقت ایران کے دفع فساد مین مصروف تہا وہان سے واپس آیا اور عباسیہ لشکر کے ساتہہ پے
درپے لڑائیان لڑا آخری شکست مقام زاب پر کہائی اور مصر کو بہاگا دشمنون نے پیچہا نچہوڑا
آخر پکڑا گیا اور دریای نیل کے کنارے مقام ذات السلاسل مین قتل ہوا اور لشکر عباسیہ دمشق
مین داخل ہوا بنی امیہ کے خاندان کے اراکین و امراؤ اور اون کے متوسل بیدریغ تہہ تیغ ہوئے اور بڑے
بڑے وزرا و امراؤ خلافت بنی امیہ کے محمد بن علی کے روبرو حمام مین مارے گئے اور بنی عباس
نے اون کے لاشون کا فرش بناکر اور اوسپر مسند بچہاکر بکمال خوشدلی کہانا کہایا بنی امیہ کے خاندان کا آدمی
اوسوقت جہان ملتا تہا بلا تامل قتل کردیا جاتا تہا صرف اوس تمام خاندان سے ایک شخص عبدالرحمان
نام افریقہ کیطرف بہاگ گیا تہا جسنے اندلس مین پہر سلطنت بنی امیہ کی قائم ہوگئی اور سنہ ۱۴۰ ہجری
تک خلفائے عباسیہ کے مقابل مین آزاد خود مختار رہے *

تیسرا چمن - خلفائے بنی عباس کے بیان مین

ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عباس

بنی امیہ کے خلافت کے خاتمہ کے بعد یہہ پہلا خلیفہ بنی عباس کے خاندان کا خلافت کی تخت پر

بیٹہا اس نے بنی امیہ کے خاندان کا نام و نشان گم کر دیا ہزاروں آدمی قتل کیئے سینکڑون کو قید مین ڈالکر مار دیا باقیماندہ جلا وطن ہوکر بہاگ گئے بنی امیہ کا گورستان اسنے بیخ و بنیاد سے اوکہیڑ واکر اُن کی ہڈیان آگ مین جلائین راکہہ دریا مین بہنکوا دی معاویہ بن ابی سفیان و یزید سے لیکر مروان آخری خلیفہ تک کسیکی قبر کا نام و نشان باقی نرکہا اُنکے بڑے بڑے مکان عمارتین عالیشان بادشاہی سامان گرائی گئے بیخ سی نکلوائے گئے چار برس نو مہینے اس خلیفہ نے حکومت کی ۱۳۶ہجری مین دنیا سے کنارہ کیا خاک مین گزارہ کیا یہہ خلیفہ نہایت سفاک و خونریز تہا اسواسطے سفاح اسکا خطاب قرار پایا مگر جسقدر یہہ خونریز تہا اوسیقدر زرریز تہا موت اسکی چیچک کے عارضہ سے وقوع مین آئی مرض الموت مین منصور اپنے بہائی کو اسنے خلیفہ کیا اس خلیفہ کے وقت ترک لوگ اس استحقاق سے کہ خروج کے وقت وہ خلیفہ کے حامی تہے دربار مین دخیل ہوکر بڑے بڑے عہدون پر سرفراز ہوئے*

ابوجعفر منصور بن محمد عباسی الملقب مہدی

ابوالعباس کے مرنے کی بعد ابوجعفر منصور اوسکا بہائی خلافت کے تخت پر بیٹہا مزاج اس کا خونریزی کیطرف بہت مائل تہا ادنا ادنٰی گناہ پر مجرم کو قتل کی سزا دیدیتا اسکی وقت مین سلطنت کا انتظام خوب ہوا اور جن جن مفسدون نے فساد برپا کی وہ اپنی اعمال کی سزا کو پہونچے پہلے اسکی حقیقی چچہ کا بیٹا عبداللہ بن علی بن عباس جو بڑا امیر کبیر تہا سلطنت کا دعویدار ہوا بہت سی فوج اُسنے جمع کی اور شورش برپا کی خلیفہ نے ابومسلم خراسان کے حاکم کو اُسکے مقابلہ کیلئے مامور کیا اور فریقین مین سخت جنگ ہوکر عبداللہ مقتول ہوا اور مہم انجام کو پہونچی چونکہ خلیفہ کے دربار مین ابومسلم ایک بہاری امیر صاحب تدبیر تہا اور اُسی کی عرقریزی و جانفشانی سے بنی امیہ کا استیصال و بنی عباس کی حکومت کا آغاز ہوا تہا اور اُسی کی تلوار کے زور سے عبداللہ دعویدار خلافت کا مقتول ہوا تہا اسلئے وہ اپنی خدمات کے غرور مین مغرور ہوکر خلیفہ کے حکم کو نمانتا بلکہ اُسکو برائے نام خلیفہ جانتا خلیفہ کو یہہ خود مختاری اسکی

پسند نہ آئی اور چاہا کہ کسی طرح اُسکو قید کرے اپنے اختیار کو فروغ دے یہہ سوچ کر خلیفہ نے فرمان
اُسکی طلبی کا جاری کیا مگر وہ خلیفہ کے ارادہ سے متوہم ہو کر نہ آیا خلیفہ نے ایک عہد نامہ بھیجا اور خدا
و رسول کو اپنے عہد پر ضامن دیا اور بظاہر اُسکی تسلی کر دی عہد نامہ کے پہونچنے کے بعد وہ حاضر
ہو گیا بظاہر خلیفہ اوس سے مہربان تہا در پردہ اسکے قتل کا سامان تہا آخر یہہ نوبت آئی
اُس نمک حلال امیر نے خلیفہ کے ہاتہہ سے شہادت پائی ۔ دوسری شورش جو اس خلیفہ کے
عہد میں ہوئی سیناد مجوسی نیشاپوری کا فساد ہی اُس نے سخت شورش برپا کی بہت سا ملک
اپنے قبضہ میں لے لیا خلیفہ نے جمہور بن مراد امیر کو ایک برجستہ فوج کے ساتہہ اسکی سرکوبی کے
لئے مامور کیا مجوسی بہت سے لڑائیاں لڑا آخر مقتول ہوا ۔ تیسرے روندیہ قوم اس خلیفہ کے
وقت میں بر سر فساد ہوئی اور چاہا کہ اپنی نو ایجاد مذہب کو پہیلائیں سلطنت کی بنیاد ڈالیں
خلیفہ نے اس قوم کی سرکوبی بخوبی کی اور ایک ایک مفسد کو اُنمیں سے قتل کیا ۱۴۵ھ
میں خلیفہ نے شہر بغداد کی آبادی کی بنیاد رکھی اور زر کثیر خرچ کر کر اسکو آباد کیا پانچ برس کے
عرصہ میں اسکی عمارت باختتام پہونچی پہلے اس مقام پر دجلہ دریا کے کنارے نوشیروان عادل کا
بنا ہوا تہا مقام نہایت سر سبز اور باغ داد کے نام سے مشہور تہا خلیفہ نے اُسی [illegible] مقام پر
شہر کی تعمیر شروع کی اور بہت توجہ کے ساتہہ تہوڑے سی عرصہ میں ایک شہر رشک بہشت
آباد کر دیا ۱۵۸ھ ہجری میں بائیس سال کی حکومت کے بعد تریسٹہہ برس کی عمر میں مر گیا خلیفہ
بہادر و منتظم تہا علم کو اس نے بڑی ترقی اور فوج کو رونق دی خزانہ بہت سا جمع کیا [illegible] الخلفا
خطاب لیا بخل بہی اسکی طبیعت میں بکمال تہا اور اہلکاروں سے کوڑی کوڑی کا حساب لیتا
تہا اخلاق کے علوم کے رواج میں اس نے بہت کوشش کی بنی فاطمہ کے خاندان کے ساتہہ اس نے
عداوت ڈال لی اور امام حسن کی پڑوتے امام محمد کو شہید کیا اسی بات پر امام محمد کے بہائی نے
خروج کر کے واسط اور اہواز پر قبضہ کیا اور لڑائی میں مارا گیا بہت سے جزائر مثل قبرس
وغیرہ اسکے وقت میں فتح ہوئی اور قیصر روم سے کتب علمیہ کے ترجمے اسنے منگوائے اور فلاسفہ

علم کا چرچا پہیلا رومی فارسی سنسکرت کی کتابین عربی مین ترجمہ ہوئین کلیلہ دمنہ کا ترجمہ بہی عربی
مین ہوا کتابون کی جلدین تیار ہوئین کیونکہ اسسے پہلے علما مسائل مذہبی وعلمی وتاریخی زبانی
بیان کیا کرتے تہے اور تحریرین کہال اور چہال اور پتون پر ہوتی تہین اسکے وقت ہر ایک
علم کی تدبیرین شروع ہوئین چنانچہ ابن جریج مکہ مین اور مالک مدینہ مین اور اوزاعی شام مین
وابن عروبہ وحماد وابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین اور معمر یمن مین سفیان ثوری صاحب تصنیف کوفہ
مین علوم کے امام قرار پائے احادیث کی کتابین بروایات صحیحہ تحریر ہوئین اسی کی وقت مین امام
ابوحنیفہ کوفی نے فقہ مین اجتہاد کا جہنڈا بلند کیا اور دینی علم مین اپنی رائے ظاہر کی محمد بن اسحاق
نے کتاب سیر والمغازی سی تاریخ کا ڈہنگ نکالا اسحاق ابن حسین نے علم ہیئت مین شہرت پائی
عیسے بن شہیلانہ وغیرہ بڑے بڑے طبیب تہے غرض کہ ہر ایک علم کی ترقی خلیفہ کی قدردانی
کا نتیجہ تہا نجوم کی علم کیطرف خلیفہ کی کمال توجہ تہی اور اپنی عجمی غلامون کو اسنے بڑی بڑے
عہدے دیکر عربون پر مقدم کیا لمبی ٹوپیان سیاہ رنگ اپنی فوج کو پہنائین + اسکے وقت
روم کا فرمان فرما پہلے جرجین تہا پہر قسطنطین ہوا جسنے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور
اب تک آباد ہے ❊

ابوعبد اللہ محمد بن ابوجعفر مہدی منصور عباسی

اس خلیفہ نے اپنے باپکے تخت پر تخت نشین ہوکر بغداد کو دار الخلافت بنایا اسکی قدردانی وجوہر
شناسی کی سبب سے بڑی بڑی علما وصلحا صاحب علم وہنر بغداد مین آکر سکونت پذیر ہوئی اور وہ شہر
علم وہنر وفضل کا ایک معدن بن گیا ۔ اسی خلیفہ کی وقت مقنع نام ایک شعبدہ باز نے ماورالنہر مین خدائی
کا دعوی کیا اور بہت سے جاہلون بعلیون کو اپنا تابعدار بنا لیا خلیفہ نے ایک لشکر جرار اسکی استیصال
کے لئیے بہیجا وہ کئی لڑائیان لڑا آخر مبد ان سے بہاگ کر قلعہ کش مین قلعہ بند ہوا مسلمانون نے قلعہ کا
محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا محاصرہ کی وقت وہ سر شام اپنی شعبدہ سی ایک مصنوعی چاند نخشب کے
چاہ سی نکال کر زیر آسمان نمودار کر دیتا اسکی روشنی دو دو فرسنگ تک زمین کو روشن کر دیتی

ایسے ایسے اور بہی شعبدے وہ دکہلا کر اپنی خدائی کو ثابت کرتا مگر مسلمان اسکی فریب مین نہ
آئی اور محاصرہ مین اسکو سخت تنگ کیا محاصرہ مین تنگ آکر پہلے اُسنے شراب مین اپنے ہمراہیون
کو زہر دیا اور اُنکے جسمون کو تیزاب خمون مین ڈالکر گلا دیا پہر خود بہی ایک خم مین بیٹہہ کر
گل گیا اس عمل سے اُسکا مطلب یہہ تہا کہ مرگئے بعد بہی اُسکے معتقد یہہ اعتقاد رکہین کہ ہمارا خدا
قلعہ کے اندر سے گم ہوگیا مگر یہہ فریب اُسکا کہل گیا کیونکہ ایک عورت نے جو قلعہ کے اندر تہی مقنع
کے اس ارادہ سی مطلع ہوکر شراب زہر آمیز نہین پی تہی اور اپنی آپ کو اُسکی نظر سے چہپا رکہا تہا
جب وہ بہی مرگیا تو اُسنے قلعہ کا دروازہ کہولدیا اور مسلمانون کو قلعہ مین بلالیا تیزاب کے
خمون مین مسمومون کی جسم کا نام ونشان باقی نہین رہا تہا صرف اُنکے جسم کے بال باقی تہے جو
تیزاب مین بہی گلنی نہین پائے تہے بڑا گناہ جو اس خلیفہ سے وقوع مین آیا یعقوب بن داؤد
وزیر کا قید کرادینا ہے مجمل حال اسکا یہہ ہی کہ یہہ وزیر صاحب عقل وتدبیر خلیفہ کا خاص مشیر تہا خلیفہ
کو اسپر نہائیت اعتبار تہا ہر ایک کام مین اُسکو کامل اختیار تہا خلیفہ نے جب اسکا پایہ اس پائے کو
پہونچایا حاسدون کو سخت حسد ہوا اور سبنے ملکر خلیفہ کی مزاج کو وزیر کیطرف سے برگشتہ
کردیا اور اُسنے بے تحقیق ایسے خیرخواہ کو کنوئین مین ڈلوادیا سولہ برس تک اسی کنوئین
مین وہ مقید رہا آخر ہارون رشید نے اپنی خلافت کے وقت اسکو رہا کیا اور وزیر بنایا مگر اُسنے
یہہ عہدہ منظور نہ کیا اور تارک الدنیا ہوکر فقیر بنگیا - اس خلیفہ نے ملحدون اور زندیقون کی
کتابون کو ترجمہ کرایا جب اُنکا اعتقاد برخلاف اسلام کے پایا تو اُنکو اسیر کیا بہت سے اُن مین سے
قتل کرائے سنہ ۱۶۹ ہجری مین یہہ خلیفہ مرگیا تینتالیس برس کی عمر پائی گیارہ سال خلافت کی
بغداد مین مدفون ہوا اس خلیفہ کے وقت اسلام کا لشکر پہر ہندوستان کیطرف حملہ آور ہوا
اور سندہ کے علاقہ مین ملک ٹہٹہ مفتوح ہوا روم کی علاقہ پر اسنے اپنے بیٹے ہارون رشید کو
بیشمار فوج کے ساتہہ مامور کیا اگرچہ وہ خوردسال لڑکا تہا مگر اپنے اقبال و جوانمردی کی زور سے
پے درپے فتوحات حاصل کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور دشمن کی لوٹ اسقدر ہاتہہ آئی

کہ تمام لشکر مالامال ہوگیا لاکھون روپیہ کا نقد وجنس حاصل ہوا اور گھوڑے اسقدر ملے کہ ایک ایک
گھوڑا ایک ایک درہم کو فروخت ہوا اس خلیفہ نے شاہانہ شان وشوکت بہت بڑہایا بغداد
اور مکہ معظمہ کے رستہ مین جابجا اس نے عمارتین وسرائین وتالاب بنوائی مدینہ ویمن ومکہ وبغداد
کے رستون مین اس نے اونٹون کی ڈاک قائم کی مسجد الحرام کی مکان کو وسیع کیا اور بہت سے
مکانات خرید کر اسکے شامل کئے اسکے وقت شریک نام ایک فاضل متبحر اور دیندار تارک الدنیا
مشہور تھا خلیفہ نے اوسکو روبرو بلایا اور تین امر کی درخوست کی کہ یا عہدہ قضا کو قبول
کرے یا خلیفہ کے لڑکون کو پڑہائے یا خلیفہ کے ساتھہ ایک نوالہ کہانی کا کہائے شریک نے عہد قضا
اور خلیفہ کی اولاد کی تعلیم سے انکار کیا اور ایک نوالہ طعام کا خلیفہ کے ساتھہ ملکر کہانا منظور
رکھا جب دسترخوان شاہانہ بچھا اور رنگارنگ کہانے پر ذائقہ روبرو لاکر رکھے گئی تو شریک
ایک نوالہ کہاتے ہی اوسکے ذائقہ پر محو ہوگیا اور پیٹ بہرکے کہانا کہا لیا بعد فراغت کے خلیفہ
نے نہایت خوش ہوکر شریک کے خدمتمین التجا کی کہ اگر دووقتہ کہانا میرے ساتھہ آکر کہایا کرین تو
مین نہایت خوش ہونگا شریک نے بڑی خوشی کی ساتھہ منظور کیا چند روز کہانا کہلا کر جب خلیفہ نے
اوسکو ممنون کرلیا تو عہدۂ قضا کا خلعت اوسکو بخشا وہ انکار نہ کرسکا چار ماہ کے بعد حکم دیا کہ قاضی
رات کے وقت جب کہانا کہانے کو آیا کرے دو گہنٹہ تک خلیفہ کی اولاد کو پڑہایا کرے وہ بہی شریک
کو منظور کرنا پڑا غرض بادشاہی طعام کے ایک لقمہ لذیذ نے شریک کے عقل وہوش وترک دنیات
کو خاک مین ملادیا اور کہانے کے طمع پر اوسکو ہر ایک بات منظور کرنی پڑی جسسے اوس نے
پہلے سخت انکار کیا تہا ؎ طمع بگسلد دیدۂ ہوشمند * در آرد طمع مرغ وماہی بہ بند ـ

موسی ہادی بن محمد مہدی

محمد مہدی کی وفات کے بعد موسی ہادی تخت نشین ہوا اسکے وقت حسین بن علی بن حسین
بن علی نے مکہ مین شورش برپا کرکے مکے پر قبضہ پا لیا عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن خطاب
جو خلیفہ کیطرف سے مدینہ کا حاکم تہا اپنی فوج لیکر مکے گیا اور فریقین مین لڑائی ہوئی آخر مدینے

کی فوج نے شکست پائی اور عمر مارا گیا اور مکہ و مدینہ دونوں شہروں میں حسین کی عملداری ہو گئی
یہہ خبر پاکر خلیفہ نے محمد بن سلیمان ایک امیر کو بشمار لشکر دیکر حسین کے مقابلہ کے لیئے مامور کیا یہہ [illegible] مین
گیا اور پے در پے لڑائیان لڑا آخر حسین نے شہادت پائی — چونکہ اس خلیفہ کے وقت زندیقون نے
بڑی طاقت حاصل کی تہی اور زندیقی مذہب بہت جاری ہو گیا تہا اور زندیقون نے عبد اللہ
بن مقنع کو امام بنا کر جابجا شورش برپا کر دیا تہا اسلیے خلیفہ بدل انکی سرکوبی کیطرف متوجہ ہوا
اور بہت سے قتل کرائے ہزارون کو قید کر کر مار دیا ۱۶۹ھ مین یہہ خلیفہ بمرگ مفاجات مر گیا ایک سال
تین ماہ حکومت کی چہبیس برس کی عمر پائی بغداد کے مقبرہ سلطانی مین مدفون ہوا — یہہ پہلا خلیفہ ہے
جسکی اردلی مین فوج برہنہ تلوارین لیکر دوڑے اس خلیفہ کو لوگ اطبق کہتے تہے اسواسطے کہ بچپن
مین اسکو دونو ہونٹہ کہلے رکہنے کی عادت تہی مہدی نے ایک خادم تعینات کیا اور حکم دیا
کہ جب یہہ ہونٹہ کہولے وہ کہہ دیوے اطبق یعنے ہونٹہ بند کر اس لفظ کی یہان تک شہرت ہوئی
کہ اسکا خطاب بہی اطبق قرار پاگیا سوا برس کی خلافت کے بعد اسکا ارادہ ہوا کہ ہارون رشید کو
مار ڈالے اسواسطے اسکی والدہ نے اسکو زہر دیکر مار دیا اور ہارون رشید کی جان بچائی —

ہارون الرشید بن جعفر بن محمد مہدی

عباسی خلیفون کے خاندان مین یہہ خلیفہ بڑا عالی دماغ اپنے بزرگون کے گہر کا چراغ عادل
باذل بہادر سخی خوش مزاج شیرین کلام عالم و فاضل و شاعر مشہور ہے اسکے وقت خلافت نے
ترقی پائی مملکت وسعت مین آئی علما و فضلا و حکما اسکے مشیر ہوئی اہل علم و ہنر امیر ہوئی اسکی زوجہ
زبیدہ خاتون بہی بڑی عاقلہ و لائقہ فاضلہ و عالمہ و سخیہ و متقیہ تہی ایکہزار کنیز حافظ قرآن
ہر وقت اوسکی صحبت مین حاضر رہتی تہی وزیر اس خلیفہ کے یحیے برمکی و جعفر برمکی تہے جنکا
اختیار کل سلطنت پر تہا اونکا اختیار و حکم خلیفہ کی کل مملکت و خلافت و دولت پر حاوی
تہا اس خلیفہ کا خطاب واسطۃ الخلفا مقرر ہو گیا تہا کیونکہ واسطہ عرب کے محاورہ مین اوس گوہر
کو کہتے ہین جو موتیون کے ہار کی وسط مین ہوتا ہے اسکے وقت یونان پر لشکر اسلام فتحیاب

ہوا اور یونان کا تمام علاقہ خلیفہ کا خراج گزار بنا اور روم کی سرزمین مین شہر ہرقلہ فتح ہو کر
اوسکا متعلقہ ملک مسلمانون نے لے لیا قلعہ صقلیہ جو بڑا نامی و مضبوط قلعہ تہا لشکر اسلام نے
مفتوح کیا فارس کے ملک کو بہی خلیفہ نے فتح کر کے باغیون کی بستیون کو آگ لگا دی اور سولہ ہزار
قیدی وہان سے گرفتار کیے خراسان کے ملک کا دورہ بہی خلیفہ نے بذات خود کیا عمر خوردسالی مین
قبل از خلافت بہی بہت لیکر روم کی فتوحات مین کئی سال تک مصروف رہا اور پے درپے
ملک فتح کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا تہا ذاتی بہادری و شجاعت خداداد اسکو حاصل
تہی جنگ کے وقت کبہی خوف و ہراس اسکی طبیعت پر غالب نہین ہوتا تہا اول اس نے اپنے بیٹے
محمد کے لئے ولیعہدی کی تجویز کی اور امین خطاب دیکر لوگون کی بیعت اوسکی ہاتہہ پر کرائی پہر
عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر اوسکو مامون کے خطاب سے مخاطب کیا اور ملک خراسان
وفارس کی حکومت و بادشاہت اوسکو سپرد کی پہر تیسرے بیٹے قاسم کے لئے بیعت لیکر موتمن
اوسکو خطاب بخشا اور تمام علاقہ جزائر اور حدود کا اوسکے سپرد کیا معتصم جو تہا بیٹے کو اپنی بالکل
محروم رکہا جو بالکل امی و ناخواندہ تہا مگر تقدیر الٰہی اوسکے برخلاف تہی کہ آخر وہ خلیفہ بہی ہوا
اور خلافت بہی آخر تک اوسکی اولاد مین رہی اس خلیفہ نے شہر طرسوس اور مصیصہ اور مرعش
کو آباد کیا اور یہہ تینون شہر بہت جلد خلیفہ کی توجہہ سے آباد ہو گئے اہل علم کی جلسے اور مجلسین
ہر ایک شہر مین مقرر فرمائی اوسوقت خلیفہ کی قدردانی کے سبب سے بڑی کتابین عربی
زبان مین تصنیف ہوئین کتاب الف لیلہ کا آغاز ہوا اور تیس راتین اسکے وقت تک بانجام
پہونچ گئین بغداد اور کوفہ اور اسکندریہ مین علوم دینی و دنیاوی کی بڑے بڑے مدرسے
جاری ہوئے حقیقت مین سلطنت اسلام و دین محمدی کی یہہ اوج کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اوسکے ارا کین جامع خلافت و سلطنت و علوم و فنون تہے اس خلیفہ کے مزاج مین تعصب نہ تہا
ہر ایک مذہب کے بادشاہون کے ساتہہ بے تکلف و تعصب خطوط و تحائف کی آمد و رفت اور
ارتباط جاری تہا یہودی و عیسائی و پارسی و ہندو فضلا و علما دربار مین حاضر رہتے تہے

شارل مین شہنشاہ فرانس کے ساتہہ اس خلیفہ کی دوستی قایم ہوئی اور فریقین کیطرف سے شاہانہ تحائف آتے جاتی تہے اور ایکمرتبہ جو خلیفہ نے اوسکے پاس تحائف روانہ کئی تو اوس مین ایک گہڑی بہی قیمتی تعداد کی ساخت موجود تہی تجارت نے بہی اسکے وقت بڑی ترقی کی دور دور سے تجار اجناس نفیسہ لیکر اسکے ملک مین آتے اور کامل فائدہ اوٹہاتے ملکہ ایرینی جسکی سلطنت روم مین تہی اسکے وقت سرکش ہوگئی خلیفہ اعظم اودہرکو لشکر لیجانے کیلئے جہاز تیار کرلئے اور بے تعداد فوج لیجاکر اوسکو شکست دی اور بڑی دولت خراج مین لی یورپ کی ولائیت مین بہت سے ملک فتح کئے جب یورپ سے لشکر واپس آگیا تو مین نیکوفورس یعنی نقفور بادشاہ روم نے خلیفہ کے نام نامہ لکہا اور درج کیا کہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہے ملکہ ایرینی فرمانفرمائے سابق روم نے جو کچہہ کیا سو کیا اب جو مین تاجدار روم کا ہون آپ کو چاہیئے کہ جسقدر دولت آپ ملک سے لے گئے ہین واپس دیدین خلیفہ نے جب یہہ خط پڑہا غضب کی آگ سے لال ہوگیا چہرہ سے حون یہی جوش کے ٹپکنے لگا اوسوقت حاضرین دربار مارے خوف کے کانپنے لگے ہر ایک شخص اپنے اپنے گہر ٹل کر چلا گیا کسیکو یہہ طاقت نہوئی کہ خط کا مضمون دریافت کرسکے وزیر الممالک بہی اوسوقت الگ ہوگیا اور خلیفہ نے اپنی قلم سے اوس خط کی پشت پر یہہ جواب لکہا کہ ہمنے تمہارا خط پڑہا جواب اسکا تم کان سے نہ سنوگے بلکہ آنکہہ سے دیکہہ لوگے یہہ جواب سفیر کو دیکر فوج کو روانگی کا حکم دیا اور بذات خود روم مین جاکر بڑے بڑے جنگ کئے اور فتوحات پے درپے حاصل کین اور خراج لیکر واپس پایتخت خلیفہ والیس بغداد مین پہونچا پہر نقفور نے سرکشی شروع کی جب یہہ خبر اہل دربار کو پہونچی مارے خوف کے کوئی خلیفہ کی خدمتمین یہہ خبر پہونچا نہین سکتا تہا آخر عبداللہ بن یوسف شاعر نے وہ مضمون نظم مین منظوم کرکے خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے بڑے زور وشور سے روم پر فوج کشی کی اور اسقدر زور وشور سے لڑا کہ دشمن کے مسکن و قلعہ خاص مین اونٹ جا بٹہلایا اور دشمن کو بکمال ذلیل و عاجز کرکے دوبارہ تاج بخشی کی اور جرمانہ مین بڑی دولت حاصل کی

یہہ خلیفہ باوجود اس شجاعت و بہادری کے عیش دوست بہی تہا راگ کے سننے کا اسکو کمال شوق
تہا اور ابراہیم موصلی ماہر علم موسیقی جو اسوقت یگانہ زمانہ مشہور تہا اسکے دربار کا حاضر باش تہا یہہ خلیفہ
چوگان بہی کہیلتا اور آویزان نشانہ پر شرط باندہ کر تیر اندازی کرتا تہا اور حکم اندازی کا یہہ حال تہا
کہ کبہی تیر اسکا خطا نشانہ سے نہ گیا شطرنج کے کہیلنے کا بہی اسکو کمال شوق تہا ۲۳ برس اس خلیفہ
نے خلافت کی آخر ۱۹۳ھ میں چون برس کی عمر پاکر مر گیا اسکی بیماری کے وقت کسیکو یہہ نہی کہ یہہ
مرجائیگا مگر بختیشوع حکیم نے معالجہ مین غلطی کی اور خلیفہ کی جان برباد ہوگئی اوسوقت لوگون کو یہہ
بہی ظن تہا کہ امین خلیفہ کے بیٹے کے حکم سے طبیب نے معالجہ برخلاف مرض کے کیا تہا تمام عمر اس خلیفہ کی
دینداری و نیکو کاری عدل و سخاوت و نیک نامی و خوش انتظامی مین بسر ہوئی سوائے قتل امام موسی
کاظم بن جعفر بن باقر بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی خون ناحق اسکے ہاتہہ سے
سرزد نہین ہوا اگرچہ دلی ارادہ اسکا امام کے قتل پر قائم نہ تہا مگر معاندان اہل بیت محمدی
نے اسکو شک و شبہ مین ڈالکر یہہ عمل اس سے کرایا چونکہ بڑا اختیار اس خلیفہ کے رفت یحیے و جعفر
برمکی کو سلطنت کے کام مین حاصل تہا اور آخر کو وہ خاندان ہی خلیفہ کے ہاتہہ سے ایسا برباد ہوا
کہ نشان تک باقی نرہا اسواسطے مناسب ولابد ہے کہ انکا حال بہی اس مقام پر زیب اندراج پائے

حال خاندان برامکہ

اس خاندان کا حال کتب سیر سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ابو العباس سفاح خلیفہ اول خاندان عباسیہ
کے وقت برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کی خدمت مین ملازمت اختیار کی
اور تہوڑے عرصہ اپنی جوانمردی و حسن خدمات کے سبب سے وزارت کے عہدہ تک پہونچ گیا اور
اوسکا بیٹا خالد اور اوسکا بیٹا یحیے اور اوسکا بیٹا جعفر پشت بہ پشت عباسی خلفا کی دربار مین
وزیر و مدار المہام و صاحب اختیار ہوتے رہے ان وزرا نے خلافت کو بڑی ترقیان دین اور علوم
دینی و دنیاوی کو اس اوج پر پہونچایا کہ خلفا کا تمام قلمرو علاقہ معدن علم و ہنر ہو گیا اس خاندان
مین تمام زمانہ کی دولت جمع تہی لاکہون روپیہ روزمرہ خیرات کیا جاتا تہا غرض کہ ان کی

حشمت و دولت و اقبال کی تشریح تحریر و تقریر سے افزون ہے ہارون رشید کی محبت جعفر کے
ساتھہ بکمال تھی اوسکو منظور نہ تھا کہ جعفر کو ایک دم بھی نظر سے غایب کیجیے اکثر اوقات زنانہ
محل مین اوسکی طلبی ہو جاتی تھی اور ساری ساری رات آپسمین گفتگوئین رہتی تہین
چونکہ خلیفہ کی محبت مسماۃ عباسہ اپنی بہن کی ساتھہ بھی کمال تھی بسبب پردہ داری کے جب یہہ محل مین
طلب ہوتا تو عباسہ خلیفہ کے پاس سے اوٹھہ کر پردہ مین ہو جاتی خلیفہ کو بہن کا الگ کرنا ہی منظور نہ
تھا تو یہہ حیلہ شرعی کر لیا کہ عباسہ کا نکاح جعفر کے ساتھہ صرف اسواسطے کر دیا گیا کہ جب جعفر آوے
عباسہ بھی بے حجاب بیٹھی رہے مگر جعفر سے خلیفہ نے عہد لے لیا کہ وہ کبھی عباسہ کو اپنی عورت نہ سمجھے
اور کبھی ہم بستری کا طالب نہو چند سال اسیطرح گزر گئے اور جعفر کو کبھی یہہ خیال نہوا کہ عباسہ کے
ساتھہ ہم بستر ہو مگر عباسہ جعفر کے حسن و جمال پر دل سے عاشق تھی اور چاہتی تھی کہ کسیطرح اپنے
شوہر کے ساتھہ ہم بستر ہو اسباب مین وکلاے زنانہ کی معرفت جعفر کی خدمت مین عباسہ نے
بکمال خواہش ظاہر کی مگر وہ بخوف خلیفہ کے اس بات کا روادار نہین ہوتا تھا آخر عباسہ نے جعفر
کی والدہ کو اپنا ذریعہ بنایا اور یہہ بات قرار پائی کہ جب جعفر خلیفہ کے پاس سے رات کو شراب پی
کر گھر آئے عباسہ کو خبر کر دیجائے چنانچہ ایک روز ایسا ہی اتفاق ہوا اور عباسہ نے الفور
جعفر کے پاس جا کر بحالت بدمستی جعفر کے اوسکے ساتھہ ہم بستر ہوئی اوسی رات حمل رہ گیا جب وضع
حمل کے دن قریب آئے بہ بہانہ بیماری عباسہ خلیفہ کے پاس نہ آئی اور خلیفہ کو ہرگز اس راز سے آگاہ
ہونے دیا آخر بیٹا پیدا ہوا اور وہ لڑکا ایک معتمد دایہ کو دیکر مکہ معظمہ کو بھیجدیا گیا وہان ہی وہ
پرورش پا کر چھہ برس کا لڑکا ہو گیا چونکہ جعفر کے حاسد بہت تھے ایک نے اونمین سے اس لڑکے کی خبر
ہو گئی اور اوسنے خلیفہ کو آگاہ کر دیا یہہ بات سنتے ہی خلیفہ غضب کے مارے کانپنے لگا
اور دل سے جعفر کا دشمن ہو گیا جب خلیفہ کی یہہ حالت دیکھی فضل بن ربیع جو کہ منصور اور
مہدی اور ہادی کے وقت سے حاجب تھا اور جعفر کے رتبہ کو دیکھکر جلا کرتا تھا عداوت
پر کمربستہ ہو گیا اور کہا کہ جعفر چاہتا ہے کہ خلافت علی کے خاندان مین منتقل ہو جائے اور

اور ایک سید علوی کو کہ خلیفہ کے حکم سے قید تھا اوس نے چھوڑ دیا ہے یہہ بات سنکر جعفر سے خلیفہ نے
پوچھا کہ فلان علوی کہ بحالت قید تیری سپرد تھا کہان ہے اوس نے جواب دیا کہ موجود ہی خلیفہ نے کہا
کہ تمہین میری جان کی قسم وہ موجود ہے یہہ بات سنکر جعفر سمجھہ گیا اور کہا کہ اوسی جن نے چھوڑ دیا
اسلئے کہ اوسکا قید رکھنا نہ رکھنا یکسان تھا اگر اوسکی رہائی مین کسیطرحکا اندیشہ ہوتا تو قید رکھا
جاتا یہہ تقریر سنکر خلیفہ خاموش رہا مگر جب جعفر اپنے گہر گیا خلیفہ نے اپنا غلام بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگایا
اوس خاندان کے لوگ جسقدر تہی بہت سے قتل کئے اور بہت سے مقید او ربعضون کو جلا وطن کر دیا
اور تمام خاندان کا مال و اسباب لوٹ لیا سب کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا لاکہون روپیہ کی عمارتین
عالیشان برامکہ کی مسمار کردین حویلیان بیخ سے نکلوا ڈالین جعفر کی عمر قتل کے وقت سینتیس برس کی
تہی اور سترہ برس تک وزارت کے عہدہ پر سرفراز رہا اس وزیر نے خالص سونے کو سکوک کرایا اور وہ
خالص سونا اوسوقت زر جعفری کہلاتا تہا اور ابتک عرب مین خالص سونے کو زر جعفری کہتے مین سخاوت و مروت ذاتی جعفر کی طبیعت مین بدرجہ
کمال تہی جسکی تشریح کتب تواریخ مین اکثر لکہی ہی ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جعفر وزیر کے ساتھ حاکم مصر کی کچہہ شکر رنجی تہی
ایک شخص مکار نے جو اس معاملہ سی بخبر تہا ایک جعلی رقعہ جعفر کیطرف سے لکہکر حاکم مصر کے پاس گیا اور اوس
مین درج کیا کہ حامل رقعہ میرا دوست ہے جو مروت اسکی نسبت کیجائیگی مجہپر احسان ہوگا حاکم مصر کو
بسبب اسکے کہ دونو ایک دوسری سے رنجیدہ تہے ایسے رقعہ کی تحریر کا کمال تعجب ہوا اور وہ رقعہ مجلس جعفر کے
کے وکیل کے حوالے کر دیا کہ وزیر سے اسکی تصدیق کرے جب وہ رقعہ جعفر کے پاس پہونچا کمال حیرت
مین آیا اور ارکین مجلس سے مشورت لی کہ ایسے جعلساز کو سزا کیا ہونی چاہیے کسی نے قتل کسی نے
ہاتہہ کٹوا دینے کی تجویز کی مگر جعفر نے کسیکا کہنا نمانا اور رقعہ جعلی کی پشت پر لکھہ دیا کہ بیشک یہہ خط میرا
لکہا ہوا ہے اور حامل خط میرا کمال دوست ہے اور مین نے ہی اسکو آپ کی خدمت مین بہیجا ہی اور اسکے
جسقدر مروت ہوگی مجہپر ہوگی جب یہہ جواب حاکم مصر کے پاس گیا بہت خوش ہوا اور رنجیدگی بالکل
دور کر دی اور کئی لاکہہ دینار سرخ حامل رقعہ کو دیکر رخصت کیا وہ مال لیکر وہ جعلساز جعفر کی خدمت
مین آیا اور پانو پر سر رکہہ کر رونے لگا جعفر نے کہا تو کون ہے بولا مین آپکا جہوٹہا جعلساز ہون

جعفر نے کہا کہ بتلاؤ تو کیا ملا اوس نے کل مال پیش کیا اوسکو دیکھکر جعفر بہت خوش ہوا اور کہا
کہ چند روز اب میرے پاس ٹھہرو اسی قدر مال اور اوسکے ساتھہ مل جائیگا چنانچہ وہ چند روز مقیم
رہا اور جعفر نے اوس سے بھی زیادہ زر نقد دیکر اوسکو رخصت کیا جعفر کے مروت و احسان کے قصے
اور بھی بہت مشہور ہین اگرچہ خلیفہ نے حاسدون کے کہنے پر غضب مین آکر جعفر کو قتل اور اوسکے
خاندان کو برباد کیا مگر تا دم عمر افسوس کرتا رہا کیونکہ ہر ایک امر مین جعفر سچا اور خلیفہ جھوٹھا تھا عباسہ
کے ساتھہ ہم بستری بھی اگرچہ باختیار خود و قیام ہوش و حواس جعفر نے نہین کی تھی اگر کرتا تو
بھی مضایقہ نہ تھا کہ خلیفہ نے روبرو اپنی بہن کا نکاح جعفر کے ساتھہ کر دیا تھا پھر ہم بستری مین
کون گناہ تھا اور علوی کے چھوڑ دینے مین بھی کسیطرح کا فساد برپا نہین ہوا تھا اور جعفر نے
اگر حسب مصلحت وقت اوسکو چھوڑ دیا تو عیب نہ تھا کہ اوسکو اسسے بھی بڑھکر خلافت مین
اختیار حاصل تھے ٭

محمد امین بن ہارون رشید عباسی

اول تحریر مین آچکا ہے کہ ہارون الرشید نے اپنی حین حیات خلافت کا علاقہ بیٹون پر تقسیم کر دیا
چنانچہ اوس کی وصیت کی تعمیل اوسکے مرنے کے بعد ہوئی اور محمد امین نے خلافت پائی امون
نے اپنی سلطنت ایران و خراسان مین علیحدہ قائم کی چند مدت باہم کچھہ تکرار اور ایک کو دوسرے
سے سروکار نرہا آخر امین کے دل مین بدنیتی آئی اور چاہا کہ مامون کو کسی بہانے سے بغداد
مین بلاؤن اسکو اپنی قابو مین لاؤن اسکی ولائیت پر تصرف پاؤن یہہ سوچکر ایک شوقیہ خط اسکی
طلبی کا بھیجا ملنے کا اشتیاق جتایا مگر وہ نہ آیا اور لکھا کہ میری حکومت کا ابھی نیا کام ہے
نیا انتظام ہے اسلئے آنہین سکتا بھائی کا دیدار پا نہین سکتا خلیفہ جب مکرر سہ کرر خط بھیجکر
اسکے آنے سے نا امید ہوا حکم دیا کہ وصیت نامہ رشید کا کعبہ کی دیوار سے اوتار کر پھاڑ دیا جائے
خطبہ سے نام مامون کا نکالدیا جائے اور علی بن عیسے چالیس ہزار فوج اور چاندی کی بیڑیان
لیکر خراسان کو جائے اور مامون کو پابزنجیر کرکے حضور مین لے آئے خلیفہ کے اہل دربار و

مامون نے خبر پاتے ہی طاہر نام اپنے وزیر کو ایک رجتہ و مستعد فوج کے ساتھہ مقابلہ پر بھیجا دونو
فوجون مین ایک سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر خلیفہ کی فوج نے شکست کھائی اور بھاگ کر
بغداد کو چلی آئی طاہر نے بغداد تک اونکا تعاقب کیا آتے ہی شہر کو محاصرہ کرلیا پندرہ ماہ تک محاصرہ
رہا منجنیقون سے تمام دیوارین شہر کی گرگئین شہر کے لوگ غارت کے خوف سے بھاگ گئے جو باقی
رہے سخت عذاب مین گرفتار رہے آخر خلیفہ کے تمام امیر بڑے بڑے شہر طاہر کے ساتھہ ملگئے اور
خلیفہ تنہا دم بے یار دے بے ہمدم رہ گیا ناچار اس نے حاضری کی درخواست کی طاہر نے درخواست
مان لی اور آنے کی اجازت دی جواب پاکر ناچار خلیفہ کشتی پر سوار ہوا چلنے کو تیار ہوا مگر جب
شہر کے حد سے باہر نکلا دشمن کی فوج نے کشتی کو گھیر لیا خلیفہ کو قتل کردیا چار سال آٹھہ ماہ اپنے
خلافت کی سنہ ۱۹۸ ہجری مین مقتول ہوا۔ یہہ خلیفہ بدمزاج خودپسند نہائت عیاش خام طمع
تہا اسلیئے اسکے اراکین دربار اسکے افعال سے بیزار تھے کام کے وقت کسی نے اسکو مدد نہ دی
سب کے سب دشمن کے ساتھہ ملگئے اس خلیفہ نے خلافت کے زمانہ مین کوئی عمدہ کام نہین کیا کھیل اور
عیش و عشرت مین مصروف رہا پچاس کشتیان شیر ہاتھی عقاب سانپ کی شکلون کی بنواکر اور
اوس مین بیٹھہ کر دریا کی سیر کیا کرتا تہا۔

مامون رشید بن ہارون رشید عباسی

محمد امین کی قتل کے بعد مامون رشید خلیفہ بنا یہہ خلیفہ بلند حوصلہ عالی ہمت جوانمرد و لیاقتمند
مشہور ہے اسکے وقت سادات نے اپنا حق ظاہر کیا جابجا شورش برپا کی اسلیئے اسنے مصلحتاً علی
بن موسی رضا کو مدینے سے اپنے پاس بلایا اور ولیعہد بنایا غرض یہہ تہی کہ جب سادات اپنا دخل خلافت
مین پا لینگے فساد سے باز آئینگے اس حسن تدبیر سے تمام فساد رفع ہوگئے اور انتظام کلی ہوگیا مگر اسنے
اپنا کام نکالکر علی رضا کو زہر دیکر شہید کردیا۔ ابراہیم بن مہدی خلیفہ کا چچا بھی اسکے عہد مین
خلافت کا دعویدار ہوا لڑنے کو تیار ہوا خلیفہ نے اسکی سرکوبی کے لئے فوج مامور کی اور گرفتار
کرکے قید مین بھجوا دیا انیس سال تک کمال استقلال اس خلیفہ نے سلطنت کی سنہ ۲۱۸ مین مرگیا یہہ خلیفہ

دولت وعظمت وسخاوت مین مشہور تہا خوش خلقی کا چرچا دور دور تہا جب اسنے امام علی رضا
کو ولیعہد کرکے داماد بنایا تو حکم دیا کہ آل عباس سیاہ لباس کو ترک کرکے سبز لباس پہنین چونکہ سبز
لباس بنی فاطمہ کی پوشش تہی سب نے باتفاق انکار کیا ناچار خلیفہ نے وہی لباس قائم رکہا
جو پہلے تہا قرآن کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے مین اسکے وقت بڑی بڑی بحث علما مین ہوئی
سنہ ۲۱۴ھ مین اسنے سنا کہ روم مین ایک فاضل علوم ریاضی مین تمام زمانہ سے مرتاض موجود ہے اسنے
قیصر روم کے نام خط لکہا اور اس فاضل کو اپنے دربار مین طلب کیا لیکن قیصر روم نے اسکے
بہیجنے سے صاف انکار کیا اسلئے روم پر لشکر کشی ہوئی اور فوج اسلام نے پے درپے فتوحات
روم مین جاکر حاصل کین اور اسلام کا لشکر اوس فاضل کو لیکر واپس آیا دولت نے انتہا حاصل کی
سلطنت کی شان وشوکت اس خلیفہ کے عہد مین ہارون الرشید کے وقت سے بہی زیادہ بڑہ
گئی تہی اور دولت اس ترقی پر پہونچی کہ جب خلیفہ نے اپنی شادی مسمات بوران بنت حسن
ابن سہل کے ساتہہ کی تو لاکہون مشک وعنبر کی گولیون مین کاغذون کے پرچے لپیٹ کر نثار
کئے اور اون پرچون مین جاگیرین اور زر نقد وخلعت وگہوڑے وغلام وکنیزون کی تعداد
لکہدی نثار کے وقت جس شخص کے ہاتہہ وہ پرچہ آیا مندرجہ انعام فی الفور اسکو خلافت سے
ملگیا اس خلیفہ نے مختلف ولایتون سے علما وفضلائے اہل کمال وصاحبان ہنر وفن کو طلب کرکے
اپنے دربار مین جمع کیا اور ہر ایک علم کے مدارس جابجا کہول دیئے لاکہون روپیہ سالانہ اس کار
خیر مین خرچ کیا جزیرہ قبرس سے بہت سی کتابین فلسفہ وحکمت یونانی کی اسکو ملین اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی ورومی کتابون کے ترجمے اسنے منگوائے اور اپنے مترجم
بہیجکر ہزارون کتب کے ترجمے اسنے کرا منگائے جب علم کا سامان بخوبی جمع ہوگیا تو علمائے
اسلام نے وہ کمال پیدا کیا کہ معلم اول کی کتابون کے نقص ظاہر کئے اور انکی اصلاح کی اور خود
بہی ہزارون کتابین تازہ تصنیف لکہین اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو تیس
ہزار تین نکلے سنہ ۲۱۳ھ مین جب [illegible] اغلب غم زدان کے قبضہ سے نکلکر دوبارہ اسکے قبضہ

مین آیا چونکہ طاہر ذوالیمینین اسکے وزیر کے ہاتھہ سے امین اسکا بہائی مارا گیا تہا جب وہ روبرو
آتا خلیفہ بہائی کے یاد مین چشم پر آب ہوجاتا اس لئیے اسنے اوسکو علیحدہ کرکے خراسان کا ملک بطور
وراثت اوسکو دیدیا اور خراسان کا حاکم بالاستقلال اوسکو کردیا یہہ خلیفہ شطرنج کے کہیلنے کا بہت
شائق تہا مگر اچہا کہیل نسکتا تہا اکثر اوقات بازی مین مات اسکو ہوجاتی تہی اور بات کہکر
یہہ کہتا تہا کہ تمام سرزمین کا انتظام مین کرتا ہون مگر اس دو بالشت کپڑے کا انتظام مجہسے نہین
ہوسکتا اس خلیفہ کو سادات کیطرف بہت خیال تہا اور حصار خلافت کا اونہین کو تصور کرتا
تہا اور اسی خیال سے اسنے امام علی رضا کو ولیعہد بہی کیا مگر عباسی خاندان کے لوگون نے اسکو
طعن و ملامت کرکے اونکی محبت سے باز رکہا اور امام کو زہر دلاکر قتل کرادیا مرگ کے روز یہہ خلیفہ بیمار
نہ تہا باعث مرگ کا یہہ ہوا کہ اوس روز اسنے کہجورین اسقدر کثرت سے کہائین کہ پیٹ پہول گیا اور مرگیا
مرتی دفعہ بہی اسنے وصیت کی کہ آل نبی فاطمہ کو عزیز رکہنا چاہیئے

اسحاق بن ہارون رشید الملقب بہ معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ ہارون رشید کا تیسرا بیٹا بڑا جوانمرد صاحب اقبال فتحمند بخت بلند تہا جب اسنے خلافت
لی ولایت وسیع کی فتوحات پے درپے اسکے نصیب ہوئین بڑے بڑے بادشاہ اسکے ہوا خواہ
ہوئے مامون کے بیٹے عباس نے جو خلافت کی دعوی پر فساد اوٹہایا وہ قید مین آیا بابک نام ایک
مفسد نے جو شورش برپا کی اسنے اپنی اعمال کی سزا پائی خلیفہ نے افشین نام اپنے ایک امیر کو
اسکی سرکوبی کے لئیے مامور فرمایا اور بہت سی لڑائیون کے بعد بابک قتل ہوا پہر بار روم کے لینے کے
ارادہ پر بہی اس خلیفہ کی فوج بیشمار پیادہ و سوار ہمراہ ہوئے نوفل قیصر روم مقابلہ پیش آیا اور
آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر خلیفہ کی فوج نے فتح پاکر بہت سی لوٹ حاصل کی اور
ہزارون رومی گرفتار آئے شہر سر من رای جو اب سامرہ مشہور ہے بغداد کے پاس اس خلیفہ
نے آباد کیا بغداد کی رعایا کو وہان رہنے کا حکم دیا اس خلیفہ کا نام خلیفہ مثمن مشہور ہوگیا تہا
اسلئیے کہ خدا نے اسکو مراتب بیشتر آٹہہ کی تعداد پر عطا کی تہی یعنے اسکے وقت نجم کے آٹہہ بادشاہ

تا جدا اسکے باجگزار ہوئے آٹھہ لڑائیون مین اسنے فتح پائی ۱۸۰ھ مین پیدا ہوا ۲۱۸ھ مین خلیفہ
بنا اڑتالیس سال آٹھہ ماہ آٹھہ روز کی عمر پائی عباسی خلیفون مین آٹھوان خلیفہ تھا آٹھہ سال آٹھہ ماہ
آٹھہ روز اسکی خلافت قایم رہی آٹھہ اسکے گہر بیٹے ہوئے آٹھہ محل آٹھہ باغ آٹھہ مسجدین تعمیر
فرمائین آٹھہ نہرین کہدوائین آٹھہ شہر آباد کئے آٹھہ ہزار غلام آزاد کئے خاص سواری کے
گہوڑے بہی آٹھہ ہزار تہے آٹھہ ہزار اونٹ خاصہ بردار تہے آٹھہ ہزار کنیز آٹھہ ہزار غلام بارہ
ہزار ترکی سوار خلیفہ کی خدمتگزار تہی غرض خلیفہ کی ہر ایک چیز کا آٹھہ پر حساب تہا اسلئے مثمن
خطاب تہا مگر جب مرگ قریب آئی اٹھہ روز بہی مہلت نہ پائی ۲۲۷ھ کے آغاز مین رحلت فرمائی
یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد قوی ہیکل وو چیلا آدمی تہا ترکی غلامون کو اسنے بڑے بڑے کام
دیئے اور اونکو امیر کبیر کر دیا ترکون کا گویا یہہ خلیفہ عاشق تہا زبان بہی ترکی اونکے ساتہہ
بولتا لباس بہی ترکی ہوا کرتا تہا اکثر غلام سمرقند اور فرغانہ سے منگوائے گئے تہے ہر ایک
غلام کا لباس شاہانہ ہوتا تہا اوسکی کمر بند زرین مرصع بند بہی ہوئی ہوتی تہی چونکہ وہ غلام تمام
روز گہوڑے دوڑاتے ہوئے شہر مین پہرا کرتے تہے اور رعایا سے زبردستی پیش آتے تہے تمام شہر اونکے
ہاتہہ سے بجان تنگ آگیا اور سبنے ملکر خلیفہ کے روبرو فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنا ترکی لشکر لیکر شہر سے
نہ نکل جائیگا تو ہم خلیفہ کے ساتہہ لڑینگے اور خلیفہ پر جادو کرینگے خلیفہ نے شہر والون کی التجا
قبول کی اور شہر قاطول کے پاس نیا شہر سر من رای آباد کیا اور غلامون کے ساتہہ وہان سکونت
کی قیصر روم کے کر ساتہہ اسکی بڑی شدو مد سے لڑائی ہوئی باعث یہہ ہوا کہ قیصر نے پیش قدمی کر کے
ممالک اسلام سے شہر عموریہ و زبطرہ فتح کر لیا اور تمام مسلمانون کو جو وہان تہے مقید کر لیا اوسوقت
ایک عورت علویہ قیدیون مین سے پکار کر بولی کہ وا معتصما محافظ سپاہی یہہ بات سنکر ہنسے اور
کہا کہ دیکہہ ابہی معتصم ابلق گہوڑے پر سوار تیری چہوڑانیکو آتا ہے جب واقعہ نویس کے ذریعہ سے
یہہ خبر خلیفہ کو پہونچی اوسیوقت تخت سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور حکم دیا کہ ایک لاکہہ تیس ہزار سوار
جنکی سواری مین سب ابلق گہوڑے ہون سواری مین حاضر ہون اور خود بہی ابلق گہوڑے

پر سوار ہوا اور برق کیطرح دشمن پر جا پڑا پہلے شہر زابطر کو دشمن سے چہوڑایا پہر عموریہ پر قبضہ پایا
اور بڑی تلاش کیبعد اوس عالیہ عورت کو دشمن سے لیکر آزاد کردیا اور اوسکی پوری حقرسی کی
حیدر ابن کاؤس والی اسروشنہ جو اسکا ایک خاندانی ترک تھا اوس نے افشین خطاب دیکر سالار مقرر کیا مگر اوسکی
تقرری اور حکومت سے اور ارکین دربار ناراض ہوگئی اور صورت بغض و فساد کی نمودار ہوئی خلیفہ
نے اوسکو قید کرکے زہر دیدیا اندیس کی تسخیر کا ارادہ اپنی اخیر سلطنت مین کیا تہا مگر موت نے مہلت
نہ دی یہہ خلیفہ کہانا نہایت لذیذ کہاتا تہا جسکے پکانی پر ہزار اشرفی روز مرہ خرچ ہوتی تہی ایک
عالیشان محل اس نے بغداد کے میدان مین بنایا اور خود ہی ویران کردیا عجیب نام ایک غلام ترک
کے ساتہہ اسکی کمال محبت تہی اکثر اوقات اوسکی تعریف مین خود بہی شعر کہتا اور اوروں
سے بہی کہلواتا تہا ٭

ہارون واثق باللہ بن معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ معتزلہ مذہب کا پابند تہا مگر عدالت وسخاوت کیطرف اسکی توجہ کمال تہی بغض و کینہ
و تعصب اسکی مزاج مین بہت ہی کم تہا پانچ مہینے پانچ سال بکمال استقلال خلافت کی ۲۳۲ھ
مین مرگیا سامرہ مین مدفون ہوا ٭

ابوالفضل جعفر متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ بن ہارون رشید

یہہ خلیفہ نہایت بدخو بدمزاج ظالم خود پرست معتزلہ مذہب کا معتقد تہا اسکے دربار مین معتزلہ
مذہب والون نے بڑے بڑے رتبہ پائی علما و مشائخ و سادات کی ساتہہ اسکی کمال عداوت تہی اسنے
سنا کہ کربلا مین ہر سال مسلمان ہجوم کرتے ہین ایسا نہو کہ کوئی فتنہ برپا کرین اسلئے اس نے وہان کے
روضے و مزار جو عمر بن عبدالعزیز نے بنوائے تہے پہر مسمار کرادیئے بیخ سے نکلوادی اسکے وقت
سادات بیچارے مصیبت کے مارے وطن چہوڑکر جلا وطن ہوگئی امام احمد بن حنبل کو اسنے اتنے
کوڑے مارے کہ وہ شہید ہوگئے کیونکہ اونکا مذہب معتزلہ مذہب کے برخلاف تہا اسلئے یہہ
اونکی جان کا خواہان ہوا۔ اِس خلیفہ کی شومی اعمال سے کئی سال بارش بند رہی اور قحط پڑ گیا اور

ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین کئی ایک مقام سے شق ہوگئی تیرہ گانوکی آبادی ایک مقام پر زمین
مین دہنس گئی اُنکے رہنے والون مین سی صرف چالیس آدمی بچے دامغان مین سخت بہونچال آیا ہزارو
آدمی مر گئے شہر بسطام کا تیسرا حصہ مسمار ہوگیا نیشاپور کے آدہی عمارت گر گئی اصفہان مین سخت
نقصان ہوا غرض اس خلیفہ کی خلافت کا زمانہ قیامت کا نشانہ تہا اس نے یہود و نصارا کو زنار بند ہونے
دیوانی کام جو انکی سپرد تہے موقوف کرائے عورتین اسکی بے شمار تہین کنیزکین دو ہزار تہین جنکی
بطن سے چالیس بیٹے توام پیدا ہوئے اور سب کے سب زندہ رہے آخر مستنصر اسکا بیٹا
اس کی جان کا دشمن بنگیا باغر نام خلیفہ کے غلام کو اُسنے خلیفہ کی قتل پر آمادہ کیا اور خلیفہ
اوس نمکحرام کی ہاتہہ سی ۲۴۸ سنہ مین قتل ہوا چودہ سال نو مہینے خلافت کی چوالیس برس کی عمر
پائی۔ اس خلیفہ کے وقت روم کی فوج نی اسلام کی ولائیت پر یورش کی اور دمیاط تک
آکر ملک کو لوٹ کر دریا کے راستی واپس گئے یہہ خلیفہ مغلوب الغضب ایسا تہا کہ ایک روز ابن سکیت
فاضل اسکے لڑکون کو جنکا نام حسن و حسین تہا پڑہا رہا تہا خلیفہ نے فاضل سے پوچہا کہ ان
دونو لڑکون سے حسن اچہا ہی یا حسین فاضل نے جواب دیا کہ ان سی قنبر اچہا تہا یعنے قنبر وفادار
غلام مرتضے علی کا ان دونو سے اچہا تہا اس بات سے خلیفہ غضبناک ہوا اور فاضل کی زبان نکلوا دی

ابو جعفر محمد مستنصر باللہ بن متوکل علے اللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ نرم مزاج دانا عقیل با سخاوت کریم تہا مگر اسکی عمر بہت کم تہی چہماہ سی زیادہ اسکو
خلافت نصیب نہوئی اُسی تہوڑی عرصہ مین جو اس سی نیک کام ہوا یہہ تہا کہ اس نے خلیفہ ہوتے ہی
کربلا کی مزارون کی بنوانی کا حکم دیا سادات کو جو اسکی باپ کے عہد مین جلا وطن ہوئی تہی اس نے
پہر بلایا اُنکی گہرون مین اُنکو آباد کیا ایک روز خلیفہ نے مکلف فرش مجلس عشرت مین بچہوایا
اوسپر ایک بادشاہ کی تصویر اور کچہہ لکہا ہوا پایا جب وہ پڑہا تو اوسکا یہہ مضمون معلوم ہوا کہ
مین شیرویہ کسرے کا بیٹا ہون مین نے باپ کو قتل کیا اور چہماہ سی زیادہ سلطنت نہ پائی چونکہ
اس نے بہی باپ کو قتل کر کے خلافت پائی تہی سنتے ہی رنگ اسکا فق ہوگیا اور فرش کو اوسی وقت جلا دیا

ابو العباس احمد مستعین باللہ بن محمد بن معتصم باللہ

اس خلیفہ نے احمد بن صالح وزیر کی سعی سے خلافت پائی مگر بسبب اسکے کہ خلافت کی لیاقت اور
رعب حکومت کا نہین رکھتا تہا تین سال نو مہینے کی بعد معزول و مقتول ہوا چونکہ امرائے ترک اسکی برخلاف
ہوگئے تہے یہہ سامرہ سے بہاگ کر بغداد مین آگیا بغداد والون نے اسکی حمایت کی اور کئی ماہ تک دونو
فریق مین لڑائی رہی شہر کے لوگ قحط اور جنگ سے سخت تنگ ہوئے آخر ترکون نے خلیفہ کو پکڑکر
قتل کر ڈالا اور شہر کے لوگ بسبب اسکے کہ خود وہ تنگ ہو چلے تہے اسکی حمایت سے دست بردار ہوئے۔

محمد معتز باللہ بن متوکل علی اللہ عباسی

معتز ۲۵۲ھ مین مسند نشین ہوا مسند نشین ہوتے ہی ترکی امراء اسکے دشمن ہوگئے اسنے اوسوقت
یہہ چوک ہوئی کہ باوجودیکہ تمام عرب اسکی رفاقت مین تہے پہر بہی اسنے ترکون کو صاف کرلیا اور
عداوت بڑہتی گئی یہہ خلیفہ نوجوان ۱۹-برس کی عمر کا تہا پہلے خلفا چاندی کا زیور رکہتے تہے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی اور نایبون اور سپاہیون کو اسنے تغیر و تبدل کیا اسکے وقت صالح
ابن وصیف ایک ترک بڑا سردار تہا اوس سے خلیفہ بہی ڈرتا تہا سپاہ کی سردارون نے خلیفہ سے التجا کی
کہ اگر خلیفہ ہماری تنخواہ ہمکو دیدیوے تو ہم صالح ابن وصیف کو قتل کر دیتے ہین معتز نے اپنی والدہ
سے پچاس ہزار دینار طلب کئے اور چاہا کہ فوج کی تنخواہ دیدیوے مگر اوس نادان عورت نے صاف
جواب دیا آخر بغاوت یہان تک پہیلی کہ فوج مسلح ہوکر دار الخلافت کے دروازے پر آئے اور معتز کو
طلب کیا معتز نے کہلا بہیجا کہ مین بیمار ہون آ نہین سکتا فوج نے کچہہ خیال نہ کیا اور دار الخلافت مین
گہسکر اور خلیفہ کو ٹانگون سے پکڑکر باہر گہسیٹ لائے بہت سے سونٹے مارے دہوپ مین ٹہلا دیا
منہہ پر طمانچے مارتے اور کہتے تہے کہ خلافت سے مستعفی ہو آخر اسنے استعفا ظاہر کیا فوج نے
محمد واثق باللہ کو خلیفہ بنایا اور اسکی بیعت اوسکے ہاتہہ پر کرائی معتز کو قید کرکے تین
روز تک پانی و کہانا ندیا پہر حمام مین لیجا کر غسل کرایا جب تشنگی غالب ہوئی تو برف کا پانی
پینے کو دیا جسسے یہہ فوراً مرگیا اوسوقت اسکی والدہ بہی قید مین آئی اور خزانہ اوسکا ضبط

مین آیا تو تیرہ لاکہہ دینار سرخ اور چہہ سیر جواہرات نکلے مگر وہ پہلے پچاس ہزار دینار اپنے
فرزند کو نہ دے سکے یہہ خلیفہ ۲۵۵ھ مین مارا گیا *

مہتدی باللہ صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ

اس خلیفہ نے صرف گیارہ مہینے سترہ روز خلافت کی آدمی حلیم الطبع و نیک مزاج و حسین و جمیل
و شجاع و بہادر تہا مگر بسبب باہمی نفاق امراء کی خلافت کے احکام کی پوری پوری تعمیل نہین ہوتی
تہی جب اسنے دیکہا کہ امراء میرے حکم سے باہر ہین تو اس نے علیحدگی اختیار کی کہانے پہننے مین بہی
درویشون کیطرح گزارہ کرتا تہا راگ رنگ سب موقوف کر دئیے حتے الامکان ظلم کو روکتا رہا
بعض بعض سرکشون کو دار الخلافت سے نکالکر دور دور ملکون مین بہیجدیا اکثر اوقات یہہ خلوت
مین بیٹہا رہتا اور لکہنے والے منشی اسکے سامنے بیٹہے لکہا کرتے تہے آخر الامر گیارہ ماہ کے بعد پہر
امراء مین فساد ہوا اور امراء ترک اسکے دشمن ہوگئے اور انکے ہاتہہ سے خلیفہ اڑتالیس برس
کی عمر مین شہید ہوگیا ۲۵۶ھ اسکا سال مرگ تہا *

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل علی اللہ

خلافت سے پہلے یہہ خلیفہ جوسق کی قید خانہ مین قید تہا وہان سے نکالکر خلافت کے تخت پر بٹہلایا
گیا اگرچہ اس خلیفہ کو راگ کا کمال شوق تہا خود بہی گانا بجانا بخوبی جانتا تہا اور رات دن عیش
و عشرت مین مصروف رہتا تہا مگر اسکا بہائی موفق نہایت بیدار مغز جوانمرد بہادر منتظم
آدمی تہا اوس نے انتظام خلافت کا بخوبی کر لیا آخر نادان خلیفہ اپنے بہائی کیطرف سے بدظن
ہوگیا اور اوس نے امور خلافت مین دست اندازی چہوڑدی اور ملکون مین فساد برپا ہوئے احمد بن طولون
مصر مین اور یعقوب صفار خراسان مین خودسر ہوگئے ملک زنج سے بہبود نام خارجی نے خروج کرکے
مسلمانی ممالک کو دور دور تک لوٹ کے تباہ کر دیا لکہو کہا سادات و مسلمان قتل و غارت مین
آئے اور ایک ایک سپاہی غارتگر کے پاس دس دس عورتین مسلمان تہین اور وہ غارتگر
اونپر قابض و متصرف تہے یہہ خوفناک خبر جب بغداد مین آئی موفق اسلام کی فوج کے

ساتہہ دشمن کی سرکوبی کو روانہ ہوا اور تمام باغیان بد طینت کو تہہ تیغ کرکے مقیدان
اہل اسلام کو اونکی قید سے چہوڑایا اور بہبود کا سر کاٹ کر اوسکی قوم کو قرار واقعی سزا دی
اور رعایا کو دوبارا آباد کیا یہہ خبر جب بغداد مین پہونچی تمام شہر نے خوشی کی شادیانی بجائی اور عید سے
زیادہ خوشی کی - دوسرا حملہ اہل فرنگ کا مملکت اسلام پر ہوا اور نوبت یہانتک پہونچی
کہ دو حملون مین اہل فرنگ نے شہر لولوہ اور دیار بکر والجزیرہ وموصل فتح کرکے بصرہ تک پہونچے
اور جنگلی اعرابی بسبب کم رعبی خلیفہ کے کعبہ پر حملہ آور ہو کر بیت اللہ کے پوششین اوتار کرلے گئے موفق نے
اس مرتبہ بہی کمر ہمت کی باندہی اور جوانمردی وبہادری کی زور سے اہل فرنگ کو اپنی مفتوحہ علاقہ سے
نکالدیا اور تمام اہل اسلام کو اپنی رستمانہ خدمت سے خوش کیا موفق نے یہہ بہی دیکہا کہ سلطنت
مین ضعف وکمزوری بسبب فساد ترکون کے پہیلتے جاتی ہے تو اس نے اونکا بندوبست بہی ایسا کیا
کہ کوئی گردن ہلانی لائق نرہا اس انتظام سی موفق لائق تحسین وآفرین تہا مگر خلیفہ پہر حاسدون کے
کہنے مین آگیا اور موفق کیطرف سی بدگمان ہوگیا اور حاکم معصمہ کے ساتہہ جو اوسکا مخالف تہا
سازش کرلی اسبات سے باہمی فسادنی پہر ترقی کی اور جب تک موفق مرگیا خلیفہ کی خاطر جمع ہوئی
مگر بعد مرنے موفق کے خلیفہ کو اوسکی قدر ہوئی اور افسوس سے اوسکو یاد کرنی لگا اور اوسکے
بیٹے احمد ابو العباس کو ولیعہد کرکے تخت خلافت کا حوالہ کیا اور موفق کی مرگ کے بعد ایک سال
سنہ ۲۷۹ ہجری مین خناق کی مرض سے مرگیا ؎

احمد ابو العباس معتضد باللہ بن موفق

یہہ خلیفہ نہایت شجاع وبہادر وجوانمرد اپنے باپ کیطرح تہا خونریزی وسفاکی کیطرف اسکی طبیعت
بہت مائل تہی اور لوگ اسکو سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچہا ہوا کہ تمام مفسدے
فرو ہوگئی فرنگیون نے بہی جب دیکہا کہ خلیفہ کے گہر مین انتظام ہی تو دوبارہ اسطرف رخ نہ کیا
بلکہ اسلام کے لشکر نے شہر تکوریہ روم کی ولایت مین جاکر فتح کیا خمارویہ طولونی نے اپنی
لڑکی خلیفہ کی نکاح مین دی جسکی جہیز مین بڑی دولت خلیفہ کو ملی اور علاوہ اوسکے سامان کے

تین صندوق جواہرات کے بھرے ہوئے تھے لونڈی و غلام و شتر و اسپ ہزارون جہیز کے ساتھ ایسے
تھے اس کے عہد مین ابو سعید قرمطی نے نیا مذہب ایجاد کیا اور بڑے بڑے فساد ملکون مین برپا کیے
خلیفہ نے فوج اوسکی سرکوبی کو مامور کی اور ابو سعید پکڑا آیا اور روبرو قتل ہوا عمارتین اس خلیفہ
نے بہت بنوائین مساجد تعمیر کین آخر نو سال نو مہینے نو روز سلطنت کرکے اونچاس برس عمر پاکر
سنہ ۲۸۹ھ مین مر گیا اس خلیفہ کی مزاج مین تندی بہت تھی مگر غصہ جلد فرو ہو جاتا تھا۔

ابو محمد علی المکتفی باللہ بن معتضد باللہ بن موفق

اس خلیفہ نے خلافت پاکر قاسم بن عبد اللہ کو وزیر بنایا اسکے وقت بغداد مین ایک ایسا سخت بھونچال
آیا کہ بہت سے مکانات گر گئے دجلہ دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ بڑے بڑے عالیشان عمارتین بہ
گئین قرامطہ نے اسکے عہد مین پھر ہجوم کیا اور مستعد جنگ کے ہوئے خلیفہ نے ایک جتھہ فوج انکی
سرکوبی کو بھجوائی خود بھی رقہ تک گیا فریقین مین سخت جنگ ہو کر مسلمان فتحیاب ہوئے قرامطہ
کے سرگروہ پکڑا کر گردن مارے گئے چھ سال چھ ماہ سولہ دن اس خلیفہ نے خلافت کی سنہ ۲۹۵ھ مین
مر گیا اسکے وقت لشکر اسلام نے روم کیطرف شہر انطاکیہ فتح کیا اور بڑی بھاری دولت
وہان سے مسلمانون کو ملی جسکا کوئی شمار و حد حساب نہ تھا۔

ابو الفضل جعفر مقتدر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

یہ خلیفہ عباسی خلفا مین سے نیکوکار و سخی مشہور ہے اسکی خلافت کے ابتدا مین عبد اللہ بن معتز
باللہ نے خلافت کا دعوی کیا المرتضی باللہ کے خطاب سے مخاطب ہوا مگر اسکی خلافت کو
قیام نہوا آخر گرفتار ہو کر مارا گیا اسی طرح ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن مسموم بن محمد بن
اسمعیل بن امام جعفر صادق نے اپنے آپ کو مہدی کے خطاب سے مخاطب کرکے مغرب کے ملک مین خروج
کیا اور اپنی سلطنت علیحدہ قائم کرلی مصر وغیرہ بہت سا ملک اسکے قبضہ مین آیا مدت مدید
تک اسمعیلی خاندان کی سلطنت اس ملک مین رہی خلیفہ سے اونکا کچھ انتظام نہو سکا۔
چوبیس سال گیارہ مہینے سولہ روز اس خلیفہ نے سلطنت کی سنہ ۳۱۹ھ ہجری مین مر گیا اسکے وقت

قرامطہ نے ہجوم کرکے مکہ معظمہ پر دو مرتبہ حملہ کیا ایک مرتبہ حجر الاسود اوٹھا لے گئے دوسری
مرتبہ شہر لوٹ کر لے گئے حسین بن منصور حلاج بہی اسکے وقت دار پر چڑہایا گیا دیالمہ خاندان
کا عروج بہی ہوا اہل روم نے شہر خلاصہ فتح کرکے جامع مسجد کی ممبر کی جگہہ صلیب کہڑی کردی
آخر مسمی یونس نام غلام مکرم امیر نے قاہر باللہ کی ایما سے خلیفہ کو قتل کر ڈالا ؛

ابو منصور محمد قاہر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

عباسی خلفا میں سے یہہ خلیفہ سخت ظالم و بے رحم و خونریز مشہور ہے اسکا وزیر ابن مقلہ اگرچہ
عقیل و صاحب تدبیر تہا مگر خلیفہ اسکا کہنا نہ مانتا تہا اُسکی بات کو ہیچ جانتا تہا آخر یہہ ہوا کہ امرا
نے اسکو اندہا کرکے خلافت سے معزول کردیا اور یہہ نابینائی کی حالت میں مدت تک جیتا رہا اور
نہائیت تنگی و افلاس کے ساتہہ اپنی عمر گزرانی اس خلیفہ نے اپنی خلافت کے وقت مقتدر کی اولاد
کو قتل کیا خونریزی اتنی کی کہ ہزاروں لاشیں دیواروں میں چنوا دیں ابن مقلہ وزیر ناراض ہو کر
اوسکا گہر جلایا ایسے ایسی جفا کاری کا یہہ نتیجہ ہوا کہ معزول و نابینا ہوا اور افلاس اس حد کو پہنچا
کہ جمعہ کے روز جامع مسجد کے دروازے پر بیٹہہ کر لوگوں سے خیرات مانگتا تہا اور بہت ذلت کے [illegible]

ابو العباس محمد راضی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

قاہر کی نابینائی کے بعد ابن مقلہ کے ذریعے سے راضی باللہ نے خلافت پائی اُسی وزیر کو اس نے
اپنا وزیر بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد ایسا اتفاق ظہور میں آیا کہ وزیر نے خلیفہ کے کسی دشمن کے نام
اپنا خط لکہا اور خلیفہ سے پوشیدہ اپنے قاصد کے ہاتہہ بہیجا قاصد وہ خط بجنسہ خلیفہ کے پاس لے آیا
خط کو دیکہہ کر خلیفہ غضبناک ہوا اور وزیر سے اُسکے لکہنے کا حال پوچہا اگرچہ وزیر خط کی تحریر سے
منکر ہوا مگر وزیر کی مہر و دستخط سے وہ خط وزیر کا ثابت ہو گیا اور خلیفہ نے وزیر کے دونوں ہاتہہ
کاٹ کر وزارت سے معزول کردیا پہر ابن رائق وزیر نے ایسا اختیار پایا کہ خلیفہ کو بیکار کردیا
پہر بجکم ماکانی غلام نے امیر الامرائی پائی تمام ملکوں میں فتور پڑ گئے طوائف الملوکی ہو گئی
خلیفہ کی حکومت صرف بغداد پر رہ گئی سادات مصر میں اندلس میں ناصر لدین اللہ اموی یہ

ماوراء النہر و فارس مین سامانیہ اور موصل و بکر مین و یالمہ غرض جابجا سلطنتین قائم ہوگئین
آخر ۳۲۹ھ مین خلیفہ مرگیا اور چھہ سال تک خلافت کی ۔

ابو اسحاق ابراہیم متقی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت نیکنام عابد و زاہد و صاحب سخاوت و مروت تہا ممالک محروسہ کی حکومت سے
اسکو کچھہ غرض نہی امرای دربار کہ تمام غلام ترک بچہ تہے آپس مین لڑتے مرتے رہتے تہے
اور خونریزیان ہوتی تہین ہر ایک جانتا تہا کہ خلیفہ ہماری قابو مین ہے متقی حقیقت مین
ایک متقی پرہیزگار آدمی تہا اسکا قول تہا کہ میرا جلیس مصحف مجید کافی ہے اسکے جلاس کے
پہلے سال مین محل قبۃ الخضرا کہ ایک عالیشان عمارت عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تہا
کثرت بارش سے گر پڑا یہہ مکان خلیفہ منصور کا بنایا ہوا تہا جس مین گنبد کا ہرایک ایوان تہا
گنبد پر ایک سوار کی صورت بنی تہی جسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا آل حمدان نے اس خلیفہ کے روبرو
توقیر پائی اور اکثر مفسدون کو مار کر ناصر الدولہ و سیف الدولہ وغیرہ خطابات حاصل کئے
روم کے فرنگیون نے اندن و میا فارقین وغیرہ پر فوج کشی کرکے ہزارون مسلمانون کو قید
کرلیا اور پیغام بہیجا کہ وہ رومال جسپر عیسے علیہ السلام کا چہرہ مبارک کا پسینہ پونچہا تہا اور وہ چہرہ
کی تصویر بحکم معجزہ ظاہر ہوگئی تہی اور وہ خلیفہ کی پاس ہے اگر خلیفہ ہمکو دیدیوے تو ہم مسلمان
قیدیون کو چہوڑ دیتے ہین فقہا و علمانے پہلے تو اوسکی بہیجنے سے انکار کیا مگر جب کوئی چارہ
نظر نہ آیا تو وہ رومال بہیجا گیا اور ہزارون مسلمان قید فرنگ سے چہوٹے آل حمدان اسکی وقت اگرچہ
صاحب زور و قوت تہے مگر خلافت سے منحرف نہ تہی اونکا اقتدار و توقیر دیکھہ توزون امیر جو
خلافت کے دربار کا ایک رکن تہا بہت جلتا تہا اور اس فکر مین تہا کہ کسی طرح خلیفہ کو معزول
کرے چنانچہ ایک مرتبہ خلیفہ بغداد سے کسی طرف کو گیا جب واپس آیا تو توزون استقبال کو نکلا
اور اپنی ہمراہیون کو سکہلا دیا کہ جب مین خلیفہ کی پاس جاکر گہوڑی سے اوتر دون اور سلام کرون تو
تم خلیفہ کو چارون طرف سے گہیر کر مقید کرلینا چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور توزون خلیفہ کے

نزدیک جاکر پیادہ ہوا اور قدمبوسی کی تو اوسکی فوج نے فی الفور خلیفہ کو گہیر لیا اور گہوڑے
سے اوتار کر بکمال بےعزتی شہر مین لے گئی انگوٹھی اور چادر اور چہڑی خلافت کی چہین لی اور
آنکہون مین سلائی پہیر کر اندہا کر دیا یہہ واقعہ ۳۳۳ھ مین گذرا نابینائی کی حالت مین ہی یہہ خلیفہ
پچیس سال تک زندہ رہا آخر بحالت بیکسی و افلاس کے ۳۵۸ھ مین جان بحق تسلیم ہوا ساٹھہ
برس کی عمر پائی ؛

ابوالقاسم عبداللہ المستکفی باللہ بن علی مکتفی باللہ

متقی کی نابینائی اور معزولی کی بعد تورون امیر کے ذریعہ سے اس نے تاج خلافت پہنا ایک سال کے بعد
تورون مر گیا اور شیرزاد کو عہدہ امیر الامرائی کا ملا مگر اوسکے جور و ظلم و تعدی سے رعایا و فوج ناراض
ہو گئی اور وہ بہت جلد برخاست ہو گیا اور ترکون مین امیر الامرائی کی عہدہ پر سخت تکرار ہو رہی
تہے مین احمد بن بویہ نے جو اہواز کے ملک مین صاحب زور و قوت و مالک لشکر ہو گیا تہا بغداد پر
یورش کی محاصرہ کے وقت تمام ترک اوسکے خوف سے جابجا بہاگ گئے اور خلیفہ نے بذات خود شہر سے
نکلکر احمد کے ساتہہ دوستانہ ملاقات کی اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری بدولت مجہکو ترکان
نمکحرام کے پنجہ سے نجات ملی چنانچہ دونو بغداد مین داخل ہوئی اور خلیفہ نے اوسکو امیر الامرائی
کا خلعت دیکر معز الدولہ کا خطاب بخشا اوس نے تمام خزائن و دفاتر پر قبضہ کر کے خطبہ
و سکہ مین خلیفہ کے نام کے ساتہہ اپنا نام بہی داخل کر دیا اور خلیفہ کا اختیار بکلی خلافت سے
اوٹہا کر پانچہزار دینار روزانہ تنخواہ خلیفہ کی مقرر کر دی اونہین ایام مین تہرمانہ نام ایک
عورت نے جو خلیفہ کے محل مین تہی ایک جشن خسروانہ کیا تمام امرا و وزراء کو بلایا کسی بدطینت
نے احمد سے جاکر یہہ کہہ دیا کہ یہہ مجلس صرف تیری قتل کے لئے تجویز ہوئی ہے اوسی وقت وہ فوج
لیکر آیا اور خلیفہ کو پکڑ کر اندہا کر دیا اور تہرمانہ کی زبان کٹوا دی یہہ ظلم احمد نے خلیفہ پر ناحق کیا

ابوالقاسم فضل المطیع باللہ بن جعفر مقتدر باللہ

معز الدولہ احمد نے اس خلیفہ کو خلافت دلوائی اور خود مدار المہام و مختار الخلافت بنا
اسکے وقت سادات فاطمیہ نے مصر و افریقہ مین بڑی بڑی ترقیان کین بہت سا علاقہ
خلافت کا اونہون نے دبا لیا حاکم خراسان نے اپنی ملک مین مطیع کا خطبہ پڑھا اور سیر خلیفہ بہت
خوش ہوا اور فرمان اور نشان اوسکو بہیجا اہل روم نے غالب ہوکر جزیرہ اقریطش لے لیا اور حدود
علاقے اپنی قبضہ مین کر لئے بلکہ قیصر روم نے اسلام کی حدود مین قلعہ قیصاریہ تعمیر کرایا اور فوج
اوس مین ماسور کی کافور خشندی کے مرنے کے سبب سے تمام دیار مغرب مین عملداری سادات
فاطمیہ کی ہوگئی لباس سیاہ تبدیل ہوکر سبز قرار پایا اور خطبہ و سکہ مین اہل بیت کے نام داخل
ہوئے سادات کی حکومت نے مصر مین وہ اوج دکھلایا کہ انتظام ملک و تجارت نے رونق
پکڑی اوسوقت عباسیہ خلافت مین دن بدن زوال کی صورت نمایان تھی مطیع باللہ نے
آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ سال برائے نام خلافت کی آخر فالج کی بیماری مین مبتلا ہوکر
۳۶۳ھ ہجری مین مرگیا ✣

ابو بکر عبد الکریم طایع باللہ بن مطیع باللہ عباسی

اس خلیفہ کی خلافت کے وقت ترکون نے فساد برپا کرکر بادشاہی خزانہ لوٹ لیا
سلطنت کا اختیار خلیفہ کے ہاتہہ سے چہوٹ گیا ناچار اس نے بہاء الدولہ کو امیر الامراء
بنایا انتظام کا کام اُسکے سپرد فرمایا مگر فتنہ پردازون نے یہہ انتظام قایم نرہنے دیا
بہاء الدولہ کیطرف سے خلیفہ کو بدظن کر دیا بہاء الدولہ نے اس حال سے آگاہ ہوکر خلیفہ
کو قید کرلیا خلافت کا تاج اور کو دیا سترہ سال اس خلیفہ نے خلافت کے انجام کا قیدخانہ مین حاصل کی

احمد قادر باللہ بن اسحاق بن المقتدر باللہ عباسی

اس خلیفہ نے بہاء الدولہ امیر الامراء کے ذریعہ خلافت پائی اُسکے زیست تک یہہ محض
بے اختیار رہا جب وہ مرگیا تو یہہ خود مختار ہوا اس نے انتظام ملک کا بخوبی کیا انصاف

وعدالت کیطرف کمال توجہ فرمائی نیکنامی حاصل کی اِسکے وقت سلطان محمود غزنوی نے
خراسان لے لیا خطبہ اسکی نام کا جاری کیا۔ ایلک خان ترکستان کے بادشاہ نے ختن و خطا
کے کفار بیشمار فوج لیکر چڑھ آئی اسنے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ہر ایک حاکم و بادشاہ
کے نام احکام جاری کئے کہ وہ ایلک خان کی مدد کو جائین کفار کے حملہ کو اسکے ملک سے
ہٹائین خلیفہ کی حکم کے بموجب بیشمار فوج مسلمانون کی ایلک خان کی مدد کو گئی اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون نے فتح پائی بیشمار لوٹ ان کے ہاتھہ آئی ایک
لاکھہ دس ہزار ختنی و خطائی قیدی ان کی قید مین گرفتار ہوئے قتل بیشمار ہوئی اس خلیفہ نے
بہ کمال آرام و نہایت انتظام چالیس سال نو مہینے حکومت کے آخر سنہ ۴۲۲ھ ہجری مین مرگیا۔

قایم بامر اللہ بن قادر باللہ عباسی

بغداد کی خلیفون مین سے یہہ خلیفہ نیکنام و نیکوکار حلیم المزاج مشہور ہے اسکی وقت
دیالمہ کی دولت و حکومت کا تو خاتمہ ہوا اور ارسلان شاہ ترکی بساسیری کا اختیار خلافت
پر ایسا ہوا کہ تمام زمانہ اوس سے ترسان و لرزان تھا یہان تک اوسکی نیت بگڑی کہ خلیفہ
کو اوسنے معزول کرنا چاہا خلیفہ نے طغرل بیگ سلجوقی سے امداد مانگی اور وہ لشکر لیکر چڑھ
آیا اوس کے آنے سے اول بساسیری نے خلیفہ کو قید کرلیا اور دونو مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین
آخر بساسیری قتل ہوا اور خلیفہ نے قید سے چھوٹ کر طغرل بیگ کو رکن الدین کا خطاب دیا اور
اپنی لڑکی سے اوس کی شادی کی اور مدت العمر خلیفہ طغرل بیگ کی حمایت مین گزرا
خطبہ مین بھی نام طغرل کا خلیفہ کی نام کی ساتھہ مذکور ہوتا رہا اس خلیفہ کے وقت لشکر اسلام نے
روم کی ولائیت مین بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور سرپرستی خاندان سلجوقی کے رہے
آخر سنہ ۴۶۷ھ مین خلیفہ جان بحق تسلیم ہوا۔

مقتدی باللہ بن قایم بامر اللہ

یہہ خلیفہ عیاشی کے کام مین چست انتظام مین سست تھا اس لئے اسکے وقت عراق مین

بڑے بڑے فتنے برپا ہوئے ملکشاہ سلجوقی کی لڑکی کے ساتھہ اس نے شادی کی مگر جب
وہ اسکے گھر مین آئی باہم موافقت نہ ہوئی کیونکہ خلیفہ عیاش خمر خوار تھا شہزادی کا
دل ان باتون سے بیزار تھا آخر وہ ناراض ہوکر اپنی باپ کے پاس چلی گئی اور دونو سلطنتون
مین عداوت کی بنیاد قایم ہوئی ملکشاہ بغداد پر چڑہ آیا اور خلیفہ کو کہلا بہیجا کہ بغداد سے
نکلو جہان جی چاہے چلے جاؤ خلیفہ نے ایک ماہ کی مہلت مانگی ملکشاہ نے منظور نہ کی آخر بڑی
مشکل سے دس روز کی مہلت ملی مگر بقضائے آلہی ملکشاہ اوسی دس روز کے اندر بغداد
مین مرگیا اور یہہ بات خلیفہ کی کرامت مین شمار ہوئی بلکہ یہہ کرامت اوس وقت کے اولیا
کی تہی جو مثل شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ بغداد مین تہے اور خلیفہ نے بکمال عجز اون سے استمداد
کی تہی اسکے وقت جزیرۂ انطاکیہ مین اسلام نے اہل روم پر فتح پائی اور یوسف تاشفین نے
خلیفہ سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا خلیفہ نے اوسکو امیر المسلمین کا خطاب بخشا
اوس نے جزیرہ سقطیہ بہی روم والون سے لیلیا اس خلیفہ نے اونیس سال خلافت کی آخر
۴۸۷ھ مین بعمر چہتیس سال مرگیا۔

ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن مقتدی باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت ہوشیار کارگزار سلطنت کے کام مین خبردار تہا عربی و فارسی اشعار اس کے
اکثر مشہور ہین قران کے لکہنے کا اسکو بہت شوق تہا حسقدر علاقے اسکے باپ کے وقت خلافت
کے قبضہ سے نکل گئے تہے اس نے بڑی جوانمردی کے ساتہہ دوبارہ لئے عراق و شام دوبارہ
پر اس نے دوبارہ تسلط پایا اسکے وقت بحکم یزدانی ساتون ستارے آسمانی برج سرطان مین
جمع ہوگئے تہے جیسے نوح نبی کے وقت ہوئے تھے اور طوفان نمودار ہوا تہا مگر بعض مورخ
اس مین شک لاتے ہین اور فرماتے ہین کہ مستظہر کے وقت چہہ ستارے زحل کے بغیر حوت مین
جمع ہوئے تہے اگر ساتون ہوجاتے تو پہر وہی نوح کا سا طوفان نمودار ہوجاتا تو بہی اتنا اثر
ہوسکتی کہ رمکے زمین پر سخت بارشین ہوئین دریا طغیانی پر آئے بہت سے شہرون اور

آیا دیون نے نقصان اوٹہائے حجاز کے قافلے مین بہی چالیس ہزار مسافر غرقاب ہوا اس خلیفہ
نے پچیس سال نہایت کامیابی کے ساتہہ حکومت کی اکتالیس سال کی عمر پائی آخر سنہ ۵۱۲ھ
مین جب اجل کا وعدہ آیا دنیا سے رحلت کی اسکی وقت اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے اگر شام
تک طوفان برپا کیا مشہور یہہ بات تہی کہ سلجوقیون سے گہبرا کر سادات مصر نے اہل فرنگ سے اسباب
مین اشارہ کیا ہی سنہ ۴۹۲ھ مین اہل فرنگ نے بیت المقدس بہی فتح کر لیا بلکہ تین سال کے عرصہ
مین بڑے بڑے مقام حیفا اور سوف و قیصاریہ وغیرہ فتح کر لئے اطرابلس بہی لے لیا اوس وقت
اگرچہ یہہ تجویز قرار پائی کہ فرنگیون کو زر کثیر دیکر صلح کر لیجائے مگر آخر یہہ تجویز ملتوی رہی
عراق عرب کے طرف بہی اسکے باطنیہ فرقہ کا کئی مرتبہ غل شور ہوا*

ابو منصور مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بہت زور آور دل کا دلاور باحمیت اہل مروت تہا اسکے وقت سلجوقی سلطنت کے
چند امیر سلطان کی نامہربانی سے ناراض ہو کر اسکے پاس آگئے اسنے اونپر مہربانیان کین جاگیرین
دیں اسلئے سلطان غضب مین آیا اور بغداد پر چڑہ آئی مقابلہ کے وقت سلطان نے فتح پائی
خلیفہ کو شکست آئی دشمن کی قید مین آیا اگرچہ سلطان کا یہہ ارادہ نہ تہا کہ خلیفہ کو مار ڈالے
یا تخت سے اوتار دے مگر ملحد لوگ جو سلطان کے لشکر مین تہے اور خلیفہ کی اون کے ساتہہ
مذہبی دشمنی تہی انہون نے سلطان کی بے اجازت موقع پاکر قید مین خلیفہ کو شہید کر دیا
سلطان نے یہہ خبر پاکر بہت غم کیا قاتلون کو پکڑ بلایا قصاص کو پہونچایا گیارہ سال بکمال استقلال
اس خلیفہ نے خلافت کی سنہ ۵۲۹ھ مین شہید ہوا اسکے عہد مین حضرت ابراہیم خلیل و اسحاق و یعقوب
نبی کے مزار شام مین نمودار ہوئی ہزارون مسلمان دور دور سے وہان جاکر زیارت سے
بہرہ یاب ہوئے یہہ خلیفہ نہایت فصیح بلیغ شاعر تہا تحمل اسقدر تہا کہ ایک دفعہ بعض
غلامون نے سر دربار اسکو کلمات ناشایستہ کہے اسنے باتون مین ٹال دیا ایک نمک حلال خادم
نے کہا کہ اس سے زیادہ بیعزتی اوٹہانی نہین چاہئے شرف الدین نوشیروان وزیر یہہ

سنکر ہنسا اور کہا کہ مین چالیس برس سے اس بیغرتی کے سایہ مین زندگانی کرتا ہون تم ابہی سے گہبرا گئے

ابوجعفر منصور راشد باللہ بن مسترشد باللہ عباسی

باپ کی شہادت کے بعد اس خلیفہ نے خلافت پائی مگر سلطان سلجوقی نے اسکو مین لینے دیا بغداد پر چڑہ آیا شہر پر قبضہ پایا خلیفہ شکست کہا کر اصفہان کو بہاگ گیا وہان کسی ملحد کے ہاتہہ سے مقتول ہوا اسکے بعد خلافت سلجوقیون کے قبضہ مین آگئی اور وہ مالک و مختار ہوگئے +

ابوعبداللہ محمد المقتفی لامر اللہ بن مستظہر باللہ

اس خلیفہ نے سلطان سلجوقی کے حکم سے خلافت لی اور سلطان مسعود کی زیست تک اسکے زیر حکم رہا جب وہ مرگیا اس نے خودسری پائی مگر کچہہ مدت کے بعد سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ بغداد پر چڑہ آیا شہر کا محاصرہ فرمایا ابہی کچہہ فیصلہ نہین ہوا تہا کہ اپنے کسی خانگی فساد کے سبب سے سلطان واپس چلا گیا پہر نہ آیا اور اس نے چوبیس سال بکمال استقلال خلافت کی چہیاسٹ سال کی عمر پاکر ۵۵۵ھ مین مرگیا اسکے وقت مین دجلہ کا پانی ایسے طغیانی پر آیا کہ اوس سے شہر نے سخت صدمہ پایا شام مین ایسا زلزلہ نمودار ہوا جس سے چہارم حصہ دمشق کا مسمار ہوا تواریخ کی کتابون مین درج ہی کہ بہادری اور شجاعت و رعب و ہیبت مین معتصم کے بعد ایسا کوئی خلیفہ نہین ہوا ابن جوزی کا قول ہے کہ اس سے پہلے خلیفے صرف نام کے خلیفے تہے اسکے وقت گویا پہر خلافت بغداد مین آگئی اس نے تمام علاقہ عراق عرب کا جسکو الجزیرہ کہتے ہین اپنے قبضہ مین کرلیا اور خلافت کو دوبارہ رونق دی +

ابوالمظفر یوسف مستنجد باللہ بن مستظہر باللہ

یہہ خلیفہ مقتفی کی وفات کے بعد خلافت کے تخت پر بیٹہا اور بکمال نیکنامی کے ساتہہ گیارہ سال خلافت کی ۵۶۶ھ مین بیمار ہوکر وفات پائی اس خلیفہ کو مجرمون اور جنگل خودون سے دلی عداوت تہی الکمیتہ کسی نامی مخبر کو اس نے قید کیا اوسکے بہائی نے درخواست کی کہ اگر خلیفہ اوسکو چہوڑ دیوے تو دس ہزار دینار جرمانہ داخل کرسکتا ہون خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر ایسا مخبر ایک اور گرفتار کرائے تو دس ہزار دینار انعام دے سکتا ہون اسکے وقت میر اسدالدین

شیرکوہ نے مصر پر حملہ کیا حاکم مصر نے فرنگیون سے مدد لیکر اوسکو ہٹا دیا دوسرے برس اہل فرنگ نے قاہرہ کی مدد کی اسدالدین جا پہونچا اور کامیاب ہوکر وزیر مصر کا مقرر ہوا یہہ خلیفہ علم انشا و نظم و نثر و علوم ریاضی مین اوستاد تہا +

ابو محمد حسن المستضی نور اللہ بن مستنجد باللہ

اس خلیفہ نے خلیفہ ہوکر امیر الامرای کا منصب قطب الدین قیماز کو دیا اُس نے اسکو ایسا بے اختیار کیا کہ کسی چیز پر اسکا اختیار نہ رکہا ایک روز اُس نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاری کا حکم دیا خازن اپنی جان بچاکر خلیفہ کے پاس دار الخلافت مین چلا گیا خلیفہ نے اسکو اپنی پناہ مین رکہا دشمن کے حوالے نکیا اسلئے امیر الامرا نے غضب مین آکر دار الخلافت کو گہیر لیا خلیفہ یہہ حال سنکر کوٹہے پر آیا دیکہا کہ قلعہ کے گرد امیر الامرا کی فوج کی دہوم دہام ہے شہر کے تماشائیون کا ہجوم ہے خلیفہ نے شہر کے لوگون کو نزدیک بلایا اور باواز بلند فرمایا کہ تم سب اسیوقت جاؤ امیر الامرا کو قید کر لاؤ اسکا مال جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاکر ہزارون لوگ دوڑے اور جاتے ہی امیر الامرا کا گہر گرا دیا اُسکا مال لوٹ لیا تمام شہر کی ہجوم کے آگے امیر الامرا کی کوئی تدبیر پیش نچلی اپنی جان بچاکر پاپیادہ بہاگا اور چاہا کہ موصل اپنے وطن کو جائے مگر رستہ بہولکر ریگستان بے آب مین جا پڑا پیاس کے مارے مرگیا اسکے مرنے کے بعد خلیفہ نے خود مختاری پائی نو سال حکومت کی ۵۷۵ھ مین مرگیا ۵۶۷ھ مین مصر کی بادشاہت فاطمیہ کے خاندان سے جاتی رہی اور صلاح الدین قابض ہوا اوس نے اسی خلیفہ کے نام کا خطبہ اوس تمام علاقہ مین جاری کیا ۔

ابو العباس احمد ناصر الدین اللہ بن المستضی نور اللہ عباسی

یہہ خلیفہ سخی و جوانمرد و بہادر و دلیر و صاحب تدبیر اقبالمند تہا اپنی کمال تدبیر و عقلمندی سے اسنے تمام مخالفون کی بیخ کنی کی جسنے سر اوٹہایا اس نے گردن پکڑکر زمین پر گرا دیا خلفا کی دینی کرامتون کی اسنے گویا ہو ابانده دی رعایا کی ظاہری و باطنی احوال سے یہہ ایسا آگاہ رہتا تہا کہ رات کو جو وہ گہر مین باتین کرتے تہے دن کو یہہ سر

دربار ظاہر کردیتا اور لوگ حیران ہوجاتے تہے بعض کہتے تہے کہ اسکو علم غیب ہے بعض اعتقاد
رکہتے تہے کہ جن اسکی حکم مین ہین وہ سب کا حال اسکو بتاتے ہین محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ اور
ملک ملک اسکی جاسوس مامور رہتے تہے اور تقریر و تحریر کے ڈہنگ اسکو ایسی یاد تہی کہ مخالفون
کے آپس مین صلح کرادیتا اور دوستون کو لڑادیتا اور اونکو خبر بہی نہوتی اکثر تہ خوارزم کا
ایلچی اسکے پاس آیا اور سربمہر مراسلہ پیش کیا تو خلیفہ نے خط کے کہولے بغیر خط کا مطلب اپنی
ذراست سی بیان کردیا ایک معاملہ ماژندران کے ایلچی کے ساتہہ بہی ایسا ہی گزرا جسمین اونکو
یقین ہوگیا کہ خلیفہ کو علم غیب ہے ترکستان کے رعایا نی بقصور فاصلہ دور و دراز کے بغاوت کی اور
وہ بغاوت اسکی حسن تدبیر سے فرو ہوگئی لڑائی کی حاجت نہوئی جب صدر جہان فاضل
جلیل سمرقند کا اسکے ملنے کے لئے سمرقند کو آیا تو اوسکے ساتہہ بہت سی فقیہہ بہی تہے ایک
فقیہ کے پاس گران قیمت گہوڑا تہا لوگون نے کہا کہ یہہ گہوڑا بغداد مین نہ لیجاؤ خلیفہ لیلیگا
اوسنے جواب دیا کہ خلیفہ کی کیا مجال ہے کہ مجہسے گہوڑا لے سکے خلیفہ کو یہہ خبر پہونچی تو آدمی
عیار اوسکے لینے کے لئے مامور کئے وہ لوگ گہوڑا رستہ مین سے ہی اوڑا لیگئے جب علما بغداد
مین آئے اور بعد ملاقات رخصت ہونے لگے تو خلیفہ نے ہر ایک کو خلعت دی اور فقیہ مالک
اسپ کی خلعت کے ساتہہ وہی گہوڑا دیا جو اوسکا تہا وہ فقیہہ گہوڑے کو دیکہکر رونے لگا اور خجال
تعجب سے بیہوش ہوکر گر پڑا ایسی ایسی باتون سے لوگون کے دلونپر اسکی ہیبت بدرجہ کمال چہاگئی تہی
اہل ہند و مصر ایسے ہی اس سے ڈرتے تہے جیسے کہ خاص بغداد کی لوگ دور و نزدیک بدرجہ
مساوی اسکا رعب زمانہ پر محیط تہا اندلس کے بڑے بڑے شہرون سے لیکر سرحد چین و ہند وغیرہ
دور دور کے ملکون مین اسکا خطبہ پڑہا گیا کوئی فرمانروا اسکے حکم سے منحرف نہ تہا یہہ خلیفہ خوش
خلق و شیرین زبان و ظریف بدرجہ نہایت تہا دشمن کے ساتہہ بہی یہہ کبہی تند مزاجی کے ساتہ
پیش نہین آتا تہا اسکے احکام اور گفتگو کے لطیفے لوگون کی زبانون پر ضرب المثل تہی مگر اسکے
از حد خبرداریون کا یہہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اس سی ڈر ڈر کر دور دور ملکون مین بہاگ گئے اور

اور اسکو ظالم و ستمگار سمجہنے لگے مذہب امامیہ کیطرف اسکی رغبت تہی اور سادات کی بڑی عزت
کرتا ہزارون کے وضائف مین مقرر تہے ایک روز ابن جوزی فاضل جسکی فضیلت کا تمام زمانہ
قایل تہا اسکے دربار مین آیا اوسسے اِس نے سوال کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل البشر
کون تہا اونکو اسکے جواب مین کمال دقت ہوئی ناچار اونہون نے فرمایا کہ من کان بنتہ فی بیتہ
یعنے وہ جو اوسکے گہر اوسکی بیٹی تہی اِسکی عبارت کے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گہر مین
نبی کی بیٹی تہی دوسرے یہہ کہ جسکی بیٹی نبی کے گہر مین تہی اِس جملہ سے خلیفہ بہت خوش ہوا
اِسکے وقت سنہ ۵۸۲ھ مین نجومیون نے حکم لگایا کہ چہہ ستارے آسمانی حضرت نوح کے وقت برج سرطان
مین جمع ہوئے تہے تو طوفان ظاہر ہوا تہا اِس سال مین چہہ ستارے میزان مین جمع ہوئے ہین
اور میزان برج بادی ہی اسسے کمال اندیشہ ہی کہ ہوا کی صدمہ سی کرہ خاک برباد ہو جاوی لوگون
نے خوف کے مارے زمین کے اندر مکانات کہودلئے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک اوس مین رکہہ لی
مگر جس رات کا وعدہ تہا اوس رات ہوا سی چراغ بہی کیسا گل نہوا اور خالق اکبر نے اپنی قدرت
کاملہ دکہلا کر اہل نجوم کو شرمندہ کیا سنہ ۵۸۳ھ مین اِسکے وقت صلاح الدین حاکم مصر نے اہل فرنگ کے
ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے اور جسقدر بلاد شام مین علاقے فرنگیون نے لے لئے تہے سب اون سے
واپس کئے مقام بیت المقدس بہی جو اکیاسی برس سے فرنگ کے قبضہ مین تہا لے لیا اور اونکو
شام سے نکالدیا سنہ ۵۸۹ھ مین صلاح الدین مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا طغرل بیگ کے مرنے
سے خاندان سلجوقیہ کا بہی خاتمہ ہوا سنہ ۶۱۵ھ مین فرنگیون نے پہر اسلام کے علاقون پر حملے کرنے
شروع کئے اور شہر دمیاط وغیرہ جو نیل کے کنارون پر تہے لے لئے سلطان کامل بادشاہ مصر نے
مجبور ہوکر شہر منصورہ آباد کیا اور اوس مقام پر فوج کی چہاونی قایم کی اوسکے دوسرے
سال شہر دمیاط پہر حاکم مصر نے فتح کر لیا شہر قاہرہ متعلقہ مصر مین ایک مدرسہ جسکا نام دار الحدیث
تہا قایم ہوا اماموں کے وقت سے کعبہ پر دیبائے سفید کی پوشش چڑہائی جاتی تہی اِس خلیفہ
کے وقت سبز پوشش چڑہائی گئی پہر سیاہ لباس تجویز ہوا چنانچہ اب تک یہی لباس قائم ہے

سلطان محمد خوارزم شاہ کی سلطنت اس خلیفہ کے وقت بڑے اوج پر تہے اور سید علاو الدین
ایک بزرگ کی نسبت اوسکو کمال اعتقاد تہا خوارزم شاہ نے چاہا کہ خلافت حق سادات کا ہے
بغداد سے عباسی خلیفہ کو بیدخل کرکے سید علاو الدین کو وہان خلیفہ کرنا چاہیے چنانچہ ارادہ پر
مستقیم ہوکر تین لاکہہ سوار جرار خنجر گزار کے ساتہہ خوارزم سے بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ کو جب
یہہ خبر پہونچی اس نے بہی اپنی فوج جمع کی اور دشمن کی راستی روکنے کی تجویز کی اور شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو جو خاندان سہروردیہ عالیہ کے امام تہے اور اپنی وقت کے قطب
وغوث تہے بطور سفیر محمد خوارزم شاہ کی پاس بہیجا اور التجا کی کہ شیخ سلطان کے پاس جاکر آل عباس
کے فضائل اوسکے روبرو بیان کرین اور اوسکو اس ارادہ سی روکین چنانچہ شیخ مقام ہمدان پہونچکر
سلطانی لشکر مین داخل ہوئی و بکمال تردد و تکلف ایسی عظیم الشان بادشاہ کے دربار مین بار پایا
بادشاہ نی بہ کمال غرور شیخ کے سلام کا جواب بہی ندیا اور نہ بیٹہنے کی اجازت دی حضرت شیخ نے
کہڑے کہڑے ایک خطبہ پڑہا اور آل عباس کے فضائل مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان
کین خلیفہ ناصر کو بہی اپنی تقریر مین بہت سراہا بادشاہ نی جواب دیا کہ یہہ صفات جو تو نے
بیان کئے ہین خلیفہ ان اوصاف کے ساتہہ موصوف نہین ہے انشاء اللہ عنقریب بغداد مین
پہونچکر خلافت کے مسند پر ایسے شخص کو بٹہلایا جاویگا جو ان صفات کے ساتہہ موصوف ہوگا شیخ
سلطان کے پاس سے ناکام پہرا مگر خدا کی جناب مین وہ غرور بادشاہ کا پسند نہ آیا اور سلطانی
لشکر جب وہان سے چلکر قبہ حلوان تک پہونچا بے موسم برف کا برسنا شروع ہوا اور اس قدر
برسے کہ تمام راستی بند ہوگئے ہزارون سوار و پیادہ سلطانی فوج مین بصدمۂ برف
ہلاک ہوگئے بے تعداد اونٹ و گہوڑے مرگئے ناچار خوارزم شاہ وہان سے اولٹا اور چاہا
کہ دوسرے راستے سے بغداد کو جائے اتنے مین وہان خبر پہونچی کہ چنگیز خان تاتاری
ایک خونخوار لشکر لیکر سلطانی علاقہ مین آگیا ہے اور دریا خون کے بہا دیے ہین یہہ خبر
سنکر سلطان نے الفور واپس آگیا اور جو اوس سلطنت کا اخیر ہوا وہ خوارزمی سلطنت

کے حال مین تحریر ہوگا اِس خلیفہ نے سینتالیس سال سلطنت کی اور اپنی حکومت کے وقت مین کمال نیک نام رہا ہر ایک امر اسکی تدبیر کے موافق ہوتا رہا آخر ۶۲۲ ہجری مین مرگیا اٹہتر برس کی عمر پائی

ابو نصر محمد طاہر باللہ بن ناصر لدین اللہ

باپ کے مرنے کے بعد یہہ خلیفہ ۵۲ برس کی عمر مین خلیفہ بنا کسی شخص نے اسکو دعا دی کہ خدا تیری عمر مین برکت دیوے اُسنے جواب دیا کہ عصر کے وقت دوکان جو کہولیگا وہ کیا کمائیگا اس خلیفہ کے مزاج مین رحم و خدا ترسی زیادہ تر تہی یہانتک کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد سوا اسکے اور کوئی خلیفہ حلیم و رحیم و خدا دوست پیدا نہین ہوا اُسنے لاکہون روپیہ نقد و جنس و املاک حقدارون کو واپس کر دیے اور اکثر اوقات اسکی زبان پر یہہ کلمہ گزرتا تہا کہ چندروزہ زندگی ہے کچہہ نیک کمائی کرلون تعجب ہے ہزارون خطوط لفافہ بند اسکے حجرہ مین رکہے رہتے تہے اور یہہ کسیکو کہولکر نہ پڑہتا تہا امرا نے باعث پوچہا تو کہا کہ ان خطوط مین سوائے غمازیون اور بدگویون کے کچہہ تحریر نہوگا دیکہنے سے خرابی پیدا ہوتی ہے ایک دن یہہ خزانہ مین گیا اور بہت سا روپیہ خیرات کر ڈالا خزانچی نے عرض کی کہ تمہارے بزرگون نے اس خزانہ کو جمع کیا تہا کہ وقت پر کام آوے فرمایا کہ اب اسکے کام آنے کا وقت آگیا ہے اور خزانہ خرچ کرنے کے لئے ہے نہ کہ جمع رکہنے کے لئے ۞ زر از بہر خوردن بود اے پسر + براے نہادن چہ سنگ و چہ زر + صرف نو مہینے اِس خلیفہ نے خلافت کی ۶۲۳ھ مین بیمار ہو کر مرگیا رحمۃ اللہ علیہ ۞

ابو جعفر منصور مستنصر باللہ بن طاہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب ہمت با مروت سخی مشہور تہا اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کی نظیر اسنے ایک سلطانی مدرسہ مقرر کیا بڑا کتابخانہ اوس مین رکہا ہر ایک علم کے معلم روزینہ دار اُس مین مامور کئے ہر روز طرح طرح کے کہانے لذیذ پکوائے جاتے مدرسہ کے طلبا و معلمون کے کہانے کے لئے بہجوائے جاتے ہر ایک شہر مین دار العلم و دار الشفا و دار القرائت بنوائے گئے عالم و طبیب و قاری ان مین مقرر فرمائے گئے موید الدین ابو طالب علقمی اکثر خانہ کا داروغہ و کفیل قرار پایا

اس خلیفہ کی سخاوت کے ذکر مین روضتہ الصفا مین لکہا ہی کہ ایکروز عید کے دن علی الصباح
خلیفہ کوشک کے بام پر آیا دیکہا کہ لوگون کے گہرون کی دیوارون پر دہوئے ہوئے
گیلے کپڑے سوک رہے ہین وزیر سے اسکا حال پوچہا عرض کی کہ آج عید کا روز ہے
لوگون نے عیدگاہ جانے کے لئے کپڑے دہوکر آفتاب مین ڈالے ہین جب سوک جائینگے پہن
کر عیدگاہ مین حاضر ہونگے یہہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میرے رعایا ایسے مفلس ہوگئی ہے کہ دہوبی
سے کپڑے نہین دہولاتے اور خود دہوتے ہین ان کی خبرگیری ضرور ہے پس یہہ تجویز کی
کہ بیشمار سونے کی گولیان بنوائین اور رات کے وقت جب کوشک پر جاتا غلامون کو حکم دیتا
کہ وہ گولیون کو بندوقون مین بہر کر چارون طرف سر کرین وہ گولیان لوگون کے گہرون مین
جا پڑتین اور وہ اپنے خرچ مین لاکر آسودہ حال ہوتے۔ سولہ برس اس خلیفہ نے خلافت کی
۶۴۰ھ ہجری مین مرگیا اس خلیفہ نے چاندی کی درہم مسکوک کرائی جنکا مضروب ہونا ترک
ہوچکا تہا ایکدن مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے حوض پر کہڑا ہوا ایک مصاحب نے
عرض کی کہ مین پہلے بہی ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا پہر ایکمرتبہ آیا تو بالشت
بہر خالی دیکہا اب تو یہہ خالی ہونا چاہتا ہے خلیفہ نے فرمایا کہ اگر مجہکو اجل نے مہلت دی تو
اسکو صاف کر دونگا اس خلیفہ نے اپنی کمال جوانمردی کے ساتہہ تاتاری لشکر کے ساتہہ جو
حدود بغداد پر حملہ آور ہوا تہا مقابلہ کرکے اون کو شکست دی بلکہ اگر اسکو اجل
مہلت دیتی تو تاتاریون کو عجم سے نکالدیتا۔

ابواحمد عبد اللہ المستعصم باللہ بن المستنصر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب دولت عالیجاہ رفیع بارگاہ تہا اسکے وقت خلافت نے ایسی زینت پائی
کہ کبہی ظہور مین نہین آئی تہی سلاطین مشرق و مغرب شاہان عجم و عرب اسکے باجگزار
فرمانبردار تہے خزانہ ابہی بہت جمع کیا زمیندارون سے خراج دوچندان لیا سنہ ۶۴۰ھ مین اسکے

مویدالدین علقمی کو وزیر بنایا مگر یہہ وزیر مذہب کا شیعہ تھا طریق اسکا اماتیہ تھا اس لئے خلیفہ کے بیٹے محمد ابوبکر کے وزیر کے ساتھہ عداوت ہو گئی اور باہمی نزاع نے یہانتک طول پکڑا کہ وزیر نمک حرامی پر آمادہ ہوا اور ہلاکو خان تاتاری کو لکھہ بھیجا کہ بغداد کا خلیفہ برائے نام ہے عیش و عشرت اوسکا کام ہے میرے ہاتھہ مین کل اختیار ہے ہر ایک بات کا مجہپر مدار ہے اگر آپ اس وقت بغداد کو آئین لشکر لائین تو بغداد کی حکومت پائین بڑے بڑے گنج بے محنت و رنج ہزارون خزینے پشتون کے دفینے آپ کو مفت ملجائین وزیر کے لکھتے ہی ہلاکو خان بغداد کو آیا وزیر نے ہلاکو خان کے پہونچنے سے پہلے یہہ تدبیر کی کہ خلیفہ کا لشکر جسقدر بغداد مین تہا سب جا بجا منتشر کر دیا جب ہلاکو خان نے اپنے آنے کی ارادے سے وزیر کو خبر پہونچائی وزیر نمکحرام خلیفہ کے استیصال کے فکر مین پڑا پہلے اوس نے بہت سی فوج تخفیف کر دی باقیماندہ فوج کو جابجا منتشر کر دیا اور تمام اراکین دربار کو منع کر دیا کہ کوئی شخص یہ خبر خلیفہ کے کان تک نہ پہونچائے آخر ۶۵۶ھ مین جب تاتاریون نے خوارزمی سلطنت کو خوار و زیر بار و قتل کر کے تمام ملکون مین تسلط پالیا تو وزیر کے اشارے سے ہلاکو خان نے بغداد کا ارادہ کیا اور فوج نزدیک آ پہونچی تو خلیفہ کو خبر ہوئی خلیفہ نے وزیر کے ساتھہ اسکا مشورہ کیا وزیر نے خلیفہ کی تسلی کی اور کہا کہ ہلاکو غارتگر کی کیا طاقت ہے کہ خلیفۃ اللہ کے حضور مین بے ادبی پیش آئے مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ ہلاکو حضور کے سلام کو آتا ہی بیوقوف خلیفہ نے اس بات کو سچ جان لیا پہر پہلی محرم کے روز ہلاکو نے بغداد پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا پہر بہی وزیر بے تدبیر نے خلیفہ کو کہا کہ آپ کچہہ غم نہ کرین مینے صلح کا بندوبست کر لیا ہے ہلاکو آپ کی خدمتگزاری کو اپنا فخر جانتا ہے اور یہہ تجویز ہو چکی ہے کہ ہلاکو اپنی دختر حضور کے نکاح مین دیکر اس خاندان سے اپنا توسل پیدا کرے اس تجویز سے خلافت و سلطنت گہر کی گہر مین رہیگی اور شاہان تتار سلاطین سلجوقیہ کی طرح خدمتگزار رہینگے چند روز کے محاصرے کے بعد خلیفہ کی خدمت مین وزیر نے یہہ تجویز عرض کی کہ آپ ایک مرتبہ اپنے اراکین اور علما و فضلا کے مجمع کے ساتھہ

ہلاکو کے استقبال کو جائین اور اوسکو اپنے ساتھہ بصلح صفائی لائین تاکہ وہ اپنی لڑکی ولیعہد
یا حضور کے ساتھہ نکاح کردیوے نادان خلیفہ اپنے تمام ارا کین وعلما وفضلا کے ساتھہ بڑا مجمع
کرکے وزیر کے ساتھہ ہولیا جب ہلاکو کے لشکر مین پہونچا تو خلیفہ الگ خیمہ مین اوتارا گیا
پہلے علما وفضلا کو بہانہ انعقاد مجلس نکاح کے ہلاکو کے روبرو لیجاکر وزیر نے قتل کرایا ہزارون
علما وعمائد شہر کے جو مذہب سنت کے پیشوا تہے قتل ہوئے خلیفہ کو اونکی حالت کی کچہہ نہ خبر تہی
اوسکے بعد خلیفہ کی اولاد واقارب وارا کین خلافت کے قتل کی نوبت آئی اور جوق جوق ہلاکو خان
کے روبرو جاکر قتل ہوئے صرف خلیفہ باقی رہ گیا اوسکو بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار کیا
من بعد دجلہ پر پل باندہ کر لشکر تاتار شہر مین داخل ہوا اور شہر مین قتل وغارت کا بازار گرم ہوا
تمام شہر لوٹا اور جلایا گیا تمام شہر کے رہنے والے گرفتار ہو کر صفون کی صفین دجلہ کے کنارے
کہڑے کی گئین اور ایک طرف سے اونکو قتل کرنا شروع کیا گویا دریا کے اندر خون کا دریا
دوسرا بہکر دریا سرخ ہوگیا عباسی قوم کے سردار کئی ہزار تہہ تیغ ہوئے لاکہون رعایا
ماری گئی دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک بوسہ گاہ خلایق رہا چالیس
روز تک قتل وغارت ہوتا رہا صرف ایک محلہ کو امان ملی جس مین شیعہ قوم ہم مذہب فرزیر [وزیر]
نمک حرام کے رہتے تہے تاتاریون نے ہزارون لاکہون عمارتین جنکی تعمیر پر لاکہون روپیہ
خرچ ہوئے تہے جلا کر خاک مین ملادی بڑے بڑے کتب خانے دریا مین اوٹھا
کر ڈالدیے اور آگ مین جلادیے خلیفہ کی حالت چند روز کی بہوکہہ وپیاس سے
نیم جانی کی پہونچ گئی تو گلا دباکر شہید کیا گیا کروڑون روپیہ نقد وجواہر واجناس
صدہا سال کا اندوختہ عباسیون کا ہلاکو خان کے قبضہ مین آیا عباسیہ خاندان
کی خلافت اس خلیفہ کی شہادت پر ختم ہوئی اور پانسو بیس برس کا خاندان ایک وزیر
نمک حرام کے نمک حرامی سے خاک مین ملگیا اور ایسا برباد ہوا کہ پہر کوئی نام لیوا
اوسکا باقی نہ رہا وزیر نمک حرام کو امید قوی تہی کہ ہلاکو خلیفہ کے قتل وتاراج کے بعد

خلافت بغداد کی مجھکو دیگا مگر ہلاکو خان کو اوس کی یہہ بیوفائی پسند نہ آئی جو اوس نے اپنے آقا و ولی نعمت قدیم کے ساتھہ کی تھی اپنا کام نکالکر وزیر شریر کو اپنی نظر سے گرادیا اور حکومت بغداد کی ایک بقال غلہ فروش کو بخشدے جس نے بوقت محاصرہ بغداد کے رسد رسانی ہلاکو خان کے لشکر مین کی تھی اور ہلاکو اوسکی خدمات سے کمال خوش ہوا تھا بغداد کی حکومت کا خلعت جب اوسکو ملچکا تو علقمی نمک حرام وزیر کو حکم ہوا کہ اگر تم کو بغداد مین رہنا منظور ہے تو اس بقال کی نوکری کرلو وزیر نے سنکر کچھہ جواب ندیا اور کمال غم وغصہ مین گرفتار ہوکر چند روز مین مرگیا اور قیامت تک کی روسیاہی دنیا مین اور دوزخ کی آگ عقبے مین اپنے لیے حاصل کرکے جہنم واصل ہوا صرف تعصب مذہبی نے یہہ آگ بغداد مین روشن کی تھی جسسے لاکھون جانین تلف ہوئین اور شیعہ کی شرارت سے عباسیہ خلافت میست ونابود ہوگئی سال شہادت اس خلیفہ کا ۶۵۶ ہجری تھا اور کل عباسی خلیفون مین سے یہہ سینتیسوان جانشین تھا واضح رہے کہ خلفای عباسیہ کا عہد دین اسلام وملت محمدی کی ترقی کا وقت تھا اگرچہ اس خاندان کے خلیفہ اکثر عیاش بھی تھے مگر دین کی ترقی اور عروج کی طرف اونکا بڑا خیال تھا اور بہہ تن اس کام مین مصروف رہے لاکھون گبرو ترسا ان کے وقت مسلمان ہوئے دور دور تک ولایتون مین دین اسلام پہیل گیا اور جو لوگ توحید الٰہی سے واقف نہ تھے موحد بن گئے بڑے بڑے علما وفضلا و مشائخ ان کے وقت مین ہوئے علما نے بڑی بڑی کتابین دین کی علوم فقہ وحدیث وتفسیر مین تصنیف کین اور گمراہان دین کو راہ راست دکھلایا اور بڑے بڑے مشائخ مثل حضرت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی وشیخ شہاب الدین سہروردی ایسے ولی کامل ہوئے جنکے ایک نظر کیمیا اثر سے ہزارون فساق وفجار گمراہی کی تاریکی سے نکلکر انوار قرب کے منازل تک جا پہونچے ؂

چوتھا چمن شاہان بنی اُمیہ کے بیان مین جو ملک اندلس مین فرمانفرما رہے

جب خلافت بنی امیہ کی بنیاد دمشق سے اوکھڑ گئی اور خاندان عباسیہ کا ظہور ہو کر استیصال بنی
امیہ کا قرار واقعی عمل مین آیا ہزارون امرا بنی امیہ کے قتل ہوئے اوسوقت گویا تمام زمین واہل زمین
بنی امیہ کے دشمن تھے جس مقام پر کوئی متنفس اس خاندان کا تھا بیدریغ تہ تیغ ہوا اور مسمی مروان آخری
خلیفہ بنی امیہ کا بمقام ذات السلاسل قتل مین آیا کر اوسکی اور اوسکی امرا کی لاشون پر فرش بچھا کر کھانا
کھایا اور آئندہ تمام رعایا نے قسم اوٹھائی کہ وہ کسی کو بنی امیہ کے خاندان سے خلیفہ نہ کرینگے بنی امیہ
کے خاندان کے لوگ بہت تھوڑے بنی عباس کی تلوار سے جانبر ہوئے اون مین سے ایک شخص
عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان تھا جو بوقت قتل بنی امیہ کے بھاگ کر افریقہ کے ملک مین پہونچا
وہان اوسکو احکم الحاکمین نے وہ حکومت عنایت کی کہ ۱۳۸ھ سے چلکر اوسکی اور اوسکی اولاد
کی حکومت سنہ ۴۱۹ھ تک قایم وبحال رہے ۔

عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان

یہہ شخص جب بحالت خراب اور آل عباس سے اپنی جان چھپاتا ہوا افریقہ مین پہونچا تو اندلس
کے لوگون نے اسکے وہان جانے کو غنیمت جانا کیونکہ وہان کی حکومت کا انتظام ابتر ہو رہا تھا
اور چارون طرف شور وفساد کی آگ مشتعل تھی علاوہ اسکے بنی عباس سے وہ لوگ کمال ناراض تھے اور نہین چاہتے تھے کہ اون پر بنی عباس حاکم
ہوں اسلئے سب نے ملکر اپنا ایلچی عبدالرحمن کے پاس بھیجا اور اونکی طلبی کے بموجب عبدالرحمن اپنی ہمراہیوں کو ساتھ
لیکر المنقار کی گھاٹ پر جو غرناطہ سے پندرہ کوس پر واقع ہے جا اوترا اندلس والون نے بڑی خوشی
سے اوسکا استقبال کیا اور ہزارون عرب اور بربری لوگ اوسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے
جب بمقام سولا پہونچا تمام رعایا اوسکی جوانی اور زیبائی دیکھکر باغ باغ ہو گئی اوسوقت
مسمی یوسف فہری جو خلفائے بنی عباس کی طرف سے وہان کا حاکم بنکر آیا تھا اور اوسکی اور
اسمٰعیل نام ایک سردار کی درمیان جو اپنی واسطے حکومت چاہتا تھا لڑائیان ہو رہی تھین وہ دونو
یہہ حال دیکھکر سرد ہو گئے آخر وہ دونو آپس مین ملگئے اور چاہا کہ دونو آپس مین ملکر عبدالرحمن
کو اندلس سے نکالدین مگر رعایا نے اون دونو کو نکالدیا اور عبدالرحمن نے یوسف کے جان

نجشی کی اور تمام جزیرہ نما پر اپنا قبضہ کرکے عباسیہ خلافت سے یہہ علاقہ الگ کر لیا اور ایک عہد نامہ
سپردگی ملک کا یوسف و اسمٰعیل سے لکھوا کر مین مجمع مین پڑھوایا اور ایک ساعت سعید مین
بادشاہی جلاس کرکے بہت سا روپیہ غربا و فقرا پر تقسیم کیا چونکہ بسبب شورش و فساد و نفیر ملاقات
اہل اسلام کی موقع پاکر اہل فرنگ نے اپنی حدود بڑھا کر بہت علاقے اپنی تصرف مین کر لیے تہے عبدالرحمن
نے نہایت سعی و کوشش کے ساتھہ سب لیے ہوئی اور اسکے خوف سے بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جا چہپے شہر قرطبہ جو دار السلطنت اندلس کا تہا کمال رونق و زینت کے حد تک پہونچا نلون کے ذریعہ
پانی شہر مین پہونچایا گیا دریا کے کنارے جہازی کارخانے بنائے گئے کہجور نارنج رومی جانول توت
نیشکر بیہ طرح طرح کی ترکاریان اور ساگ اور قسم قسم کے پہل دور دور ملکون سے منگا کر اوس
سرزمین مین لگوائی گئی علوم و فنون کے مدارس جاری کرکے ملکی کارخانون کو شاہانہ شان و شوکت
سے ترقی دی آخر اس بادشاہ نے چونتیس سال تک بکمال عدل و داد سلطنت کی اور ۱۷۱ ہجری مین مر گیا

ہشام بن عبدالرحمن

اگرچہ عبدالرحمان کی وفات کے بعد اوسکی بیس بیٹے موجود تہے مگر سب سے چہوٹا فرزند ہشام بڑا دلاور
و عقیل تہا اسواسطے عبدالرحمان نے وصیت کی تہی کہ میرے بعد ہشام بادشاہ ہو چنانچہ وہی بادشاہ
ہوا اسکی تخت نشینی کے بعد دو چچا اسکے سمیان عبداللہ و سلیمان اس سے پہر گئے اور چاہا کہ اسکو تخت سے
اوتار دین او نہون نے اسکے برخلاف بہت سی فوج جمع کی ہشام بہی اپنا لشکر لیکر اون کے مقابلہ کو
نکلا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی دونو مدعیون نے شکست فاحش کہائی اور مطیع ہو گئے
مین بعد اوسکے بہائیون نے بہی دعاوی سلطنت کی کئی مگر کامیاب نہ ہوئے اون کے انتظام کی بعد اسنے
اپنے ملک کو وسیع کرنا شروع کیا اور بڑی بڑی لڑائیون مین کامیاب ہوا اسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتوحات حاصل کین چنانچہ مقام ناربون کو لوٹ کر جلا دیا اور گرسان مین پہونچکر
شاول مین کے قائم مقام ڈیوک ولیم کو شکست دی اور لاکہون روپیہ کا مال لیکر معاودت کی اوس
مال کا پانچوان حصہ مسجد قرطبہ کے بنا مین صرف کیا اور بڑی عالیشان عمارت مسجد کی بنوائی

آخر سنہ ۱۸۰ ہجری مین بقضائے الٰہی مرگیا ✤

ابو العاص حکم بن ہشام

ہشام کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا حکم ہسپانیہ کے تخت پر بیٹھا اسکے تخت نشینی کے بعد دو شخص قدیمی عویدار مدعی سلطنت کے ہوئے حکم نے بڑی چستی کے ساتھہ اونکا مقابلہ کیا ایک مارا گیا اور دوسرے نے صلح کرکے اپنی جان چھوڑائی اور افریقیہ کو چلا گیا چونکہ ہشام اسکا باپ نہایت عیاش و بیکار تھا اسلئے بہت جگہہ کی رعایا بلکہ خاص شہر قرطبہ کے لوگ اوس سے برگردان تھے اون سب نے ملکر اسکے وقت ہنگامہ شورش برپا کردیا اون کی تنبیہ و تادیب مین اسکو بڑی بڑی خونریزیان کرنی پڑی اور بڑی کوشش سے اسنے اوس بغاوت کی آگ بجہائی اور جس محلہ سے اول فساد ہوا تہا اوس محلہ کو جلاکر خاک کردیا اور چالیس ہزار باشندے شہر کے شہر سے نکالکر مصر کیطرف جلاوطن کردیئے اون لوگون نے شہر سے نکلکر جزیرہ قریطہ پر اپنا قبضہ کرلیا سنہ ۲۰۶ مین یہہ بادشاہ بقضائے الٰہی مرگیا۔

عبد الرحمن ثانی بن حکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا عبد الرحمن اندلس کا بادشاہ بنا اسنے اپنی لیاقت و شجاعت مین اپنے باپ اور دادا سے زیادہ ناموری حاصل کی اسکے وقت اسکے باپ کا چچہ عبد اللہ حرص کے گہوڑے پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہاکر بہاگ گیا اس بادشاہ نے عیسائیون کے ساتھہ بڑی بڑی لڑائیان کین اور ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا ملک کا انتظام بہی اسنے بخوبی کیا بڑی بڑی مسجدین و مدرسے اور کارخانے جاری کئے نہرین کہدوائین سڑکین نکلوائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون سے عام و خاص کو بہرہ مند کیا اپنے فیض عام سے زمانہ کو محروم نرکہا عدالت و انصاف کو رونق دی یہہ خوش اقبال نیکنام بادشاہ اکتیس ۳۱ سال تک سلطنت کی چھیسٹھ برس کی عمر پاکے آخر سنہ ۲۳۹ مین بقضائے الٰہی مرگیا

محمد بن عبد الرحمن ثانی

عبد الرحمن ثانی کی وفات کے بعد محمد اوسکا بیٹا جانشین اپنے باپ کا ہوا یہہ بادشاہ سخت بے رحم

وبد اقبال وبیوقوف تہا سب سے اول اس سے نالائقی یہہ ہوئی کہ اسنے اپنی رعایا کی ساتہہ مخالفت پیدا کری جابجا شورش وفساد وخانہ جنگیان ہونے لگین عیسائی بادشاہون نے ایسے موقع کو غنیمت جانا اور چارون طرف سے اپنی حدود کی بڑہانے کے فکر مین ہوے اوزبہ سبب بے انتظامی اپنے گہر کے کسی دشمن کی دست اندازی کو روک سکا الفرڈ سیوم نے بہرسال مسلمانون پر یورش شروع کی اور علاقہ پرتگال کا اوسنے تمام وکمال اس بادشاہ کی تصرف سے چہوڑ لیا اور بہی بہت سے علاقے اس بادشاہت کے حکومت سے نکل گئے قدرتی بد اقبالی ایسی پہیلی کہ چارون طرف سے مار ومار ہونے لگی علاوہ اسکے قحط سالی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ رعایا خانہ بدوش ہو کر نکل گئی زلزلے اسقدر آئے کہ ہزارون تختے زمین کے غرق ہوگئے پینتیس برس اس بادشاہ نے حکومت کی ساٹہہ برس کی عمر پائی آخر ۲۷۳ہ ہجری کو مرگیا —

منذر بن محمد

اس بادشاہ نے اپنی حکومت کے وقت بہ کمال جانفشانی مفسدان شرارت پیشہ کا انتظام کیا کلیب نام ایک امیر نے جو اسکے باپ کے وقت سے مفسدہ پردازی پر کمر بستہ تہا بہت سی فوج جمع کر کے اسپر حملہ کیا اسنے اوسکو شکست فاحش دی اور اوسکی جمعیت کو متفرق کر دیا لوگون کو امید ہوگئی تہی کہ اب انتظام سلطنت کا بخوبی ہو جائیگا مگر بادشاہ کی عمر نے وفا نہ کی اور ایک برس گیارہ ماہ سلطنت کر کے ۲۷۵ہ ہجری مین مرگیا —

عبد اللہ بن محمد

منذر کے مرنے کے بعد اوسکا حقیقی بہائی عبد اللہ جانشین ہوا یہہ بادشاہ بہی سخت بد قسمت وبد نصیب تہا اسکے تخت نشین ہوتے ہی کلیب جو قدیمی دشمن اس خاندان کا تہا مستعد ہنگامہ پردازی ہوا اسکے اغوا سے بادشاہ کی دو نون بیٹے محمد اور قاسم بہی باغی ہو گئے اور درپے لڑائی اپنے باپ کے ساتہہ لڑے بادشاہ نے بہ کمال جوانمردی کلیب اور دونون بیٹون کو شکست دی اور دونون بیٹون کو گرفتار کر کے ایک کو جسکا نام محمد تہا مار ڈالا

اور دوسرے کی جان بخشی کی محمد کے مارے جانے کے بعد قاسم زندہ رہا مگر اوس نے پھر دنیا کے علاقہ سے تعلق نہ رکہا میں سراس بادشاہ کی سلطنت کی ستر ۲۱۳ ہجری میں فوت ہوا۔

عبدالرحمن ثالث بن محمد مقتول بن عبداللہ

عبداللہ کی وفات کے بعد اوسکا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول جانشین اپنے دادا کا ہوا یہہ بادشاہ اپنے خاندان کا فخر گذرا ہے اِسکی محنت اور نیک چلنی و نیک اطواری و فیاضی و ملنساری نے لڑکپن ہی سے لوگون کو مائل و گرویدہ کر رکہا تہا اوسکی تخت نشینی سے سب کی مراد بر آئی سب سے اول اس نے مفسدون کی سرکوبی کو مقدم جانا اور دادا کی وقت کے جسقدر مفسد تہے سکو اس نے زیر کیا اور بڑا دشمن اس خاندان کا اور گرگ کہن کلیب تہا جنے عیسائی بادشاہون کے ساتہہ ملکر بڑے بڑے علاقے اور اچہے اچہے اضلاع سپانیہ کے دبا رکہے تہے اس بادشاہ نے بہ کمال سرگرمی اوسکے استیصال پر کمر باندلی اور یہہ نوبت پہونچائی کہ شکست پر شکست کہا کر قلعہ بقلعہ بہاگتا پہرا آخر بہیس بدلکر پہاڑون مین گہس گیا اوسکا ملک و مال سب اس بادشاہ نے لیا جسقدر علاقے اوس نے دبائے ہوئے تہے سب شاہی علاقہ کے متعلق ہوگئے اس بادشاہ کی خوش قسمتی سے اسکے وقت عیسائی بادشاہون کی آپس مین کمال عداوت برپا ہوئی اور آپس مین مدت تک لڑایان ہوتی رہین اس نے ایسا موقع غنیمت جانا اور جسقدر علاقے اسکے باپ دادا کے وقت نصارا نے لے لئے تہے سب واپس کرلئے بلکہ موریطانیہ کا ملک جسکا دارالسلطنت شہر فاس ہے ملک اندلس کے شامل ہوگیا اس بادشاہ نے اپنا خطاب الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبدالرحمن مقرر کرکے خطبہ و سکہ خاص اپنے نام کا جاری کیا اور خلافت کا دعوی کرکے اپنے آپکو خلیفہ مشہور کیا شہر قرطبہ کی جامع مسجد کی اسنے رونق بڑہائی اور ایک قصر عالیشان تعمیر کرکے اوسکا نام قصر الزہرہ رکہا بہت سی مسجدین اور مدرسے بناکر علم کو ترقی دی اور اپنے گہر ایک کتب خانہ جمع کیا ایسا کہ اوسکے ساتہہ کا کتب خانہ اوس وقت دنیا میں نہ تہا جابجا نہرین جاری کرکے ملک کو سرسبز کردیا علما و فضلا کو اور ملکون سے بلاکے

اپنے دربار کو علم و فضل کا مجمع بنا دیا اس بادشاہ کے وقت اندلس مین علم کا وہ عالم ہو گیا جو مقصود
اور ماموان کے وقت بغداد مین تہا سلطنت کے انتظام مین یہہ بادشاہ بدل و جان مصروف
رہا انصاف و عدالت کی آئین کی کتابین اسنے تصنیف کین چونکہ اپنی حین حیات اسنے
اپنے بڑے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا تہا یہہ بات چہوٹے بیٹے عبد اللہ کو ناگوار گزری اور
اوسکی قتل کے درپے ہوا بعد فاش ہوجانے اس راز کے بادشاہ نے چہوٹے بیٹے کے قتل کا حکم
نافذ کیا اگرچہ حکم بڑے بہائی نے بسر دربار چہوٹے بہائی کا قصور معاف کیا مگر بادشاہ نے انصاف
سے نہ گزرا اور عبد اللہ کو قتل کرا دیا اس بادشاہ نے تہتر برس کی عمر پائی پچاس برس سلطنت
کی سنہ ۲۰۶ھ مین مر گیا۔

حکم ثالث ابن عبد الرحمان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت پر اختیار پاکر اپنا لقب المستنصر باللہ اختیار کیا یہہ فرزند رشید
گویا اپنے باپ کے ذاتی جوہرون کا نمونہ تہا اسکی نیک نیت و عدل و انصاف و فیض بخشی
کی تاثیر سے اسکی سلطنت کا زمانہ کمال آرام و عافیت کے حال مین گزر گیا اگرچہ عیسائی
بادشاہون کے ساتہہ مقابلے و مجادلے ہوتے رہے مگر فتح و نصرت شامل حال اس بادشاہ کے
رہی افریقہ مین شاہی مصارف ذاتی کے واسطے جو اسکے باپ نے زمین مقرر کی ہوئی تہی اسنے
بہی اوسی پر قناعت کی ایک بالشت بہی زیادہ نہ لی درنرات توجہ و غور و فکر و تدبیر
اسکی علوم و فنون کی ترقی کے لئے تہی ترویج علوم مین اسنے لاکہون روپیہ صرف کئے
اسکے زمانہ کو اہل تصانیف و تواریخ اندلس مین عصر الذہب للعلم والادب اپنی کتابون
مین درج کرتے تہے مدرسون کے دوامی بنیاد اسنے قائم کی اور تفرج کے لئے مکانین
مقرر کر دین اسکے وقت شہر قرطبہ مین ہر ایک علم کا عالم اور فاضل موجود تہا اور بادشاہ
کیطرف سے ہزارون روپیہ ماہوار علماء و فضلا کو تنخواہ مین دیا جاتا تہا اپنی باپ کے وقت
کے کتاب خانہ کو اسنے اسقدر ترقی دی کہ دو چندان کر دیا اور ۴۰۰۔ موٹی موٹی

جلدون مین کتب خانہ کی فہرست لکھی جاتی تھی پندرہ برس چھ ماہ اس بادشاہ نے سلطنت
اور سنہ ۳۶۶ ہجری مین مرگیا۔

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا ہشام دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا بسبب نابالغی
بادشاہ کی مدار المہام و مختار وزیر منصور ہوا یہہ وزیر صاحب تدبیر لائق دانا و ہوشیار
و سخی و بہادر تھا اس نے سلطنت کو بڑی رونق دی ہر ایک امر کا کمال چستی کے ساتھہ انتظام
کیا الغرض اتنی بیوفائی اس سے ظہور مین آئی کہ اس نے ہشام کا کل سلطنت کو کچھ دخل بادشاہت
مین نہ دیا اور اوسکو حرم سرا شاہی سے باہر نہ نکلنے دیا سلطنت کے دشمنون سے یہہ پے در پے
لڑائیان لڑا اور سب مین فتحیاب رہا ستائیس جنگ اسنے عیسائی بادشاہون کے ساتھہ کئی دلی
مطلب اسکا یہہ تہا کہ تمام ملک اندلس کا ایک قبلہ کیطرف صف باندہ کر سجدہ کرے کوئی کہیں
دین محمدی کا باغی نہ ہے اس ارادہ پر اسنے بڑے بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئے اونکا لغو
کی بستیان جلا کر خاک سیاہ کر دین اتو مہو سنتلا معبد نصارا کا بڑا کہنہ ادتار لایا اور اوسکے
قندیل ہوا کر جامع مسجد مین لٹکائی اسلام کو اسنے بڑی ترقی دی ۲۶ برس اسی وزیر نے
شاہانہ حکومت کی اور ہشام کو معطل کر کر تمام عمر حرم سرا سے باہر نہ نکلنے دیا اسکا زمانہ
اسلام کی رونق کا زمانہ تھا آخر ستائیسوین لڑائی مین جب وہ نصارا پر فتحیاب ہو کر آیا تو بسبب
زخم کاری یا بسبب ہر دسینے کہی دشمن کے اچانک سنہ ۳۹۳ ہجری مین وزیر جان بحق تسلیم ہوا
اور مرض الموت مین اپنا جانشین اسنے اپنے بیٹے مظفر کو کیا ٭

عبد الملک مظفر ابن وزیر منصور

بعد وفات وزیر منصور کے عبد الملک مظفر اوسکا بیٹا مالک و کار فرما سلطنت کا ہوا اسنے
بھی ہشام بادشاہ کو نظر بند کے شاہ کیطرح اوسکے خانہ سے باہر نکلنے نہ دیا سلطنت کا کام
یہہ اپنے اختیار سے کرتا رہا مگر اپنے باپ کے انتظام اور لیاقت کو نہ پہونچا نصارا کی لڑائیون

مین یہہ ناکام رہا اور ملک کا انتظام بہی اچہی طرح سے نہ کرسکا آخر تین سال حکومت کرکے ۳۹۹ھ مین بقضاے الہی مرگیا ٭

عبدالرحمن ناصر

عبدالملک مظفر کے مرنے کے بعد اوسکا بہائی مدار المہام کا زمانہ سلطنت کا اس نے ہشام المؤید کو بدستور حرم سرا مین مقید رکہا یہان تک کہ ہشام نے اونچاس برس تک گہر سے نکل کر زمانہ کو نہ دیکہا عبدالرحمن ناصر نے طلیطلہ پر فوج کشی کی اور اوسطرف کی مہم مین مصروف تہا کہ پیچہے اوس کے میدان خالی پاکر ایک شخص مسمی محمد نے ہشام کیطرف سے جہنڈا قایم کیا اور ۳۹۹ھ مین قرطبہ پر قابض ہوگیا المہادی باللہ اوس نے اپنا خطاب مقرر کیا یہہ خبر جب عبدالرحمن کے لشکر مین پہونچی سب لشکر تتر بتر ہوگیا اوسکے رفقا نے اوسکا ساتہہ چہوڑ دیا اور عبدالرحمن گرفتار ہوکر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتہہ سے تو سلطنت نے خلاصی پائی اور محمد مدار المہام بنا اوسکو یہہ فکر دامنگیر ہوئی کہ ہشام اصلی مالک سلطنت کا سر اوڑا یا جائے اور مالک سلطنت کا وہ خود بلا شرکت غیرے بنے چنانچہ اونہین دنون مین ایک عیسائی مرگیا جسکی شکل و صورت ہشام بادشاہ کے ساتہہ ملتی تہی اوس کی لاش محمد نے سر دربار لا کر سب کو دکہلائی اور بیان کیا کہ آج ہشام بادشاہ مرگیا ہے اوس کی نعش دیکہکر سب کو یقین ہوگیا کہ ہشام مرگیا ہے اور محمد بجمعیت خاطر مالک سلطنت کا ہوگیا آخر جہوٹہہ بات جہوٹہہ ہوتی ہے کوئی دن مین یہہ راز فاش ہوگیا کہ ہشام زندہ حرم سرا مین موجود ہے اور اس دعوی پر ایک شخص سلیمان نام الراشد باللہ کا خطاب پاکر کہڑا ہوگیا اور پینتیس ہزار آدمی اوس نے محمد کی فوج کی لڑائی مین قتل کئے اور محمد بہاگ کر قلعہ مین جا چہپا جب بہت تنگ ہوا تو اوس نے ہشام المؤید بادشاہ کو حرم سرا سے نکالکر سب کو دکہلایا اور کہا کہ مالک سلطنت کا موجود ہے چونکہ وہ پہلے ہشام کی لاش سب کو دکہلا چکا تہا اور پچاس برس کے بعد ہشام پردہ سے باہر نکلا تہا کسیکو یقین نہ آیا کہ یہی ہشام بادشاہ ہے آخر الامر محمد قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور ایک نصارا

حاکم کو اپنا مددگار و حامی بنا کر لے آیا اور شہر قرطبہ پر قابض ہوگیا اور سلیمان بھاگ گیا سلیمان نے قوم عامری کو اپنا حامی بنایا جب عامری قوم سلیمان کی حمایت پر آئی تو کسیقدر محاصرہ کے بعد اونہون نے شہر کو فتح کیا اور سلیمان نے قلعہ مین گھسکر محمد کو قتل کیا اوسوقت رعایا نے ہشام المویّد اصلی بادشاہ کو تخت پر بٹھلایا اور سلیمان کو شہر سے نکالدیا سلیمان پھر ادہر اودہر پھرتا رہا آخر بربری لوگون کو اپنی مدد پر چڑہا لایا اور اوس ہتیار لشکر نے پھر قرطبہ کا محاصرہ ۴۵ روز تک رکھا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی جب شہر فتح ہوا تو سلیمان کو حمام مین دو خواجہ سراؤن نے قتل کر ڈالا اوسی حیص بیص اور شور و فساد مین نہین معلوم ہشام المویّد بادشاہ کیونکر مارا گیا قلعہ سے اوسکی بہی نعش برامد ہوئی اور سلطنت بنی امیہ کی اندلس کی ولایت مین باختتام پہونچی دو سو اکیاون برس اس خاندان کی سلطنت اندلس مین رہی ۴۳۲ھ مین حکومت کا خاتمہ ہوا اوسکے بعد اندلس مین طوائف الملوکی ہوگئی جو علاقہ کسیکے قبضہ مین آیا وہان کا وہ حاکم بن بیٹھا ۔

پانچوان چمن سلطنت خاندان مورادی کے ذکر مین

مورادی ایک عرب کے قبیلہ کا نام تہا اور یہہ لوگ علاقہ حمیر کے رہنے والے تہے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ثانی کے وقت یہہ لوگ عرب سے اوٹھہ کر شام کے علاقہ مین سکونت پذیر ہوئے چندے وہان رہے وہان بہی ان کے پانو نہ جمے پہر وہان سے جلا وطن ہوکر مصر کے علاقہ مین سکونت پذیر ہوئے پہر وہان سے اوٹھہ کر ملک افریقہ کے مغربی علاقون مین عین جنگل کے اندر انہون نے رہائش کی صحرانشینی کی حالت مین اکثر گذارہ اونکا شکار پر ہوتا تہا اس سبب سے ایام اچہے ہتیار رکہنے کے یہہ عادی ہوگئے اور شجاعت اور علو ہمتی تو گویا ان کا ذاتی جوہر تہا ابتدا مین یہہ قوم عیسائی تہی مگر جب مصر و افریقہ مین دین اسلام نے ترقی پکڑی تو یہہ قوم بہی مسلمان ہوگئی مگر بعد مسلمان ہونے کے مسلمانی بہی ان مین برائے نام ہی تہی سوائے کلمہ شہادت

کی اور مسلمانی دین کے احکام ان کو یاد نہ تھے جب ان کو کسی سے لڑنے کا اتفاق ہوتا تھا تو عورتین
ان کی بھی گھوڑون پر سوار ہوکر اور چہرہ پر برقعہ ڈالکر دشمنون سے لڑتی تھین چونکہ پردہ پوش
کو عربی مین لثام کہتے ہین اسواسطے اس قوم کا خطاب ملثمین مقرر ہوا اس قبیلہ مین سے ایک شخص
یحیے بن ابراہیم نام بوقت ضعف سلطنت آل مروان کے جو اندلس مین حاکم تھے شہر فاس مین جو
دار الخلافہ علاقہ مراکش تھا گیا اوس شہر مین مسمی ابو عمران فقیہ سے اوسکی ملاقات ہوئی اوس نے
فقیہ کی خدمت مین التماس کی کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر ہر ایک کا مادہ قابل ہے اگر اونکو
اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ دین یا اپنے کسی شاگرد کو وہان بھیجین تو سب لوگ دین کے احکام
اوس سے سیکھین تو فائدہ سے خالی نہوگا قوم کو تو دینی و دنیاوی فائدہ ہوگا اور معلم کی خدمت
بھی قوم قرار واقعی کریگی فقیہ نے ہر ایک شاگرد کے آگے یہہ حال ظاہر کیا مگر بسبب سفر دور و دراز کے
کسی نے وہان جانا منظور نہ کیا آخر ایک شخص جسکا نام عبد اللہ تمیم تھا وہان جانے پر راضی ہوا اور وہ
ہمراہ یحیے بن ابراہیم کے افریقہ کو گیا جب وہان پہونچا تمام صحرائی قوم اوسکی مطیع ہوگئی اور
اس تعظیم و تکریم سے سب لوگ پیش آئے کہ اسکی حکم سے کسیکو انکار نہ تھا سب کو اس نے دین اسلام کے
احکام سکھلائے اور مرابطین قوم کا خطاب مقرر کیا یعنے اس قوم کو خاص رابطہ خدا سے ہے اور یہہ لوگ
صرف خدا سے مربوط ہین دوسرے سے انکو لگاؤ نہین جب عبد اللہ نے سب کو مطیع کر لیا تو حکومت
کا نقشہ جمایا اور دین اسلام کی دعوت عام اوس تمام علاقہ مین شروع کی بہت سے قبایل پر عند المقابلہ
غالب آیا آخر ایک معرکہ مین جو سنہ [illegible] ہجری مین وقوع مین آیا تھا خود بھی مارا گیا اوسکی مارے جانے کے بعد

ابو بکر بن عمر ملتونی

جو عبد اللہ کے خاص شاگردون مین تھا جانشین ہوا اوس نے جمعیت کافی بہم پہونچا کر ملک
مغرب پر حملہ کیا اور شہر اغمات کو دار السلطنت بنایا اور چند مدت مین بکمال جوانمردی و
شجاعت علاقہ تلمسان سے لیکر دریائی محیط کی کنارہ تک اپنی مستقل سلطنت اوس نے قایم کرلی
جب اتنی سلطنت کا فرمان فرما بنگیا تو شہر مراکش کو اوس نے پایۂ تخت قایم کیا سوا اسکے

قبیلہ گدالہ کے کوئی شخص اسکا منحرف نہ رہا اسواسطے اس نے ادنہیں فوج کشی کی اور دشمنون کو سخت سزا دی ایک روز یہہ شہر مدن کے علاقہ مین سوار چلا جاتا تہا دیکہا کہ ایک بڑہیا کمال سوز و گداز سے رو رہی ہے اور کہتی جاتی ہے کہ اے ابوبکر تو نے ہمکو برباد کر دیا ہے اسکا انصاف حشر کے روز مین خدا سے مانگون گی اسبات کی تاثیر ابوبکر کے دل پر ایسی ہوئی کہ سلطنت سے دست بردار ہو گیا اور خزانہ ولشکر و سلطنت اپنی ایک رشتہ دار کو جسکا نام یوسف بن تاشقین بربری تہا حوالہ کر کے خود وطن کو چلا گیا ؏

یوسف بن تاشقین بربری

ابوبکر ملتونی کی ترک سلطنت کے بعد یوسف فرمان فرما ہوا اس نے تمام ملک بربرا در فیض کا فتح کیا اور مراقو شہر کی بنیاد مستحکم کی اور اپنے حسن اخلاق و نیک خلقی و ملنساری و شجاعت و جوانمردی سے سب کو مطیع کر لیا چونکہ ابوبکر ملتونی کی بہن مسماۃ زینب نہایت خوبصورت اور حسینہ و جمیلہ تہی یوسف نے اوسکی ساتہہ نکاح کیا اور شہرون کی رعایا یوسف سے بہت خوش تہی اور سب لوگ اوسکے حکم پر جان فشان تہے کسقدر مدت کے بعد ابوبکر پہر اپنے وطن سے اسطرف کو آیا اور دیکہا کہ یوسف بڑا بادشاہ و امیر کبیر ہو گیا ہے یہہ حالت دیکہہ کر اوسکو کمال حسد ہوا اور ملک کی سیر کی اور ترک سلطنت پر کمال افسوس کیا اور چاہا کہ دوبارہ سلطنت پائے یوسف کو معزول کر کے خود بادشاہ بنجاوے اس ارادہ پر اوس نے کچہہ جمعیت بہم پہونچائی اور شہر املکت پر حملہ کیا مگر کچہہ نہ کر سکا اور لوگون نے درمیان آکر صلح کرا دی اور ابوبکر کچہہ نقد و جنس لیکر وطن کو چلا گیا اوسکے جانے کے بعد یوسف نے امیر المومنین کا خطاب لیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک بڑہائے اوسوقت ولائت اندلس مین جو چند فرمانفرما بطور طوائف الملوک حاکم تہے اور آپس مین بکمال عداوت تہی ایک نے اون مین سے یوسف کے نام خط لکہا کہ آپس کی عداوت نے اہل اسلام کو اس ملک مین تنگ کر رکہا ہے اور الونزو دشمن حاکم ولایت زنگا نے اوس کے علاوہ ہمکو تنگ کر رکہا ہے بادشاہ اسلام ہماری امداد کرے یہہ تحریر سنکر یوسف خوش ہو گیا اور

جواب مین لکھا کہ مقام الجزیرہ جو افریقہ مین واقع ہی مجھکو دیدو کہ مجھکو پناہ لینے کے لئے ٹھکانا
رہے اونہون نے یہہ امر منظور نہ کیا جب شاہ زنگ کا زور اندلس پر بہت بڑا تو ایک اور حاکم
اندلس نے یوسف سے امداد چاہی اور یوسف کو معہ فوج وہان بلوا بہیجا اور یوسف نے ۴۷۹ھ مین
بڑی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارے جا پہونچا اور صوبہ استرہ مادورا کیطرف
کوچ کیا اور اوسی مقام سے آلونزو شاہ زنگ کے نام خط لکہا کہ مینے سنا ہے کہ تم میرے ملک کی
طرف آنے کا ارادہ رکہتے ہو اسلئے مین خود ہی اسطرف آگیا ہون تاکہ آپکو سفر کی تکلیف نہو
اب تم جزیہ دینا قبول کرو یا مسلمان ہوکر میری تلوار سے امان پاؤ جب یوسف کا وکیل یہہ خط
لیکر الونزو کے پاس گیا خط کا مضمون سنکر وہ غضب مین آیا اور خط کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے
اوسے پاؤن کے نیچے مل ڈالا اور وکیل کو کہا کہ یہی جواب تمہارے بادشاہ کے خط کا ہی جو تونے
آنکہ سے دیکھا ہی اوسکے آگے بیان کر دینا اور کہنا کہ اب تمہارے اور ہمارے درمیان جواب وسوال
زبان شمشیر سے میدان جنگ مین ہونگے مگر تم بہاگ نہ جانا مرد ہو تو میدان مین قایم رہنا وکیل
کی واپسی کے بعد الونزو بہی اپنا خونخوار لشکر لیکر ناچار اوکو بہی جلد تر مقابلہ کرنیکو میدان مین آ
موجود ہوا اور زنگ کے میدان مین سخت لڑائی ہوئی دونو فریق سے ہزارون آدمی کام آئے آخر
الونزو سخت زخمی ہوکر شباشب میدان سے بہاگ گیا اور لشکر اسلام نے فتح حاصل کی غنیمت کا بہت
سا مال مسلمانون کو حاصل ہوا اس فتح کے بعد یوسف پہر افریقہ کو چلا گیا پہر دو برس کے بعد سیرین بن
ابوبکر نے یوسف کے حکم سے اندلس پر فوج کشی کی اور مسلمان حاکم کو شکست دیکر قابض ہوا اور معتمد باللہ
قابض اندلس کا مقید ہوا تاریخ یافعی مین لکھا ہی کہ اس عہد مین یوسف ابن تاشفین سے بڑا کوئی
بادشاہ جلیل الشان نہ تہا اور وہ نہایت بامروت رحیم و کریم تہا عفو اوسکے غضب پر غالب تہا
اوسنے تمام عمر اپنی زبان سے کسیکی نسبت قتل کا حکم نافذ نہ کیا آخر سنہ ۴۹۹ ہجری مین ستانوین
برس کی عمر پاکر فوت ہوا اتیس برس بادشاہت کی قبیلہ المراوی سے یہہ پہلا بادشاہ شمار ہوتا ہے
اور سلطنت اوسکی جبل اتلاس سے لیکر سراناسورینا تک جو اسپین واقع ہی قایم ہو چکی تہی

اندلس کا دار السلطنت شہر قرطبہ اوسکے وقت مین بدستور مقرر رہا +

علی بن یوسف بن تاشفین

یوسف کے وفات کے بعد اوسکا بیٹا علی قرطبہ کے تخت پر بیٹھا یہہ بادشاہ ابتدائے سلطنت مین چندان پابند شریعت کا نہ تھا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہو گیا کہ امام محمد غزالی کی کمال کاہی اوسکو اعتقاد نہ تھا چنانچہ جو کتاب امام غزالی کی تصنیف اوسکو ملتی آگ مین جلا دیتا اٹھتیس سال اوسنے بادشاہت کی اور ۵۳۷ھ مین مرگیا +

تاشفین بن علی بن یوسف بن تاشفین

علی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا تاشفین تخت نشین ہوا اسکے وقت ایک نیا خاندان موحدین کا ایسا پیدا ہوا کہ اوسنے مورادی خاندان کی سلطنت کو بیخ و بنیاد سے اوکھاڑ ڈالا اور ۵۴۲ھ مین یہہ خاندان نیست و نابود ہو گیا -

چھٹا چمن سلاطین خاندان موحدین اور غرناطہ کی ذکر مین

اِس خاندان کی ابتدا کا حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ محمد بن عبد اللہ ایک شخص ملک افریقہ شہر ہرگا کے رہنے والا ایک غریب مسکین آدمی کا بیٹا تھا اوسکا باپ عبد اللہ شہر کی ایک مسجد مین چراغ جلانے پر مقرر تھا جب محمد اوسکا بیٹا ہشیار ہوا تو شہر قرطبہ دار الحکومت اندلس مین گیا اور وہان بہی علم پڑہا جب تحصیل سے فارغ ہوا تو اپنا علم بڑہانے کے لئے شہر قاہرہ و بغداد مین گیا اور مدرسہ ابو حمید غزالی مین داخل ہوا وہان کے فاضل امام محمد غزالی نے ایک کتاب سیاست و حکومت کے قانون مین تصنیف کرکے علما و فضلا کی منظوری کے لئے شہر قرطبہ کو بہیجے تہے قرطبہ کے علمانے اوس کتاب کو مردود کر دیا تہا کیونکہ اوسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عائد ہوتے تہے چونکہ اوسوقت بادشاہ اندلس کا علی بن یوسف بن تاشفین مرادی تہا اوسنے براہ کمال تعصب وہ کتاب آگ مین جلا دی تہی یہہ حال اس محمد بن عبد اللہ کو خوب معلوم تہا

امام محمد غزالی نے محمد کو ایکبار مغرب کی زمین سے آیا ہوا تصور کر کر پوچھا کہ تم شہر قرطبہ مین بھی
کبھی گئے ہو اور اگر گئے ہو تو تم نے کچھ حال میری کتاب کا سنا ہے کہ علما و فضلا نے اوسکو کیا ایذا
دی محمد بن عبد اللہ نے مفصل حال بیان کر دیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے اوس کتاب کو آگ
مین جلا کر خاکستر کر دیا یہہ سنتے ہی امام غزالی دنگ رہ گیا او غصہ کی آگ اوسکے سینہ مین مشتعل
ہوئی چونکہ امام مرد مقبول خدا پرست عابد و زاہد ولی اللہ تہا فی الفور اوس نے خدا کی جناب
مین ہاتہہ اوٹہائے اور دعا کی کہ الہی جسطرح علی نے میری کتاب کو جس مین میری نیت محض تیرے
بندون کو فائدہ پہونچانے کی تہی پہاڑ ڈالا اور جلا دیا ہے اوسیطرح تو اوسکی سلطنت
کو پارہ پارہ کر دے اور اوسکی نسل زمانہ سے قطع کر دے کہ پہر کوئی نام لیوا اوسکا زمین پر باقی
نرہے چنانچہ محمد بن عبد اللہ بہی اوس دعا مین شامل ہوا اور کہا کہ الہی اس انتقام لینے
کا آلہ تو مجہکو بنا چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور اس واقعہ کے بعد محمد بن عبد اللہ تین سال تک
امام غزالی کے پاس رہا اور علوم شریعت و طریقت کی تعلیم پائی پہر شہر ماورا النہر
کو گیا وہان بہی کسیقدر مدت تک نہایت افلاس و عسرت کے حالت مین گزارہ کرتا رہا جابجا پہر
شہر بشہر پہرنے لگا اور جہان جاتا علی بن یوسف بادشاہ کی بدچلنی اور بدعتون کی نسبت
وعظ مین کرتا ایک روز ایک گانو مین گیا وہان ایک نوجوان عبد المومن نام اوسکو ملا چونکہ
عبد المومن اپنے چچہ کے ساتہہ تحصیل علم کے لئے ولایت مشرق کو جانیوالا تہا محمد بن عبد اللہ نے
اوسکو کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجہسے پڑہو سفر کی تکلیف کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو مین تمہارا
شوق پورا کر دونگا عبد المومن نے اوسکا کہنا مان لیا اور اوسکے ساتہہ ہو لیا ایک دن محمد نے
عبد المومن کو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے
وقت سے شروع ہوگی اور تم حاکم و فقیہ بن جاؤگے چنانچہ ایسے ایسے خیالات اوسکی دل مین
بٹہلا تا رہا پہر اوسکو اپنا وزیر و مددگار بنایا پہر دونو شہر فارس مین آئے وہان سے مراکو کی
طرف گئے اور محمد اوس شہر کی جامع مسجد مین جا کر اوس مسند پر جہان بادشاہ وقت بیٹہتا تہا

جا بیٹھا مسجد کے خدام مین سے ایک نے کہا کہ یہہ مقام بادشاہ کی بیٹھنے کا ہے یہان سی اوٹہہ بیٹھو تو
بہتر ہے اس نے جواب دیا کہ ان المساجد للہ یعنے مسجدین خدا کی واسطے ہین من بعد بادشاہ
آیا اور نماز شروع ہوئی جب نماز ختم ہو چکی تو محمد بن عبد اللہ کہڑا ہو گیا اور علی ابن یوسف بادشاہ
کیطرف مخاطب ہو کر باواز بلند کہا کہ ظلم و بدعت و جور و جفا تمہاری عہد حکومت و علاقہ مین
بہت ہوتا ہے اسکو بہت جلد دفع کرو ورنہ خدا تعالے جو احکم الحاکمین ہے تم سے حساب لیگا اور
حشر تمہارا قیامت کے دن ظالمون مین ہوگا یہہ تقریر بادشاہ کی طبیعت پر سخت ناگوار گزری اور
اوسیوقت مجلس سے اوسکو اوٹہا نا چاہا مگر محمد نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع کر دیا اور عام
خاص کو اپنی طرف رجوع کر لیا دوسرے روز بادشاہ نے علما کو جمع کیا اور اون سی فتوی چاہا کہ ایسے
بے ادب کے لئی کیا سزا تجویز کرنی چاہئیے سب کی یہہ تجویز ہوئی کہ اسکو شہر سے نکالدینا چاہئیے
چنانچہ فی الفور نکالا گیا شہر سے نکلکر محمد نے قبرستان مین قیام کیا اور اوسی مقام پر وعظ کہنا
شروع کیا شہر کے لوگ جوق جوق وعظ سننے کو وہان جاتے ہر ایک وعظ کی بعد یہہ دعوی
کرتا کہ مین علی المرتضی رضہ کی اولاد سے بارہوان امام ہون لوگون کو نجات کا رستہ دکہلانے
آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونیوالا ہے تمام دنیا مین خوبی و نکوئی پیدا ہوگی من بعد سلاطین
مورا یون کی بدیان اور عیب اور ظلم لوگون کو سناتا اور اپنی تابعین کے حق مین بڑے
بڑے مدارج ملنے کے وعدے کرتا بادشاہ نے یہہ تقریرین جب اوسکی سُنی اوسکی گرفتاری اور
قتل کا حکم نافذ کیا یہہ خبر سنکر وہ علاقہ تمال کیطرف جو سوس شہر کے پاس ہے بہاگ گیا وہان جاکر
اوس نے عبد المومن اپنے خلیفہ کو کہا کہ اصل مین مہدی آخر الزمان تم ہو اور مین تمہارے ظہور و
عروج کے لئے آیا ہون چنانچہ اوسیوقت پچاس آدمی ایمان لائے اور عبد المومن کے مہدی ہونیکا
اونہون نے اقرار کیا من بعد ستر آدمی اور ایمان لائے اور اوسکے مطیع ہو گئے اوسوقت
محمد بن عبد اللہ نے دو مجلسیں اہل مشورے کی مقرر کین ایک مجلس مین وہ لوگ رکن مقرر ہوئے
جو سب سے اول ایمان لائی اونکو مہمات جہاد اور بڑے بڑے کام سپرد کئے دوسری مجلس مین

وہ لوگ داخل ہوئے جنہوں نے پہلے بیعت کی اور ان کی سپرد حکومت کے چھوٹی کام ہوئے اور
مقدمات کا فیصلہ کرنا بہی اونہیں کے سپرد ہوا بعد ازاں محمد کوہستان کیطرف گیا اور خدا کی
وحدانیت پر اوس نے گانو گانو اور شہر شہر وعظ کئی یہان تک کہ بیس ہزار فوج جرار اوسکے
ماتحت ہوگئی اور بڑے عروج پر پہونچ گیا اپنی قوم کا نام اوس نے فرقہ موحدین رکہا اور اپنی
نسبت المہادی کا خطاب لیا سپہ سالاری وحکومت تمام فوج وقوم کی محمد بن عبداللہ کے متعلق
تہی امام کا خطاب عبدالمومن کو حاصل تہا اگرچہ کل مالک اس کام کا محمد بن عبداللہ تہا مگر وہ اپنے
آپ کو عبدالمومن کا خلیفہ ونایب مشہور کرتا وامام المہدی والمہادی اوسکے حق مین کہا کرتا
تہا محمد بن عبداللہ کی فصاحت وبلاغت وحسن تقریر کا یہہ حال تہا کہ تمام زمانہ کے دل اوسوقت
اوسکیطرف مایل تہے اوسوقت ابو اسحاق ابراہیم علی بن یوسف بادشاہ کی بہائی نے موحدین کا
یہہ عروج دیکہا تو اوس نے اطلاع اس حال کی علی بادشاہ کو کی اور وہان سے موحدین کی
سرکوبی کے لئے حکم نافذ ہوا چنانچہ ابو اسحاق بڑی بہاری فوج لیکر موحدین پر چڑہ آیا
اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ابو اسحاق نے شکست فاحش کہائی تمام فوج اوس کی
قتل ہوئی اور خود وہ جان بچاکر میدان سے بہاگ گیا بڑی دولت اور جنگ کا سامان
موحدین کو ملا اس فتح کے بعد اور تین قبیلے موحدین کی شامل ہوگئے اور پہلے سے جمعیت دو چندان
ہوگئی یہہ حال سنکر علی بن یوسف نے اپنی دوسرے بہائی کو ہسپانیہ سے بلایا اور بے
شمار فوج دیکر موحدین کی مقابلہ پر بہیجا جب یہہ فوج پہاڑ پر پہونچی موحدین بڑی چستی سے
اوسکی مقابل ہوئی اور چند روز آپس مین لڑائی ہوتی رہی اگرچہ نتیجہ موحدین کے ساتہہ بہت
برا اور ہزارون آدمی اون کے قتل کر ڈالے مگر اونکو شکست نہ دی سکا مقام تال مین موحدین
نے ایک قلعہ بنایا اور سامان جنگ وہان جمع کر کر مضبوطی حاصل کی اور شہرون کو
یورش شروع کین چنانچہ شہر فیض وغیرہ چند بڑے بڑے شہر فتح کر لئے تین برس کے
بعد عبدالمومن نے تیس ہزار سوار لیکر خود سلطنت مراویون پر چڑہائی کی اور بہت سا

شکستین اونکو دین اور تمال کو مرحمت کئے اوسکی واپسی کے وقت محمد بن عبد اللہ قلعہ سے اوسکے استقبال کو نکلا اور بڑی تعظیم کے ساتھہ قلعہ مین داخل کیا دوسرے روز محمد عبد اللہ نے پانچ آدمیون کو جو خاص مشیر یا مدبر تھے مسجد مین بلایا اور چند ساعت تک اونکو وصیتین کرتا رہا پہرا ون کو رخصت کیا اور صرف عبد المومن کو اپنے پاس رکہا اور امام غزالی کی کتاب اوسکو دی اور کہا کہ اسکے بموجب کار بند رہنا بعد انصرام اس کام کے محمد بن عبد اللہ جان بحق تسلیم ہوا یہہ واقعہ ۵۲۴ھ ہجری مین واقع ہوا بعد اوسکے وفات کے فرقہ موحدین نے عبد المومن کو امام بنایا اور امیر المومنین مہدی المحادی اوسکو خطاب دیا ؞

امیر المومنین عبد المومن المحادی

بعد وفات محمد بن عبد اللہ کے عبد المومن تخت نشین ہوا اور نہایت سرگرمی کے ساتھہ جہاد و ملک گیری مین مشغول ہوا اس نے تین سال کے عرصہ مین مرادیون کی سلطنت کو برباد کر دیا بلکہ اوسکی سلطنت کو بیخ سے اوکہاڑ دیا پہلے کئی شہر افریقہ مین فتح کئے پہر شہر مراکو جو دار السلطنت مرادیون کا تہا محاصرہ مین بذات خود لیا اور ابو عمران نام ایک امیر کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کے لئے مامور کیا اس عرصہ مین بہت سے امیر ولایت ہسپانیہ کی عبد المومن کے ساتھہ ملگئے اور سب نے اطاعت قبول کرلی مراکو کے رہنے والے عبد المومن سے بیزار تہے اور نہین چاہتے تہے کہ اوسکے مطیع ہون مدت تک لڑتے رہے عبد المومن نے قسم کہالی کہ جب تک یہہ شہر فتح نہو محاصرہ نہ اوٹہایگا ایک سال کے محاصرہ کے بعد شہر مین قحط پڑگیا تین حصے باشندگان شہر کے بہوک کے عذاب سے مرگئے اور ایک حصہ باقیماندہ مقابلہ موحدین کا نکرسکے آخر ۵۴۲ھ مین شہر فتح ہوا براہیم آخری بادشاہ مرادیون کا گرفتار ہوکر قتل ہوا اور موحدین شہر کے رہنے والون مین سے ایک متنفس بہی نہ چہوڑا سب کو بکمال بے رحمی مار دیا اور گہرون کو آگ لگاکر جلا دیا چند سال کے بعد اوس اوجڑے ہوئے شہر کو پہر عبد المومن نے آباد کیا اور صحرائی لوگون کو لاکر اوس مین بسایا اس فتح کے بعد کل ملک ہسپانیہ موحدین کے تصرف مین آگیا مگر اوسپر بہی قانع نہ ہوئے

اور ۵۵۸ھ کو ایک لاکھہ سوار اور تین لاکھہ پیادہ ہمراہ لیکر عبد المومن جہاد پر مستعد ہوا اگر یہہ امید
اوسکی پوری نہوئی اور اچانک ۵۵۸ھ مین مرگیا ✤

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبد المومن کا باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا البتہ جو صلگی و
جوانمردی و شجاعت اسکی ذات مین کم تہی صلح کیطرف طبیعت بہت مایل تہی خونریزی سے
ڈرتا تہا اس نے رعایا مین امن قایم کیا اور فوج کم کردی ایک دفعہ اس نے ہسپانیہ پر چڑہائی کی اور
کیٹہل کے بادشاہ سے لڑکر اوسکو شکست دے دشمن کیطرف کے لوگ جو قید مین آئے اون پر رحم کہاکر
اونکو رہا کردیا اسقدر رحم دشمن پر اوسوقت تک کسی مسلمان بادشاہ نے نہین کیا تہا شہر میڈرڈ
دار السلطنت ہسپانیہ پر اس نے قبضہ پایا اور بہی بہت سے شہر فتح کئے آخر اپنی مرگ سے ۵۸۰ھ مین مرگیا

ابو محمد عبد اللہ ناصر لدین اللہ بن یوسف ابو یعقوب

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم قوت و کم حوصلہ بادشاہ تہا
پہر بہی اوس نے اسقدر فوج جمع کی کہ ایک لاکھہ ساٹہہ ہزار اوسکی فوج کا پانچوان حصہ تہا یہہ
حال دیکہکر یورپ کے بادشاہون نصاریٰ کو خوف پیدا ہوا اور تمام عیسائی بادشاہ یورپ
کی امداد سے مذہبی جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئی اور فوج عیسائی شہر کیسٹل جدید اور اندلوشیا
کے پہاڑون پر آکر خیمہ زن ہوئی ناصر بہی اپنی جمعیت کثیر لیکر اون کے مقابلہ کو گیا اور
فریقین کی آپس مین بڑی خونریزی ہوئی اور ہزارون آدمی مارے گئے مدت تک
لڑائی رہی آخر عیسائی حکام تہک کر واپس چلے گئے اور ناصر نے مراکو کو مراجعت کی
دار الخلافت مین پہونچکر یوسف ثانی اپنے بیٹے کو اس نے بعمر گیارہ برس کے تخت نشین کردیا
اور آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوگیا اور اوسی شہر مین ناگہان درحالتیکہ بیمار نہ تہا
مرگیا غالباً کسی نے اوسکو زہر دیا یہہ واقعہ سنہ ۶۱۰ مین وقوع مین آیا ✤

یوسف ثانی بن ابو محمد عبد اللہ ناصر

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا اس کے وقت انتظام ملک و فوج کا اچہا رہا اور یہہ اپنی بادشاہت کے وقت بڑی بڑی مصیبتین برداشت کرتا رہا آخر ۱۲۱۳ھ مین جان بحق تسلیم ہوا

ابو مالک عبد الوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے ابو مالک مالک تخت و تاج کا ہوا اسکے وقت کئی طرح کے فتور برپا ہوے اور سلطنت کا انتظام بگڑ گیا آخر ایک سال چند ماہ کی سلطنت کے بعد عبد اللہ ابو محمد کے ہاتہہ سے یہہ مقتول ہوا اور یہہ واقعہ ابتدا ۱۲۲۴ھ مین وقوع مین آیا ❖

المامون ابو علی

ابو مالک عبد الوحید کی قتل کے بعد المامون ابو علی ولیشیا کے حاکم کا بہائی بادشاہ ہوا جو بادشاہ مقتول کا ہم جدی بہائی تہا اوس نے برخلاف عقاید محمد بن عبد اللہ مہدی کے ایک کتاب تصنیف کی اور چاہا کہ لوگ اوسکے عقاید باطلہ سے باز آئین اس بات سے سب فرقے کے لوگ افروختہ ہوگئے اور سب نے ملکر المامون کو تخت سے اوتار دیا اور یحیے ابن ناصر الدین کو بادشاہ بنایا المامون نے سلطنت سے معزول ہوکر اپنے مددگارون کی فوج جمع کی اور یحیے کے ساتہہ لڑائی کرکے اوسکو شکست دی ہزارون آدمی اس معرکہ مین کام آئے پہر شہر مراکو مین جاکر صدہا کس کو جو یحیے کے معاون تہے قتل کیا ادہر تو المامون نے یہہ بندوبست کیا اودہر سپانیہ مین موقع پاکر ابن حوت حاکم سپانیہ کا اوس سے باغی ہوکر خود سر ہوگیا اور موحدین کی حکومت سے آزادی حاصل کی چند سال المامون اسطرح نہایت بے مزگی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا آخر ۱۲۲۹ھ مین مرگیا اوسکی جگہہ محمد بن عمر جانشین ہوا اب یہہ سلطنت نہایت تزلزل مین آہی محمد بن عمر نے حصول سلطنت و انتظام ملک کے لئے بہت کوشش کی مگر اپنی مراد کو نہ پہونچا ابن حوت جو اوسوقت ارکان اور اندلوشیا کا حاکم تہا اور محمد بن عمر گرناڈا کا فرمان فرما تہا ان دونو کے آپس مین بڑے بڑے فساد اور لڑائیان ہوتی رہین اور وہ اس قابل نہ رہے کہ باہر کے دشمن کا حملہ روکتے عیسائیون نے اوسوقت موقع وقت غنیمت جانکر پہر

اوٹھایا اور شہر کارڈوا جو اسلام کا مقام عروج و دار السلطنت تھا اپنے قبضہ مین کر لیا اوسکے علاوہ اور بھی بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے لے لیئے اور نوبت یہان تک پہنچی کہ محمد بن عمر گرنناڈا کا بادشاہ سنہ ۶۴۳ مین زیر حکم و اطاعت شاہان عیسائی ہوگیا شہر سیول بھی عیسائیون نے فتح کر لیا اور محمد بن عمر بعمر طبعی سنہ ۶۷۲ مین مر گیا ٭

محمد ثانی

محمد ابن عمر کی مرگ کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثانی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین ہر مسلمانون نے عزم کیا کہ ہسپانیہ مین اپنی حکومت بڑہائین چنانچہ سنہ ۶۹۲ مین فیض اور مراکو کے حاکم ابو یوسف نے بڑی فوج جمع کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اور عیسائیون کے ساتھہ جنگ شروع کی اول تو کچھہ کچھہ فتح پائی آخر مایوس ہوکر اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا بھی یہہ ارادہ بیشک تھا کہ جو ملک اوسکے باپ کے وقت قبضہ سے نکل گیا تھا وہ پھر فتح کرے اس ارادہ پر وہ اونتیس برس تک عیسائیون سے لڑتا رہا مگر کچھہ نہوسکا آخر سنہ ۷۰۱ مین مر گیا ٭

محمد ثالث ابو عبد اللہ

محمد ثانی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ بنا یہہ شخص نہائیت بدقسمت تھا اول تو رعایا اسکی جو علاقہ بالمیرہ اور کادکس مین رہتے تھے اسسے پہر گئے دوسرے جب اس نے عیسائیون سے جنگ کی تو پہلا علاقہ لیتے لیتے ملک جبل الطارق بھی ہاتھہ سے دے بیٹھا جب وہان سے واپس آیا تو اس نے کل اراکین دربار کو اپنی بداعمالی سے ناراض پایا ہوسطے اس نے سلطنت کو ترک کیا اور حکومت سے دست بردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کر دیا ٭

ناصر بن محمد ثانی

تخت نشینی کے بعد ناصر کا ستارہ اقبال چمکا اسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سونا وغیرہ کو فتح کر لیا مگر وہی لوگ جنہون نے اول رضامند ہوکر اسکو تخت نشین کیا تھا پھر اس سے ناراض ہوگئے اور سنہ ۷۱۳ مین اونہون نے ناصر کو معزول کرکر اسمٰعیل بن فرج کو بادشاہ بنایا ناصر نے اون کے

برخلاف بہت کوشش کی اور تخت کے حاصل کرنے کے لئے بہت لڑایان لڑا مگر کچھہ نہ ہوسکا-

اسماعیل بن فرج

اس بادشاہ کی کنیت ابو الولید تہی جنگی اور ملکی کام مین لیاقت تامہ اسکو حاصل تہی ۷۱۹ ستہ مین یہہ سخت سخت لڑایان نصارا بادشاہون کے ساتہہ لڑا اور فتوحات پے درپے حاصل کین اگرچہ جبل طارق تو یہہ نصارا سے نہ لے سکا مگر ۷۲۵ ستہ مین اسنے علاقجات مارتس و بانس لے لئے اور مشرق کیطرف جاکر مرشیا کا علاقہ فتح کرلیا اور مرشیا کی بادشاہت اپنے قبضہ مین کرلی اگرچہ بیرونی فتوحات اسکو پے درپے حاصل ہوتی رہین مگر اندرونی فسادون مین یہہ ہمیشہ گرفتار رہا اور محمد نام ایک شہزادہ جو غرناطہ کا حاکم تہا اسکا دشمن بنا اور ایک روز موقع پاکر جبکہ اسمعیل اپنے وزیر اعظم کے ساتہہ دار الخلافت کے صحن مین ٹہل رہا تہا اور غلام نوکر چاکر کوئی پاس نہ تہا ناگہان محمد حاضر آیا اور اپنے ہمراہیون کے ساتہہ تلوارین علم کرکے بادشاہ اور وزیر پر حملہ آور ہوا اور دونو کو قتل کرڈالا یہہ واقعہ ۷۲۵ ستہ ہجری مین وقوع مین آیا اوس روز سے گویا سلاطین غرناطہ کی حکومت شروع ہوئی-

محمد چہارم

اسماعیل ابن فرج کو قتل کرکر محمد تخت نشین ہوا مگر اپنے مقصود پر اس نے پہلے کامیابی حاصل نہ کی کیونکہ عثمان سپہ سالار نے اسکے وقت سرکشی کرکے او محمد بن فرج کو بادشاہ بنایا اور افریقہ سے فوج لاکر جسیرس ماربیلا اور روندا شہرون کو فتح کیا اسکے ساتہہ اس نے بڑی بڑی لڑایان کین اسکی حکومت کے آخری عہد مین اس بادشاہ کے لشکر نے یہہ کارنمایان کیا کہ ۷۲۹ ستہ مین مشہور شہر بغبا فتح کیا اور ۷۳۳ ستہ مین جبل الطارق ہسپانیون کے قبضہ سے چہوڑایا اور تمام سرکش صوبے اپنے مطیع و فرمانبردار کئے ۷۳۳ ستہ مین یہہ ابو الحسن بادشاہ کی ملاقات کو گیا جب بمقام جبل الطارق پہونچا ایک دشمن کے ہاتہہ سے قتل ہوا +

یوسف ابو الحجاز

یہہ بادشاہ محمد چہارم کا بہائی تہا بوقت قتل اوسکے یہہ غرناطہ مین تہا سب نے ملکر اسکو بادشاہ
بنایا مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ یہہ حلیم الطبع رعیت
پرور عادل انصاف دوست تہا اور سلاطین غرناطہ مین سے بڑا نامور اور مشہور گزرا ہے علوم
و فنون کی ترقی مین اس نے کمال کوشش کی اور شب و روز رفاہ عام کے کامون مین
مصروف رہتا تہا اسکے عہد مین افریقہ والون نے پہر علاقجات ہسپانیہ مین جو نصاریٰ کے قبضہ
مین آچکے تہے اسلام کی حکومت پہیلانی چاہی اور اس مین بہت سی کوششین کین آخری حملہ
ابو الحسین بادشاہ افریقہ کے وقت کیسل اور پرتگال کی قوم پر گیا اور ۷۴۱ھ مین دریای تلوڈو کے
کنارے فریقین مین بڑی لڑائی ہوئی مگر افریقہ کے لوگون نے شکست کہائی اور سخت نقصان
اوٹہایا مسلمان عورتین بیشمار اور لاکہون روپیہ کا اسباب مسلمانون کا عیسائی لے گئے
شہر الجسیرس ورکئی اور شہر مشہور مسلمانون کے قبضہ سے نکل گئے غرناطہ کی سلطنت کو
بہی کمال نقصان پہونچا آخر یہہ بادشاہ ۷۵۳ھ ہجری مین ایک دیوانہ آدمی کے ہاتہ سے مقتول ہوا

محمد پنجم بن یوسف

یوسف کی قتل کے بعد اوسکا بڑا بیٹا محمد پنجم بادشاہ بنا بڑا لائق بادشاہ تہا باپ کی تمام
اوصاف اور جوانمردیان اور خوبیان اسکی ذات سے عیان و ہویدا تہین اس نے عیسائی بادشاہ
کے ساتہہ صلح کی اور تمام خیال اپنا رعایا کی سود و بہبود و ترقی مین مصروف کیا مگر وہ اپنے
ارادہ کو پورا نہ کرسکا اور بہت سے امرا اوسکے بسبب اسکے کہ اوس نے نصاریٰ کے ساتہہ صلح کی تہی
اوس سے ناراض ہوگئے اور اسمٰعیل اسکے بہائی نے ساتہہ سازش کر کے اور بارادہ قتل اوسکے
محل مین گہس گئے اور اوسکی خاص نوکرون کو قتل کر ڈالا محمد نے جب جانا کہ اب جان پر آبنی
ہے مجبور ہوکر سلطنت سے دست بردار ہوا اور ۷۶۰ھ مین سلطنت اپنی بہائی کے سپرد کردی۔

اسمٰعیل دویم ابن یوسف

محمد کی معزولی کے بعد اس نے سلطنت پائی جب ایک سال گذرا تو ابو سعید نام ایک رئیس نے

اوسکو قتل کر ڈالا مگر ابوسعید نے بھی اپنی شرارت و بغاوت کا عوض فوراً پایا اور حاکم کیسل کے ہاتھہ سے مارا گیا ان دونو کے مارے جانے کے بعد پھر محمد پنجم جو معزول ہوگیا تھا تخت پر بیٹھا اور اسنے شہر الحمیرا ۱۳۶۲ء سنہ مین فتح کیا اور چند سال حکومت کرکے ۱۳۸۹ء سنہ مین بقضائے الٰہی مرگیا۔

یوسف ثانی ابو عبید بن محمد پنجم

محمد پنجم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا جانشین ہوا اس تخت نشینی کے بعد قریب تھا کہ اسکا بیٹا محمد اسکو قتل کر ڈالے مگر خدا نے اسکو بچا لیا اور یہہ بیٹے کے ارادہ سے واقف ہوگیا اور بیٹے نے برملا بغاوت اختیار کی اور باپ پر الزام لگایا کہ یہہ عیسائی بادشاہوں کے ساتھہ آمیزش رکھتا ہے اور انکا دوست بنکر چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو قتل کرادیوے جب اسکے بیٹے نے بہت فوج جمع کرلی تو یہہ بھی اوسکے مقابلہ پر مستعد ہوا اور ۱۳۹۲ء سنہ مین بمقام مرشیا آپس مین لڑائی ہوئی پہلے اسنے شکست کہائی مگر موقع پر القنطارہ کا حاکم اسکی مدد کو آگیا اور اسنے باغی بیٹے پر فتح پائی اور فوج باغی کی متفرق ہوگئی باغی بھی بھاگ گیا ۱۳۹۶ء سنہ مین یہہ بادشاہ ناگہان مرگیا اوسکے جسم پر نشان زہر کے موجود تھے شاید کسینے اوسکو زہر دیدیا ہوگا۔

محمد ششم بن یوسف ثانی

بعد وفات یوسف کے محمد ششم جسنے باپ کے وقت کئی لڑائیاں باپ کے ساتھہ کی تھین تخت نشین ہوا اسنے یوسف اپنے بھائی کو قید کرکے سلوبرینا کے قلعہ مین بھیجدیا جلوس کے پہلے سال تو عیسائی بادشاہوں کے ساتھہ اسنے صلح قایم رکھی اور سب سے دوستانہ برتاؤ برتا چنانچہ ہنری سوم ٹولیڈو کے حاکم کے ملنے کو یہہ خود گیا مگر دوسرے برس اسنے عیسائیوں کے ساتھہ لڑائی شروع کردی اور قلعہ مونٹی پر قبضہ پایا فوج عیسائی کو کاڈیانہ کے مقام پر شکست دی اسباب سے سب عیسائی متفق ہوگئے اور بہت بھاری فوج لیکر اسپ جیرہ آئے زہرہ وغیرہ شہروں کی رعایا اسکے ظلم سے تنگ آئے غرض ایام زندگی اس بادشاہ کی بہت سے شور و فساد و مصیبت مین کٹی آخر ۱۴۰۸ء سنہ مین مرگیا۔

یوسف سیوم

بعد وفات کے اوسکا بڑا بہائی یوسف جو محمد کی قید مین تہا قید سے نکلکر بادشاہ بنا اسکے وقت سب عیسائی بادشاہون نے ملکر اور فردانند کے ماتحت ہوکر ۸۱۹ھ مین فساد برپا کیا اور مسلمانون سے شہر انتقیرا چہین لیا اس بادشاہ نے مسلمانون کی حمایت کی اور کامیاب ہوا گیارہ سال تک سنے بہ کمال امن چین کے بادشاہت کی آخر ۸۲۰ھ مین مر گیا۔

محمد ہفتم بن یوسف سیوم

یوسف کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا محمد ساتوان جانشین ہوا اس نے اپنی تخت نشینی کے بعد عیسائیون کے ساتھہ صلح کر لی اگرچہ یہہ کام اس نے رعیت کے امن اور اونکی آرام کے لئے کیا تہا مگر برعکس اوسکے رعایا اس سے ناراض ہو گئی دوسرے یہہ بہی باعث ناراضی رعایا کا ہوا کہ اس بادشاہ نے جسقدر میلے اور تماشے شہرون مین ہوا کرتے تہے سب بند کر دیئے اس ناراضی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت ظاہر ہوئی شاہی محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر گہس گئے بادشاہ دوسرے راہ سے بہاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہونچا اوس نے اسکو پناہ دی یہہ واردات ۸۳۳ھ مین واقع ہوئی۔

محمد ہشتم

جب محمد ہفتم کے بہاگ جانے کے بعد جب تخت خالی ہوا محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹہا تہی محمد ہفتم سلطان ٹونس سے مدد لیکر آگیا اور غرناطہ مین داخل ہوکر شاہی محل کا اوس نے محاصرہ کیا آخر محمد ہشتم گرفتار ہوکر قتل ہوا اور محمد ہفتم نے دوبارہ بادشاہت پائی مگر اس کمبخت بادشاہ کے پہر بہی تخت پر قدم نہ جمے اور یوسف بن عمر نام نے جو غرناطہ کے پہلے بادشاہون کی اولاد مین سے تہا دعویدار سلطنت کا ہوا اور امداد کی خاطر وہ جو نا روم عیسائی بادشاہ کے پاس پہونچا اور اوسکی فوج ہمراہ لیکر غرناطہ مین آیا آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخرکار محمد ہفتم نے شکست پائی اور ملاگا کی طرف بہاگ گیا یوسف ابن عمر تخت نشین ہوا یہہ

یہہ واقعہ سنه ۸۳۵ مین واقع ہوا ـ

یوسف چہارم یعنی یوسف ابن المعرا

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت جب چہہ ماہ گذرے محمد ہفتم پہر ملاگا کیطرف سے فوج جمع کرکر لایا اور یوسف پر فتحیاب ہوکر پہر بادشاہ بنا چند سال بادشاہت کی سنه [illegible] مین پہر دعوا ہوا اور باغیون نے محمد کو قید کر لیا جہان پر وہ تا دم اخیر قید رہا ـ

محمد نہم

محمد ہفتم کے مقید ہونیکے بعد محمد نہم جانشین ہوا لیکن کیسل کے بادشاہ نے اس سلطنت کا کسی اور کو دعویدار کہڑا کر دیا علاوہ اسکے ملک مین بغاوت پہیل گئی عیسایون کے حملے اور ملکی لڑایان جاری ہوگئین باغیون نے عیسائی بادشاہ جو نارد سے مدد لیکر غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کو شکست دیکر دار الخلافت مین گہس گئے مگر بادشاہ لباس بدلکر بہاگ گیا ـ

محمد دہم

محمد نہم کی بیدخلی کے بعد محمد دہم جانشین ہوا لیکن برس تک اسنے امن چین سے حکومت کی اسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہوئی جس سے اسکی حکومت مین ہرج واقع ہو مگر سنه ۸۶۴ مین عیسائی بادشاہ کہ علاقہ پر حملہ آور ہوئے اور جبل الطارق اور ارکیدون اور وہ تمام شہر جو ان علاقون کے اندر واقع تہے ان کے قبضہ مین آگئے اور چارون طرف کے سرحدی حملون نے سلطنت کو کمزور کر دیا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ سنه ۸۶۶ مین یہہ تجویز قرار پاگئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت عیسائی بادشاہ کیسل کے شمار کیا جائے اور ایکہزار دو سو پستل جو ایک طلائی سکہ کا نام تہا شاہ کیسل کو سالانہ خراج دیا کرے آخر محمد دہم سنه [illegible] مین مرگیا ـ

ابو الحسین مولی علی بن محمد دہم

مولا علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تہا بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا اسکے وقت مین

بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتے جاتے تھے ۱۴۸۶ء مین ملاگا کا حاکم سرکش ہوگرآخر کار کیسل کے عیسائی بادشاہ کا مطیع ہوگیا خانگی تنازعہ ہتیار سلطنت مین برپا ہوگئے اوسوقت ارکان اور کیسل کے نصارا بادشاہ اسبات کے درپے ہوئے کہ سلطنت کو برباد کرکے تمام علاقہ اپنے تصرف مین کرلین چنانچہ لشکرکشی ہوکر بڑے بڑے ہنگامون کے بعد ۱۴۹۲ء مین یہہ سلطنت نیست و نابود ہوگئی اور تمام علاقہ فرد انند نصارا بادشاہ کے ماتحت ہوگیا مسلمانان بنی امیہ وغیرہ بادشاہون کے متعلق لوگ جو اوس ملک مین مدت سے تھے وہ سب نکالے گئے اور باقی مسلمان جو اوس ملک مین رہے وہ بزبردستی عیسائی کیئے گئے وہ مسلمان اگرچہ بظاہر عیسائی ہوگئے مگر دل مین بدستور مسلمان رہے اور چھپ چھپ کے رسوم مذہبی ادا کرتے رہے عیسائی بادشاہ نے جب حال سنا تو فلیپ بادشاہ نے جو نہائت ظالم اور سخت گیر تھا ایک مدت مدید کی بعد ۱۶۰۹ء مین ایک لاکھ کئی ہزار آدمی اوس فرقہ کا جلا وطن کردیا تو بھی اون مین سے بہت سے لوگ باقی رہ گئے تھے پھر فلپ ثالث نے اونکو بھی نکالدیا چنانچہ قریب دس لاکھ کے آدمی جلا وطن ہوا اور وہ لوگ سب کے سب علاقہ شمالی افریقہ کیطرف جاکر آباد ہوگئے اور مدت مدید تک عیسایون کے جہاز جو اسطرف سے آتے رہے لوٹتے رہے ✦

ساتوان چمن — خلفائے مصر کی بیان مین جو بعد بربادی خلافت عباسیہ بغداد کی ولائیت مصر مین برائے نام خلیفہ رہے بطور اجمال

ہلاکو خان تاتاری نے جب بغداد اور بغداد کی خلافت کو ویران کیا تو اس کام سے فارغ ہوکر مصر کا رخ کیا اوس ولایت مین اوسوقت منصور علی ابن المعز الملوک ایک خورد سال بادشاہ فرمان فرما تھا اور امیر سیف الدین اوسکے باپکا غلام اتابک کے طور پر حکومت کرتا تھا سب نے ملکر امیر سیف الدین کو مستقل بادشاہ ٹھہرایا اور مظفر کا خطاب دیا اور لشکرجرار تاتاریون کے سرکوبی کے لیئے جمع ہوا چنانچہ ۱۲۶۰ء مین تاتاری لشکر فرات سے اوترکر شہر حلب کے غارت

و تاراج مین مصروف ہوا وہان سے فارغ ہوکر چاہتا کہ شام کو جاوے اتنے مین لشکر مملوک آپہنچا
اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ ہزاران ہزار بلکہ بے تعداد و بیشمار دلاوران کارزار اوس رزمگاہ
مین کہیت رہے آخر تاتاری لشکر بہاگ نکلا تمام سامان و خزانہ اونکا مصریون کے ہاتھ آیا مظفر اپنے
نام کی برکت سے مظفر و منصور رہا - **فائدہ** چونکہ اس موقع پر لشکر مملوک کا ذکر درج تاریخ ہوا ہے
اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اس لشکر کا ابتدائی حال درج کتاب ہو واضح ہو کہ مملوک عربی مین غلام کو
کہتے مین اور یہہ لشکر سب کا سب غلامون کا تہا اور سیف الدین کے پوتے ملک صالح بادشاہ مصر نے اس
لشکر کو جمع کیا اور ہزارون غلام زر خرید کرکے اس لشکر مین بہرتی کئے چونکہ اوسوقت خوارزم و
ایران و خراسان مین چنگیز خان کی لڑائیون کے سبب سے شہر بشہر اور گانو گانو بازار قتل و غارت کا
گرم تہا اور چنگیز خانی فوج بیشمار رعایا کو پکڑ پکڑ کر کوڑیون کے مول انسان کو بیچ ڈالتے تہے اوسوقت
صلاح الدین یوسف کردی نے بہی کئی ہزار غلام بہت ارزان خرید کئے اور اونکی فوج قایم کرکے لشکر
مملوک نام رکہا اور یہہ صلاح الدین حقیقی بہائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی
کا تہا جسکا خاندان اسماعیلیہ خاندان کے خاتمہ کے بعد مصر پر حاکم ہوا تہا بعد اس فتح کے مظفر مصر کی
سلطنت پر بااختیار حاکم ہوا مگر سنہ ۶۵۸ مین امرائے مخالف کی نااتفاقی سے قتل ہوا اور اوسکی جگہہ
مسمی بیبرس مملوک جو لشکر مملوک کا سالار تہا مصر کا بادشاہ بنا اور ملک ظاہر لقب اختیار کیا
اوسکے بعد احمد مستنصر نے بادشاہت پائی اوسکے وقت تاتاریون نے پہر مصر پر چڑہائی کی اور
آپس مین سخت خونریزی ہوئی ملک مستنصر اوس لڑائی مین ایسا غائب ہوا کہ پہر اوسکا نشان نملا
اوسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی اولاد سے تہا بیالیس برس اوسنے
خلافت کی اور سنہ ۷۰۱ مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا المستکفی باللہ خلیفہ بنا اسکے نام کا خطبہ مصر ون
پر پڑہا گیا آخر ناصر نامی بادشاہ اسپر غالب آیا اور شہر قوص مین اسکو جلاوطن کردیا اور تمام
عمر تک وہان ہی رہا آخر سنہ ۷۴۱ مین مرگیا اسکے مرنے کے بعد الواثق باللہ بن محمد بن حاکم بامر اللہ
نے خلافت پائی چونکہ ناصر امیر اسسے محبت زیادہ رکہتا تہا اسلئے اسکو خلافت حاصل ہوئی

آخر جب ناصر مرگیا اور منصور کے مختاری کی نوبت آئی تو یہہ خلیفہ سنہ ۷۴۲ مین تخت سے اوتارا
گیا اور الحاکم باحکام اللہ بن المستکفی باللہ بن حاکم بامر اللہ نے تخت پایا یہہ شخص اپنے باپ کے
قدم بقدم چلا اور بارہ برس خلافت کرکے سنہ ۷۵۳ مین مرگیا اوسکے بعد المعتضد باللہ ابوبکر
بن المستکفی باللہ کے ساتھہ شہر قاہرہ مین بیعت ہوئی دس برس تک اسنے کمال آرام سے
حکومت کی اور سنہ ۷۶۳ مین مرگیا اوسکے بعد المتوکل علے اللہ محمد بن المعتضد باللہ جانشین اپنے
باپ کا ہوا یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بیٹھا اور دو دفعہ اوتارا گیا تیسری مرتبہ مرتے دم تک
خلافت پر متمکن رہا ۴۵ برس تک اسنے خلافت کی اور سنہ ۸۰۸ ہجری مین مرگیا اسکے بعد المعتصم
باللہ بن زکریا بن ابراہیم بن حاکم بامر اللہ تخت نشین ہوا یہہ خلیفہ ایک مرتبہ خلافت کے تخت سے
اوتارا گیا تو واثق باللہ عمر خلیفہ بنا پہر وہ معزول ہوا تو دوبارہ اسکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی
سترہ برس تک اسنے خلافت کی اور سنہ ۷۸۸ مین مرگیا اوسکے بعد الواثق باللہ مسند خلافت پر
بیٹھا اسکو ابن قلادون امیر و مدار المہام سلطنت نے بادشاہت دلوائی اور خود مختار الملک
رہا چار برس کی سلطنت کے بعد سنہ ۸۱۵ مین یہہ بادخلیفہ بقضائے الٰہی مرگیا اوسکے بعد المستعین باللہ
بن المتوکل علے اللہ جانشین ہوا اصلی نام اسکا ابو الفضل عباسی تہا اسکی خلافت کا زمانہ بہت
اسی کا تہا سلطان ناصر جسکا اسپر اختیار کلی تہا شام کیطرف گیا تو اسکو بہی ہمراہ لے گیا وہان جاکر
سلطان ناصر مرگیا پہر تو یہہ با اختیار خلیفہ بنا پہر شیخ موید نے غلبہ پاکر اسکو اپنے قبضہ مین کرلیا
اور اوسکی ایما سے اسنے اسکندریہ مین سکونت اختیار کی اور وہان ہی سنہ ۸۳۳ مین مرگیا اوسکے
بعد المعتضد باللہ بن المتوکل خلیفہ بنا مستعین کا یہہ حقیقی بہائی تہا اسکا لقب معتضد باللہ
کنیت ابو الفتح اور نام داؤد تہا مصر مین اسنے بہت بڑا رتبہ پایا کئی سلاطین اور مدار المہام
اسکے وقت مین ہوئے مگر وہ سب اسکی اطاعت مین رہے یہہ خلیفہ صاحب علم و ادب و صاحب
شریعت تہا کوئی دقیقہ جاری کرنے احکام شریعت مین یہہ باقی نہین چہوڑتا تہا فرض و سنت
و واجب و مستحب پر اسکا ہر وقت خیال تہا آخر سنہ ۸۴۵ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی

سلیمان بن متوکل المستکفی باللہ کا خطاب پاکر خلیفہ ہوا اس نے اپنی بہائی سے زیادہ عزت اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا بے ضرورت بات نہ کرتا تہا طبیعت عزلت پسند تہی مسکرات اور محرمات سی کمال نفرت تہی آخر ۸۵۵ھ مین مرگیا اوسکے بعد القائم بامر اللہ بن المتوکل اوسکی بہائی جسکا نام حمزہ تہا جانشین خلافت کا ہوا مدار المہام کے ساتہ اسکی مخالفت ہوگئی اوس نے اسکو خلافت سے برطرف کرکے اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا اور یہہ اوسی مقام پر ۸۵۹ھ مین مرگیا بعد عزل قائم بامر اللہ کے اوسکا بہائی یوسف ابو المحاسن المستنجد باللہ ملک اشرف مدار المہام کی حکم سے مصر مین خلیفہ بنا اور چبیس سال تک خلیفہ رہ کر ۸۸۴ھ مین مرگیا اوسکے بعد عبد العزیز المتوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور ۹۰۳ھ تک زندہ رہ کر مرگیا اوسکے بعد المستمسک باللہ یعقوب بن متوکل علی اللہ جانشین ہوا اسکے خلافت سے اوسنے وداع علے رضی رہے آخر ۹۲۰ھ مین مرگیا اوسکی وفات کے بعد محمد المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ نے خلافت پائی اسکے وقت یہہ علاقہ و خلافت سلطان روم کے متعلق ہوگئے سلطان سلیم شاہ روم نے اسیر تسلط پایا اور خلافت عباسیہ مصر کے ختم ہوگئی ۹۵۰ھ تک یہہ خلیفہ زندہ رہا اور سلطان سلیم نے اسکی عزت و تکریم مین نہایت توجہ کی مگر اوسکی مرنے کے بعد کوئی جانشین نہوا - فائدہ یہہ خلفا مصر مین بطور امام و پیر زادون کے مقرر کئے جاتے تہے حکومت مین انکا دخل بہت کم تہا حکومت کے مالک سلاطین مصر تہے جنکا ذکر بعد ذکر خاندان اسماعیلیہ کے آویگا انشا اللہ تعالے

آٹہوان چمن — ملوک طاہریہ کی سلطنت کے بیان مین جن کو ملوک ذو الیمینین بہی کہتی ہین

یہہ بادشاہ خراسان کے ملک مین حکومت کرتے تہے پہلا بادشاہ ان مین سی طاہر بن حسین بن مصعب تہا اس نے اول امارت و سپہ سالاری مامون رشید بن ہارون رشید کی دربار مین پائی

اور انکی طرف سے خلیفہ امین مامون کے بھائی کے ساتھ جنگ کر کر فتحیاب ہوا اور اسی کی
سعی سے مامون کو خلافت حاصل ہوئی خلافت کے وقت اکثر وزیر مامون کے روبرو گیا
مامون اسکو دیکھکر رونے لگا اسکو تعجب ہوا اور چاہا کہ کسی طرح اسکے رونے کا باعث معلوم
کرے اس ارادہ پر اسنے خلیفہ کے خاص غلام کے ساتھ سازش کی غلام نے موقع پاکر خلیفہ سے
باعث رونے کا پوچھا خلیفہ نے جواب دیا کہ طاہر کے ہاتھ سے میرا امین حقیقی بھائی مارا گیا ہے
اب جو وقت یہ میرے روبرو آتا ہے مجھکو اپنا بھائی مقتول یاد آجاتا ہے اسلیے مین رو پڑا تھا
یہ خبر پاکر طاہر کو اپنی جان کا فکر دامنگیر ہوا اور چاہا کہ کسی طرح سے مین خلیفہ کے پاس نہ ہون
اس بات پر آمادہ ہوکر اسنے درباروالون کے ساتھ آمیزش کی اور خلیفہ کو اس بات پر
آمادہ کیا کہ طاہر کو خراسان کا حاکم بناکر بہیجا جاے چنانچہ یہ خراسان مین آیا اور اسی روز سے
ارادہ بغاوت کا کر لیا ڈیڑہ سال کی حکومت کے بعد جب اسنے اپنا تسلط خراسان پر بخوبی کر لیا
تو خطبہ وسکہ اپنے نام کا جاری کر دیا مگر اسی دن کی رات کو جس دن اسنے اپنے نام کا
خطبہ پڑہا تہا تپ کی مرض مین ایسا بیمار ہوا کہ صبح ہوتے مرگیا سنہ ۲۰۹ اسکا سال
وفات ہے ایک آنکھ سے یہ کور تہا بڑا بہادر صاحب زور تہا ۔

طلحہ ابن طاہر ذو الیمینین

طاہر کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے طلحہ نے خلیفہ مامون کے حکم سے اپنے باپ کی طرح ذو الیمینین
خطاب پاکر خراسان کی حکومت پائی اسکے وقت حمزہ نام ایک مفسد نے سیستان مین خروج کیا
طلحہ نے بہت سا لشکر لیجاکر اسکو سزا دی سیستان کو دوبارہ اپنے قبضہ مین لیا آخر سنہ ۲۱۳
مین بیمار ہوکر مرگیا اور اسکا بیٹا علی مسند پر بیٹھا اوسکی مسند نشینی کے وقت بڑا فساد
ہوا اور وہ نیشاپور کے نواح مین دشمنون کے ہاتھ سے مارا گیا ۔

عبد اللہ بن طاہر

علی کے قتل کے بعد خلیفہ مامون کے حکم سے خراسان کی حکومت عبد اللہ بن طاہر کو ملی

یہ شخص بڑا منتظم و عادل و سخی مشہور ہے خراسان اسکے وقت آباد ہوا مفسد مارے گئے
جعفر بن داؤد کہ ایک بڑا دشمن خلیفہ کا تھا اسکو اس نے قتل کیا مامون کی مرنیکے بعد معتصم نے
اسکی بیٹے محمد کو امیر الامرائی دی بڑی عزت عطا کی واثق کے وقت بھی اسکی عزت
بہت تھی اس امیر نے سترہ سال حکومت کی ۲۳۰ھ مین مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی ؛

طاہر بن عبداللہ بن طاہر

اس امیر نے واثق باللہ کے حکم سے خراسان کی حکومت پائی دو برس کے بعد واثق مرگیا
اور متوکل جانشین ہوا اسنے بھی اسکے بھائی محمد کو امیر الامرا بنایا بڑی مہربانی سے پیش آیا
طاہر نے مستعین خلیفہ کے وقت خراسان مین وفات پائی۔

محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر

طاہر کے مرنے کے بعد خراسان کی حکومت اسکے سپرد ہوئی بلکہ کل ملک عراق عجم وحجاز
وتہامہ پر بھی امین مقرر ہوا اسنے اپنے حکم سے امارت طبرستان کی اپنے چچا سلیمان کو دی
اوسکے عہد مین حسن بن زید علوی نے طبرستان مین خروج کیا اکثر شہرون دیلم اور گیلان
پر متصرف ہوا سلیمان اُسکے ساتھ مقابل ہوکر شکست کھاکر رے کیطرف اور رے سے بغداد کو
بھاگ گیا۔ اسی امیر کے وقت یعقوب بن لیث نے سیستان مین زور پکڑا پہلے اوسنے سیستان
کو لیا پھر خراسان کو آیا اور شہر قوشنج پر جو دار السلطنت ملوک طاہریہ کا تھا قبضہ پایا محمد بن طاہر
قوشنج سے بھاگ کر نیشاپور کو گیا اسوقت حسن بن زید نے بھی اپنا لشکر جرجان کو بھیجا یہ خبر
جب محمد نے پائی اپنی فوج حسن کی استقبال کو بھجوائی خراسانیون نے وہان بھی شکست
کھائی اتنے مین یعقوب بھی نیشاپور آ۔ پہونچا نیشاپور کی رعایا نے خوف کے مارے
یعقوب سے سازش کرلی اور محمد کو پکڑا دیا اور طاہریہ سلطنت ختم ہوئی

نوان چمن۔ ذکر حکومت آل لیث و عہد سلطنت صفاریہ بادشاہون مین

یعقوب بن لیث لیث یعقوب کا باپ ایک ادنی دوکاندار برتن بنانی کا کام کرتا تہا یعقوب و علی و عمر اسکے تین بیٹے تہے ان مین سے یعقوب نے باتفاق چند ہمعمر دیکے چند سال رہزنی و قزاقی کرکر سرداری و دولتمندی کا سامان بہم پہونچایا جب سیستان مین ایک شخص مسمی صالح بن نصر نے قبضہ پایا تو یعقوب نے صالح کی نوکری اختیار کی اور جسقدر لڑائیان صالح عبد اللہ بن طاہر کے لشکر کیساتہہ ہوتی رہین سب مین جانفشان رہا آخر صالح مارا گیا اور طاہریہ سلطنت سیستان مین دوبارا ہو گئی اُسوقت بہی یعقوب درہم بن صالح کے ہمراہ ہوکر بہت سی خرابیان سیستان مین کرتا رہا اور ایسی کوشش کیکہ طاہریہ عمل و خل پہر سیستان سے اوٹہا دیا اس خدمت کے عوض مین درہم نے اسکو امیر الامراء بنایا آخر درہم طاہریہ فوج کے آخری جنگ مین گرفتار ہوکر بغداد کو گیا اور یعقوب نے اپنی حکومت سیستان مین جمالی اور اسکے اقبال کی ترقی اسقدر ہوئی کہ جدہر یہہ جاتا فتح و نصرت یار کاب ہوتی سلاطین طاہریہ کے کل ملک ہرات و قوشنج کرمان بلخ نیشاپور کابل وغیرہ اسکے تحت مین آگیا فارس پربہی تسلط پایا اُسوقت براہ دور اندیشہ اسنے خلیفہ بغداد کی اطاعت کرلی اور خلیفہ کا خیر خواہ بنکر حسن بن زید علوی کے ساتہہ اسنے کئی جنگ کئے اور اُسکو مغلوب کیا اس خدمت کے عوض مین یہہ امیدوار تہا کہ خلیفہ اسپر مہربان ہوگا مگر خلیفہ نے اسکی کچہہ قدر نہ کی کیونکہ خلیفہ کو بسبب اسکی کہ اسنے طاہر خاندان کو خلیفہ کی بے اجازت برباد کیا تہا اسکی طرف سے دل مین کمال کدورت تہی اسبات سے یعقوب ناراض ہوا اور بغداد پر یورش کرنے پر مستعد ہوا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اپنے بہائی موفق کو بیشمار فوج دیکر اسکے استیصال کے واسطے مامور کیا اور آپس مین سخت محاربہ ہوکر موفق نے فتح پائی اور یہہ شکست کہاکر سیستان مین آیا اور دوبارہ جمعیت بہم پہونچاکر بغداد کو کوچ کیا رستے مین قولنج کی مرض مین گرفتار ہوکر مرگیا مرض الموت مین ہرچند اطبا نے چاہا کہ اسکو حقنہ کیا جائے اسنے منظور نہ کیا اور کہا کہ میرے نزدیک مرنا آسان ہے اسبات سے کہ اپنا ستر دکہلاؤن اور حقنہ کراؤن گیارہ سال چہہ ماہ بکمال استحکام و استقلال اسنے سلطنت کی۔

عمرو بن لیث صفاری

یعقوب کے وفات کے بعد اُسکا بھائی عمرو مسند نشین ہوا اُس نے بہ کمال ارادت خلیفہ کی اطاعت
کی حکومت عراق عجم و فارس و خراسان کی دوبارہ اُس سے لی بلکہ خاص بغداد کی شحنگی اُسکے تفویض
ہوئی اور اُس نے عبداللہ بن عبداللہ طاہر شاہ خراسان کے بیٹے کو قید سے نکالکر اپنی طرف سے
بغداد کا شحنہ مقرر کیا چند سال کے بعد موفق خلیفہ کے بھائی اور اس مین ناموافقت پیدا ہوئی
اور اُس نے چاہا کہ عمرو کو کل حکومت سے معزول کر دے اسلئے فریقین کیطرف سے لشکر تیار ہوئے
آمادہ جنگ و پیکار ہوئی اور سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر موفق نے فتح پائی عمرو نے شکست
کھائی اور شکستہ حال کے ساتھ سیستان مین آیا چونکہ اُنہین ایام مین ایک خارجی رافع بن ہرثمہ
نے خروج کر کے خلیفہ کے ملک مین شورش کیا بہت ملک دبا لیا تہا اور محمد بن زید علوی کا حامی ہوکر
خطبہ اُسکے نام کا جاری کر دیا تہا عمرو یہہ خبر پاکر خود اُسکے مقابلہ پر آگیا اور اُسپر غالب آکر
سر اوسکا خلیفہ کی خدمت مین بہیجا اس خدمت کے عوض مین خلیفہ اوسپر بہر مہربان ہوا
اور دوبارہ امارت خراسان و فارس و کرمان و سیستان اُسکے سپرد کی اس شکرانہ مین عمرو نے
بیشمار گران مایہ تحفے خلیفہ کی خدمت مین بہیجوائے اُن مین ایک سونے کا بت دو قد آدم کے برابر
لمبا چار ہاتہہ کا سونے کی گاڑی پر سوار تہا دو گوشوارے مرصع الماسی گران قیمت اُسکی دونو
کانون مین تہی جب عمرو نے دوبارہ استقلال پایا شاہ اسمٰعیل سامانی پر فوج کشی کی مگر اتفاق
یہہ ہوا کہ عین معرکہ وقت پر جب دونو فوجین ایک دوسرے کے مقابل میدان مین آئین
عمرو کا تیز و تند گہوڑا جولان مین آیا اور ایسا بے اختیار ہوکر دوڑا کہ کسی سے نہ رکا اور عمرو کو
اپنی پشت پر دشمن کی فوج مین لے پہونچا وہان جاکر یہہ گرفتار ہو گیا اور بغداد مین بہیجا
گیا خلیفہ نے اسکو ایک غالب معرکہ طلب جانکر چہوڑنا مناسب نہ جانا اور یہہ اسی قید مین
بہوک کے عذاب سے مرگیا تئیس ۲۳ سال حکومت کی۔

طاہر بن محمد بن عمرو بن لیث صفار

عمرو کی گرفتاری کے بعد طاہر اسکا پوتا سیستان مین حاکم ہوا اور ایک لشکر جمع کر کر فارس پر حملہ کیا خلیفہ
کے عامل کو وہان سے نکالدیا اور اہواز کا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اوسکے سرکوبی کے لئے اسمٰعیل سامانی
کو لکہا اوسنے ایک خط بمضامین پند و نصایح طاہر کی نام لکہا خلیفہ کے غضب سے ڈرایا طاہر وہ خط پڑہ
کر ڈر گیا اور سیستان کو چلدیا اور درخواست کی کہ خلیفہ اسکے باپ دادا کی ملک سے کچہہ حصہ بطور اجارہ
اسکو دیدے یہہ تجویز ابہی ظہور مین نہین آئی تہی کہ ابو قاموس نام ایک اسیر طاہر کا بہت سا مال اسکا
لیکر بغداد کو چلا گیا عند الطلب خلیفہ نے واپس نہ بہیجا اور فریقین مین نار رنجی رہی ۲۹۶ھ مین طاہر کے
ایک غلام سبکری نام نے بغاوت کی اور بمقابلہ پیش آیا جنگ کے وقت طاہر دشمن کے ہاتہہ مین گرفتار
آیا اور اس نے طاہر کو مع اسکی بہائی یعقوب کے قید کر کر بغداد کو بہیج دیا یہہ سال اس نے سلطنت کی
اسکی گرفتاری کے بعد ہر چند متعلقان سلطنت صفاریہ نے محمد بن عمرو صفار لیث بن علی وغیرہ نے
کوشش کی کہ کسیطرح سے پہر سلطنت کو قایم دین مگر نصیب نہوا—

خلف بن احمد

بعض اہل تواریخ فرماتے ہین کہ خلف پوتا یعقوب کا تہا بعض کہتے ہین کہ یعقوب صاحب اولاد
نہ تہا یہہ شخص عمرو لیث کا دہوتا تہا اسنے دو بارا اپنی سلطنت سیستان مین قایم کی ۳۵۳ھ ہجری
مین یہہ ایک شخص طاہر بن حسین اپنی خویش کو قایم مقام اپنے سیستان مین چہوڑ کر حج کو گیا جب
واپس آیا تو اوس نے اسکو بادشاہت مین دخیل ہونے نہ دیا مار کر ملک سے نکالدیا خلف شاہ منصور بن نوح
سامانی کے پاس بخارا مین گیا اور مدد لیکر آیا طاہر شکست کہا کر اسفرار کو بہاگ گیا خلف نے
دوبارہ سیستان پر قابض ہو کر سامانی فوج رخصت کر دی فوج کی جاتے ہی طاہر پہر آیا اور خلف کو
ملک سے نکالدیا وہ پہر بخارا مین پہونچا اور مدد لیکر پہر آیا مگر اسکے آنے سے اول طاہر مر گیا اور حسین
اوسکا بیٹا خود اسکی جگہہ جانشین ہوا تہا وہ گرفتار ہو کر شاہ منصور کی خدمت مین بہیجا گیا کچہہ
مدت کی بعد جب خلف نے پہر قوت و استقلال بہم پہونچایا تو خراج کا بہیجنا شاہ منصور کی
خدمت مین موقوف کیا تو سامانی فوج اسکی سرکوبی کے لئے سیستان مین آئے فوج کا افسر وہی

وہی حسین بن طاہر اسکا مخالف تہا سات برس تک خلف ارک کے قلعہ مین محصور ہو کر اپنا وقت گزارا
اس عرصہ مین سامانی بادشاہت مین بہت خلل پیدا ہو گئے اور یہ مہم ناتمام چھوڑ کر فوج واپس چلی
گئی اور خلف دوبارا حاکم بنا اور اپنے بیٹے عمرو کو کرمان کی مفتوح کرنے کے لئے مامور کیا وہ کرمان
مین گیا اور صمصام الدولہ کے ساتھہ بہت جنگ کئے آخر شکست کہائی اور واپس آیا واپس آتے ہی
خلف نے اپنے بیٹے کو بہاگ آنے کے جرم مین قتل کرایا اور دوسرے بیٹے طاہر کو اسی مہم پر مامور کیا
اسنے بہی وہان جاکر بہت سعی کی مگر فتحیاب نہوا - امیر ناصر الدین سبکتگین نے جب ہندوستان پر لشکر
کشی کی تو پیچھے اسکے خلف نے ملک بست اسکی قلمرو مین مزاحمت کیے اور معاملہ مینداروں سے وصول کرلیا
مگر امیر کی واپسی کے بعد پہر صلح کرلی اور زر محصولہ واپس کردی سلطان محمود غزنوی پہلی مرتبہ
جب سیستان مین آیا تو خلف نے اسکی اطاعت کرلی اور وہ اوسی رستے ہندوستان کو گیا اوسکی جانیکے
بعد طاہر سکے اسکے بیٹے کے اسکے ساتھہ مخالفت پیدا ہوگئی اور باہم بہت سے جنگ ہوے اور بہت مدت
تک خلف ایک قلعہ مین محصور رہا اور کل مملکت پر طاہر دخیل ہو گیا آخر خلف نے طاہر کو بہزار مکر و حیلہ
قلعہ مین بلایا اور قتل کرایا اس حرکت سے اسکے تمام امرا اسکے ناراض ہو گئے اور سب نے ملکر اور سلطان
محمود غزنوی کو سیستان مین بلاکر تمام ملک پر اسکا قبضہ کرادیا اور خلف جان اور مال سے پناہ پاکر
جرجان کو بہیجا گیا اور وہان جاکر وہ چار سال کے بعد مر گیا ابو حفص اسکا بیٹا وارث سیستانی بادشاہون
مین یہہ بادشاہ بڑا عالی شان علما و فضلا کا قدردان مشہور ہے اس کے حکم سے علما نے ایک سو جلد
کی ایک تفسیر تصنیف کی جس مین قران کی معانی کی تشریح مفصل درج ہوئی تہی -

دسوان چمن - سامانی سلطنت کے ذکر اور اس خاندان کی بادشاہون کے احوال مین

اہل تواریخ ان بادشاہون کو بہرام چوبین کی اولاد مین سے شمار کرتے ہین ابتدا ان کی حکومت کے
غسان بن عباد سے ہوئی کہ اوسکو مامون خلیفہ نے خراسان اور ما ورالنہر کا حاکم بنایا تو اسکے
حکم سے نوح بن اسد بن سامان کو حکومت سمرقند کی اور احمد بن اسد کو حکومت فرغانہ کی اور

اور ہرات کی حکومت الیاس بن اسد کو عطا کی بیچے جو تہا بیٹا اسد کا بہی کسی اور خطہ کا حاکم بنا پہر جب
غسان معزول ہوکر طاہر ذوالیمینین خراسان کا حاکم بنا تو یہہ چارون بہائی بدستور بحال رہی اور
ایسا قیام پایا کہ ان کی اولاد مدت مدید اُسی حکومت پر مقرر رہی جب سلطنت طاہریہ ضعیف
ہوگئی اور یعقوب بن لیث خراسان پر قابض ہوگیا تو خلیفہ نے فرمان حکومت ماوراء النہر کا نصر بن
احمد سامانی کے نام جاری کیا +

نصر بن احمد سامانی

یہہ پہلا بادشاہ خاندان سامانی کا ہے اِس نے اپنی سکونت سمرقند مین اختیار کی اور اپنی بہائی اسمٰعیل
کو نائب بنا کر بخارا مین مامور کیا اُسی عرصہ مین رافع نام ایک امیر نے خراسان مین قوت پائی اسمٰعیل
نے اُس سے دوستی کرکر شہر خوارزم احساناً اُس سے لے لیا اسبات پر دراندازون نے دونو بہائیون
مین دشمنی ڈالدی اور نصر کو کہا کہ ارادہ اسمٰعیل کا کل سلطنت کے لینے کا ہے اور یہہ دشمنی یہی
بڑہی کہ لشکر کشی ہوکر آپس مین جنگ ہوے آخر نصر مغلوب ہوکر معزول الریاست ہوگیا -

امیر اسمٰعیل بن احمد سامانی

اس امیر نے اپنی بہائی پر غالب آکر ماوراء النہر کی حکومت حاصل کی اور ترکستان پر حملہ کرکر وہان
کے بادشاہ کو معہ دو ہزار آدمی کی بحالت اسیری سمرقند مین لایا اسکی لشکر نے ترکستان کے
لوٹ مین اسقدر دولت پائی کہ ایک ایک سپاہی کو سوائے گہوڑون اور اسباب لوٹ کے ایک
ایک ہزار درہم نقد ملا دوسری لڑائی اسکی عمرو لیث کی ساتہہ ہوئی اور وہ اپنی گہوڑی کی تندی
کے سبب سے خود بخود اسکی قید مین آگیا اُسکی فوج کا بہی اسنے کل اسباب لوٹا اور عمرو کا بیشمار
خزانہ ایک کنوئین کے اندر سے اِسکو ملگیا عمرو کے مغلوب ہونیکے بعد خلیفہ بغداد نے حکومت
خراسان و مازندران و ملک رے و اصفہان کی بہی اسکو دیدی اُسوقت محمد بن زید علوی والی
طبرستان نے اسپر چڑہائی کی اس نے محمد بن ہارون اپنے سپہ سالار کو اُسکے مقابلہ پر مامور کیا بہت
سی لڑائیون کے بعد محمد بن زید علوی زخمی ہوکر شہید ہوا اور محمد بن ہارون اسکے حکم سے حاکم

جرجان اور طبرستان کا مقرر ہوا تہوڑی مدت کے بعد محمد بن ہارون باغی ہوگیا اور رے کی ملک پر حملہ آور ہوا یہہ خبر پاکر مکتفی خلیفہ کی حکم کے موجب یہہ خود لشکر لیکر محمد بن ہارون کی سرکوبی کو گیا اور اسکو بیدخل کرکر حکومت جرجان و طبرستان کی اپنے بہائی کی بیٹے ابوصالح کی حوالے کی آخر سال ۲۹۵ ہجری مین مرگیا یہہ بادشاہ بڑا نیک تہا دعالم فاضل قدردان رعایا پرور تہا اسکی تعریفین کتابون مین بہت لکہی ہین۔

احمد بن اسماعیل بن احمد سامانی

اسماعیل کی وفات کے بعد اسکا بیٹا احمد خلیفہ کی اجازت سے بادشاہ ہوا اور سمرقند سی بخارا مین جاکر وہان کے حاکم اسحاق اپنے چچہ کے بیٹے کو قید کرلیا یہہ حال دیکہکر مسمی پارس حاکم جرجان کا باغی ہوا جب اسنے اسپر یورش کرنیکا ارادہ کیا تو وہ بیشمار زرنقد لیکر بغداد مین گیا اور بہت سا مال دیکر خلیفہ کو راضی کرلیا خلیفہ نے اسکو امیر الامرا بنانا چاہا اسد اٹہی وہان کے اراکین کو رشک ہوا اور اوسکے غلام کی ساتہہ سازش کرکر اسکو زہر دلادیا ۲۹۸ھ مین اس امیر نے سیستان پر فتح پائی اور اسحاق کو قید سے نکالکر سمرقند کا حاکم بنایا ۳۰۰ھ مین اسنے اسحاق کو نیشاپور کی حکومت دی اور خود جرجان کو گیا وہان سے واپسی کے وقت ماہ جمادی الثانی ۳۰۱ھ پنجشنبہ کے دن ایک غلام نمکحرام کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

یہہ بادشاہ خوردسالی کی عمر مین امیر احمد بن محمد بن لیث شحنہ بخارا کی مدد سے بادشاہ ہوا اسکی بلوغت تک ابوعبداللہ محمد بن احمد وزیر مختار کل رہا اس کی تخت نشینی کے وقت اسحاق سامانی اسکے باپ کے چچہ کا بیٹا سلطنت کا دعویدار ہوا اور بخارا پر اسنے یورش کی مگر شکست کہاکر محبوس ہوا اور قید مین ہی مرگیا پہر منصور اسکے بیٹے نے مخالفت کی اسنے امیر حمویہ کو اسکی سرکوبی کو بہیجا جب وہ نیشاپور تک گیا منصور بقضائے الہی مرگیا اسکے حامی حسین بن علی و محمد بن جنید حمویہ کی قید مین آئی اور احمد بن سہیل امیر کے حکم سی خراسان کا حاکم بنا وہ چند سال

خراسان میں وہ کر باغی ہوا اور معتضد خلیفہ کو بہت سا نذرانہ دیکر خراسان کی حکومت کا فرمان
اپنے نام پر منگا لیا پہلے اس نے نیشاپور کو لیا پھر جرجان پر قبضہ کیا یہہ خبر پا کر امیر نے سعد حمویہ کو
ایک بھاری لشکر دیکر باغی کی سرکوبی کو بھیجا اس نے ایسی کوشش کی کہ احمد باغی کو گرفتار کر لایا
اور وہ بخارا کی قیدخانہ میں ہی مر گیا اسی طرح ایک شخص لیلی بن نعمان طبرستان کے حاکم قاسم
بن حسن داعی کیطرف سے مامور ہوکر جرجان پر قابض ہوا پھر دامغان کیطرف قدم بڑہایا وہاں سے
نیشاپور کو آیا ان تمام ملکوں میں اس نے خطبہ و سکہ قاسم بن حسین داعی کا جاری کیا پھر نصر نے
امیر حمویہ کو اسکے مقابلے پر بھیجا اور دونو لشکروں میں بمقام فوقان متعلق طوس کے جنگ
ہوا پہلے بخارا کی لشکر نے شکست کھائی مگر جب دشمن کی فوج لوٹ پر پڑ گئی تو بخارا کا لشکر
پھر عود کر کے دشمن پر گرا اور فتح پائی لیلی مفسد گرفتار ہوکر قتل ہوا ۳۱۳ھ میں امیر نصر کو رے
کا ملک خلیفہ نے دیا اور اس نے بذات خود وہاں جا کر رے کا انتظام کیا — اس بادشاہ کے
وقت بڑے بڑے جنگ وقوع میں آئے مگر ہر ایک جگہہ فتحیاب رہا آخر ۳۳۱ھ میں
سل کی بیماری سے تین مہینہ بیمار رہ کر مر گیا —

امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

اس امیر کی تخت نشینی کے بعد ابو الفضل امیر الامرا اسکے خوف سے بخارا سے بھاگ کر چلا
گیا اس نے پھر بلایا اور سمرقند کی حکومت اسکو دی — رے کا ملک رکن الدولہ دیلمی نے لیا
امیر نے ابو علی سپہ سالار کو فوج دیکر رے کیطرف روانہ کیا مگر وہاں پہونچکر فوج نے بیوفائی
کی اور سب کے سب رکن الدولہ کے ساتھہ ملگئی اور ابو علی نیشاپور کو چلا آیا پھر اس نے امیر
وشمگیر کو جو ایک بڑا امیر خراسان کا تھا جرجان کے لینے کو روانہ کیا اور وہ حسن فیروزان
والی جرجان کی ساتھہ جنگ کر کر ابو علی کی مدد سے فتحیاب ہوا ۳۳۳ھ میں امیر نوح نیشاپور گیا
اور ابو علی کو رے کی ملک کے طرف دوبارہ روانہ کیا اوس نے وہاں جا کر پھر رے پر قبضہ کیا اس فتح کے بعد
امیر نوح اور ابو علی کے درمیان مخالفت پیدا ہو گئی اور اس نے ابراہیم بن احمد بن اسماعیل

سامانی کو سلطنت کا دعویدار بنایا اور اسکو ساتھہ لیکر پہلے ہرے کو فتح کیا پہر خراسان
مین سکی حکومت قایم کی پہر بخارا مین آیا اور خطبہ وسکہ اوسکا جاری کیا اُسوقت امیر نوح
کو ابو علی کے ساتھہ مقابلہ کی طاقت نہ تہی اپنی جان چہپائے ہوئے پہرتا تہا چند روز کے بعد
ابو علی کی طبیعت ابراہیم سے متنفر ہو گئی اور اُسکو بخارا مین تنہا چہوڑ کر چلا گیا اُسوقت بخارا
کے علماء نے ابراہیم اور امیر نوح کی صلح کرادی اور یہہ تجویز قرار پائی کہ امیر نوح بادشاہ اور
ابراہیم امیر الامرا و سپہ سالار رہے اس تجویز کے بعد دونو بہائی لشکر لیکر ابو علی کی استیصال کو گئے
مگر شکست کہائی اور ابو علی نے دوبارہ بخارا پر قابض ہو کر امیر نوح کے بہائی ابو جعفر محمد بن نصر کو
تخت نشین کیا مگر یہہ انتظام اُسکا قائم نہ رہا کیونکہ اسوقت ابو علی کے لشکر کے لوگ امیر نوح کی سات
ملکر ابو علی کی مارنے پر مستعد ہو گئے تہے اِسلئے وہ جان بچاکر جغانیان کو چلا گیا جب امیر نوح نے
میدان خالی پایا بخارا مین آیا اور اپنے چچا ابراہیم اور دو اپنے حقیقی بہائیون کو اندہا کر کے حکومت
پر مستقل ہوا سنہ ۳۴۳ھ مین پہر امیر نوح ابو علی پر مہربان ہوا اور اسکو فوج دیکر سلاطین دیالمہ کے
مقابلے پر مامور کیا خراسان کی حکومت اُسکو دی مگر یہہ عزت اُسکی امیر وشمگیر کو پسند نہ آئی
اور امیر کو ابو علی کیطرف سے بدظن کر کے خراسان کی حکومت سے اوسکو معزول کرایا اِسلئے ابو علی
رکن الدولہ دیلمی کے پاس چلا گیا اور اُسکے ذریعہ سے فرمان حکومت خراسان کا خلیفہ مطیع سے
حاصل کر کے خراسان مین آیا اور خطبہ و سکہ خلیفہ کے نام کا بہ نیابت اپنی جاری کیا سنہ ۳۴۳ مین
تیرہ برس کی حکومت کے بعد ماہ ربیع الآخر امیر نوح مرگیا۔

امیر عبد الملک بن نوح سامانی

امیر نوح کے مرنے کے بعد عبد الملک بادشاہ ہوا مگر اُسکی سلطنت کو سات برس تک قیام
رہا سنہ ۳۵۰ھ ہجری مین یہہ گہوڑے سے گر کر مرگیا اُسکے وقت مین سلاطین دیالمہ اور اُسکی بڑی بڑی
جنگ ہوئی اور خراسان کے ملک مین سخت وبا وقوع مین آئی۔

امیر منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

عبد الملک کے مرنے کے بعد بعض امرا کا یہہ ارادہ تہا کہ اسکو جو نوجوان تہا بادشاہ بنائین اور بعض اسکے چچا کیطرف مائل ہوتے تہی آخر سب نے امیر الپتگین حاکم خراسان سے اسباب مین استصلاح کی مگر ادہرکے جواب آنے سے پہلے ہی سب نے متفق ہو کر اسکو بادشاہ بنایا جب الپتگین کا جواب آیا تو اسکی رائے ان کے برخلاف معلوم ہوئی اس لئی امیر منصور الپتگین سے ناراض ہو گیا اور باہم عداوت قائم ہوئی اور الپتگین رنجیدہ ہو کر اپنے چار ہزار خاص سوار کے ساتہہ خراسان سے غزنی کو چلا آیا اور حاکم غزنی پر غالب آ کر غزنی مین علیحدہ حکومت قایم کر بیٹہا امیر منصور نے چند بار فوج الپتگین کے مقابلہ پر بہیجی مگر کامیاب نہوا — اس امیر نے رکن الدولہ شاہ دیالمہ پر بہی لشکر بہیجا اور فتحیاب ہو کر ڈیڑہ لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ اس سے خراج لینا مقرر کیا اور عضد الدولہ دیلمی کی لڑکی اپنی نکاح مین لی آخر پندرہ سال بادشاہت کر کے سنہ ۳۶۵ مین مر گیا —

ابو القاسم نوح بن منصور بن نوح سامانی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد امیر الپتگین حاکم غزنی مر گیا اور سبکتگین اوسکا وفادار غلام جانشین ہوا جرجان مین امیر وشمگیر مر گیا اور شمس المعالی قابوس بن وشمگیر نے جرجان و طبرستان مین حکومت پائی سنہ ۳۶۳ مین رکن الدولہ دیلمی مر گیا عضد الدولہ اوسکا بیٹا عراقین کے تخت پر بیٹہا اور اوس نے چاہا کہ فخر الدولہ اپنے بہائی کو گرفتار کرے مگر وہ بہاگ کر قابوس کے پاس چلا آیا عضد الدولہ نے اپنے بہائی موید الدولہ کو بہت لشکر دیکر فخر الدولہ کے جنگ کے لئے بہیجا اور استر آباد کے پاس لڑائی ہوئی عند المقابلہ فخر الدولہ اور قابوس نے شکست پائی اور مدد امیر نوح سے طلب کی اس نے ابو الحسین تاش خراسان کے حاکم کو انکی مدد کو بہیجا اسکے جانے سے موید الدولہ شہر مین محصور ہوا خراسانیون نے مدت مدید تک شہر کا محاصرہ رکہا جب محصور بہت تنگ ہوئے ماہ رمضان مین شہر سے باہر نکلے اور ایسی لڑے کہ خراسانی اپنا خزانہ و اسباب چہوڑ کر بہاگے اور نیشاپور مین آ کر دم لیا امیر نوح نے دوبارہ اس مہم پر ابو الحسین سپہ سالار کو مامور کیا مگر وہ روانگی سے پہلے ہی سیجور کی غلامون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور یہہ مہم توقف مین ہی کچہہ مدت کے بعد

عضد الدولہ و موید الدولہ شاہان دیالمہ مرگئے اور فخر الدولہ جانشین ہوا اُسوقت ابو الحسین
تاش نے امیر نوح سے ناراض ہوکر بامداد فخر الدولہ کے خراسان پر حملہ کیا اگرچہ پہلے فتحیاب ہوا مگر
پہر بہت بُری حال سے نکالا گیا اور خستہ حال ہوکر جرجان مین فخر الدولہ کے پاس چلا گیا اور وہان ہی
مرا چند سال کے بعد جب ابو الحسین سیمجور خراسان کا حاکم مرگیا تو اُسکے بیٹے ابو علی نے امیر نوح سے
باغی ہوکر بقراخان بادشاہ ترک کو ماوراء النہر کی تسخیر کے لئے بُلا بہیجا اور وہ بہت سا لشکر لیکر چڑھ
آیا امیر نوح نے اسکے مقابلہ پر پے در پے شکستین کہائین اور سلطنت سے نا امید ہوکر بخارا سے بہاگ
گیا اُسوقت فایق امیر الامراء نوح کا نمکحرام ہوکر دشمن سے ملگیا اور بقراخان بخارا مین آکر تخت
نشین ہوا اور فایق کو بلخ کے انتظام کے لئے مامور کیا امیر نوح نے جب سُنا کہ فایق بخارا سے
چلا گیا اور بقراخان تنہا بخارا مین ہی یہہ ہی جیحون سے اوترکر بخارا کو روانہ ہوا اسکے آنے
کی خبر پاکر ہزارون آدمی رعایا مین سے اسکی امداد کو آ پہونچے اور بقراخان کو تاب مقابلہ کی نرہی
اور بخارا سے نکلکر اپنی ولایت کو چلا گیا بخارا کا تخت دوبارا امیر نوح نے پایا یہہ بات سُنکر
ابو علی اور فایق دونو نمکحرامون نے باہم ملکر چاہا کہ امیر نوح کو پہر سلطنت سے بیدخل کرین اس لئے
اونہون نے خود بہی بہت فوج جمع کی اور فخر الدولہ اور شمس المعالی قابوس سے بہی مدد منگوائی
اور مستعد جنگ کے ہوئے امیر نوح نے امیر سبکتگین شاہ غزنین کو اپنی مدد پر بلایا اور فریقین مین
سخت محاربہ وقوع مین آیا آخر امیر محمود بن سبکتگین نے فتح پائی اور دونو نمکحرام جرجان کو بہاگ
گئے امیر نوح نیشاپور مین امیر محمود بن سبکتگین کو غزنین کیطرف رخصت کر دیا امیر محمود کے
تنہا رہجانے کے وقت ابو علی و فایق پہر نیشاپور پر حملہ آور ہوئے اور محمود کو شکست دیکر نیشاپور
پر قبضہ پایا یہہ خبر پاکر امیر سبکتگین دوبارا نیشاپور مین آیا ابو علی و فایق شکست کہاکر بہاگے مگر
امیرونے انکا پیچہا نہ چہوڑا جب اونہون نے جانا کہ اب جان کا بچانا مشکل ہے تو مطیع ہوکر حاضر
ہوگئے امیر نوح نے فایق کو قید کر لیا ابو علی کا قصور معاف کیا اور حکم دیا کہ جرجانیہ مین سکونت
پذیر ہو وہ جب وہان پہونچا حاکم الطلب امیر سبکتگین کے پہر بخارا مین بلایا گیا اور امیر سبکتگین

کے پاس پہونچ گیا اور وہان ہی مر گیا اور فائق قید سے بہاگ کر کاشغر کے حاکم کے پاس چلا گیا
اور اوسکی سفارش اور امیر سبکتگین کی منظوری سے پہر حکومت سمرقند کی اوسکے سپرد
ہوئی آخر امیر نوح ۳۸۷ھ مین مر گیا—

ابو الحارث منصور بن نوح بن منصور ثانی

اس بادشاہ کے عہد مین فائق سفر جسکے سپرد سبکتگین کی تجویز سے سمرقند کی ایالت و ولایت
ہوئی تہی کل مختار سلطنت کا مقرر ہوا اوس نے بکتوزون اپنے بہائی کو خراسان کا حاکم بنایا چونکہ
خراسان اوس سے پہلے محمود بن سبکتگین کی حکومت مین تہا اس سبب سے محمود نہایت ناراض ہوا مگر
بسبب اسکے کہ ناصر الدین سبکتگین مر گیا تہا اور اپنے بہائی اسمعیل کے ساتہ اوسکی دشمنی بہی چہڑی تہی
خاموش رہا اور در باب بحالی حکومت اپنی کے امیر کی خدمت مین عرضیان بہیجین مگر کچہ جواب
باصواب نہ پایا آخر وہ لشکر لیکر نیشاپور کو جہان بکتوزون تہا روانہ ہوا اوسکے پہونچنے سے اول بکتوزون
نیشاپور سے بہاگ گیا اور عرضی اس خبر کی امیر کی خدمت مین لکہہ بہیجی امیر بذات خود نیشاپور کو گیا
محمود نے اپنے ولی نعمت کے ساتہ مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا اور شہر خالی چہوڑ گیا امیر شہر مین داخل
ہوا رعایا شہر کی جو بکتوزون کے ظلم سے سخت ناراض تہی امیر کی خدمت مین آکر دادخواہ ہوئی
امیر نے بکتوزون پر سخت عتاب کیا اسلیے فائق اور بکتوزون کا مزاج امیر کی طرف سے برگشتہ
ہو گیا اور امیر کو دعوت کے بہانے اپنے گہر بلا کر اندہا کر دیا اور عبد الملک امیر کے بہائی طفل خورد
سال کو مسند نشین کیا یہ خبر پا کر محمود لشکر لیکر نیشاپور پر جا پہونچا فائق و بکتوزون مقابلہ مین آئے
اور شکست کہا کر بخارا کو بہاگ گئے وہان جا کر فائق مر گیا اور سلطنت مین کمال بے انتظامی
ہو گئی اوسوقت ایلک خان والی کاشغر ماوراء النہر مین داخل ہوا اور مشہور کیا کہ بہ رعایت حق
ہمسایگی اس سلطنت کے انتظام کے لیے آیا ہون مگر بخارا مین داخل ہوتے ہی بکتوزون
کو قید کر لیا امیر عبد الملک کو گرفتار کر کے اوزکند کو روانہ کیا ۳۸۹ھ مین دولت سامانی کی ختم
ہوئی اگرچہ اس کے بعد ابو ابراہیم منتصر اسمعیل بن نوح سامانی نے سلطنت کے حصول کے لیے

بہت کوشش کی مگر کچھہ فایدہ نہوا۔

گیارہوان چمن — ملوک خاندان غزنویہ کے بیان مین

اس خاندان کی بنیاد امیر الپتگین سے قایم ہوئی جو امیر نوح سامانی کے وقت خراسان کا حاکم تھا اور امیر منصور کے وقت خراسان سے غزنی مین آیا اور علیحدہ ریاست قایم کی جب وہ مرگیا تو کوئی وارث نہ تھا اراکین نے مشورت کر کر **امیر ناصر الدین سبکتگین** الپتگین کے ترکی غلام کو تخت نشین کیا اسکے وقت غزنی کی سلطنت نے ترقی پائی پے درپے فتوحات نصیب ہوئین پہلے اسنے بست کا علاقہ فتح کیا پھر قصدار کا ملک لیا اور ہند کیطرف بارادہ غزا قدم بڑہایا اسطرف سے جے پال لاہور کا راجہ مقابلہ پر آیا اور لڑائی مین شکست کہائی ناصر الدین نے فتحیاب ہوکر اسکو پھر تاج بخشی کی اور مقرر ہوا کہ جیپال ایک کروڑ دینار زر سرخ اور پنجاہ زنجیر فیل خراج دی اور قلعہ کوہستانی ملک سے دست بردار ہو جیپال یہہ خراج بادشاہ کو دینا کرکے قید سے رہا ہوا اور سلطانی معتمد اور نقد کے ادا کرنے کے لئے اپنے ساتھہ لاہور لے آیا مگر لاہور پہونچکر نیت اسکی بدل گئی اور سلطانی معتمدون کو قید کر کر لکھہ بھیجا کہ اگر بادشاہ میرے اسیر جو بطور یرغمال چھوڑ آیا ہون بھیجدے تو شاہی معتمدون کی رہائی ہو سکتی ہے یہہ خبر پاکر سبکتگین غضب مین آیا اور برق کی طرح داخل علاقہ جیپال کے ہوکر لول لمغان کو لوٹا پھر آگے بڑہکر دریاے سندہ تک اوسکی تمام رعایا کو برباد کیا خاک مین ملادیا جیپال نے کل ہند کے راجون سے مدد منگوائی اور بڑی جمعیت کے ساتھہ میدان مین پہونچا مگر جنگ کے وقت شکست کہائی لاکھون روپیے لوٹ مسلمانون کے ہاتھہ آئی اس مہم سے فارغ ہوکر سلطان امیر نوح سامانی کی مدد کے لئے خراسان کو گیا اور اُس سلطنت کے دشمنون کو سخت سزا دی آخر ۳۸۷ھ ہجری مین مرگیا۔

امیر اسماعیل بن سبکتگین

باپ کے مرنے کے وقت اوسکی یہہ خدمت مین تہا جب وہ مرگیا یہہ تخت نشین ہوا محمود

سبکتگین کے بڑے بیٹے نے جو خراسان کا حاکم تہا اسکے نام خط لکہا کہ تیری چہوٹی عمر ہے سلطنت کے کام کو انجام دینا تیرا کام نہین ہے غزنین کا تخت میرے حوالے کردی خراسان کی حکومت لے لی باپ کا خزانہ و مال و اسباب جسقدر ہو نصف نصف باہم تقسیم کرلی اور جنگ سے درگذر اسماعیل نے اس خط پر کچہہ لحاظ نہ کیا اس لئے محمود فوج لیکر غزنین پر چڑہ آیا اور فتح پاکر تخت نشین ہوا بہائی کو بعزت و آبرو بلخ کو روانہ کیا *

سلطان محمود بن سبکتگین غازی غزنوی

محمود کی تخت نشینی کے بعد جب غزنی کی سلطنت کو کمال رونق ہوئی تو خلیفہ القادر باللہ نے خلعت سلطانی کا اسکو بہیجا اور سیف الدین یمین الدولہ کا خطاب بخشا یہہ بادشاہ مسلمان بادشاہو مین بڑا شجاع و دلیر و صاحب ہمت غازی مشہور ہے اسکے وقت غزنوی سلطنت وسیع ہوئی یہہ دریا ہمین جو یہہ بادشاہ دشمنوں پر کرتا رہا سب مین فتحیاب رہا۔ اوّل یہہ سیستان پر قابض ہوا اور وہان کی بادشاہت کو مغلوب کیا۔ دوسرے راجہ بہٹیہ نے جسکا قلعہ بیکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب کی طرف تہا بغاوت کی اس نے بذات خود اسپر چڑہائی کی اور قلعہ فتح کیا راجہ اپنے آپ خنجر کہا کر مرگیا۔ تیسری لڑائی اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتہہ بمقام پشاور ہوئی اور راجہ شکست پاکر مقید ہوا۔ چوتہی پشاور کی فتح کے بعد سلطان نے ہند کو قدم بڑہایا اور قلعہ بہٹنڈہ جاکر فتح کیا مال و دولت بہت سا لیا اس فتح کے بعد سلطان غزنی مین آیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے چہوڑا اور دوبارا تاج بخشی کی مگر راجہ جب لاہور پہونچا غیرت کے مارے آگ مین جلکر مرگیا اور انگپال اوسکا بیٹا جانشین ہوا۔ پنجم بڑی بہاری لڑائی محمود کی ایلک خان والی ماوراالنہر کے ساتہہ ہوئی مجمل حال اسکا یہہ ہے کہ پہلے ان دونو بادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور لڑکی ایلک خان کی محمود کے نکاح ازدواج مین آ چکی تہی مگر جبکہ دنون مین کہ محمود ہندوستان کو گیا ایلک خان نے میدان خالی پاکر خراسان پر قبضہ کرلیا محمود یہہ خبر سنکر فوراً غزنین مین آیا اور لشکر جمع کرکر خراسان

مین جا پہونچا ایلک خان کے سپاہ سالارون اور فوج کو مار کر خراسان سے نکالدیا دشمن کا سات سو
اسیر قید مین لیا پھر ایلک خان نے بذات خود لشکر لیکر ماوراء النہر سے آیا اور لڑائی مین شکست پاکر
بھاگا محمود نے اسکو اپنا باعتبار بنایا خراج سالیانہ پھر مقرر فرمایا — چھٹے حملہ محمود کا ملتان پر ہوا
اور وہان جاکر اس نے ابو الفتح ملتان کے حاکم کو سیدھا کیا گذشتہ سالون کا خراج اس سے لیا —
ساتوین اسی سفر مین مقابلہ محمود کا راجہ انندپال بن جے پال والی لاہور کے ساتھ ہوا اور وہ شکست
کھاکر کشمیر کو بھاگ گیا — **آٹھوین** ۳۹۹ھ ہجری مین سلطان نے ہندوستان کو کوچ کیا
انندپال راجہ لاہور بہ ممانعت پیش آیا اور راجہ اجین و کالنجر و دہلی و اجمیر و قنوج وغیرہ سے مدد طلب
کی اور سب نے بلا تامل اپنی فوجین و خزائن انندپال کی مدد کو بھیدیے فوج کثیر دیکھکر محمود گھبرا گیا
اور چالیس روز تک برابر دونو لشکر ایک دوسرے کے روبرو پڑے رہے اسی عرصہ مین قوم
کھکڑ و پہاڑی دہقان ہند بھی انندپال کی مدد کو آ پہونچی اور جمعیت ہندؤن کی چار لاکھ
کے قریب ہوگئی کئی ہزار ہاتھی اور کئی ہزار منجنیق ان کے علاوہ تھی محمود کے ہمراہ صرف
بارہ ہزار سوار جرار جانفشان تھے محمود نے اپنی فوج کے گرد خندق کھود کر پانی چھوڑ دیا
اسلئے کہ دشمنون کا حملہ اسپر صرف ایکطرف سے ہو چالیس دن کے بعد جب محمود نے دیکھا کہ دشمن
ابتدا لڑائی کی نہین کرتے اور توقف مین جمعیت انکی زیادہ ہوتی جاتی ہے تو اسنے چار ہزار
سوار کو ہندؤن پر حملہ کرنیکا حکم دیا وہ جب حملے آور ہوئے تو قوم کھکڑ کوہستانی کفار ایسی
تیزی کے ساتھ ان کے مقابل ہوئی کہ محمود کے سوارون مین سے نصف سے زیادہ کام آگئے محمود نے
اور سوار ان کی مدد کو بھیجے انپر اسقدر ہندو جمع ہوگئے کہ وہ ہندؤن کی کثرت مین دکھائی
نہین دیتے تھے یہہ حال دیکھکر محمود فتحیابی کیطرف سے نا امید ہوگیا مگر اپنے کل لشکر کو آگے
بڑھنے کا حکم دیا جب لڑائی خوب گرم ہوئی نہایک ایک تیر بحکم تقدیر انندپال کے ہاتھی کی
پیشانی مین ایسا لگا کہ مغز تک پہونچ گیا ہاتھی میدان سے الٹا بھاگا کیطرح روکنے سے نرکا
ہندؤن نے جب راجہ کو بھاگتے ہوئے دیکھا سب کے سب بھاگ نکلے محمود نے انکا تعاقب کیا

اور ہزارون کو مارا تمام سامان خزانہ ہندوٗن کا لے لیا اس فتح کے بعد محمود قلعہ بہیم ونگر کوٹ
یعنے کانگڑہ کو گیا پہلے قلعہ کانگڑہ کا فتح کیا پہر جوالا دیوی کے مندر مین پہونچا پوجاریون نے نعوذ
سنکے دروازے کہول دئیے محمود نے اُس مین داخل ہوکر وہان کا بڑا خزانہ اپنے قبضہ مین کرلیا سات
لاکہہ دینار طلائی سات سو من سونا اور چاندی کی اینٹین دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی
بیس من جواہرات مونگا ہیرا لعل موتی نیلم سبزہ زمرد بہیم سین کے وقت کا اس مین تہا یہہ مال
لیکر محمود غزنین چلا گیا — نوین سنہ ہجری مین محمود پہر ہند کو آیا اور ملتان پہونچکر ابو الفتح
والی ملتان کو قید کرکر اپنے ساتھہ لے گیا — دسوین سنہ مین محمود نے کوہ غور پر چڑہائی
کی اور فتح پاکر محمد سوری اور حسن اسکے بیٹے کو قید کرلایا — گیارہوین مہم فتح غرجستان ہے
اس مین محمود قوم شار پر فتحیاب ہوا اور ابو النصر قوم شار کا بادشاہ پکڑا آیا بارہوین
سنہ مین پہر محمود ہند کو آیا اور شہر تہانیسر کو لوٹ کر جلادیا ہزارون بتخانہ جو وہان موجود
تہے گرادیئے بیشمار ہندو مرد و عورتین قید کرکر غزنی کو لیگیا — تیرہوین مہم فتح خوارزم
ہے اسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ابو علی بن مامون حاکم خوارزم کا محمود کا بہنوئی تہا جب وہ مرگیا اسکا
بہائی مامون بن مامون حاکم ہوا سلطان نے اسکو لکہا کہ تم خوارزم مین خطبہ میرے نام کا پڑہا کرو مامون نے
منظور کرلیا مگر اسکے دربار کے امیر اسکے برخلاف ہوگئے اور پوشیدہ اُسکو مار دیا یہہ خبر پاکر محمود بڑے
فوج لیکر خوارزم گیا اور ینالتگین سپہ سالار خوارزم کو جو بانی فساد تہا شکست دیکر محبوس و مقتول کیا
چودہوین حملہ قنوج ہے اس سفر مین محمود سنہ کے آغاز مین ایک لاکہہ بیس ہزار سوار جرار ساتہ
لیکر پہلے پشاور مین آیا پہر پہاڑ کے رستے کشمیر پہونچا راجہ کشمیر نے اطاعت منظور کی اور راہ بر سلطان
کے ساتہہ کردیے سلطان بڑے بڑے مشکل گذار پہاڑون سے گزر کر ایک بلند پہاڑ پر پہونچا
وہان بڑی آبادی اور مستحکم قلعہ بنا ہوا تہا راجہ وہان کا سلطان کی ہیبت کے موجب مسلمان ہوا وہان
سے گزر کر سلطان قلعہ مندر یاسنتو کہہ پر پہونچا راجہ وہان کا ہندو کلچند نام تہا وہ مقابلہ پر
آیا اور سخت لڑائی ہوئی نتیجا پچاس ہزار ہندو مارا گیا اور راجہ نے خودکشی کی مسلمانون نے شہر مین

داخل ہوکر شہر لوٹ لیا بڑی بڑی عالیشان عمارتیں گرادین اوس شہر مین ایک بڑا بت خانہ تہا دو بت اوس مین سونے کے تہے ایک بت کی دونو آنکہون مین دو یاقوت گران قیمت قیمتی پنجاہ پنجاہ ہزار دینار زر سرخ کے تہے دوسرے بت کی ایک آنکہہ مین یاقوت ازرق چارسو مثقال کے وزن کا تہا اور سونا دونو بتون کا آٹہہ ہزار آٹہہ سو مثقال چارسو بت اوس مین چاندی کے بنے ہوئے تہے سلطان نے وہ تمام دولت لشکر پر تقسیم کردی اور مکانات کو آگ لگا دی آخر یہہ پہاڑی سفر بکمال تکلیف طی کرکر شعبان کی تیسری سنہ سلطان قنوج مین یکایک جا پہونچا جاتے ہی شہر کو گہیر لیا اور دریای گنگ کے کنارے سات قلعہ سنگین بنے ہوئے تہے سلطان نے ایک ہی روز مین وہ ساتون فتح کئے شہر مفتوح کرکر لوٹ لیا راجہ نے بحالت ناچاری اطاعت منظور کی اور جان و مال سے امان پائی تین روز کے بعد اوسکا شہر و خزانہ اسکو دیدیا وہان سے سلطان قلعہ جنبدپال کیطرف گیا اور اسکو فتح کیا وہان سے لوٹ کر سلطان متہرا مین آیا شہر کو غارت کرکر ہزارون بت خانے جو وہان بنے ہوئے تہے برباد کئے اور بڑی دولت لیکر غزنین پہونچا اور ایک عالیشان مسجد غزنین مین بنوائی — پندرہوان حملہ سلطان کا ہند پر سنہ ۴۱۳ھ مین راجہ انند کالنجر کے حاکم کی سرکوبی کے لئے ہوا کیونکہ اس راجہ نے باتفاق اور راجون کے راجہ قنوج پر بعلت اطاعت سلطان کے یورش کی تہی اس نے سلطان کو اپنی مدد پر بلایا تہا سلطان اسکی تحریر پہونچتے ہی فوراً چڑہ آیا مگر اسکے پہونچنے سے اول ہی راجہ قنوج کا قتل ہوچکا تہا سلطان نے راجہ کالنجر کے شہر کو گہیر لیا اور اسکے ملک مین بڑی بڑی خرابیان کین تمام علاقہ برباد کردیا مگر اس مہم کو بسبب کسی امر ضروری کے ناتمام چہوڑ کر چلا آیا — سولہوان حملہ سلطان کا راجہ جیپال ثانی یعنی ترلوچن پال بن جیپال والی لاہور پر ہوا اس جرم مین کہ اس نے مہم قنوج مین راجہ کالنجر کی مدد کی تہی اور سلطان کیطرف سے باغی ہوگیا تہا سلطان نے لاہور پہونچکر شہر کو مفتوح کیا رعایا کو لوٹ لیا عمارتین مسمار کردین راجہ خوف کے مارے کالنجر کو بہاگ گیا اس روز سے کل علاقہ پنجاب کا جو تہا غیر تک غزنین کی قلمرو کے ساتہہ شمار ہوا اور چہاونی مسلمانی فوج کی لاہور مین معہ ناظم و سپہ سالار قایم ہوگئی سترہوان حملہ سلطان کا

سومنات پر ہوا یہہ ایک بڑا مندر ہندون کا حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلے پر واقع تہا ہر چاندرات
ہندو وہان ایک لاکہہ سے زیادہ جمع ہوتے بروین روز پچاس لاکہہ تک اجتماع ہوتا خزانہ نقد
سونا چاندی جواہرات وہان اسقدر تہا کہ کسی بادشاہ کے خزانہ مین نہوگا ہزار برہمن وہان پوجاری و
خدمتگزار تہے دو ہزار گانو اُسکے مصارف کے لئے راجون کیطرف سے وقف تہے بڑے بڑے بتکے سر پر دو سو
من وزنی سونے کے زنجیر لٹکتے تہے جسکے ساتہہ ایکسو من کا گہنٹہ تہا تین سو حجام تین سو قوال پانسو خوب
صورت عورت ناچنے اور گانے والی دخلیفہ دار حاضر رہتے مندر کا مکان بڑا سنگین لاکہون روپیہ کے
تیاری کا تہا کروڑون روپیہ کا جواہرات بتخانہ کی دیوارون مین نصب تہا محمود ملتان کے رستے سومنات
کو گیا رستے مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صدہا بتخانے گرائے جب وہان پہونچا بڑی فوج
مندر کی دیوارون پر محافظ دیکہی اُنکو محمود کی فوج نے تیر برسا کر مار دیا اور سیڑہیان لگاکر
دیوارون پر چڑہ گئے مگر مندر کے اندر کی فوج کمال جانفشانی کے ساتہہ لڑتی تہی مسلمانون کو
دیوارون سے اوترکر مندر مین جانے نہین دیتے تہے تین روز یہی حال رہا اتنے روز مین باہر سے
بہی ہزارون ہندو اس مندر کی حامی آپہونچے اور بڑا اجتماع ہوکر لڑائی شروع ہوئی قریب تہا کہ
مسلمان بہاگ نکلین یہہ حال دیکہہ کر محمود نے اپنے لشکر کو مذہبی باتین کہہ کر لڑنے پر مستعد
کیا اور وہ ایسی لڑے کہ ہندو بہاگ گئے محمود نے مندر مین داخل ہوکر قتل عام شروع کی تمام بت
توڑے جب بڑے بت کے توڑنے کی نوبت آئی ہندون نے بڑی زاری کی اور کہا کہ سلطان
اس بت کے ہم وزن ہم سے جواہرات لی لی مگر اسکو بدستور رہنے دے سلطان نے نمانا اور اپنے ہاتہہ
سے گرز مار کر اسکو توڑا اُسکے پیٹ سے اسقدر جواہرات نکلی کہ اسکے وزن سے کئی حصے زیادہ تہی یہہ بڑا
بت سفید پتہر کا بنا ہوا تہا پانچ گز لمبا تین گز زمین کے اوپر اور دو گز زمین کے اندر اسکے ٹکڑے
غزنین مین بہیجے گئے اور حکم ہوا کہ جامع مسجد کی سیڑہیون کے آگے ڈال دیے جائین بیس لاکہہ درہم
طلا اور بیشمار سونا غیر مسکوک اور چہپن ستون بتخانہ کے طلائی مرصع بالماس و یاقوت وغیرہ
الغرض دولت محمود کے ہاتہہ آئی پچاس ہزار سے زیادہ ہندو مقتول ہوئے اس فتح کے بعد

سلطان غزنین کو سالم وغانم لوٹ آیا اٹھارہوین مہم سلطان کی رے کے ملک پر ہوئی
وہان جاکر اس نے تمام ملک اپنے قبضہ مین کیا مجد الدولہ بن فخر الدولہ دیلمی کو قید کرکر غزنین کو بہیجدیا
وہان سے جب یہہ غزنین مین آیا دو سال تک سوء القنیہ کی بیماری سے بیمار رہکر ۴۲۱ھ مین مرگیا
اسکی تاریخ وفات مندرجہ کتاب گنج تاریخ یہہ ہے

قطعہ تاریخ —

زین دہر چو رفت خوش بخت	محمود شہ مبارک آئین
تاریخ وصال او بسرور	فرمود خرد امیر حق بین ۴۲۱

ایضاً قطعہ تاریخ

رفت چون از جہان بخلد برین	شاہ ذی جاہ غازی مسعود
سال تاریخ رحلتش بسرور	گفت سلطان فی بن حق محمود

سلطان محمد بن محمود غزنوی

محمود کے مرنے کے بعد اسکی وصیت کے موجب محمد تخت نشین ہوا اسوقت مسعود بڑا بہائی
اسکا عراق عجم کا حاکم تہا باپ کے مرنے کی خبر سنکر پہلے اصفہان پر قبضہ کیا پہر خراسان مین آیا
اور محمد کے نام اس مضمون سے خط لکہا کہ بلاد وجبال طبرستان وغیرہ جسقدر صوبے مینے اپنی تلوار سے
مفتوح کئے ہین وہ مجہکو دیدو اور خطبہ مین میرا نام اپنے نام سے مقدم لکہو سوائے ان دو
خواہشون کے اور کوئی خواہش مجہکو نہین ہے محمد نے اس خط کا جواب ندیا اور چچا یعنی یوسف
بن سبکتگین کو فوج دیکر مسعود کے مقابلے پر مامور کیا خود بہی اُسکے پیچہے غزنین سے باہر نکلا
مگر باہر نکلتے ہی تمام امراؤ اور فوج کے افسر اس سے پہر گئے علی خویشاوند و یوسف بن سبکتگین
و امیر حسنک میکائیل وزیر نے اسکو قید کرلیا اور مسعود کے استقبال کو گئے نیشاپور مین پہونچتے
ہی مسعود نے انکو قید کرلیا امیر حسنک میکائیل کی نسبت حکم دیا کہ اسکو اولٹا ٹانگ دو وقتیکہ
مرنجائے مت اوتارو علی خویشاوند قتل ہوا یوسف کو قید مین رکہا اور خود مسعود نے غزنی مین
پہونچکر محمد کو اندہا کردیا اور باپ کے تخت پر تخت نشین ہوا *

سلطان مسعود بن محمود غزنوی

اِس بادشاہ نے جب تخت پایا احمد بن حسن میمندی کو وزیر بنایا ناظم خوارزم کو ماوراالنہر کے
فساد کے رفع کرنے کے لئے مامور کیا ناظم خوارزم نے پہلے بخارا مین جاکر شہر مفتوح کیا پہر سمرقند
گیا وہان علی تگین والی ماوراالنہر مقابلہ پیش آیا اور التونتاش والی خوارزم مارا گیا اور دونو
لشکرون مین صلح ہوگئی سنہ ۴۲۳ھ مین رے کے ملک مین بغاوت ہوئی صوبہ لاہور بہی خودسر
ہوا احمد بن حسن وزیر مرگیا ابونصر احمد بن محمد وزیر بنا فوج جابجا مامور ہوئی سنہ ۴۲۶ھ مین سلطان نے طبرستان
وجرجان پر چڑہائی کی اور مفسدون کو سزا دی اسی سال مین سلجوقی قوم نے خراسان مین غدر مچایا
مگر مسعود نے اونکا کچہہ خیال نہ کیا اور ہندوستان کیطرف چلا آیا اسکے پیچہے سلجوقیون نے بہت قوت
حاصل کرلی علاء الدین ابن کاکویہ نے رے مین خروج کیا ابوکالنجار مفسد نے طبرستان لے لیا مسعود
نے ہند مین آکر ہانسی کے قلعہ کو محاصرہ کیا فتح کرکر بہت سا مال لیا مندر گرائے بت توڑے واپسی کے
وقت مجدود اپنے بیٹے کو پنجاب وملتان وہانسی کا حاکم بنایا غزنی مین جاکر سنا کہ طغرل بیگ و
چغر بیگ سلجوقی نے خراسان کی بہت سے علاقے دبا لئے ہین یہہ خبر پاکر وہ بلخ تک گیا اور حکم دیا
کہ سردی کے موسم کے بعد سلجوقیون پر مہم ہوگی اب یہہ مہم ملتوی رہے یہہ کہکر واپس آیا پہر خبر
آئی کہ داؤد سلجوقی سرخس سے آکر بلخ پر حملہ کرنا چاہتا ہے ناچار مسعود پہر بلخ کو گیا اور چند معرکون
مین دشمنون کے ساتہہ لڑا مگر ایسا بیدل ہوا کہ مہم کو ناتمام چہوڑ کر واپس آیا اپنے بیٹے مودود کو
بلخ کی حکومت دی غزنین مین پہونچکر اس نے بہت سے امرا کیطرف سے بدظن ہوکر انکو قید کیا بہت سے
قتل کئے ابونصر وزیر کو مودود کے پاس بلخ کو بہیجدیا اور خود تمام دولت ومال اندوختہ سلطان محمود
کا اونٹون پر لادکر ہندوستان کو روانہ ہوا اسکی ان حرکات سے لوگ حیران تہے کہ آیا یہہ کیا کرتا ہے
ہند کی روانگی کے وقت اِس نے اپنے بہائی محمد نابینا کو معا اسکے تین بیٹون احمد وعبدالرحمن
وعبدالرحیم کی اپنے ساتہہ لے لیا جب دریای سندہ اترا خزانچی اور خاص غلام اس سے برگشتہ ہوگئے
اور انہون نے خزانہ لوٹ لیا محمد نابینا کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اور مسعود کو قلعہ گیری مین

قید کردیا محمد نے اپنے بیٹے احمد کو سلطنت عطا کی اُسکے حکم سے یوسف بن سبکتگین اور علی خویشاوند
کے بیٹون نے قلعہ مین جاکر سلطان کو شہید کردیا نو برس گیارہ ماہ اس نے سلطنت کی ۴۳۱ھ
مین مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد پشاور کا علاقہ محمد کی فوج نے لوٹ لیا اس سے اور اسکے بیٹے
سے کوئی نہین ڈرتا تہا یہہ خبر جب مودود مسعود کے بیٹے نے بلخ مین پائی فوراً غزنی آیا ادہر سے
محمد مکحول اور احمد مفسد فوج کو ساتہہ لیکر غزنین پہونچے باہم سخت لڑائی ہوئی آخر مودود نے
فتح پائی محمد اپنے دو بیٹون احمد و عبد الرحمان کے ساتہہ قتل ہوا علی خویشاوند اور یوسف کے بیٹے
اور توشتگین بہی مقتول ہوئی عبد الرحیم تیسرا بیٹا محمد کا جو اس فساد مین نہ تہا قتل سے محفوظ رہا

مودود بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود نے جب سلطنت پائی اسکا بہائی مجدود اسکے برخلاف ہند و پنجاب مین الگ
اپنی سلطنت قایم کربیٹہا اس لئے مودود نے اپنی فوج لاہور کو روانہ کی اور خود بہی گیا مگر
قبل مقابلہ کے عید کے روز مجدود برگ مفاجات مرگیا اور ہند کے صوبون پر بہی مودود کا
تسلط ہوگیا غزنی مین واپس آکر اس نے ماوراء النہر کے حاکم کو اپنا مطیع کیا اور ایک لشکر جرار سلجوقیون
کے جنگ کے لئے خراسان کو مامور کیا ادہر سے الپ ارسلان چقر بیگ کا بیٹا مقابلہ پیش آیا اور
باہم لڑائی ہوکر غزنوی فوج کو شکست ہوئی اسلئے سلجوقی قندہار تک ملک کو غارت کرتے
ہوئے چلے آئے مودود نے دوبارہ فوج جمع کرکر سلجوقیون کی سرکوبی کو مامور کی جس مین
غزنویون نے فتح پائی ان خانگی فساد اور جہگڑون کے سبب سے مودود ہندوستان کے انتظام
کیطرف سے بالکل بے خبر ہوگیا ہندؤن کے دل مین پہر اولوالعزمی پیدا ہوئی دہلی کے راجہ نے
پہر تہانیسر و ہانسی و کانگڑہ وغیرہ فتح کرلئے مندرون مین نئی مورتین رکہوادین پوجا پہر
جاری ہوئی راجون نے اسقدر نذرین چڑہائین کہ دوبارہ مندرون مین بڑے بڑے خزانے
جمع ہوگئے راجہ جےپال کی اولاد نے پہر راجہ کالنجر و دہلی سے مدد لیکر لاہور پر حملہ کیا مودود
کا ناظم بہاگ گیا مگر لاہور کی رعایا قایم رہی اور بڑی جوانمردی سے ہندؤن کا مقابلہ کرکر

انکو شکست دی جب تک کہ مودود کی فوج غزنی سے نہ آگئی بخوبی قایم رہی آخر یہہ بادشاہ
بماہ رجب ۴۴۱ھ مین قولنج کی مرض سے مرگیا۔

عبد الرشید بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود کے مرنے کے بعد پہلے علی بن مودود تخت نشین ہوا پہر وزیر کی سعی سے عبد الرشید بادشاہ بنا اور علی معزول ہوا عبد الرشید نے طغرل حاجب کو جسکے بہن مودود کے نکاح مین تہی سیستان کا حاکم بنایا اُس نے وہان پہونچکر بڑا رتبہ بہم پہونچایا اور چاہا کہ بادشاہ بنجاؤن اس ارادہ پر فوج لیکر غزنی مین آیا اور عبد الرشید کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا اس نے سوا عبد الرشید کے اور بہی جسقدر شہزادے غزنی مین تہے پکڑ کر مار دیئے یہہ حرکت اسکی ارا کین دربار کو پسند نہ آئی اور چالیس روز کے بعد سب نے ملکر اوسکو مار دیا۔

فرخ زاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین

طغرل نمکحرام کی قتل کے بعد امیرون نے فرخ زاد کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اسکی وقت سلجوقی بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑہ آئے اور عند المقابلہ شکست کہائی سالار سلجوقیون کا اور چند امراؤن کے ساتہہ فرخ زاد کی قید مین آیا اسلئے الپ ارسلان نے دوبارہ فوج جمع کی اور دوسری لڑائی بڑی دلجمعی کے ساتہہ لڑا اس مین غزنوی فوج بہاگ نکلے اور اس کے لشکر کے چند امیر سلجوقیون کی گرفتاری مین آئے آخر فریقین نے ایک دوسری کی قیدی چہوڑ دیئے اور مقدمہ فیصل ہوا فرخ زاد نے چہہ برس سلطنت کے آخر قولنج کی بیماری سے مرگیا۔

ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ غزنوی خاندان مین بڑا عادل و سخی و رحم دل و با مروت مشہور ہے اس نے سلجوقیون کے ساتہہ صلح کرلی اور خود لشکر لیکر ہندوستان کو گیا اور اتنی دور تک پہونچا کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی نہین گیا تہا اس نے وہ ملک مفتوحہ جو ہندوؤن نے دوبارہ لیا تہا پہر اپنے قبضہ مین کیا قلعہ اجودہن فتح کرکر بڑا مال لیا ہند مین اسکو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئین مراجعت کے وقت

بڑی دولت اور ایک لاکھ ہندو قیدی اپنے ساتھ یہہ غزنی مین لےگیا تیس سال اور بعض کے نزدیک
چالیس سال اس نے بہ کمال آرام سلطنت کے ۴۹۲ھ مین مرگیا یہہ بادشاہ قران بہت خوشخط لکھا کرتا
اور ختم کرکر مکہ و مدینہ و معابد و مقابر پر بہیجدیتا تہا۔

مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ نہایت نیک سیرت تہا سولہ برس اس نے بکمال امن و آرام سلطنت کے ۵۰۸ھ مین مرگیا۔

ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

ارسلان شاہ نے تخت نشین ہوکر چاہا کہ بہرام اپنے بہائی کو قید کرنے وہ بہاگ کر سلطان سنجر سلجوقی
کے پاس چلا گیا اور بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑہ آیا اور فتح پائی ارسلان شاہ بہاگ گیا غزنین
کے خزانہ سے سلطان سنجر نے بہت سا مال لیا ان مین سے پانچ مرصع تاج دو دو کروڑ دینار کے
قیمت کے تہے اور سترہ تخت طلائی و نقرئی تہے اور مرصع زین و ملبوسات وغیرہ کا کچہہ حد و حساب
نہ تہا چالیس روز سلطان سنجر غزنی مین رہا پہر بہرام کو تخت نشین کرکر چلا گیا اسکے جاتے ہی
ارسلان شاہ پہر آموجود ہوا اور بہرام بہاگ کر پہر سلطان سنجر کے پاس پہونچا اور اسکو ساتہ لیکر
دوبارا غزنین پر یورش کی ارسلان شاہ بہاگ گیا مگر بہت سی تلاش کے بعد گرفتار ہوکر
بہرام کے ہاتہہ سے مقتول ہوا ؁

بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

یہہ بادشاہ نہایت عقیل و دانا قدردان اہل علم و ہنر تہا شعرا و فضلا نے بہت سی کتابین اسکے
نام پر تصنیف کین چنانچہ کلیلہ و دمنہ و مخزن الاسرار نظامی گنجوی اسکے نام پر ہین یہہ بادشاہ
دو مرتبہ ہندوستان کی مہم سر انجام کیا اور محمد بہیلم باغی کی سرکوبی کو جو باغی ہوگیا تہا آگیا اور اسکو سزا دی
قطب الدین محمد غوری کو جو اپنے داماد کو کسی باعث سے اسنے قتل کر ڈالا اسکے بہائی سیف الدین
نے اپنے بہائی کے خون کے عوض لینے کے واسطے غزنی پر فوج کشی کی بہرام شاہ شکست کہاکر
بہاگ گیا اور سیف الدین غزنی مین تخت نشین ہوا چند ماہ کے بعد بہرام پہر فوج جمع کرکر غزنی

آیا شہر والون نے سیف الدین کو گرفتار کرا دیا بہرام نے اسکو بہت سی بیعزتی اور تشہیر کے بعد
قتل کیا جب علاؤ الدین غوری نے یہہ حال سنا بڑا لشکر لیکر آیا اور بہرام شکست پاکر لاہور کو بہاگ
گیا اور اسی آفت و مصیبت زدگی کی حالت مین ۵۴۷ھ مین مر گیا اوسکی مغلوبیت کے وقت علاؤالدین
نے غزنین مین آکر شہر والون کو لوٹ لیا کل مکانات گرا دیئے بڑی بڑی عمارتون کو آگ لگا دی
شہر کے تمام علما و سادات و شرفا و مشایخ و امرا کو وہ پکڑ کر کوہ فیروز علاقہ غور مین لے گیا اور
قتل کیا گورستان شاہان غزنی کا بیخ سے اوکھڑوا کر مردون کی ہڈیان جلا دین سوائے قبر محمود
کے کوئی قبر سلامت نرہی +

خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم

علاؤالدین غوری کی قتل و تاراج کے بعد پنجاب سے یہہ غزنی مین گیا اور تخت نشین ہوا مگر بخوف
غوریون کے وہان نرہ سکا اور لاہور کو چلا آیا سات برس تک وہ لاہور مین حکومت کرتا رہا اسوقت
حکومت اسکی صرف پنجاب و ملتان کے علاقہ پر تہی ۵۵۵ھ مین مر گیا -

خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود

یہہ بادشاہ آخری حاکم خاندان سلاطین غزنی کا ہے جو امزدی مین طاق ہمت مین شہرہ
آفاق تہا اسلیے بکمال مردانگی تمام پنجاب کے میدانی و کوہستانی ملک مین انتظام بخوبی کیا ہندوستان
مین بہی ہانسی حصار وغیرہ جہان جہان تک اسکی بزرگون نے فتوحات کین تہین یہہ دوبارہ قابض
ہو گیا اور ارادہ فتح دہلی کا تہا مگر شہاب الدین غوری نے اسکو آرام سے بیٹھنے نہ دیا اور پے در پے
حملے کر کر اسکو براہ مکر و فریب قید کر لیا اسکے قید مین آنے کے بعد پہر کوئی بادشاہ اس خاندان کا
پیدا نہوا اور سلاطین غوریہ کی سلطنت ختم ہو گئی ایکسو نوے سال سلطان محمود کے تخت نشینی سے
اخیر تک معیاد حکومت ان بادشاہونکی شمار مین آتی ہے -

بارہوان چمن سلطنت آل بویہ کے ذکر مین جو شاہان دیالمہ بہی کہلاتے تہے

شجرہ اس خاندان کے بادشاہون کا یزدجرد بن شہریار سے جو آخری بادشاہ عجم کا تہا ملتا ہی جب
مسلمانون نے ایران فتح کیا تو یہہ لوگ بہاگ کر گیلان کو چلے گئے اور وہان ہی رہی انکا بزرگ
ابو شجاع المشہور بوئیہ تہا اسکے تین بیٹے علی حسن احمد تہے اُس نے ایک رات خواب مین دیکہا کہ
میرے عضو تناسل سے ایک شعلہ آگ کا ایسا نکلا ہی جس سے تمام زمین روشن ہو گئی ہے اس نے اس
خواب کی تعبیر کسی منجم سے پوچہی جواب دیا کہ تیرے تینون بیٹے بادشاہ ہونگے چونکہ بوئیہ مفلس آدمی تہا
یہہ سنکر اسکو یقین نہوا اور جانا کہ منجم مجہہ سے ہنسی کرتا ہے چند سال کے بعد جب کہ ماکان بن
کاکی نے طبرستان پر قبضہ پایا تو بوئیہ کے تینون بیٹے اسکے نوکر ہوئی پہر جب اسفار بن شیرویہ نے خروج
کیا اور ماکان کو شکست دیکر دیلمون کے ملک پر قابض ہوا تو یہہ تینون اسکے مصاحب خاص بن گئے
اسفار کے مقتول ہونیکے بعد جب مرداویج کا عہد آیا تو اُس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا مازندران
و قزوین و ابہر و زنجان و طارمین کو اپنے قبضہ مین لیا ہمدان مین قتل عام کی علی بن بوئیہ کو اسنے
اُسکے بہائیون کے ساتہہ کرج کو بہیجا اور خود صفہان کے محاصرہ مین مشغول ہوا اُسوقت صفہان
مین مظفر بن یاقوت مقتدر خلیفہ کیطرف سے حاکم تہا اُس نے مرداویج کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست
کہا کر فارس مین اپنے باپ یاقوت کے پاس چلا گیا اُسکی مدد کو یاقوت فوج لیکر آیا مگر لڑائی کے وقت
اوس نے بہی شکست کہائی اور بے اختیار بہاگا اُسوقت علی بوئیہ اپنے بہائیون کے ساتہہ فارستان
مین تہا یاقوت نے ان کے ساتہہ لڑنا چاہا چونکہ اسکے ساتہہ جمعیت کم تہی اسکی فوج کے چند آدمی
خوف کے مارے یاقوت کے پاس چلے گئے اُس نے اُنکو نے انکو قتل کر دیا اس لئے علی کے ساتہہ کے
اور تمام فوج لڑنے پر تیار ہو گئی اور ایسے لڑے کہ یاقوت فتحیاب ہوئی یاقوت کا مال لوٹکر
علی نے سرمایہ بہم پہونچایا اور شیراز مین آکر حاکم بن بیٹہا۔

علی بن بوئیہ المخاطب بعماد الدولہ دیلمی

عماد الدولہ علی نے یاقوت کے بہاگنے کے بعد داخل فارس ہو کر یاقوت کے سرای مین ڈیرہ کیا
چونکہ اُسوقت خزانہ مین کچہہ نہ تہا فوج نے تنخواہ کے لئے سخت تقاضا کیا یہہ اس اندیشہ مین پڑا

ہوا چہت کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ناگاہ چہت مین ایک سانپ نظر آیا اور چہپ گیا سانپ کے مارنیکی لیے چہت کو کہودا تو کچہہ خزانہ اور کپڑا وہانسے نکلا خزانہ تو اوسنے فوج کو دیا اور کپڑے مین چاہا کہ چند پوشاک بنے الیے اسکو اسکے اس ارادی پر یاقوت کے خاص درزی کو بلایا درزی کے پاس ایک لوہے کا گز تہا وہ اسنے ہاتہہ مین لے لیا اور اتفاقاً حسنہ سے اسکی زبان سے نکلا کہ خاین اور غاصب آدمی کو اسی گز کے ساتہہ مارنا چاہیے چونکہ درزی کے پاس یاقوت کے خزانہ کے سترہ صندوق امانت تہے اسنے جانا کہ یہہ اشارہ امیر میری طرف کر رہا ہے یہہ سونچکر وہ کلپنے لگا اور کہا کہ میری پاس سترہ صندوق امانت ہین وہ لیجیے زیادہ ثابت ہو جائی تو گنہگار ہون عماد الدولہ نے وہ خزانہ لے لیا اور مرفہ حال ہوگیا جب یہہ خبر مرداویج کو طبرستان مین پہونچی اسکو حسد ہوا اور لشکر اسکی گرفتاری کو مامور کیا مگر وہ انہین دنون مین اپنے غلامون کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے مرنے کے بعد عماد الدولہ نے اپنے بہائی حسن کو رکن الدولہ کا خطاب دیکر عراق عجم کی تسخیر کو بہیجا اور دوسرے بہائی احمد کو معز الدولہ کے خطاب سے مخاطب کر کے ممالک کے وسیع کرنے پر مامور کیا اسنے کرمان فتح کیا بغداد مین جاکر خلیفہ کی دولت پر غلبہ پایا سنہ ٣٣٤ مین عماد الدولہ نے عضد الدولہ رکن الدولہ کے بیٹے کو ولیعہد کیا اور خود سولہ برس حکومت کرکے سنہ ٣٣٨ مین مر گیا

رکن الدولہ حسن بن بویہ دیالمی

یہہ بادشاہ دوسرا بیٹا بویہ کا تہا اسنے عراق عجم کی سلطنت اپنے قبضہ مین کی اور سامانیہ سلطنت کی بادشاہون کے ساتہہ اسنے بہت جنگ کی امیر وشمگیر کے ساتہہ بہی اسکی عداوت رہی سنہ ٣٦٥ مین یہہ بیمار ہوا اور اپنی اولاد مین اپنی سلطنت اسنے اسطرح پر تقسیم کی کہ ولایت فارس و کرمان و اہواز و نواحی بغداد عضد الدولہ عماد الدولہ کے ولیعہد کے نام قایم کی اور حکومت ہمدان و علاقہ جبال و رے و طبرستان فخر الدولہ کو دی اور موید الدولہ تیسرے بیٹے کو اصفہان کا حاکم بنایا اور دو بیٹون کو حکم دیا کہ عضد الدولہ کے تابعدار رہین اور خود سولہ برس چہہ مہینے حکومت کرکے سنہ ٣٦٦ مین مر گیا۔

معز الدولہ احمد بن بویہ دیالمی

یہہ بادشاہ تیسرا بیٹا بویہ کا ہے سنہ ۳۲۲ھ مین یہہ عماد الدولہ کے حکم سے کرمان کی ولایت کے لینے کے لیئے مامور ہوا پہلے اسنے سیرجان کی علاقہ کو لیا پہر محمد بن الیاس کے قبضہ سے کرمان کو چہوڑا یا پہر اہواز مین جا کر خلیفہ کے عامل کو وہان سے نکالا سنہ ۳۲۶ھ مین اسنے واسط کے لینے کا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے توزون سپہ سالار کو اسکے مقابلے پر مامور کیا اسنے اسکو شکست دی سنہ ۳۳۴ھ مین یہہ واسط سے بغداد گیا اسوقت ابن شیرزاد خلیفہ کا کل مختار تہا وہ اسکے خوف سے بہاگ گیا اسنے خلیفہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور اختیار کل خلافت کا اپنے ہاتہہ مین لیا بلکہ یہان تک اختیار پایا کہ خلیفہ کی خرچ کے لیئے اسنے پانچہزار روپیہ یومیہ مقرر کر دیا کچہہ مدت کے بعد یہہ مکتفی خلیفہ سے ناراض ہوا اور اسکو معزول کر کر مطیع باللہ کو خلافت دی اسوقت ابن شیرزاد کے کہنے کے بموجب ناصر الدولہ موصل سے بغداد مین آیا اور باہم جنگ ہوکر صلح ہوگئی اور معز الدولہ بصرہ کو لشکر لیجا کر فتحیاب ہوا پہر موصل کو گیا اور ناصر الدولہ پر غالب آکر موصل پر قابض ہوا پہر رکن الدولہ کے لکہنے کے بموجب بارادہ مقابلہ لشکر خراسان جرجان کو گیا اور وہان سے بیمار ہوکر بغداد مین آیا چونکہ یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا اسنے حکم دیا کہ مساجد کی دروازون پر تہہ دن مین معاویہ و یزید وغیرہ کے نام پر لعن کندہ ہوکر لگائے جائین چونکہ خلیفہ اسکا محکوم تہا وہ اس مین دم نہ مار سکا اس بات پر بغداد مین بڑا فساد ہوا آخر محمد بن مہدی وزیر کی تجویز سے یہہ بات قرار پائی کہ لعن مین کسیکا نام نہو صرف یہہ عبارت کندہ کیجائی لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنہ ۳۵۶ھ مین معز الدولہ مرگیا اسکے بیٹے عز الدولہ نے امیر الامرا کے پائی اکیس سال بکمال استقلال اسنے حکومت کے

عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیالمی المخاطب بابو شجاع

عماد الدولہ علی کے مرنے کے بعد عضد الدولہ اسکا ولیعہد فارس کا بادشاہ ہوا اور ایک بڑا خزانہ دفینہ بذریعہ اپنی کنیزک اور اسکی آشنا کی اسکو ملگیا اور بڑی استقامت حاصل ہوئی روم کی بادشاہ کو بذریعہ ایک سوداگر مکار کے بڑی مکر اور فریب کے ساتہہ اسنے مطیع کیا اور اپنی عمر کا زمانہ اسنے

نہایت آرام کے ساتہہ بسر کیا کیونکہ اسکا باپ رکن الدولہ اصفہان کا اور معزالدولہ اسکا چچا اہواز
وخورستان و بغداد وغیرہ کا بادشاہ تہا اور محمد بن الیاس والی کرمان اسکا مطیع تہا عضدالدولہ کی فرمان
کے بعد یہہ خود بغداد مین گیا اور عزالدولہ بختیار برادرزادہ اور اُسکے بہائیون کو مغلوب کر کر خلیفہ
طایع باللہ پر اختیار پایا مگر پہر اپنے باپ رکن الدولہ کی کہنی کی بموجب بختیار کو بدستور بغداد مین مختار بنا کر
چہوڑ آیا رکن الدولہ کے مرنے کے بعد یہہ پہر بغداد مین گیا اور عزالدولہ بختیار کو قتل کر کے موصل مین
پہونچا اور سیف الدولہ ہمدانی والی حلب کو تابعدار بنایا تمام ملکون مین بڑی بڑی نہرین کہود دین
سرائین بنوائین ملک کو آباد کیا مکہ و مدینہ و کربلا و نجف کی مجاورون کو بڑی بڑی جاگیرین دین نصر بن
ہارون اپنی وزیر نصرانی کے کہنے کے بموجب کئی ایک شہرون مین گرجا و عبادتخانی نصاریٰ کے
بہی تعمیر کئے خاص بغداد مین ایک شفاخانہ بنوایا اُسکی عمارت مین بہت روپیہ صرف فرمایا آخر ۳۷۲ھ
مین چونتیس سال کی سلطنت کے بعد صرع کی بیماری سی مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی

موید الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

اپنے باپ کے تقسیم کے موجب یہہ اصفہان کے ملک پر قابض تہا اسکی فخرالدولہ اپنے بہائی سے
ساتہہ سخت عداوت ہوگئی اسلئے اس نے عضدالدولہ کی حمایت سے فخرالدولہ کو ری اور جرجان کے
ملک سے بیدخل کر دیا فخرالدولہ خراسان مین گیا اور پہر نوح سامانی سی مدد لیکر آیا مگر کامیاب نہوا اور یہہ
اپنے اور اُسکے ملک پر قابض ہوکر سلطنت کرتا رہا آخر ۳۷۳ھ مین مرگیا۔

فخرالدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

موید الدولہ کے مرنے کے بعد اسکی قلمرو مین یہہ بادشاہ ہوا صمصام الدولہ بن عضدالدولہ نے
اسکے لئے خلعت گران بہا خلیفہ سی حاصل کر کے بہجوایا ابوالحسین بن عضدالدولہ نے اہواز مین
خطبہ و سکہ اسکی نام کا جاری کیا ۳۷۶ھ مین شرف الدولہ نے فارس سے اہواز پر حملہ کیا ابوالحسین
اپنے بہائی سی شکست کہا کر فخرالدولہ کے پاس چلا آیا اور فوج مدد کو لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوا
تہوڑی مدت کے بعد ابوالحسین اور فخرالدولہ کے باہم عداوت پیدا ہوئی اور ابوالحسین کے امراء نے

جو فخر الدولہ کے ساتھہ سازش رکھتے تھے ابوالحسین کو پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس بھیجدیا اور وہ فخر الدولہ کی زیست تک قید مین رہا فخر الدولہ کے دربار مین بڑا کارگزار امیر اسماعیل بن عباد تھا اسنے بڑی بڑی جانفشانیان کین طبرستان وغیرہ ملکون کو اسنے بزور شمشیر لیا مگر فخر الدولہ نے اسکی کچھہ قدر نہ کی جب وہ مرگیا اسکا کل مال لے لیا اسکی اولاد کو ٹکڑے کا محتاج کردیا اس بادشاہ نے رعایا پر المضاعف محصول لگا کر بڑا خزانہ جمع کیا مگر مرتی دفعہ کفن بھی اسکے نصیب نہوا اسکے مرنیکا واقعہ اسطرح وقوع مین آیا کہ ۳۸۷ھ مین یہہ قلعہ طبرک کے مفتوح کرنے کیلئے گیا وہان سے گاے کے گوشت کی کباب کہاے اور قولنج کی بیماری مین گرفتار ہوکر ایک ہی دن مین مرگیا اسکی بیماری کے وقت خزانہ کی تالی اسکا بہائی مجد الدولہ لیکر کسی ضروری امر کے سبب کو چلا گیا اور شہر والون نے اسکی لشکر کے غارت کے خوف سے شہر کے دروازے بند کرلئے اسوسطے کفن نہ ملا تین روز تک بادشاہ کی میت بسبب نملنے کفن کے دفنائی نہ گئی اور ایسی بدبو چہوٹی کہ کوئی نزدیک جانہین سکتا تہا آخر انہین کپڑون مین جو اس کے بدن پر تھے دفنایا گیا۔

شرف الدولہ ابوالفوارس شرزیل بن عضد الدولہ

عضد الدولہ کے مرنے کے وقت یہہ کرمان مین تہا وہان سے فارس مین آکر تخت نشین ہوا نصر بن ہارون نصرانی وزیر کو اسنے قتل کیا اپنے بہائی صمصام الدولہ کا مخالف بنکر خطبہ وسکہ اپنے نام کا اسنے جاری کردیا اسلیئے صمصام الدولہ نے بغداد سے ابوالحسین حاجب کو ایک بہاری لشکر کے ساتھہ اسکی مقابلے کے لئے مامور کیا مگر اسنے شکست کہائی اور قید مین آیا ۳۷۵ھ مین شرف الدولہ نے اہواز پر یورش کی اور صمصام الدولہ مغلوب ہوکر طالب صلح کا ہوا صلح مین یہہ شرط قرار پائی کہ بہاء الدولہ اسکا بہائی جو صمصام الدولہ کی قید مین تہا رہا ہو اور امیر الامرائی بغداد کی شرف الدولہ کے نام قرار پائی بغداد کے خطبہ وسکہ مین خلیفہ کے نام کے بعد شرف الدولہ کا نام صمصام الدولہ کے نام کے اوپر لکہا جائے مگر شرف الدولہ

نے اسپر بھی کفایت نہ کی اور بغداد مین لشکر لیجا کر صمصام الدولہ کو قید کر لیا اور اُسکے کل ملک پر قابض ہو گیا ۳۷۹ھ مین بیمار ہو کر مر گیا ابو علی نصر اسکا بیٹا فارس مین تخت نشین ہوا۔

صمصام الدولہ بن عضد الدولہ دیالمی

عضد الدولہ کے مرنے کے بعد چار سال تک اس نے امیر الامرائے بغداد کی پھر شرف الدولہ کی قید مین بمقام شیراز گرفتار رہا شرف الدولہ جب مر گیا اس نے رہائی پائی اور بہت سا لشکر جمع کر کے فارس پر قابض ہو گیا یہہ خبر پا کر بہاؤ الدولہ نے بغداد سے چڑھائی کی اور چند لڑائیون کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ فارس اور ارجان کا علاقہ صمصام الدولہ خوزستان و عراق عرب بہاؤ الدولہ کے متعلق ہو ۳۸۳ھ مین عز الدولہ بختیار کی بیٹون نے جو فارس مین قید تھے قلعہ دار کی سعی سے رہا ہو کر فساد برپا کیا صمصام الدولہ نے ابو علی اُستاد کو اُنکی گرفتاری کو مامور کیا اور چہہ کس گرفتار ہو کر دو کس گردن مارے گئے اور چار کس پھر قید ہوئے اس واقعہ کے بعد صمصام الدولہ و بہاؤ الدولہ کے آپس مین پھر عداوت قایم ہوئی اور ابو علی صمصام الدولہ کیطرف سے میدان مین بھیجا گیا ابھی یہہ مقدمہ فیصل نہین ہونے پایا تھا کہ صمصام الدولہ قتل ہوا باعث اِسکے قتل کا یہہ تہا کہ صمصام الدولہ نے حکم جاری کیا تھا کہ جو امیر حسب و نسب مین خاندان دیالمہ کے ساتھہ نہ ملتا ہو وہ عہدہ سے برخاست ہو جاے جاگیر اسکی ضبط ہو اسلئے بڑے بڑے اہلکار و اُمراء عہدون سے برخاست ہو کر خوار و زار پھرنے لگے جب کل فوج صمصام الدولہ کی بہاؤ الدولہ کے مقابلے کے لئے ابو علی کے ساتھہ چلی گئی اور وہ اکیلا رہ گیا تو وہ برخاست شدہ نوکر جمع ہو گئے اور چارون بیٹے بختیار کے اونہون نے قید سے چھوڑا کر افسر بنا لئے اور بلوا کر کر صمصام الدولہ کو بمقام دودیان جو شیراز سے بفاصلہ دو فرسنگ کے ہے پکڑ کر ابو نصر بختیار کے بیٹے کے پاس لے گئے ابو نصر نے اُسکو مع اُسکی والدہ کے قتل کر دیا ۔

بہاؤ الدولہ نصر بن عضد الدولہ دیالمی

شرف الدولہ کے بعد یہہ امیر الامرائے بغداد کا ہوا اِس نے ۳۸۱ھ مین خلیفہ طایع باللہ کو معزول کر کر قادر باللہ کو خلیفہ بنایا اور صمصام الدولہ کے مرنے کے بعد ابو علی اُسکے سپہ سالار کو اس نے

اپنے پاس بلایا اور اپنی طرف سے فارس کی تسخیر کے لئے مامور فرمایا ابو علی نے فارس کو فتح کیا اور اپنے
خود شیراز مین جاکر تخت حکومت پر اجلاس کیا ابو نصر بن عز الدولہ بختیار شیراز سے بہاگ کر دیلم کو چلا
گیا اور موفق بن اسمعیل کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قتل ہوا سنہ ۴۰۳ ہجری مین بہاوالدولہ صرع کی بیماری مین
بیمار ہوا چوبیس سال سلطنت کرکے مرگیا بیالیس سال نو مہینے عمر پائی -

مجدالدولہ بن فخر الدولہ دیالمی

فخر الدولہ کے مرنے کے بعد مجدالدولہ رے کے ملک مین بادشاہ ہوا کل اختیار سلطنت کا سماۃ
سیدہ اوسکی والدہ کے ہاتہہ مین ہا چند ماہ کے بعد اس نے والدہ کو قید کرلیا اور وہ قید سے بہاگ
گئی اور خوزستان کے حاکم بدر بن حسنویہ سے مدد لیکر پہر رے مین آئے اور عند المقابلہ مجدالدولہ اپنے وزیر
کے ساتہہ قید ہوا اور سیدہ بادشاہ ہوئی مگر چند مدت کے بعد پہر سیدہ نے اسکو قید سے چہوڑ کر بادشاہ
بنایا اور خود مختار کل رہی جب وہ مرگئی تو اسکے ملک مین طرح طرح فساد برپا ہوئی سنہ ۴۲۰
مین سلطان محمود غزنوی نے رے پر حملہ کیا پہلے اُس نے مازندران کو لیا پہر رے مین آیا اور
مجدالدولہ اپنے بیٹے ابودلف کے ساتہہ محمود کا قیدی ہوا اور چند پشت کا اندوختہ خزانہ دیالمہ
کا محمود نے لے لیا اور رے کے ملک پر اپنا تسلط کیا ؁

سلطان الدولہ بن بہاوالدولہ دیلمی

جب بہاوالدولہ نے ارجان مین وفات پائی سلطان الدولہ تخت نشین ہوکر شیراز مین آیا اور
اپنے بہائی جلال الدولہ کو بصرہ مین بہیجا دوسرے بہائی ابوالفوارس کو کرمان کا حاکم بنایا مگر
ابوالفوارس کرمان مین جاکر باغی ہوگیا اور لشکر لیکر شیراز کو آیا اور بسبب اسکے کہ سلطان الدولہ
اُسوقت بغداد مین تہا شیراز پر متسلط ہوگیا یہہ خبر پاکر سلطان الدولہ شیراز مین آیا اور ابوالفوارس
کو شکست دی وہ شکست کہاکر کرمان کو بہاگ گیا سلطان الدولہ نے اُسکا تعاقب کیا اس لئے
وہ خراسان مین گیا اور محمود غزنوی سے مدد طلب کی محمود نے اپنے سپہ سالار ابوسعید طاہر کو اسکے
ساتہہ کردیا اور اُس نے خراسانی فوج کی مدد سے پہلے کرمان کو مسخر کیا پہر فارس و شیراز اپنے قبضہ مین

لیا مگر باوجود اسقدر امداد کی ابوالفوارس نے ابوسعید طاہر کے کچھ قدر نہ کی اس لیئے وہ ناراض ہو کر
چلا آیا اسکے آتے ہی سلطان الدولہ پہر بغداد سے شیراز کو آیا اور ابوالفوارس شیراز کو چھوڑ کر
کرمان مین پہونچا اور بسبب تعاقب سلطان الدولہ کے کرمان سے ہمدان گیا اور شمس الدولہ فخر الدولہ کے
بیٹے سے مدد طلب کے اُس نے فریقین مین صلح کرادی اس شرط پر کہ ابوالفوارس بدستور کرمان مین رہے
سالیہ مین لشکر عراق و بغداد کا شرف الدولہ کے ساتھہ ملگیا اور اُسنے ایسا زور پکڑا کہ آپس مین بھائیون
کے یہہ بات قرار پائی کہ شرف الدولہ عراق عرب مین امیر الامراء ہو سلطان الدولہ فارس و اہواز
مین سلطنت کرے اور ابوالفوارس کرمان کا حاکم ہو خلیفہ بغداد نے شرف الدولہ کو شاہنشاہی
کا خطاب دیا اور اُس نے غرور مین آکر خطبہ سے سلطان الدولہ کا نام نکالدیا جلال الدولہ دوسرا بھائی
سلطان الدولہ کا بھی اسکی متابعت سے نکلگیا اہواز مین اسکی لشکر ترک نے اسی کے خزانہ کو لوٹ
لیا اس غم و غصہ مین سلطان الدولہ سنہ ۴۱۵ ہجری مین مرگیا اُسوقت ابوکالنجار اُسکا بیٹا اہواز مین تہا ابن
مکرم وزیر نے اسکو شیراز مین بلایا ابہی وہ آنے نہین پایا تہا کہ ابوالفوارس نے کرمان سے آکر شیراز
لے لیا یہہ خبر پاکر ابوکالنجار بڑے لشکر کے ساتھہ شیراز آیا اور ابوالفوارس اسکی آنے کی خبر سنکر کرمان
کو چلاگیا اور ابوکالنجار تخت نشین ہوا۔

ابوکالنجار بن سلطان الدولہ بن بہاؤ الدولہ

یہہ بادشاہ جب فارس مین تخت نشین ہوا فارس کا خزانہ بسبب غارت ابوالفوارس کے بالکل
خالی تہا اور فوج متقاضی تنخواہ کی تہی اسلیئے فوج کے ہاتھہ سے یہہ بھاگ کر نوبندجان کو چلاگیا
اور ابوالفوارس دوبارہ شیراز مین قابض ہوا اور ابوکالنجار کا تعاقب کیا خیرخواہون نے درمیان آکر
یہہ بات ٹہرائی کہ شیراز و کرمان کا بادشاہ ابوالفوارس رہے اور ابوکالنجار اہواز کی حکومت
پر کفایت کرے اِس تجویز کے بعد ابوالفوارس نے شیراز مین بڑے بڑے ظلم کیئے اور اُمراء اُس سے
تنگ آکر ابوکالنجار کے پاس چلے گئے اون کے کہنے سے ابوکالنجار بڑے اجتماع کے ساتھہ شیراز
پر چڑہ آیا اور ابوالفوارس کو شکست دیکر دوبارہ بادشاہت پائی آخر سنہ ۴۱۹ مین چالیس

برس کے عمر مین مرگیا ۞

جلال الدولہ بن بہاؤ الدولہ دیلمی

ربیع الاول ۴۱۶ھ مین شرف الدولہ جب مرگیا تو جلال الدولہ بصرہ مین تہا خلیفہ نے اسکا نام خطبہ مین داخل نکیا اس لیئے یہہ لشکر لیکر بغداد کو گیا اور لڑائی مین شکست کہاکر واپس آیا تہوڑی مدت کے بعد بسبب شورش ترکون کے خلیفہ نے اسکو خود بلایا یہہ بغداد مین گیا اور امیر الامرا بنا اسکے جانے کے بعد ابوکالنجار نے بصرہ مین آکر بصرہ اور واسط مین دخل کرلیا یہہ بسبب نافرمانی فوج کے خاموش رہا اسی عرصہ مین ابو الفوارس مرگیا اور ابوکالنجار کرمان و فارس وغیرہ مین باختیار بادشاہ ہوگیا اور بغداد پر چڑہائی کی جلال الدولہ اپنا لشکر لیکر بغداد سے نکلا اور اہواز کو آکر ابوکالنجار کا خزانہ لوٹ لیا لڑائی مین اسکو شکست دے اور واسط پر دوبارہ قابض ہوکر بغداد مین پہونچا انہین دنون مین خلیفہ قادر باللہ مرگیا اور قایم بامر اللہ نے خلافت پائی اسکے وقت ترکون نے پہر شورش برپا کیا اور جلال الدولہ کا خزانہ لوٹ کر اسکو شہر سے نکالدیا خطبہ مین نام ابوکالنجار کا درج کرکر اسکو بلایا مگر وہ نہ آیا اور ترک نہایت شرمسار ہوئی دوبارہ اسکو بلا کر لے گئے ۴۳۳ھ مین ابراہیم سلجوقی بادشاہ عراق مین آیا ہمدان پر قابض ہوا طغرل بیگ سلجوقی نے رے کے ملک پر حملہ کیا اور جلال الدولہ ماہ شعبان ۴۳۵ھ مین مرگیا وسولہ سال گیارہ ماہ بغداد مین امارت کے اسکے مرنے کے بعد ۴۳۶ھ مین ابوکالنجار کی امارت بغداد مین مقرر ہوئی اسی سال مین طغرل سلجوقی نے اصفہان پر یورش کی اور فتح پائی ابوکالنجار کی بیٹی اپنے نکاح مین لی اور سلجوقیون کی سلطنت کا زور شور ہوگیا ۔

خسرو فیروز بن ابوکالنجار بن سلطان الدولہ دیلمی

ابوکالنجار کے مرنے کے بعد بغداد مین امیر الامرائی اسکو ملی اور ملک رحیم خطاب پایا اسنے ایک لشکر اپنے بہائی ابوسعید کی ہمراہ شیراز کو بہیجا اور ابو منصور فولادستون اپنی دوسرے بہائی کے قبضہ سی شیراز کا ملک اپنے تسلط مین لیا خود یہہ پہلے خوزستان کو گیا پہر شیراز مین جاکر انتظام کیا یہہ ابہی شیراز مین ہی تہا کہ ابومنصور فولادستون نے قلعہ اصطخر سے نکلکر دوبارہ لشکر جمع کیا اور

شیراز پر چڑھ آیا یہہ اُسکے خوف سے اہواز کو بھاگ آیا اُس نے اسکا تعاقب کیا اور وادی نمک مین دونو کا مقابلہ ہوا ملک رحیم شکست کھاکر واسط کو چلا گیا ۴۴۲ھ مین ملک رحیم نے دوبارہ شیراز پر یورش کی اور قابض ہوا ابو منصور بھاگ کر فیروز آباد کو چلا آیا اسکی غیبت مین قیام مین خلیفہ قایم امر اللہ اور طغرل بیگ کی دوستی قایم ہوگئی اور شاہ سلجوقی باراده جانے مکہ و مدینہ کے بغداد مین آیا ملک رحیم یہہ خبر پاکر طغرل بیگ کے آنے سے اول ہی بغداد مین پہونچا جب طغرل بغداد مین پہونچا اتفاقات سے سلجوقیون اور دیالمہ مین فساد ہوگیا اور بڑی بھاری لڑائی ہوکر ملک رحیم مقید ہوا اور قید مین ہی مرگیا +

ابو منصور فولاد ستون بن ابو کالنجار دیلمی

خسرو فیروز کے قید ہو جانے کے بعد ابو منصور و ابو سعید دونو بھایون مین عداوت قایم ہوئی ابو منصور نے ابو سعید کو فریب سے قتل کر ڈالا اور حکومت کل فارس کی ابو منصور پر قایم ہوگئی اُس نے اپنے باپ کے وزیر صاحب عادل کو ناحق قتل کرادیا اس لئے فضل بن حسن سپہ سالار نے اُس پر خروج کیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد ابو منصور قید مین آیا اور اسی قید مین مرگیا ۴۴۸ھ مین فارس کے ملک مین سلجوقی سلطنت ہوگئی اور فضل بن حسن نے شاہ الپ ارسلان کی خدمت مین جاکر فارس کا ملک لطلبہ اجارہ کے لے لیا اور جمعیت بہم پہونچاکر باغی ہوگیا اُسکی سرکوبی کے لئے خواجہ نظام الملک مامور ہوا اور فضل بن حسن گرفتار ہوکر قلعہ اصطخر مین بھیجا گیا۔

ابو علی کیخسرو بن ابو کالنجار دیلمی

بعد خرابی و ابتری سلطنت دیالمہ کے ابو علی کیخسرو الپ ارسلان سلجوقی کی خدمت مین حاضر ہوا اور گذارہ کی درخواست کی سلطان نے علاقہ نوبندجان اُسکو جاگیر مین عطا کیا اور وہ مدت العمر وہان رہا آخر ۴۸۷ھ مین مرگیا اُسکے بعد آل دیالمہ سے کوئی نامور پیدا نہوا

تیرہوان چمن — فرقہ اسماعیلیہ فاطمیہ کے بیان مین

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ شہر اہواز صوبہ خورستان ملک فارس کا تھا جب
عربوں نے فارس کو فتح کیا وہ بھی بظاہر مسلمان ہوا مگر دل سے دلی دشمن اہل اسلام کا تھا اوس نے
چاہا کہ کسی طرح مسلمانوں کی آپس مین کسی نئی مذہب کے ایجاد سے تفرقہ ڈالے اور اوس تفرقہ مین خود
دولت وحکومت حاصل کرے آخر اوس نے یہہ موقع پایا کہ جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے
دو بیٹوں اسماعیل و موسی کاظم مین سے اسماعیل بڑے بیٹے کو امامت سے محروم کرکے چھوٹے بیٹے
موسی کاظم کو عہدہ امامت کا بخشا تو اسماعیل نے باپ کے برخلاف ہوکر علیحدہ دعوی امامت کا کیا اور بہت سی
خلقت نے اطاعت کرلی تو عبداللہ ابن سبا بھی اسماعیلی فرقہ کا داعی مقرر ہوا اس نے ایک کتاب سات
باب مین تصنیف کی اور ایک مکان سات درجہ کا تعمیر کیا جو کوئی اوس مذہب مین داخل ہوتا اوسکو اوس
گھر کے ایک ایک درجہ مین کتاب کے ایک ایک باب کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس مذہب کے طالب کو تاکید
حلفاً کیجاتی تھی کہ وہ راز اس مذہب کی تعلیم کا کسیکے روبرو ظاہر نہ کرے چنانچہ وہ کبھی ظاہر نہین کرتا
تھا خلاصہ اوس مذہب کا یہہ تھا کہ خلافت و امامت کا حق بنی فاطمہ کو پہونچتا ہے یہہ خلفا تمام سرزمین
کی حکومت کے مستحق ہین خدا تعالی نے مذہب حق اپنے اماموں کے ذریعہ سے تمام زمانہ مین پہیلایا ہے اور امامت
منحصر سات اماموں علی حسن حسین علی باقر جعفر و اسماعیل پر منحصر ہے ساتوان خلیفہ اسماعیل سب سے
بڑا مرتبہ مین تھا جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے مدارج مین اعلی تھے خدا نے جسطرح سات
آسمان پیدا کیے اور سات زمینین اور سات ستارے اور سات ولایتین سات روز اسیطرح امام
بھی سات ہین ساتوین امام اسماعیل پر امامت ختم ہوئی یہہ لوگ یعنی اسماعیلی لوگ ان ساتون اماموں کو
صرف امام ہی نہین جانتے تھے بلکہ اولوالعزم پیغمبر کہتے تھے اور اونکا دلی اعتقاد تھا کہ انپر وحی
نازل ہوتی تھی خاتم المرسلین وخاتم الائمہ اسماعیل بن جعفر صادق کو تصور کرتے تھے سات درجہ
کا مکان جو تعمیر ہوتا اوسکے ہر ایک درجہ مین تفصیل ذیل تعلیم ہوتی تھی پہلے درجہ مین مبتدی کو
قرآن کے مسائل پر شکوک اور شبہات کرنے اور مشکل دقیقے بتلانے شروع کیے جاتے تھے اور
اون کے جوابات بھی اون کے ساتھ ہی سکھلائے جاتے تھے اور طالب مذہب سے حلف لیجاتی

تھی کہ وہ ان مسائل کے مضامین کسیکے آگے ظاہر نکرے دوسرے درجہ مین امامت کی معنی اور اوسکی خاصیت
کہ وہ خدا کے اسرار سے ہے بتلائی جاتی تہی تیسرے درجہ مین تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور اونپر
وحی نازل ہوتے تھے اور یہہ کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیے اور اسماعیل ساتوان
امام سب سے بڑا رتبہ و مدارج مین تہا شاگرد کو تعلیم دیجاتی تہی چوتھے درجہ مین یہہ تعلیم ملتی تہی کہ ابتدائے
پیدایش دنیا سے خداتعالے نے سات شارع پیدا کئے ہین اور اون سب پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اور ان مین سے
ہر ایک نے اپنی پہلی شارع کی شرع منسوخ کر دی یا تبدیل کر دی اور وہ سات پیغمبر تھے جو کچھہ وہ کہتے
تھے خدا کی مرضی کے موافق کہتے تھے اور اون ساتون کو حکم بولنے کا تہا اون کے نیچے سات پیغمبر اور ہوئے
ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گزرے ہین متکلم سات پیغمبر یہہ تھے - آدم - نوح
ابراہیم - موسے - عیسے - محمد - اسمٰعیل بن جعفر صادق اور ساکت پیغمبر یہہ تھے شیث - سام - اسمٰعیل
بن ابراہیم خلیل اللہ ہارون - شمعون - پطرس - محمد بن اسمٰعیل بن جعفر پانچوین درجہ مین یہہ تعلیم
ہوتی تہی کہ ہر ایک نے ان ساکت پیغمبرون سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی مقرر کئے تھے تا کہ وہ
مذہب حق کی تعلیم زمانہ کو دین اور بارہ شاگردون کا رتبہ اون سات پیغمبرون سے درجہ دوم کا
تہا - چھٹے درجہ مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ شاگرد کو چاہیئے کہ اپنے معلم کو جان سے زیادہ عزیز رکھے
اور اسکے حکم کو خدا کا حکم تصور کرے ساتوین درجہ مین توحید الٰہی کی تعلیم ہوتی تہی خصوصاً وہ
مسائل جو متعلق علم الٰہیات کے ہین ان سات درجون کے علاوہ اور دو درجہ تھے اون مین سے
ایک مین تو یہہ سکھلایا جاتا تہا کہ افعال انسان کے غیر معتبر ہین اونکا حسن و قبح سب بیجا ہے اور کسی
بات کا اعتبار نہ چاہیئے دوسرے مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ کسی بات کا اعتبار نکرو کسی چیز پر یقین کو
دخل نہ دو سب کو نیست اور نابود سمجھو صرف دین کے حاصل کرنے مین کوشش کرو اور شیعہ امامیہ
جو بارہ اماموں کی امامت کے معتقد ہین یہہ فرقہ اونکے برخلاف تہا صرف سات امام مذکورین کو امام
بلکہ پیغمبر جانتے تھے موسے کاظم بن جعفر صادق اسمٰعیل کے بہائی کے ساتھہ اس فرقہ کی عداوت
تہی سو واسطے انکا خطاب فرقہ سبعیہ قرار پایا تہا فرقہ اہل سنت و جماعت ان کو ملاحدہ کہتے تھے

اور ایک شاخ اس فرقہ کی شعیہ شش پرست تہے وہ صرف علے اور حسن اور حسین اور علی اور باقر اور جعفر چہہ اماموں کو امام جانتے تہے اور کہتے تہے کہ امام جعفر پر امامت ختم ہوئی اسماعیل یا موسیٰ کاظم کو امامت حاصل نہین ہوئی عبد اللہ نے جب اس مذہب کے مسائل بخوبی جاری کئے اور ہزاروں آدمی اپنے مذہب مین داخل کرلئے تو اپنا خطاب اسنے مہدی مقرر کیا ابو عبد اللہ نے پہلے پہل بغاوت کا جہنڈا شمالی علاقہ افریقہ مین کہڑا کیا اور دعوی کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث علی اور فاطمہ کا ہون اور مہدی میرا خطاب ہے پس جو میری پیروی کریگا نجات پائیگا اور جو منکر ہوگا دوزخ مین بہیجا جائیگا ہزارون آدمی اسکے پیرو و مرید اوسوقت سے اسکے ہمراہ تہے اور اسنے بہت ممالک اپنی تحت حکومت مین کرکے قیروان شہر کو دار الحکومت بنایا اور حکم دیا کہ ایک نیا شہر آباد ہوکر اوسکا نام مہدویہ رکہا جاے جب وہ آباد ہوا تو دار الخلافت وہ قایم ہوا کسقدر مدت تک ابو عبد اللہ کے حکومت قایم رہی اوسنے ابو القاسم محمد اسماعیلی کو ولیعہد کیا ؛

ابو القاسم محمد مہدی اسماعیلی

سنہ ۲۹۶ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اسنے اسماعیلی مذہب پہیلانے مین بہت سی کوشش کی ممالک اندلس و قیروان و طرابلس وغیرہ مین اسنے اپنی حکومت بخوبی قایم کرلی اور اپنی بیٹے قایم کو اسنے مصر کی تسخیر کو بہیجا یہہ خبر پاکر مقتدر خلیفہ عباسی نے مونس نام ایک امیر کو بیشمار فوج کے ساتہہ اسکے مقابلہ کو مامور کیا عند المقابلہ مونس نے شکست پائی اور مصر کی ولایت مہدی کے قبضہ مین آئی پچیس برس اسنے حکومت کی آخر باسٹہ برسکی عمر مین مرگیا۔

القایم بامر اللہ بن مہدی علوی اسماعیلی

سنہ ۳۲۵ مین محمد مہدی مرگیا اور حکومت قایم اوسکے بیٹے نے پائی اوسکے وقت یزید نام ایک خارجی نے خروج کیا اور بہت لشکر جمع کرکر قیروان پر چڑہ آیا قایم حصار مہدویہ مین قلعہ بند ہا اور اوسی محصوری کی حالت مین بارہ سال کی حکومت کے بعد سنہ ۳۳۷ مین مرگیا۔

المنصور باللہ بن قایم بامر اللہ اسماعیلی

قایم کے مرنے کے بعد منصور نے باپ کی حکومت پر قیام کیا اور قلعہ سے باہر نکلکر یزید کے ساتھ ایسا لڑا کہ یزید پکڑا گیا اور بہت بڑی حالت سے مارا گیا جب منصور کی سلطنت رونق پر آئی قیصر روم کو اسکے ملک کے لینے کی طمع دامنگیر ہوئی اور بڑی فوج قیروان پر مامور کی منصور نے اسکو بہی شکست دے آخر پانچ سال سلطنت کرکے ۳۴۱ھ مین مرگیا *

المعز لدین اللہ بن المنصور لدین اللہ علوی

خلفاے علویہ مین سے یہہ خلیفہ صاحب جاہ بہادر و دلاور تہا اس نے دریاے اوقیانوس کے کنارے تک ملک فتح کیا جزائر خالدات تک پہونچا دو بار اسلیے اسپیطرف لشکر لیجاکر قبضہ پایا اور سکر اللہ وہان کے حاکم کو قید کیا بہت سے جزائر روم کی سلطنت کے اپنی تصرف مین لائے چونکہ یزید خارجی کی شورش کے وقت مصر کا علاقہ بغداد کی خلافت کے متعلق ہوگیا تہا اسنے وہ ملک پہر اپنے قبضہ مین لیا اسطرحپر کہ اسنے سنا کہ خورشید ناظم مصر کا مرگیا ہے اور مصر مین قحط پڑا ہوا ہے اسلئے اس نے جوہر نام اپنے امیر کو بہت سے جہاز غلہ کے لادکر مصر کو روانہ کیا اور مصر مین پہونچکر اپنے ذاتی جوہر سے مصر کی حکومت اپنے تحت مین کی ممالک اسکندریہ و مصیلا و بیاطہ و مکہ و مدینہ و فلسطین و دمشق وغیرہ شام کی ولایت کو تصرف مین لایا ۳۶۱ھ مین خلیفہ خود مصر مین گیا اور اپنی تمام قلمرو مین گردش کی لوگون کو اپنی سخاوت و عطایات سے خوش کیا آخر ماہ ربیع الثانی ۳۶۵ھ مین تپ کی بیماری سے مرگیا تیئیس سال حکومت کی پنتالیس برس کی عمر پائی

العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ المخاطب بہ نزار

اس خلیفہ نے انتہای مغرب افریقیہ تک لشکر کشی کی ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا شہر قاہرہ اسی نے آباد کیا اور مسجد جامع ازہر تعمیر کے حکومت و دولت مین اس نے اپنے باپ دادا سے بڑہ کر اسقدر ترقی کی کہ اہل تواریخ اسکو پہلا بادشاہ خاندان اسماعیلیہ کا تصور کرتے ہین اس خلیفہ نے مصر کو دار الخلافت بنایا دیار مغرب و شام و مصر و سکندریہ مین اسکا انتظام بہ کہا اسکے وقت لپتگین سپہ سالار لشکر دیالمہ کا حسن بن احمد قرمطی کی مدد سے مصر پر چڑہ آیا اور اسپر

صلح ہوگئی عضد الدولہ دیالمی کی اسکے ساتھہ دوستی ہوئی اکیس سال اسنے سلطنت کیے ماہ رمضان ۳۸۶ھ مین مرگیا اس خلیفہ نے اپنے ملک کو وسعت دی اور اپنے باپ سے زیادہ اقتدار پایا اسکی مزاج مین عفو بہ نسبت انتقام کے زیادہ تہا خزانہ اسنے بہت جمع کیا ٭

الحاکم باللہ بن عزیز باللہ

۳۷۵ھ مین یہہ خلیفہ مصر مین پیدا ہوا ۳۸۶ھ مین حکومت پائی اسکے وقت ایک شخص ہشام بن عبد الملک نام نے اپنے آپ کو بنی امیہ کے خاندان سے ظاہر کیا اور لشکر جمع کر کر علویون کے ساتھہ کئی لڑائیان لڑا آخر پکڑا گیا اور قتل ہوا اس خلیفہ نے حکم دیا کہ رات کو مصر کے لوگ گہر دالان اور دوکانون کے دروازے بند نہ کرین بازارون مین شمع روشن رہین اور خلیفہ بذات خود تمام رات شہر مین گشت کیا کرتا ایک جامع مسجد اسنے بنوائی شراب کا بیچنا جوئے کا کہیلنا منع ہوا عورتون کو گہر سے نکلنے کی ممانعت ہوئی یہود و نصاریٰ کو گہوڑے کی سواری سے ہٹایا گیا ایک مرتبہ ایک عورت مظلوم نے اپنے حال کی عرضی گذرانی اوس مین فحش الفاظ خلیفہ اور خلیفہ کی باپ دادا کی نسبت لکہے اسلئے خلیفہ غضب مین آیا اور مصر کے جلانے کا حکم دیا چوتہا حصہ جل گیا ایک امیر کی شفاعت سے آگ بجہائی گئی یہہ خلیفہ مالیخولیا کی مرض مین گرفتار تہا اسنے دعوی کیا کہ موسے نبی کی طرح مجہپر خدا کے انوار ظاہر ہوتے ہین اور نہایت بغض و عداوت سے جو اسکو خاندان صدیقی و فاروقی و عثمانی کے ساتھہ تہی اسنے چند آدمی مدینہ مین مخفی بہیجے اور حکم دیا کہ کسی شخص علوی کے ساتھہ سازش کر کے اسکے گہر سے روضۂ رسول تک نقب لگائین اور روضہ کے اندر سے حضرت ابوبکر و عمر کی نعشین نکال لائین وہ لوگ مدینہ مین گئے اور نقب لگانا شروع کیا جب نقب روضہ کے قریب پہونچی مدینہ مین طوفان ظاہر ہوا اندہیری ایسی آئی تہی جس سے ہزارون مکان گر گئے بارش اور زلزلہ زدگی اور بجلی گرنے سے صدہا جانین تلف ہوگئین اسوقت مدینہ کے لوگ در پئے تلاش تہے کہ آیا موجب ظہور اس آفت کا کیا ہے آخر صاحب خانہ کی مخبری سے وہ نقب لگانے والے گرفتار ہوئے اور روضۂ رسول کے روبرو گردن مارے گئے یہہ خلیفہ گویا

اپنے وقت کا فرعون تہا کیونکہ اس نے رعایا کو حکم دیا ہوا تہا کہ جب اوسکا نام سنین فوراً سجدہ کرین چنانچہ اس حکم کی تعمیل برابر ہوتی تہی گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا فرقہ اسماعیلیہ کے لوگ اسکو بربلا خدا کہتے تہے اور اونکا بیان تہا کہ خدا تعالے نے اسکے جسم مین سے اپنا ظہور دکہلایا ہے اس نے اپنی سلطنت کے عہد مین ہزارون آدمیون کو ناحق قتل کرڈالا اور بعد فرعون کے مصر کی ولایت مین اور کوئی بادشاہ خونریز وسفاک و ظالم پیدا نہین ہوا تہا - آخری عمر مین اس خلیفہ کے امیر الجیوش کے ساتہہ جو اسکی بہن کا یار تہا عداوت ہوگئی اپنے چاہا کہ اوسکو مار دے امیر الجیوش نے اسکے ارادہ سے آگاہ ہوکر اپنے غلامون کو اسکے قتل کے لئے مامور کیا اور خلیفہ اون کے ہاتہہ سے ستر برس کی عمر مین مارا گیا پچیس سال بہ کمال استقلال اس نے سلطنت کی ۴۱۱ھ ہجری مین قتل ہوا *

الظاہر لدین اللہ بن الحاکم لدین اللہ

ظاہر نے خلیفہ ہوکر اپنے باپ کے قاتل کو امیر الامرا بنایا مگر جب استقلال پایا تو اوسکو اپنی باپ کے قصاص مین مار دیا ۴۱۵ھ مین مصر مین قحط و وبا نازل ہوئی دو سال تک لوگ اس بلا مین مبتلا رہے ۴۲۵ھ مین ایک زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے بڑے بڑے پہاڑ اور مکانات گرگئے اسکے وقت حاجیون کا قافلہ حج کرکر مصر کے راستے خراسان کو آیا اس نے فی حاجی ایک ایک ہزار دینار علاوہ پوشاک وغیرہ کے دیا مگر جب وہ قافلہ خراسان مین داخل ہوا محمود غزنوی نے وہ سب مال جلادیا اور نہ چاہا کہ شیعہ بادشاہ کا دیا ہوا پلید مال حاجیون کے پاس رہے اسکے عوض مین اپنے پاس سے بہت سا نقد و جنس دیا - اس خلیفہ پر قیصر روم نے چہہ لاکہہ فوج کے ساتہہ چڑہائی کی اور حلب کے حدود مین سخت لڑائی ہوئی اور رومی بازلت و شومی شکست پاکر بہاگ گئے لوٹ کا مال بہت سا خلیفہ کے ہاتہہ آیا - سولہ برس اس خلیفہ نے سلطنت کے ۴۲۷ھ ماہ شوال استسقا کی بیماری سے مرگیا -

ذکر خلافت المستنصر باللہ بن ظاہر باللہ

اس خلیفہ نے سات برس کی عمر مین خلافت پائی گیارہ برس کے سن مین نیل دریا کی سیر کو نکلا اور فوج نصر بن صالح حاکم ملک کے سرکوبی کے لئے جو باغی ہوگیا تہا مامور کی اور اوسکو قتل کیا اور متمردون و سرکشون کو بہی سزا دے حاکم افریقہ نے جو اس سے برخلاف ہوکر خلیفہ قایم عباسی کی متابعت کرلی تہی اُسپر اسنے یورش کی اور وہ علاقہ اپنے قبضہ مین لیا ۴۶ہہ مین ایک ایسا ناقص ستارا آسمان پر نمودار رہا جسکے شعاع سے تمام شہر مصر کا رات کو روشن ہوجاتا تہا کئی مہینے تک وہ ظاہر رہا اور تاثیر یہہ ہوئی کہ قحط پڑ گیا زلزلا ایسا آیا کہ دریاؤن کے پانی اُچہل پڑے اُسوقت مستنصر نے بیشمار مال رعایا کی خوراک مین صرف کیا خزانہ خالی کردیا حکومت اور اقبال اس خلیفہ کا اس درجہ پر آیا کہ اس نے عباسی خلافت پر غلبہ پایا خلیفہ قایم بامر اللہ عباسی ایک سال تک بمقام ساسیری اسکی قید مین رہا بغداد مین خطبہ اسکے نام کا پڑہا گیا جب ساٹہہ سال برابر اسکی حکومت کو گذری مریض ہوکر ۸۷ہہ مین مرگیا۔

المستعلی باللہ بن مستنصر باللہ علوی

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت اسکے بہائی نزار المصطفے باللہ نے جسکو باپ ولیعہد کرچکا تہا خلافت کا دعوی کیا اس نے چاہا کہ اسکو ماردے وہ بہاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا وہان کا حاکم اُسکا حامی بنا اور خطبہ اپنے علاقہ مین اُسکے نام کا جاری کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے فوج اسکندریہ کو مامور کی لڑائی مین اسکندریہ کا حاکم مارا گیا اور نزار المصطفے باللہ اپنے دو بیٹون کے ساتہہ قید مین آیا اور اُسی قید مین مرگیا جب چہہ سال اسکی خلافت کو گزرے تو نزار کے ہواخواہون نے خلیفہ کو ۴۹۵ہہ ہجری مین قتل کردیا اٹہائیس سال کی عمر پائی۔

الآمر باحکام اللہ بن مستعلی باللہ علوی

اس خلیفہ کے وقت اہل فرنگ نے اسکے ملک پر یورش کی اور سپہ سالار امیر الجیوش مقابلہ کو گیا اور آپس مین صلح ہوگئی چونکہ شمس الخلافت حاکم عسقلان کا ہنگامہ کے وقت فرنگیون کا مددگار تہا صلح کے بعد امیر الجیوش اُسکے سرکوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ شمس الخلافت مارا گیا آخر

سال کی سلطنت کے بعد ۵۲۴ھ مین ہوا خواہان دولت نزار بیٹے خلیفہ کو چہری کی زخم سے مار دیا ؂

الحافظ لدین اللہ علوی

آمر کے مارے جانے کے بعد کوئی بیٹا اوسکا وارث نرہا دربار والون نے ابو میمون عبد الحمید کو کہ مستنصر کی اولاد مین تہا الحافظ لدین اللہ خطاب دیکر خلیفہ بنایا وزارت و سپہ سالاری ابو علی بن فضل کو ملی مگر نزاری لوگون نے ابتدائے اختیار مین وزیر کو مار دیا اسکے بعد ایک امیر وزیر بنا وہ بہی مارا گیا تیسری مرتبہ خلیفہ نے اپنے بیٹے حسن کو وزیر کیا وہ ایسا ظالم تہا کہ اُس نے امرا سے بدظن ہوکر ایک رات مین چالیس امیر قتل کر دیئے اِس بات سے تمام اہل دربار خلیفہ کی معزولی پر مستعد ہوگئے ناچار خلیفہ نے اپنے بیٹے کو ایک طبیب یہودی سے زہر دلوا کر مار دیا بیس سال تک خلیفہ نے خلافت کی ۵۴۴ھ مین مر گیا ؂

الظافر بالدین الحافظ لدین اللہ

اس خلیفہ نے صرف پانچ سال خلافت کے چونکہ یہہ اپنی وزیر عباس کے بیٹے پر عاشق تہا اِسلئے وزیر نے غیرت مین آکر اسکو دعوت کے بہانے اپنی گہر بلایا اور قتل کر دیا ؂

الفائز بنصر اللہ بن الظافر باللہ

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت عباس وزیر بہاگ گیا اور ملک صالح وزیر بنا اور عبد المومن سپہ سالار کو اس نے فوج دیکر فرنگیون کی ولائیت کو بہیجا اور وہ بہت سا ملک فرنگیون کا اپنے قبضہ مین لایا چہہ سال دو مہینے اس نے خلافت کے ۵۵۵ھ مین مر گیا ؂

العاضد لدین اللہ بن الفائز باللہ

یہہ خلیفہ آخری بادشاہ سلطنت اسماعیلیہ کا ہے اسکے وقت فرنگیون نے مصر پر یورش کی اور مصری ڈرکر طالب صلح ہوئے ایک لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ خراج کا دینا مقرر کیا جب محاصرہ اُٹہہ گیا تو پچہتائے اور عاضد نے نورالدین محمود والی شام کو اپنی مدد پر بلایا اوس نے اسد الدین شیرکوہ اپنے سپہ سالار کو اسی ہزار سوار جرار دیکر خلیفہ کی مدد کو بہیجا اُسکے آتے ہی فرنگی مصر کے علاقہ سے

نکل گئے عاضد نے اسد الدین کو وزیر بنایا اور شاپور پہلے وزیر کو جسکی تجویز سے خراج مقرر ہوا
تھا قتل کرایا اسد الدین دو مہینے پانچ روز کے بعد مرگیا اور صلاح الدین یوسف اسد الدین کا برادرزادہ
وزیر بنا چونکہ یہہ سنی مذہب تھا اسکو خلیفہ شیعہ کی اطاعت ناگوار گذری اسلئے اس نے خلیفہ کو
نظربند کرلیا اور مصر مین خطبہ وسکہ المستضیئ باللہ خلیفہ بغداد کا جاری کردیا اس غم سے خلیفہ بیمار ہوکر
مرگیا اور سلطنت اسماعیلیہ خاندان کی نیست ونابود ہوگئی *

چودہوان چمن — خاندان ایوبیہ کردیہ اور خاندان ترکیہ غلامان کردیہ کی بیان مین جو بعد اختتام اسماعیلیہ فاطمیہ کے مصر پر فرمانفرما رہے

پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ اسد الدین شیرکوہ اسّی ہزار سوار جرار لیکر العاضد لدین اللہ خلیفہ اسماعیلیہ
کی مدد کے لئے مصر مین آیا اور مصر کی ولائیت پر متصرف ہوا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی اور دو ماہ پانچ
روز کے بعد بقضائے الٰہی مرگیا اوس کی مرگ کے بعد

صلاح الدین یوسف بن ایوب کردستانی

اسد الدین کا برادرزادہ مصر پر قابض ومتصرف ہوا بسبب اختلاف مذہب کے خلیفہ عاضد اسماعیلی
کی اطاعت اسکو نامنظور ہوئی اور نیز بسبب اسکے کہ اسماعیلیہ فرقہ کے مسایل قرآن اور حدیث کے
سراپا برخلاف تھی ہر ایک امر مین یہہ اوس سے بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ رعایائے
اہل اسلام مصر بہی دربے اس بات کے ہوئی کہ آئندہ صلاح الدین دین کی اصلاح مین مصروف ہوا
اور اسماعیلی فرقہ کی ظلم وتعدی سے اونکو نجات بخشے چنانچہ خلیفہ کو اوس نے نظربند ومعطل وبیکار
کرکے خود فرمان فرما سلطنت کا ہوا پہلے تو اوس نے اسماعیلیہ فرقہ کے امرا کو جو ہر ایک علاقہ اور
امور پر مامور تھے اور بسبب بزدلی خلیفہ کے جابجا اونہون نے شورش برپا کردی تھی تہہ تیغ کیا
پہر شام کی سمت کو فوج لیجاکر بیت المقدس کی سرزمین نصارا کے قبضہ سے چھوڑائے اور بڑے
بڑے شہر فتح کئے مسلمانون پر یہہ اوس نے بڑا احسان کیا اور اس خوشی مین اہل اسلام نے اوسکا

کمال شکر یہ ادا کیا یہہ بادشاہ صاحب خلق و ادب و شجاعت و سخاوت تہا دین کا علم حدیث
و تفسیر نوک زبان اسکو یاد تہا اسلام کی حمایت مین یہہ جان و سینے پر بہی آمادہ ہو جاتا تہا اسکی
دلی مراد تہی کہ مصر و شام مین سے عیسائی قوم کو بالکل نکال دیوے چنانچہ اس امر مین اوس نے بڑی
بڑی کوششین کین عمارتین عالیشان بہی اس نے بڑی بڑی بنوائین مورخین کا قول ہے کہ بعد
صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بادشاہ دیندار صاحب عدل و انصاف رعیت پرور بجز صلاح الدین
کے مصر کی ولائیت مین نہین ہوا اس بادشاہ کے دربار مین کبھی کوئی ذکر مسخرہ پن کے قسم سے
نہین ہوتا تہا ہر وقت علما و فضلا و فقہا روبرو حاضر رہتے تہے بہاء الدین قراقوش اسکا وزیر و
مشیر باتدبیر بہی جامع خیرات تہا بادشاہ کو اسکے قول و فعل پر کمال اعتبار تہا اور فی الحقیقت اوسکی رائے
بہی انتظام مالی و ملکی و عدل و انصاف مین لاثانی تہی اس بادشاہ نے تئیس ۲۳ سال بکمال انتظام سلطنت کی نامی
کی آخر ستر ہوین ماہ صفر ۵۸۹ھ مین جنت نصیب ہوا *

الملک العزیز عثمان بن صلاح الدین یوسف

صلاح الدین یوسف کے وفات کے بعد عثمان اوسکا فرزند تخت نشین ہوا اسکی ذات بابرکات
بہی اپنے باپ کی طرح جامع خیر و برکت تہی اس نے اپنے رعیت پر بڑے بڑے احسان کئے زمینداروں
کے خراج کم کر دیئے خلیفہ ناصر الدین اللہ عباسی کا یہہ بہت ادب و لحاظ کرتا رہا مگر افسوس کہ چہہ برس سے
زیادہ اسکو سلطنت نصیب نہوئی اور ۵۹۵ھ مین بقضائی الٰہی مر گیا *

الملک المنصور محمد بن عثمان بن یوسف

اپنے باپ عثمان کی وفات کے وقت یہہ صغر سن لڑکا تہا پہلے اسکو امرائے حق شناس نے تخت نشین
کیا اور ایک سال چہہ ماہ تک یہہ بادشاہ بہی کہلایا مگر ۵۹۶ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا اور تجویز قرار
پائی کہ کوئی عاقل و بالغ بادشاہ صاحب تدبیر فرمانروا ہو۔

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی ۵۹۶ھ مین مصر کا بادشاہ ہوا قطائع کو اس نے

فتح کیا جتنے الوسع اپنی ولایت کو ترقی دی ہرایک کام کو نہایت احتیاط کے ساتہہ کرتا اسکی مزاج مین کمال حلم تہا اور ارادہ نہایت مضبوط و استوار رعایا بہی اس سے راضی تہی مگر اسکے وقت مین ایسا قحط پڑا کہ ہزارا لوگ فاقہ کے مرگئے کہانا تو کجا لوگون کو روٹی کا دیکہنا میسر تہا ایک روٹی کی قیمت ہزار دینار تک بڑہ گئی تہی لوگون نے درختون کے پتے اور لکڑیان کہالی تہین بادشاہ نے ایسی مصیبت کے وقت مین رعایا کی کمال غمخواری کی تین سال تک ایک قطرہ پانی کا آسمان سے نہ برسا چوتہے سال مین خدا مہربان ہوا اور بارش اسقدر ہوئی کہ لوگون کی تہون اور دیوارون کے اوپر غلہ پیدا ہوا دس برس نو ماہ تک اسنے سلطنت کی اور ۶۱۵ھ ماہ جمادی الآخر مر گیا۔

الملک الکامل محمد ابن عادل

سیف الدین ابو بکر عادل کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا کامل بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ بڑا جلیل القدر حاکم تہا رعب اسکا تمام رعایا پر اسقدر رہتا کہ لوگ اسکے سایہ سے ڈرتے تہے رائے صائب اسکی امور سلطنت مین ایسی تہی کہ کبہی خطا نہ جاتی ہرایک کام یہہ اپنی عقل کی رہنمائی سے کرتا تہا کسی سے مشورہ لیتا نہ تہا اور نہ کسی کی بات پر اسکو اعتبار تہا اپنی ہی کوشش اور اہتمام سے ہرایک کام کو یہہ انجام پہونچاتا تہا بیس برس تک اسنے بادشاہت کی ۶۳۵ھ مین مر گیا ؛

الملک العادل ابو بکر ابن الکامل

اس بادشاہ نے صرف دو برس تک بادشاہت کی پہر ۶۳۷ھ مین تخت سے اوتارا گیا اور اسی غم و غصہ مین مر گیا

الملک الصالح ایوب نجم الدین

یہہ بادشاہ ملک عادل ابو بکر کا بہائی تہا بعد عزل و وفات اوسکے بادشاہ بنا پارسائی و عالیہمتی و لطیف مزاجی مین یہہ ثانی نہین رکہتا تہا بڑی بڑی مسجدین اور مدرسے اور سرائین اسنے بنوائین رعایا کا انصاف خوب کیا نو برس نو ماہ سلطنت کرکے نصارا کے ساتہہ اسنے لڑائی شروع کی اور بہ مقام المنصورہ ایسے وقت مین کہ لڑائی ہو رہی تہی بقضائے الٰہی مر گیا اوسکا جنازہ منصورہ سے قاہرہ مین لائے اور دو مدرسون کے درمیان جہان بادشاہ نے اپنے دفن ہونے کے لئے قبہ بنوایا

ہوا تھا دفن ہوا وفات اسکی نیند ہوین شعبان ۶۴۷ھ مین واقع ہوئی اوسنا مہ ایک اسکا ابتک زمانہ مین یادگار ہے —

الملک المعظم توران شاہ ابن الصالح

یہہ بادشاہ صرف دو ماہ تخت پر متسلط رہا پہر معزول ہوکر ۶۴۸ھ مین مقتول ہوا اسکی قاتل ذبح بخنجر اسکو بہرو اہا

ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح

یہہ عورت نہایت عفیفہ منتظمہ عاقلہ تہی توران شاہ کے قتل کے بعد اس نے شاہی اجلاس کیا انتظام اسکا ہر ایک کام مین لائق تعریف تہا اسکا نام بعد نام خلیفۃ العصر کے درج خطبہ ہوا اگرچہ یہہ عمدت مخیرہ شریفۃ النفس و عفیفۃ الدہر تہی فضائل محمودہ بیحد وحساب اسکی ذات بابرکات مین جمع تہی مگر بعض بد اعمال و شریر و فساد انگیز اسکے انتظام کے حارج ہوئے اسواسطے یہہ بمرضی خود سلطنت سے دست بردار ہوگئے صرف تین ماہ تک حکومت کی —

ملک الاشرف موسی بن یوسف

مصر مین سوا نام بادشاہت کے اور کچہہ اسکو نصیب نہ تہا کیونکہ یہہ شخص بالکل بادشاہت کی لیاقت اور مادہ نہین رکہتا تہا اسواسطے یہہ پانچ سال کی حکومت کے بعد تخت سے اوتارا گیا اور سلاطین کردیہ ایوبی کی سلطنت اسپر باختتام پہونچی اور غلامان کردیہ مالک سلطنت کے ہوئی جن کو ملوک ترکیہ و غلامان کردیہ کہتے ہین —

ملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی

ملوک ترکیہ مین سے یہہ پہلا بادشاہ ہے ملک اشرف موسے کے عزل کے بعد سب نے ملکر اسکو صاحب لیاقت تصور کرکر بادشاہ بنایا اس نے سلطنت کو خوب رونق دی اور انتظام بہت اچہا کیا دو برس تک یہہ سب کی آنکہون مین عزیز رہا مسن لعد بہت سے حاسد جو خیرخواہ سلطان معزول کے تہے اسکی قتل کے درپے ہوئے اور یہہ نیک سیرت لائق بادشاہ اون کے ہاتہہ سے ماہ ربیع الاول ۶۵۵ھ مین قتل ہوا —

الملک المنصور علی بن ملک المعز عزالدین ترکمانی

ملک المعز کی قتل کے بعد اسکا بیٹا وارث تخت و تاج ہوا ابتدا سے سلطنت مین اسکے انتظام بہت عمدہ

کیا امرار اکین سلطنت بہی اسکے احکام کی تعمیل بدل و جان کرتے سب آخر بہی حاسد و بدخواہ
لوگ اسکی خرابی کے درپے ہوئے اور بادشاہ اون کے ارادہ سے واقف ہوا چونکہ اسکے باپ
کی جان بہی اونہین دشمنون کی دشمنی سے تلف ہوئی تہی اس لیے بارادہ خود سلطنت چہوڑدی اور
گوشہ نشین ہو بیٹہا دو برس تک اسنے حکومت کی ۶۵۷ھ مین تارک ہوا۔

ملک مظفر قطز معزی

ملک منصور علی کے ترک سلطنت کے بعد کوئی فرمان فرما مصر کا باقی نرہا سب کی تجویز یہہ تہی کہ
ایک طفل خوردسال کو تخت نشین کیا جائے مگر ان ہین ایام مین ہلاکو خان تاتاری کا بیشمار لشکر بعد
خرابی و بربادی بغداد و خلافت بغداد کے مصر کو آیا اوسوقت مصر کے لوگ تاتاریون کے خوف
سے ترسان و لرزان تہے اور رعیت بہاگنے پر مستعد تہی امرای دربار مصر نے ملکر ملک مظفر کو
تخت نشین کیا اس نے تاتاریون کے مقابلے کے لئے بہاری لشکر جمع کیا اور خود مصر سے نکلکر
تاتاریون کا رستہ جا روکا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہزارون تاتاری مارے گئے باقماندہ
بہاگ نکلے لاکہون روپیہ کا مال و اسباب تاتاریون کا مظفر نے لوٹا اور فتح کا نقارہ بجاتا ہوا واپس
آیا جب ایک سال گذرا تو مسمی بیبرس الملقب بظاہر جو خود بادشاہ ہونے کی خواہش رکہتا تہا
اوسکی قتل کے درپے ہوا اور فریب دیکر اوس بہادر بادشاہ کو قتل کرڈالا یہہ واقعہ ۶۵۸ھ
کے اخیر سال مین وقوع مین آیا۔

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین بیبرس العلائی البندقداری

مظفر کے قتل کے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اہل تواریخ اسکی تعریف بدرجہ نہایت لکہتے مین
کیونکہ اس نے اپنی ذاتی شجاعت و جوانمردی کے سبب سے پے درپے فتوحات حاصل کین اور ملک
کو وسعت دی اپنی ولایت کا انتظام عجیب و غریب طور سے کیا رعایا کو اپنے عدل و انصاف و
شجاعت سے کمال خوش رکہا یہہ بادشاہ ایک با رعب و نیک سیرت شخص تہا عقیل و معاملہ فہم یہان تک کہ
ملک گیری کے معاملات مین جو بات اپنی فراست سے زبان پر لاتا اوسیطرح وقوع مین آجاتا تہا

برس تک اپنے بادشاہت کی آخر ستائیسوین محرم سنہ ۶۷۶ ہجری مین شہر دمشق مین فوت ہوا۔

ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ اللہ ولد ظاہر

ظاہر کی وفات کے بعد اوسکی بیٹے ملک سعید برکت نے تخت پایا انتظام ملک عدالت و انصاف مین گرچہ بہہ اپنے باپکے قدم بہ قدم تہا مگر اسکے تخت نشینی کو ابہی پورا سال گذرنے نہین پایا تہا کہ بعض حاسد و شریر لوگ اسکی خلع سلطنت کے درپے ہوے اور چند در چند تہمتین اسپر باندہین چنانچہ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۷۸ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا۔

الملک العادل بدر الدین سلامش

اس بادشاہ نے صرف چار ماہ سلطنت کی من بعد اراکین دربار کی آپس مین نا اتفاقی پیدا ہوئے اور یہہ سنہ ۶۷۸ مین تخت سے بیدخل ہوا۔

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

عادل بدر الدین کے بعد اس بادشاہ نے سلطنت پائی اسکے وقت بڑی بڑی فتوحات ظہور مین آئین اور مملکت وسیع ہوئی اگرچہ صورت اس بادشاہ کی مہیب تہی مگر حلم و رحم اسکی مزاج پر غالب تہا لڑائی کے وقت یہہ بذات خود میدان مین تلوارین مارتا دشمنون کے سرسے گردن اوتارتا گیارہ برس اسنے بکمال انتظام سلطنت کی آخر ماہ ذیقعد سنہ ۶۸۹ مین مر گیا۔

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل بن قلاؤن

ملک منصور کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا اشرف تخت نشین ہوا ترکیہ بادشاہون مین ایسا بہادر بادشاہ اور کوئی نہ تہا جوانمردی و مردانگی اسکی ذاتی اوصاف تہے خوش خلقی و نیک خوئی مین طاق اور عدالت و انصاف مین شہرۂ آفاق تہا مگر باوجود اس خوش انتظامی کے چند شریر اسکی قتل کے درپے ہوے اور یہہ بہادر بادشاہ بائیسوین محرم سنہ ۶۹۳ مین مقتول ہوا۔

الملک الناصر محمد بن قلاؤن

اشرف کی قتل کے بعد ملک ناصر اوسکا بہائی بادشاہ ہوا سلطنت پاکر اسنے خوب انتظام کیا

مگر جب اوس نے دیکھا کہ ارا کین دربار سے کے ساتھہ دل سے صفا نہیں ہین تو وہ سلطنت سے دست بردار ہوا مگر لوگون نے اوسکو نہ چھوڑا اور دوبارہ تخت پر بٹھلایا اور دس سال تک اس نے بڑی ناموری کے ساتھہ حکومت کی پھر بنا بر کراہت حکومت ہوکر کرک کے ملک کیطرف چلا گیا جب وہان سے واپس آیا تو منصور والوں نے پھر اسکو تخت نشین کیا آخر تنتیس ۳۳ برس کی بادشاہت کے بعد ۷۴۱ھ مین مرگیا کل زمانہ اسکی سلطنت کا چوالیس برس پچپن روز شمار ہوتا ہے۔

ملک العادل کتبغا منصوری

اس بادشاہ نے ناصر کے ترک سلطنت کے بعد دو برس تک مصر کی حکومت کی تھی پھر معزول ہوا اور ناصر دوبارہ شاہ بنا اسیطرح ناصر کے دوسری مرتبہ کے سلطنت کے وقت منصور حسام الدین لاجین المنصوری بادشاہ ہوا تھا وہ بھی دو برس سلطنت کرکے مقتول ہوا تیسری مرتبہ جب ناصر نے سلطنت چھوڑی تو مظفر نے رکن الدین بادشاہ بنا اور ایک سال کے بعد مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد **منصور ابو بکر** ناصر کا بیٹا دو ماہ تک پھر **ملک اشرف** دوسرا بیٹا ناصر کا آٹھہ ماہ تک بادشاہ رہکر نکالا گیا پھر ناصر احمد تیسرا بیٹا ناصر کا ایک سال تک بادشاہ رہکر مقتول ہوا پھر **ملک صالح اسماعیل** جو تھا بیٹا ناصر کا دو ماہ بادشاہ رہکر مرگیا پھر **کامل شعبان** پانچوان بیٹا ناصر کا ایک سال ایک ماہ بادشاہ رہکر جلا وطن ہوا پھر **ملک مظفر حاجی** چھٹا بیٹا ناصر کا بادشاہ ہوا اور ایک برس آٹھہ ماہ کے بعد عین دربار مین علما و فضلا کے حکم سے مقتول ہوا پھر ساتوان بیٹا ناصر کا حسن بادشاہ بنا اور تین برس سلطنت کرکے تخت سے اوتارا گیا پھر آٹھوان بیٹا ناصر کا **صالح ملک** فرمان فرما ہوکر اونا سے بعد تخت سے معزول ہوا پھر نوان بیٹا ناصر کا **منصور محمد** دو برس تین ماہ سلطنت کرکے محبوس ہوا پھر **ملک شعبان ابو حسین** دسوان بیٹا ناصر کا بادشاہ بنا اس بادشاہ کی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علما کی مجلس کو بہت پسند کرتا تھا حدود شرعیہ سے کبھی بیہہ تجاوز نہین کرتا تھا چودہ برس اسنے بادشاہت کی اور ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ھ مین مخالفین کے ہاتھہ سے قتل ہوا پھر **ملک منصور**

ملک شعبان کا بیٹا باپ کے تخت پر بیٹھا اور پانچ برس سلطنت کر کے مرگیا پھر **ملک صالح حاجی** بن
اشرف شعبان تخت پر بیٹھا کر بعد حکومت دو سال نو ماہ کے بسبب نفاق ارا کین دربار کے خود ہی
سلطنت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر برقوق** بادشاہ ہوا اس نے سولہ سال چار ماہ
پندرہ یوم سلطنت کے اور مرگیا اسکے وقت انتظام سلطنت کا اچھا رہا اور مفسدون شریرون
کو موقع شر انگیزی کا نہ ملا اس سبب سے اس نے سولہ برس تک بکمال آرام بادشاہت کی اوسکے بعد
ملک الناصر ابو سعادت برقوق ملک ظاہر کا بیٹا تخت نشین ہوا اسکے وقت تیمور شاہ بادشاہ
مصر پر حملہ آور ہوا اوس نے سلطنت کا خزانہ و مال لوٹ لیا ناصر کی فوج نے اگرچہ اوسکا سخت مقابلہ کیا
مگر آخر شکست کھائی بعد چلے جانے تیمور کے آپس مین ارا کین دربار کے فساد شروع ہوا اس لیے
اس نے سلطنت سے استعفا دیا مگر ارا کین نے منظور نہ کیا اور یہہ بادشاہ قایم رہا اور سات برس تک
فرمان فرما رہا بعد ازان شہر دمشق مین مخالفون کے ہاتھہ بہت بُری طرح سے مارا گیا یہہ واقعہ سنہ
صفر کے مہینے مین واقع ہوا اوسکے بعد **ملک المنصور** عبد العزیز بن برقوق بادشاہ ہوا
بعد تخت نشینی اسکا بھائی اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ بھاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا اور **ملک المؤید**
ابو منصور شیخ المحمود ظاہری بادشاہ ہوا اور دو برس پانچ ماہ سلطنت کے اور مرگیا پھر
ملک المظفر احمد ابن المؤید نے سلطنت پائی یہہ تخت نشینی کے وقت دو برس کا لڑکا تھا
اور مختار ہی امیر ططر کی تھی سات ماہ کے بعد یہہ مرگیا اوسکے بعد **ملک الظاہر ططر ابو الفتح**
فرمان فرما ہوا اس نے تین ماہ تین یوم سلطنت کی اور مرگیا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت تھا مگر اسکی
عمر نے وفا نہ کی اوسکے بعد **ملک الصالح محمد بن ططر** سلطان ہوا اور چار ماہ سلطنت
کر کے بسبب نفاق درباریون کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الاشرف ابو النصر** نے
سلطنت پائی یہہ بادشاہ مصر کے بڑے بڑے بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے عدل و انصاف مین
مشہور تھا قرآن شریف کے سننے کا اسکو کمال شوق تھا اکثر اوقات صائم الدہر رہتا تھا دن کو
کھانا نہ کھاتا جزیرہ قبرص اس نے فتح کیا سولہ برس تک اپنے بادشاہت کی پھر اپنی موت سے

سنہ میں مرگیا پھر ملک عبد العزیز ابو المحاسن بادشاہ ہوکر خود ہی بعد چند روز کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر ابو سعید** نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ جامع اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ تہا چودہ برس چہہ ماہ تک اس نے حکومت کی سنہ میں مرگیا پہر **ملک المنصور عثمان** ابو السعادت نے بادشاہ ہوکر چالیس روز تک حکومت کی اور معزول ہوا پہر **ملک الاشرف ابو النصر** نے تخت پایا اسکے وقت مملکت مصر کو کمال رونق ہوئی یہہ بادشاہ کثیر العطا قلیل الخطا صاحب خلق و مروت تہا آٹھہ برس و ماہ اس نے بادشاہت کی آخر پندرہوین جمادی الاول سنہ میں مرگیا پھر اسکا بیٹا **احمد ابو الفتح** بادشاہ ہوا اور پانچ ماہ چار یوم حکومت کرکے تخت سے اوتارا گیا پھر **ملک الظاہر ابو سعید خشقدم** ناصری نے تخت پایا اور چہہ سال و ماہ سلطنت کرکے سنہ مین مرگیا پہر ملک ظاہر ابو سعید بلبائی ملک سلطنت بنا پچاس یوم تک سلطنت کرکے معزول ہوا اور ابو سعید تمربغا اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور دو ماہ تک فرمان فرما رہا اس کے بعد

ملک الاشرف ابو النصر ظاہری

فرمان فرمائے مصر ہوا اس بادشاہ نے سلطنت کا کام بڑی عقلمندی و دیانت داری سے کیا رعیت اس سے نہایت راضی رہی اس نے بہی رعایا کے ساتہہ بڑے بڑے سلوک کئے بڑی بڑی مسجدین اور خانقاہین اور مدارس اس نے بنوائے اور اونتیس سال چہہ ماہ بادشاہت کی اس عرصہ مین کسیطرح کا ظلم اس نے کسی پر نہ کیا آخر اپنی موت سے اتوار کے روز ماہ ذیقعد سنہ مین مرگیا اسکے مرنے کا رعایا کو کمال افسوس ہوا کہ ایسا بادشاہ اس خاندان مین نہ تو کوئی پہلے ہوا تہا اور نہ پہر پیدا ہونیکی امید تہی

ملک الناصر محمد ابو السعادت بن ملک الاشرف

باپ کے تخت پر بیٹہا اور عیش و عشرت مین ایسا مصروف ہوا کہ حکومت و سلطنت کی اسکو خبر نہ رہی اسواسطے دو برس چہہ ماہ کی حکومت کے بعد مقتول ہوا اسکے بعد **ملک اشرف قالفرہ** جو پہلے سپہسالار تہا بادشاہ بنا مگر دشمنون نے ایسا پوشیدہ اوسکو قتل کیا کہ اوسکا کچہہ حال نہ کہلا کہ وہ کہان گیا بعد ازان **ملک ظاہر ابو یوسف قالفرہ** بادشاہ ہوکر ایکسال آٹھہ ماہ فرمان فرما رہا اوسکی بدخویون سے تنگ آکر فوج نے اوسپر حملہ کیا اور وہ بہاگ کر مصر کے علاقہ سے نکلگیا پہر **ملک اشرف جنبلاط**

بادشاہ ہوا اور ایک سال کی حکومت کے بعد جلا وطن کیا گیا پھر ملک العادل سیف الدین طومان بای
نے بادشاہت پائی مگر چار ماہ کی حکومت کے بعد مخالفین نے اسکو قتل کر ڈالا پھر

ملک الاشرف ابو النصر قانصوہ الغوری

فرمان فرما ہوا یہہ بادشاہ بڑا سخت دل ظالم خونریز تہا بندگان خدا کو اس نے سخت ایذا دی پندرہ برس
نو مہینے اس نے سلطنت کی پھر سلطان سلیم اول عثمانی شاہنشاہ روم نے اسیر یورش کی اور لڑائی میں قتل کر ڈالا

اسکے بعد

ملک الاشرف طومان بای

تخت سلطنت پر بیٹہا یہہ برادرزادہ قانصوہ غوری کا تہا سلطان سلیم عثمانی نے اسپر بھی یورش کی
اور مصر سے بے دخل کر کر یہہ حال کیا کہ کوئی متنفس دعویدار سلطنت اس خاندان میں نہ چہوڑا طومان بای
آخری بادشاہ اس خاندان کا گذرا ہے اسکے بعد سلطنت مصر کے متعلق وزیر حکومت سلطنت روم ہو گئی

پندرہواں چمن سلاطین فرقہ ملاحدہ کے ذکر میں جو ولایت قہستان میں حاکم و فرمان فرما رہے

اصل میں یہہ فرقہ ایک شاخ فرقہ شیعہ سبعیہ اسماعیلیہ کے شمار کیا گیا ہے اور بانی اس خاندان اور فرقہ
کا ایک شخص حسن نام تہا جسکو حسن صباح حمیری کہتے تہے حسن کا باپ علی بھی شیعہ مذہب تہا پہلے وہ
رے میں رہتا تہا وہاں سے یمن میں آیا چند روز وہاں قیام رکھہ کر شہر قم کو گیا قم سے پھر رے میں آکر
قیام پذیر ہوا چونکہ وہ شیعہ مذہب رکہتا تہا جہاں وہ جاتا تہا لوگ اوسکی صورت سے بیزار ہو جاتے تہے
ابو مسلم حاکم رے نے بھی جب سنا کہ وہ شیعہ تبرائی ہے تو اوسکی بھی اسکے ساتہہ سخت عداوت ہو گئی
اور اسکو اپنی جان کا اندیشہ دامنگیر ہوا ناچار اس نے پھر رے کو چہوڑا اور نیشاپور میں آیا یہاں آکر
اوس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور واسطے دفع کرنے تہمت شیعہ پن کے حسن اپنے بیٹے کو اوس وقت کے
امام موفق نیشاپوری کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حسن کو علوم دینی پڑہائیں اور خود گوشہ گزین
ہو کر عبادت میں مشغول ہوا حسن کو نے ہمراہ نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور میں امام

موفق کی خدمت میں تعلیم پائی ایک دن حسن کے باپ علی نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام بڑا ہی دولت و
حکومت کا مالک ہوگا اور عمر خیام بھی بڑے مدارج علم و فضل کو پہونچیگا اور حسن اوسکا بیٹا ظاہری
باطنی رتبہ کا مالک ہوگا یہہ بات سنکر ان تینوں نے آپس میں عہد و پیمان کر لئے کہ ہم تینوں میں سے
جو شخص پہلے صاحب مرتبہ ہووے وہ دوسرے کے ساتھہ مروت و احسان پیش آوے اور اپنی دولت
حشمت میں باقی دونوں کو شریک سہیم سمجھے اتفاقا سب سے اول نظام درجۂ اعلے پر پہونچا اور شاہان
سلجوقی کے دربار میں اوسکو وزارت ملی اور خواجہ نظام الملک خطاب یہہ حال سنکر پہلے عمر خیام اوسکے
پاس گیا اور نظام الملک نے حتے الامکان اوسکی خوبی و بہبودی میں دریغ نہ کیا حسن نے جب نظام الملک
کی ترقی کا حال سنا منتظر رہا کہ وہ مجھکو خود اپنے پاس طلب کریگا آخر وہ خود نظام الملک کے پاس گیا
اور ملاقات کی پہلے وہ کچھہ متوجہ نہوا تب سے اوسکو ملامت کے اور اقرار کی وفا پر مجبور کیا آخر نظام الملک
حسن کو بادشاہ کے روبرو لے گیا اور اسکے علم و فضل کی تعریف کی اور عہدہ دیوانی دفتر کا دلا دیا
مگر یہہ بھی بادشاہ کو خبر دی کہ یہہ شخص کم حوصلہ اور مزاج کا ہلکا ہے اسکی بات پر چنداں اعتبار نچاہئے
چند سال کے بعد جب بادشاہی دربار میں رسوخ پالیا تو بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ نظام الملک
وزیر لاکھوں روپیہ ہر روز فقرا و غربا و شاہی اہلکاروں پر تقسیم کرتا ہے شاہی خزانہ اس نے خالی
کر دیا ہے دربار کے سب اراکین اسی کا کلمہ پڑھتے ہیں اگر یہہ چاہے تو بادشاہ کو معزول کرکے خود
تخت نشین ہو سکتا ہے اس سے حساب لیا جاوے تو کروڑوں روپیہ باقیات کے خزانہ میں داخل ہوئے
یہہ بات سنکر بادشاہ کا مزاج وزیر کیطرف سے متغیر ہوگیا اور حکم دیا کہ کاغذ حساب کا حسن تیار کرے
پھر تو بدی کرنے پر مستعد ہوگیا نظام الملک کے سب اہلکار اس نے دفتر سے نکلوا دیے اور چند ماہ کے
عرصہ میں کاغذ حساب تیار کیا ایک تودہ طومار بناکر بادشاہ کے پاس لے گیا چونکہ بدی کرنیوالے کا آخر بد ہوتا ہے
جسوقت یہہ کاغذ حساب کا لیکر بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ دریا کے کنارے پر مچھلی کا شکار کھیل رہا تھا
جب سے دفتر دریا کے کنارے جاکر کھولا اور چاہتا تھا کہ اوٹھواکر شاہی خیمہ میں لیجاوے سوا تفاقا آندہی
ایسی آئی کہ تمام دفتر کے اوراق اوڑکر دریا میں جا پڑے اور حسن منہہ دیکھتا رہ گیا اتنے میں

شاہی چوبدار آیا اور حکم دیا کہ بادشاہ دفتر کا حساب طلب کرتے ہین اوسوقت یہہ چار تہار روبرو جا کر
بہت عذرات کیے مگر بادشاہ نے ایک نہ مانی اور کہا کہ تو کاذب ہے ناحق وزیر کی عزت مین فرق ڈالتا ہے
چونکہ اراکین دربار سب اس کے دشمن تہے سب نے اسکی بات کو ہنسی مین اوڑا دیا اور بادشاہ نے بیعزت
کر کر اسکو دربار سے نکلوا دیا اور وزیر کو خلعت فاخرہ بخشا وہان سے ذلیل ہوکر یہہ اصفہان مین آیا اور
ابوالفضل نام ایک امیر کے پاس سکونت اختیار کی ایک روز ابوالفضل کے روبرو اس نے تقریر کی کہ اگر
دو یا تین سچے اور جانی دوست میری رفاقت مین ہوتے تو مین ایک روز مین ملک شاہ سلجوقی کی
بادشاہت اور نظام الملک جیسے دہقان وزیر کی وزارت زیر و زبر کر دیتا یہہ تقریر سنکر ابوالفضل نے
جانا کہ اس شخص کے دماغ مین خلل آگیا ہے اسکا علاج کرانا واجب ہے چنانچہ دوسرے روز اوس نے
طبیب کو بلایا اور حسن کے معالجہ کے لئے حکم دیا حسن یہہ حال دیکہکر نہایت ناراض ہوا اور کہا کہ میرے
دماغ مین خلل نہین ہے بلکہ مین راست اور درست کہتا ہون اور مین ایسا کر سکتا ہون امیر نے
جواب دیا کہ ہماری راے مین تمکو دماغی خلل ہے جو تم ایسی نادانی کی تقریر کرتے ہو دو تین آدمیون
کی رفاقت سے تم ایسے بادشاہ کی بادشاہی جو حلب سے لیکر کاشغر تک سلطنت کرتا ہے اور ایسے
وزیر کی وزارت جو مختار کل و مدار المہام اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے ایک روز مین کیونکر زیر و زبر
کردوگے اور اون کی جگہہ خود بادشاہ بنجاؤ گے بہر حال تمہارا علاج ہو تو مناسب ہے حسب امیر نے
اسکو جانا کہ یہہ صرف کو ونضول آدمی ہے تو اسکو کچہہ دیکر وہان سے رخصت کر دیا وہان سے یہہ مصر مین
آیا اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کر کے یہہ خلیفہ مستنصر باللہ اسماعیلی کے دربار مین حاضر ہوا اور اپنے
زیدانہ تقادیر سے بادشاہ کو کمال خوش کیا اور بڑا بہاری روزینہ اپنے واسطے مقرر کرا کے مذہب
اسماعیلیہ کا داعی و ہادی مقرر ہوا پہر تو یہہ برسر منبر اسماعیلیہ مذہب کے ہدایت لوگون کو کرتا
آخر جب مستنصر نے اپنی بیٹے نزار کو ولیعہدی کا خلعت پہنایا اور لوگ ناراض ہوئی تو خلیفہ نے
دوسرے بیٹے احمد المستعلی باللہ کو ولیعہدی دی اور نزار کو ولیعہدی سے محروم کیا
تو حسن نزاریہ فرقہ کا حامی بنا اور کہا کہ امام کا حکم وہ سند ہے جو پہلے جاری ہو چکا ہو خلاف

حامامت بیشک نزار کا حق ہے چونکہ امیر الجیوش خلافت کا ہی فرقہ نزاریہ کیطرف تہا دونونے ملکر چاہا کہ شورش
برپا کرین اور نزار کو ولیعہدی دلوادین یہہ ارادہ حسن کا خلیفہ پر کہل گیا اور اوسنے ناراض ہوکر حسن کو
قلعہ دمیاط مین مقید کردیا اتفاقاً جس رات یہہ قید ہوکر قلعہ مین گیا اوسی رات کو قلعہ کا ایک مضبوط برج
خود بخود گر پڑا لوگون کو یقین ہوگیا کہ حسن کی کرامت سے یہہ مضبوط برج مسمار ہوگیا ہے خلیفہ نے
اسکا وہان رہنا مناسب جانا اور حسن کو ایک جہاز مین سوار کرکے افریقہ کی مغرب کیطرف جلاوطن کردیا
اتفاقاً اوسوقت کہ حسن جہاز پر سوار تہا دریا مین طوفان آگیا قریب تہا کہ جہاز غرق ہوجائے جہاز پر
جو اور لوگ سوار تہے سب گہبرا گئے اور مارے خوف کے سب کا رنگ زرد ہوگیا سوائے حسن کے کہ اوسوقت
بہی لوگون کو دیکہہ کر ہنستا تہا ناخدا نے یہہ حالت دیکہکر حسن سے پوچہا کہ تمام لوگ جو جہاز پر سوار ہین
موت کے پنجہ مین گرفتار ہین اور تم ہنستے ہو یہہ کیا ہنسنے کا موقع ہے حسن نے جواب دیا کہ مجہکو امام برحق نے
کہہ دیا ہے کہ اس طوفان سے کچہہ اندیشہ نکر جہاز صحیح و سالم منزل مقصود پر پہونچ جائیگا کسیکا نقصان
مال یا جان کا نہین ہوگا اتفاقاً ایسا ہی وقوع مین آیا کہ ایک ساعت کے بعد طوفان فرو ہوگیا سب
لوگ جو جہاز پر سوار تہے حسن کی کرامت کے معتقد ہوگئے ناخدا نے حسن کی خواہش کے موجب شام
کی حدود مین حسن کو پہونچا دیا حسن جہاز سے اوترکر پہلے حلب مین آیا پہر بغداد کو گیا پہر اصفہان
کیطرف گردش کی اور جہان جہان پہونچا لوگون کو ترغیب دیکر اپنے عقائد کی تعلیم اور نزاریہ کی امامت
کی تلقین دیتا رہا یہان تک کہ ہزارون آدمی اسکی بیعت مین آگئے چنانچہ عراق و آذربائیجان کے
علاقون مین بہت سی خلقت اسماعیلی نزاری مذہب مین داخل ہوگئے اور بہت کامل شاگرد اپنے
اوسنے قلعہ الموت و قلعون و قہستان وغیرہ علاقون کیطرف روانہ کئے اور اس مذہب کا نام اوسنے
ملت حشاشین رکہا بہت سی گردش اور سیر کے بعد خود ہی حسن قلعہ الموت کے پاس مقیم ہوکر اپنے
زہد و ورع و تقوے سے لوگون کو اپنی طرف راغب کیا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ جو فوج قلعہ
الموت مین شاہ سلجوقی کیطرف سے مامور تہی اور میر مہدی علوی نام ایک قلعدار اونیر حاکم
تہا سب کے سب اسکے مرید ہوگئے آخر ماہ رجب ۴۸۳ھ مین فوج مامورہ قلعہ نے چاہا کہ حسن کے بخلاف

اوسوقت مولانا مہدی معزول ہوچکا تہا قلعہ کے اندر رہا کرے اور وہ تمام فوج حسن کے پاس آگئی اور بڑی عزت کے ساتہہ حسن کو قلعہ مین لے گئے جب یہہ قلعہ مین پہونچا قلعدار کی حکومت کو قلعہ مین فروغ نرہا اور حسن نے قلعدار سے یہہ التماس کی کہ اس قلعہ کی متعلقہ زمین مین سے ہمکو اسقدر زمین قیمتاً حسپر ایک چمڑا گائے کا محیط ہوسکے تین ہزار دینار سرخ کی عوض مین دیدو قلعدار فریب مین آگیا اور یعنامہ لکہہ دیا حسن نے اوس ایک گائے کے چمڑے کا اسقدر باریک رشتہ نکالا کہ وہ رشتہ تمام قلعہ کو محیط ہوگیا بعد اسکے ایک رقعہ حسن نے مظفر نام ایک اپنے دوست کے نام لکہا کہ مین نے تین ہزار دینار کو قلعہ الموت قلعدار سے خرید کرلیا ہے تم یہہ دینار قلعدار کو دیدو چنانچہ مظفر کے آدمیون نے تین ہزار دینار قلعدار کو دیکر قلعہ سے باہر نکالدیا جب قلعہ حسن کے ماتحت اور قلعہ کی فوج مرید ہوگئی تو اس نے اپنی حکومت اور مذہب کو پہیلایا تمام رودبار اور قہستان کا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا پینتیس برس تک حسن نے حکومت کی اصل مین مذہب حشاشین کا بہی اسماعیلی مذہب تہا اور وہی تعلیم تہی مگر حسن نے اوس مین تغیر و تبدل بہت کردی تہی بجاے ۹ درجہ کی تعلیم کے اس نے سات درجہ مقرر کئے اور ایک فرقہ فدائے نزاری کا قرار دیا جنکو یہہ تعلیم دی گئی تہی کہ وہ اپنی جان کو کچہہ چیز نہ سمجہین حتے الامکان اوس شخص کو جو اپنے مذہب کے برخلاف ہو قتل کرکے بہشت حاصل کرین یہہ لوگ شیخ الجبل یعنے حسن صباح کو تمام دنیا کا مالک جانتے تہے اوسکے حکم کو خدا کا حکم تصور کرتے تہے گویا جو شخص اوسسے پہرا وہ خدا سے پہرا ان فدایون کا لباس سرخ دستار سرخ کمربند اور تمام لباس سفید ہوتا تہا ہاتہہ مین تیر یا چہری رکہتے تہے ان لوگون کو شراب پینے زنا کرنے کی اجازت تہی تکالیف شرعی سب اون کے سے اوٹہادی تہی اور حکم تہا کہ یہہ لوگ دو وقت بہنگ پئین اور بہنگ پلاکر اوسکے نشہ مین اونکو بہشت کے جلوے دکہلائے جاتے تہے اور محض بسبب کثرت بہنگ پینے کے انکا خطاب حشاشین مقرر ہوا تہا کیونکہ حشیش لغت مین بہنگ کو کہتے ہین اور حشاشین بہنگ پینے والون کو اس گروہ کے لوگون نے ہزارہا مسلمان بنظر حصول ثواب کے قتل کرڈالے اور بسبب انکی بیدینی اور بے رحمی کے علماے اہل سنت نے اونکو ملاحدہ کا خطاب دیا خواجہ نظام الملک وزیر ملک شاہ سلجوقی کا

جسکے ساتھ حسن کی کمال عداوت تھی ایک فدائی نزاری کے ہاتھہ سے قتل ہوا بلکہ ملک شاہ سلجوقی کو بھی کسی فدائی نے زہر دیکر شہید کیا تمام ملک شام مین حشاشین کا مذہب پھیل گیا قلعہ طرابلس کا بھی حشاشین نے فتح کیا سلطان سنجر سلجوقی نے بھی حز فدایون کے پوشیدہ حملون سے ڈر کر صلح کو غنیمت جانا غرض حسن صباح نے ہزارون مسلمانون کو گمراہ کرکے کندہ دوزخ بنایا آخر ماہ ربیع الآخر ۵۱۸ھ مین جہنم واصل ہوا مرتے وقت اس نے مریدون کو جمع کرکے آخری ملاقات کی اور اوسیوقت مر گیا۔

کیاہ بزرگ امید

حسن صباح بانی مذہب کے مرنے کے بعد اوسکی وصیت کے موجب کیاہ بزرگ امید شیخ الجبل جانشین ہوا اور وزیر علی نزاری قرار پایا اسکے وقت فدائی لوگون نے ولایتون مین دہوم مچا رکھی تھی صدہا آدمی اونکی خونخوار تلوارون سے مارے جاتے تھے اور جاسوس ہزارون جابجا مقرر تھے ابوہشام نام ایک سیدنی گیلان مین خروج کیا اور ظاہر کیا کہ مین امام برحق ہون جو شخص میرا مطیع ہوگا بہشت پائیگا بزرگ امید نے اوسکو کہلا بہیجا کہ اس خطرناک دعوی سے باز آ ورنہ قتل ہوگا یہہ تحریر سنکر وہ غضب مین آیا اور جواب نامہ مین کلمات سخت اسکے نسبت لکھے بلکہ گالیان دین بزرگ امید نے اوسپر لشکر کشی اور گیلان پہونچکر کئی لڑایان لڑا آخر ابوہشام پکڑا گیا اور بزرگ امید نے اوسکی مشکین باندہکر زندہ آگ مین ڈلوا دیا پہر سلطان محمود جو اور جانشین سلطان سلجوقی سنجر کا قلعہ الموت پر چڑہ آیا حشاشین نے بڑے بڑے مقابلے اوسکے ساتھہ کئے آخر شکست کہائی اور قلعہ سلطان محمود کے قبضہ مین آگیا جب بادشاہ اپنی فوج اور قلعدار وہان چھوڑکر واپس گیا حشاشین نے پہر قلعہ فتح کر لیا بعد وفات سلطان محمود کے حشاشین تمام ولایت قزوین مین پہیل گئی یہانتک کہ بادشاہ موصل پر آتہہ فدایون نے اوسوقت کہ وہ نماز پڑہنے کے لیے مسجد کو جاتا تہا حملہ کیا شاہ موصل مارا گیا اور سات فدائی اوسوقت مقتول ہوئے ایک فدائی اونمین سے جو بچ رہا تہا کوئی روز مفقود الخبر رہا اوسکی والدہ کو خبر پہونچی کہ تیرا بیٹا بہی شاہ موصل کے حملہ مین مارا گیا یہہ خبر پاکر اوسکی والدہ نے بڑی خوشی کی لباس سفید اور عطریات ملکر گہر گہر مبارکباد لیتے پہرتے

تھے اور شکرانہ ادا کرتے تھے کہ بہت خوب بات ہوئی کہ اوسکا بیٹا شہید ہوا اتنے مین اوسکو خبر آگئی کہ تیرا بیٹا زندہ ہے یہہ اطلاع پاکر وہ بکمال غمناک ہوئی سر کے بال اوسنے اوکھاڑ ڈالے منہہ نوچ لیا اور بہت روئی صف ماتم کی بچھاکر ہو بیٹھی اس غم مین کہ اوسکا بیٹا شہید کیون نہوا بزرگ امید کے وقت مین سینکڑون علما وصلحا وفضلا ومشائخ اہل تسنن فدائی نزاریون کے ہاتھ سے قتل ہوے ہر ایک شہر مین اون کے قتل سے شور وغل مچ گیا تھا مشکل بات یہہ تھی کہ فدائی لوگ اپنے مذہب کو چھپا رکھتے تھے اور بڑے بڑے امیرون اور بادشاہون کے پاس نوکر تھے جب اونکو موقع ملتا تھا اوسکو قتل کرکر بھاگ جاتے تھے چونکہ اسماعیلیہ خاندان کے ساتھہ بھی بسبب جانشینی نزار کے فدایون کی مخالفت تھی دسوان خلیفہ اسماعیلی بھی انہین کے ہاتھہ سے قتل ہوا خلیفہ بغداد کو بھی عین شاہ راہ پر جاتے ہوئے فدایون نے قتل کر ڈالا اور اوسکے ناک اور کان کاٹ کرلے گئے کیاہ بزرگ امید ۳۹ھ مین بقضاء آلہی مرگیا۔

محمد ابن کیا بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اوسکا بیٹا محمد جانشین اپنے باپ کا ہوا اس شیخ الجبل کے وقت خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو فدایون نے ۲۹ھ مین قتل کر ڈالا اوسکا بیٹا الراشد بالله فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کے عوض لینے کے لئے الموت کو چلا اثنا ے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے خیمہ مین دہوپ کے سبب سے سویا چار فدائی خیمہ کی پشت کی طرف گھس گئے اور خلیفہ کا کام تمام کرکے چلدیے اس قتل کی خوشی مین آٹھہ روز تک قلعہ الموت مین شادیانے بجے اور چراغان ہوئی اوس وقت شیخ الجبل کے جاسوس گھر گھر اور کوچہ بکوچہ مامور تھے جسکو قتل کرنا منظور ہوتا تھا اوسکا نام فہرست مقتولین مین درج ہوکر حکم اوسکے قتل کا جاری ہو جاتا تھا اور وہ سف الغور ہر ایک حیلہ سے قتل کیا جاتا تھا یہہ بات کبھی وقوع مین نہ آتی کہ کسیکا نام مقتولین مین درج ہوکر وہ بچ رہا ہو یہہ نہ صرف دشمنون کی ہی واسطے نہ تھی بلکہ بے موجب عام مسلمان بیحد وحساب قتل کئے جاتے تھے مقتولین کا مال جو قاتلون کے ہاتھہ آتا تھا سف الفور شیخ الجبل کے خزانہ مین پہونچایا جاتا تھا محمد ابن

کیا بزرگ امید نے بہت روز سلطنت نہین کی تہی کہ فدا یون نزاریون کی توجہ اوسکے بیٹے حسن
کیطرف ہوگئے اسلئے محمد نے اپنی مرضی سے مسند حسن کو دیدی۔

حسن ثانی بن محمد بن کیاہ بزرگ امید المشہور با امام علی ذکرہ السلام

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کے اوسکو بیٹا محمد ابن کیاہ بزرگ امید کا جانتے
ہین اور اسماعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندے رودبار اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان
زمانہ حسن ابن صباح موحد مذہب حشیشین کے ایک شخص معتمد موسوم ابو الحسن سعیدی ایک برس بعد وفات
مستنصر باللہ علوی اسماعیلی کے مصر سے آکر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد نزار
بن مستنصر باللہ سے لایق امامت کے تہا ہمراہ لایا اس راز پر سوا حسن ابن صباح کے اور کوئی شخص
واقف نہ تہا چنانچہ حسن صباح ابو الحسن کو بہت خاطر او تعظیم سے اپنے پاس رکہا اور بعد تہوڑے
عرصہ کے اوسکو رخصت کردیا اور اوس جوان امام کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے آباد کردیا امام
مذکور گوشہ نشین ہوکر عبادت مین مصروف رہا اور اوسی گانو کی ایک عورت سے نکاح کرلیا جب
وہ عورت امام مذکور کے نطفہ سے حاملہ ہوئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیا بزرگ کے حوالہ کیا اور
فرمایا کہ یہہ راز کسی پر نہ کہلے اب مین جاتا ہون جب اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اوسکی
تم پرورش کرنا اور عورت کو گہر مین ڈال لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ لڑکا یہہ حسن تہا پہلے لوگ اسکو
محمد ابن کیا بزرگ کا بیٹا تصور کرتے رہے جب یہہ بات کہل گئی کہ یہہ امام نزاری کا بیٹا ہے تو سب
کا رجوع اوسکیطرف ہوگیا یہان تک کہ محمد کو سلطنت سے جواب دیدیا اور حسن کو مالک تخت
وتاج بنایا حسن کی تعظیم اندازہ سے زیادہ ہوتی تہی اور سب اوسکا نام زبان پر لانا بے ادبی سمجہتے
تہے اسواسطے اوسکا خطاب علے ذکرہ السلام مقرر کردیا اس نے اپنے پیروان ملت سے تمام تکالیف
شرعیہ دور کردی تہین شراب زنا لواطت سب کچہہ حلال کردیا تہا اور برملا کہتا تہا کہ مین نے
تمکو خدا سے ملا دیا ہے خدا کا خلیفہ روی زمین پر مین ہون بہشت دوزخ سب میرے اختیار مین
ہے جب ایسی اجازت امام کیطرف سے ہوگئی بچہ بازی وزنا علانیہ ہونے لگا اور جو مسلمان اوسکے

علاقہ مین رہتے تہے سب وطن چہوڑ کر چلے گئے ۱۷ تاریخ ماہ رمضان ۵۵۹ھ کو حسن نے اپنے
علاقہ کے رؤسا جمع کئے اور عیدگاہ کے مقام پر چار ممبر ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید
قایم کئے پہلے سبز ممبر پر کہڑے ہوکر کہا کہ مین امام زمان ہون سب تکالیف شرعی آج مینے مسلمانون
سے اوٹہائی ہین اور احکام شرعیہ کو نیست و نابود کردیا ہے لوگون کو چاہئیے کہ خدا کی محبت
دل مین رکہین نماز روزہ حج زکوۃ عمل مین نہ لائین جو چاہین سو کرین کسی عمل کو گناہ نہ جانین بعد ازان
ممبر سے اوتر کر روزہ افطار کردیا سب نے امام کے ساتھہ روزہ توڑا اور عید کیطرح خوشی کے شادیانے
بجائے اوس روز کا نام عید القیام رکہا گیا پہر سرخ ممبر پر گیا اور ایک خط جیب سے نکالکر پڑہا اوسکا
یہہ مضمون تہا کہ یہہ فرمان امام مہدی آخر الزمان کیطرف سے حسن کے نام ہے جو ہمارا نائب و وزیر روئے
زمین پر ہے اسکا حکم ہمارا حکم ہے اور ہمارا حکم خدا کا حکم ہے مسلمانون کو چاہئیے کہ اسکی پیروی کرین
غرض اس بیوقوف اور لعین حاکم نے ایسے ایسے احکام جاری کرکے سب کو کافر بنادیا آخر چار سال
حکومت کرکے اپنے بہائی کی عورت کے ہاتہہ سے وبقول بعضے اپنی خسیر پورہ کے ہاتہہ سے مقتول ہوا
سال قتل اسکا ۵۶۳ھ ہے -

محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

حسن ثانی کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد جانشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کے انتقام مین بہت سے
اپنے کنبہ کے آدمی زن و مرد قتل کرڈالے بہت سی خونریزی کی اور قواعد مذہب کے اپنی باپ کے
آئین کے مطابق جاری رکہی ہزارون مسلمانون کے خون اپنی گردن پر لیئے آخر جلال الدین
اسکے بیٹے نے باپ کو زناکار و عیاش و خونریز تصور کرکے زہر دیدیا اور یہہ ملحد ۶۰۷ھ مین ہلاک ہوا

جلال الدین بن محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

اپنی سلطنت کے وقت یہہ بادشاہ اپنے باپ کے مذہب اور افعال اور کردار سے بیزار ہوا اور
تائب ہوکر نو مسلم اپنا خطاب رکہا دین محمدی کے احکام اپنے جاری کئے ہر ایک قریہ اور شہر مین
مسجدین بنوائین واعظ مقرر کئے حدیث و تفسیر کے مدرسے جاری کئے خلیفہ ناصر عباسی و محمود

سلجوقی و خوارزم شاہ وغیرہ شاہان اسلام کے ساتھہ صلح کے حسن صباح کے عقائد کی کتابون کو جلاکر خاک کردیا اور برملا اوسکو لعن کہنا شروع کیا اس نے بحمایت و امداد خلیفہ بغداد کے اوس کے دشمنون کے ساتھہ جنگ بھی اسکے عہد مین چنگیز خان تاتاری خوارزم شاہ کی سلطنت پر متسلط ہوا اسنے بھی حسب مصلحت وقت چنگیز خان کی اطاعت منظور کی اور اپنے ملک کو تاتاریون کے تاراج سے بچایا آخر ۶۱۸ھ مین مرگیا۔

علاو الدین محمد بن جلال الدین نو مسلم

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر مذہب الحاد کو پھر تازہ کیا اپنے باپ کے مسلمان امیر سب قتل کرڈالے اور مسلمانون مین سے جنہون نے الحاد کا مذہب پھر قبول کرلیا وہ قتل سے بچے باقی سب مسلمان ہم تیغ ہوئے اسی کے وقت محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام سے اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اس بادشاہ کا زمانہ بکمال ظلم و ستم و بیدینی کے گذرا آخر ۶۵۳ھ مین میہی حسن مازندرانی ایک امیر نے رکن الدین اسکے بیٹے کی اشارہ سے اسکو قتل کرڈالا۔

رکن الدین بن علاو الدین بن جلال الدین قہستانی

اس بادشاہ کی حکومت کو ایک سال بھی نہین گزرا تہا کہ ہلاکو خان تاتاری کی فوج اس کی سرکوبی کو آئی ہلاکو خان نے اس علاقہ مین داخل ہوکر بہت سے جنگ و جدل کے بعد قلعہ الموت فتح کیا تمام ملک و مال اپنے تصرف مین لیا اور رکن الدین بارہ ہزار آدمی نزاری کے ساتھہ قتل مین آیا قہستانی ملحدون کی سلطنت اسکی ذات پر ختم ہوئی اور اس فرقہ کے لوگ جہان جہان تہے سب لوگون نے قتل کرڈالے ؛

سولہوان چمن۔ سلاطین آل سلجوق کے بیان مین

اس قوم کا بزرگ دقاق نام دشت خزر مین بیغو بادشاہ کے دربار مین امیر تہا اسکے بعد سلجوق اسکے بیٹے نے بھی سپہ سالاری کا عہدہ پایا ایک روز وہ بادشاہ کے دربار مین آیا اور اپنی حرم سرا مین چلا

کے غرور مین بادشاہ کے فرزندون سے مقدم ہوکر بیٹھہ گیا یہہ حرکت اوسکی بادشاہ کو پسند نہ
آئی اور اوسکی گرفتاری کی فکر مین ہوا سلجوق جب بادشاہ کی اس ارادہ سے آگاہ ہوا ایک سو
سوار اور ڈیڑہ ہزار پیادہ پانسو اونٹ اور پنجاہ ہزار بکری ساتہہ لیکر وطن سے نکل آیا اور سمرقند
مین پہونچ کر ظاہر کے رو برو مسلمان ہوگیا جنکے علاقہ مین سکونت اختیار کی چونکہ وہ علاقہ
کفار ترک کے ماتحت تہا اسکو منظور نہوا کہ مسلمان ہوکر کفار کا خراج گزار ہو اس لیے اوس نے ترکون
پر خروج کیا اور وہ علاقہ اُنکے قبضہ سے چہوڑا لیا اور یہہ حشمت بہم پہونچائی کہ ابراہیم سامانی
ایلک خان سے بہاگ کر اسکے پاس آیا اور اسکی مدد سے ایلک خان کو مغلوب کیا اسکے تین بیٹے
تہے میکائیل موسے ارسلان المشہور بیغو اون مین سے میکائیل ایلک خان کے جنگ مین قتل ہوا
اوسکے بیٹے طغرل بیگ و جقر بیگ دو جوانمرد بانی سلطنت کے ہوئے -

طغرل بیگ وجقر بیگ سلجوقی

سلجوق کے مرنے کے بعد یہہ دونو پوتے اُسکے ریاست کے مالک ہوئے اونہون نے اپنی مملکت
کو وسیع کرنے کے ارادہ پر اول قندہر پر حملہ کیا جب ایلک خان بادشاہ ماوراء النہر ان کے مقابلہ کو
آیا طغرل واپس اپنی ریاست گاہ کو آیا اور جقر بیگ اپنا لشکر لیکر روم کی ولائیت کو چلا گیا وہان
جاکر اُس نے بہت سا ملک لوٹا اور بڑا مال لیکر واپس آیا اور پے درپے جنگ ایلک خان کے ساتہہ
کیے بہت سا ملک اُسکا دبا لیا اور خراسان مین مداخلت شروع کی یہہ خبر پاکر سلطان مسعود غزنوی
بڑا بہاری لشکر لیکر ان پر چڑہ آیا اور شکست کہائی دوبارہ مسعود نیشاپور تک لشکر لایا مگر
لڑائی کا فیصلہ نہ پایا اور واپس چلا گیا طغرل بیگ نے نیشاپور لے لیا اور سلطنت کے تخت پر
بیٹہا جقر بیگ کل فوج کا سالار مقرر ہوا خطبہ وسکہ مین دونو بہائیون کے نام شامل ہوئے
یہہ خبر پاکر پہر سلطان مسعود بلخ تک آیا اور ارادہ جنگ کا کیا لیکن کامیاب نہوا آخر یہہ مہم
دو اپنے بیٹے مودود کے متعلق کرکر خود ہندوستان کو چلا گیا اور دریائے سندہ تک جاکر مقتول
ہوا مودود نے باپ کے جانے کے بعد ان کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست کہاکر واپس ہوا اور بلخ

ان کے تصرف مین آگیا - اِس فتح کے بعد خوارزم کے بادشاہ کو اُسکے وزیر شاہ ملک نے ملک سے
بیدخل کرادیا اور وہ ان سے امداد کا خواہان ہوا اِنہون نے دو مرتبہ ہم کر کر اُسکی مدد کی اور اُسکا
ملک خوارزم شاہ کو دلادیا پہر طغرل بیگ نے دہستان و جرجان و رے کی ولائیت کو فتح کیا آذربائیجان
کے علاقہ کو لیا وہان سے روم کی ولایت پر یورش کی اور بڑے بڑے قلعہ مفتوح کیے اور چاہا
کہ حج کو جلسے مصر کا راستہ خلفائے اسماعیلیہ سے پاک کرے ۴۴۷ھ مین پہر بغداد مین پہونچا اور
اسماعیلیون پر غالب آکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اِتنے مین طغرل کو خبر پہونچی کہ عراق عجم مین
ابراہیم نیال اُسکے مادری بہائی نے شورش برپا کیا ہے اِس لیے اُسکی سرکوبی کو مقدم جانا اور
اودہر متوجہ ہوا اسوقت امیر بساسیری نے جو میدان خالی پایا بغداد مین آیا اور بامداد
خلیفہ علوی کے خلیفہ قایم بامر اللہ عباسی کو قید کرلیا طغرل نے ہمدان مین پہونچ کر الپ ارسلان
بن جغر بیگ کو جو جغر بیگ کے مرنے کے بعد خراسان مین حاکم تہا مدد کو بلایا اور دونو نے
ملکر ابراہیم نیال کو قتل کیا اور اِس انتظام کے بعد پہر بغداد کو مراجعت کی اسکے آتے ہی بساسیری
بہاگ گیا اور طغرل نے عبد الملک کندری کی معرفت خلیفہ قایم کو قید سے چہوڑا کر پہر خلافت
کے تخت پر بٹہلایا اور خلیفہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لی وہان سے رے کیطرف معاودت کی
جب رے مین پہونچا ۴۵۵ھ مین ستر برس کی عمر پاکر مرگیا چہبیس ۲۶ سال سلطنت کی وفات کے
وقت الپ ارسلان اپنے برادرزادے کی تخت نشینی کی وصیت فرمائی -

الپ ارسلان بن جغر بیگ سلجوقی المخاطب بعضد الدولہ ابو شجاع بہادر

طغرل کی وصیت کے بموجب الپ ارسلان نے بادشاہت پائی اور وزارت خواجہ نظام الملک
کو عطا فرمائی اسکے وقت سلجوقی سلطنت کمال رونق پر آئی دریاے جیحون سے دجلہ تک اور عیان
سے بحر محیط تک کل ملک اسکے قبضہ مین تہا ترکستان کے خان کی لڑکی اسکے بیٹے ملک شاہ اور سلطان
مودود غزنوی کی لڑکی اسکے دوسرے بیٹے ارسلان شاہ کی ساتہہ منسوب ہوئی جب اسکو خبر پہونچی
کہ قیصر روم نے چہہ لاکہہ سوار روم و روس و ارمین و یونان سے جمع کرکر یہہ ارادہ کیا ہے کہ پہلے

بغداد کو جاکے خلیفہ پر فتح پائے پہر خراسان کو آکے سلجوقی سلطنت کو اپنے قبضہ مین لائے
یہہ خبر پاکر سلطان نے باتفاق نظام الملک وزیر کے صرف دس ہزار سوار جان نثار ساتہہ لیکر روم کو
کوچ کیا اپنے قلت دشمن کی کثرت کا کچہہ خیال نفرمایا جب دونو فوجون کا مقابلہ ہوا ایسی سرگرمی
کے ساتہہ لڑا کہ رومی بہاگ نکلے اور قیصر روم گوہرامین نام سلطان کے ایک غلام کے پنجہ مین گرفتار
ہوا سلطان نے اسکو تاج بخشی کی اور تابعدار بنایا اس فتح کے بعد خوارزم و خورستان وغیرہ
ولایتون کیطرف دورہ کیا ہر ایک بادشاہ سے خراج لیا آخر عمر مین سلطان ماورالنہر کے ملک
مین گیا اور یوسف نام ایک متمرد قلعہ دار روبرو گرفتار ہوکر آیا سلطان نے اس سے باعث تمرد کا
دریافت فرمایا وہ بگستاخی و بدکلامی پیش آیا سلطان نے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا یہہ حکم سنکر
یوسف نے خنجر کہینچ لیا اور سلطان کے مارنے کو دوڑا امراؤنے اوسکو پکڑ لیا مگر سلطان نے حکم دیا
کہ اسکو چہوڑ دو سلطان کا ارادہ ہوا کہ اسکو اپنے ہاتہہ سے قتل کرے جب وہ نزدیک پہونچا
سلطان نے اوسکو تیر مارا مگر وہ خطا گیا یوسف نے فرصت پائی اور سلطان کو خنجر کی ضرب سے
شہید کردیا خود بہی وہان ہی مارا گیا ۴۲۱ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا بارہ سال سلطنت کے
دوسرے محرم بپنجشنبہ کے روز ۴۶۵ھ مین شہادت پائی۔

سلطان جلال الدین معز الدولہ ملک شاہ ابن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ نے نظام الملک وزیر کی سعی سے سلطنت پائی پہلے امیر قاورد بن جغر بیگ اسکے
چچا نے سلطنت کا دعوی کیا اور کئی لڑائیان لڑکر مقید و مقتول ہوا پہر اسکا حقیقی بہائی دعویدار
بادشاہت کا ہوا وہ بہی گرفتاری مین آکر اندہا کیا گیا جب یہہ فساد دفع ہوگئی تو اسکو کمال استقلال
سلطنت مین حاصل ہوگیا خانگی لڑائیون اور فساد کے وقت قیصر روم نے پہر مخالفت کی اسلئے
یہہ لشکر لیکر روم پر چڑہ گیا جب دونو لشکر میدان مین آئے تو ایکروز سلطان تہوڑے سے
سوارون کے ساتہہ جنگل مین شکار کہیلتا ہوا دشمنون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا اسوقت حسب موقع
وقت سلطان نے اپنے آپ کو چہپایا اور دشمنون پر یہہ ظاہر ہونے نہ دیا کہ اونکی قید مین خود

سلطان آ گیا ہے جب یہہ خبر نظام الملک وزیر کو پہونچی لشکر مین بادشاہ کے شکارگاہ سے واپس آنے کی خبر مشہور کر دی اور خود بادشاہ کیطرف سے صلح کا پیغام لیکر قیصر روم کے پاس پہونچا اور مراتب صلح کے قیصر کے حسب الدعا قائم کر کر بیان کیا کہ کل چند سوار سلطانی فوج کے آپکے لشکر والونے گرفتار کر لیئے ہین اسوجہ دونو سلطنتون مین صلح قائم ہو گئی ان کو چھوڑ دینا واجب ہے قیصر نے اُن کو روبرو بلایا اور سب کے سب نظام الملک کے حوالے کر دیئے اور اُن مین سے سلطان کو نہ پہچانا دشمن کے پنجہ سے رہائی پاکر سلطان نے بڑے جوش و خروش کے ساتھہ رومیون پر حملہ کیا اور فتح پائی قیصر روم پکڑا آیا اگرچہ سلطان نے اُسکا قصور معاف کر کر پہر تاج بخشی کی مگر وہ نہایت غم و غصہ سے بیمار ہو کر مر گیا سلطان نے روم کا ملک سلیمان بن تلمس بن اسرائیل بن سلجوق کو دیدیا شام کی حکومت اپنے بہائی تتش کو خوارزم کی ولایت توشتکین کو قسیم الدولہ اقسنقر کو حلب میر جقرمش کو موصل قتمش کو دمشق رکن الدولہ خمار تکین کو فارس کی سلطنت عطا کی اور خود سلطان بغداد مین گیا خلیفہ سے خلعت سلطانی کی لی خواجہ نظام الملک وزیر نے بڑا مدرسہ بغداد مین تعمیر کرایا اور ایک جامع مسجد سلطان کی طرف سے بغداد مین تعمیر ہوئی ۴۸۴ھ مین خواجہ نظام الملک سے سلطان مکدر خاطر ہو گیا اسلیئے کہ ترکان خاتون بادشاہ طوغہری کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان کے گہر ایک خوردسال لڑکا محمود نام تہا خاتون کی مرضی تہی کہ سلطان کے بعد یہ تخت نشین ہو اور خواجہ نظام الملک کی تجویز اسکے برخلاف تہی اسلیئے خاتون نے سلطان کا مزاج وزیر کیطرف سے مکدر کر دیا اور وزیر کے معاملات کا حساب بذریعہ تاج الملک کے خاتون دیواگیر ہونے لگا اسپر بہی کفایت نہو سکی اور خاتون نے چند آدمیون قوم ملاحدہ کو لکہہ کر وزیر کو متصل نہاوند کے شہید کرا دیا یہہ واقعہ ماہ رمضان ۴۸۵ھ مین ہوا مگر بادشاہ بہی اُسی مہینے مین اٹہارہ روز بعد بغداد مین بیمار ہو کر مر گیا بیس سال سلطنت کی اڑتیس سال کی عمر پائی - خواجہ نظام الملک وزیر اس سلطنت کا بڑا نیکحلال و نیکوکار صاحب علم و فضل طوس کا رہنے والا تہا علی اسکا باپ ایک مفلس و نادار آدمی تہا مگر اسنے اپنے جوہر ذاتی سے یہہ رتبہ پایا کہ کل مختار ہی سلطنت سلجوقیہ کی اسکے نصیب ہوئی

نزع کی حالت مین خواجہ نے یہہ قطعہ فارسی لکھہ کر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا تھا ۔ **قطعہ**

یک چند باقبال تو اے شاہ جہاندار	گرد ستم از چہرۂ ایام ستردم
طغرائے نکونامی منشور سعادت	پیش ملک العرش بتوقیع تو بردم
آمد ز قضا مدت عمرم چو باخر	اندر سفر از ضربت یک کارد بمردم
بگذاشتم آن خدمت دیرینہ بفرزند	او را بخدا او بخداوند سپردم

سلطان برکیارق بن سلطان ملکشاہ سلجوقی

ملکشاہ کی وفات کے بعد یہہ شہزادہ اصفہان مین تہا اسکی غیبت مین ترکان خاتون نے اپنے بطنی بیٹے محمود کو بغداد مین تخت نشین کر دیا خلیفہ سے اسکو سلطانی خلعت دلوادیا اور بارہ ہزار فوج اسکی گرفتاری کو مامور کی یہہ خبر پاکر یہہ امیر کش تکین کے پاس رے مین چلا گیا اور تخت نشین ہوا ترکان خاتون بیٹے کو لیکر اصفہان مین آگئی اور برکیارق بائیس ہزار سوار کے ساتہہ اصفہان مین گیا اور ترکان خاتون سے پانچ لاکہہ دینار لیکر صلح کر لی اس صلح کے بعد ترکان خاتون پشیمان ہوگئی ملک اسمٰعیل امیر الامراء کو بوعدہ نکاح اپنے ساتہہ ملایا وہ بڑا لشکر لیکر برکیارق پر گیا اور لڑائی مین پکڑا گیا ترکان خاتون اس غم سے بیمار ہوکر مرگئی اسکا بیٹا محمود چیچک کے مرض سے گزر گیا اور سلطنت برکیارق پر قرار پائی اس نے پہلے موید الملک نظام الملک کے بیٹے کو وزیر بنایا پہر فخر الملک اسکے بہائی کو وزارت دی موید الملک ناراض ہوکر گنجہ مین امیر محمد بن ملکشاہ کی پاس گیا اور اسکو سلطنت کا مدعی بناکرلے آیا جب دونو فوجین مقابلے پر آئین برکیارق کے امراؤ امیر محمد کے ساتہہ ملگئے اور برکیارق رے کو بہاگ گیا ملک محمد تخت نشین ہوا برکیارق نے رے مین جاکر پہر جمعیت بہم پہونچائی اور فوج لیکر چڑہ آیا باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی اسمین برکیارق نے فتح پائی موید الملک پکڑا گیا اور پہر محمد نے سلطان سنجر اپنے بہائی سے مدد لے کر پہر برکیارق پر یورش کی اور دو چار مرتبہ مقابلہ و مجادلہ ہوکر باہم صلح ہوگئی ۴۹۸ھ مین برکیارق بغداد کو گیا راستہ مین بیمار ہوکر مرگیا تیرہ سال حکومت کی ۲۵ سال کی عمر پائی ۔

سلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایاز اور صدقہ اسکے باپ کے غلامون نے ملک شاہ بن برکیارق
کو دعویدار سلطنت کا بنایا اور بڑا بہاری لشکر لیکر اسپر چڑھ آئے مگر عند المقابلہ شکست کہائی صدقہ
معرکہ مین کام آیا ایاز گرفتار ہو کر قتل ہوا ملک شاہ پکڑا گیا اس فتح کے بعد سلطان بغداد مین گیا اور ملحدون
کے استیصال کیلیئے بہت کوشش کی احمد عطاس اونکی داعی کو اوسکے ہمراہیون کے ساتھہ پکڑ
کو قتل کیا آخر ۵۱۱ھ مین مرگیا تیرہ سال سلطنت کی سینتیس سال عمر پائی اس بادشاہ نے جو نزع کیحالت مین
تین شعر تصنیف کیئے وہ بطور یادگار لکھے جاتے ہین نظم

بزخم تیغ جہان گیر و گرز قلعہ کشای — جہان مسخر من شد چو تن مسخر رای
بسی بلاد گرفتم بیک اشارت دست — بسی قلاع کشادم بیک فشردن پای
چو مرگ تاختن آورد شد یقین کاخر — بقا بقای خدا ہست و ملک ملک خدای

سلطان السلاطین معز الدنیا والدین سلطان سنجر بن ملک شاہ سلجوقی

سلطنت کے حصول کے پہلے یہہ بادشاہ خراسان کا حاکم تہا سلطنت پاکر بہی اسنے اونچاس سال
بادشاہت کی پہلے محمود بن محمد بن ملک شاہ اسکے تخت نشینی کا مانع ہوا اور شکست کہائی مگر
اسلیے باوجود حصول فتح کے بہی مملکت عراق عرب و عجم اسکو عنایت کی پہر مملکت غزنی کی اسنے
قبضہ مین لاکر سلطان بہرام کو بخش دی پہر محمد بن سلیمان حاکم سمرقند باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا
کو پہونچا پہر سیستان و ملتان کا ملک فتح کر کر تاج الدین ابو الفضل کو دیا ما ورا النہر مغلوب حاکم
احمد خان متمرد کو معزول کر کر نصر خان اسکے بیٹے کو تاج بخشی کی اور چونکہ اس بادشاہ نے بگفتہ
غرض گویان قراختائی امیر کو خراسان سے نکال دیا تہا اسکی مدد پر کوز خان ترکستان کا بادشاہ
مستعد ہوا اور بیشمار لشکر لیکر چڑھ آیا اور اسنے باوجود کثرت فوج کے شکست کہائی ہزارون
امیر و مشیر سلطان کے قتل ہوئے اور خود جان بچا کر معرکہ سے نکل آیا تاج الدین ابو الفضل سیستان
کا امیر گرفتار ہوا لاکہون روپیہ کا خزانہ و سامان لٹ گیا اور سلطان شکست کہا کر عراق کو چلا گیا

انہیں ایام میں ہنگامہ سلاطین غور و غزنین کا برپا ہوا اور علاءالدین حسین نے غزنی کے خاندان کو برباد کیا امیر علی چتری خراسان میں باغی ہوا علاءالدین حسین غوری بڑا بھاری لشکر لیکر خراسان کی فتح کے ارادہ پر گیا یہہ خبر پاکر سلطان باتفاق سلطان مسعود سلجوقی کے خراسان کو آیا اور غوریون کے ساتھہ جنگ کرکے فتحیاب ہوا امیر علی چتری باغی مارا گیا سلطان علاءالدین حسین غوری گرفتار ہوا اور کچھہ مدت قید رہکر دوبارہ سلطنت کا تاج پایا اس واقعہ کے بعد سلطان نے میدان قوم غز کے ساتھہ لڑا اس مین بھی سلطان کو شکست ہوئی اور گرفتار ہوکر مدت تک انکے پاس رہا قوم غز کا لشکر پہلے سلطان کو ساتھہ لیکر مرو مین آیا اور شہر لوٹ لیا پھر نیشاپور مین گیا اور قتل عام کے تمام خراسان غارت ہوا آخر سلطان اپنے محافظ کے ساتھہ سازش کرکر قید سے بھاگا اور بکنارہ جیحون کچھہ جمعیت بہم پہونچاکر مرو کو گیا دیکھا کہ شہرون کے شہر ویران پڑے ہین اس غم و غصہ مین سلطان بیمار ہوکر مرگیا ۴۷۹ھ مین پیدا ہوا تہتر سال عمر پائی ۵۵۲ھ مین جہان فانی سے انتقال کیا اسکے انتقال کے بعد خراسان کی سلطنت سلجوقیہ خاندان سے جاتی رہی کچھہ ملک نو خوارزم شاہیون کے قبضہ مین آگیا اور باقیماندہ غوریون نے لے لیا۔

ذکر فرقہ دوم سلاطین سلجوقی جنہون نے ملک عراق عرب مین حکومت کی ہے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی

یہہ بادشاہ بڑا نیکنام و صاحب زور ہو گذرا ہے خلیفہ بغداد نے غیاث الدین محمود مین امیر المومنین اسکو خطاب دیا سلطان سنجر کی دو بیٹیان ایک دوسرے کے بعد اسکے نکاح مین آئین ۵۱۱ھ مین یہہ بادشاہ ہوا اسکے چچا سلطان سنجر نے دو مرتبہ اسکے ساتھہ جنگ کیا آخر صلح ہوگئی ایک مرتبہ خلیفہ مسترشد باللہ کے ساتھہ یہہ مکدر خاطر ہوگیا اور بغداد کا محاصرہ کیا آخر صفائی ہوگئی ۵۱۴ھ مین سلطان مسعود اسکا بھائی اسکے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کھاکر ہمدان سے جرجان کو چلا گیا اور اتابک شیرگیر سے مدد لیکر پھر آیا اور لڑائی مین بکڑا گیا محمود نے بلحاظ برادری درگذر کیا چودہ سال بکمال استقلال اسنے سلطنت کی پندرہوین شوال ۵۲۵ھ

مین مرگیا ستائیس برس کی عمر پائی۔

سلطان طغرل بن محمد بن ملک شاہ

محمود کے مرنے کے بعد یہہ اُسکا بہائی بادشاہ ہوا مگر تین سال سے زیادہ نہ جیا ۵۲۹ھ مین مرگیا۔

سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ

یہہ بادشاہ بڑا سخی و جوانمرد مشہور ہے سلطان طغرل کے مرنے کے وقت یہہ بغداد مین تہا اور داؤد اُسکا بیٹا تبریز مین یہہ بہت جلد ہمدان مین گیا اور تخت نشین ہوا داؤد پسر طغرل نے خلیفہ مسترشد کو اپنے ساتہہ ملایا اور فوج کشی کی عند المقابلہ خلیفہ گرفتاری مین آیا اور بحالت قید فدائی ملحدون کے ہاتہہ سے شہید ہوا اُسکے بعد خلیفہ کے بیٹے راشد باللہ نے ہنگامہ آرائی کی اور منہزم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور وہان جاکر ملحدون فدائیون کے ہاتہہ سے شہید ہوا سلطان نے متقی باللہ خلیفہ کے بہائی کو خلافت دی ابہی سلطان بغداد مین ہی تہا کہ خبر مخالفت والی فارس کی پہونچی اور سلجوق شاہ فارس کو روانہ ہوا اور وہان جاکر اوس نے فارس کے تخت پہ اجلاس کیا اور بسبب مخالفت والی رے کے سلطان خود وہان گیا اور فتحیاب ہوکر تاج بخشی کی اُسکے واپس ہونے کے بعد عباس والی رے نے پہر سلیمان شاہ سلطان کے بہائی کو ساتہہ ملاکر مخالفت کی سلطان نے دوبارہ وہان جاکر اپنے بہائی سلیمان کو قید کرلیا اور مفسدون کو متفرق کردیا اس بادشاہ نے اٹھارہ سال سلطنت کی پنتالیس سال کی عمر پائی ۵۴۷ھ مین ہمدان کی مقام پر بیمار ہوکر مرگیا۔

ملک شاہ بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی

اپنے چچا مسعود کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر اُمرائے دربار اُسکے شراب خواری و عیاشی سے تنگ آگئے آخر خاص بک امیر الامراء نے اسکو ہمدان کے قلعہ مین قید کردیا اور اوس کے بہائی محمد کو خوزستان سے طلب کر کر بادشاہ بنایا یہہ قید سے بہاگ گیا اور مدت تک خراب و ابتر پہرا کیا آخر ۵۵۵ھ مین مرگیا ؛

سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ سلجوقی

خاص بک امیر الامرا کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا مگر تہوڑی مدت کے بعد یہہ اُس سے مکدر خاطر ہوا اور اسکو
مع اُسکے مصاحب محمد ابن یونس کے قتل کر دیا امیر امیر اتابک شمس الدین یلدگز و نصرت الدین نے سلیمان
شاہ اسکے چچے کے اتفاق سے اسپر یورش کی یہہ متوہم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور سلیمان تخت نشین ہوا
چند روز کے بعد اُسکے دل مین بہی اُمرا کی دودلی کے سبب سے خدشہ پیدا ہوا اور پوشیدہ ہمدان سے نکل بہاگا
محمد نے پہر آکر سلطنت لی پہر سلیمان بغداد کو گیا اور خلیفہ سے مدد لیکر اور اتابک ایلدگز وغیرہ کو
ساتھہ ملاکر تبریز کو آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر سلیمان شاہ شکست کہاکر موصل کو گیا اور سلطان نے
بغداد مین پہونچ کر شہر کو محاصرہ کرلیا وہان اسکو خبر پہونچی کہ ملک شاہ سلطان کے بہائی اور اتابک نے
ہمدان پہونچکر شہر کا محاصرہ کرلیا ہوا ہے سلطان بغداد کا محاصرہ چہوڑکر ہمدان کو روانہ ہوا
بغداد سے آنے کے وقت اسکی فوج اس سے منحرف ہوگئی اسباب شاہی لٹ گیا خزانہ بہر اور اسکل
بغدادیون کی غارت سے بچا راستہ مین اس نے پہر اپنی فوج کو قابو مین لیا اور ہمدان پہونچکر
دشمنون پر فتح پائی آخر سات برس سلطنت کرکے بتیس برس کی عمر مین مر گیا۔

سلطان سلیمان شاہ بن ملک شاہ

اس بادشاہ نے چھہ مہینے سلطنت کے پہر بسبب شراب خوری و عیاشی کے اس کے امرا اس سے
پہر گئے اور اسکو قید کرکر ارسلان شاہ کو بادشاہ بنایا اور یہہ قید مین بارہوین ربیع الاول سنہ ۵۵۶ھ کو مر گیا

سلطان ارسلان شاہ طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتدائے تخت نشینی مین امیر ملک محمد سلجوقی حاکم فارس بازش عزالدین قیماز اصفہانی
و امیر حسام الدین ابناج کے دعویدار سلطنت کا ہوا عند المقابلہ سلطان نے فتح پائی ملک محمد خوزستان
اور عزالدین رے کو بہاگ گیا اسی موقع مین ملک انجاز کا فر مستعد فساد کا ہوا مسلمانون پر
سخت سخت حملے کئے سلطان نے لشکر لیکر اسپر چڑہا گیا اور اُسکو سخت سزا دیکر تابعدار بنایا آخر پندرہ
سال سلطنت کرکر سترہوین جمادی الثانی کو بعارضہ جسمانی مرگیا تینتالیس سال کی عمر پائی —

سلطان طغرل بن ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتداء سلطنت مین ملک انجاز کا فرنے آذربایجان پر یورش کی اور اسکے چچا محمد بن
طغرل نے عراق پر حملہ کیا مگر یہہ دونو دشمنون کے مقابلہ مین فتحیاب رہا پہلا وزیر اسکا اتابک محمد بن اتابک
ایلدگز تہا وہ مرگیا تو اوسکا بہائی قزل ارسلان وزیر ہوا اس نے یہہ اختیار پایا کہ بادشاہ کو بے اختیار
کر کر قید کرنے کا ارادہ کرلیا بادشاہ اس سے پوشیدہ سمنان کو چلا گیا وزیر نے تعاقب کیا اور لڑائی
مین شکست پائی اور بغداد مین جا کر بامداد خلیفہ کے پہر ہمدان پر لشکر لایا بادشاہ دوسرے مرتبہ بہی فتحیاب
رہا اس فتح کے بعد سلطان آذربائیجان کو چلا گیا اور قزل ارسلان فرصت پاکر ہمدان پر قابض ہوا
اور خطبہ وسکہ اسمی سنجر بن سلیمان شاہ کا جاری کردیا یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان سے ہمدان مین آیا اور
قزل ارسلان کے معرکہ مین شکست پاکر گرفتار ہوگیا یہہ اتفاقیہ فتح پاکر قزل ارسلان نے چاہا کہ خود تخت نشین
ہو مگر تخت نشینی سے اول ہی کسی دشمن کے ہاتہہ سے مارا گیا قاتل اسکا کوئی معلوم نہوا سلطان نے قید سے
نکلکر دوبارہ سلطنت پائی اس واقعہ کے بعد امیر قتاق جو بڑا دوست قزل ارسلان کا تہا بارہ ہزار سوار
لیکر ہمدان پر چڑہ آیا اور خوارزم شاہ تکش کو اسکی لڑائی پر مستعد کیا عند المقابلہ سلطان نے امیر قتاق کو
کو قید کرلیا اور خوارزم شاہ کو بنظر مصالحت رے کا مالک بنا دیا کچہہ مدت کے بعد سلطان نے امیر قتلق
کا قصور معاف کرکر اوسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کرلیا تسپر بہی وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا اور اپنے
والدہ کی معرفت سلطان کے کہانے مین زہر ڈلوا دیا سلطان نے اس حال سے آگاہ ہوکر وہی کہانا
قتلق کی والدہ کو کہلا دیا اور وہ مرگئی قتلق بہاگ کر خوارزم شاہ کے پاس چلا گیا اور خوارزم شاہ سے
لشکر اسکے مقابلہ کو لے آیا سلطان اوسپر بہی فتحیاب رہا اور رے کا ملک دوبارا خوارزم شاہ کے
قبضہ سے چہوڑا لیا یہہ خبر پاکر سلطان تکش خوارزم شاہ بذات خود چڑہ آیا مقابلہ کے روز سلطان
طغرل شراب کی مستی کی حالت مین بڑا بہاری گرز ہاتہہ مین لیئے ہوئے اپنی جوانمردی کی تعریف
کرتا ہوا میدان مین نکلا اتفاقاً وہ گرز اسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر اسکے گہوڑے کی لات پر لگا اور گہوڑا
گرگیا گہوڑے کے ساتہہ ہی بادشاہ بہی گرا چاہتا تہا کہ پہر اٹہے اتنے مین قتلق نمک حرام آپہونچا

اور بادشاہ کا سر کاٹ کر اور نعش اونٹ پر لادکر خوارزم شاہ کے روبرو لے گیا اُس نے اسکا سر
بغداد مین ناصر کے پاس بھیدیا اور جسم رے کے بازار مین لیجاکر لٹکوا دیا اس روز سے عراق مین
تسلط خوارزم شاہی ہوگیا ۔

ذکر بالاجمال بادشاہان سلجوقی جو کرمان کی ولایت مین سلطنت کرتے رہے

پہلا بادشاہ کرمان کا قادرد بن جغربیگ بن میکائیل بن سلجوق ۴۳۲ھ مین تخت نشین ہوا ۴۵۵ھ
مین اس نے شیراز لیا دیالمہ سلطنت کا اختیار اُٹھایا تیس سال کی بادشاہت کے بعد ملکشاہ کی قید مین
آیا اور مسموم ہوا اور کرمان ملکشاہ کی حکم سے سلطان شاہ اسکے بیٹے کے حوالے ہوا اس نے بارہ سال
سلطنت کے اور مرگیا پھر توران شاہ بن قادرد بادشاہ بنا اس نے تیرہ سال بادشاہت کی اور مرگیا
پھر ایران شاہ بادشاہ ہوا اسکو بسبب قبول کرلینے مذہب الحاد کے پانچ سال کے بعد امرا نے مارڈالا
پھر ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قادرد بادشاہ ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی اور ۵۳۶ھ مین مرگیا
پھر اسکا بیٹا محمد شاہ چودہ سال پھر طغرل بارہ سال بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد اُسکے بیٹے ارسلان
شاہ و بہرام شاہ و توران شاہ بیس سال تک آپس مین لڑتے رہے آخر بہرام شاہ نے حکومت پائی
اُسپر مبارک شاہ سلجوقی نے خروج کیا اُس نے ارسلان شاہ بن طغرل سے مدد لی اور آپس مین
سخت جنگ آزمایان ہوئین آخر باہمی فساد کے سبب سے یہہ سلطنت نیست و نابود ہوگئی ۔

ذکر بالاجمال شاہان سلجوقی جو روم کی ولایت مین فرمانفرما رہے

ان بادشاہون کا حال بطور اجمال یہہ ہے کہ جب امیر قتلمش بن اسرائیل سلجوقی سلطان الپ ارسلان
کے جنگ مین مارا گیا سلیمان اُسکا بیٹا شام کی ولایت کے تسخیر کے لئے مامور ہوا اوس نے ملک
شام و انطاقیہ فتح کیا شرف الدین علی حلب کے حاکم پر غالب آیا اُسکے مرنے کے بعد داؤد اوسکا
بیٹا اُسی ملک کا حاکم بنا اور قیصر روم کے ساتھہ جنگ کیا رومیون نے شکست کہائی اور وہ تونیہ کے
تخت پر بیٹھا روم مین اپنا تسلط قایم کیا بیس سال حکومت کرکے مرگیا پھر اوسکا بہائی قلیج ارسلان
بن سلیمان نے حکومت پائی اور بکمائیت خلیفہ بغداد کے سلطان مسعود سلجوقی کے ساتھہ لڑنے کے لئے

بغداد کو آیا جب جابور دریا کے کنارے پہونچا امراے نمک حرام نے سلطان مسعود کے ساتھہ سازش کرکے اسکو دریا مین غرق کردیا چالیس سال تک اسنے بادشاہت کی اسکے بعد اوسکا بیٹا مسعود بادشاہ ہوا اور اونیس سال سلطنت کی بعد اوسکے قلیج ارسلان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکے بارہ بیٹے تھے اسکے مرنے کے بعد غیاث الدین کیخسرو بڑے بیٹے نے سلطنت پائی مگر رکن الدین سلیمان اسکے بھائی نے غلبہ پاکر سلطنت لے لی اور ۶۰۰ھ تک بادشاہ رہا پھر قلیج ارسلان ثانی اسکے بیٹے نے حکومت لی مگر بسبب اسکے خوردسالی کے امراؤنے اسکو معزول کرکے تخت سلطنت کا پھر غیاث الدین کیخسرو کو دیا اوسنے کفار پر بڑے بڑے حملے کیے اور غزا مین شہید ہوا پھر اوسکا بیٹا عزالدین کیکاؤس بادشاہ ہوا اور ایک سال کے بعد سل کی بیماری سے مرگیا پھر اسکے بھائی علاء الدین کیقباد سلجوقی نے سلطنت پائے اور چھبیس سال بادشاہت بکمال استقلال و کامرانی کی اسنے سلطان جلال الدین خوارزم شاہ کے ساتھہ بڑے بڑے معرکے کیے اور فتحیاب رہا آخر غیاث الدین کیخسرو ثانی اسکے ناخلف بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کردیا اور خود بادشاہ ہوا آٹھہ سال اوسنے حکومت کی اور مغلون سے شکست کھاکر بیمار ہوا ۶۴۴ھ مین مرگیا پھر اوسکا بیٹا رکن الدین تخت پر بیٹھا اسنے اپنے بھائی کیقباد کو بھیجکر مغلون کی اطاعت قبول کی اسکے بعد کیخسرو اسکا خوردسال بیٹا فرمان فرما ہوا اور معین الدین وزیر مختار بنا ۶۸۲ھ مین بیچ آذربائیجان بحکم احمد خان مغل کے مقتول ہوا اور غیاث الدین مسعود بن کیکاؤس نے سلطنت پائی وہ ۶۹۷ھ مین مرگیا پھر اسکا برادرزادہ کیقباد بن فرامرز بادشاہ ہوا وہ غزان خان مغل کے جنگ مین پکڑا گیا اور سلجوقیون کی سلطنت جو روم کی ولایت مین تھی ختم ہوگئی۔

ستترھوان چمن سلاطین خوارزم شاہیون کے ذکر مین

ابتدا حکومت اس سلطنت کی سلجوقیہ سلطنت سے ہے اور ان کا جد نوشتکین غرجہ زرخرید غلام بلکاتکین غلام سلطان ملک شاہ کا تھا اسکے وقت طشت داری سلطان نوشتکین کے متعلق تھی جب بلکاتکین مرگیا نوشتکین امارت کے درجہ کو پہونچا اور بسبب اسکے کہ خوارزم کی ملک کی مدنی

سلطان

سلطان کی طشت خانہ کے متعلق تھے یہہ ملک اُسکے سپرد ہوا توشگین کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا اوس کا قطب الدین سرفراز ہوا۔

قطب الدین محمد بن توشکین خوارزمی

سلطان برکیارق کی سلطنت اور سنجر کی امارت کے وقت قطب الدین خوارزم کا حاکم مقرر ہوا تیس سال اس نے بکمال اطاعت و فرمانبرداری حکومت کی اور مرگیا۔

اتسز خوارزم شاہ بن قطب الدین محمد

سلطان سنجر کے وقت باہم اسکے اور سلطان کے رنجش پیدا ہوئی اور سلطان نے ماہ محرم ۵۳۳ھ مین اپر لشکرکشی کی یہہ بہاگ گیا اور ایل قتلق اسکا بیٹا گرفتار ہو کر گردن مارا گیا سلیمان شاہ سلطان کا بہائی خوارزم کا حاکم بنا مگر سلطان کے واپس آتے ہی اتسز خوارزم مین آیا اور سلیمان شاہ کو نکالکر دوبارہ حاکم بنا ۵۳۳ھ مین پہر سلطان سنجر خوارزم مین گیا اس نے اُسکی متابعت کر لی اور نذرانہ دیکر واپس گیا مگر سلطان کی معاودت کے بعد یہہ باغی ہوگیا سلطان نے صابر ادیب کو اُسکے فہمائش کے لئے بہیجا اتسز نے ادیب کو اپنے پاس رکہا اور دو اپنی غلام سلطان کی قتل کے لئے مامور کئے ادیب نے یہہ خبر پاکر سلطان کو اس حال سے اطلاع دی اور وہ دونو غلام سلطان کے حکم سے قتل ہوئے اور ادیب کو اتسز نے دریا مین غرق کرادیا سنہ ۵۴۴ھ مین تیسرے مرتبہ سلطان نے خوارزم پر چڑہائی کی اتسز نے بہت سا روپیہ دیکر سلطان کو راضی کیا اطاعت کا عہدنامہ لکہدیا مگر تیسرے ہی قایم نرہا اور جب سلطان قوم غز کی قید مین آیا تو اس نے سلطان کے ملک مین بڑی دست درازیان کین آخر انتیس سال سلطنت کر کر ۵۵۱ھ مین مرگیا انتیس سال مین سے تیرہ سال حکومت اس کے بہ متابعت اور سولہ برس بااختیار رہے۔

ایل ارسلان بن اتسز خوارزمی

اتسز کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی اور حسب اتفاق پسران بغیوخان دلا مین ملک کے اور پر چڑہائی کی اور والی سمرقند کو جسنے بیغوخان کو قتل کردیا تہا سزا دینا چاہا حاکم سمرقند نے امیر فراخا کے

سے دس ہزار سوار مدد کو منگوایا مگر لڑائی نہوئی اور سمرقند کے علمانے باہم صلح کرادی اسنے بخارا کو اپنی تصرف مین لیا اور نیشاپور مین جاکر موید الدین وغیرہ ملازمان سلطان سنجر کو جنہون نے سلطان کے مرنے کے بعد محمود خان سلطان کے خواہرزادی کو اندہا کر دیا تہا سخت سزادی اور وہان ہی سنا کہ فراختائی بڑا لشکر لاکر ارادہ مقابلہ کا رکہتا ہے ایل ارسلان نے بہی یہہ خبر پاکر اپنے مقام سی حرکت کی اور جاکر اسکے رستہ کو روکے مگر راستے مین بیمار ہوا اور ۵۶۸ھ مین مرگیا چہہ برس سلطنت کے

سلطان شاہ بن ایل ارسلان شاہ و تکش خان بن ایل ارسلان ہر دو برادر

ان دونو بہائیون مین سے پہلے سلطان شاہ چہوٹا بیٹا ایل ارسلان کا تخت نشین ہوا اور بڑا بیٹا تکش خان کور خان کی لڑکی والیہ قراختائی سے مدد لیکر خوارزم پر چڑہ آیا اسکے مقابلہ سے سلطان شاہ اور اسکی والدہ ملکہ ترکان بہاگ کر ملک موید حاکم نیشاپور کے پاس جا پہنچی اور تکش خان ۵۶۸ھ مین خوارزم مین تخت نشین ہوا ملک موید نے سلطان شاہ کو مدد دی مگر مقابلہ مین وہ بہی مارا گیا اور ملکہ ترکان بہی قتل ہوئی سلطان شاہ طغان بن ملک موید حاکم شادیاخ کے پاس گیا اور مددنپائی وہان سے غور مین پہونچا اور مقیم ہوا چند سال کے بعد جب ملکہ قراختائی اور تکش خان کی باہم مخالفت ہوگئی تو ملکہ نے سلطان شاہ کو بلایا اور اپنے شوہر کو اسکے ساتھہ دیکر خوارزم پر مہم کی مگر فتح نہوئی اور سلطان شاہ سرخس مین جاکر ملک دینار کا ملک اپنے قبضہ مین لایا اور طغان شاہ پر غالب آکر اسکا ملک بہی اسنے لے لیا علیحدہ حکومت قایم کر بیٹہا ۵۸۲ھ مین سلطان تکش خراسان مین تہا اسکے پیچہے سلطان شاہ خوارزم کو گیا مگر کامیاب نہوا ۵۸۳ھ مین تکش خان نے شادیاخ کا علاقہ اپنے تصرف مین کرلیا نیشاپور کا ملک اپنے بیٹے ناصر الدین ملکشاہ کو دیا اور خوارزم کو مراجعت کی اسکے جانے کے بعد سلطان شاہ نے شادیاخ پر یورش کی ملکشاہ بہاگ کر خوارزم کو چلا گیا اسنے تکش خان پہر شادیاخ کو گیا سلطان شاہ اس کے جانے سے اول مرو کو چلا گیا یہہ بہی اسکے پیچہے مرو کو آیا اور خراسان مین اپنا تسلط جمایا اور دونو بہائیون مین مصالحت ہوگئی تہوڑی مدت بعد پہر عداوت پیدا ہوئی تکش خان نے سرخس پر یورش کی اور فتحیاب ہوکر

سلطان شاہ کو پھر تاج بخشی کی اور خود تکش خان حسب التجا امیر قتلق اینانج بن اتابک محمد کے عراق کی
تسخیر کو روانہ ہوا سلطان طغرل سلجوقی مے رے کا ملک دیکر صلح کر لی ابھی تکش خان رے مین ہی تھا
کہ سلطان شاہ نے سرخس سے آکر خوارزم کا محاصرہ کر لیا او تکش خان بہت جلد رے سے خوارزم مین
آیا سلطان شاہ بھاگ کر سرخس کو چلا گیا تکش خان نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا اور سرخس مین
جاکر اسکو شکست دی سلطان شاہ اسی غم و غصہ مین ۵۸۹ھ مین مر گیا چونکہ تکش خان کے اس وحشت
کے وقت سلطان طغرل نے دوبارا قبضہ رے پر کر لیا تھا اسلئے سلطان تکش نے پھر رے پر یورش
کی اور عین مقابلہ کے وقت سلطان طغرل گھوڑے سے گر کر مارا گیا اور یہہ کل سلطنت سلاطین سلجوقیہ پر
قابض ہو گیا اصفہان کی حکومت سے قتلق اینانج کو دی یونس بن بیٹے کو عراق کا بادشاہ بنایا ملک شاہ کو نیشاپور کا حاکم کیا
قطب الدین محمد دوسرے بیٹے کو خراسان کا والی قرار دیا اور ارادہ کیا کہ سلاطین ملاحدہ
پر یورش کر کر اُنکو مغلوب کرے مگر اُسی سفر مین خناق کی بیماری سے ۵۹۶ھ مین مر گیا۔

سلطان محمد قطب الدین خوارزمی بن سلطان تکش خوارزمی

اسکی ابتداء سلطنت مین سلطان شہاب الدین و غیاث الدین غوری نے طوس و شادباخ وغیرہ پر
قبضہ کر لیا یہہ سنکر سلطان محمد خود خراسان کو گیا اور غوریون کے قبضہ سے اپنا ملک چھوڑا یا
غوریون نے ہر چند لڑائیان کین مگر کامیاب نہوئی بلکہ جب شہاب الدین گھکڑون کے ہاتھہ سے
شہید ہوا تو اُنکا بہت سا علاقہ اسکے قبضہ مین آگیا کل خراسان پر اسکی حکومت ہو گئی سرخس اپنے
اپنے برادر زادے ہندو خان کے ہاتھہ سے چھوڑا لیا ربیع الاول ۶۰۶ھ مین اس نے قراختائی کے خان
سے جنگ کر کر خطا کا ملک لیا اترار کے حکام کو تابعدار کیا ۶۱۱ھ مین بسبب مرجانے تاج الدین یلدوز
بادشاہ غزنی کے یہہ غزنی مین گیا اور مملکت غزنی و فیروز کوہ و خزانہ غزنویہ وغیرہ اپنے قبضہ
مین لایا چونکہ خلیفہ ناصر الدین عباسی اور اوسکے درمیان سلطان تکش کے وقت سے رنجش چلی
آتی تھی اس نے خلیفہ کا نام خطبہ و سکہ سے نکالدیا اور سید عماد الملک ترمذی کے ہاتھہ پر
بیعت کی اور چاہا کہ عباسیون سے خلافت لیکر سیدون کو دیوے اور عماد الملک کو خلیفہ

بنائے اس اراده پر تین لاکھہ سوار اور تین لاکھہ پیاده کی فوج لیکر بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ نے
شیخ شہاب الدین سہروردی کو اسکے پاس بہیجا اور صلح کا طالب ہوا مگر اس نے نہایت تکبر وغرور مین
آکر ایلچی کی تقریر پر کچھہ لحاظ نہ کیا جب اسکی فوج عقبہ حلوان کے مقام پر پہونچی فصل خریف کے
ابتدا موسم مین اسقدر بے موسم برف کی بارش ہوئی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیکار ہو گئے راستے
بند ہوئے اسلیئے یہہ واپس آیا انہین ایام مین چنگیز خان والی تاتار اور اس مین عداوت پیدا
ہوگئی اور وہ بیشمار لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا جب یہہ خبر سلطان نے پائی رکن الدین اپنے بیٹے کو تخت گاہ
مین چہوڑ کر خود نیشاپور و بخارا کے راستے سمرقند مین آیا اور جوجے خان چنگیز خان کے بیٹے کے
ساتھہ لڑائی مین شکست کہائی چار لاکہہ فوج اسکے پاس اسوقت تہی مگر اس نے اپنی کم بختی سے وہ
فوج بخارا و عراق وخوارزم کی حفاظت کے لیئے بہیجدی اور خود فوج کا مجمع توڑ کر نخشب کو چلا گیا
اور اپنی والدہ ترکان خاتون اور عیال و اطفال کو معہ خزانہ وجواہر مازندران کو بہیجکر قلعہ قارون
مین رہنے کا حکم دیا جب نخشب مین چنگیز خان کے تعاقب کی خبر پہونچی تو عراق کو بہاگ گیا وہان سے
گیلان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ قارون مغلون نے لے لیا اور اہل و عیال و طفلان خورد سال
مال و اموال بادشاہی معہ ناصر الدین وزیر مغلون کے قید مین ہوگئی یہہ سنکر سلطان کو غش آیا
اور اسی بیہوشی مین مرگیا خیمہ و اسباب شاہی اسکے فوج نے لوٹ لیا اور یہہ حالت طاری
ہوگئی کہ سلطان کے کفن کے لئے کپڑا نہ رہا اور چند آدمیون نے ملک سلطان کو انہین کپڑون مین جو پہنے
رہا تہا دفن کردیا اکیس برس اس نے سلطنت کی سنہ ۶۱۷ھ مین مرگیا۔

سلطان رکن الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

محمد خوارزم شاہ کے سات بیٹے تہے تین ان مین سے جوان لائق کار اور چار خورد سال تہے
تینون مین سے پہلا رکن الدین ہے جو عراق مین حاکم تہا جب اسکا باپ چنگیز خان سے بہاگ کر
عراق مین گیا تو یہہ رے زن مین تہا وہان سے یہہ اصفہان مین آیا اصفہان کے حاکم نے اطاعت
نہ کی اس لئے یہہ رے کو چلا گیا اور تاتاریون نے ایک قلعہ مین اسکو گہیر لیا چہہ مہینے کے

محاصرہ کے بعد یہہ پکڑا گیا اور تاتاریون نے اسکو یہہ تکلیف دی کہ اگر تم سیلا ہکے رو برو جاکر جہک کر سلام کرو تو جان سے امان پاؤ گے یہہ بات سنکے منظور نہ کی اور گردن مارا گیا۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

ملک کرمان کا اس شہزادہ کی جاگیر مین تہا جب اسکا باپ جزیرہ ابسکون مین مرگیا تو یہہ کرمان کو گیا ابو القاسم شجاع الدین کرمان کا حاکم اس سے متمرد ہوگیا وہان سے یہہ عراق مین آیا اور براق حاجب جو ایک امیر اسکے باپکے دربار کا تہا اسکے ساتہہ آملا اور دونونے ملکر اتابک سعد شاہ فارس پر یورش کی اور بہت سا مال لوٹ کر کرمان کو گیا اور وہانکے حاکم کو شکست دیکر براق حاجب وہان کا بادشاہ بنگیا اور یہہ کرمان سے پہر ناامید ہوکر رے کو گیا اور رے جوانمردی نے علاقہ لے لیا اُسی جگہہ جلال الدین اسکا بہائی ہندوستان سے واپس آکر شامل اسکے ہوا آخر وہان بہی تاتاری فوج نے انکو آ گہیرا یہہ تاتاریون کے مقابلہ پر اپنے بہائی جلال الدین کو چہوڑکر قلعہ الموت مین گیا وہان بہی اپنا رہنا نامناسب سمجہہ کر پہر کرمان مین براق حاجب کے پاس آیا اُسنے زبردستی اسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کرلیا اس حرکت سے اسکے امراؤ بہت ناراض ہوئے اور چاہا کہ براق حاجب کو قتل کرکے اسکو بادشاہ بنائین اگرچہ یہہ اس بات پر راضی نہ تہا مگر جب راز کہل گیا تو براق حاجب نے اپنے بہت امیر قتل کردیے اور اسکی نسبت بہی بدظن ہوکر حکم دیا کر اسکے گلے مین رسی ڈالکر کہینچتے ہوئے بازار مین لیجاؤ اور بازار کے چارسو مین پہانسی دو یہہ حال سنکر اسکی والدہ سخت بیقرار ہوئی اور واویلا کرنے لگے اس بے رحم نے اسکی نسبت بہی وہی حکم دیا اور دونو ماں بیٹا سخت ذلت و بے آبروئی کے ساتہہ سر بازار پہانسی دیے گئے غفر اللہ لہما

سلطان جلال الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

یہہ شہزادہ اپنے باپکے مرنے کے بعد خوارزم مین اپنے بہائیون کے ساتہہ سلطان اوزلاق سلطان کے پاس آیا اگرچہ ان کے پاس اسوقت نوے ہزار فوج جمع تہی مگر اونکو اسکا افسر بنانا منظور نہوا بلکہ اسکے مارنے کے درپے ہوگئے اسلئے یہہ خوارزم سے شادیاخ کو آیا وہان اسکا مقابلہ

تاتاریون کے ساتھہ ہوگیا اور یہہ بکمال جوانمردی اُنپر فتحیاب ہوکر وہان سے نکلا اور غزنین مین جو
تاتاریکی جاگیر مین تہا پہونچا اسکے آنے کے بعد تاتاری فوج خوارزم مین پہونچی اور سب کو قتل کیا
غزنی مین سیف الدین عراق مین چالیس ہزار سوار کے ساتھہ اور یمین الملک حاکم ہرات اپنی فوج کے
ساتھہ اس کے شامل ہوگئے اور بڑے اجتماع کے ساتھہ تاتاریون کے مقابلہ ہوا اور پے در پے
لڑائیون مین فتح پائی آخر خود چنگیز خان اسکے مقابلہ کو آیا اوسوقت سیف الدین امیر لشکر
چالیس ہزار فوج کے ساتھہ اس سے الگ ہوگیا تو اسنے ہندوستان کو رخ کیا چنگیز خان نے تعاقب
نہ چھوڑا اور دریاے سندھ کے کنارے سخت لڑائی ہوئی اسکے ہمراہی سب بہاگ گئے تو اسنے بحالت
بیکسی دریا مین گہوڑا ڈال دیا اور دوسرے کنارے آ پہونچا چنگیز خان اُسطرف دریا کے کہڑا ہوکر
افسوس کرتا اور اپنے بیٹے کو کہتا تہا کہ خلف بیٹے بادشاہون کے ایسے ہوتے ہین جیسے جوانمرد
جلال الدین ہے دوپہر کے وقت سے عصر تک سلطان تنہا دریا کے کنارے بیٹہا رہا شام کے قریب
سات سپاہی جانباز اپنے گہوڑے دریا مین ڈالکر اسکے پاس آ پہونچے دو روز یہہ اُسی جنگل
مین رہا تیسرے روز اور پنجاہ سوار دریا سے اوترکر اسکے شامل ہوگئے اور سب نے ملکر ایک ہندو کے
اجتماع پر شبخون مارا اور اسباب کہانے پینے کا بہم پہونچایا جب یہہ خبر مشہور ہوئی چار ہزار
ہندو جمع ہوکر اسکے مقابلے کو آئے اسنے ایک سو بیس سپاہیون کے ساتھہ اونپر حملہ کیا اونکا مال و
اسباب لوٹ لیا اور کوہ بلالہ بنگالہ کو چلا گیا وہان بہی چہہ ہزار ہندون کی فوج پر اسنے فتح پائی
اور پانسو آدمی کے ساتھہ دہلی مین پہونچا اور سلطان شمس الدین التمش سے یہہ درخواست کی کہ بادشاہ
کوئی آرامگاہ مجہکو عطا کرے جہان مین چند روز رہ کر آرام کرون بادشاہ کو اسکا رہنا اپنے
علاقہ مین منظور نہوا ناچار یہہ پہر کوہ بلالہ بنگالہ کو گیا اور کوہ جودہی وغیرہ کو لوٹ کر دس ہزار فوج
نوکر رکہلی اور راے کوکار سنگین پر غالب آکر اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لے اور راے کا مددو معاون
ہوکر امیر قباچہ بیگ حاکم سندھ و ملتان کے ساتھہ جنگ کیا اور فتحیاب ہوکر قلعہ اوچ و ملتان کا لے
لیا چند ماہ ملتان مین قیام رکہا اتنے مین اسکو خبر پہونچی کہ اسکا بہائی غیاث الدین عراق

عجم مین بادشاہ ہے اور براق حاجب نے کرمان کی سلطنت لی ہے یہہ سنتے ہی یہہ کیچ مکران
کے رستے کرمان گیا براق حاجب نے اپنی لڑکی اسکے نکاح مین دی مگر بنا موافقت وہمراہی کا روادار
نہوا وہان سے یہہ سال ۶۲۱ھ مین فارس مین پہونچا اتابک سعد بن زنگی نے اسکی متابعت قبول کیے
وہان سے یہہ بہت سے سامان کے ساتھہ اصفہان کے رستے رے مین اپنے بھائی غیاث الدین کو جا ملا
وہان سے یہہ بغداد کو روانہ ہوا اور چاہا کہ خلیفہ ناصر کے اتفاق سے کفار سے لڑے مگر خلیفہ نے بھی
بیس ہزار فوج اسکے مقابلے پر مامور کی اور حکم دیا کہ جلال الدین کو بغداد کے علاقہ سے نکالدیا
جائے اس نے بغدادی فوج کا مقابلہ ایسی سرگرمی کے ساتھہ کیا کہ سب بہاگ گئے اور قوشتمور
امیر بغداد کا مارا گیا وہان سے یہہ تبریز کو گیا اوزبک اتابک اوزبک پسر جہان پہلوان پر غالب
آکر تبریز کے تخت پر بیٹھا اور تیس ہزار فوج لیکر گرجستان پرہم کے شکوہ گرد وہان کے حاکم
کو گرفتار کرکے اپنی سلطنت قایم کی اتنے مین خبر پہونچی کہ براق حاجب والی کرمان نے نافرمان
ہوکر عراق عجم لینے کا ارادہ کیا ہے اور لشکر لیکر کرمان سے چلدیا ہے یہہ خبر پاتے ہی سترہ
روز کے عرصہ مین تیس ہزار سوار کے ساتھہ کرمان کی حدود مین جا پہونچا براق حاجب نے اطاعت
مان لی اور یہہ اصفہان مین آیا اصفہان مین یہہ خبر آئی کہ گرجیون نے پہر فساد برپا کیا ہے
شام کے حاکم نے اخلاط پر قبضہ کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان کے رستے اخلاط مین گیا
اور دشمنون پر فتح پاکر دوبارا قابض ہوگیا وہان سے پہر سلطان اصفہان مین آیا اور
تاتاریون کی فوج کے ساتھہ جو وہان تک آپہونچے تھے جنگ کرکر انکو پسپا کیا اور چاہا کہ
پہر گرجستان کو جائے اس سفر مین اسنے سنا کہ روم وشام کے حکام نے گرجیون کی مدد کو فوج
بہیجی ہے مگر اسنے کچھہ خیال نکیا اور وہان پہونچکر دوبارا انکی سرکوبی کی اس فتح کے بعد
سلاطین روم وشام وغیرہ یکدل ویکزبان ہوکر اسکے مقابلہ کو آئے ادہر سے تاتاریون کا لشکر
نزدیک آپہونچا اسنے تاتاریون کے ساتھہ لڑنا مقدم جانا اور عند المقابلہ شکست فاحش
کہائی تاآنکہ یہہ معلوم ہوا کہ یہہ جوانمرد پہلوان کدہر کو چلا گیا بعض کا قول ہے کہ وہ معرکہ سے

نکلکر جنگل مین جا چہپا اور بحالت خواب کسی نے بطمع لینے لباس سلطانی کے اُسکو مار ڈالا اور بعض
کہتے ہین کردہ فقیر ہوگیا پہر اوسکو سلطنت کی تمنا نرہی۔

اٹھارہوان چمن۔ سلاطین فراختائیی کے بیان مین جنکی سلطنت کرمان مین ہوچکی ہی براق حاجب قتلق سلطان

پہلے یہہ ایک امیر کورخان خطا کے بادشاہ کی سلطنت کا تہا سلطان تکش خوارزمی کے وقت یہہ
کورخان کے حکم سے تحائف معمولی لیکر خوارزم مین آیا اور یہان ہی رہا رفتہ رفتہ یہہ امارت کے رتبہ
کو پہونچ گیا جب چنگیز خان نے خوارزمیون پر غلبہ پایا تو اس نے معہ اور چند امیرون کے چاہا کہ کرمان
کے رستے ہندوستان کو چلا جاے جب کرمان مین پہونچا ملک شجاع الدین روزنی حاکم کرمان نے
بطمع لینے انکے مال و اسباب کے ان پر یورش کی اور مغلوب ہوکر مارا گیا اس نے کرمان کی حکومت پائی
سنہ ۶۱۹ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اور سنہ ۶۳۲ھ مین مرگیا اس نے متابعت تاتاریون کی کرلی اور
امان مین رہا اس کے مرنے کے بعد قطب الدین قتلق اسکا برادرزادہ بادشاہ ہوا اُسے پر خواجہ حق اسکے
بیٹے نے غالب آکر سلطنت لے لی ؛

رکن الدین خواجہ حق بن براق حاجب قتلق شاہ

سنہ ۶۳۲ھ مین تاتاریون کی اجازت سے یہہ بادشاہ ہوا پندرہ سال بادشاہت کی اور قطب الدین
اس سے بہاگ کر چند سال محمود بلوراج کے پاس رہا جب منگو قاآن تاتار کا بادشاہ ہوا تو وہ اُسکی
خدمت مین گیا اور اُسکے حکم سے دوبارہ سلطنت پائی اور رکن الدین خواجہ حق قتل ہوگیا۔

قطب الدین محمد قتلق شاہ کرمانی

سولہ سال معزول رہ کر یہہ پہر بادشاہ ہوا چہہ برس حکومت کی ماہ رمضان سنہ ۶۵۵ھ مین مرگیا۔

عصمتہ الدین قتلق ترکان حجاج سلطان بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

باپ کے مرنے کے بعد اباقا قاآن تاتاری کے حکم سے یہہ بعمر ۲۰ سالی بادشاہ ہوا بعد اسکی

والدہ کا مختار رہی بلوغت کے بعد یہہ خود مختار ہوا پندرہ سال سلطنت کرکر شنہ مین مر گیا۔

جلال الدین سیورغتمش بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

حجاج کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر حجاج کی والدہ اسکے برخلاف ہوکر سلطان احمد خان کے پاس جو اباقا خان کی جگہہ مسند نشین ہوا تہا گئی اوس نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل ندیا اور وہ اُسی کے لشکر مین مر گئی آخر یہہ بادشاہ بھی تئیس سال سلطنت کرکے ۶۹۳ھ مین اپنی بہن کے ہاتہہ سے مارا گیا۔

پادشاہ خاتون بنت سلطان قطب الدین محمد قتلق شاہ

اپنے بہائی کو قتل کرکر یہہ بادشاہ ہوئی مگر ایک سال کے بعد طالبان خون اس کے بہائی کے اس پر غالب آئے اور قتل کردیا۔

سلطان مظفر الدین محمد شاہ بن حجاج بن قطب الدین محمد سلطان

غازان خان شاہ ایران کے حکم سے یہہ تخت نشین ہوا اور قاضی فخر الدین نے وزارت پائی چونکہ فخر الدین کی وزارت سے اور سپاہی ناراض تہے اُنہون نے وزیر کو قتل کردیا اور بڑا فتنہ برپا ہوا بادشاہ اُسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

قطب الدین شاہ جہان بن سیورغتمش قطب الدین بن محمد

غازان خان کے حکم سے اس نے بادشاہت پائی چونکہ اسکی افعال بہت بد تہی سلطان محمد خدابندہ نے اسکو معزول کردیا۔

اونیسوان چمن سلاطین آل مظفر کے ذکر مین جو کرمان کی ولایت مین بادشاہ ہوئے

جد اعلے اس خاندان کا غیاث الدین حاجی خراسانی سجاوندی خوافی پہلے عراق عجم کے بعض قطعات پر حاکم تہا جب لشکر تاتاری خراسان مین داخل ہوا تو حاجی اپنے تینون بیٹون ابو بکر و محمد و منصود کے ساتہہ علاء الدولہ اتابک کے پاس یزد مین چلا گیا پہر جب ہلاکو خان نے بغداد پر مہم کی تو اتابک نے ابوبکر کو تین سو سوار کے ساتہہ ہلاکو خان کی خدمت مین بہیجا اور ابو بکر بعد فتح بغداد کے مصر کو گیا اور وہان ہی قتل ہوا حاجی کے تینون بیٹون سے منصور صاحب اولاد تہا محمد دعلے

و مظفر اور سکے بیٹے تھے مظفر نے اتابک یوسف شاہ کے دربار مین بڑا رتبہ پایا یہہ غازان خان کے
خدمت مین پہونچا اور عزت حاصل کی و ۷۱۳ھ مین مرگیا۔

مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر بن منصور بن حاجی خراسانی

اس خاندان مین یہہ پہلا حاکم کرمان کا شمار کیا گیا ہے اس نے امیر پیر حسین شاہ شیراز کے حکم سے
کرمان کی حکومت پائی کچہہ دنون کے بعد امیر پیر حسین کی سلطنت کو زوال آیا اور امیر شیخ ابو اسحاق
نے شیراز کی بادشاہت لے اس نے بہت مرتبہ کرمان پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا جب یہہ تنگ
آیا تو خود لشکر لیکر شیراز کی تسخیر کے ارادے سے کرمان سے گیا اور اسکے اقبال کو یہہ ترقی ہوئے
کہ شیراز و فارس و اصفہان و آذربایجان بڑی وسیع سلطنت اس کے تصرف مین آگئی اور یہہ بڑا
عالیجاہ بادشاہ ہوگیا اخیر عمر مین اس نے چاہا کہ ابو یزید چھوٹے بیٹے کو ولیعہد کرے اسلئے شاہ
محمود و شاہ شجاع اسکے بڑے بیٹے اسکے دشمن ہوگئے شاہ سلطان اسکا داماد خواہرزادہ نے
بھی ان سے سازش کی اور سب نے بادشاہ کو پکڑ کر اندھا کردیا چار سال یہہ اندھا ہوکر قید مین
رہا آخر ۷۶۵ھ مین ۶۶ سال کی عمر پاکر مرگیا۔

سلطان جلال الدین شاہ شجاع بن مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر

اپنے باپ کو اندھا کر کے ۷۶۰ھ مین بادشاہ ہوا کرمان کی حکومت اپنے بھائی احمد کو دی اصفہان
دوسرے بھائی شاہ محمود کو دیا شاہ یحیی بن مظفر مرحوم اپنے برادرزادے کو قید کرلیا اور خود
شیراز کے تخت پر بیٹھا چند روز کے بعد شاہ محمود حاکم اصفہان و اس مین عداوت پیدا ہوئی یہہ
لشکر لیکر اصفہان مین گیا عند المقابلہ شاہ سلطان مبارز الدین کا داماد محمود کی قید میں آکر
اندھا کیا گیا اور یہہ صلح پر راضی ہوکر واپس آیا اس فساد مین شاہ یحیی نے جو تھنے کے قلعہ مین
قید تھا نکلکر فساد برپا کیا اور یزد کے ملک پر قابض ہوا شاہ شجاع نے بسبب لحاظ رشتہ برادرزادگی
کے یحیی کا قصور معاف کیا بلکہ اپنی لڑکی اسکے نکاح میں دی اسبات پر شاہ محمود اسکا دشمن
ہوگیا اور بامداد سلطان اویس حاکم بغداد و تبریز کے شیراز پر چڑھ آیا عند المقابلہ شاہ شجاع

کرمان کو بھاگ گیا اور شیراز پر محمود متسلط ہوا کرمان مین جاکر شجاع نے اپنی حکومت قایم کی اور بہت سے لشکر کے ساتھ شیراز پر یورش کی محمود اصفہان کو بھاگ گیا اور شجاع دوبارہ شیراز پر قابض ہوا چند سال کے بعد سلطان اویس و شاہ محمود دونو مرگئے اور شاہ شجاع نے اصفہان مین جاکر اپنا تسلط کرلیا اور تبریز مین پہونچکر سلطان حسین تبریز کے بادشاہ کی بہن سلطان اویس کی لڑکی اپنے بیٹے زین العابدین کے نکاح مین لیکر صلح کے زین العابدین کو اصفہان کا بادشاہ بنایا ۷۸۳ھ مین شاہ شجاع نے اپنے بیٹے شہزادہ شبلی سے بدظن ہوکر اسکو اندہا کردیا اور خود ۷۸۶ھ مین ترپن سال کی عمر اور پچیس سال کی حکومت پاکر مرگیا اس کے مرنے کے بعد شاہ یحیے اصفہان اور سلطان احمد کرمان زین العابدین شیراز مین بادشاہ ہوئے۔

سلطان زین العابدین بن شاہ شجاع بن مبارز الدین

اسکی ابتدا سلطنت مین شاہ یحیے اس کے بہنوئی نے یزد سے آکر اصفہان لے لیا اور شیراز پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا تہوڑی مدت کے بعد اس نے اصفہان پر حملہ کرکے وہ ملک شاہ یحیے سے چھوڑا لیا اور وہ یزد مین بھاگ گیا پہر بھی بہایون کی نااتفاقی کے سبب امیر بڑے بڑے مصایب گزرے ایک مرتبہ شاہ منصور نے اسکو اپنے گھر مہمان بلاکر قید کرلیا اور خود شیراز کے تخت پر بیٹھا یہہ قید سے بھاگ کر اصفہان مین چلا گیا اور وہان ہی کی حکومت پر اکتفا کی ۷۹۳ھ مین اس نے باتفاق شاہ احمد والی کرمان اور شاہ یحیے حاکم یزد کے شیراز پر یورش کی مگر شکست کہاکر اصفہان سے بیدخل ہوا اس پریشانی کی حالت مین پہلے یہہ خراسان مین آیا پہر رے مین پہونچا وہان کے حاکم موسے جوکار نام ظالم غدار نے اسکو بفریب پکڑکر شاہ منصور کے پاس بہجدیا اس نے اسکو اندہا کردیا اس واقعہ کے عنقریب ہی امیر تیمور گورگان کا لشکر شیراز کے قریب آ پہونچا والی کرمان و یزد نے اطاعت کرلی اور امیر تیمور نے قلعہ سفید فتح کرلیا اور زین العابدین جو بحالت نابینائی اسی قلعہ مین قید تہا امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر نے اسپر بڑی مہربانی فرمائی پہر شیراز مین پہونچا عند المقابلہ شاہ منصور ابتدا ۷۹۵ھ مین قتل ہوا سلطان احمد والی کرمان

وسلطان مہدی ابن شاہ شجاع وشاہ یحیے والی یزد ومعز الدین جہانگیر بن یحیے وسلطان محمد بن یحیے وسلطان ابو اسحاق کل سلاطین آل مظفر کو اپنے پاس بلا کر قید کر لیا اور سلطنت فارس کی اپنے بیٹے عمر شیخ کو دی کرمان وغیرہ مین اپنے حکام مامور کر دیے اور سلطان شبلی وزین العابدین دونو اندہے بادشاہون کو سمرقند مین بہیجکر جاگیرین مقرر کردین مگر چند ماہ کے بعد بسبب وقوع کسی مہم کے ان دونو کو بہی قتل کر دیا۔

بیسوان چمن سلاطین اتابک کے بیان مین

لفظ اتابک کا ایک عمدہ خطاب تہا جو شاہان سلجوقی کے دربار سے بعض امراؤ کو بنظر انکی لیاقت اور خیر خواہی کے عطا ہوتا تہا چنانچہ ان امراؤن کی اولاد سے جو اس خطاب سے مخاطب ہوئے تہے چار فرقہ لی بادشاہی کی اور سلطان کہلائے جنکا حال الگ الگ اس چمن مین مندرج ہے

پہلا فرقہ اتابکان موصل جنہون نے مصر اور شام کی ولائت مین سلطنت کی

سب سے پہلا بادشاہ اس فرقہ کا **عماد الدین زنگی بن آق سنقر خان** اسنے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی کے وقت عراق کی حکومت حاصل کی سنہ ۵۲۲ھ مین اسنے بسبب مرجانے حاکم موصل کے موصل کی حکومت لی اور شام کیطرف بڑہ کر حلب پر اسنے قبضہ کر لیا سنہ ۵۲۴ھ مین اسنے اہل فرنگ کو جو شام پر حملہ آور ہوئے تہے مغلوب کیا سنہ ۵۲۹ھ مین دمشق پر قابض ہوا سنہ ۵۳۳ھ مین کردستان کے ملک پر تصرف پایا سنہ ۵۴۱ھ مین ایک غلام کے ہاتہ سے شہید ہوا۔

نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی

عماد الدین زنگی کے مرنے کے بعد حلب و دمشق اسکے قبضہ مین سے نکل گیا تہا مگر اسنے بکمال مردانگی حلب و حمص و حماۃ و سنجار و دمشق پر تصرف کیا خلیفہ عاضد باللہ اسمٰعیلی پر جب اہل فرنگ غالب ہوے تو اوسنے اس سے استمداد کی اسنے امیر اسد الدین کو لشکر دیکر بہیجا اور فرنگی بکمال ذلت تنگی مصر سے نکالے گئے سنہ ۵۶۴ھ مین ولایت مصر صلاح الدین بن نجم الدین ایوب

اسدالدین کے برادرزادے کے قبضہ مین آگئی اور وہ ملک ناصر الدین خطاب پاکر بادشاہ بنا اور مدت مدید تک وہ سلطنت آل شیوہ کے خاندان مین رہی۔ نورالدین محمود نے پچیس برس بکمال استقلال سلطنت کرکے سنہ مین انتقال کیا

ملک صالح بن نورالدین محمود بن عمادالدین زنگی

گیارہ سال کی عمر مین یہہ بادشاہ شام کے تخت پر بیٹہا کچہہ مدت تک صلاح الدین نے بہی اسکی اطاعت کی پہر منحرف ہوکر دمشق پر چڑہائی کی اور یہہ بہاگ کر حلب کو چلا گیا۔

سیف الدین غازی و قطب الدین مودود ہر دو پسران عمادالدین زنگی برادران نورالدین محمود

عمادالدین کے مرنے کے بعد سیف الدین غازی نے بہائی نورالدین محمود کے حکم سے کفار کی غزا مین مصروف رہا بکر کی ولایت اور چند جزیرے کردستان کے وہ اپنے تصرف مین لایا اور سنہ مین مر گیا اسکی جگہہ قطب الدین اسکا بہائی جانشین ہوا اور سنہ مین مر گیا

سیف الدین بن قطب الدین مودود بن عمادالدین اتابک زنگی

قطب الدین مودود نے ہرچند اپنی حین حیات عمادالدین بڑے بیٹے کو ولیعہد کیا تہا مگر اسکے مرنے کے بعد ارکین نے سیف الدین چہوٹے بیٹے کو تخت نشین کیا اور عمادالدین بہاگ کر نورالدین محمود کے پاس شام مین چلا گیا اور سنجار کا حاکم بنا اور چند نون مین کہ ملک صلاح الدین نے مصر سے شام پر چڑہائی کی اور دمشق کو لے لیا حلب کا محاصرہ کیا تہا تو سیف الدین نے موقع پایا اور اپنے بہائی عمادالدین پر سنجار کو فوج بہیجی باعث یہہ ہوا کہ اسوقت ملک صالح نے حلب مین محصور ہوکر سیف الدین سے جو اسکا رشتہ مین چچیرا بہائی تہا مدد طلب کی اس نے ایک لشکر تیار کیا اور عمادالدین کو لکہا کہ تم یہہ لشکر ساتھ لیکر حلب کو جاؤ اور صالح کی مدد کرو چونکہ عمادالدین ملک صلاح الدین سے آمیزش رکہتا تہا اس نے اسکا کہا نہ مانا اور یہہ غضبناک ہوکر سنجار پر لشکر لیگیا مگر کامیاب نہوا سنہ مین سیف الدین مر گیا اور اسکا بہائی عزالدین بادشاہ ہوا ❊

عزالدین مسعود بن قطب الدین مودود بن عمادالدین اتابک زنگی

بہائی کے مرنے کے بعد یہہ موصل کے تخت پر بیٹہا اور ملک صالح کے مرنے کے بعد حلب پر قابض

ہوا حلب کا ملک و دیگر سنجار کا علاقہ اس نے اپنے چچا عماد الدین کے ساتھ بدل لیا ۵۷۹ھ مین ملک صلاح الدین والی مصر نے موصل پر چڑہائی کی اگرچہ موصل پر متصرف نہوا مگر حلب و سنجار دونو علاقے اس نے لے لئے اخلاط مین بہی اس کی حکومت ہوگئی ۵۸۹ھ مین والی مصر مرگیا اور اس نے مصر پر یورش کی مگر کامیاب نہوا اور خود بہی اسی سال کے ماہ شعبان مین مرگیا۔

نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود

اسکی حکومت کے وقت مین ملک عادل والی مصر اسپر غالب آیا اسکی لڑکی اپنے بیٹے کے نکاح مین لی اور ملک متعلقہ اسکا اس نے اس کے بہائیون کو تقسیم کردیا سوائے موصل کے اسکے پاس کچہہ نہ رہا اٹہارہ سال یہہ بادشاہ رہا ۶۰۷ھ مین مرگیا۔

عز الدین قاہر بن مسعود بن نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود

ارسلان شاہ کی وفات کے بعد اسکا پوتا عز الدین قاہر بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین مرگیا اسکے بعد بدر الدین ارسلان شاہ کا خوانده لڑکا یعنے متبنے بادشاہ ہوا مدت مدید تک اس نے حکومت کی آخر موصل کا علاقہ ہلاکو خان مغل نے لے لیا اور اس خاندان کی حکومت ختم ہوئی۔

دوسرا فرقہ اتابکان آذربائیجان

اس خاندان کا بانی و مورث اعلے ایلدگز سلطان مسعود سلجوقی کے وزیر کا غلام تہا جو پہلے سلطان کے حکم سے باورچی خانہ کا داروغہ ہوا پہر سپہ سالاری کا عہدہ پاکر اران کے ملک کی تسخیر کو مامور کیا گیا اس نے اس مہم مین بڑی جانفشانی کی اور علاقجات اران و گنجہ و شیروان و باکو پر قابض ہوا سلطان مسعود کے مرنے کے بعد ایلدگز نے اسکی ملکہ کے ساتہہ نکاح کرلیا اور خود مدار المہام سلطنت کا ہوکر ملکہ کے بیٹے طغرل کو اس نے تخت نشین کیا ملکہ کی زیست تک یہہ انتظام قایم رہا پہر باہم عداوت پیدا ہوئی ایلدگز نے طغرل سلطان کو قید کرکے اسکے بیٹے ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور سلطان طغرل کو قید مین قتل کرکے اسکی ملکہ ارسلان شاہ کی والدہ سے نکاح کرلیا آخر گرجستان کی مہم مین وبا کے عارضہ سے مرگیا۔

جہان پہلوان اتابک محمد بن اتابک ایلدگز

اتابک ایلدگز کے سلطان ارسلان شاہ کی والدہ کے پیٹ سے دو بیٹے تھے ایک اتابک محمد دوسرا اتابک قزل ارسلان باپ کے مرنے کے بعد جہان پہلوان عراق کی سلطنت کا مختار ہوا اور قزل ارسلان آذربائیجان کا فرمان فرما بنا سلطان ارسلان کے مرنے کے بعد اس نے طغرل بن ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور خود ۵۸۲ھ مین ابو یحیے نام کسی دشمن کے ہاتھہ سے قتل ہوا اسکے چار بیٹے تھے ابوبکر و قتلق اینانج و امیر میران و آذربک پہلوان۔

اتابک قزل ارسلان بن اتابک ایلدگز

جہان پہلوان کے مرنے کے بعد قتیبہ خاتون اُسکی زوجہ نے چاہا کہ سلطان طغرل سے نکاح کرے اور اُسکا بیٹا قتلق اینانج* امیر الامرا رہے مگر اس تجویز کے وقوع سے اول ہی قزل ارسلان تبریز سے آپہونچا اور قتیبہ خاتون کو اپنے نکاح مین لایا مدار المہام کل سلطنت کا بنگیا اور چاہا کہ سلطان طغرل کو قید کرے وہ بہاگ کر مازندران کو چلا گیا بہت سے لڑائیون کے بعد سلطان طغرل قید مین آیا اور قزل ارسلان نے چاہا کہ خود بادشاہ ہو مگر تخت نشینی سے پہلے ہی قتل ہو گیا۔

اتابک ابوبکر بن اتابک محمد جہان پہلوان بن اتابک ایلدگز

قزل ارسلان کے مارے جانے کے بعد برادر زادہ اُسکا ابوبکر تبریز کی حکومت پر قایم ہوا طغرل نے دوبارا بادشاہ ہوکر قتیبہ خاتون سے نکاح کیا اُسکے بیٹے قتلق اینانج کو امیر الامرا بنایا اسلئے ابوبکر اور قتلق مین سخت عداوت پیدا ہوکر لشکرکشیان ہوئین مگر یہہ مغلوب ہوا *

قتلق اینانج بن اتابک محمد جہان پہلوان

امیر الامرا سلطان طغرل کا ہوکر اس نے چاہا کہ سلطان کو زہر دیکر مار دے اور اسکی والدہ نے سلطان کے کہانے مین زہر ڈالدیا سلطان نے اطلاع پاکر وہی کہانا اُسکو کہلایا اور وہ مرگئی اس واقعہ کے بعد یہہ کئی سال تک قید مین رہا پہر اسکا قصور معاف کرکے سلطان نے امیر الامرا بنایا مگر یہہ بہاگ کر سلطان تکش خوارزمی کے پاس چلا گیا اور اُسکو ساتھہ لیکر سلطان طغرل پر چڑہ آیا عند المقابلہ طغرل قتل ہوا اور اس نے خوارزم شاہ کے حکم سے رے کی حکومت پائی اور کفران نعمت کے باعث

سے وہان بہی اسکو حکومت کرنی نصیب نہوئی اور رے مین کسی دشمن کے ہاتہ سے مارا گیا۔

تیسرا فرقہ سلاطین اتابکان سلغر جو شیراز و فارس مین سلطنت کرتے رہے

بزرگ ان بادشاہون کا سلغر نام ترکمان سلاطین سلجوقیہ کے دربار مین حاجب تہا اسکے بیٹے فارس وخورستان ولرستان وکوہ کیلویہ پر بادشاہ ہوئی اہل تواریخ کا قول ہے کہ سلاطین دیالمہ کے بعد اسکے حکومت کے ظہور تک چند بادشاہ فارس پر حاکم رہ چکے تہے پہلے الپ ارسلان بادشاہ ہوا اور باغی ہوکر پکڑا گیا پہر رکن الدین خمارتگین زیر حکم سلاطین سلجوقی پہر اتابک چاولی پہر اتابک قراچہ حاکم بنا اس فتح بغداد کے بعد وہین ہوا یا بہاری کتاب خانہ اُس مین رکہوایا جعفر آباد کے مقام پر اتابک محل و تخت پہاڑ کے سر پر تعمیر کیا آخر ہمدان مین مارا گیا اسکے بعد اتابک میکیس پہر اتابک بوزابہ پہر ملک شاہ بن محمود بن مسعود بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان فارس کا بادشاہ ہوا اسپر اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری نے خروج کیا اور فتح پاکر حاکم بالاستقلال بنگیا۔

اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری

اس کی حکومت کے وقت پہلے ملک شاہ سلجوقی نے اسپر یورش کی اور شکست کہائی پہر امیر یعقوب بن ارسلان اتابک شوملہ چند بار حملہ آور ہوکر بے نیل مقصود واپس گیا تیرہ برس اس نے فارس مین حکومت کی اور شیراز مین ایک خانقاہ اور مسجد عالیشان بنوائی ✣

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود بن سلغر حاجب

اتابک سنقر کے بعد زنگی اسکا بہائی بادشاہ ہوا چودہ سال بادشاہت کی اور [illegible] مین مر گیا۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود بن سلغر

اس کے وقت جہان پہلوان محمد بن ایلدگز نے چند بار فارس پر حملہ کیا مگر کامیاب ہوا اسکا وزیر با تدبیر خواجہ امین الدین محمد کازرونی تہا اس کے وقت اتابک طغرل بن سنقر نے سلطنت کا دعوے کیا اور عند المقابلہ پکڑا گیا بیس سال تکلہ نے سلطنت کی ۵۹۱ھ مین

اتابک مظفر الدین ابو شجاع بن سعد زنگے

یہہ بادشاہ شاعر صاحب علم وفضل تہا اپنی سلطنت کے وقت یہہ عراق پر ہم رکہتا اور شیراز کو خالی چہوڑ جاتا اس لئے چند بار اسکے پیچہے شیراز غارت ہوا پہلے اتابک اوزبک پہلوان شیراز مین آیا اور شہر کو لوٹا پہر [illegible] مین سلطان غیاث الدین نے حملہ کیا اور شیراز مین قتل عام ہوئی غرض اس بادشاہ کو جہان گردی وصحرا نوردی کی سخت عادت تہی ۶۱۴ھ مین اسنے رے پر یورش کی اور شاہ خوارزم کی قید مین آگیا آخر تیسرا حصہ آمدنی فارس کا دینا کرکے رہائی پائی اودہر سے جب واپس آیا ابوبکر اسکے بیٹے نے ملک مین داخل ہونے نہ دیا اور اسنے خوارزم شاہ سے مدد لیکر بیٹے سے جنگ کیا جس مین بیٹا مارا گیا اور یہہ دوبارہ شیراز کے تخت پر بیٹہا بتیس ۳۲ سال اسنے سلطنت کی ۶۲۳ھ مین مرگیا

اتابک مظفر الدین قتلو خان ابوبکر بن سعد زنگی

یہہ بادشاہ کمال عقیل وبہادر ومنتظم تہا اسکے وقت فارس کی آبادی کمال کو پہونچی مملکت وسیع ہوئی جزیرہ قطیف وبحرین وغیرہ اسکے تصرف مین آئے شاہان ہند وغیرہ سے اسکی دوستی قایم ہوئی مدرسے مسجدین دار الشفا بنی تاتاریون کے جوش وخروش کے وقت اسنے تیس ہزار دنیار سالانہ دینا کرکے اوگتائی قاآن کی اطاعت منظور کرلی ہلاکو خان کی ساتہہ بہی بغداد کی مہم مین اپنا بیٹا محمد شاہ بہیجدیا تہا پنتیس سال اسنے سلطنت کی پانچوین جمادی الثانی ۶۵۸ھ مین مرگیا بڑا بیٹا اتابک سعد اسکے مرنے کے وقت بغداد سے شیراز کو آتا تہا مگر رستہ مین ہی مرگیا شیخ سعدی شیرازی اسکے ہم عہد تہا اسنے کتاب گلستان وبوستان اسکی نام پر تصنیف کین

اتابک محمد بن اتابک سعد بن اتابک ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

یہہ بادشاہ بعمر خوردسالی تخت نشین ہوا اسکی والدہ ترکان خاتون علاء الدولہ اتابک کی ہمشیرہ سلطنت کی کل مختار ہوئی مگر یہہ بادشاہ دو سال کے بعد ایک اونچے محل سے گرکر مرگیا۔

محمد شاہ بن سلغر شاہ بن اتابک سعد بن اتابک زنگی

یہہ بادشاہ نہایت سفاک وخونریز تہا چہہ مہینے کی سلطنت کی بعد ترکان خاتون نے اسکو قید کرلیا۔

اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ

محمد شاہ کی وفات کے بعد سلجوق شاہ اُسکا بہائی بادشاہ ہوا اس نے ترکان خاتون کو جسکی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا تہا قتل کر دیا اس لئے لشکر مغلون کا اسکی تنبیہہ کو مامور ہوا اور یہہ جنگ مین قتل ہوا-

ابش خاتون بنت ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

سلجوق شاہ کے مارے جانے کے بعد سوائے اس عورت کے وارث تخت و تاج کا نہ تہا چونکہ یہہ عورت منکوحہ تیمور غل ہلاکو خان کے بیٹے کی منکوحہ تہی اسلئے اس نے سلطنت پائی اور چوبیس سال سلطنت کر کے ۶۸۵ھ مین مرگئی پہر کوئی شخص اس خاندان سے بادشاہ نہوا-

چوتہا فرقہ اتابک بادشاہون کا جو لرستان مین فرمانفرما رہے

لرستان کا ملک دو خطہ پر منقسم ہے ایک لرکلان دوسرا لرخورد اور پہلے زمانہ مین حاکم لرستان کے بدر اور بابو نام دو بہائی تہے جب بدر مرگیا تو اُسکی ریاست محمد بن ہلال بن بدر کو پہونچی اور نصف ریاست لرستان کی قوم شوران کے قبضہ مین تہی انکا رئیس مسمی احفاد محمد بن خورشید تہا اور وزارت متعلق ابو الحسن کی تہی جب اتابکان خاندان سلغر نے زور پکڑا تو محمد بن علی بن ابو الحسن ان کے دربار مین معتبر ہوا اور محمد کے بیٹے ابو طاہر نے اتابک سنقر کے دربار مین بڑی توقیر پائی اور ملک شبانکارہ کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور فتحیاب ہو کر لرستان کی حکومت حاصل کی اپنے اپنا خطاب خود بخود اتابک مقرر کرلیا اور چند سال حکومت کر کر مرگیا-

نصرة الدین اتابک ہزار اسپ بن ابو طاہر لرستانی

ابو طاہر کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور قوم شوران پر غالب آکر کل لرستان پر قابض ہوگیا بہت سا ملک فارس کا بہی اس نے لیکر اصفہان سے چار فرسنگ اپنے سلطنت کے حد مقرر کر دی اتابک تکلہ سلغر شاہ نے ہر چند مرتبہ یورش کی مگر کامیاب نہوا-

اتابک تکلہ بن نصرة الدین ہزار اسپ لرستانی

یہہ بادشاہ ماں کی طرف سے سلاطین سلغری شیرازی کا نواسا تہا اتابک سعد شیرازی نے جمال الدین سالار کو دس ہزار فوج دیکر لرستان کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ جمال الدین ہار گیا اس فتح کے

بعد تکلہ نے لرکوچک پر یورش کی اور حسام الدین وہان کے حاکم کو مطیع کیا پہر خلیفہ بغداد نے بہاء الدین کنشاسپ عماد الدین یونس کو رستان کی تسخیر کے لئے بہیجا لڑائی کے وقت عماد الدین مارا گیا اور کنشاسپ پکڑا گیا ۶۵۵ھ مین جب ہلاکو نے بغداد پر چڑہائی کی تو تکلہ ہلاکو خان کے ساتہہ تہا مگر بعد فتح کے ہلاکو خان نے سنا کہ تکلہ بغداد کی قتل و غارت کے وقت افسوس کرتا اور بادشاہ کو ظلم و تعدی کے ساتہہ نسبت دیتا تہا اس لئے ہلاکو خان کا مزاج اس سے برگشتہ ہوگیا اور یہہ اس سے بے خبر بہاگ کر لرستان کو چلا آیا فوج تاتاری اسکی گرفتاری کو مامور ہوئی مدت تک یہہ قلعہ مین محصور ہوکر لڑتا رہا آخر ہلاکو خان نے اپنی انگشتری اسکے پاس بہیجی اور امان کا وعدہ کیا اُسپر اعتماد کر کر یہہ حاضر ہوگیا اور حاضر ہوتے ہی قتل ہوا۔

اتابک شمس الدین الپ ارسلان بن ہزار اسپ

تکلہ کے بعد ہلاکو خان کے حکم سے اس نے حکومت پائی اور پندرہ سال حکومت کرکے مرگیا۔

یوسف شاہ بن الپ ارسلان بن ہزار اسپ

یہہ بادشاہ سلطان اباقا خان کے ہمرکاب رہتا تہا لرستان مین اسکا نواب مامور تہا گیلان کی مہم مین اس نے بڑی جوانمردی کی اور اسکے عوض خوزستان و کوہ گیلویہ و شہر فیروزان وغیرہ اسکو اباقا خان نے دیا جب اباقا خان کے بعد احمد خان و ارغون خان مین عداوت ہوگئی تو یہہ احمد خان کا حامی ہوا پہر ارغون خان کے غالب ہونے کے وقت یہہ اسکے پاس حاضر ہوا اور خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور چند سال بکمال جوانمردی حکومت کرکے مرگیا۔

اتابک افراسیاب بن یوسف شاہ

یہہ بادشاہ نہایت ظالم خود پرست تہا اس کی عادات سے اُمرائے دربار تنگ آکر اصفہان کو بہاگ گئے اس نے قزل اپنے چچیرے بیٹے کو انکی گرفتاری کے لئے بہیجا جب وہ اصفہان کے قریب پہونچا سنا کہ ارغون خان مرگیا ہے قزل نے فرصت پاکر اصفہان پر قبضہ کرلیا اور کل ملک عراق عجم ہمدان اور فارس کے کنارے تک اپنے تصرف مین لایا یہہ مملکت حاصل کرکر افراسیاب نے اپنا بیٹا دربند

گرد و راؤ کی تسخیر کے لئے امور کیا وہان لرستان کے لشکر اور مغلون مین سخت لڑائی ہوئی آخر مغلون
نے شکست کہائی اور لرستانیون نے مغلانیان عورات کے ساتہہ بدفعلی بہت کی اس لیے مغل بہ غیرت
کے مارے جمع ہوئے اور ایسے لڑے کہ کل لشکر افراسیاب کا قتل کردیا ادہر سے کیخاتو خان بادشاہ
مغل نے اپنا لشکر افراسیاب کی سرکوبی کو بہیجا اور یہہ شکست کہا کر متابعت پیش آیا اور دوبارہ
تاج پایا پہر جب سلطنت ایران کی سلطان غازان خان کے تصرف مین آئے تو افراسیاب اس کے
پاس حاضر ہوا اور اسے بے ادبی کے سبب سے جو اسکے فوج نے مغلیہ عورات کے ساتہہ کی تہی مقتول ہوا۔

اتابک نصرۃ الدین احمد بن اتابک شمس الدین ایلب ارسلان

افراسیاب کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور اٹہتیس سال سلطنت کرکے سلطان ابوسعید خدابندہ کے وقت مرگیا۔

اتابک رکن الدین یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ نے چہہ سال سلطنت کئے آخر تنتالیس برس کی عمر پاکر سنہ ہ مین مرگیا۔

مظفر الدین افراسیاب بن یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت امیر تیمور گورگان نے لرستان پر غلبہ پایا اور سلطنت انکی ختم ہوئی

اکیسوان چمن سلاطین غوریہ کے بیان مین

یہہ بادشاہ تین فرقہ پر تقسیم ہوئے ہین اول جنہون نے غور و غزنین مین حکومت کی دوسرے جو
بامیان مین حاکم رہے تیسرے جنہون نے ہند مین سلطنت کی ہے ان بادشاہون کی اصلیت
اور ابتدا مین اہل تواریخ کا یہہ اتفاق ہے کہ یہہ ضحاک بادشاہ کی اولاد مین سے تہے جب فریدون
نے ضحاک پر غلبہ پایا تو یہہ شہزادے بہاگ کر بامیان کے پہاڑ مین جو بلخ و کابل کے درمیان ہے
آئے اور اس پہاڑ کو مامن بنایا فریدون نے ان پر چند بار حملہ کئے مگر کامیاب نہوا اور یہہ قرار پایا
کہ ضحاک کے اولاد اسی پہاڑ کی حد کے اندر جسکا نام غور ہے رہے زیادہ دست اندازی نہ کرے
اس روز سے برابر اسی قوم کی سلطنت غور مین ہی کوئی غیر بادشاہ ان پر دست انداز نہ ہوا

آخر سلطان محمود غزنوی نے ان پر یورش کی اور محمد سوری اپنے بیٹے حسن کے ساتھہ گرفتار ہوکر غزنین
مین آیا حسن تو بھاگ کر غور مین چلا گیا اور محمد سوری قتل ہوا مگر حسین سام حسن کا بیٹا اس مصیبت کے
وقت ہندوستان کو بھاگ گیا اور مدت تک ہند مین رہا آخر عمر مین اسنے پھر وطن کو معاودت کی اور سلطان
ابراہیم غزنوی کے وقت وہ غزنین کے دربار مین حاضر ہوا سلطان نے اسکی قدردانی کی اور نوکر
رکہہ لیا رفتہ رفتہ وہ امارت کے درجہ کو پہونچا اور سلطنت غور کی اسکے حوالے ہوئی اسکے مرنے کے
بعد حسین کی اولاد اور بہرام شاہ غزنوی کے درمیان چند بار لڑائیان ہوئین آخر صلح ہوگئی اور یہہ
قرار پایا کہ قطب الدین محمد بن سام جسکے نکاح مین بہرام کی بیٹی تہی غزنین مین رہا کرے چند سال
وہ بہرام کے پاس رہا آخر بہرام نے کسی بات پر ناراض ہوکر قطب الدین کو قتل کرڈالا اور دوبارہ
لڑائی کا بازار گرم ہوا اور علاء الدین بن حسین سام نے بہرام پر غالب آکر اپنے بہائی سیف الدین
محمد سوری بن حسین سام کو غزنین مین تخت نشین کیا اور خود غور کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد
شہر والون کے اتفاق سے بہرام پہر غزنین پر قابض ہوا اور محمد سوری کو اس نے پکڑکر بہت
برے حال کے ساتھہ شہر مین تشہیر کرکے مار دیا۔

سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

اگرچہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ علاء الدین حسین سام کا بیٹا تہا مگر بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ
اسکا نام علاء الدین حسن بن حسین سام تہا اور صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ یہہ حسن بن حسین بن سام
بن حسن بن محمد سوری نام رکہتا تہا غرض کہ محمد سیف الدین سوری کی قتل کے بعد یہہ بیشمار فوج
لیکر غزنی پر چڑہ آیا بہرام شکست کہاکر پنجاب کو بہاگ گیا اس نے غزنین مین آکر قتل عام کی شہر کو
آگ لگادی سات روز تک برابر شہر جلتا رہا شاہان غزنین کا گورستان سوائے محمود غزنوی
کے روضہ کی بیخ سے منگوادیا چونکہ سیف الدین محمد سوری کے ساتھہ سید مجد الدین اسکا وزیر
بہی قتل ہوا تہا اسکے عوض مین کئی ہزار مشایخ و سادات و علما غزنین کی گرفتار ہوئی اور حکم ہوا
کہ بڑے بڑے بہاری تہیلے مٹی کے بہرکر ان کے سر پر رکہی جائین اور زیر بار پابزنجیر فیروزکوہ

مین پہونچائے جائین چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور جب وہ غور مین پہونچے تو سب کے سب قتل ہوئے اور وہی مٹی جو وہ اُٹھا کر لے گئے تھے کُشتون کے خون سے گارا بنا کر قلعہ فیروزکوہ کے بُرجون کی دیوارون پر لگائی ہوئی چونکہ اسقدر ظلم و تعدی و قتل اس بادشاہ نے اپنے بھائی کے خون کے عوض مین کیا اسلئے جہان سوز کے خطاب سے مخاطب ہوا اس انتظام کے بعد یہہ غور مین گیا اور تخت نشین ہوکر اپنے برادرزادون یعنے غیاث الدین محمد سام کو جسکا خطاب سلطان شہاب الدین غوری ہے قید کرلیا اور سبب اسکے کہ اُسوقت بسبب شورش قوم غز کے سلطنت سلطان سنجر کی کمزور ہو رہی تھی اس نے خراسان پر لشکر کشی کی اور لڑائی مین شکست کہاکر سلطان سنجر کی قید مین آیا اور چند سال کی قید کے بعد سلطان نے پھر اسکو تاج بخشی کی اور پھر چند سال حکومت کرکر مرگیا اور کوہ فیروز مین مدفون ہوا۔

ملک محمد غوری المخاطب بسیف الدین بن علاء الدین حسین جہان سوز

یہہ بادشاہ نہایت رحم دل و نرم مزاج تھا اسنے غیاث الدین محمد سام و معز الدین سام دونو اپنے چچا کے بیٹون کو قید سے چھوڑکر سرفراز کیا مگر اسکی سلطنت کے زمانہ نے چندان طول نہ پکڑا اور دو سال کے عرصہ کے بعد ابو العباس سپہ سالار نمکحرام کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

ملک غیاث الدین ابو الفتح بن محمد سام غوری

ملک محمد کی قتل کے بعد ابو العباس سپہ سالار نے اسکو تخت نشین کیا اوسوقت اسکا بھائی معز الدین بامیان مین فخر الدین چچا کے پاس تھا وہان سے وہ بھی غور مین آیا اور دونو نے ملکر ابو العباس سپہ سالار محمد غوری کے قاتل کو قتل کیا اور خودمختاری حاصل کی یہہ خبر پاکر فخر الدین انکا چچا بامیان سے ان پر حملہ آور ہوا اور چاہا کہ انکا ملک چھین لے مگر عند المقابلہ شکست کھاکر واپس چلا گیا اس فتح کے بعد غیاث الدین نے اپنی مملکت کو وسیع کیا علاقہ غرجستان و داور و گرم سیر و بادغیس اپنے تصرف مین لایا ہرات پر چڑھائی کی سیستان کے حکام کو تابعدار بنایا ۵۹۵ھ مین شادباج کو لوٹ کر لے گیا اور علی شاہ بن تکش خوارزمی کو شکست دی پھر مرو پر حملہ

حملہ کیا اور اسکو اپنے قبضہ مین لیا خراسان مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کردیا آخر سنہ ۵۹۹ھ مین
مرگیا ہرات مین مدفون ہوا ساٹھہ سال کی عمر پائی چالیس سال سلطنت کی مذہب اسکا شافعی تہا ہرات
مین اس نے ایک بڑی مسجد بنوائی ۔

سلطان معز الدین بن سام الملقب بسلطان شہاب الدین غوری

یہہ بادشاہ اپنے بہائی غیاث الدین کی عین حیات حسب الاجازت اُسکے سنہ ۵۶۹ھ مین غزنین کے تخت پر
بیٹہا اور سنہ ۵۷۱ھ مین ہندپر چڑہائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پہر لاہور پر یورش کی اور خسرو شاہ
غزنوی کو قید کرکے پنجاب پر متسلط ہوگیا تیسرے مرتبہ اپنے بہائی سے ایک لاکہہ سوار مدد لیکر ہندوستان
پر چڑہ آیا رائے پرتہی راج عرف پتہورا یہہ خبر پاکر کل راجگان ہند سے مدد لی اور مستعد مقابلہ کے ہوا [تہانیسر]
سے چار کوس کے فاصلہ پر لڑائی کا میدان قرار پایا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی چونکہ ہندون
کی فوج تین لاکہہ سے زیادہ تہی سلطان نے شکست کہائی اور واپس چلا گیا اور بہت جلد بیس ہزار
تاتاری سوار جنگ دیدہ کار آزمودہ نوکر رکہہ کر چوتہی مرتبہ داخل ہندوستان کے ہوا اور لڑائی
مین فتحیاب ہوکر رائے پتہورا کو پکڑا اور قتل کیا رائے پتہورا کی لڑکی نے دہلی خالی کردی جا بجا سلطانی
فوج نے ماسور ہوکر بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان نے قطب الدین ایبک اپنا غلام ہند مین نائب بنایا
اور خود غزنین کو چلا گیا دو سال کے بعد سلطان پہر ہند مین آیا اور قنوج کے راج پر حملہ کیا قنوج کا
راجہ مارا گیا راجہ قنوج کے لشکر مین نوسو ہاتہی تہے اُن مین سے نوے ہاتہی سلطان لے آئے جن مین
ایک سفید رنگ کا ہاتہی تہا اس فتح کے بعد سلطان نے بنارس پر یورش کی اور راجہ بنارس کا خزانہ و
ملک اپنے قبضہ مین لیا اور بڑی دولت لیکر غزنین کو معاودت کی اور جن دنون مین کہ سلطان غیاث الدین
اسکا بہائی ہرات مین مرگیا تہا یہہ طوس مین تہا وہان سے یہہ بادغیس مین گیا اور کل ملک آل سام کو
اسطرح تقسیم کیا کہ تختگاہ فیروزکوہ و غور کا علاقہ اپنے چچا کے بیٹے ملک ضیاء الدین سلطان غیاث الدین
کے داماد کو دیا حکومت ممالک بست و فراہ و اسفرزی محمود غیاث الدین کے بیٹے کو دی ریاست و ولایت
ہرات کی ناصر الدین غازی اپنے خواہرزادہ کو عنایت کی اور خود بڑی فوج لیکر خوارزم کو گیا اور

شکست کہاکر واپس آیا اونہین ایام مین کوہ جود کے مفسدون نے فساد برپا کیا سلطان ہرات سے خود وہان گیا اور اونکو سخت سزادی جب وہان سے واپس آیا راستے مین بمقام دمیک چند مفسد قوم گہکہڑ بادشاہی خیمہ مین چہپ رہے اور سلطان کو سوتے ہوئے شہید کردیا اس بادشاہ نے نو مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا فتوحات پے درپے اس کے نصیب ہوئین تیتیس سال سلطنت کی سنہ ہجری مین شہادت پائی ہندوستان کی تواریخ مین اسکا نام علاؤالدین غوری بہی درج ہے اور اصل مین اسکا نام سلطان معزالدین بن سام اور شہاب الدنیا والدین خطاب تہا اسکی وفات کا قطعہ تاریخ مندرجہ روضۃ الصفا یہہ ہے قطعہ

شہادت ملک بحر و بر معزالدین	کز ابتدای جہان مثل او نیامد یک
سیوم زغرہ شعبان بسال ششصد و دو	فتاد در رہ غزنین بمنزل دمیک

سلطان محمود بن غیاث الدین محمد سام

سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد یہہ فیروزکوہ کے تخت پر بیٹہا علاقہ غور و خراسان و غزنین و ہندوستان مین خطبہ سکہ اسکے نام کا جاری ہوا اسکے وقت علیشاہ سلطان محمد خوارزم شاہ کا بہائی اس سے ناراض ہوکر اسکے پاس آیا اور مدد کا خواستگار ہوا اس نے اسکو خوارزم شاہ کی ایما کے بموجب قید کرلیا اس لئے اسکی نوکر اس سے ناراض ہوگئے اور چند آدمی اون مین سے کوہ آنداد کے راستے رات کو اسکی خوابگاہ مین آئے اور ۲۹ صفر سنہ کو بحالت خواب شہید کردیا۔

سلطان بہاء الدین بن محمود بن غیاث الدین محمد سام

یہہ بادشاہ چودہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا اور علی شاہ خوارزمی کے متعلقین نے چاہا کہ اسکو بہی قتل کردے اس لئے اونہون نے بیتالیس آدمی اسباب کے صندوقون مین بٹہلاکر شہر مین منگوانے تجویز کی کہ وہ صندوق کسی مخبر کی مخبری سے عین دروازے مین پکڑے گئے اور وہ سب کے سب قتل ہوگئے تین مہینے کے بعد علاء الدین اتسز غوری بن سلطان علاء الدین حسین جہانسوز نے خوارزم شاہ سے مدد لیکر اس بادشاہ پر چڑہائی کی چند لڑائیون کے بعد بہاء الدین بہاگ کر ہرات کو چلا گیا والی ہرات نے اسکو پکڑکر خوارزم کو بہیجدیا خوارزم شاہ کی والدہ نے اسکو مع اسکی والدہ کے دریا مین غرق

کرادیا صرف تین ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی۔

علاء الدین اتسز بن سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

خوارزم شاہ کی مدد سے اس نے سلطنت پائی چار سال کی حکومت کے بعد تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنین کی لڑائی مین قتل ہوا پہر اسکی اولاد سے کسیکو سلطنت نملی کل ملک خوارزم شاہ نے لیا۔

سلطان تاج الدین یلدوز غزنوی

یہہ شخص زرخرید سلطان شہاب الدین غوری کا تہا حکومت کرمان ومکران وسوران وغیرہ علاقجات مغربی کنارہ دریاے سندہ اسکے تفویض تہی اکہتر قبا اور اکہتر کلاہ سالیانہ اور رسید رسانی سفر ہند کی اسکے ذمے تہی سلطان کی شہادت کے بعد یہہ غزنین کے تخت پر بیٹہا اور ملک محمود کی اطاعت قبول کی چونکہ حوصلہ عالی رکہتا تہا ہند کے تخت کا خواستگار ہوکر اس نے قطب الدین ایبک پر چڑہائی کی اور لشکر لیکر پنجاب مین گیا آخر شکست کہا کر بہاگا قطب الدین اسکے تعاقب مین غزنین پہونچا اور چالیس روز رہکر واپس آیا دوبارہ اس نے سلطان شمس الدین التمش کے وقت دہلی پر یورش کی اور بمقام مقابلہ پکڑا گیا تعیبہ کی حالت مین قریب تہا کہ یہہ بہاگ جائے مگر شمس الدین نے اسکو بداؤن کے قلعہ مین قید کیا اور وہان ہی مرگیا اس کی اولاد دو لڑکیان تہین ایک قطب الدین ایبک دوسری ناصر الدین قباچ کی منکوحہ تہی۔

دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتے ہے۔ فخر الدین مسعود

یہہ شخص سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا بامیان مین اسکی حکومت تہی طخارستان کا علاقہ بہی اس کے ماتحت تہا شمس الدین محمد تاج الدین زنگی حسام الدین علی اسکے تین بیٹے تہے

ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسعود غوری

اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بلخ وتقالان وبعض بدخشانات پر تصرف کرلیا اور چند نون مین بعد ان نے سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر چڑہائی کی یہہ بہی مرو کو گیا اور ملک بہاء الدین طغرل کو جو سلطان سنجر کے امراؤ مین سے تہا قتل کیا تو غیاث الدین نے اسکو سلطانی کا خطاب دیا۔

ملک بہاؤالدین بن ملک شمس الدین محمد ۲

یہہ بادشاہ نہایت رحیم کریم رعایا پرور تہا علما و فضلا کی قدر کرتا تھا الدین لاہوری نے صرف کے علم مین رسالہ بہاویہ اس کے نام پر تصنیف کیا جسکو صرف بہاوی کہتے ہین اس کی مملکت نے وسعت پائی اور چودہ سال سلطنت کرکے مر گیا۔

ملک جلال الدین علی بن شمس الدین محمد ۲

بہاؤالدین اپنے بہائی کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد جو غزنین کا خزانہ غوری خاندان مین تقسیم ہوا تو پنجاہ شتر بار اشرفی وجواہرات کے اس کے حصہ مین آئے یہہ وہ خزانہ بامیان مین لے آیا مگر پہر طمع کر کر غزنین پر لشکر لے گیا اور گرفتار ہو گیا اس کی گرفتاری کے وقت اسکا چچا مسعود فرصت پاکر بامیان مین آیا اور کل خزانہ اوٹہا کر لے گیا چند ماہ کے بعد اس نے غزنین سے رہائی پائی اور بامیان مین آکر مسعود پر حملہ آور ہوا اسکو قتل کیا او مسمی صاحب اپنے باپ کے وزیر کا پوست اسی جرم مین اوترو ایا سات برس حکومت کی آخر سلطان محمد خوارزم شاہ کے ہاتہہ گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔

تیسرا فرقہ غوریون کے غلامون کا جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

ملک ناصر الدین قباچ سلطان شہاب الدین معز الدین سام کا یہہ بہی زر خرید غلام تہا اس کے مرنے کے بعد پہلے یہہ ملتان پر متسلط ہوا اور کچھہ علاقہ سندہ کا تصرف مین لایا اُچ کا قلعہ لیکر پنجاب کو قدم بڑہایا مگر کامل قبضہ نہوا اگرچہ ایک دفعہ دریائے ستلج تک اسنے اپنی ملک کی حد مقرر کرلی تہی خوارزم کی ولایت کی غارت کے بعد سینکڑون اُمرا و وہان کی سلطنت کے بگڑے ہوئے اس کے پاس آئے اور پرورش پائی سلطان جلال الدین خوارزمی لے ہند مین آکر چند حملے ملتان پر کئے اور قابض ہو گیا مگر اُس کے جانے کے بعد پہر اس نے تسلط پایا چغتائی خان مغل بہی بڑا بہاری لشکر لیکر ملتان پر آیا اور محاصرہ کر لیا اس نے اُسکے ساتہہ بڑے بڑے معرکے کئے اور اسکو بہگا دیا سنہ ۶۲۱ھ مین پہر اس نے پنجاب پر قبضہ کیا اور ستلج سے اُتر کر سرہند پر قابض ہوا تو سلطان

شمس الدین التمش شاہ دہلی بڑی فوج لیکر اسپر آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قباچ نے شکست کہائی اور ملتان آکر دم لیا نظام الملک ابوسعید وزیر نے جب تعاقب کیا تو یہہ ملتان سے بہاگکر کو چلا گیا اور قلعہ مین محصور رہا دو مہینے کے محاصرہ مین جب یہہ تنگ آیا تو وہان سے بہی کشتی مین بیٹھکر بہاگا اور کشتی دریائے سندھ مین غرق ہوگئی اور نعش کا سراغ نہ ملا یہہ واقعہ سنہ ۶۲۳ھ مین وقوع مین آیا۔

سلطان قطب الدین ایبک

یہہ بادشاہ غلام ترکی سلطان شہاب الدین غوری کا تہا پہلے کسی سوداگرنے اسکو ترکستان سے لاکر نیشاپور مین فخر الدین قاضی کے پاس فروخت کیا اس نے کسی اور سوداگر کے پاس بیچا اُس نے سلطان شہاب الدین کے پاس فروخت کیا چونکہ یہہ ایک شخص مستعد و لائق کار تہا تہوڑے سے عرصہ مین امیر بنگیا اور بعد میں دہلی کی نیابت کے عہدہ پر سرفراز ہوا اسنے مملکت کے وسعت مین بڑی کوششین کین میرٹھہ وغیرہ بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان شہاب الدین کے بعد اسکو دہلی کا تخت ملا اور سلطان غیاث الدین محمود نے اسکو خلعت وخطاب سلطانی کا بخشا تاج الدین یلدوز کے ساتہہ اسکی بڑی جنگ ہوئی اور یہہ غزنین تک اُسکے تعاقب مین گیا جب وہان سے واپس آیا بمقام لاہور گیند کہیلتا ہوا گہوڑے سے گرکر مرگیا بیس سال تک اسنے ہند مین حکومت کی چودہ سال تک خطبہ و سکہ مین بہی نام اسکا بشمول نام شہاب الدین مذکور رہا اور بہ سبب کمال سخاوت کے سلطان لکہہ بخش اسکا خطاب مشہور ہوگیا تہا ۞

آرام شاہ بن سلطان قطب الدین ایبک

قطب الدین کے بعد یہہ اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین بسبب نالیاقتی کے معزول ہوا۔

سلطان شمس الدین التمش

یہہ بادشاہ بہی سلطان قطب الدین ایبک کا غلام تہا اِسی کے حکم سے بدایون مین حکومت کرتا تہا آرام شاہ کی معزولی کے بعد امیر علی اسمٰعیل سپہ سالار و امیر داؤد دیلمی کی تجویز سے یہہ بادشاہ ہوا

اسکے وقت سلطنت نے کمال رونق پائی فتوحات شائستہ درپے اس کے نصیب ہوئین اسنے گوالیار کے ملک پر یورش کی اور فتحیاب ہوا اجین کو مفتوح کیا مہاکال کے بت خانے کو جو ایکہزار دو سو برس آباد تہا توڑا لاکہون روپیہ نقد و جواہرات اور سونے کے بت وہان سے لئے بکرماجیت کی تصویر جو اس بتخانہ مین رکہی تہی وہان سے اُٹہا کر دہلی مین لے آیا اور توڑ کر مسجد قبتہ الاسلام کے دروازہ کے آگے ڈال دی دہلی مین اسنے بڑی بڑی عمارتین بنوائین اس کی تعمیر کی ہوئی مسجد قبتہ الاسلام کے آثار اب تک موجود ہین اور بڑا مینار جسکو لاٹ بولتے ہین اُسی مسجد کا ایک مینار ہی چہبیس سال بادشاہت کی ۶۳۳ ہجری مین مر گیا۔

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین

یہہ بادشاہ اگرچہ سخی تہا مگر بسبب عیاشی کے اسکی سلطنت مین فتور واقع ہوا اس کی والدہ ترکان خاتون سلطنت کے کام مین دخیل ہوگئی اسنے شہزادہ قطب الدین کو قتل کرا دیا سلطان شمس الدین کی اور عورتون کو سخت سخت مصیبتون مین گرفتار کیا اس لئے ارکین دربار اس سے برگشتہ ہوگئے اور سبنے باتفاق رکن الدین فیروز شاہ اور اسکی والدہ کو قید کر لیا اور یہہ دونو قید ہی مین مر گئے۔

سلطانہ رضیۃ الدین بنت سلطان شمس الدین التمش

فیروز شاہ کی قید کے بعد یہہ عورت بادشاہ ہوئی اسنے پردہ سے نکلکر مردانہ لباس پہن لیا اور مردون کیطرح بہ کمال عقل و تدبیر بادشاہت کو رونق دی مگر بسبب اسکے کہ یاقوت حبشی پر اسکی کمال مہربانی تہی اور اوسکو اسنے سپہ سالار بنایا تہا اور امرا اوس سے برگشتہ ہوگئے سب سے پہلے عز الدین ملتان کے حاکم نے فساد برپا کیا اور یہہ بذات خود ادہر متوجہ ہوئی جب سرہند پہونچی امرائے باتفاق ملک اختیار الدین صوبہ سرہند کے اسکو قید کر لیا اور دہلی مین واپس آکر بہرام شاہ کو تخت نشین کیا اسنے قید مین ملک اختیار الدین کے ساتہہ نکاح کر لیا اور اُسکے اتفاق سے بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑہ آئی مگر لڑائی مین شکست پاکر بہاگتی ہوئی پکڑی گئی اور باتفاق اختیار الدین اپنے شوہر کے ۶۳۷ھ مین مقتول ہوئی۔

معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

اس بادشاہ کے وقت مہذب الدین نظام الملک وزیر تھا جب تاتاری فوج بڑی جمعیت کے ساتھ
پنجاب مین داخل ہوئے اور شہر لاہور وغیرہ انہون نے لوٹ لئے تو بادشاہ نے وزیر کو بہت سا لشکر دیکر
مغلون مقابلہ پر بہیجا جب یہہ بیاس پار آیا تو سُنا کہ مغل خود بخود پنجاب سے نکلکر چلے گئے ہین چونکہ
اسکو خود سلطنت کی ہوس دامنگیر تہی اپنے براہ فریب بادشاہ کو لکہہ بہیجا کہ قطب الدین حسن سپہ سالار
وغیرہ میرے حکم کی تعمیل نہین کرتے مغلون کے مقابلہ کے لئے دریا سے نہین اترتے بادشاہ نے
جواب لکہا کہ یہہ سب لوگ نمک حرام لائق قتل کے ہین بالفعل تم ان سے آہستگی کا کام لو جب یہہ دہلی مین
آئینگے قتل کئے جائینگے جب یہہ فرمان آیا وزیر نے سب کو دکہلایا اس لئے سب کے سب بادشاہ کے دشمن
ہوگئے اور دہلی مین جاکر بادشاہ کو قید کرلیا اور وزیر کی تجویز سے قتل کردیا۔

سلطان علاءالدین مسعود بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ

بہرام شاہ کی قتل کے بعد مہذب الدین نمک حرام وزیر خود تخت نشین ہوا مگر امراؤ نے اسکو قتل
کردیا اور علاءالدین کو بادشاہ کیا اس نے بادشاہ ہوکر جلال الدین و ناصر الدین اپنے دونون چچون کو قید
سے رہائی دیکر جلال الدین کو حاکم قنوج اور ناصر الدین کو حاکم بہرایچ بنایا اس کے وقت بہی تاتاریون
کی فوج پنجاب مین آئی یہہ اُن کی سرکوبی کو خود پنجاب مین گیا مگر مغل اسکے آنے سے اول پنجاب
کو لوٹ کر چلے گئے تہے پنجاب سے جب یہہ واپس گیا آرام طلب و عیاش ہوگیا اس لئے امرا اس سے
ناراض ہوگئے اور اسکو قید کرلیا۔

ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۶۴۴ھ مین یہہ بہرایچ سے آکر بادشاہ ہوا اور پہلا بہرایچ کو گیا اور وہانکے مفسدون کی سرکوبی کی پہر پنجاب مین آیا اور
دریاے سندہ پر مغلون کے حملے روکنے کے لئے عمدہ عمدہ انتظام کئے الغ خان تگلین کو لشکر دیکر
سندہ کو مامور کیا سنہ ۶۴۶ھ مین اس نے دوآبہ درمیانی دریاے سندہ و گنگ پر لشکر بہیجا اور بہت سے
قلاع مفسدون کے فتح کئے سنہ ۶۴۹ھ مین بادشاہ بہت سا لشکر لیکر باتفاق الغ خان کے مالوہ کو گیا اور راجہ

مالوہ کا پنجاہ ہزار سوار اور دو لاکہہ پیادہ کے ساتھہ مقابلہ پر آیا مگر شکست کہا کر بہاگ گیا اسکے وقت
ہلاکو خان مغل کا وکیل دہلی مین آیا بادشاہ نے الغ خان وزیر کو پچاس ہزار سوار اور دو ہزار ہاتھی
کے ساتھہ اُسکے استقبال کو بہیجا اور دہلی مین لاکر تجمل سلطنت کا دکہلایا اس بادشاہ نے
بیس سال سلطنت کی ۶۶۴ھ مین مرگیا۔

سلطان الغ خان الملقب سلطان غیاث الدین بلبن

یہہ بادشاہ غلام و داماد سلطان شمس الدین التمش کا تہا سلطان ناصر الدین کے وقت اس نے
وزارت کا عہدہ پایا جب وہ مرگیا تو بسبب لاولد مرجانے اُسکے یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت سلطنت
نے رونق پائی حکومت نے تازہ بہار دکہلائی فتوحات پے درپے اسکی نصیب ہوئین دشمنون کو
اسنے دوست بنایا سب سے محبت پیش آیا بڑا لائق بیٹا اسکا سلطان محمد تہا اُسکو اسنے پنجاب و
ملتان و سندہ کی حکومت عطا کی اُسنے سرحدی ملک کا انتظام نہائیت لیاقت کے ساتھہ کیا چند
معرکون مین مغلون کے ساتھہ فتحیاب رہا آخر تیمور خان فارس کے مشرقی حصہ کا بادشاہ پہر ملتان
پر چڑہ آیا عند المقابلہ مغلون نے شکست کہائی اور بہاگ گئے سلطان محمد کی فوج لوٹ پر پڑگئی
اور خود شہزادہ ظہر کی نماز مین مشغول ہوا دشمنون نے موقع پایا اور شہزادہ کو پانسو سوار
کے ساتھہ نماز پڑہتے ہوئے شہید کردیا ایسے لائق بیٹے کے مرجانے سے بادشاہ کو سخت غم
ہوا بیماری طرح طرح کی عائد ہوئی بیماری کے وقت کیخسرو محمد سلطان کے بیٹے کو اسنے ولیعہد بنایا
اور خود جمادی الثانی کے مہینے ۶۸۶ھ مین مرگیا اسی برس کی عمر پائی بائیس سال بکمال استقلال
و عدالت و انصاف سلطنت کی۔

معز الدین کیقباد بن بقرا خان بن سلطان غیاث الدین بلبن

بلبن کی وصیت کے برخلاف امراؤن نے کیقباد اُسکے پوتے کو بادشاہ بنایا مگر یہہ عیش و عشرت مین
پڑگیا اس لئے بقرا خان اسکا باپ جو دکن کا حاکم تہا دہلی مین آیا اور چاہا کہ بیٹے کی نیابت مین
انتظام سلطنت کا کرے مگر اسنے باپ کو سلطنت مین دخل نہ دیا بلکہ اُسکی قتل کے فکر مین ہو گیا اور

وہ واپس چلا گیا دو برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور خانہ نشین ہوا امرا نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا مگر امراے خلج نے اسکو قتل کر دیا اور غوریہ سلطنت تمام ہوئی۔

بائیسواں چمن سلاطین نیمروز یعنی سیتان کے بیان مین

اس خاندان کے بادشاہون مین اول طاہر بن محمد سلطان سنجر سلجوقی کے حکم سے سیتان مین حاکم بنا پھر ابوالفضل اسکا بیٹا ماتحت سلطان کے حاکم رہا جب وہ مرگیا تو تاج الدین اسکے بیٹے نے حکومت پائی اور امرا اسکے ہاتھ سے قتل ہوا پھر عزالملک اوسکا بھائی فرمان فرما ہوا وہ مرگیا تو تاج الدین حرب بن عزالملک بادشاہ بنا اور ماتحت سلاطین غور کے ساٹھ برس تک حکومت کرتا رہا ۶۱۲ھ مین مرگیا اسکی وفات کے بعد یہہ سلطنت خودمختار ہوگئی

یمین الدولہ بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے دو مرتبہ قہستان کی ولایت پر یورش کی اور سلاطین ملاحدہ سے جنگ کیے یہ ملحدان آخر کار اسکے مارنے پر آمادہ ہوئے فدائی اسکے قتل کے لیئے مامور کیئے اور اونہون نے جامع مسجد مین اسکو شہید کر دیا۔

نصرۃ الدین بن بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے سلطنت پاکر اپنے بھائی رکن الدین کو قید کر لیا وہ قید سے بھاگ گیا اور فوج جمع کرکر اسپر غالب آیا یہہ شکست پاکر غور مین پہونچا اور وہان سے لشکر لاکر دوبارہ سیتان پر قابض ہوا پھر جب تاتاری فوج سیتان مین آئی یہہ اونکے ساتھ لڑکر شہید ہو گیا اور رکن الدین اسکے بھائی نے سلطنت پائی وہ بھی تاتاریون کی لڑائی مین مارا گیا۔

شہاب الدین محمود بن تاج الدین حرب

جب سیتان کے تمام ملک کو تاتاریون نے ویران کر دیا اور وہ بعد قتل و غارت اس ملک سے واپس چلے گئے تو شہاب الدین کو سلطنت ملی مگر بسبب ویرانی ملک کے اسکی مملکت نے رونق نپائی تسپر بھی ایک شخص عثمان نام اسکا رشتہ دار مدعی سلطنت کا پیدا ہوا اور براق حاجب شاہ کرمان

سے مدد لیکر بنا لتگین سالار کرمان کو چڑہا لایا اُسکے جنگ مین شہاب الدین مارا گیا۔

ملک تاج الدین بنالتگین شاہ

بنالتگین ملک عثمان کی مدد کیلئے براق حاجب کے حکم سے آیا تہا مگر جب یہہ سیستان پر قابض ہوا اس نے عثمان کو حکومت مین دخل نہ دیا خود قابض ہو بیٹہا یہہ شخص برادر عم زاد محمد خوارزم شاہ کا تہا تاتاریون سے بہاگ کر یہہ ہندوستان مین پہونچا اور ملک کریم الدین کوہ سوالک کے حاکم کے پاس چند ماہ گزارہ کیا پہر کریم الدین کو قتل کرکر چند ہاتہی اور گہوڑے اور خزانہ اوسکے اپنے قبضہ مین لایا اور ناصر الدین قباچ کے پاس ملتان مین آیا چند روز وہان رہا وہان سے ہمراہی سلطان جلال الدین خوارزمی کے کرمان مین گیا اور براق حاجب کے نوکری کرلی اُسنے اسکو سالار بنا کر عثمان کی امداد کے لئے سیستان کیطرف مامور کیا اور یہہ سیستان کو فتح کرکے خود بادشاہ بن بیٹہا اس نے قہستان پر یورش کی اور ملحدون سے جنگ کئے آخر ۶۲۵ھ مین پہر لشکر تاتاری سیستان مین آیا اس نے اُن کے ساتہہ محاربہ کیا اور عین لڑائی مین ایک تیر اس کی آنکہون مین لگا اور اندہا ہوکر بیکار گیا چند ماہ یہہ تاتاریون کی قید مین رہا جب سیستانی اسکی رہائی کے درپے ہوئے تو مقتول ہوا۔

تیئیسوان چمن سلاطین کرت کے ذکر مین جو ہرات مین فرمانفرما تہے

بانی مبانی اس خاندان کا رکن الدین بن عز الدین عمر مرغنی ہے جو سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا عم زاد بہائی او سفیر تہا اُسکے وقت اس نے ہرات کی حکومت پائی اور مدت مدید تک حاکم رہا قلعہ خیار و بعض علاقجات غور پر اس نے قبضہ پایا چنگیز خان تاتاری کی اس نے اطاعت کی اس نے اسکو علاقہ غور کا بادشاہ بنا دیا آخر ۶۴۳ھ مین مرگیا +

ملک شمس الدین بن ابی بکر کرت

رکن الدین کے مرنے کے بعد اوسکا دہوتا شمس الدین حاکم ہوا اس نے منکو قاآن تاتاری کی خیرخواہی مین بڑی بڑی خدمتین کین اور اُسکے عوض مین حکومت غور و ہرات و اسفراہ و فرات و سیستان

وغیرہ کی اسکو عطا ہوئی یہہ وسیع سلطنت پاکر اس نے سیف الدین غرجستان کے حاکم کے ساتھہ جنگ کیا جس مین سیف الدین مارا گیا پھر سیستان کو گیا اور ملک نصرۃ الدین کو مغلوب کیا پھر جب بلاکو خان مرگیا یہہ اباقا خان کے پاس گیا اور اسکی طرف سے برقا قاآن کے ساتھہ جنگ کرکر فتحیاب ہوا ۶۶۹ سنہ مین اسکا توسل شہزادہ براق کے ساتھہ ہوگیا اس لئے آباقا خان اس سے ناراض ہوگیا اور ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور چاہا کہ اسکو قید کرلے چونکہ گرفتاری اسکی بزور ممکن نہ تھی اسلئے بظاہرداری اباقا خان نے پھر اسکو ہرات دیدی اور چند ماہ کے بعد اپنے پاس اسکو طلب کیا جب یہہ گیا فوراً گرفتاری اس کی عمل مین آئی اور زہر دے کر شہید کردیا۔

ملک رکن الدین المخاطب بہ شمس الدین بن ملک شمس الدین محمد کرت

۶۷۶ سنہ مین یہہ اباقا خان کے حکم سے اپنے باپ کے نام سے مخاطب ہوکر بادشاہ ہوا ہرات مین آکر اس نے اپنا انتظام کیا ۶۸۰ سنہ مین یہہ قندہار کو گیا اور فتحیاب ہوا اباقا خان کی وفات کے بعد ارغون خان نے اسکی طرف سے متغیر ہوکر خدمت مین بلایا مگر یہہ نہ گیا اس نے ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور یہہ اخیر دم تک قلعہ خیسار مین رہا ۷۰۵ سنہ مین مرگیا۔

ملک فخر الدین بن شمس الدین بن شمس الدین کرت

باپ کی قید مین پہلے یہہ سات برس تک رہا ۶۹۵ سنہ مین یہہ قید سے بھاگ کر امیر نوروز کی خدمت مین چلا گیا امیر نے اسکو ہرات کی حکومت دی مدت تک یہہ حکومت کرتا رہا پھر سلطان خدابندہ کے وقت باغی ہوگیا سلطانی فوج ہرات پر مامور ہوئی اور یہہ قلعہ امان کوہ پر بھاگ گیا جمال الدین سام الحکم کوتوال نے امیر دانشمند سالار سلطانی کا مقابلہ کیا اور دانشمند مارا گیا مگر یہہ بھی اس واقعہ کے بعد چند روز جیا اور بیمار ہوکر مرگیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک شمس الدین کرت

ملک فخر الدین کے مرنے کے بعد سلطان خدابندہ کے حکم سے اس نے ہرات کی حکومت پائی گر امیر یسادل وغیرہ نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی طرف سے برگشتہ کردیا اور طلبی اس کی عمل مین آئی

چار سال یہہ حضور مین رہا [illegible]ھ مین پہر سرفرازی پائی وہان سے آکر پہلے یہہ اسفرار مین آیا اور ملک قطب الدین وہان کے ملک کو پکڑکر حکومت اسفرار کی اپنے برادرزادے کو دی [illegible]ھ مین قلعہ تولک و باخرز فتح کیا [illegible]ھ مین یہہ ملک شمس الدین اپنے بیٹے کو ہرات مین چہوڑکر حج کو گیا اور واپس آیا چند سال کے بعد امیر چوبان سلطان ابوسعید بہادر سے رنجیدہ ہوکر اسکے پاس آیا اس لیے اوسکو مار ڈالا اور خود خیرخواہی کے اظہار کے لئے سلطان کی خدمت مین گیا اور وہان ہی ۷۲۹ھ مین مرگیا ؛

ملک شمس الدین بن غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ صرف دو مہینے حاکم رہا پہر شراب کے نشہ مین مرگیا۔

ملک حافظ بن ملک غیاث الدین

یہہ بادشاہ اڈہائی برس فرمان فرما رہا [illegible]ھ مین اپنے امیرون کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

ملک معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ خوردسالی کی عمر مین تخت نشین ہوا امیر سالار بے وزارت پائی ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مرگیا تو اسکے امراء بہت سے اس کے پاس آئے اور ہرات مین قیام پذیر ہوئے جب طغا تیمور خان خراسان کا حاکم بنا تو اس نے اس سے دوستی کی سلطان خاتون اسکی بیٹی اپنے نکاح مین لی خطبہ اسکا اپنے ملک مین اس نے اپنے نام کا جاری کیا اور جب امیر وجیہہ الدین سربدار اور طغا تیمور خان کے آپس مین جنگ ہوکر طغا تیمور کو شکست ہوئی تو اس نے دوبارہ مقابلہ وجیہہ الدین کے ساتہہ کیا اور فتحیاب ہوا اس فتح کے بعد یہہ سخت غرور مین آیا اندخود و شبرغان کے علاقہ مین جاکر انکو تاراج کیا اور تمام خراسان کے لوگ اسکے ہاتہہ سے تنگ آگئے اور امیر قزغان کو ہرات کی تسخیر کی تحریص دی وہ بڑا لشکر ماوراء النہر سے لیکر آیا چالیس روز تک شہر کا محاصرہ رکہا اور چند بار کے محاربہ کے بعد فریقین مین صلح ہوئی چونکہ اس نے امیر قزغان کی اطاعت مان کر صلح کی تہی رعب اسکا جاتا رہا بے اقبالی کی صورت نمودار ہوئی دوسرے سال یہہ امیر قزغان کے پاس گیا پیچہے اسکے امراء نے امیر باقر اسکے بہائی کو تخت نشین کیا یہہ سنکر پہر ہرات مین آیا اور بڑی دلیری و جوانمردی کے ساتہہ قلعہ مین داخل ہوکر بہائی کو قید کرلیا اور دوبالا بادشاہت

یعنی اس نیت سے اسنے اپنی تیز مزاجی چھوڑ دی عدل و داد کی طرف راغب ہوا آخر ۷۷۱ھ میں مرگیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک معز الدین حسین کرت

معز الدین حسین کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹھا اور اسکا بھائی ملک محمد سرخس کے علاقہ میں جہان وہ باپ کے وقت سے حاکم تھا بادشاہ ہوا پہلے باہم صفائی رہی پھر سرگشتگی ہو کر جھگڑے ہوئے آخر صلح ہوگئی دوسری مہم اسکی خواجہ علی موید سربدار پر جو نیشاپور و بسطام وغیرہ میں امیر تھا بسبب مذہبی کے ہوئی کہ یہہ سنی اور وہ شیعہ تھا تین سال برابر اسنے نیشاپور پر یورش کی اور فتحیاب ہوا پھر جب امیر تیمور گورکان کا ظہور ہوا تو اول باہم فریقین کے دوستی ہوئی اور امیر تیمور کے لڑکے کی شادی اُسکے بیٹے پیر محمد غوری کے ساتھ ہوئی مگر وہ دوستی محرم ۷۸۲ھ میں مبدل بدشمنی ہوگئی اور امیر تیمور نے ہرات میں جاکر شہر کا محاصرہ کرلیا مدت تک محاصرہ رہا آخر شہر فتح ہوا لیکن شہر کے خزینے و دفینے سب کے سب امیر تیمور نے لے لئے تمام ملک اپنے قبضہ میں کرلیا ۷۸۴ھ میں پھر امیر مہربان ہوا اور چاہا کہ ہرات کا ملک ملک غوری کو دیدے مگر اس تجویز کے ظہور سے اول ہی ملک محمد غوری نے ہرات میں ہنگامہ برپا کیا اپنے خاندان کی بہت سی فوج جمع کرلی اسلئے تیموری فوج پھر ہرات میں آگئی اور بہت سی لڑائیوں کے بعد ملک غیاث الدین و ملک پیر محمد و ملک غوری و علی بیگ جو نے قربانی امیر تیمور کے حکم سے مقتول ہوئے اور یہہ خاندان بھی برباد ہوگیا اللہ الباقی والکل فانی۔

چوبیسواں چمن سلاطین قوم مغول کے بیان میں جو تاتار و توران و ایران و خراسان وغیرہ میں حکومت کرتے رہے ہیں سوا خاندان بابریہ کے جنکی سلطنت ہندستان میں تھی

مغل اور ترک دونو قومیں یافث بن نوح کی اولاد ہیں مغلوں کا جد اعلے مغول خان تھا جسکا بڑا بیٹا قراخان بت پرست کوہ قراقرم سے کوہ ارتاق و کرتاق تک بادشاہ تھا اسکے بعد اغوز خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسنے چین و تاتار و ترکستان و ایلاق و غرجستان و ماوراء النہر و خراسان و عراقین و مصر و شام و افریقیہ پر قبضہ پایا بت پرستی سے تائب ہوا اسکے بعد کون خان اسکا بیٹا حاکم ہوا پھر آئی خان پھر تنگیز خان پھر ایلخان

پہر ایل خان نوبت بنوبت حاکم ہوئے ایل خان کے وقت سرحد علاقہ مغول کی شرق سے ختا تک غرب سے بخور شمال سے سجدد دقرقر دسلنگائی اور جنوب سے کوہ تبت تک ملحق تہی مدت تک اس مین مغول قوم قبائ حاکم رہے جب نوبت سلطنت الآن قوا بیگم بلیدوز خان کی بی بی تک آئی وہ دعویدار ہوئی کہ مجہپر سورج عاشق ہے اور رات کو ایک مرد حسین کی شکل بنکر آتا ہے اور مجہہ سے مقاربت کرتا ہے پہلے سب کو انکار ہوا مگر جب نور کا ظاہر ہونا اور اندہیری گہر کا فی الفور روشن ہوجانا سبنے بچشم ظاہر دیکہہ لیا تو سب معتقد ہو گئی چند روز کے بعد شہزادی کو حمل ہو گیا اور تین بیٹے ایک ابو قون قیقی دوسرا ابو سقین سالجی تیسرا ابوزنجر توبس قاآن ایک حمل سے پیدا ہوئے اور کل نسل مغل بادشاہون کی انہین تینون سے ظہور مین آیئی اور الآن قوا بیگم کے بعد ابوزنجر قاآن پہر بوقا خان پہر دو مین خان پہر قایدو خان بادشاہ ہوا جو چہٹا دادا چنگیز خان و قراچار نویان کا تہا اسکے بعد یاتیغہ خان پہر تومنہہ خان المشہور تومنتا خان فرمان فرما ہوا اسکے نو بیٹے تہے ان مین سے قبل خان المشہور بالجیک خان پہر قوبلہ خان پہر قوبلہ خان کا بہائی برتان پہر میسوکا بہادر اپنے اپنے وقت بادشاہ ہہتے رہے میسوکا کا بیٹا بادشاہ جہان ستان چنگیز خان ہوا *

شاہ تموچین المخاطب بہ چنگیز خان

یہہ بادشاہ بمقام دیلون بلیدوق تاریخ بیسوین ذیقعدہ ۵۴۹ھ بطالع میزان میسوکا بہادر کے گہر پیدا ہوا تموچین چنگیز خان نام رکہا تیرہ برس کی عمر مین اسکا باپ مر گیا دشمنون نے اسکو باپ کی ریاست کا وارث ہونے نہ دیا اسلئے یہہ اذبک خان ترک کے پاس چلا گیا اسنے اسکی عزت کی اور امیر الامراء بنا دیا چند سال کے بعد سنگہون اونک خان کے بیٹے نے باپ کا مزاج چنگیز خان کیطرف سے مکدر کردیا اور وہ اسکی گرفتاری کے فکر مین ہو گیا اس ارادہ سے چنگیز خان بہی آگاہ ہو گیا اور آپس مین جنگ ہو کر اونگ خان نے شکست کہائی اور تایانگ خان دوسرے خان کے علاقہ مین چلا گیا اسنے اسکو پکڑکر مار ڈالا سنگہون اونگ خان کا بیٹا تبت کو بہاگ گیا اور سب کا مالک چنگیز خان ہو گیا اور اپنی جوانمردی سے پہلے تایانگ خان کے علاقہ پر قابض ہو پہر تمام تاتار و قیقین و سالجوت پر تصرف کیا

خطا و ختن و کاشغر وغیرہ اسکی حکومت مین آگئی حدود اسکی ملک کے شاہ خوارزم کی حدود کی ساتھہ جلملے اور محمود بلواج کی معرفت دونو سلطنتوں مین دوستی قایم ہوئی سلطان محمد خوارزم شاہ کی عداوت جب ناصر خلیفہ کے ساتھہ قائم ہوئی تو خلیفہ نے اس سے مدد طلب کی مگر اس نے خلاف عہدنامہ دوستی کی درخواست خلیفہ کی منظور نہ کی آخر جب احکم الحاکمین کو یہہ منظور ہوا کہ خوارزمی سلطنت کا نام و نشان نہ رہے لاکہون آدمی چنگیز خان کی تلوار سے مارے جائین تو ایسا موقع ہوا کہ پہلے احمد خجندی کے خوارزمی سوداگر تاتار مین گیا چنگیز خان نے اسکی عزت کی اور بڑی توقیر کے ساتھہ رخصت کیا پہر جب تاتاری سوداگر خوارزم کی قلمرو مین آئی تو اترار کے حاکم نے انکو بہ تہمت جاسوسی کے پکڑ کر قتل کرا دیا اور انکا مال لے لیا اس لئے چنگیز خان غضب مین آیا اور بیشمار فوج لیکر داخل ولائت متعلقہ خوارزم کے ہوا اوکتائی خان و چغتائی خان اپنے دو بیٹون کو اترار کے محاصرہ پر مامور کیا جوجی خان تیسرے بیٹے کو اور شہرون کی قتل و تاراج کا حکم دیا الاق نویان و سنکو بوقا کو پانچہزار سپاہ کی ساتھہ خجند وغیرہ کیطرف بہیجا اور خود تولی خان اپنے چوتہے بیٹے کے ساتھہ بخارا اور ماوراءالنہر کیطرف متوجہ ہوا۔ **قتل و تاراج بخارا** ماہ محرم سنہ ۶۱۶ھ مین چنگیز خان نے معہ تولی خان اپنے بیٹے کے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان پائی کہ کل مال اپنا چنگیز خان کو دیدین مکانات چہوڑ جائین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑا دین چنانچہ معلوم ہوا کہ لوگون کے تہہ خانون اور مکانون مین خوارزمی چہپے ہوئے ہین اسلئے شہر کو آگ لگا دی گئی جب جل چکا تو خاکستر کہود کر دفینے نکلوائے گئے قلعہ گرا دیا گیا کوک خان وغیرہ امرائے خوارزم شاہی قتل ہوئے اس صدمہ کی بعد بخارا مدت تک ویران رہا جب اوگتائی قاآن کی سلطنت ہوئی تو دوبارا آباد ہوا **قتل و غارت اترار** اوگتائی خان و چغتائی خان شہزادون نے اترار پہونچکر شہر کا محاصرہ کیا غائر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کئے تہے بہت گہبرایا جب دس ہزار فوج اقراجہ حاجب کی خوارزم شاہ کیطرف سے اوس کی مدد پر آئے تو وہ لڑنے کو تیار ہوا پانچ مہینے لڑائی رہی آخر قراجہ بیگ گہبرا کر تاتاریون سے جا ملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا تاتاریون

نے شہر کو جلا دیا اور پانچ لاکھ آدمی شہر کا قتل کیا غایر خان بیس ہزار فوج کے ساتھ قلعہ مین محصور ہوا
ان مین سے ہر روز پچاس پچاس آدمی قلعہ سے باہر آتے اور تاتاریون کے ساتھ لڑکر مرجاتے جب سب مرچکے
تاتاری قلعہ مین داخل ہوگئے اور غایر خان ایک برج کی سقف پر گھیر آگیا عورات و کنیزکین اسکے
اینٹون اور پتھرون کے ساتھ کئی روز لڑتی رہین آخر غایر خان پکڑا گیا اور شہید ہوا قلعہ گرایا گیا اور
تاتاری سمرقند کو گئے **احوال قتل و تاراج جند و خجند** جوجی خان حسب لشکر لنگر سقناق
پہونچا پہلے مسمی حسن حاجی سوداگر کو شہر والون کی فہمایش کے لئے مامور کیا انہون نے بلوا کر حسن کو
مار ڈالا اس لئے جوجی خان غضب مین آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کر کر شہر والون کو قتل کر دیا مکانات
جلا دیے اسباب لوٹ لیا پہر یہہ لشکر آندکند کو گیا انہون نے اطاعت مان لی اور امان پائی پہر تاتار
اشناس کو گئے قتلق خان جند کا حاکم بہاگ گیا شہر والے باوجود بے حاکمی کے باغی ہوئے تاتاریون نے شہر
لے لیا اور تمام شہریون کو جنگل مین بٹھاکر جمع کیا شہر کو آگ لگادی اسی مقام سے آلاق نویان
خجند کو مامور ہوا وہ پہلے فناکت مین گیا ملک ایلتگو وہان کا حاکم قلعہ بند ہوا اور تین روز لڑائی ہی رکہی
جوتہے روز شہر فتح ہوا مکانات جلائے گئے شہر کے لوگ قتل ہو گئے پہر آلاق نویان خجند مین آیا
یہان تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی امیر تہا وہ ایسے قلعہ مین جو دریائے سیحون کے اندر بنا ہوا تہا
قلعہ بند ہوا مغلون کی ستر ہزار آدمی کی فوج نے قلعہ گہیر لیا تیمور ملک کشتیون مین جن پر نمدے کی پردے
تہے بیٹھ کر مغلون کے ساتھ لڑا کرتا تہا مغلون کے گولے اور تیر بھیگے ہوئے نمدون مین کارگر نہ ہوتے
اس نے ہزارون مغل قتل کیے آخر تہک کر دریا کے رستے بہاگا اور جان سلامت لے گیا اسکے پیچھے مغلون
نے شہر کو فتح کر کر جلا دیا رعایا کو قتل کیا **حال قتل شہر سمرقند وغیرہ** چنگیز خان جب
بذات خود سمرقند مین پہونچا ایک لاکھ دس ہزار ترکمانی فوج خوارزم شاہی وہان موجود تہی دو روز
تک وہ میدان مین لڑتے رہے تیسرے روز شہر مین محصور ہو کر لڑنے لگے شہر کے لوگ اوس وقت تین فرقے
تہے ایک لڑائی چاہتے تہے دوسرے [illegible] اطاعت پر راضی تہے تیسرے بر خلاف تہے آخر قاضی
اور شیخ الاسلام شہر کے دونو ملکر چنگیز خان کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت ظاہر کرکے

اپنے تابعین کی جان بخشی کرائی اور محمد الپ خان حاکم سمرقند کا ایکہزار آدمی کے ساتھہ نکلکر بہاگ
گیا مغلون کا لشکر شہر مین داخل ہوا ایک لاکہہ آدمی قتل کئے مکانات جلا دیے صرف پچاس ہزار
آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوئے اور دو لاکہہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ گرایا گیا
تیس آدمی امراء خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل ہوئے **احوال تاتاری لشکر کا جو ایران وغیرہ**
کو مامور ہوا سمرقند کی فتح کے بعد امیر جبہ نویان و سوبدائ بہادر دو امیر توقچر کی سرداری
ایران کو بہیجے گئے اور حکم ہوا کہ وہ سلطان محمد خوارزم شاہ کو پکڑین اگر وہ ہاتہہ آئے اسکی رعایا
مین سے جو باطاعت پیش آوے جان سے امان پاوے اسکا مال لے لیا جاوے اور جو متمرد ہو اسکا جان و مال
دونو برباد کر دیا جاوے پس یہہ فوج بلخ و رستاق کیطرف کو ہوتی ہوئی ہرات مین آئی پہلے گذر
جبہ نویان و سوبدائ کا ہرات پر ہوا حاکم ہرات کا باطاعت پیش آیا اور امان پائی مگر توقچر نے آکر ہرات
کے لوٹنے کا حکم دیا ناچاری کی حالت مین ہراتی بہی مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین توقچر
مارا گیا فوج اسکی بہاگ کر جبہ نویان کے لشکر کے ساتھہ جا ملی پہر یہہ لشکر نیشاپور پہونچا اور بعد لینے
نذرانہ معقول کے امان دی نیشاپور سے جبہ نویان اجوین کے راستے مازندران کو گیا اور سوبدائ نے
طوس کا راستہ لیا طوس مین پہونچکر قتل و غارت سے دقیقہ نہ چہوڑا پہر بادگان کو گیا اور سرسبزی
ملک کی دیکہہ کر امان دی پہر خبوشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پہر اسفرائن کو تہہ و بالا کیا پہر دامغان
مین تشریف لے گیا لوگون کو قتل کر کر شہر جلا دیا اور جبہ نویان نے مازندران پہونچکر لاکہون
خلقت کو مارا آملی شہر کو ویران کیا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال
تہے وہ فتح کر کر مع وزیر کے سب کو قید کر لیا بے انتہا خزانہ پایا پہر رے مین گیا وہان سوبدائ
کا لشکر بہی اسکو آملا رے مین شافعیہ و حنفیہ مذہب والون نے آپس مین عداوت تہی شافعیہ
خدمت مین حاضر ہوئے اور نذرانہ دیکر چاہا کہ نصف شہر حنفیون کا قتل ہو جاوے ان کے
کہنے کے موجب پہلے حنفی قتل ہوئے مال انکا غرق ہوا نصف شہر جلا دیا گیا پہر شافعیہ کو بہی
اس خیال سے کہ جنہون نے اپنے شہر والون کے ساتہہ دغا بہی کیا ہم سے کب کرینگے قتل کر دیا دونو

فریق کا شمار ایک لاکھ سے زیادہ تہا پہر جتہ نوبان ہمدان کو گیا اور سوئیدائے قزوین کو آیا پہلے جتہ نوبان
نے شہر قم کا محاصرہ کیا وہ بہ متابعت پیش آئے سے پہلے امان ہوئی پہر اسکے لشکر کے مسلمانون نے
انکو بہ تہمت رفضی ہونے کے قتل کرادیا پہر یہہ ہمدان مین آیا اور سب اونکی متابعت کے امان دی
اور سوئیدائے رے سے چلکر قزوین مین گیا اور پنجاہ لاکہہ آدمی مارا پہر آذربایجان مین پہونچا اور شہر
زنجان کے تین لاکہہ آدمی قتل کئے پہر اردبیل کے رہنے والے مارے اور شہر جلایا سراق والون پر
بہی یہی حادثہ برپا کیا تبریز کا حاکم جہان پہلوان ملجا ربہ پیش آیا اور شکست کہائی آخر اسکا بیٹا ازبک
حاضر ہوا اور نذرانہ دیکر صلح کی پہر یہہ لشکر گرجستان مین گیا مراغہ شہر اور شہر والون کو
نیست و نابود کیا پہر مظفر الدین کو کسے پرورش کرے دہان دال نہ گلی وہان سے ہٹ کر سنا
کہ جمال الدین ایبہ نے ہمدان کی لوگون کو ساتہہ ملاکر ہنگامہ برپا کیا ہے اسلئے جتہ نوبان عراق مین
آیا جمال الدین کو با وجود اطاعت کے قتل کیا ہمدان کو آگ لگادی شہر کے لوگ قتل کردیئے پہر
تبریز پہونچا اتابک ازبک پہلے منحرف ہوا پہر بہدایت شیخ شمس الدین عثمان طغرائی کے اطاعت
مان لی اور نذرانہ دیدیا پہر مغل کا لشکر ممالک جو سلماس و بلقان و نخجوان مین پہونچا اور حسب دلخواہ
قتل و غارت کی پہر گنجہ مین پہونچا اور بہت سا مال لیا پہر دوبارہ گرجستان کو رجوع کیا اور دو لاکہہ
آدمی گرجی کو مارا پہر سماہی اور شیروان کو لوٹا اور شمیر والی کو جو ایک قلعہ مین پناہ گزین تہا
کہلا بہیجا کہ ہم تیرے ملک کے مزاحم نہین ہوتے جاتے ہین کہ دربند کے راستے مغولستان کو چلے جائین
تم اپنے دو معتبر دوستی کے عہدنامہ کی تحریر کے لئے ہمارے پاس بہیجو جب معتبر آئے ایک کو
قتل کردیا اور دوسرے کو جتہ نوبان و سوئیدائے نے کہا کہ اگر تو ہم کو دربند کا رستہ بتلاتا چلا جاویگا
تو بہتر ورنہ تجہکو بہی مار ڈالینگے وہ بیچارہ جان کے خوف سے ہمراہ ہولیا اور ایسے سخت رستے سے
جہان سے سوای اسکندر ماقدونیہ کے کسیکا گذر نہین ہوا تہا یہہ باسانی نکل گئے انتہی انہون نے قتل کر
کوئی آبادی بہ کے نام نہ چہوڑی اور قبچاق الاقان کے لوگ جو بمقابلت پیش آئے مغلون نے
ان سے شکست فاحش کہائی آخر انہون نے قبچاقیون کو کہلا بہیجا کہ تم اور ہم ایک جنس مین

اگر الانیان کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم تمکو دو لاکھ روپیہ دیتے ہین وہ راضی ہوگئے اور روپیہ لیکر
الانیون سے علیحدہ ہوگئے پیچھے سے مغل اونپر جا پڑے اور دونو کو قتل کر دیا پھر شہر سوداق
مین جو خلیج قسطنطنیہ کے دریا کے کنارے ہے پہونچے اور شہر کو لوٹ لیا وہان سے گزر کر پھر
لشکر چنگیز خان کے لشکر کے شامل ہو گیا **احوال خوارزم** سمرقند کے مقام سے جوجی خان
و چغتائی خان معہ لشکر خوارزم کو مامور ہوئے اور خود چنگیز خان خراسان کو آیا جوجی خان نے
شہر جرجانیہ دار الخلافت خوارزم کو محاصرہ کیا خمار تگین امیر اور شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے
اور ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوا تاتاریون نے شہر مین داخل ہوکر لوٹ شروع کی تو دوبارہ
شہری حملہ آور ہوئے اور ان کو باہر نکال دیا پانچ مہینے کے بعد مغل فتحیاب ہوئے اور چھ
لاکھ آدمی قتل کیا شہر کو جلا دیا شیخ نجم الدین کبری جو ایک بڑے پیر صاحب کرامت مشہور تھے
اسی جنگ مین مقتول ہوئے **احوال نخشب و ترمذ و بلخ** چنگیز خان سمرقند سے پہلے نخشب
مین آیا اور شہر کو مسمار کرایا لوگون کو قتل کیا پھر ترمذ پہونچا وہان بھی یہی حکم دیا پھر لشکر [illegible]
وبدخشان کو کیا اور آبادی کا نام باقی نہ رکھا پھر بلخ مین پہونچا بلخ کی آبادی اسوقت اس کثرت سے
تھی کہ شہر کے اندر بارہ سو جامع مسجد اور بارہ سو حمام پچاس ہزار گھر سادات و علما و مشائخ کے تھے
بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر طبع غارتگری کے منظور نہوئی چوبیس لاکھ آدمی مارے گئے اور شہر
لوٹ کر جلایا گیا اس مقام سے تولی خان خراسان کو مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا چونکہ
وہ قلعہ کوہ نقرہ پر بڑا مضبوط تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین
کے جنگ مین مغلون نے شکست کھائی اور ہزارون مارے گئے اس لئے چنگیز خان غزنین کی سمت
کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس نہ چھوڑا پھر بامیان مین آیا
شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے جس مین ایک شہزادہ چغتائی خان کی اولاد سے مارا گیا اس سے چنگیز خان
سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کر کر حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان زندہ نہ چھوڑا جاوے
آدمی بیل گائے بکری کتے بلیان جو ہے سب مار ڈالی جائین جب یہہ عمل ہوچکا تو شہر کو گرا کر بیابان

گیا جو تو ہو دے وہاں سے غزنین کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی
وہ دریاے سندھ سے اُترکر ہندوستان کو چلا گیا چنگیز خان نے بیلا نویان امیر کو بڑے جشن فوج
کے ساتھہ اسکے تعاقب پر بہیجا اس فوج نے ملتان و لاہور وغیرہ پنجاب کے ملک کو خوب لوٹا
اور مساودت کی **احوال قتل و غارت خراسان** تولے خان خراسان مین داخل ہوکر پہلے
مرو مین آیا مجیر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کہاکر اطاعت قبول کی مگر منظور نہوئے
اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل حرفہ منتخب کرکے باقی ایک کروڑ تین لاکہہ آدمی
شہر باہر لیجاکر قتل کیا پہر شہر مین منادی کرادی کہ اب جان بخشی ہوگئی جو آدمی کہین چہپا ہوا
ہو بیخوف باہر نکل آئے یہہ ندا سنتے ہی ہزارون آدمی چہپے ہوئے شہر مین نمودار ہوگئی اور چالیس
ہزار کے قریب دوبارا مارا گیا مغلون کا لشکر جب وہان سے پہرا امیر کوشتگین خوارزمی اپنی جمعیت کے
ساتھہ اُس اُجڑے ہوے شہر مین آرہا یہہ خبر سنکر ہزارون آدمی اور شہرون کے بہاگی ہوئے
وہان آگئے اور شہر تہوڑی ہی عرصہ مین دوبارا آباد ہوگیا مغلون نے جب اُسکی آبادی کی خبر
پہر چڑہ آئے اور شہر لیکر ایک لاکہہ آدمی پہر شہید کیا اہل تواریخ کا اتفاق ہے کہ مرو کے
کل رہنے والون مین سے صرف چار آدمی جان بر ہوئے اور سب مارے گئے تہے **واقعہ نیشاپور**
اس بڑی شہر کی تخریب کے لئی تغاچار داماد چنگیز خان کا مامور تہا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولی خان
مرو سی نیشاپور مین آیا آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ شہر والے مدت تک لڑتے رہے آخر تنگ آگئے
اور اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت سامال دیکر بہیجا تولی خان نے مال لیلیا
قاضی کو ماردیا پہر ہزارون ہی خندق کو بہر کرا اور نردبان رکہکر مغل دیوارون پر شہر چڑہ آئی شہر کو
فتح کیا اور حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان انسان ہو یا حیوان وحش ہو یا طیور مار ہو یا مور
دد ہو یا دام برائے نام باقی نہ چہوڑا جائے سب یہہ تعمیل ہوچکی شہر گرادیا گیا میدان بنایا گیا پانی
چہوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا صاحب روضۃ الصفا کا قول ہے کہ بارہ روز تک نیشاپور کی کشتون
کا شمار ہوتا رہا سوائے عورتون اور بچون کی ایک کروڑ ستیالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آئے

واقعہ ہرات شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی حاکم ایک لاکہہ فوج کے ساتہہ ہرات مین تہا
تولے خان جب یہان گیا پہلے لڑائی مین ایکہزار سات سو مغل قتل ہوا دوسری لڑائی مین خود
شمس الدین نے شہادت پائی مسلمان شہر مین محصور ہوکر نہایت جوانمردی کے ساتہہ لڑتے رہے
آخر تولے خان نے لڑائی سے تنگ آکر شہر والون کو امان دی اور شہر پر قابض ہوکر صرف بارہ ہزار
خوارزم شاہی ملازم کو جو شہر مین تہا قتل کیا شہزادہ ابوبکر کو اسنے ہرات کا حاکم اور منگتائی تاتاری
کو شحنہ مقرر کیا اور خود چلدیا چند ماہ کے بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے
شکست کہائی تو ہرات والون کا خون پہر جوش مین آیا ابوبکر حاکم اور شحنہ منگتائی دونو کو
انہون نے مارڈالا اور باغی ہوگئے چنگیز خان نے ایلچکدائی تاتاری کو پہر فوج دیکر ہرات پر بہیجا شہر کا
محاصرہ ہوا چہہ ماہ تک برابر لڑائی رہی لاکہون مسلمان ہزارون تاتاری بتقدیر باری مارے گئے
آخر فصیل شہر پچاس گز لمبی ایک طرف سے گر گئی مگر محصورون نے اسطرف سے بہی مغلون کو شہر
مین آنے نہ دیا جو مغلون کا گروہ اسطرف جاتا وہ پہر نہ آتا ہیدرہوین جمادی الثانی ۶۱۹ سنہ جمعہ کے
روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑایا اور شہر مین دخل پایا سات روز کے عرصہ مین ایک کروڑ
چہہ لاکہہ مسلمان شہید ہوا شہر کو آگ لگائی گئی اسکام سے فارغ ہوکر ایلچکدائی قلعہ کالیون کو گیا
اس کے پیچہے شہر کے بہاگے ہوئے لوگ پہر شہر مین آ موجود ہوئے اور کچہہ صورت آبادی کی ہونے
لگی یہہ خبر پاکر پہر ایلچکدائی نے دو ہزار فوج کا دستہ ہرات پر بہیجا انہون نے آکر کچہہ شہر کے اور باہر کے
دہقانی لوگون کو پکڑا اور ایک لاکہہ کی تعداد بناکر قتل کیا غرض ہرات شہر کے رہنے والون
مین سے کل سولہ آدمی کہین چہپے چہپائے باقی رہ گئے جنہون نے پندرہ سال تک اس ویران شہر
مین سکونت رکہی اور شہر کے کل مکانات مین سے صرف سلطان غیاث الدین کا مقبرہ مسماری سے
بچا ہوا تہا جس مین وہ سولہ آدمی قیام پذیر تہے سولہ برس کے بعد پہر اس شہر کو اوکتائی خان چنگیز خان
کے پوتے نے دوبارہ آباد کیا **ذکر معاودت چنگیز خان بتاتار** خوارزم شاہیون [illegible] کی
سلطنت کو جب چنگیز خان نیست ونابود کر چکا تو چاہا کہ اب وطن کو جائے معاودت کے وقت

چغتائی خان کو اوگتائی خان دو نو شہزادون کو حکم دیا کہ تم غزنین وکابل وقندہار و کیچ مکران وغیرہ شہرون
کو جو سلطان جلال الدین کی جاگیر مین تہی ویران کر دو کہ پہر اسکو ہندسے اسطرف آنے کی تمنا نرہے
بس اوگتائی خان غزنین وکابل وماوراء النہر وترکستان مین دوبارا گیا صدہا شہر ہزارون قصبے گرا دیئے
لاکہون آدمیون کے خون بہائے اور چغتائی خان مکران کو جاکر کالنجر تک پہونچا اور تمام ملک اجاڑ دیا
قیدیون کی اوسکے لشکر مین اسقدر کثرت ہوئی کہ ایک ایک سپاہی کی تحویل مین بیس بیس آدمی تہے آخر
وہ تمام وکمال چنگیز خان کے حکم کے موجب قتل ہوئے اس انتظام کے بعد ۶۲۱ھ کے آغاز مین چنگیز خان اپنے
وطن مین پہونچا اور خبر پہونچی کہ شندرقو حاکم تنگت وقاشین نے پانچ لاکہ فوج جمع کی ہے اور مخالفت
پر آمادہ ہے یہہ خبر سنتے ہی چنگیز خان ناگہان اوسپر جا پڑا اور تین لاکہ آدمی شندرقو کی فوج کے مارے
اوسکے ملک کو لوٹ لیا پہر خواجہ وتنگتاش کو گیا اور وہان کے بادشاہ کو مطیع کیا اس مہم مین جوجی خان
شہزادہ مرگیا چغتائی خان واوگتائی خان باقی رہے ان مین سے اوگتائی خان کو ولیعہد
بنایا اور خود ماہ رمضان ۶۲۴ھ مین مرگیا تہتر برس کی عمر پائی وپچیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ
کسی دین و مذہب کا پابند یا کسی نبی کی نبوت کا معتقد نہ تہا شہر قراقرم وکلوران تاتار مین اس کی
دار الحکومت تہی خونریزی وسفاکی مین اس نے ایسا نام پایا تہا کہ اب تک اس کی قتل کا داستان
تمام جہان کے وردزبان ہے ؛

باتو خان پسر جوجی خان بن چنگیز خان تاتاری

جوجے خان اسکا باپ چنگیز خان کے عین حیات مرگیا تہا اس نے جوجے کے مرنے کے بعد قپچاق و
آلان وآس وروس وبلغار کو فتح کرکر ایل کے حدود مین تخت نشین ہوا اور ایک شہر آباد کر کر
اسکا نام سرائے رکہا آخر ۶۵۳ھ ہجری مین مرگیا

چغتائی خان بن چنگیز خان

چنگیز خان نے اپنی عین حیات حکومت ماوراء النہر و خوارزم وایغور وکاشغر و بدخشان وبلخ وغزنین
دریاے سندہ کے کنارے تک چغتائی خان کو دی تہی یہہ اوگتائی خان چنگیز خان کے جانشین کا

بہائی تہا مگر اسکی متابعت مین ستا اسنے اپنے ملک کو وسیع کیا حبش عمید دہکا وزیر تہا مگر ابو یعقوب
سکاکی نے جو ایک بڑا عامل تہا بادشاہ کو اپنے شعبدہ دکہلا کر مطیع کر لیا وزیر کو قید کرا دیا جب وزیر کے
قید ہونے سے کام نچلا تو اوسکو پہر سرفرازی ہوئی اکبر دز سکاکی نے مریخ ستارے کو تسخیر کرکے ایک آگ
کا لشکر جنگی شکل و صورت ولباس وسلاح سراپا آگ تہی چغتائی کو دکہلایا اس سے وہ بہت گہبرایا اور جانا
کر یہہ اپنے عمل سے میری سلطنت بہی چہین لی تو کچہہ عجب نہین یہہ سونچ کر سکاکی کو قید کر لیا اور وہ قید مین
ہی مرگیا - چغتائی خان نے اپنے وقت نئے نئے احکام جاری کئے جس سے رعایا نہایت تنگ ہوئی یعنی
اسکا حکم تہا کہ کوئی دن کو چلتے پانی مین نہ جاوے کوئی مسلمان اسلام کے طریق پر جانور ذبح نکرے
گلا دبا کر مار دے تو کہاوے چوری وزنا و بوہلت کا مجرم فوراً قتل ہو اور اگر کوئی پانی مین
بول کرے یا ناک کا فضلہ پہینکے تو قتل کیا جاوے سولہ سال چغتائی خان نے سلطنت کے سنہ [illegible]ھ مین مرگیا

اوکتائی قاآن بن چنگیز خان

بعض اہل تواریخ اسکو چنگیز خان کا بیٹا اور بعض توتا جوجے خان کا بیٹا کہتے ہین صحیح یہہ ہے کہ یہہ لوتا
تہا حسب الوصیت اسنے سلطنت پائی اور قراقرم کے تخت پر بیٹہا چونکہ نہایت سخی و نرم مزاج و
بے تعصب تہا سلاطین عرب و عجم و روم و شام اسکی دوستی کے خواہان ہوئے سنہ ۲ھ مین اسنے خطا کی بادشاہ پر جو
منحرف ہوگیا یورش کی اور فتح پا کر قاآن عزیز یلواج کو خطا کا ملک سپرد کیا سنہ ۳۳ھ مین اسکے حکم سے
مغلیہ فوج ممالک روس و چرکس و بلغار پر فتحیاب ہوئی شہر ہرات جو بالکل ویران ہوگیا تہا اس نے
پہر آباد کرایا آخر سنہ ۳۹ھ مین مرگیا -

ملکہ توراکنا خاتون زوجہ اوکتائی قاآن

اوکتائی خان کے مرنے کے بعد یہہ سلطنت پر بیٹہی فاطمہ نام ایک سید زادی عورت اسکی مشیر تہی
اسنے چاہا کہ امیر چغتائی وزیر کو قید کرلے محمود یلواج خطائی کو پکڑے وہ دونو کیوک خان شہزادے
کے پاس بہاگ گئے اس کے حکم سے فاطمہ اپنی اجتماع سادات مشہدی کے ساتہہ قتل ہوئے توراکنا خاتون
سلطنت کے تخت سے اوٹہا دی گئی -

کیوک خان بن اوکتائی خان تاتارے

اس بادشاہ نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا تاتک خان مذاق عیسائی اسکا مشیر تھا اس نے عیسائی
دین کو بہت رواج دیا اور حکم جاری کیا کہ سب مسلمان خصی کرائے جائیں جنہیں بنائے جائیں کہ آئندہ انکی
نسل نہ بڑھے مگر خدا کو یہہ بات منظور نہ تھی اور جب اس حکم کا فرمان بادشاہی چوبدار لیکر دیوانی کی
کچہری مین لیجانے لگا تو راستی مین بادشاہی شکاری کتے اسپر حملہ کر کر آ پڑے اور اسکو گرا کر فرمان پھاڑ ڈالا
اور خصیے اسکے دانتون مین چبا کر مار ڈالا جب ایسی کرامت دین محمدی کی ظاہر ہوئی تو پھر کسیکو ایسے
حکم جاری کرنے کی جرات نہ پڑی اس بادشاہ نے اپنے جلوس کے پہلے ہی سال مین چاہا کر اپنی قلمرو مین
دورہ کرے عیسائی دین کو پھیلائے مگر جب سمرقند تک گیا الوجی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

منکو قاآن بن تولی خان بن چنگیز خان تاتاری

سنہ ۶۴۹ھ مین اسنے تخت نشین ہوکر قوبلائی قاآن ہلاکو خان اپنے بھائی کو ایک لاکھ بیس ہزار
فوج دیکر عراق عجم پر حاکم بنایا اور خود چین و ماچین کی تسخیر کو گیا پہلے تنکتاش کے قلعہ کو لیا پھر خطا کے
متمردون کا انتقام کیا پھر آگے بڑھا اور اوسی سفر مین سنہ ۶۵۵ھ مین بیمار ہوکر مر گیا چھہ برس
سات مہینے بادشاہی کی۔

قوبلائی قاآن بن تولے خان

اسکی تخت نشینی کے وقت اور شہزادے مرتبع ہوئے اور گلوران کے مقام پر آپس مین جنگ ہوا سب کو
مغلوب کر کر یہہ بادشاہ ہوا خطا کی ملک مین خان بالیغ نام ایک شہر نئے آباد کرکے تختگاہ بنایا
اسکے چار وزیر تھے ایک احمد نام مسلمان دوسرا نصاریٰ تیسرا یہودی چوتھا تاتاری نصاریٰ وزیر
مسلمان کے ماتحت تھا اس لئے اسنے مسلمان کو مار ڈالا خود بھی مارا گیا مسلمان و یہود و نصاریٰ اپنے
مذہب کے علما اسکے دربار مین حاضر رہتے اور باہم اون سے بحث مذہبی کرایا جاتا ایک دفعہ نصاریٰ نے آئیت
اقتلوا المشرکین کے معنی بادشاہ کو سنائے اور کہا کہ مسلمانون کے نزدیک ہم اور تم مشرک مین
انپر ہمارا قتل کرنا فرض ہے جب موقع پائینگے مارینگے چاہیئے کہ ان کے حملے سے پہلے ہی انکو

قتل کردیا جائے یہہ بات سنکر بادشاہ نے مسلمانوں کے قتل کا حکم جاری کیا یہہ خبر پاکر امام بدالدین بیہقی بادشاہ کے روبرو گیا اور عرض کی کہ قرآن محمد صاحب کو اترا ہے انکو حکم تہا کہ مشرکوں کو قتل کرین نہ کہ ہمکو محمد صاحب اس آیت کی تعمیل کرچکے ہین یہہ بات بادشاہ کو پسند آئی اور وہ حکم منسوخ کیا سنتیس سال اسنے بادشاہ نے بادشاہت کی تہتر برس کی عمر پائی ۶۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

تیمور قاآن بن چیم کیم بن قوبلا قاآن

قوبلا قاآن کے مرنے کے بعد اسکا پوتا تیمور خان جسکا باپ باپ کے سامنے مین حیات مرگیا تہا بادشاہ ہوا چوتہے سال جلوس کے دوا خان نے اس سے باغی ہوکر مغولستان پر قبضہ کرلیا قیدو خان کے مقابلہ سے بہی اسنے شکست کہائی بہت سا ملک سنے لے لیا چہہ سال کی سلطنت کے بعد فالج کی بیماری سے یہہ بیمار رہا اور چہہ برس بیمار رہا پہر مرگیا اسکے وقت سلطنت کا استحکام دور جاتا رہا تہا خطا مین تنقو بادشاہ ہوگیا تہا قلماق و قراقرم کی حکومت اسکے متعلق تہی جا بجا علیحدہ بادشاہیان مقرر ہوگئی تہین اسکے مرنے کے بعد قلماق و قراقرم مین دہ بدہ حکومت ہوگئی امیر تیمور کے وقت نصرت خان بہاگتا بازی اغلان پہر قراقرم مین گیا اور حاکم بنا۔

دوسرا فرقہ خانان دشت قبچاق

مغلون مین سے پہلا فرمان فرما اس ملک کا جوجی خان بن چنگیز خان ہوا اسنے خوارزم و دشت خزر و بلغار و آلان کے علاقے مفتوح کئے اور باپ کے مرنے سے چہہ مہینے آگے مرگیا اور اسکا بیٹا باتو قاآن بادشاہ ہوا اسنے اور مغلون کے اتفاق سے ممالک آس و روس و چرکس مفتوح کرکر اپنے تصرف مین لئے شہر مکس مین جاکر دولاکہہ ستر ہزار آدمی قتل کیا شہر لوٹ لیا پہر باشغرد کے لینے کے لئے آگے بڑہا وہان سے نصارا چار لاکہہ آدمی جمع کرکر مقابلہ پیش آئے اور اسنے باوجود قلت فوج کے فتح پائی پہر یہہ قبچاق مین گیا اور شہر سرای کو آباد کیا ۶۵۰ھ مین مرگیا اسکے بعد برکہ خان بادشاہ ہوا وہ نے مسلمانی مذہب اختیار کرلیا غرض جوجی خان کی اولاد بطناً بعد بطن و نسلاً بعد نسل قبچاق مین حاکم رہے ہے آخر امیر تیمور کے وقت یہہ سلطنت اسنے لی لی۔

تیسرا فرقہ خانان مغول جو توران مین حاکم رہے

پہلے جغتائی خان دوسرا بیٹا چنگیز خان کا توران کا بادشاہ ہوا اور قراچار نویان جو چنگیز خان کے چچا کا بیٹا تہا اسکا وزیر اور امیر الامرا ہوا بناسنہ ۶۳۰ھ مین ایک شخص درابی نے بخارا مین صوفی بنکر خروج کیا ہزارون آدمی اوسکے مرید ہو گئے اُس نے شہر والون کے اتفاق سے مغلیہ حکام شہر سے نکالدی قراچار نے بخارا پر یورش کر کے درابی کو مارا شہر والون کا قصور معاف کیا جغتائی خان کی وفات کے بعد قراچار نویان بادشاہ ہوا وہ سنہ ۶۴۲ھ مین مرگیا تو جغتائی خان کا پوتا قراہلاکو خان تخت نشین ہوا مگر کیوک خان نے اُسی معزول کر کر میسو منکو جغتائی کے بیٹے کو حکومت دے دی جب وہ مرگیا تو قراہلاکو نے پہر سلطنت پائی اسیطرح پُشت بہ پُشت توران کی سلطنت جغتائی خاندان مین چلے آئی اور مدت تک قایم رہی —

چوتہا فرقہ آل تولی خان بن چنگیز خان کا جو عراق و ایران وغیرہ ملکون مین بادشاہ رہے

اس مین ذکر ہلاکو خان اور اُسکے جانشینون کا درج ہے اور واضح ہو کہ شاہ منکو قاآن کے وقت امیر بایجو نویان کو اُس نے ایران کی حکومت پر مامور کیا تہا اُس نے ایران سے لکہا کہ خلیفہ معتصم باللہ اور خورشاہ ملحد وغیرہ مغلیہ اطاعت نہین کرتے برابری کا دم بہرتے ہین انکو مطیع کرنا واجبات سے ہے اسلئے منکو قاآن نے ہلاکو خان اپنے بہائی کو بڑی فوج کے ساتہہ ایران کو مامور کیا جب ایران مین آیا روم سے سلطان رکن الدین عثمانی فارس سے اتابک سعد کو بلایا عراق آذربایجان شروان گرجستان وغیرہ حکام کو طلب فرمایا اور ذی الحجہ سنہ ۶۵۳ھ مین دریای جیحون سی اوتر کر خواف اور خواف سے طوس مین پہونچا اور کسوقا نویان کی فوج قہستان کو مامور کی خرجرت مین شمس الدین کرت کو مقید کیا اور خود شہر خراشار مین پہونچا چونکہ اسکو مغلون نے ویران کر دیا ہوا تہا اُسکی آبادی کا حکم دیا وہانسے خرقان مین جاکر نصیر الدین طوسی کو رکن الدین خورشاہ ملحد کے پاس بطور ایلچی کی بہیجا اور جواب باصواب پایا اسلئے لڑائی کی تیاری ہوئی اور قلعہ المنوت کا محاصرہ ہوا چند ماہ محاصرہ رہا آخر خورشاہ نے ایرانشاہ اپنے بہائی اور شاہ قباد اپنے بیٹے کو ہلاکو خان کے پاس بہیجدیا اور قلعہ حوالے کیا ذی قعدہ سنہ ۶۵۴ھ مین ہلاکو خان قلعہ مین داخل ہوا اور خورشاہ کو امان دی مگر چندروز مین کسی

امر مین راضی ہو گیا اور غورشاہ کو بارہ ہزار اسکے توابع کے ساتھہ قتل کرادیا وہان سے تاجو نویان
کو ممالک شام و سرحد روم وغیرہ کی استخلاص کے لئے مامور کیا اور خود چند ماہ بغداد کے جانے مین
متامل رہا جب موید الدین محمد علقمی خلیفہ کے نمکحرام وزیر کیطرف سے پے در پے طلبی کے خط آئے تو یہہ
بغداد کو چلا اسکے چلنے سے اول ہی علقمی نمک حرام نے خلیفہ کی فوج متفرق کردی اور خلیفہ کو غافل
رکھا اور ہلاکو نے ذی الحجہ ۶۵۵ھ مین بغداد مین پہونچکر برج عجمی کے روبرو خیمہ لگا دیا اسکی فوج نے شہر کو
گھیر لیا پنچاہ روز تک محاصرہ رہا ہر روز لڑائی ہوتی رہی آخر سید مجد الدین محمد بن حسن طاؤسی و سدید الدین
یوسف قوم شیعہ جو شہر مین بڑے امیر تھے وزیر کی ایما سے ہلاکو خان کو آملے اور اپنے محلہ مین اس کا
کوتوال لے گئے جب شہر مین بھی اسقدر دخل مغل کا ہو گیا تو ناچار خلیفہ ہزار کس سادات و علما و فضلا
و مشایخ کے ساتھہ ہلاکو کے پاس گیا اور قید ہوا اور مغل تمام شہر والون کو شہر سے نکال لائے اور قتل
جاری کی عورت مرد پیر جوان بچے ناداں مارے گئے مکانات مسمار ہوئے خلافت کا کل خزانہ جسکے شمار سے
تمام زمانہ عاجز تھا ہلاکو نے لیا خلیفہ اور اوسکی اولاد اور امراؤ کو بہوکہہ کے عذاب سے شہید کیا اس
خیرخواہی ابن علقمی نمکحرام وزیر امیدوار تھا کہ خلیفہ کے بعد بغداد کی خلافت اسکو ملیگی مگر ہلاکو نے
علی خان بن عمران ایک بقال کو جسنے اس مہم مین کچھہ رسد رسانی کی مدد دی تھی بغداد کی حکومت
دے دی اور علقمی نہایت غم و غصہ سے بیمار ہوا اور مر گیا اس فتح کے بعد ہلاکو نے دریائے ارومی
و سلماس پر ایک قلعہ بنوایا اور جسقدر خزانے اسکو قہستان و بغداد و حدود روم و ارمن و گرج وغیرہ
سے حاصل ہوئے تھے وہ سب اوس مین رکھوائے مراغہ کے مقام پر سلطان بدر الدین لولو حاکم
موصل و اتابک سعد پسر اتابک ابوبکر شاہ فارس اور عزالدین سلجوقی روم سے تہنیت کے لئے حاضر
ہوئے چونکہ عزالدین سلجوقی نے حدود روم مین تاجو نویان کے ساتھہ جنگ کیا تھا اپنی قصور
کی معافی کے لئے اسنے یہہ حیلہ بنایا کہ ایک موزہ چرمی بنوا کر اسکی تل پر اپنی تصویر کھچوائی اور
پیشکش کرنے کے وقت عرض کی کہ اس تصویر کے کھچوانے سے میری غرض یہہ ہے کہ مین حضور کے
قدمون کے نیچے رہون یہہ ادب اسکا ہلاکو کو پسند آیا اور انتقام سے درگذرا بعد اس انتظام کے احکام

شام وغیرہ کے نام اطاعت کی ہدایت کے لئے حکم جاری ہوئے ملک ناصر وغیرہ نے اطاعت مان لی اور
حلب کا بادشاہ جو پہلے ہی مطیع ہو چکا تھا دشمنون سے شکست کہا کر بطلب مدد حضور مین آیا اس لئے
ہلاکو نے مصر و شام کیطرف لشکر کشی کی ملک صالح بن بدر الدین لولو کو مقدمۃ الجیش بنایا اور ترکان
خاتون محمد خوارزم شاہ کی لڑکی اسکے نکاح مین دی اور یہہ فوج پہلے بکر مین پہونچے وہان سے رحہ و
نصیبین و حران وغیرہ کو غارت کرتے ہوئے حلب مین گئی ایک ہفتہ تک برابر مغلون نے شہر لوٹا اور
جلایا یہہ خبر پاکر دمشق کی رعایا بہی اطاعت مین آگئی اور شام پرنجوبی قبضہ ہلاکو کا ہوگیا تو کسوقا نویان
کو شام کی حکومت دی اور خود منکو قاآن شاہ تاتار کے مرنے کی خبر پاکر پیچھے کو چلا آیا ہلاکو کی جانے
کے بعد کسوقا نویان نے قلعہ کرک مفتوح کیا اور شہزادہ یشموت بن ہلاکو خان جسکو اسکے باپ نے میا فارقین
کے علاقہ کی تسخیر کے لئے مراغہ سے بہیجا تہا اس نے وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا ملک کامل وہان کا حاکم بمقابلہ
پیش آیا اور ایسی سرگرمی کے ساتھہ لڑا کہ شہزادہ محاصرہ چہوڑ کر بہاگا کسوقا نویان نے اور فوج شہزادہ
کی مدد پر بہیجی اور وہ دوبارہ میا فارقین مین گیا اور قلعہ لیکر ملک کامل کو شہید کیا وہان سے
شہزادہ ماردین کے قلعہ کو گیا اور سات مہینے محاصرہ رکھا ملک سعید وہان کے حاکم کا یہہ ارادہ تہا کہ
اپنی زیست تک کفار کی اطاعت قبول نہ کریگا آخر جب ملک مظفر اسکا بیٹا یشموت کے ساتھہ ملگیا تو اوسنے
اپنے باپ کو زہر دیکر مار دیا اور قلعہ مفتوح ہوا — انہین ایام مین سلطان بدر الدین لولو شاہ
موصل گیا اور ملک صالح اسکے بیٹے نے مصر کے بادشاہ کے ساتھہ سازش کرکے ہلاکو خان کی اطاعت
چہوڑ دی اسلئے مغلیہ فوج موصل مین گئی اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا ملک صالح اپنے ایک تین
برس کے بچے کے ساتھہ شہید ہوا اور کسوقا نویان چالیس ہزار سوار اور اسیقدر پیادہ فوج کے ساتھہ
مصر کی تسخیر کے لئے بہیجا گیا سلطان سیف الدین قطز والی مصر نے بہی یہہ خبر پاکر جنگ کی تیاری
کی اور بندوقدار سپہ سالار کو مغلون کی لڑائی کے لئے مصر سے روانہ کیا پہلا مقابلہ مصریون کا
ایک مغلیہ فوج کے ساتھہ ہوا جس مین خود کسوقا نویان نہ تہا مصری لوگ فتحیاب ہوئے اور ہزارہا مغل
مغل قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر کسوقا نویان دریا جوشان کیطرح مصریون پر جا پڑا اور سخت لڑائی

وقوع مین آئی کسوقانوبان نے شکست پائی اور گرفتار ہوکر مصر مین بہیجا گیا شاہ مصر نے اسکو طرح طرح کا عذاب دیکر مارا اُسی عرصہ مین مصریون کو خبر پہونچی کہ مغلون کی بہت سی فوج ایک جنگل مین چھپی ہوئی پڑی ہے مصریون نے چارون طرف سے جنگل کو آگ لگادی اور وہ تمام لشکر جل گیا اس شکست کی خبر جب ہلاکو خان کو پہونچی اس نے ملک ناصر ایلکان نوبان کو بشمار لشکر دیکر مصر کو بہیجا مگر اُس نے بہی عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر روم کو چلا گیا چونکہ انہین ایام مین سلطان سیف الدین قوورو مرگیا تہا ملک بندق دار اُسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور تمام شام مین اس نے اپنا قبضہ کرلیا اور ہلاکو خان نے پہر اسطرف توجہ نکی سنہ ... مین فیما بین ہلاکو خان و میر برکہ خان کے جنگ ہوا ہلاکو خان کے فوج معرکہ سے بہاگ نکلی برکہ خان فتحیاب ہوا بہاگنے کے وقت ہلاکو خان کے ہزارون فوج کے آدمی دریائے یخ بستہ مین غرق ہوگئے آخر یہہ جبار بادشاہ بہزار حسرت و آہ انیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ... سکتہ کی بیماری مین ماخوذ ہوکر مرگیا اڑتالیس سال کی عمر پائی آٹھہ سال بغداد کی فتح کے بعد سلطنت کی۔

اباقا خان بن ہلاکو خان

ہلاکو خان کے مرنے کے بعد اباقا خان بادشاہ ہوا اس نے اپنے بہائی یشموت کو دربند شیروان کیطرف بہیجا اور تشین دوسرے بہائی کو علاقہ مازندران و خراسان تاکنار آب آموی دیا نوبان بہادر اور ایلکا نوبان کو روم کی حدود کی حفاظت کے لئے مامور کیا ولایت بکر و ربیعہ کے امیر دریائی نوبان کے حوالے کی گرجستان و سرحد شام اشترامون کے سپرد فرمایا منصب وزارت و دیوان خاص کا خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو دیا شہر تبریز دار الحکومت مقرر کیا فارس کی حکومت آتابک ابوبکر کی اولاد پر بحال رکھی اس کے ابتداء سلطنت مین شہزادہ بوقا تبریز پر چڑہ آیا شاہزادہ یشموت نے اسکا مقابلہ کیا جنگ مین بوقا کی آنکہہ مین تیر لگا اور بہاگ گیا پہر برکہ خان نے لشکر کشی کی اور عین معرکہ کے وقت قولنج کی مرض سے مرگیا اُسکے مرنے کے بعد اباقا خان نے ایک سلسلہ اور اونچے دیوار دریائے کر پر بنوائی جو دربند اور اوسکے علاقہ مین جدفاصل ہوگئی

ابا قاخان کے عہد مین براق خان جغتائی خان کے پوتے اور مبارک شاہ اوگتائی قاآن کے درمیان عداوت
قائم ہوئی اور مبارک شاہ الوس کی سلطنت سے اوٹھایا گیا الغرض اور کنیا خانون کے سبب خزانی براق خان کے
ہاتھ آئی ماوراءالنہر پر بھی اسکا قبضہ ہوگیا ترکستان پر بھی وہ متصرف ہوا ختن کا خزانہ اوس نے لوٹا پھر باتفاق
قیدو خان کے اباقاخان کے ملک پر یورش کی اور جنگ مین شکست کہاکر بخارا مین بھاگ گیا اور بخارا کے علماء
کے ہاتھہ پر مسلمان ہوگیا غیاث الدین نام رکھا یا ۶۶۹ھ مین مرگیا اسکا ملک قیدو خان اور آباقاخان
نے آپس مین بانٹ لیا تھوڑا سا علاقہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہنے دیا اسی سال مصر کا بادشاہ روم
کے سرحدی ملک پر بسازش پروانہ نام اباقاخان کے عامل کے دخیل ہوگیا اباقاخان بذات خود وہان گیا
اور دوبارہ قابض ہوا پھر اپنے علاقہ سے بڑھکر بیرہ کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو سلطان بندق دار بڑی
چستی کے ساتھہ مقابلہ پر آیا اور مغلیہ فوج بھاگ نکلی دوسرے یورش والی مصر نے فوج مغلیہ مقیم ابلستان
پر کی اور ان مین سے ایک زندہ نہ چہوڑا ۶۷۹ھ مین اباقاخان نے بھائی منکو تیمور کو مصر کی تسخیر کو مامور کیا اور
فوج مغلیہ تمام وکمال قتل ہوئی منکو تیمور بھاگ آیا پھر یہہ خود لشکر لیکر مصر کو روانہ ہوا مگر بخارا تک پہونچا
آگے نہ بڑہا اور بغداد کو مراجعت کی پھر ہمدان کو گیا وہان سے مقصد مین نزول کیا اور بمرگ مفاجات
ماہ ذیقعدہ ۶۸۰ھ مین مر گیا اسوقت دربار والون کا یہہ شبہ تہا کہ خواجہ شمس الدین وزیر نے بادشاہ
کو زہر دیکر مار دیا ہے کیونکہ اسوقت وزیر اور بادشاہ مین عداوت تہی اور مجد الملک یزدی وزیر کا
دشمن سرفراز اور علاء الدین وزیر کا بھائی قید ہوگیا تہا

نکودار بن ہلاکو خان المخاطب سلطان احمد خان

یہہ بادشاہ تخت نشینی سے اول مسلمان ہوچکا تہا سلطان احمد اس نے اپنا خطاب لیا وزارت کا عہدہ
خواجہ شمس الدین کو دیا مجد الملک یزدی کو قتل کیا علاء الدین کو رہائی دی بغداد کی حکومت اسکے
حوالہ کی مصر کے بادشاہ کی ساتھہ بسبب ہم مذہبی کے صلح کر لی اس لئے شہزادہ ارغون بن اباقاخان وغیرہ
شہزادی شنبول تقاجار کی سخت ناراض ہوئی اور درخواست کی کہ خواجہ شمس الدین کو ہمارے
پاس بہیجا جائے کہ ہم اس سے خزانہ مفوضہ کا حساب لین جب یہہ درخواست نامنظور ہوئی محبت فی در

ہوئی اور شہزادہ قنقور بائی سلطان کے بھائی کے ساتھہ آمیزش کر کر چاہا کہ سلطان کو شہید کردین یہہ خبر سلطان کو پہونچ گئی اور بھائی کو مار ڈالا اور ارغون کی سرکوبی کے لئے خراسان سے چلا گیا جب سخت تعاقب ہوا تو حاضر ہو گیا سلطان نے اوسکو قید کر کر حکم دیا کہ آٹھہ روز کے بعد قتل ہو اس حکم سے سب تاتاری شہزادے گھبرا گئے اور یقین کر لیا کہ اب سلطان کل تاتاریون کو مار ڈالے گا اس ارادہ پر امیر بوقائے نے رات رات لشکر کے ساتھہ سازش کر لی امیر الیناق کو جو بادشاہ کا خیر خواہ تھا مار ڈالا خواجہ شمس الدین بھاگ گیا سلطان گرفتار ہو کر بارھوین شعبان ۶۸۳ھ کو شہید ہوا۔

ارغون خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی وزارت بوقا کے حوالے فرمائی جوشکاب و بایدو اغول وکنجی توشہزادون کو جابجا حاکم بنایا خواجہ شمس الدین کو بہی ممتاز فرماکر بوقا کے التحت نائب وزیر کیا یہہ بات بوقا کو نامنظور ہوئی اور چند روز مین بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ کر دیا فخر الدین مستوفی وحسام الدین حاجب جو خواجہ شمس الدین کے دست پروردہ تھے اسکی قتل پر مستعد ہو گئے اور خواجہ کو شہید کر دیا چند مدت کے بعد سعد اللہ حکیم یہودی بادشاہ کی مزاج پر ایسا متسلط ہوا کہ کسی اور کو کسی کام مین اختیار نہ تھا اس پر بوقا وزیر کو حسد ہوا اور جوشکاب بادشاہ کی بھائی کو کہا کہ اگر تم کو سلطنت کی ہوس ہو تو مین تمکو تخت نشین کر دون جوشکاب نے یہہ راز بادشاہ کو کہہ دیا اور بوقا قتل مین آیا اوسکا خزانہ لٹوایا گیا عورتین اوسکی سپاہیون کو دیدین اور سعد اللہ یہودی کی ترغیب کے بموجب حکم جاری ہوا کہ مسلمان کل مسلمانی مذہب چھوڑ دین نہین تو قتل کئے جائینگے بادشاہ کا یہہ بھی ارادہ تھا کہ مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون کو مسمار کر دے اپنا نیا مذہب ایجاد فرمائے مگر یہہ ارادہ ابھی ظہور مین نہین آیا تھا کہ بادشاہ بیمار ہو گیا جب زیست کی امید نہ رہی تو سعد اللہ یہودی وامیر جوشی نے پوشیدہ غازان خان کو خراسان سے بلایا یہہ خبر جب مشہور ہوئی اور امرا ناراض ہو گئے تو سب نے ملکر امیر جوشی اور سعد اللہ یہودی کو معہ اونکی اہل عیال کے مار دیا تین

روز بعد بادشاہ بھی ۳- ربیع الثانی سنہ ۶۹۰ھ مین مرگیا-

کنجاتو قاآن بن اباقا خان بن ہلاکو خان

یہہ بادشاہ نہایت عیاش تھا اسلیے اسکی سلطنت مین بے انتظامی ہوگئی طغاجار امیر کے ساتھ سے شاہ بغداد بایدو خان منحرف ہوگیا اسنے اسپر فوج کشی کی لڑائی کے موقع پر اسکے امراؤ اسکی ساتھ مل گئے اور ملکر سنہ ۶۹۴ھ مین مارڈالا*

بایدو خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

کنجاتو خان کے بعد یہہ تخت نشین ہوا تانچو خان وغیرہ امراؤ جو کنجاتو خان کے خیر خواہ تھے اس نے مارڈالا طغاجار کو امیر الامرائی دی یہہ امر شاہ غازان خان حاکم خراسان کو ناگوار گزرا اور امیر نوروز بن ارغون خان حاکم توران سے مدد مانگی چونکہ نوروز مسلمان ہوچکا غازان خان کی مدد اوس کے مسلمان ہونے پر منحصر کی اس لئے غازان خان نے الفور مسلمان ہوگیا اور دونو نے ملکر بایدو خان پر لشکر کشی کی یہہ شکست کھاکر بھاگ گیا عند التعاقب پکڑا گیا اور ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۹۴ھ مین بمقام تبریز قتل ہوا*

سلطان محمود غازان خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان تاتاری

غازان خان نے جب سلطنت لی امیر نوروز کی تجویز سے امیر جمال الدین کو وزارت دی امیر طغاجار کو قتل کیا چونکہ یہہ مسلمان تھا امرائے یہود و نصاریٰ تاتاریون نے چاہا کہ اسکو مار دین مگر بعد مقرری بھی پہلے یہہ خبر امیر نوروز کو پہونچی اس نے سب مفسد پکڑ لئے ان مین سے پانچ شہزادے اور سینتیس امیر قتل کئے جمال الدین وزیر بھی اسی شبہہ مین مارا گیا صدر جہان نے وزارت کا عہدہ پایا سنہ ۶۹۶ھ مین بادشاہ نے امیر نوروز کو خراسان کی حکومت دی اور خود ہمدان کیطرف جانے کی تیاری کی امیر نوروز کی غیبت مین دشمنون نے اسکو شاہ مصر کے ساتھ سازش رکھنے کی تہمت دی غازان خان کی طبیعت اوسکیطرف سے برگشتہ کردی اور امیر قتلق نوروز کی گرفتاری کے لئے بڑے لشکر کے ساتھ مامور ہوا اسکے بھائی جو عراقین مین حاکم تھے

جا بجا قتل ہوئے یہہ خبر پاکر امیر نوروز نیشاپور سے ہرات مین ملک فخر الدین کرت کے پاس
جو اوسکا داد اور پرورش یافتہ تہا گیا اُس نا انصاف کافر نعمت نے امیر نوروز کو امیر
قتلق کے حوالے کر دیا اور وہ پہلوان ماہ رمضان ٦٩٦ھ مین شہید ہوا ٦٩٨ھ مین قوم
نکودری کا انتظام بادشاہ کو منظور ہوا اور فوج مامور ہوئی وہ لوگ بہاگ کر فخر الدین کرت
پاس چلے گئے اور وہ اُنکا حامی ہوا اِسلئے ہرات پر لشکرکشی ہوئی الجاتیو بادشاہ کا بہائی
ہرات پر گیا اور مدت تک محاصرہ رکہا آخر ایک لاکہہ دینار جرمانہ لیکر واپس آیا ٦٩٩ھ مین تمام
ملکون مین قحط پڑ گیا شیراز مین پنجاہ ہزار آدمی بہوکہہ کے عذاب سے مرگئے اُسی سال مین
بادشاہ نے مصر پر مہم کی دریای باربک پر سخت لڑائی ہوئی سات ہزار مصری و شامی مارے
گئے شاہ مصر بعلبک کو بہاگ گیا یہہ مصر و شام پر قابض و دخیل ہوگیا امیر قبچاق کو اسنے وہانکا
حاکم بنایا اور معاودت کی مگر اِسکے واپس آنے کے بعد امیر قبچاق شاہ مصر کے ساتہہ مل گیا اور
دوبارہ سلطنت شاہ مصر کی مصر و شام مین ہو گئی اسلئے یہہ ٧٠٢ھ مین دوبارہ مصر پر حملہ آور
ہوا اور شکست فاحش کہاکر واپس آیا آخر گیارہوین شوال ٧٠٣ھ مین مرگیا ۔

الجایتو قاآن المخاطب سلطان محمد خدابندہ بن ارغان خان

یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا ٧٠٤ھ مین اس نے شہر سلطانیہ نیا آباد کرکے دار الخلافت بنایا گیلان کے
ولائیت کو اپنے تصرف مین لایا اور دانشمند بہادر سپہ سالار کو ہرات کی تسخیر کے لئے مامور
کیا اُس نے ملک فخر الدین کے ساتہہ بہت جنگ کئے آخر خود بہی مارا گیا اور بادشاہی فوج پس[illegible]
ہوئی پہر بادشاہ نے امیر بوجائی دانشمند کے بیٹے کو ہرات پر بہیجا وہ وہان گیا اور ایک ماہ
محاصرہ رکہا چونکہ فخر الدین اُنہین ایام مین مر گیا تہا محمد سام اُسکے بیٹے نے اطاعت کرکر شہر دیدیا
چونکہ اس بادشاہ کی وقت سلطان ناصر مصر کا بادشاہ معزول ہوکر اُسکی جگہہ سلطان مظفر بادشاہ
بنا تہا اس لئے موقع نیک سمجہکر اس بادشاہ نے مصر پر چڑہائی کی اور صلح کرکر واپس آیا جب
یہہ مصر کے سفر مین تہا مغل شہزادے کبک [illegible] و [illegible] و خواجہ ماوراءالنہر سے خراسان [illegible]

حملہ آور ہوئے اس نے امیر بوجائی و بہرام شاہ کو انکے مقابلہ پر بہیجا لڑائی مین امیر بوجائی مارا گیا بہرام شاہ بہاگ آیا پہر بادشاہ خود خراسان مین گیا دشمن اس کے پہونچنے سے اول ہی خراسان سے نکل گئے اس نے دوبارہ خراسان پر تسلط پاکر ابوسعید بہادرخان اپنے بیٹے کو خراسان کی سلطنت دی اور خود سلطانیہ مین آکر عید کے روز ۷۱۶ھ مین مرگیا۔

سلطان ابوسعید بہادرخان بن سلطان محمد خدابندہ

اس بادشاہ نے خراسان سے آکر سلطنت کا تاج پایا اور اس سبب سے کہ اس نے خواجہ رشیدالدین وزیر کو ناحق قتل کردیا تہا جابجا فساد برپا ہوا خراسان شہزادہ یسور نے ماوراءالنہر سے آکر لے لیا مازندران تک ملک کو لوٹتا ہوا چلا گیا دشت قبچاق پر شہزادہ اوزبک متسلط ہوا اور امرا مصر نے یار بک اسکے ولایت دبالی چونکہ امیر چوپان بادشاہ کا کل مختار تہا اس کے تسلط سے اور ارکین متمرد ہوگئے بادشاہ نے انپر حملہ کیا اور سب مقتول ہوئی ملک غیاث الدین کرت جو ہرات مین شاہزادہ یسور کے محاصرہ مین تہا اسکے مدد کو امیر حسین مامور ہوا اسکے جانے سے ہراتیون نے محاصرہ سے رہائی پائی اور یسور نے امراؤ کی نمک حرامی سے ۷۲۰ھ مین قتل ہوا اسی سال مین امیر چوپان کے ساتہ بادشاہ کی عداوت پیدا ہوئی باعث یہہ ہوا کہ امیر چوپان کی لڑکی پر بادشاہ عاشق ہوگیا اور اوسکے دینے کے لئے امیر کو کہا چونکہ وہ لڑکی امیر شیخ حسن کے ساتہہ منسوب تہی امیر نے انکار کیا اور باہم کدورت پیدا ہوئی امیر خراسان کے انتظام کے بہانے سے بادشاہ سے الگ ہوکر خراسان کو چلا آیا اور اپنے بیٹے خواجہ دمشق کو بادشاہ کے حضور مین چھوڑا لڑکی کی شادی فی الفور امیر حسن کے ساتہہ کردی امیر چوپان جب خراسان پہونچا بادشاہ نے پہلے خواجہ دمشق امیر کے بیٹے کو قتل کیا پہر اسکے خویش و اقارب تہہ تیغ کئے اور چاہا کہ خراسان پر فوج کشی کرے یہہ خبر پاکر امیر چوپان خود بڑی فوج کے ساتہہ سلطانیہ کو آیا مگر لڑائی کے موقع پر اسکے امراو فوج بادشاہ سے آملی اور امیر پہر خراسان کو بہاگ گیا چونکہ ملک غیاث الدین کرت والی ہرات کو اسکی سعی سے ملک فخرالدین کے مرنے کے بعد دوبارہ سلطنت نصیب ہوئی تہی ایسے وقت

مین اسپن نے اُسکو مددگار تصور کیا اور اُسکے پاس چلا گیا اُس نے حق احسان کا یہہ ادا کیا کہ
کہ جاتے ہی اُسکو بطمع مال و خزانہ جو اُسکے پاس تہا معہ جلاد خان اُسکے نوجوان بیٹے کے مار
ڈالا اُسکا سر بادشاہ کے پاس بہیجدیا امیر کی شہادت کے بعد بغداد خاتون اُسکے بیٹی کو امیر
حسن نے بادشاہ کی حکم کے بموجب طلاق دیا اور وہ بادشاہ کے محل مین داخل ہوئے امیر شیخ علے
خراسان کا حاکم قرار پایا اُس نے خراسان مین جاکر جنید بار پنجاب پر حملے کئے اور بڑا مال لوٹا۔
آخر تیسرے ماہ ربیع الاول ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مرگیا۔

سلطان اربا خان

یہہ بادشاہ ارتق بوکا تو نے خان کے بیٹے کی نسل سے تہا بسبب لا ولدی ابوسعید بہادر خان
کے امن نے خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی سعی سے بادشاہت پائی اور بغداد خاتون سلطان
مرحوم کی زوجہ کو کہ وہ بہی مدعیہ سلطنت کی تہی مار دیا شہزادی ساتبک سلطان محمد خدابندہ کے
بیٹی کے ساتہہ نکاح کیا دلشاد خاتون دوسری زوجہ سلطان مرحوم کی بہاگ کر امیر علی غزنی کے
حاکم کے پاس چلی گئی اسکی ترغیب سے امیر علی نے موسی خان بن بایدو خان بن طرقائی خان بن ہلاکو خان
کو بادشاہ بنایا اور بڑی فوج لیکر اربا خان پر چڑہ آیا اور لڑائی مین فتحیاب ہوکر غیاث الدین
وزیر اور بادشاہ دونو اُسپن نے قتل کئے اور موسے خان کو بادشاہ بناکر خود کل مختار
سلطنت کا ہوا اسبات پر امیر شیخ حسن کو جسکی عورت بغداد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان
نے چہین لی تہی ناراض ہوا اُس نے روم کے حدود مین سلطان محمد بن قتلق بن تیمور بن انبارجی
بن منکو بن تیمور بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑے بہاری لشکر کے ساتہہ دار الخلافت
کو آیا لڑائی مین پہلے امیر علی نے فتح پائی پہر دشمنون نے اسکو نماز پڑہتے ہوئے مار ڈالا
موسی خان بہاگ گیا امیر حسن نے کل سلطنت پر اختیار پاکر دلشاد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان
کی زوجہ کو اپنی زوجہ بغداد خاتون کے عوض مین اپنے نکاح مین لیا۔

امیر شیخ حسن نویان ایلکان شاہ عراق عجم

امیر علی پر غالب آکر عراق کی سلطنت کا یہہ خود مالک بن بیٹھا اسلیئے اور امراؤ کو حسد ہوا جا بجا
فساد برپا ہوئے امیر محمود بن قتلق خورستان مین جا کر موسی خان کے ساتھہ ملگیا امیر شیخ علی والئے
خراسان نے طغا تیمور خان کو بادشاہ بنایا اور لشکر لیکر سلطانیہ آپہونچا اگرچہ پہلے موسی خان
وامیر محمود شیخ علی کے برخلاف تھے مگر آخر باہم دونو ملکے شیخ حسن پر حملہ کیا مگر عندالمحاربہ شکست کہائے
موسے خان قتل ہوا طغا تیمور بہاگ کر بسطام کو چلا گیا رستہ مین امیر شیخ علی کو بسبب کسی شبہ کے
طغا تیمور نے قتل کردیا اس فتح کے بعد امیر شیخ حسن نوبان کامل اختیار پاکر بادشاہ ہوا تو امیر
شیخ حسن بن تیمور تاش بن امیر چوپان نے خروج کیا اور چوپانیون نے جمع ہوکر امیر حسن نوبان
پر فتح پائی اور بادشاہی خزانے لوٹ لیئے آخر اسبات پر صلح ہوئی کہ شیخ حسن نوبان کسی شہزادے
کو بادشاہ بنائے یہہ طغا تیمور کی بادشاہت پر راضی ہوا مگر شیخ حسن چوپانی چاہتا تہا کہ شہزادے
ساتی بیگ سلطان محمد خدابندہ کی لڑکی تخت نشین ہو اور اختیار کل اسکو ملے اسلیئے پہر مخالفت
ہوئی آخر شیخ حسن چوپانی نے سلیمان خان نام ایک شاہزادے کو جو اولاد تیموت بن ہلاکو خان
سے تہا تخت نشین کیا اور امیر حسن نوبان ایلکانی نے آذربائیجان وعراق عرب وغیرہ
مین علیحدہ حکومت قایم کی ❊

سلیمان خان

امیر حسن چوپانی کے حکم سے یہہ بادشاہ ہوا ساتی بیگ سلطان محمد خدابندہ کی بیٹی اسکے نکاح مین
آئی امیر حسن ایلکانی اور اسکی آپس مین بمقام تغتو سخت لڑائی ہوئی پہر امیر شیخ حسن کلان و
طغا تیمور خان کا بہائی باتفاق امیر سیورغان کے اسپر حملہ آور ہوا اور شکست کہاکر مازندران
کو بہاگ گیا اور واپسی کے وقت امیر وجیہہ الدین سربدار کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے وقت امیر
شیخ حسن چوپانی سلطنت کا مالک تہا یہہ برائے نام بادشاہ تہا آخر امیر شیخ حسن ۷۴۴ھ مین
اپنی عورت عزت ملک کے ہاتہہ سے شہید ہوا باعث یہہ تہا کہ اسنے یعقوب شاہ ایک امیر کو بادشاہ
گے یارکاب روم کی تسخیر کو بہیجا وہ وہان سے منہزم ہوکر آیا اس جرم مین امیر شیخ حسن نے

اُسکو قید کرلیا چونکہ امیر کی عورت اور یعقوب شاہ کی آپس مین دوستی تھی عورت غضب مین آئے اور شوہر کو بحالت خواب خصیہ پا کر مار دیا خود بھی اوسکے قصاص مین قتل ہوئی اُسکے مرنیکے بعد کل خزانہ اُسکا سلیمان خان نے لی لیا یہہ خبر پاکر ملک اشرف امیر شیخ حسن کا بھائی اصفہان سے آیا سلیمان خان اُسکے خوف سے شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور کل سلطنت پر وہ متسلط ہوگیا۔

ملک اشرف بن تیمور تاش بن امیر چوپان

سلیمان خان کے بیدخلی کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت جانی بیگ خان شام کا بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا جب معرکہ کا وقت آیا اسکے فوج نے اسکا خزانہ لوٹ لیا اور متفرق ہوگئی اور یہہ گرفتار ہوکر قتل ہوا۔

بقیہ حال شیخ حسن نویان ایلکانی اور تخت نشینی سلطان اویس اُسکے بیٹے کا

امیر شیخ حسن نویان سلطانیہ سے بیدخل ہوکر عراق عرب وغیرہ ممالک پر چند سال قابض رہا آخر ۷۵۷ھ مین مر گیا اور سلطان اویس اُسکے بیٹے نے سلطنت پائی اور بعد واپسی جانی بیگ شاہ مصر کے امیر حجق بیگ چوپانی و مبارز الدین شیرازی کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا جوق بیگ و علی پل تن و خواجہ جلال الدین قزوینی و تیمور تاش بن ملک اشرف کو قتل کر کے یہہ بڑا بادشاہ ہنگیا بیس سال بادشاہت کے آخر ۷۷۶ھ مین بمرض جسمانی مرگیا۔

سلطان حسین بن سلطان اویس

سلطان اویس کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور ۷۷۸ھ مین خواجہ بیرم ترکمان و قرا محمد یلغیون کی یورش کی اور قلعہ ماہی بند و قلعہ ارجیس مفتوح کیے تبریز و سلطانیہ پر دوبارہ قبضہ کیا ۷۸۰ھ مین بادشاہ بغداد سے سلطانیہ مین گیا پیچھے اسکے شہزادہ علی باغی ہوا اور امیر اسمعیل مدار المہام سلطنت کو قتل کر کر خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے عادل آقا سالار کو بغداد کیطرف مامور کیا اُسنے بغداد پھر فتح کیا اور شوشتر کا علاقہ شہزادہ علی کو دیکر راضی کر دیا اس انتظام کے بعد بادشاہ بغداد مین آیا اور عادل آقا تبریز کو گیا اُسوقت دشمنون نے پھر بغداد پر حملہ کیا اور بادشاہ بھاگ کر تبریز کو گیا وہان جاکر ۷۸۴ھ مین اپنے بھائی سلطان احمد کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

سلطان احمد جلایر بن سلطان اویس

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد اسکے بہائی ابا یزید نے عادل آقا امیر الامراؤ کی تجویز سے اسکی برخلاف ہوکر سلطانیہ مین بادشاہی اجلاس کیا اور آپس مین لڑائی کی تیاری ہوئی شیخ علی حاکم عراق عرب کا عادل آقا کا حامی بنا اور باتفاق تبریز پر حملہ آور ہوئے سلطان نے شکست کہا کر نخجوان مین قرا محمد ترکمان کے پاس چلا گیا اور اُس سے مدد لیکر پہر آیا اور فتحیاب ہوا بایزید نے شاہ شجاع شاہ فارس سے مدد طلب کی مگر نہ پائی چند سال کے بعد امیر تیمور گورکان داخل عراق ہوا اور سلطان احمد شکست کہاکر فرخ شاہ والی مصر کے پاس بہاگ گیا اور اسیر کے مین حیات تک وہان نظر بند رہا امیر تیمور کے مرنے کے بعد جب مرزا ابا بکر بن میران شاہ کا فساد بہایون کے ساتہہ ہوا تو سلطان احمد اور قرا یوسف خان ترکمان نے مصر سے نکلکر پہر کوشش کی سلطان احمد بغداد وغیرہ پر قابض ہوگیا قرا یوسف خان نے اپنی سلطنت کردستان مین قایم کی اور تبریز تک قابض ہوگیا میرزا ابا بکر نے اسکے مقابلہ سے شکست فاحش کہائی میران شاہ مارا گیا قرا یوسف نے اپنے بیٹے پیر بداق کو عراق عجم مین تخت نشین کیا جب اتنی بڑی سلطنت قرا یوسف نے پائی تو سلطان احمد کو حسد ہوا اور بغداد سے بڑی فوج لیکر تبریز پر آیا مگر لڑائی مین شکست کہائی اور مقتول ہوا بغداد بہی ترکمانون کی حکومت مین آیا اور شاہ محمد بن قرا یوسف خان بغداد کا بادشاہ بنا ٭

پانچوان فرقہ خانان مغول کا جو ماوراء النہر کے ملک پر حکومت کرتے رہے

سلطان غزا خان یہہ شخص بہی چغتائی خان کی اولاد مین سے تہا ۷۳۳ھ مین یہہ ماوراء النہر کے تخت پر بیٹہا چونکہ بیرحم و سفاک و خونریز تہا امرائے ملکر امیر قزغن کی تجویز سے ۷۴۷ھ مین قتل کر دیا

امیر قزغن

غزا خان کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور ہرات پر چڑہائی کی چالیس روز تک مظفرالدین کرت کے ساتہہ جنگ کرتا رہا آخر صلح کی اور واپس آیا دوسرے یورش اُس نے خوارزم پر کی اور بہت سا

ملک لیا چند سال کی حکومت کے بعد امیر تغلق تیمور اسکے خسر پورہ نے اسکو قتل کردیا۔

امیر عبد اللہ بن امیر قزغن

اس امیر نے سمرقند کو اپنا تختگاہ بنایا اور بسبب وقوع کئی امور کے امیر بیان سلدوز اسکا دشمن بنگیا اس لئے اسپر فوج کشی کی لڑائی مین امیر عبد اللہ مارا گیا اور بہی سب متعلق امیر قزغن کے قتل ہوئے۔

امیر بیان سلدوز

اس کے وقت بسبب عیاشی اور شراب خوری اسکے مملکت توران مع بدخشان وانند خود و شبرغان کے حاکم خودسر ہو گئے ۷۶۱ھ مین امیر تغلق تیمور بڑے لشکر کے ساتہہ ماوراء النہر پر حملہ آور ہوا اور شہر سبز کے محاصرہ کے وقت امیر حاجی برلاس وہان کا حاکم بہاگ گیا اور امیر تیمور گورکان جو اسکی نیابت مین کام دیتا تہا قایم رہا اور دشمن کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کرکر دشمن کو واپس کیا اس لئے امیر بیان سلدوز اسپر بہت خوش ہوا اور حکومت علاقہ کش کی اسکو عنایت کے پہر امیر حسین امیر قزغن کا پوتا کابل سے آکر معرکہ آرا ہوا امیر سلدوز شکست کہاکر بدخشان کو بہاگ گیا امیر حسین نے اسکا تعاقب کیا اور بدخشان پر قابض ہو گیا اسوقت تغلق تیمور نے دوبارہ ماوراء النہر پر یورش کی اور تمام وکمال تسلط پایا امیر تیمور کو اس نے اپنی بیٹی الیاس خواجہ کی نیابت مین ماوراء النہر مین چہوڑا مگر امیر تیمور بسبب بدمزاجی امیر بکجک امیر الامراء کے وہان نہ رہا اور امیر حسین کے پاس چلا گیا امیر حسین امیر تیمور کے اتفاق سے ماوراء النہر مین آیا اور ۷۶۵ھ مین سمرقند تک اپنا قبضہ کر لیا۔

امیر حسین بن امیر صلائی بن امیر قزغن

یہہ امیر بڑا طماع و ممسک تہا اس نے چاہا کہ اپنے امراؤ سے کچہہ خزانہ بہم پہونچا دن اس ارادہ پر ہر ایک امیر کے نام رقمین لکہین چند ہزار اشرفی کی رقم امیر تیمور کے نام قایم ہوئی چونکہ یہہ حقیقے بہنوئی امیر حسین کا تہا اور اولجای ترکان اسکی بہن اسکی منکوحہ تہی اسنے اس رقم کے عوض اپنی زوجہ کا زیور اتارکر بہیجدیا امیر حسین نے لے لیا اس لئے کدورت ہو گئی اور امیر تیمور نے مخالف ہوکر شہر بخارا و قرشی پر قبضہ کر لیا اور بعد رد و بدل کے آپس مین صلح ہو گئی

امیر حسین دل سے دشمن رہا اور چاہا کہ امیر تیمور کو مار ڈالے اس لئے پہر مخالفت ہوئی اور نوبت یہانتک پہونچی اسوقت امیر حسین کے امراء تیمور کے پاس چلے آئے اور فوج بہاگ گئے چند ماہ یہہ قلعہ بند ہو کر ان مین محصور ہو کر لڑتا رہا آخر ان سے لباس بدلا کر بہاگا اور گرفتار ہو کر سنہ ۷۷۱ ہجری مین مارا گیا ✦

چہٹا فرقہ سلاطین مغل تیموریہ کا جنکا ابتدا ماوراء النہر سے ہوا

امیر تیمور گورگان اس بادشاہ کا شجرہ نسب چنگیز خان تاتاری کی نسبی شجرے کی ساتھ تومنائی خان کے نام پر ملجاتا ہے اسطرح کہ امیر تیمور گورگان بن ترا غائی نویان بن امیر توکل نویان ابن امیر ایلنگیز نویان بن ایجل نویان بن امیر قراچار نویان بن امیر سوغان چیچن بن امیر قاچولی نویان بن تومنائی خان اور قراچار نویان چغتائی خان کے دربار مین امیر الامرا تہا جب چغتائی خان کی اولاد کے ہاتہ سے بسبب عداوت باہمی کی سلطنت سے جاتی رہی قراچار کی اولاد شہر قبۃ الخضرا المشہور شہر سبز اور کش مین آباد رہے اور تہوڑے سے علاقہ مین اپنا گزارہ اوقات رکہا سہ شنبہ کی رات پانچوین شعبان سنہ ۷۳۶ھ مین امیر تیمور پیدا ہوا بچپن مین اسکا باپ مرگیا یتیمی کی حالت مین اسنے پرورش پائی سنہ ۷۶۱ھ جب تغلق تیمور ماوراء النہر پر غالب ہوا تو اوس نے شہر سبز و علاقہ کش اسکا وطن حوالہ اسکو دیدیا پہر امیر حسین کے پاس چلا گیا اور سامان امارت کا بہم پہونچایا اسکے قتل ہونے کی بارہوین رمضان سنہ ۷۷۱ھ مین تخت نشین ہوا شہر سمرقند دار الحکومت بنایا پہلے ماوراء النہر پر قبضہ کیا پہر کاشغر خان کی ولایت تصرف مین لی خوارزم پر تین مرتبہ یورش کر کے وہ ولایت شیخ یوسف صوفی سے چہوڑائے سنہ ۷۷۶ھ مین میرزا قمر الدین خان پر غالب آ کر مغولستان کی ولایت لی اور امیر توقتمش کی مدد کر کے اوس خان بادشاہ مغولستان کو مغلوب کیا علاقہ انزار و دشت قبچاق جو جوجی خان کی اولاد سے لیکر توقتمش خان کو دیا سنہ مین قوشنج کو فتح کیا ہرات کا ملک خاندان کرت سے چہوڑایا جونی قربانی حاکم طوس کو مطیع کیا علی موید سبزواری سے خراج لیا سنہ ۷۸۳ھ مین شیخ داؤد سبزواری کی سرکوبی کی عشیار دمغنون

کو مارکر انکی سرون کے مینار بنوائے پہر سیستان کو گیا قطب الدین سیستانی کی علاقہ کو ضبط کیا اور
مال لے لیا پہر کوہ سلیمان پر جاکر افغانستان کی مفسدون کو سزا دی ٧٨٦ھ مین مازندران کو
فتح کیا امیر ولی کو معزول کر کے لقمان شاہ بن طغا تیمور کو وہان کی حکومت دی وہان سے
مراجعت کی پہر سلطانیہ مین پہونچا احمد جلایر مقابلہ سے بہاگ گیا ٧٨٨ھ مین ایران کو گیا
اعز الدین حاکم لرستان کو جسنے حجاز کا قافلہ لوٹا تہا سخت سزا دی پہر تبریز مین گیا اور سلطان احمد
جلایر کو شکست دی وہان سے حصار کرلے بڑآیا اور فتح کیا پہر شہر تفلیس کا محاصرہ کیا کفار گرج
مقہور اور ملک لقمرا انکا بادشاہ گرفتار ہوا پہر قلعہ سرخ وولائت بردع وشیروانات وگیلان
پر غالب آکر مملکت وسیع حاصل کی ٧٨٩ھ مین پہلے یورش قرا محمد ترکمان پر ہوئی اور قلعہ
بابرید وارزنیک مفتوح ہوئی طہرتن مطیع ہوا پہر قلعہ دان وسطان کیطرف متوجہ ہوا قلعہ ماہان مین
جسکا بانی شداد بن عاد تہا ملک اعز الدین حاکم وہان کا محصور ہوا اسکو فتح کرکرا امیر
اصفہان مین پہونچا اور بسبب تمرد شہر والون کی قتل عام کا حکم دیا ستر ہزار مرد اور اسیقدر
بچے وعورات قتل ہوئی وہان سے شیراز پہونچا امیر زین العابدین شیراز کا بادشاہ بہاگ گیا
اور شوستر مین پہونچکر مارا گیا امیر نے شیراز پر قبضہ کیا سلطنت کا کل خزانہ لے لیا وہان بہی
خبر پہونچی کہ توغتمش خان نے جسکو امیر نے حامی بنکر مغولستان پر قبضہ دلوایا تہا ما ورا النہر
مین آکر شہر سیران وبخارا کا محاصرہ کرلیا ہے خوارزم کی رعایا نے اسکی متابعت کرلی ہے
شاہزادہ شاہرخ میرزا نے اس کے مقابلہ سے شکست کہائی ہے یہہ سنکر امیر ماورا النہر مین پہونچا
مگر دشمن اسکے جانے سے اول ماورا النہر سے نکلگئے تہے اسلئے یہہ خوارزم مین گیا اور تمام شہرون
اور آبادیون کو ویران کردیا جابجا قتل عام ہوئی خاص شہر خوارزم گراکر میدان بنایا اور جو
بولئے گئے بڑے علما وسادات ومشائخ جو وہان تہے جلا وطن ہوئے جب کوئی دلولہ تمام
ولایت مین سارہی سے باقی نرہی تو معاودت کی چہہ مہینے کے بعد پہر توغتمش خان چرکس
ودیلغار وآلاق وارساق وقبچاق سے لشکر جمع کرکر ماورا النہر مین آیا اور شکست کہاکر بہاگ

گیا جو نے قربانی طوس کا حاکم و ملوک سبزوار اطاعت سے پھر گئے اور قمر الدینخان مغل کو جو
طوس مین قید تہا قید سے نکالکر اُنہون نے خراسان کا بادشاہ بنایا اس لئے شہزادہ
میران شاہ اس مہم پر مامور ہوا اُس نے جاکر طوس کو لوٹ لیا شہر مین قتل عام کرکر مقتولون
کے سرون کے مینار بنائے سربداریون کو شکست دے ماہ رمضان ۷۹۱ھ مین امیر نے پہر مغولستان
پر یورش کی انکاتورا اور خواجہ اغلان کو شکست دے قوم جتہ کو لوٹ لیا کاشغر و یلدیز وغیرہ
کو غارت کیا ۷۹۳ھ کی ماہ صفر مین توقتمش خان کی سرکوبی کے لئے دشت قبچاق پر لشکر
کشی ہوئی پہلے بالغ طاق کے مقام پر پہونچکر ایک سنگین مینار بنوایا اور بڑا بہاری جنگل
طے کرکر دریائے تغلق و سمور سے گزر گیا اور ایسے موقع پر جا پہونچا جہان ہمیشہ دن
رہتا تہا آفتاب غرب مین غروب ہوتی ہے پہر شرق کیطرف سے نکل آتا تہا اس لئے
عشا کی نماز بسبب نہ پہونچنے اُس کے وقت کے مسلمان معاف سمجہے اور بعض مغرب و عشا
کی نماز یکجا ادا کرتے تہے ایسے موقع پر توقتمش خان بڑے لشکر کے ساتہہ مقابل ہوا اور مقابلہ
بہاگ گیا امیر کو بڑی دولت حاصل ہوئی اور مظفر و منصور معاودت کے ۷۹۴ھ مین امیر
صاحب قران نے ایران کو کوچ کیا علاقہ آمل و مازندران و فارس و عراق و لرستان
و خوزستان کیطرف ہوتے ہوئے قلعہ انکوان پر آیا اور وہان کے لوگون کو جو ملحدیہ
مذہب رکہتے تہے قتل کیا قرا محمد ترکمان کو سخت سزا دی ماہ شوال ۷۹۵ھ مین بغداد کو
محاصرہ کیا احمد جلایر دمشق کو بہاگ گیا اُسکا بیٹا پکڑا گیا عراق عرب کا علاقہ امیر کے
قبضہ مین آیا بغداد سی شہزادہ میران شاہ بصرہ کو مامور ہوا اور خود امیر ماردین وغیرہ
کیطرف متوجہ ہوا اسی سفر مین شہزادہ عمر شیخ بہادر خرفان وگردستان کی جنگ
مین تیر کے زخم سے شہید ہوا پہر امیر قلعہ حامد کے تسخیر کو متوجہ ہوا یہہ ایک سنگین قلعہ
چار ہزار تین سو برس کا بنا ہوا تہا اور سوائے خالد بن ولید اصحاب رسول کے اُسیر کسی نے
فتح نہین پائی تہی امیر نے بڑی جوانمردی کے ساتہہ اسکو فتح کیا پہر گرجستان کو توجہ کیا

اور اوسکی رانگی دشت قپچاق مین دوسرے مرتبہ پہونچا اور توقتمش خان کو ایسا برباد کیا کہ
کہ پہر وہ لائق بادشاہی کے نہ تہا سنہ ۷۹۹ مین ہان سے معاودت کے سمرقند مین آتے ہی خبر پہونچی
کہ شہزادہ پیر محمد والی کابل و قندہار نے ملتان پر یورش کی ہے اور ملک سارنگ ملتان کا حاکم قلعہ
مین محصور ہے یہہ خبر پاکر اسنے ہندوستان کے جانیکا ارادہ کیا سنہ ۸۰۰ مین کوہ کالا کافر کے
کفار کو تہہ تیغ کرکر کابل مین پہونچا اور جو ئی ماہی گیر کے کہودنے کا حکم دیا پہر دریاے سندہ پر
پہونچکر جسمقام سے کہ سلطان جلال الدین خوارزمی نے عبور کیا تہا دریا سے اترا سلطان
سکندر بت شکن کشمیری کے وکیل نے حاضر ہوکر اطاعت ظاہر کی پہر شہاب الدین مبارک شاہ
دیلمی پر جو ایک جزیرہ سندہ کا حاکم تہا یورش ہوئی وہ ہندوؤن کے بڑے اجتماع کی ساتہ
بمقابلہ پیش آیا اور سزایاب ہوا وہان سے کوچ بکوچ لشکر دریاے بیاس پر پہونچا
اور شہزادہ پیر محمد ملتان سے آکر حاضر ہوا تیس ہزار گہوڑی شہزادے کی فوج کی سواری
کیلئے پہر دیپالپور کا محاصرہ ہوا اور فتح ہوکر قتل عام ہوئی پہر ہندو کے ملک پر یورش
ہوئی اور تمام علاقہ غارت مین آیا پہر لشکر دہلی پر جا پہونچا سلطان محمود بن فیروز شاہ
باتفاق ملوخان وزیر کے مقابلہ پر آیا اور شکست کہاکر بہاگ گیا صاحبقران نے تخت
دہلی پر اجلاس کیا شہر کو امان ملی مگر چار روز کے بعد بسبب جسارت بعض اوباش کے
شہر مین قتل و غارت کا حکم نافذ ہوا پندرہ روز دہلی مین رہکر امیر نے بہ نیت غزا قلعہ
بہرت کو کوچ کیا اور اسکو فتح کرکر کوہ سوالک پر فوج کشی کی راجہ رتن کو شکست دیکر لاکہون
ہندو مار دیے پہر یہان سے کوہ جمون کو کوچ کیا کوچ کے وقت ایک لاکہہ ہندو قیدی
لشکر مین تہا وہ سب کا سب قتل ہوا راجہ جمون کا بہاگ گیا سلطان سکندر بت شکن کو
خلعت عطا ہوئی دو لاکہہ تیس ہزار اشرفی جو اسپر خراج قرار پایا تہا معاف ہوا سیکہا نام
مفسد جسنے لاہور مین فساد برپا کیا تہا بامور ہی فوج قتل ہوا وہان سے امیر کیسوین
شعبان سنہ ۸۰۱ کو داخل سمرقند ہوا سنہ ۸۰۲ مین امیر ایران مین پہونچا اور بسبب اوسکے

امور سلطنت کے شہزادہ میران شاہ پر نہایت خفا ہوگئے اور محمد کاحکی و قطب الدین حبیب بجودی
و عبد المومن اسکے امراؤ کو بجرم غفلت قتل کیا امیرزادہ اسکندر جسنے ختن و مغولستان
خطا کی سرحد تک ملک فتح کیا تھا خدمت مین حاضر ہوکر مورد تحسین ہوا وہان سے امیر گرجستان
درہ خشک کو گیا بہت سے کفار قتل کئے ملک انکا ویران کردیا خشا اونکا سردار بہاگ گیا
پہر ملک کرکین کے علاقہ کیطرف رخ کیا اُس نے اطاعت قبول کی پہر سیواس کو گیا اور پہلے
محرم ۸۰۳ھ کو سیواس کا محاصرہ ہوا مصطفے داروغہ قیصر روم کا بمقابلہ پیش آیا آخر شہر
مفتوح ہوکر مسلمانون کو امان ملی و قوم نصاریٰ قتل مین آئی شہر گرایا گیا اسی مقام سے
شاہرخ میرزا ابلستان کو مامور ہوا اُس نے وہان جاکر ترکمانون کو شکست دی اور خود امیر نے
ملاطیہ کو مفتوح کیا قلعہ بہشتی مقیل قلعہ دار کے قبضہ سے جو فرخ شاہ والی مصر کا گماشتہ تہا چہوڑایا
پہر حلب پر یورش کی تیموداش حاکم حلب مقابلہ پیش آیا اور شکست کہائی امیر نے حلب سے بہت
سا خزانہ لیا شہر کو گرادیا شہر والون کو قتل کیا پہر حمص و حمی و بعلبک کو فتح کر کے دمشق
مین جا پہونچا شامی بڑے سختی کی ساتہہ معرکہ آرا ہوئے آخر فرخ شاہ کی فوج مصر کو بہاگ
گئی اور شہر مفتوح ہوا پہلے رعایا کا مال لے لیا گیا اور جان سے امان ملی پہر یہہ تجویز ہوئی
کہ امیر معاویہ اور مرتضے علی کے ہنگامون کے وقت اس شہر کے لوگ امیر معاویہ کے حامی
اور علی کے دشمن تہے ایسے شہر کو ویران اور شہر والون کو قتل کردینا چاہیے چنانچہ
غرہ شعبان ۸۰۳ھ کو شہر کا گرانا اور جلانا شروع ہوا اور چند روز مین ایسے عالیشان
شہر سے نام و نشان نرہا جامع مسجد بنی امیہ کی بہے جل گئی صرف ایک مینار لکڑی کا جسپر
نزول عیسیٰ مسیح آسمان سے ہوگا باقی رہ گیا وہان سے امیر نے رہا کو کوچ کیا اور فوج شہر
ہرکز آباد کردہ سلیمان بنی و انطاقیہ و کوتاک و جبقون کے رستے کو گئے اور تمام ملکون کو
لوٹ کر برباد کردیا رہا سے ماردین اور النجق کو فتح کرکے تیسری مرتبہ امیر گرجستان مین
گیا وہان سے بغداد کی راہ لی چونکہ بغداد سلطان احمد جلائر نے پہر لے لیا ہوا تہا جا بجے

ہی شہر کا محاصرہ ہوا امیر فرخ گماشتہ سلطان احمد کا بڑی چستی کے ساتہہ مقابل ہوا اور
بڑے بڑے معرکون کے بعد شہر مفتوح ہوا کل شہر کے لوگ سوائے مشائخ و سادات و علماء و
اہل کمال کے تمام و کمال قتل ہوئی کل عمارت گر گئین استحکام سے فارغ ہو کر امیر تبریز مین آیا اور
روم پر یورش کی ۱۳ رجب ۸۰۴ھ مین اول قلعہ کاخ پر حملہ کیا علاقہ انگوریہ و قیصریہ برباد
ہوئی سلطان بایزید ایلدرم اُسوقت قوم نصاریٰ کے ساتہہ لڑ رہا تہا وہان سے اُسنے معاودت کی
اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر رومیون کو شکست ہوئی اور قیصر گرفتار ہوا امیر نے اُسکے
حاضری کے وقت بڑی عزت کی اور بڑے آرام مین نظر بند کیا مگر وہ اُسی غم و غصہ مین بیمار
ہو کر مر گیا امیر نے روم کی سلطنت کے خزائن و دفائن لیکر قلعہ ازمیر پر حملہ آور ہوا اور بہت جلد
فتح کر کر قلعہ کو گرا دیا اہل فرنگ نے بڑے فوج کے جہاز قلعہ کے فرنگیون کے مدد پر مامور کئے مگر اُس
فوج کے آنے سے اول ہی قلعہ و اہل قلعہ برباد ہو چکے تہے روم کی فتح کے بعد ملک فرخ برقوق
ناصر شاہ والی مصر نے بہی اطاعت منظور کی مگر قرا یوسف ترکمان اُسیطرح متمرد رہا اس لئے فوج اُسکی
سرکوبی کو مامور ہوئی عند المقابلہ وہ بہاگ کر مصر کو چلا گیا اور خود امیر چوتہی مرتبہ داخل گرجستان
کے ہوا ملک گرلین حاکم گرجستان بہت سی لڑائیون کے بعد پہر اطاعت مین آیا یکم محرم ۸۰۷ھ
کو امیر سمرقند مین پہونچا اور چندروز کے بعد ارادہ تسخیر خطا و چین کا کر کے آٹہہ لاکہہ برگزیدہ
فوج تیار کی اور ساوہ دہر کو کوچ کیا جب لشکر اترار مین پہونچا دسوین ماہ شعبان ۸۰۷ھ مین
امیر بیمار ہوا اور سترہوین شعبان کو وفات پائی اس بیماری مین شاہزادہ پیر محمد کو
ولیعہد کیا نعش اسکی سمرقند مین لیجا کر دفن ہوئی اکہتر برس کی عمر شمار مین آئی چہتیس سال
بالاستقلال سلطنت پائی چہبیس ۲۶ بیٹے اور پوتے اسکے باقی رہے مگر اون مین آنفا دنیا
جہان کوئی تہا وہین قابض ہو بیٹہا وصیت پر عمل نہوا۔

امیرزادہ سلطان خلیل بادشاہ ورالنہر

سب سے اول یہہ شہزادہ سمرقند پر قابض ہو کر تخت نشین ہوا امیر تیمور کا جمع کیا ہوا

خزانہ تمام و کمال اسکے قبضہ مین آیا شنشہ مین میرزادہ سلطان حسین نے اسپر یورش کی مگر کامیاب نہوا شاہزادہ پیر محمد و امیر شاہ ملک اسپر حملہ آور ہوے اس نے اونکو شکست دی آخر خداداد نام ایک نمکحرام امیر نے اسکو قید کرکر میرزا شاہرخ کے پاس بہیجدیا اسنے اسکو اپنے امراؤ کے گروہ مین رکہا اور ماوراء النہر پر اپنا عمل و دخل کرلیا اور یہہ اپنی زیست تک اسکی خدمت مین رہا ❊

امیرزادہ شاہرخ میرزا ابن امیر تیمور گورکان صاحبقران المخاطب بسلطان سعید

امیر تیمور کے مرنے کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹہا اس نے شہزادہ سلطان خلیل پر یورش کی اور چاہا کہ ماوراء النہر کا ملک اس سے لے لے بعد چند لڑائیون کے آپس مین صلح ہوگئی اور دونو سلطنتون مین دریاے جیحون حد مقرر ہوگیا امیرزادہ پیر محمد شاہ فارس کے ساتہہ اس نے دوستی کی اور نہ چاہا کہ بہائی کے ساتہہ ہنگامہ آرا ہو ۸۰۹ھ مین اس نے مازندران کو فتح کیا اور وہ ولائیت میرزا عمر بن میران شیخ کے حوالے کردے مگر چند ماہ کے بعد وہ باغی ہوگیا اور جنگ کے وقت گرفتار ہوکر مرگیا چونکہ بلخ مین امیر پیر علی تازنی شاہزادہ پیر محمد بن امیرزادہ جہانگیر کو شہید کردیا تہا شاہرخی فوج اسکی سرکوبی کو مامور ہوئی وہ بہاگ کر خوارزم مین چلا گیا اور دو بارا باتفاق قوم جونی قربانی کے بلخ پر چڑہ آیا اور گرفتار ہوکر مارا گیا اسی سال فارس و شیراز مین حسین سر بداز نمک حرام نے میرزا پیر محمد بن عمر شیخ بن صاحب قران کو شہید کیا اور سکندر میرزا کو بادشاہ بنایا سلطان حسب درخوست اسکے بیٹے کے خود فارس مین گیا اور سکندر نمکحرام کو اندہا کرکے فارس کی ولایت اپنے قبضہ مین کرلے امیرزادہ سلطان خلیل کو اسکے نمکحرام امیر خداداد نے قید کرکر سلطان کے پاس بہیجدیا اسکو امید تہی کہ اس خیر خواہی کے عوض مین ماوراء النہر کی حکومت مجہکو ملیگی سلطان نے اسکی گرفتاری کے لئے فوج مامور کی اور وہ بہاگ گیا اور اس نے ماوراء النہر مین اپنی بیٹی میرزا الغ بیگ کو بادشاہ کیا کابل و قندہار و غزنین کا ملک میرزا قیدو بن میرزا پیر محمد جہانگیر کو دیا بلخ و طخارستان

کی ولایت ابو الفتح ابراہیم اپنے دوسرے بیٹے کو دی شاہ محمود سیستان کے بادشاہ نے بذریعہ خواجہ زین الدین خوانی کے حاضر ہو کر اطاعت منظور کی ۸۱۹ھ مین سلطان نے بدخشان پر قبضہ پایا سلطان بہاء الدین بدخشانی قید مین آیا چونکہ امیر تیمور کے مرنے کے بعد قرایوسف ترکمان نے شاہ مصر کی قید سے نکلکر ممالک گردستان و عراق عجم و تبریز و آذربایجان و سلطانیہ و قزوین اپنے قبضہ مین کرکر بڑی سلطنت حاصل کر لی تھی اور مغلیہ لشکر نے اسکے مقابل پے درپے شکستین کھائین تھین اسلئے سلطان خود دو لاکھ سوار کے ساتھ اُس پر حملہ آور ہوا ابھی لڑائی نہین ہوئی تھی کہ قرایوسف ماہ ذی قعد ۸۲۳ھ مین مرگیا اور جو اوسکے بیٹے و امرا فوج جمع کر کر مقابلہ پر آئے انھون نے شکست کھائی اور وہ وسیع مملکت دوبارہ مغلیہ قبضہ مین آگئی۔ ۸۳۰ھ مین سلطان جامع مسجد ہرات مین نماز کے ادا کے لئے گیا اُسوقت احمد نام ایک دشمن نے موقع پاکر خنجر چلایا اگرچہ زخم کاری تھا مگر چند روز مین صحت پائی ۸۳۲ھ مین قرا اسکندر بن قرایوسف ترکمان نے پھر عراق مین فساد برپا کیا اور سلطان نے خود جاکر اُنکو شکست دی تیسرے مرتبہ ۸۳۹ھ مین پھر ترکمان بر سر فساد ہوئے اور سلطان نے اودہر توجہ کی مگر مفسد اسکے پہونچنے سے اول متفرق ہو گئے۔ اس بادشاہ نے بکمال استقلال چوالیس سال سلطنت کے سات سال تو باپ کے حیات مین خراسان کا حاکم رہا اور چوالیس سال با اختیار صاحب تخت و تاج رہا آخر بروز نوروز روز پنجشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ ۸۵۰ھ در معدہ کی بیماری سے رے کے ملک مین مرگیا بہتر سال کی عمر پائی ❊

میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران

صاحب قران نے اپنے حین حیات لسبب اسکے کہ میران شاہ کی مزاج مین کچھ خلل تھا علاقہ تحت ہلاکو خان کا اسکے بیٹے عمر بن میران شاہ کو دیا اور بڑے بیٹے اسکے ابابکر بن میران شاہ کو بغداد کی حکومت عطا کی اور میران شاہ کی نسبت حکم دیا کہ بغداد مین ابابکر اپنے بیٹے کے پاس رہے امیر تیمور کی وفات کے بعد میرزا عمر نے تمام ملک مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ

جاری کیا اور میرزا ابابکر کو قید کرکر قہقہہ کے قلعہ مین بہیجدیا ایک سال کے بعد شہر ہمدان
مین ایک بزرگ صوفی بابا نیکی نام آیا اُسکی ادنے کرامت یہہ تہی کہ سماع و وجد کی حالت
مین جب وہ مٹی کا ڈہیلا اپنے ہاتہہ مین لیتا مصری بنجاتا شہزادہ عمر نے پہلے اسکو
قید کرلیا جب امتحان ہوگیا تو چہوڑ دیا قاضی محمد ہمدان کا قاضی جو بڑا متعصب اور فقرا کا
دشمن تہا اسبات سے برسر پرخاش ہوا اور فتوے لکہا کہ یہہ شخص بدعتی ہے سماع و رقص کو حلال
جانتا ہے اسکا قتل کرنا عند الشرع واجبات سے ہے سلطان عمر نے قاضی کی فتوے کے بموجب
چوتہی محرم چہارشنبہ کے روز اُس خدا پرست کو قتل کرادیا قتل کے وقت صوفی نے سر آسمان کو اُٹہایا
اور کہا کہ الٰہی میرے خون ناحق کے بدلے مین اس ظالم بادشاہ کے سلطنت برباد کرنا انصاف
قاضی کی جان لے اتفاقاً اُسی روز یہہ واقع ہوا کہ قاضی کو اُسکے بیٹے نے مار ڈالا اور شہزادہ کو
خبر پہونچی کہ قلعہ قہقہہ سے میرزا ابابکر نے نکلکر خروج کیا ہے بغداد پر سلطان احمد جلائر نے
مصر سے آکر تصرف کرلیا ہے گرجستان کی رعایا نے سلطانی عامل کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے
یہہ خبر پاکر شہزادہ عمر بڑی فوج کے ساتہہ ابابکر کے مقابلہ کو گیا اور اصفہان کی نواح مین
اُس سے لڑکر شکست کہائی خراسان کو بہاگ گیا ابابکر نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور میرزا
عمر نے شاہرخ میرزا کے حکم سے مازندران کا حاکم بنا مگر تہوڑی ہی مدت مین باغی ہوا
اور لڑائی مین پکڑا گیا قید کی حالت مین مرگیا سنہ ۸۱۰ مین قرا یوسف ترکمان نے اپنی حد سے
بڑہکر تبریز پر قبضہ کیا اسلئے میرزا ابابکر نے اسپر فوج کشی کی اور لڑائی مین شہزادہ
میران شاہ مارا گیا اور ابابکر بہاگ کر سلطان اویس پسر امیر ایدکو کی پاس پناہ گزین
ہوا مگر اوس ظالم نے گہر آئے مہمان کو مار ڈالا۔

میرزا علاء الدولہ و میرزا الغ بیگ ہر دو بادشاہان

میرزا شاہرخ کے مرنے کے بعد میرزا علاء الدولہ بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ نے
ہرات مین شاہی اجلاس کیا میرزا الغ بیگ بن شاہرخ سمرقند کے تخت پر بیٹہا پہلے

باہم اتفاق رہا پھر عداوت پیدا ہوئی اور لشکرکشیان ہوکر الغ بیگ فتحیاب ہوا ہرات اوسنے
لے لی پھر جب فیمابین میرزا عبداللطیف اور الغ بیگ باپ بیٹا کے عداوت قایم ہوئی اور چند
لڑایان ہوئین تو الغ بیگ کا رعب جاتا رہا میرزا ابوسعید بن سلطان محمد بن میران شاہ نے
سمرقند پر یورش کی میرزا عبدالعزیز شہر مین محصور ہوا عبداللطیف نے باپ پر فتحیاب ہوکر
ہرات پر قبضہ پایا اور باپ کو پکڑکر عباس نام ایک شخص کے ہاتھ سے ۸۵۳ھ مین قتل کرادیا
عباس کشت اوسکی تاریخ قتل ہے عبدالعزیز اپنے بہائی کو بھی عبداللطیف نی شہید کردیا
دونو کو مارکر صرف چھ مہینے اس نے بادشاہی کی پھر بہائی مقتول کے نوکر باباحسین نام کے
تیر سے مارا گیا باباحسین کشت اسکی تاریخ قتل ہے عبداللطیف کی قتل کے بعد میرزا ابوسعید
کے بخارا اور علاءالدولہ کی حکومت بلخ مین قایم ہوئی مگر میرزا بابر نے علاءالدولہ کو بلخ سے
بیدخل کیا اور پکڑکر اندھا کردیا۔

میرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ بن شاہزادہ بایسنقر بن شاہرخ میرزا

الغ بیگ کے شہادت کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹھا اور سلطان حسین سیستان کے بادشاہ
پر یورش کرکے اسکو مطیع کیا قلعہ عماد میرزا علاءالدولہ کے قبضہ سے چھوڑالیا علاءالدولہ
اپنے بہائی کو قید مین ڈالدیا وہ قید سے بہاگ کر پہلے سیستان پھر عراق عجم مین پہونچا
اور سلطان محمد اپنے دوسرے بہائی کو ساتھ لیکر خراسان پر چڑھ آیا بابر نے شکست
کہائی اور قلعہ عماد مین پناہ لیکر پھر جمعیت قایم کی اور سلطان محمد کو شکست دیکر پھر
خراسان پر قابض ہوا دوسرے مقابلہ مین سلطان محمد قتل ہوا اور علاءالدولہ اندھا
کیا گیا مگر علاءالدولہ السبا زنبیل کشش کے اندھا نہوا اور بظاہر چند سال اندھا بنا رہا بابر فارس و
عراق عجم مین بھی مستقل بادشاہ بنگیا تو امیر جہان شاہ ترکمان نے آذربائیجان سے عراق
پر یورش کی یہہ لشکر لیکر ادھر گیا پیچھے اسکے علاءالدولہ نے قید سے نکلکر فساد برپا
کیا اس لئے یہہ ترکمانون کی مہم مہمل چھوڑکر خراسان مین آیا اور ترکمانون کا تسلط کل عراق

و فارس پر سو گیا اس کے آتے ہی علاء الدولہ بہاگ کر سیستان کے رستے امیر جہانشاہ ترکمان
کے پاس چلا گیا یہہ دوبارہ فارس کو گیا ابہی وہان نہین پہونچا تہا کہ امیر سید درویش
و امیر علی نے بلخ مین فساد اوٹہایا اسلئے یہہ واپس آیا اور دونو مفسدون کو پکڑکر قتل کیا چونکہ
میرزا ابوسعید والی سمرقند اور امیر حسین شاہ سیستانی بہی اسوقت برسر فساد تہے اس لئے یہہ خود
ماوراءالنہر مین گیا اور بصلح واپس آیا اور امیر خلیل کو سیستان کے انتظام پر مامور فرمایا اس نے
وہان جاکر پہر سیستانیون کو مطیع کیا حسین شاہ کیچ مکران کو بہاگ گیا اور رستے مین ایک
نوکر نمک حرام کے ہاتہہ سے معہ اپنے بہائی قطب الدین کے قتل ہوا ۸۶۱ھ مین بابر مشہد
مقدس کو گیا اور پانچوین ربیع الثانی سنہ مذکور بعدمہ زہر شہادت پائی اس کے
مرنے کے بعد میرزا محمود اور میرزا ابراہیم شہزادون مین عداوت قایم ہوئی اور
بسبب عداوت کے سلطنت سے محروم رہے۔

میرزا سلطان محمد بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ میرزا

شاہرخ کی وفات کے بعد اس نے عراق عجم و فارس کے تخت پر اجلاس کیا میرزا عبداللہ
والی شیراز کا ملک چہین لیا پہر بحمایت علاء الدولہ کے خراسان پر یورش کی بابر کو
شکست ہوئی یہہ کل خراسان مین دخیل ہوا مگر دوسرے لڑائی مین اسکو بابر نے خراسان
سے نکالدیا عراق مین آکر اس نے پہر مہم کی تیاری کی اور بہت سے لڑائیون کے بعد بابر نے
اسکی اطاعت مان لی اور قرار پایا کہ خراسان مین خطبہ اسکی نام کا جاری ہوا اور بابر
اسکے ماتحت شمار کیا جائے یہہ عہد قایم کرکر بابر مازندران کو چلا گیا اسکے جانے کے
بعد اس نے اپنا عہد توڑدیا اور ہرات پر قبضہ کر لیا اس لئے بابر نے مازندران سے ہجوم کرکے
آکر اس سے لڑائی کی اور اسکو پکڑکر قتل کردیا +

میرزا ابوسعید بہادر بن سلطان محمد بن میران شاہ بن امیر تیمور

میرزا عبد اللطیف کے قتل کے بعد یہہ بخارا پر قابض ہوا اور امیر عبداللہ شیرازی نے

سمرقند مین حکومت پائی جب امیر عبداللہ نے اس کے ملک سے مزاحمت شروع کی تو اس نے
بامداد ابو الخیر خان بادشاہ اُزبک کے سمرقند اس سے لے لیا یہہ خبر پاکر میرزا بابر ۸۵۸ھ
مین اسپر حملہ آور ہوا اور بعد چند لڑائیون کی آپس مین صلح ہوگئی بابر کے مرنے کے بعد اس نے
ہرات پر یورش کی اور ماوراءالنہر و خراسان و ایران تینون ولایتین اُسکے قبضہ مین آگئین
اسکے خراسان سے جانے کے بعد ماوراءالنہر مین کچھہ فساد ہوگیا یہہ وہان گیا اور پیچھے اسکے
ترکمانی فوج خراسان مین آ پہونچی اس لئے جلد تر یہہ خراسان مین گیا اور امیر جہان شاہ کے
ساتھہ سخت جنگ کیا خراسان سے اُن کو نکالا علاقہ سمنان دونو فریق مین حد قایم
ہوگئی ۸۷۲ھ مین امیر جہان شاہ ترکمان امیر بداق اپنے بیٹے سے لڑکر مارا گیا اور امیر حسن علی
اُسکا بیٹا فارس و عراق و آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا ایسے وقت مین میرزا ابوسعید نے
چاہا کہ ملک فارس وغیرہ کا جو بعد تنزل سلطنت مغلیہ کے ترکمانون کے قبضہ مین آگئی ہے
پھر لی اس ارادہ پر فوج کشی کی اور امیر حسن علی نے ہر چند ایلچی بھیجکر اطاعت ظاہر کی
مگر اس نے ایک نہ مانی جب مقابلہ کا وقت آیا اسکو شکست ہوئی اور یہہ گرفتار ہوکر
دوم ماہ رجب ۸۷۳ھ امیر حسن علی کے حکم سے قتل ہوا پندرہ سال سلطنت کی ـ

سلطان حسین میرزا بایقرا ابن غیاث الدین منصور بن امیر بایقرا ابن عمر شیخ بن تیمور

۸۶۱ھ مین پہلے اس نے مرو پر یورش کی اور دخل پایا مگر بسبب بے وفائی اپنے رفقا
کے وہان سے بیدخل ہوکر چند سے آوارہ کوہ و بیابان رہا پھر ۸۶۲ھ ماہ ذی الحجہ مین اس نے
استرآباد پر حملہ کیا ۸۷۳ھ مین بعد مرنے سلطان ابوسعید کے یہہ ہرات پر قابض ہوگیا
۸۷۴ھ مین میر یادگار نے امیر حسن بیگ میرزا سے مدد لیکر ہرات پر یورش اور یہہ علاقہ میمند
و فاریاب کو بھاگ گیا چالیس روز کے بعد پھر یہہ آیا اور یادگار کو قتل کرکر ہرات کا بادشاہ
بنا پھر امیر محمود نے اسپر چڑھائی کی یہہ اسکو اس نے شکست دی اور دریائے آمویہ کے کنارے
سے سمنان تک اسکا تسلط ہوگیا ۹۱۱ھ مین یہہ بادشاہ وجع المفاصل کے مرض سے

بیمار ہوا اور کل اولاد طالب سلطنت کے ہوئے میرزا بدیع الزمان بڑا بیٹا اسکا قندہار سے
ہرات پر چڑہ آیا اور شکست کہا کر بہاگ گیا آخر باپ بیٹے مین صلح ہوئی اور بدیع الزمان
نے صرف بلخ کی حکومت پر کفایت کی ۹۱۱ھ مین اس بادشاہ نے ماوراء النہر کے لینے کا
ارادہ کیا اور ابو الفتح خان محمد شیبانی پر جو بعد وفات سلطان ابو سعید کے ماوراء النہر
کا قابض ہوا تہا چڑہائی کی مگر ابہی یہہ مراد پوری ہونے نہین پائی تہی کہ گیارہوین
ذی الحجہ ۹۱۱ھ مین مر گیا اکہتر برس کی عمر پائی مملکت خراسان و طخارستان و قندہار
و سیستان و مازندران اس کی ماتحت تہے اڑتیس سال حکومت کی یہہ بادشاہ اہل علم و
ہنر کی بڑی قدر کرتا تہا مولانا جامی نے کتاب یوسف زلیخا اسکے نام پر لکہی ہے —

میرزا بدیع الزمان بن سلطان حسین میرزا

سلطان حسین میرزا کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا مگر مظفر حسین اسکا بہائی بہی سلطنت
مین شریک تہا خطبہ و سکہ مین دونو کے نام تہے اس کے وقت سلطان محمد شیبانی
ازبک والی ماوراء النہر نے بلخ کو محاصرہ کیا یہہ خبر پاکر دونو بادشاہ باتفاق شاہ بابر
والی کابل فوج لیکر بلخ کو گئے مگر وہ انکے پہونچنے سے اول ہی شہر کو غارت کر کے چلا گیا
تہا اس لئے یہہ واپس آئے محرم ۹۱۳ھ مین پہر محمد شیبانی خراسان مین آیا اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی مغلون نے شکست کہائی امیر ذو النون کام آیا اور سب
امرا و بہاگ گئے مظفر حسین میرزا نے استر آباد کا راستہ لیا امیر شیبانی نے ہرات لے لی خراسان
مین اپنا تصرف جما یا شاہی خزانے لے لئے مغلانیان عورتین امرا کے ازبکون نے اپنے
نکاح مین لے لین میرزا مظفر حسین کی عورت بی بی خانم کے ساتہہ خود محمد خان شیبانی
نے نکاح کیا بدیع الزمان بہاگ کر پہلے قندہار پہر جرجان مین گیا اور دونو بہائی
استر آباد مین جمع ہوئے وہان مظفر حسین مر گیا اور بدیع الزمان جرجان کا
حاکم بنا ابہی ایک سال پورا نہین گزرا تہا کہ محمد خان شیبانی نے جرجان پر بہی فوج

کشتی کی اور بدیع الزمان بھاگ کر آذربایجان کو گیا وہان سے پھر استر آباد کو آیا اور لشکر
اُزبک سے شکست کھا کر ہندوستان مین آیا پھر روم مین گیا جبکہ وہان تھا آخر سنہ ۹۲۳ھ
مین مرگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد زمان میرزا جابجا ملک بملک پھر کر اس ارادہ مین تھا کہ کسی
جگہہ اپنی حکومت کا نقشہ جمائے مگر کہین پانو نہ ٹھہرے آخر بابر شاہ والی کابل کے روبرو
تکیا آیا بادشاہ نے اُسپر بڑی مہربانی کی اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی بلخ کی حکومت
بطور نیابت اسکو عنایت فرمائی +

پچیسوان چمن سلاطین سربداری کی ذکر مین

بانی اس خاندان کا امیر عبد الرزاق پہلوان ہے جسنے سلطان ابو سعید خدابندہ کے
خدمت مین حاضر ہو کر سربداری کا عہدہ پایا بادشاہ کے مرنے کے بعد یہہ ملکون مین
پھرتا رہا اور غارت گری کے ذریعہ سے بہت سی دولت جمع کی اور سبزوار مین آکر
قلعہ سبزوار کا لیا چند سال وہان حکومت کی آخر سنہ ۷۳۸ھ مین اپنے بھائی وجیہہ الدین
کے ہاتھہ سے قتل ہوا -

امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

اس نے اپنے وقت سوای سبزوار کے اور قلعہ گرد نواح کے بھی لے لئے اور نیشاپور کے
لینے کا ارادہ کیا اور امیر ارغون شاہ پر فتحیاب ہو کر نیشاپور لے لیا اور سبب اسکے کہ شیخ
حسن جوزی اپنے ہزارہا مریدون کی ساتھہ اسکی شامل تہا اسکا رتبہ بڑھ گیا اور سلطان طغاتیمور طرار
ستر ہزار آدمی کے ساتھہ اس کے مقابل پر آیا اور شکست کھائی شیخ علی کاؤن بادشاہ کا بھائی
مارا گیا اس فتح کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور معز الدین حسین غوری کے جنگ
مین شکست پائی بھاگنے کے وقت اس نے بسبب وہم کسی شبہہ کے شیخ حسن جوزی اپنے
مددگار کو بھی شہید کر دیا اس انہزام کے بعد یہہ سبزوار مین آیا اور رستمدار کے علاقہ پر

لشکر لیکر گیا وہان بہی اس نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر قتل ہوا سات سال اسکی حکومت رہی

امیر محمد تیمور بن امیر وجیہہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف دو سال حکومت کیے پہر شمس الدین علی کے ہاتہہ سے مقتول ہوا۔

امیر کلو اسفندیار سربدار

اس امیر نے چہہ مہینے سلطنت کیے پہر سرداروں کے ہاتہہ سے مارا گیا۔

امیر شمس الدین برادر امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

کلو اسفندیار کی بعد اس نے حکومت پائی مگر سات ماہ کی بعد معزول کیا گیا۔

خواجہ امیر شمس الدین علی سربدار

یہہ امیر شرع کا نہائت پابند تہا ۷۵۳ھ مین حیدر قصاب کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

امیر خواجہ یحیی کراوی سربدار

یہہ حاکم نہائت صاحب رعب تہا سلطان قرا خان ماوراءالنہر کے بادشاہ کی ساتہہ اس نے صلح کی طغاتیمور خان نے اسکو صلح وصفائی کے لئے اپنے پاس بلایا اور جشن کی مجلس منعقد کی اور چاہا کہ غافل کرکر اُسکو قتل کردی اِس بات سے خواجہ یحیی نے اطلاع پائی تو عین مجلس مین سرداروں کے ہاتہہ سے بادشاہ کو شہید کرادیا اُسکا لشکر وشاہزادی متفرق ہوگئی اسنی طغاتیمور کی سلطنت کا کل خزانہ لے لیا اور واپس آیا آخر عزالدین نے اپنے خسیر پورہ کی ہاتہہ سی قتل ہوگیا چار سال حکومت کیے۔

خواجہ ظہیر الدین خواجہ یحیی سربداری

یہہ بادشاہ بڑا عیاش وشراب نوش تہا اسلئے چہہ مہینے کے عرصہ مین معزول ہوا۔

امیر حیدر پہلوان قصاب سربداری

اس نے اپنی سلطنت کے وقت استر آباد پر فوج کشی کی اور چاہا کہ امیر ولی کی حکومت اپنے قبضہ مین لائے ابہی یہہ ارادہ پورا نہین ہوا تہا کہ قلعہ سفرائین کے محاصرہ مین حسن دامغانی کی ہاتہہ سے مارا گیا چار مہینے سلطنت کیے ماہ ربیع الاول ۷۶۱ھ مین مقتول ہوا *

امیر لطف اللہ بن میر وجیہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف ایک سال حکومت کی آخر میرزا حسن کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

پہلوان حسن سربداری خراسانی

اس کے وقت خواجہ علی موید سربدار اسکا مخالف ہوا اور خواجہ درویش عزیز شیخ جوزی کی خلیفہ کو جسکے ہزاروں مریدتھے اپنی ساتھ ملا لیا اور چار سال چار ماہ کی سلطنت کے بعد قتل کراد یا گیا۔

خواجہ علی موید سربداری

اس نے اپنی حکومت کے وقت خواجہ عزیز درویش کو قتل کردیا بلکہ مقبرہ شیخ حسن جوزی کا اکہوا کر ہڈیاں اوس کی پہنکوادین اُسکے خدام کو قتل کرادیا چونکہ یہہ امیر شیعہ مذہب تہا اسکے وقت شیعہ لوگوں کی حکومت تہے مدت مدید تک اسکی سلطنت رہی آخر جب امیر تیمور صاحبقران خراسان مین آیا تو یہہ اُسکی خدمت مین حاضر ہوکر اُمرای دربار مین حاضر باش رہا اور علاقہ اسکا نیشاپور وسبزوار وغیرہ ضبط ہوکر شامل ممالک محروسہ کے ہوا؛

چہبیسوان حصہ سلاطین خلجیہ کے بیان مین جو ہند مین فرمانفرما تھے

بعض مورخون کا قول ہے کہ یہہ خاندان خالج خان چنگیز خان کے داماد کی اولاد تہا غوریہ غلامون کی سلطنت جب برباد ہوئی اور کیقباد آخری بادشاہ مقتول ہوا تو اس خاندان کا پہلا بادشاہ

سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی

سنہ ۶۹۰ھ مین بادشاہ ہوکر دہلی کے تخت پر بیٹہا اس کی ابتدا سلطنت مین ملک چہجو دیوگیر کا حاکم بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑہ آیا سلطان نے بڑی چستی کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کیا اور شکست دی۔ سیدی مولی نام ایک فقیر اس سلطان کے عہد مین دہلی مین آیا اور بہت سا روپیہ خرچ کرکر خانقاہ بنائی لنگر عام جاری کیا مریدوں اور مہمانون کی کثرت اُسکی خانقاہ پر اسقدر تہی کہ ہر روز دو ہزار من میدہ پانسو من نمک تین سو من شکر دو سو من گہی مہمان خانہ کے باورچیخانہ

مین صرف ہوتا ہزارون لوگ امراء و غربا اُس کے مرید ہوئے خان خانان بادشاہ کا بیٹا بھی اُسکا
معتقد ہوا مگر وہ فقیر کسی سے ایک حبہ نہ لیتا اور اتنا بڑا خرچ اپنی گرہ سے کرتا آخر سب کو یقین
ہوگیا کہ وہ کیمیا گر ہے اور بادشاہ کو اُسکے مجمع اور ہجوم کے سبب سے سخت اندیشہ دامنگیر ہوا اور
اُس خدا پرست فقیر کو قتل کرادیا اُسکے قتل کے روز سخت اندھیری آئی جہان تاریک ہوگیا
بارش بند ہوگئی تمام ہند مین قحط پڑگیا ۶۹۳ھ مین چنگیزی لشکر پنجاب مین آیا اور غارت
شروع کی سلطان خود اون کے مقابلے کو گیا اور شکست دیکر واپس گیا مغلون کا سردار
سلطان کے پاس حاضر ہوکر مسلمان ہوا اور داماد بنا علاؤالدین دوسرے داماد اور برادرزاد
اپنے کو سلطان نے دیوگیر کا حاکم بنایا اُس نے اُسطرف جاکر بہت سے راجون کو لوٹا اور بڑی
دولت بہم پہونچائی ایک بڑے راجہ کے خزانہ سے اُسکو بارہ من موتی و الماس و زمرد و یاقوت
و بیشمار سونا چاندی ملگیا اور ہر ملا باغی ہوگیا بادشاہ اُسکے فہمایش کے لئے دہلی سے
بذریعہ کشتی کے گیا اور مانک پور کے قریب کشتی جاکر قایم کردی علاؤالدین نے حاضری کی
درخواست کے اور کہلا بھیجا کہ اگر بادشاہی لشکر اور سلاح بند سپاہی علیحدہ ہو جاوینگے
تو حاضر ہوتا ہون بادشاہ سادہ دل نے سب کو الگ کردیا اور علاؤالدین حاضر ہوا اور
بادشاہ کو قران پڑہتے ہوئے محمود سالم اور اختیار الدین اپنے مصاحبون کے
ہاتھ سے ۶۹۵ھ مین شہید کردیا۔

سلطان علاؤالدین خلجی بادشاہ

یہہ شخص دست پروردہ و برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی کا تھا اور برادہ
کافر نعمتی اپنے مخدوم کو قتل کرکے تخت نشین ہوا رکن الدین و ابراہیم دونو بیٹے
سلطان جلال الدین کے جو اُسکے خوف سے بھاگ کر ملتان کو گئے تھے اُس نے پکڑوا
منگوائے اور اندہے کردئے دوسری مہم اُس نے گجرات پر کی اور فتح کرکر سومنات کا
بُت دہلی مین لایا اور زمین مین داب دیا دوسرے سال جلوس مین تاتاری لشکر نے

ماوراء النہر سے آکر دلی پر یورش کی اور شکست کہا کر بہاگ گئے چوتہے سال جلوس کے ایک مہم
تنبنبر والی رنتہنبور پر ہوئی ۔ یہ راجہ صاحب جاہ و لشکر رائے پتہورا کی اولاد سے تہا اس سفر
مین اکتائی خان سلطان کے برادرزادہ نے سلطان کو تیر مار کر زخمی کیا اور مقتول ہوا حاجی
مولا نامی دوسرا برادرزادہ باغی ہوکر پکڑا گیا راجہ مذکور بہت سے محاصرے اور جنگ کے
بعد مغلوب ہوکر قتل ہوا اس فتح کے بعد سلطان نے سنا کہ راجہ رتن سین والی چتور کی رانی
پدمنی نام نہایت خوبصورت ہے بادشاہ نادیدہ عاشق اسیر ہو گیا اور عورت اس سے مانگ بھیجی
اس نے انکار کیا اور تیاری مہم کی ہوئی بہت سے لڑائیون کے بعد راجہ مقتول ہوا اور رانی
زندہ آگ مین جلکر مر گئی — خواجہ حسن دہلوی شاعر نے پانچ کتابین اسکی نام تصنیف کین
ملک نائب تلنگانہ و دکہن کا اس نے سمندر کے کنارے تک فتح کیا کرناٹک کو فتح کرکے اس نے
بڑے بڑے بت خانہ گرائے بیشمار سونے کی مورتین غارت مین لین سکندر ثانی اپنا خطاب
مقرر کیا پنجاب کے ملک کا اس نے ایسا انتظام کیا کہ اسکی زندگی تک پہر تاتاری لشکر نے
ہند کو رخ نہ کیا آخر سنہ ۷۱۶ھ مین کافور نام ایک ایلچی نے اس کو زہر دیکر مار ڈالا اکتیس برس سلطنت کے

سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاءالدین خلجی

یہہ بادشاہ خوردسالی مین تخت نشین ہوا اور کافور امیر الامرا مدار المہام بنا شہزادہ
مبارک کو قید اور خضر خان و شادی خان شہزادون کو اندہا کر دیا تین مہینے کے بعد
امراؤن نے کافور کو قتل کیا اور شہاب الدین معزول ہوا ۔

قطب الدین مبارک شاہ بن علاءالدین خلجی

سنہ ۷۱۶ھ مین یہہ بادشاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اس نے حسن نام
ایک رذیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا گجرات و دکہن کی حکومت اسکو دیدی اور اسکے
کہنے سے اس نے شہاب الدین طفل و خضر خان و شادی خان اپنے بہائیون کو جو قید تہے
قتل کر دیا خسرو خان نے جب کامل اختیار سلطنت پر پایا نمک حرامی پر کمر باندہ لی اور چاہا کہ

سلطان کو قتل کر کر خود بادشاہ ہوا اس ارادہ پر قایم ہو کر چاندرات کی رات باتفاق
جایز خان اپنے بہائی کے کوشک ہزار ستون مین بادشاہ کو ۷۲۱ھ مین شہید کیا تمام امرا
کو جو اوس کے برخلاف تہے ادہی رات تہ تیغ کیا بادشاہ کے خاص ملکہ کو اپنے نکاح مین
لایا باقی عورات بادشاہ کی اپنی بہائیون اور عزیزون کو دیدین شہزادہ فرید خان
و منگو خان و خورد سال لڑکون کو مار دیا اور خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر غازی الملک حاکم
پنجاب باتفاق بہرام خان حاکم ملتان کے بڑا لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا اور فتحیاب ہو کر خسرو خان نمک حرام
کو قتل کیا سلطنت خاندان خلجیہ کی ختم ہوئی۔

ستائیسوان چمن سلاطین تغلقیہ شاہان دہلی کی بیان مین—

سلطان غیاث الدین غازی الملک تغلق یہہ بادشاہ سلطان غیاث الدین
بلبن کا ترکی غلام تہا خسرو خان قطب الدین مبارک کے قاتل پر غالب ہو کر سلطنت پائی سلطنت
کو اس نے بڑی رونق دی تلنگانہ و دارنکول کو فتح کیا بنگال کے صوبون کو مطیع بنایا معاودت کے
وقت ۷۲۵ھ مین ایک کوشک نو تیار کی نیچے جو اس کے بیٹے نے اسکی ضیافت کے لئے بنایا
تہا دب کر مر گیا چار سال بہ کمال استقلال سلطنت کی۔

سلطان الغ خان محمد شاہ المعروف بفخر الدین جونا سلطان تغلق

یہہ بادشاہ نہایت معرف فنون طرح متزلزل مزاج تہا کبہی اسکا یہہ ارادہ ہوتا کہ سکندر کی
طرح ہفت اقلیم اسیر کرے کبہی اسبات پر آمادہ ہوتا کہ سلیمان نبی کی طرح جن و انس و وحش و طیر
کو اپنا تابعدار بنائے کبہی یہہ چاہتا کہ نبوت اور سلطنت دونو کو جمع کرے مگر باوجود اس وحشی
مزاجی کے دلیر و جوانمرد تہا ولایت گجرات و مالوہ و دیوگیر و کنپلہ و دہور سمندر و بہرایچ
و نیبال و کرشنا و علاقہ کہنکہرد ترہت و لکہنوتی و بنارگام جنکے حکام خودسر ہوگئے تہے
دوبارہ اس نے اپنے قبضے مین لئے عنایات کے وقت گنج قارون بہی اسکے روبرو

ہیچ تہا ایک دن مین لاکھون کروڑون روپیہ کی بخشش ہو جاتی تہی خونریزی و بے رحمی و سفاکی بہی اس کی مزاج مین کمال تہی ہزارون آدمی بیگناہ قتل کردیا تہا اس نے دیوگیر کو دولت آباد نام رکہہ کر دار الخلافت بنایا دہلی کو اجاڑ کر اسکو بسایا ایک لاکہہ فوج کا دستہ اسنے چین کے فتح کے لئے مامور کیا اُس مین سے چند آدمی جان بر ہوکر آئے اور جو اسکے روبرو آکر قتل ہوے بلکہ سارا ملک دوآب و قنوج و ترہت کو اسنے لوٹ کر اجاڑ دیا چند سال اسکی وقت مینہہ نہ برسا اور سخت قحط پڑ گیا دار الخلافت کی لوگ تنگ ہوکر بہاگنے لگے اسنے شہر کے دروازے بند کردیے چند روز مین کئی ہزار آدمی بہوکہہ کے مارے مر گئے اسنے ملتان پر یورش کی کر بہرام حاکم ملتان کو ناحق قتل کیا اور مغلیہ فوج نے جو غرب سے آکر دہلی پر حملہ کیا تو اس نے بہت سا روپیہ اونکو دیکر واپس کیا اخیر وقت مین یہہ ٹہٹہ پر حملہ آور ہوا اور ہہی سفر مین ۷۵۲ ہجری مین بیمار ہوکر مر گیا ستائیس برس سلطنت کی

ملک فیروز بن سالار رجب المخاطب بفیروز شاہ باربک تغلق

یہہ بادشاہ سلطان محمد تغلق کے چچا کا بیٹا تہا اسکے لاولدی کے سبب سے اس نے سلطنت پائی اسکو عمارتون کے بنوانے کا بڑا شوق تہا بقول صاحب سیر المتاخرین اس نے قلعہ فیروزآباد وحصار وغیرہ تین قلعہ آباد کئے چالیس جامع مسجدین بنوائین تیس مدرسے بیس خانقاہین دو سو ٹیک بیس سو نہر ایکسو کوشک ایکسو پچاس حمام پانچ دار الشفا ایکسو بادن مقبرے پانچ بجسے مینار دس سو پچاس مسجد خورد تین سو چاہ تعمیر کئے اڈہائی سو باغ لگوائے قلعہ نگر کوٹ ف کانگڑہ فتح کر کے اسنے محمد آباد نام رکہا پہر پنجاب مین آکر مغلیہ لشکر کو شکست دی پہر ٹہٹہ میں پہونچکر جام سلطان حاکم وہان کے حاکم کو مطیع کیا آخر عمر مین اسنے شہزادہ محمد خان کو ولیعہد بنایا اختیار سلطنت کا اسکے سپرد فرمایا مگر کچہہ مدت بعد باہم کدورت ہوگئی اور وہ جان بچاکر کوہ سرمور کو بہاگ گیا اور ولیعہدی شہزادہ تغلق خان بن فتح خان اپنے پوتے کو ملی آخر یہہ نیک بادشاہ ۷۹۰ھ مین نوے برس کی عمر پاکر مر گیا اڑتیس سال بادشاہت کی تاریخ خلافت فیروزشاہی

سلطان تغلقخان المخاطب غیاث الدین تغلق شاہ

اسنے بادشاہ ہوکر شہزادہ محمد شاہ مفرور پر یورش کی مگر کامیاب نہ ہوا شہزادہ ابوبکر اپنے بہائی کو قید کرلیا مبارک وزیر پر کل مدار سلطنت کا چھوڑ دیا خود عیش عشرت مین پڑگیا اس لئی سب امراؤ اس سے ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر ۷۹۱ھ مین اسکو قتل کردیا

ملک ابوبکر اور سلطان غیاث الدین بن فتح خان تغلق

رکن الدین امیر الامراؤ کی تجویز سے یہہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا مگر اسنے چند روز کے اختیار کے بعد اسکو قتل کرادیا اس لئے امیر صدہا حاکم سامانہ نے اس کے برخلاف ہوکر ملک محمد شاہ مفرور کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی پر حملہ آور ہوا پہلے مقابلہ مین اسنے محمد شاہ کو شکست دی مگر دوسرے مرتبہ خود شکست کہاکر بہاگ گیا۔

محمد شاہ بن فیروز شاہ بار ثالث

ملک صدہا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے اجتماع سے اسنے ابوبکر غالب آکر سلطنت پائی مگر چند روز کے بعد اسکی ادن کی ساتہہ رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر اسکی خوف سے بہاگ کر کوٹلہ میوات مین ابوبکر کے پاس چلے گئے باقیماندون کے لئے اسنے حکم دیا کہ تین روز مین یہہ بہی دہلی سے نکلجائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شاہزادہ ہمایون بڑی فوج کے ساتہہ ابوبکر کے مقابلہ کو مامور ہوا لڑائی مین ابوبکر نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر قلعہ میرٹہہ مین مقید ہوا اور وہان ہی مرگیا قنوج کے مفسدون پر اسنے یورش کی اور انکو سزا دی سیکہا گہگر جو اس کے وقت مین پنجاب مین دست انداز ہوا شہزادہ ہمایون اسکی سرکوبی کو مامور ہوا ابہی وہ پنجاب مین داخل نہین ہوا تہا کہ اس کے پیچہے بادشاہ ۷۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان ہمایون المخاطب بعلاؤ الدین سکندر شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر صرف ایک مہینہ سلطنت کی پہر انتقال کیا۔

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق

سنہ ۷۹۶ھ مین اس لیے بادشاہ ہوکر خواجہ سرور خواجہ جہان پسر خواندہ اپنے کو سلطان الشرق خطاب
دیا قنوج و جون پور و بہار کے ولائیت اسکو عطا کی اور ایک فوج سیکہا کہگر مفسد کی سرکوبی
کو ساتہہ لیکر پنجاب کو گیا سیکہا جمون کو بہاگ گیا مقرب خان و ملو خان و امیر جو پیچہے اسکے
دہلی مین تہے منحرف ہوگئے اور نصرت خان بن فتح خان بن فیروز شاہ کو نصرت شاہ خطاب
دیکر فیروز آباد مین تخت نشین کیا فضل اللہ بلخی عرف ملو خان نے اقبال خان خطاب پایا یہ
خبر پاکر یہہ دہلی مین گیا اور دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی پرگنات میان دو آب
و پانی پت و جہجر و رہتک شہر دہلی سے بیس بیس کوس تک نصرت شاہ کی قبضہ مین آگئی محمود شاہ
کے پاس صرف شہر دہلی اور خزانہ تہا اس آپس کے نا اتفاقی مین تمام ملک مین غدر مچ گیا
تمام صوبے خود سر ہوگئی چند روز کے بعد اقبال خان اور نصرت شاہ کی آپس مین بگڑ گئی
اور نصرت شاہ بہاگ کر تاتار خان وزیر کے پاس پانی پت مین چلا گیا فیروز آباد مین
اقبال خان حاکم رہا مقرب خان سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور مقرب بنا تاتار خان اور
اقبال خان کی آپس مین چند معرکے ہوکر تاتار خان نے شکست کہائی اور اپنے باپ اعظم
ہمایون ظفر خان حاکم گجرات کے پاس چلا گیا نصرت شاہ میوات کو بہاگا اقبال خان پہر
سلطان محمود کے پاس آیا اور وزارت کا عہدہ پایا مگر اسکی بدطینتی سے سلطنت کا انتظام
کچہہ نہ رہا سارنگ خان ناظم ملتان خضر خان ناظم دیپالپور و لاہور خود سر ہوگئے میرزا
پیر محمد مغل امیر تیمور گورکان کے بیٹے نے ملتان لے لیا خود امیر تیمور پنجاب کو فتح کرکے دہلی
آپہونچا اقبال خان و سلطان محمود نے شکست کہائی اور بہاگ گئے اون کے جانے کے
بعد دہلی قتل ہوئی شہر لوٹا گیا امیر جب واپس گیا نصرت شاہ میوات سے آکر حاکم بنا
اور ایک فوج لیکر اقبال خان کے ساتہہ جو قصبہ برن مین چہپا ہوا تہا معرکہ آرا ہوا
مگر شکست کہائی اور میوات کو بہاگ گیا دہلی پہر اقبال خان کے قبضہ مین آئی یہہ سنکر

سلطان محمود بھی گجرات کی سرزمین سے واپس دہلی مین آ پہونچا اُسوقت سلطنت برائے نام
تھی کیونکہ گجرات مین اعظم ہمایون پنجاب مین خضر خان کالپی مین محمود خان قنوج اودہ
وملوہ وسندیلہ وبہرایچ وبہار وجونپور مین سلطان الشرق بااختیار حاکم تھے اُسوقت اقبال خان
نے سلطان الشرق پر فوج کشی کی اور سلطان کو ساتھ لے گیا جب کامیاب نہوا تو سلطان کی نسبت
یہہ بدظنی کی کہ میری فوج سلطان کے اشارے سے بھاگ گئی تھی اور سلطان نہین چاہتا تھا کہ
سلطان الشرق پر جو سلطان کا پسر خواندہ ہے مین فتحیاب ہون سلطان اس لئے قابو
پاکر جونپور مین چلا گیا مگر سلطان الشرق نے اپنے محسن کی کچھہ توقیر نہ کی ضیافت تک نہ دی
وہان سے سلطان ناخوش ہوکر قنوج مین گیا اور قلعہ وشہر پر قابض ہوگیا اقبال خان نے
قنوج پر فوج کشی کی اور کامیاب نہوا پھر بیس ہزار فوج لیکر پنجاب پر حملہ آور ہوا اور خضر خان
کی لڑائی مین خود بھی مارا گیا اقبال خان کے مارے جانیکے بعد سلطان محمود پھر دہلی مین آیا
اور امیر دولت خان کو فوج دیکر بیرم خان سامانہ کی حاکم کی سرکوبی کو بھیجا خضر خان اُسکی مدد پر
آیا اور دولت خان کو شکست دیکر اُسکے تعاقب مین دہلی پہونچا اور چند روز کی محاصرہ کے
بعد واپس گیا ۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا اور سلطنت تغلقیہ ختم ہوئی۔

اٹھائیسوان چمن سادات خضر خانیہ کے ذکر مین جو دہلی کی تخت پر تخت نشین ہوئے

رایات اعلیٰ خضر خان بن ملک سلیمان یہہ بادشاہ قوم کا سید تھا ملک

مردان خان نے جو ایک امیر دولت فیروز شاہی تھا اسکو پرورش کیا اور بیٹا بنایا امیر
تیمور نے اسپر بڑی مہربانی کی اور پنجاب کا سارا ملک اسکو بخشا سلطان محمود تغلق کی وفات
کے بعد اس نے دولت خان پر جو سلطان کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا تھا فوج کشی کی
اور چار مہینے کے محاصرہ کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھا خطبہ وسکہ میرزا شاہرخ امیر تیمور کے
بیٹے کے نام کا جاری کیا اپنی سلطنت کے وقت اس نے ملک کا انتظام بخوبی کیا۔

متمردون کو تابعدار بنایا ۸۲۴ھ میں مرگیا۔

مبارک شاہ بن خضر خان

اس کے وقت جسرت گہکر سکہپا گہکڑ کے بہائی نے پنجاب کا ملک لے لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان شاہ لودی حاکم کہ ہند کو مغلوب کر کے آگے بڑہا اسکی سرکوبی کے لئے سلطان خود بیشمار لشکر لیکر گیا اور اوسکو شکست دیکر گہکڑون کے علاقہ میں پہونچا اور ویران کیا پہر لاہور مین آیا اور شہر کو دوبارا آباد فرمایا کیونکہ جسرت کے غارت سے وہ بالکل ویران ہوچکا تہا اس کی واپسی کے وقت جسرت نے پہر دست درازی کی راجہ جمون کو مار ڈالا لاہور و دیپالپور تک قبضہ کرلیا علاوہ اس کے شیخ علی حاکم کابل بہت سے فوج کے ساتہہ پنجاب مین داخل ہوا شہرون کے شہر اس نے لوٹ کر برباد کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان پہر پنجاب مین گیا اور شیخ علی کو شکست دیکر بہت برے حال کے ساتہہ پنجاب سے نکالا جسرت گہکڑ پہاڑ کو بہاگ گیا اس نے پنجاب کا انتظام کر کے دہلی کو معاودت کی مگر اس کے آتے ہی پہر جسرت پہاڑ سے اتر آیا شیخ علی بہی پہر کابل سے پنجاب مین آموجود ہوا یہہ خبر پاکر تیسرے مرتبہ سلطان داخل پنجاب ہوا مفسد پہر بہاگ گئے سلطان نے پشاور تک شیخ علی کا تعاقب کیا اور شیخ علی کے بہائی کو پشاور کے قلعہ مین تنگ کر کر اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور معاودت کے آخر جمعہ کے دن مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور نمکحرام وزیر کے ہاتہہ سے ۸۳۷ھ مین شہید ہوا۔

سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان بادشاہ

ابتداء سلطنت مین یہہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور وزیر مختار عام تہا اس نے بہت سے امراء قتل کر دیے بہت سے قید کر لئے آخر سب نے ملکر اسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار سلطان نے پایا ۸۳۹ھ مین سلطان پنجاب مین داخل ہوا جسرت گہکڑ کی بربادی مین بہت کوشش کی اسکے تمام علاقہ کو لوٹا اور دہلی کو چلا گیا انہین دنون مین ملتان مین لنگاہیون نے خروج کر کر اپنی سلطنت علیحدہ قایم کر لی سلطان محمود والی مالوہ بہت سپا

لشکر لے کر دہلی پر آیا اور بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کہا کر چلا گیا اس خدمت کے عوض
مین سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول لودی کو دی اُس نے بخلاف مرضی سلطان
کے جسرت مفسد کی ساتھہ صلح کی اور استقلال بہم پہونچا کر افغانی فوج بہت سی نوکر رکہہ لے
اور بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا مگر کامیاب نہوا اس خانگی فساد مین اور بہی تمام
صوبے خودسر ہوگئے اور بادشاہ ۸۴۹ھ مین مرگیا ؛

سلطان علاؤالدین شاہ عالم بن سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان

اس بادشاہ کی سلطنت کے کچھہ رونق نہ باقی چارون طرف سے اُسپر دشمنون کا ہجوم ہوا سوائے دہلی
و بداؤن کے اسکے قبضہ مین کوئی ملک نہ رہا حسام الدین و حمید الدین وزرا کے نفاق سے اس نے دہلی کو بہی
چہوڑ دیا بداؤن مین سکونت رکہی اُنہون نے قلعہ دہلی اور شاہی خزانہ پر قابض ہو کر بادشاہ
کی عورت مستورات کو عریان تن قلعہ سے نکالدیا چونکہ وہ اس ظلم کے انتقام سے بیخوف نہ تہے
اس لئے حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے طلب کیا اُس نے دہلی مین پہونچکر چندروز حمید خان
کی متابعت مین گزرانے آخر اُسکو فریب دیکر قید کر لیا اور سلطان کو لکہا کہ مین نے صرف آپکے
خیرخواہی سے یہہ کام کیا ہے اب تخت سلطنت کا آپ کو مبارک ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ
مجہکو صرف پرگنہ بداؤن کا اپنے گذارہ کے لئے کافی ہے تخت دہلی جانے اور تم جانو
چنانچہ یہہ بادشاہ اپنی زندگی تک بداؤن مین رہا آخر ۸۸۳ھ مین مرگیا۔

اونتیسوان حصہ سلاطین لودیہ افغانون کے ذکر مین جو دہلی مین حکومت کرتے تہے

سلطان بہلول لودی فیروز شاہ باربک کے وقت اسکا دادا بہرام ملتان مین حاکم
ملتان کے پاس نوکر تہا اسکے پانچ بیٹے ملک سلطان ملک کالا ملک فیروز ملک محمد ملک خواجہ
تہے بہرام کے مرنے کے بعد ملک سلطان خضر خان کے پاس نوکر ہوا اور اسلام خان خطاب پاکر
سرہند کا حاکم تہا اور ملک کالا سلطان بہلول کا باپ بہی اسکے پاس سرہند مین تہا اس کی

عورت جب بہلول کے حمل سے حاملہ ہوئی نوین مہینے چھت کے نیچے دب کر مرگئی ملک کالا نے
اسکا پیٹ چاک کرکر بچہ زندہ نکالا اور بہلول نام رکھا جب کالا شیخ علی کی لڑائی مین مارا گیا
بہلول یتیم رہ گیا اور اپنے چچہ کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنا
پہر دہلی کا بادشاہ ہوا چند مرتبہ سلطان حسین شرقی کے ساتھ اسکو لڑائی کا اتفاق ہوا آخر اسنے
فتح پائی اور جونپور کی سلطنت اسکے قبضہ مین آئی ملک کا انتظام اس نے بخوبی کیا آخر اڑتیس
سال آٹھ ماہ سلطنت کرکے ۸۹۴ھ مین بمقام ملاوری مرگیا۔

نظام خان المخاطب سلطان سکندر لودی بن سلطان بہلول

اس نے بادشاہی پاکر اپنے بڑے بہائی باربک پر جو جونپور مین حاکم تہا فوج کشی کی اور مطیع
کرکر پہر وہ ملک اسکو دیدیا اور بکمال استقلال اٹھائیس سال سلطنت کرکر ۹۲۳ھ مین مرگیا۔

سلطان ابراہیم شاہ بن سلطان سکندر لودی

اس نے تخت نشین ہوکر اپنے چہوٹے بہائی جلال خان کو جونپور کی سلطنت دی مگر پہر اس بات
سے پشیمان ہوا اور اسپر فوج کشی کی وہ راجہ بکرماجیت والی گوالیار کے پاس بہاگ گیا جب تیس
ہزار فوج بسرکردگی اعظم ہمایون بہیجی گئی تو وہ مالوہ کو چلا گیا حاکم گونڈوانہ نے اسکو فریب سے
پکڑ لیا اور سرکاٹ کر بہیجدیا جب کوئی مدعی سلطنت کا باقی نرہا سلطان کو بڑا غرور پیدا
ہوا بہت سے امیرون کو قید کرلیا میان بہوا وزیر کو کہ ایک سید نجیب اور خیر خواہ تہا ناحق قتل
کردیا اعظم ہمایون شروانی کو گوالیار سے بلاکر گرفتار کیا اسکا بیٹا اسلام خان مانک پور مین
مستعد فساد کے ہوا اور لڑائی مین مارا گیا بہار خان ولد دریا خان ہتمرد ہوکر بہار کے
ملک مین باغی تہا دولت خان لودی نے پنجاب مین باغی ہوکر بادشاہ کو کابل سے بلا بہیجا
اور بادشاہ نے چند بار پنجاب مین آکر اپنا دخل کرلیا اخیر کے حملے مین دہلی کو آیا سلطان ابراہیم
ایک لاکہہ سوار جرار اور توپخانہ آتشبار اور فیلان شیر شکار ساتہہ لیکر دہلی سے نکلا پانی پت کے
میدان مین لڑائی ہوئی سلطان ابراہیم باوجود کثرت فوج کے ۹۳۰ھ مین قتل ہوا اور

اور سلطنت لودیون کی تمام ہوئی۔

تینواں چمن شاہان بہمنی کے ذکر مین جو دکن مین حاکم تھے

علاوالدین حسن بہمنی یہہ بادشاہ اول دہلی مین نہایت افلاس و تنگی سے گزارہ کرتا آخر کانکوئی بہمن کے ذریعہ سی شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین نوکر ہوا جب شاہزادی نے بادشاہت پائی تو اوس نے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اسکو بھی دکن کے ملک مین بھیجدیا کچھہ مدت کے بعد دکن مین بڑا فتنہ برپا ہوا امراد نے ملک تغلق خان ناظم کو مار ڈالا اور اسماعیل فتح خان افغان کو بادشاہ بنایا یہہ خبر پاکر سلطان محمد تغلق بذات خود متوجہ سمت دکن کے ہوا جب مخالفون کے نزدیک پہونچا خبر پہونچی کہ گجرات مین طغی نام ایک غلام نے باغی ہو کر لشکر جمع کیا ہے اور چاہتا ہے کہ دہلی پر حملہ آور ہو سلطان نے عماد الملک ترکمان کو دکن کی مہم پر مامور کیا اور خود طغی کی سرکوبی کے لئے گجرات کو گیا بادشاہ کے جانے کے بعد حسن بہمنی و اسماعیل فتح خان وغیرہ گروہ ہمہ ورین نے عماد الملک کا مقابلہ بڑی چستی کے ساتھہ کیا جس مین عماد الملک بیشمار لشکر کے ساتھہ مارا گیا اور دکن کا ملک محمد تغلق کے تصرف سے نکلگیا اس فتح کے بعد اسماعیل فتح خان نے سلطنت کے کام سے استعفا دیا اور سب کے اتفاق سے بادشاہت حسن بہمنی کو ملی چونکہ اس نے یہہ کانکوئی بہمن کے ذریعہ سے پایا تھا اپنے آپ کو سلطان علاوالدین حسن کانکوئی بہمنی کے خطاب سے مخاطب کیا اور شہر گلبرگہ کو حسن آباد کے نام سے موسوم کرکر دار الخلافت بنایا اور دکن کا ملک دریائے پونہ سے قلعہ اوات تک اور بندر چیول اور دابل سے شہر احمد آباد بیدر تک اسکے قبضہ مین آگیا یہہ بادشاہ حنفی مذہب تھا گیارہ سال دو مہینے اس نے بادشاہت کی سٹھہ سال کی عمر پاکر ۷۶۰ھ مین مرگیا ❊

سلطان محمد شاہ بن حسن بہمنی

علاوالدین حسن بہمنی کے بعد اس نے سلطنت پائی اسلام کو اسنے بڑا فروغ دیا شرع کے

قواعد کی سخت پابندی کی باپ کے وقت کا جسقدر خزانہ تہا اس نے اپنی والدہ کے ساتھہ مکہ و مدینے
کو بہیجدیا اور حکم دیا کہ وہ وہان جا کر خیرات کردے چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا راے تلنگ اور بیجا
نگر کے ساتہہ اس نے بڑے بڑے جنگ کئے اور فتحیاب رہا بت خانے اس نے بہت توڑے اور مسجدین
بنوائین شراب پینے سے اس نے توبہ کی شیخ زین الدین چشتی کو مرشد بنایا ستر سال اس نے بڑی کامیابی
کے ساتہہ سلطنت کی نوین ذیقعدہ ۷۷۶ھ کو مرگیا۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بہمنی

انیس برس کی عمر مین یہہ بادشاہ بنا شیخ زین العابدین کا مرید ہوا مملکت کو اس نے وسعت دی
بڑی جوانمردی و دلاوری کے ساتہہ راے بیجانگر پر یہہ فتحیاب ہوا اور اوسکو مطیع کیا تین برس
سلطنت کے سترہوین ذی الحجہ ۷۷۹ھ میں داؤد خان اپنے چچہ کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

داؤد شاہ بن علاؤالدین حسن بہمنی

حقیقی بہائی کے بیٹے کو قتل کر کے یہہ بادشاہ ہوا ایک ماہ سلطنت کے آخر مجاہد شاہ کی ایک غلام نے اسکو مار ڈالا

سلطان محمود بن حسن کانکوہی بہمنی

داؤد شاہ کی قتل کے بعد یہہ اوسکا چھوٹا بہائی تخت نشین ہوا سلیم النفس و کم آزار و خوش
خلقی مین لاثانی تہا خوش الحان و خوشنویس تہا شعر گوئی مین طاق تہا فصاحت مین شہرہ آفاق
تہا تمام عمر میں اس نے ایکہی نکاح کیا علما و صلحا کا ہم صحبت رہا خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی
کو ہزار تنکہ سرخ بہیجا اور تشریف لانے کی درخواست کی مگر وہ نہ آئے انیس سال اس نے سلطنت
کی آخر اکیسوین رجب ۷۹۹ھ مین محرقہ تپ کی بیماری سے مرگیا اور بادشاہ کی وفات کے روز سے
سیف الدین غوری اسکا وزیر بہی ایک سو سات برس کی عمر مین مرگیا۔

سلطان شمس الدین بن محمود شاہ بہمنی

محمود شاہ کے مرنے کے بعد اول غیاث الدین اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکو تغلچین امیر الامرا
و غلام ترکی نے اندہا کر دیا اور اسکو بادشاہ کیا اس نے تغلچین کو وزارت دی آپ

فیروز خان و احمد خان داؤد شاہ کی بیٹے سخت ناراض ہوئے اور مسمی سدہو ساغر کے حاکم سے مدد لیکر کئی مرتبہ جنگ کئے جب کامیاب نہ ہوئے تو اطاعت مان کر دار الخلافت میں آئے اور چند روز کے بعد سلطان کو پکڑ کر اندھا کر دیا یہہ نابینا ہو کر مکہ و مدینہ کو چلا گیا اور وہیں ۷۶۱ھ میں مر گیا دو ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی۔

سلطان فیروز شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

شاہان بہمنی سے یہہ بادشاہ جاہ و دولت و عزت و حشمت میں زیادہ تر مشہور ہے اسکی ذات سے خاندان نی ترقی پائی مملکت وسعت میں آئی ہے راے بیجانگر کو اس نے شکست فاحش دے اسکی لڑکی اپنے نکاح میں لی بڑے بڑے جہاد اس نے کئے جو ہندوؤں سی خراج لے لیے چوبیس لڑائیاں اسکی ہندوں کے ساتھہ ہوئیں ہر ایک میں فتحیاب رہا قرآن لکہنے کا اسکو ذوق تھا پڑہنے کا بھی شوق تھا اشعار فارسی نہایت پر مضمون عمدہ موزون کہتا کہیں عروضی کہیں فیروزی اپنا تخلص کرتا ملا داؤد بیدری نے کتاب تحفۃ السلاطین اسکے نام پر بنائی ایک ہفتہ میں تین روز یعنے شنبہ سہ شنبہ چار شنبہ یہہ خود بادشاہی مدرسہ میں جاتا اور طلبا کو پڑہاتا ہر ایک ملک کے زبان اور لغت اسکو یاد تھا کلام کرنے میں اُستاد تھا اس کے وقت میں سید محمد گیسو دراز چشتی دہلی سے حسن آباد میں گئے اور احمد خان اسکا بھائی اُنکا مرید ہوا وہوں نے اوسکو سلطنت کی بشارت دے اور فرمایا کہ فیروز شاہ کی سلطنت تو پائیگا بادشاہ کہلائیگا اس لیے یہہ سبب گہبرایا اور حسن خان اپنے بیٹے کو ولیعہد کر کے بھائی کی تخریب کے درپے ہوا جب کچھہ پیش نہ چلی اور رعایا و امراء کو اوسکے تخت نشینی پر راضی دیکھا تو اپنے حین حیات احمد خان کو حکومت دیدی اور خود دوشنبہ کے روز پندرہویں شوال پچیس سال کی سلطنت کے بعد ۸۲۵ھ میں مر گیا جنت آشیانی تاریخ نکلے۔

سلطان احمد شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

فیروز شاہ کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اس نے برہی خانقاہ سید محمد گیسو دراز کی

رہنے کے لئے بنوائے لاکھوں روپیہ اسکی عمارت پر صرف کئے بہت سے گانو اخراجات کے لئے
وقف کردیئے راے دیو راے کرناٹک کے راجہ پر اس نے لشکر کشی کی اور اسکو مغلوب کیا
دوسری اسکی لڑائی ہوشنگ والی مالوہ کی ساتہہ وقوع مین آئی اس مین بہی اس نے فتح پائی دشمن
نے شکست کہائی شاہ نعمت اللہ ولی کی کرامتین اور اوصاف کا ذکر اس نے سنا تو میر نور الدین بن
شاہ خلیل بن شاہ نعمت اللہ کو اس نے اپنے پاس بلایا اور داماد بنایا شیخ آذری شاعر اسفراین
بہی اس کے حضور مین حاضر ہوا اور عزت پائی آخر یہہ بادشاہ ۲۶ - رجب ۸۳۸ھ مین مرگیا تیرہ سال
سلطنت کی اور بسبب اسکے خدا پرستون کے ساتہہ اسکی کمال محبت تہی شاہ احمد ولی اسکا
نام مشہور ہوگیا تہا۔

سلطان علاوالدین بن احمد شاہ ولی بہمنی

یہہ بادشاہ بڑا عالم فاضل عادل خدا پرست تہا اس نے مدرسے علم کے تعلیم کے لئے بہت بنوائے
دار الشفا جاری کرائے اس کے وقت دیو راے راجہ کرناٹک پہر باغی ہوا اس سے دو بار لشکر کشی کے
اور غالب آیا بت خانے اس نے بہت سے گرائے عبادت خانے بنوائے اور نہایت پرہیز
اور اتقا کے سبب سے تمام عمر یہہ کسی ہندو و مشرک کے ساتہہ ہمکلام نہوا آخر پانو کی درد کی بیماری
سے ۸۶۲ھ مین مر گیا تیئیس سال نو مہینے آٹہہ روز سلطنت کے ✲

سلطان ہمایون ظالم بن سلطان علاوالدین بہمنی

سلطان علاوالدین کے مرنے کے بعد سیف خان و ملو خان امیر الامراؤ و شاہ خلیل و حبیب اللہ شاہ
نعمت اللہ ولی کے پوتون کی تجویز سے حسن خان چہوٹا بیٹا علاوالدین کا تخت نشین ہوا
اس بات سے ہمایون شاہ جو بڑا بیٹا تہا سخت ناراض ہوا اور بڑے اجتماع کے ساتہہ
بیخبر تختگاہ مین آیا حسن خان تخت نشین کو تو قید کیا سیف خان کو مار دیا جلال خان سکندر خان
سلطان مرحوم کے دہوتے لڑائی مین قتل ہوئے شاہ حبیب اللہ و شاہ خلیل دونو سید زادے
و یوسف ترک و حسن خان شہزادہ کے ساتہہ بہت برے حال سے مارے گئے ہزاروں آدمی شہزادہ

حسن کے نوکر گرفتار ہو کر آگ مین جلائے گئے بعضون کو اُبلتے ہوئے پانی مین ڈالکر مار دیا
اسقدر خونریزی کے بعد اس نے سلطنت پائی اور آیندہ ظلم کو اسقدر ترقی دی کہ تمام
خلقت اسکے نام سے بیزار ہوئی جو جو ظلم کہ ضحاک اور حجاج نے نہین کئے تھے اس نے کئے اسکی
زبان سے قتل کے حکم کے بغیر کبھی کوئی خبر کا حکم جاری نہین ہوتا تھا آدمیون کے سرون کے
ساتھ یہہ گیند کھیلتا جب تیر اندازی کا شوق ہوتا راستے چلتے بازاریون سو دو سو آدمیون
کو پکڑوا منگواتا اور تیر مار کر مار ڈالتا اسکے اہل دربار جب اسکے پاس جانے کو تیار ہوتے اپنے
گھر کے لوگون سے رخصت ہو لیتے اور اوس کے روبرو دم بخود رہکر ہر ایک دم کو آخری دم تصور
کرتے اس کی زنا و بدکاری کا یہہ حال تھا کہ جو باکرہ عورت کسی کے نکاح مین آتی پہلی رات
وہ اس کی خوابگاہ مین بھجوائی جاتی جب یہہ اُسکی بکارت کا ازالہ کر دیتا اُسکا شوہر اسپر متصرف ہوتا
جو عورت اسکے نکاح مین آتی دو چار روز کے بعد قتل کیجاتی آخر جب زمانہ خویش و بیگانہ
اس کے ہاتھ سے سخت تنگ آیا تو تقدیر نے یہہ موقع دکھلایا کہ ایک رات یہہ شراب کی مستی
مین بدمست ہو کر اپنی خوابگاہ مین بیخبر سوتا تھا ایک کنیز محلسرا کی کنیزون سے اس کے
سرپر آئی اور اسکو محض بیخبر پا کر ایک بڑی لکڑی اُٹھالائے اور ایسی زور کے ساتھ
اسکے سر پر ماری کہ مغز اسکا سر سے نکل پڑا تین سال اس نے حکومت کی ماہ ذیقعد
۸۶۵ھ مین مارا گیا ×

نظام شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

چودہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا وزارت ملک التجار محمد گاوان کو عطا کی اس کے وقت
راجہ اڑیسہ و اور یہہ سلطان محمود خلجی والی مالوہ کے ساتھ اسکی بڑے بڑے جنگ
ہوئے ہر ایک لڑائی مین یہہ فتحیاب رہا آخر یہہ نوجوان صرف دو سال سلطنت کر کے شب
زفاف کی رات کہ اُسی رات اسکی شادی تھی گیارہوین شوال ۸۶۷ھ مین مرگیا ×

شمس الدین محمد بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا خواجہ جہان ترک و ملک التجار محمود گاوان سلطنت کے مختار ہوئے چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے حکم سے قتل ہوا اور محمود گاوان کل مختاری سلطنت کے پائی بالغ ہو کر بادشاہ نے دشمنون کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے بہت سے راجون کو زیر کیا محمود خلجی حاکم مالوہ کو شکست دی اور باوجود اس لیاقت اور دینداری کے اسنے اہل غرض کے کہنے سے محمود گاوان جیسے خیرخواہ اور دانا وزیر کو ناحق شہید کر دیا اور یہی امر موجب بربادی سلطنت بہمنی کا ہوا اس کی قتل کے بعد سلطنت مین فتور پیدا ہوئے اور رونق جاتی رہی آخر بیس سال سلطنت کر کے غرہ ماہ صفر ۸۸۷ھ مین بیمار ہو کر مر گیا ۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

بارہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا نظام الملک بحری و نظام الملک کبیر و قوام الملک صغیر و یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ و سید محب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتے اس کے دربار کے امیر تہے روز بسبب نفاق باہمی امراؤن کے کارخانہ سلطنت کا بالکل ابتر تہا اور امرای ترک اور دکہنی مین سخت لڑائی وقوع مین آئی بادشاہ کی غفلت اور شراب نوشی و عیاشی کے سبب سے تمام صوبے خودسر ہو گئے آخر ۹۲۴ھ مین مر گیا ۔

سلطان احمد شاہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون ظالم

اس بادشاہ کی وقت بہمنیہ سلطنت صرف برای نام تہی کل صوبے منحرف ہو کر خودمختار ہو گئے تہے بادشاہی فوج بہی چار ہزار سوار سے زیادہ نہ تہی امیر برید وزیر کا کل اختیار تہا بادشاہ کا صرف خطبہ و سکہ مین نام تہا اور روزینہ مقررہ امیر برید سے پاتا زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ ملتا سلئے بادشاہ نے بادشاہی جواہرات اور تخت فیروزہ کے نگینے فروخت کر کہائے جب امیر برید نے سنا کہ بادشاہ نے فضول خرچی کر کر تاج و تخت بیچ کہایا ہے زہر دیکر ۹۲۷ھ مین شہید کر دیا بندہ مسموم رفت تاریخ نکلی ۔

شاہ علاؤ الدین بن احمد شاہ بہمنی بن محمود شاہ

یہہ بادشاہ صاحب اصبہ وجوانمرد تہا اس نے چاہا کہ امیر برید کا کام تمام کر کر سلطنت کا کام اپنے اختیار مین لے مگر قبل از وقوع اسباب سے پردہ کہل گیا اور امیر نے بادشاہ کو سنہ ۹۲۹ھ مین قتل کر دیا۔

شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

امیر برید کی حکم سے اس بادشاہ نے سلطانی سند پائی مگر امیر نان و نفقہ سے زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ دیتا تہا پہر یہہ ظلم کیا کہ بادشاہ کی منکوحہ کے ساتہہ امیر نے دوستی کر لی اور بادشاہ کو زہر دیکر سنہ ۹۳۱ھ مین مار ڈالا

شاہ کلیم اللہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

سنہ ۹۳۱ھ مین برائے نام اسکو سلطنت نصیب ہوئی دو سال تک اسنے بہزار محتاجی بسر کی جب شاہ بابر نے دہلی فتح کی تو اسنے اپنے حال کی عرضی اُس کی خدمت مین بہیجی بابر نے اسکی عرضی پر کچہہ لحاظ نہ کیا امیر برید کو بہی اس حال سے اطلاع ہو گئی یہہ بادشاہ حسن آباد گلبرگہ سے بہاگ کر برہان نظام شاہ کے پاس چلا گیا اول اوس نے بڑی خاطر کی آخر اسکو اسکی طرف سے بڑا خوف پیدا ہوا اور زہر دیکر سنہ ۹۳۳ھ مین شہید کر دیا اسپر بہمنیہ بادشاہون کی سلطنت تمام ہوئی اور اس ایک سلطنت سے پانچ سلطنتین عادل شاہی نظام شاہی قطب شاہی عماد شاہی برید شاہی قائم ہوئین جنہون نے متفرد و خود مختار ہو کر اپنے اپنے علاقون مین علیحدہ سلطنتین قائم کر لین۔

اکتیسوان چمن سلاطین عادلشاہی کے ذکر مین جو بیجاپور دکن کے ملک مین حاکم رہے

یوسف عادل شاہ پہلے یہہ بادشاہ بہمنی سلطنت کا ایک امیر تہا اور بیجاپور کے ملک کی نظامت اس کے سپرد تہی جب وہ سلطنت ضعیف ہو گئی اور کل صوبے خود مختار ہو گئے تو اس نے بہی بادشاہی دعوی کیا شیعہ اثنا عشریہ مذہب کو رواج دیا اپنے ملک کو وسعت دی راے بیجانگر اور امرا نظام شاہی کے ساتہہ جنگ کر کر فتحیاب رہا آخر سال سنہ ۹۱۶ھ مین پچہتر سال کی عمر پا کر مر گیا بیس برس سلطنت کی۔

سلطان اسماعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ

نابالغی کی عمر مین اس نے تخت پایا کمال خان دکھنی کو وزارت کا عہدہ تفویض فرمایا اُسنے چاہا کہ بادشاہ کو قتل کرے سلطنت خود لے لے اس ارادہ سی جب بادشاہ کی والدہ نے خبر پائی وزیر کے قتل کے درپے ہوئی اور یوسف نام ایک غلام کے ہاتھ سے اسکو مروا ڈالا اُسکے مارے جانے سے صفدر خان کمال خان کا بیٹا برسر فساد ہوا آخر لڑائی مین مارا گیا اس کے عہد مین شاہ ایران کا وکیل برعایت ہم مذہبی کے اس کے پاس آیا اور تحائف گزران کر دوستی قائم کی اسنے بھی اوسکی توقیر کی اور بڑی دولت دیکر رخصت کیا اس بادشاہ نی راے بیجانگر اور نظام شاہی دو بادشاہو سے چند بار جنگ کیا اور فتحیاب رہا آخر سنہ ۹۴۱ مین بیمار ہوکر مر گیا ✤

ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل عادل شاہ

اس بادشاہ کی تخت نشینی سے اول اسکا بڑا بھائی ملو عادل بادشاہ ہوا تھا امرا نے اُس کی عیاشی و شراب نوشی سی تنگ آکر اندھا کر دیا اور سلطنت اسکو دی اس نے اپنی حکومت کے وقت اچھی طرح سے انتظام کیا راے بیجانگر کو شکست دی شیعہ مذہب سے تائب ہوکر اس نے حنفی مذہب اختیار کیا آخر سنہ ۹۶۵ مین بواسیر کی بیماری سے مر گیا ✤

سلطان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ

اس بادشاہ نی اپنے باپ کے مذہب کے برخلاف شیعہ مذہب اختیار کیا اور راما راج راے بیجانگر کے ساتھہ دوستی قائم کر کر اسکے اتفاق سے نظام شاہی سلطنت پر لشکرکشی کی اور فتحیاب ہوا چونکہ یورش کے وقت ہندو جو اسکے ساتھہ تھے دشمن کے ملک مین داخل ہوکر مسلمانون کی مسجدین اور خانقاہین بہت سی مسمار کر دی تھین یہہ حرکت اُنکی اسکو پسند نہ آئی اور راما راج کا دشمن بنگیا اوسنے ہمسایون مسلمان بادشاہو کے اتفاق سی اُسپر یورش کی بہت سی لڑائیان ہوکر راما راج قتل ہوا اور غنیمت کا مال مسلمانون نے بہت سا پایا۔ سنہ ۹۸۸ مین اس بادشاہ نی ایک خوبصورت غلام خریدا اور شراب کی مستی مین اُسکو بلاکر طالب وصال ہوا غلام نے چھری مار کر اسکو مار ڈالا۔

سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہزادہ طہماسپ بن ابراہیم عادلشاہ اول

نو سال کی عمر مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا وزارت و مختاری سلطنت کی کامل دکہنی وزیر کے
سپرد ہوئی اور تربیت و پرورش بادشاہ کی چاند بی بی والدہ علی عادل شاہ کے تفویض ہوئی
چند سال کے بعد کامل وزیر کو اپنی سلطنت اور تخت نشینی کی ہوس امنگیر ہوئی اور چاہا کہ بادشاہ
کو مار ڈالے آخر یہہ راز کہل گیا اور کشور خان ایک خیرخواہ نے وزیر کو قتل کیا اس بات سے سلطنت مین
تزلزل پیدا ہوا اور امرا کی نفاق کے سبب سے سلاطین نظام شاہیہ و قطب شاہیہ ٹڈی لشکر لیکر اسپر چڑہ آئے
آخر ایک سال کے محاصرہ کے بعد ابو الحسن بن شاہ طاہر کی حسن تدبیر سے دشمنون کے ہاتہہ سے اس نے
رہائی پائی اور مدت العمر بکمال استقلال سلطنت کے اس نے شاہزادہ محمد مراد اکبر بادشاہ کے بیٹے
کی اطاعت کی جہانگیر کے وقت مین بہی اسکا مطیع رہا آخر سنہ ۱۰۳۴ھ مین مرگیا۔

محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادلشاہ

ابراہیم عادل کی وفات کے بعد اس نے سلطنت پائی اور مدت العمر شاہجہان بادشاہ
کی متابعت مین رہا آخر سنہ ۱۰۶۹ھ مین مرگیا۔

سکندر شاہ بن محمود عادل شاہ

اس بادشاہ نے مدت مدید تک اول اطاعت شاہان چغتائی کی کی جب اس کی اطاعت
مین فرق آگیا تو سنہ ۱۰۹۶ھ مین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے اسپر لشکر مامور کیا چند ماہ کے
محاصرہ کے بعد اس نے حاضری کی درخواست کی اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر شاہی امرا
مین رکہا گیا اور سلطنت اس خاندان کی ختم ہوئی۔

تیسوان چمن ذکر سلطنت نظام شاہیہ جو احمد نگر و برہت و دولت آباد مین حاکم رہے

نظام الملک احمد شاہ بحری

اس کا باپ حسن نائب نظام الملک اور دادا قوم برہمن بہر نام تہا جب احمد شاہ بہمنی بیجانگر
پر فتحیاب ہوا سند و سیرون کے زمرے مین بہر بہی پکڑا گیا حسن اسوقت باپ کے ساتہہ اسیری

کے نتیجہ مین مبتلا ہوکر حسن آباد گلبرگہ مین پہونچا اور سلمان کرکر بادشاہی غلامون کے گروہ مین شامل
ہوا چونکہ شہزادہ محمد شاہ کا ہم عمر تہا اُسکی خدمت مین رہنے لگا اور اوسیکے اتفاق سے علم پڑہا جب
محمد شاہ کی سلطنت کا وقت آیا اُسنے اُسکا رتبہ بڑہایا نظام الملک ملک حسن بحری کے خطاب سے
مخاطب کیا تلنگ کے ملک کے حکومت اُسکی سپرد کی محمد شاہ کی مرنے کے بعد محمود شاہ کی وقت وہ کُل
سلطنت کا مختار ہوگیا اور یہہ علاقہ مفوضہ مین حاکم ہوا چونکہ اُسی عرصہ مین بہمنی سلطنت کمزور ہوگئی
تہی اور اکثر صوبے منحرف ہوگئے تہے اسنے بہی موقع پایا اطاعت بادشاہ کی چہوڑ کر اپنے نام کا
خطبہ و سکہ جاری کیا اور بہت سے قلعہ نواح ملحقہ کے فتح کرکر مملکت کو وسعت دی اور ایک عمدہ شہر
آباد کرکر اُسکا نام احمد نگر رکہا اور اوسیکو دار الخلافت بنایا چند سال بڑے استقلال سے
حکومت کی سنہ ۹۱۴ھ مین مرگیا ۔

سلطان برہان نظام الملک بحری

یہہ بادشاہ پہلے مہدویہ مذہب کا پیرو تہا مگر جب امام شاہ طاہر یزدی اسمٰعیلی ایران و فارس
کیطرف سے اسکے پاس آیا تو اُسنے اُسکو شیعہ کردیا اسنے اس مذہب کے اجرا مین سخت کوشش کی
اور چہیالیس سال سلطنت کرکے سنہ ۹۶۱ھ مین مرگیا

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان شاہ

اسکی تخت نشینی کے وقت شہزادہ عبد القادر و محمد خدابندہ و شاہ علی و شاہ حیدر آمادہ جنگ
و پیکار ہوئے آخر گرفتار ہوئے پہر سلطان علی عادل شاہ اور رام راج باہم متفق ہوکر اسپر حملہ
آور ہوئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ شاہی اسباب و خزانہ بہی لٹ گیا مگر یہہ باوجود قلت فوج
و استعداد نقصان کے بڑی جوانمردی کے ساتہ لڑتا رہا آخر صلح ہوئی چونکہ احمد نگر مین داخل ہوکر
رامراج کی فوج نے مساجد و مصاحف کی بڑی بے ادبی کی تہی اس لئے تمام حکام دکہن کے اسکے
دشمن ہوگئے اور باتفاق کامل رامراج پر یورش کی اور اُسکو قتل کیا سنہ ۹۷۲ھ مین کثرت شراب
کی وجہ سے بیمار ہوا اور چار مہینے بیمار رہ کر مرگیا ۔

مرتضی نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

اگرچہ حسین نظام شاہ کے اسکے بغیر تین بیٹے اور برہان الدین و جمال الدین و شہزادہ منصور تھے
مگر امراؤ کے اتفاق سے سلطنت اسکو ملی اور بسبب خلل مزاجی کے دیوانہ مشہور ہوا چوبیس سال اس نے
سلطنت کی آخر سنہ ۹۹۶ مین میران حسین حقیقی بیٹے نے اسکو شہید کیا *

میران حسین بن مرتضی نظام شاہ

یہہ بادشاہ زانی دائم الخمر اجلاف پرور سفلہ نواز تہا جب اسکی بی تمیزی سے لوگ تنگ آئے تو میرزا خان
امیر الامرا نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کو بادشاہ بنا دے اسکو عزلت کے گوشہ مین بٹہلا دے اتفاقا بازار فتنہ گرم
ہو گیا اور شاہ قاسم گرفتار ہو کر قتل ہوا اسی بات پر بڑا بلوا ہوا اور عدل امراؤ میرزا خان کے ساتہہ ملگئے اور
بادشاہ کو قتل کر دیا اس پدر کش بادشاہ نے صرف دو مہینے تین روز سلطنت کی ۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

میران حسین کے قتل کے بعد امرائے دربار نے اسکے بیٹے اسمعیل شاہ کو بارہ برس کی عمر مین بادشاہ کیا
اور جمال خان مختار بنا اسوقت یہہ بہاگ کر اکبر بادشاہ کے پاس گیا ہوا تہا اپنے بیٹے کی تخت نشینی کی
خبر پاکر یہہ بڑی فوج کے ساتہہ بیٹے پر چڑہ آیا اور فتحیاب ہو کر جمال خان مختار اور اسمعیل اپنے بیٹے
کو قتل کیا اور خود بادشاہ ہوا چونکہ جمال خان نے اپنی مختاری کے وقت مہدویہ مذہب کی ترقی کی تہی شیعہ کو نابود
کر دیا تہا اس نے پہر شیعہ مذہب کو رائج کیا ہزاروں آدمی مہدویہ مذہب کے قتل کر دیے چار سال پندرہ
روز اس نے سلطنت کی سنہ ۱۰۰۳ مین مر گیا ۔

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ

یہہ بادشاہ کوتاہ اندیش عقل سے خالی تہا اس نے عادل شاہی سلطنت کے ساتہہ بگاڑ کر کے ان پر
فوجکشی کی اور لڑائی مین مارا گیا چار ماہ سلطنت کی *

احمد نظام شاہ و موتی شاہ و علیشاہ

یہہ ایک شاہزادہ نظام شاہی خاندان سے تہا میان منجہو کی سعی سے یہہ تخت نشین ہوا مگر اور گروہ امراء
اسپر راضی نہ تہے اور سب لوگ چار گروہ ہو گئے اول میان منجہو اور اسکے متعلق اوس کے

ساتھ تھے اور قلعہ اوسہ میں اسکے نام خطبہ پڑھا جاتا تھا دوسرے چاندبی بی اور شیر خان نے قلعہ احمدنگر میں بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو تخت نشین کیا تیسرے امیر اخلاص خان نے موتی شاہ نام ایک طفل کو دولت آباد میں بادشاہت کا تاج پہنایا چوتھے ابہت خان حبشی نے برندہ کے علاقہ میں شاہ علی بن برہان نظام شاہ کو کہ اسی برس کی عمر کا آدمی تھا تاجدار بنایا انہیں دنوں میں اکبر بادشاہ کا بیٹا شاہ مراد بڑی فوج لیکر آ وارد ہوا اور عبدالرحیم خان خانان نے احمدنگر کا محاصرہ کرلیا اور بہت سی لڑائیوں کے بعد صلح پر راضی ہوکر چلا گیا اس لئے چاندبی بی کی سعی سے بہادر شاہ کی سلطنت مستحکم ہوگئی احمد کی حکومت کی رونق جاتی رہی آٹھ ماہ سے زیادہ اُس کو سلطنت نصیب نہ ہوئی ۔

بہادر نظام شاہ

چاندبی بی کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا اور اُسی نے اپنی تدبیر اور مردانہ شجاعت سے اکبری فوج کو احمدنگر سے نکالا اور سلطنت کے دعویداروں کو زیر کیا سنہ ہجری میں پھر شہزادہ دانیال اکبر کا بیٹا بڑی فوج کے ساتھہ احمدنگر پہونچا اور قلعہ کا محاصرہ کیا جب محصور محاصرے سے تنگ آگئے چاندبی بی کی یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ قلعہ چھوڑ کر اب دولت آباد کو جانا عین مصلحت ہے حبشیہ خان امیرالامرا نے اُن بیوقوفوں کو کہا کہ چاندبی بی شہزادہ دانیال کی ساتھہ آمیزش رکھتی ہے اس وہم میں سب نے ملکر اُس شیر دل عورت کو مار دیا اُسکے قتل کے بعد دانیال نے سنہ ۱۰۰۹ میں قلعہ فتح کرلیا حبشیہ خان اور بہادر شاہ گرفتار ہوکر اکبر کی خدمت میں بھیجا گیا اور قید میں رہ کر مر گیا ۔

مرتضیٰ نظام شاہ بن شاہ علی

احمدنگر کی سلطنت کے ابتری کے بعد ملک عنبر حبشی غلام اور میر کرد سیر المخاطب بہ چنگیز خان نے اسکو دولت آباد میں تخت نشین کیا اسکے وقت سلطنت نے پھر رونق پائی اپنا ملک مفسدوں کے ہاتھہ سے اس نے پھر لیا شہر کھرکی اس نے دولت آباد کے پاس آباد کیا چند سال کے بعد مر گیا ۔

برہان نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ بن شاہ علی

اس نے جب تخت حکومت کا پایا سنہ ۱۰۲۹ ہجری مین غالب آکر امرائے چغتائی کو بالاگھاٹ سے نکالدیا
اس لئے جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ نے شہزادہ خورم کو ایک شایستہ فوج کے ساتھہ اسطرف کو مامور
کیا ملک عنبر حبشی نے لڑائی مین شکست کھائی اور خراج مان لیا اُسی عرصہ مین ملک عنبر مرگیا اور
فتح خان اسکے بیٹے کے برہان شاہ کی ساتھہ عداوت ہوگئی اور قابو پاکر مرتضے شاہ کو قتل کردیا
اور خود مختار ہوکر برہان کے ایک خوردسال بیٹے کو مسندنشین کیا چند سال اُس نے حکومت کی سنہ ۱۰۴۲
مین مہابت خان خان خانان نے شاہجہان بادشاہ کے حکم سے برہان پور سے دولت آباد پر یورش
کی فتح خان قلعہ مین محصور ہوا یاقوت حبشی بڑا لشکر لیکر مہابت خان پر حملہ آور ہوا آخر یاقوت خان
ماراگیا قلعہ فتح ہوا فتح خان و نظام شاہ محبوس ہوکر شاہجہانی دربار مین پہنچے گئے اور تادم عمر
حبس مین رہے سلطنت نظام شاہی ختم ہوئی۔

تینتیسواں چمن خاندان قطب شاہی کی ذکر مین جو تلنگانہ مین حاکم رہی تھے

محمد شاہ بہمنی کے وقت پہلا بانی اس خاندان کا سلطان قلی ہمدان سے دکن مین آیا اور
خوشخطی و حساب دانی کے ذریعہ سے نوکری پائی تلنگ کی سرزمین کے انتظام پر مامور ہوا سلطان
محمود بہمنی کے وقت قطب الملکی کے خطاب سے مخاطب ہوا چند روز وہان حکومت کے جب سلطنت
بہمنی ضعیف ہوگئی تو یہہ بھی سنہ ۹۱۸ مین مدعی سلطنت کا ہوا شیعہ مذہب کو رواج دیکر
تینتیس سال تک حکومت کے آخر سنہ ۹۵۰ مین جمشید اسکی بیٹے نے اسکو شہید کرادیا

جمشید قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

یہہ بادشاہ بھی شیعہ مذہب تھا اس نے عادل ابراہیم شاہ پر لشکرکشی کی اور آغاز مہم میں
ملا محمود گیلانی منجم سے حال پوچھا اُس نے نجوم کی روسے عرض کی کہ بادشاہ بذات خود اس مہم
پر نہ جائے اگر جائیگا تو خوف کٹ جانے ناک اور خسارے کا ہے اس بات پر یہہ غضبناک ہوا
اور نجومی کے ناک کٹوا کر اپنے علاقہ سے نکلوادیا اتفاقاً جنگ مین اس [illegible] لا ز عادل شاہی

سلہار کے ہاتہہ سے بادشاہ کے چہرہ پر ایسا زخم آیا کہ ناک اور لب اور ایک خسارہ کٹ گیا اور نجومی
کا قول سچا نکلا اُس حال سے بادشاہ واپس آیا تو اُس نجومی کو پہر بُلایا اُس نے کہلا بہیجا کہ منتقم
حقیقی نے میرے ناک کے بدلے بادشاہ کی ناک کاٹی ہی اور مضمون آیتہ السّنّ بالسّنّ والجروح قصاص
کا تصدیق ہوا اب نہ تو میرے پاس اور ناک ہے نہ بادشاہ کے پاس اسلئی حاضری سی معذور ہون
یہہ بادشاہ اُسی زخم کی شدت سے ۹۵۰ھ مین مرگیا۔

ابراہیم قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

جمشید قطب شاہ کی وقت یہہ اُسکے خوف سے بہاگ کر راجہ بیجانگر کے پاس چلا گیا ہوا تہا اِس لئے
جمشید کے مرنے کے بعد اُمرائو نے اُس کے سالہ بیٹے کو تخت نشین کیا مگر یہہ خبر پاکر یہہ بہی
فی الفور تلنگانہ مین آیا اور سب کی منظوری سی بادشاہ ہوا اپنے وقت اِس نے انتظام
سلطنت کا بخوبی کیا اسکا بیٹا شہزادہ عبد القادر بہت ہشیار لائق کار تہا سب اُمراؤ سے
اسکا اتفاق تہا اِس لئے اسکو خوف پیدا ہوا اور سمجہا کہ مجہکو معزول کرکر خود تخت لے لیگا اِس وہم
مین اِس نے اسکو ناحق شہید کرا دیا آخر خود بہی ۹۸۹ھ مین بیمار ہوکر مرگیا بتیس ۳۲ برس سلطنت کی۔

سلطان محمد قلی بن ابراہیم قطب شاہ

بارہ برس کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا محمد خدا بندہ وسبحان قلی بہائیون کے ساتہہ اِس نے
اچہے اچہے سلوک کئے اگرچہ مذہب اِسکا شیعہ امامیہ تہا مگر اِس نے حکم دیدیا تہا کہ کوئی شخص
ثلاثہ اصحاب کی نسبت تبرا نہ کہی اس حکم کے بعد جو شخص اس امر قبیح کا مرتکب ہوا اُسکی زبان
کاٹی گئی ایک روز ایک سایل اِسکے سواری کی سامنے آیا اور کہا کہ بارہ امام کے نام پر مجہکو یہی
سواری کا ہاتہی مع ہودج طلائی بخش دے یہہ فی الفور ہاتہی سے اُتر آیا اور ہاتہی
مع سامان ہودہ اسکو دیدیا شہر بہاگ نگر المشہور حیدرآباد اِسی نے آباد کیا آخر
۱۰۲۱ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

محمد امین قطب شاہ برادر زادہ محمد قلی شاہ بن ابراہیم

اسنے اپنی حکومت کے وقت شاہان خاندان مغلیہ کی اطاعت مان لی اور جب شاہجہان بادشاہ دکھن سے بنگال کو گیا تو اس کے علاقہ مین سے گذرا اس نے بڑی شائستہ خدمتین کین اور مورد تحسین ہوا۔

ابوالحسن قطب شاہ المشہور تانا شاہ

یہہ بادشاہ آخری حاکم سلاطین قطب شاہی سے ہے اسکے وقت سنہ ۱۰۹۸ مین اورنگ زیب عالمگیر کی فوج حیدرآباد پر حملہ آور ہوئی اور فتحیاب ہو کر کل علاقہ لے لیا ابوالحسن نظر بند ہو کر عالمگیر کے پاس گیا اور آخیر دم تک عمر بڑے آرام اور عیش عشرت کے ساتھہ نظر بندی مین بسر کی۔

چوتیسوان چمن شاہان بریدشاہی کے ذکر مین جو کلبرگہ بیدر دکھن مین حاکم رہی بطور اجمال

محمد قاسم برید یہہ شخص بہمنی بادشاہون کے غلامون مین سے تہا محمد شاہ بہمنی کے وقت اس نے امارت پائی محمود شاہ کے وزارت کے عہدہ پر پہونچا اور یہہ اختیار پایا کہ قلعہ اوسہ مین اسنے نام کا خطبہ جاری کیا جب وہ مرگیا تو اسکا بیٹا امیر برید جانشین ہوا یہہ ایک رات شراب پی رہا تہا جنگل سے گیدڑون کی آواز آئی پوچہا کہ یہہ کیون بولتے ہین حاضرین نے عرض کی کہ سردی کا موسم ہے جاڑے کی صدمہ سے حضور مین فریاد کرتے ہین فرمایا کہ آج صبح کو تین ہزار غلاف روئی کا بہر کر جنگل مین ڈالدو گیدڑ اوس مین رہ کر جاڑے سے امان پائین چند روز کے بعد پہر گیدڑون کی آواز سنے پوچہا کہ اب یہہ کیون بولتے ہین عرض کی کہ اب یہہ حضور کے شکر گزاری کرتے ہین اسکے مرنیکے بعد علی برید شاہ اسکا بیٹا حاکم ہوا نظام شاہ بحری نے پہر یورش کی قلعہ اوسہ کلبان و کندہار اس سے چہین لیا بیدر اور اسکے نواح کا ملک اسکے پاس باقی رہہ گیا یہہ سنہ [illegible] ہجری مین مرگیا پہر امیر علی بن علی برید شاہ حاکم بنا اسکی حکومت سنہ [illegible] تک رہی اور عادل شاہیون نے غالب آکر وہ علاقہ بہی اس سے چہین لیا اور حکومت بریدشاہیون کی ختم ہوئی۔

پینتیسوان چمن خاندان عماد شاہیون کے ذکر بالاجمال مین جو برار کے علاقہ مین حاکم تہے

فتح اللہ عماد الملک یہہ شخص اول خواجہ جہان حاکم برار کا غلام تہا اُسکے مرنیکے بعد محمد شاہ بہمنی
کے حضور مین اسنے حکومت برار کی اور خطاب عماد الملک کا حاصل کیا ۸۹۵ھ مین اسنے
شاہان بہمنی سے متمرد ہوکر برار کے ملک مین خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا اسکے مرنیکے بعد
علاء الدین اُسکا بیٹا جانشین ہوا اور قلعہ گاویل مین تختگاہ بنایا پہر **دریا عماد شاہ**
بن علاء الدین حاکم بنا جب یہہ مرگیا تو **برہان عماد شاہ بن دریا** تخت نشین ہوا تخت
نشینی کے وقت یہہ خورد سال تہا تفال خان غلام کل مختار تہا اُسنے ابراہیم قطب شاہ والی خاندیس
کے اتفاق سے برہان عماد شاہ کو معزول کرکے خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ حال سُنکر نظام شاہ
بحری نے اُسپر حملہ کیا اور ۹۸۲ھ مین تفال خان معہ اپنے بیٹے شمشیر خان کے گرفتار ہوکر قتل ہوا سلطنت
عماد شاہیون کی باختتام پہونچی —

چہتیسوان چمن بادشاہان گجرات کے ذکر مین جو گجرات کے ملک مین حاکم رہے

مظفر شاہ گجراتی ۷۹۳ھ مین یہہ بادشاہ سلطان فیروز شاہ تغلق شاہ دہلی کے حکم سے
گجرات کی حکومت پر مامور ہوا اسکا باپ وجیہہ الدین وجیہہ الملک ہے ایک امیر امراے دہلی سے تہا
اسنے گجرات مین پہونچکر مفرح باغی پہلے حاکم کو مغلوب کیا بڑے بڑے راجے مطیع کئے
بُت خانہ سومنات کو توڑا اُسکی جگہہ بڑی مسجد بنوائی مندل کے ہندوؤن سے جزیہ لیا شہر
اجمیر ہندوؤن کے قبضہ سے چہوڑایا ۷۹۹ھ مین اسنے شاہان دہلی کی اطاعت چہوڑ دی
خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا ہوشنگ شاہ والی مالوہ پر غالب آکر پہر تاج بخشی کی آخر ۸۱۳ھ آٹھوین ربیع الثانی
مین اکہتر برس کا ہوکر مرگیا اکیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ سنی مذہب بڑا جوانمرد و دلاور تہا

سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا نیکوکار عابد زاہد متقی تہا شیخ احمد کہتو فردوسی کا مرید بنا اور اُن کے
نام سے شہر احمد آباد آباد کیا اسکے وقت فیروز خان اسکے بہائی نے باتفاق حسام الملک

وملک شیر کی بڑی فوج جمع کرکر سلطنت کا دعوی کیا یہہ اُنپر غالب آیا اور نہایت جوانمردی کے ساتہہ بہائی کا قصور معاف کیا سلطان ہوشنگ حاکم مالوہ نے بہی اسپر یورش کرکر شکست پائے تیتیس سال اور چہہ مہینے سلطنت کے آخر جو تہی ربیع الثانی سنہ ۸۴۶ھ مین مرگیا ؀

محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

احمد شاہ کی وفات کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور ساڑہے سات سال سلطنت کرکے زہر کے صدمہ سے ۸۵۵ھ مین شہید ہوا

سلطان قطب الدین بن محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ

۸۵۵ھ مین بادشاہ ہوا اور سلطان محمود خلجی والئے مالوہ کی ساتہہ اسنے بڑے معرکے کئی راجہ ناگور پر فتحیاب ہوکر بڑی غنیمت حاصل کی سید شاہ عالم سہروردی کا یہہ مرید ہوا آخر ستره برس سات مہینے سلطنت کرکے تیسری رجب ۸۶۳ھ مین مرگیا۔

سلطان شاہ محمود المشہور بہ محمود بیگرہ بن محمد شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد لئیق و ہوشیار تہا محمود شاہ خلجی شاہ مالوہ پر یہہ بامداد نظام شاہ بحری کے لشکر لے گیا اور فتحیاب ہوا علاقہ دون وکوہ گرنال و قلعہ جوناگڈہ راے مندلک وغیرہ کے قبضہ سے چہوڑا کر اپنے تصرف مین لایا رائے مندلک کو مسلمان کرکر مقرب بارگاہ کیا راے بہیم سین راجہ جگت کو جسنے مولانا محمد سمرقندی کا مال لوٹا تہا سخت سزا دی آخر چوالیس سال بکمال استقلال سلطنت کرکے ۹۱۷ھ مین مرگیا اکسٹہہ برس کی عمر پائی ـ

مظفر شاہ بن شاہ محمود بیگرہ گجراتی

۹۱۷ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اُسی سال مین یادگار بیگ شاہ اسمٰعیل صفوی کا وکیل تحائف لیکر اسکے پاس آیا اور دوستی قایم کی راجہ ایدر کے ساتہہ اسنے بڑے مردانہ جنگ کئے اور فتحیاب ہوکر اُسکے ملک کو لوٹا پہر سلطان محمود خلجی کی امداد سے راجہ مندلی اور وغیرہ راجپوتان پوربیہ پر حملہ آور ہوا اور فتح پاکر قتل عام کی راجہ رانا سنگا جو اُنکے امداد پر آیا تہا بہاگ گیا آخر جمعہ کے دن دوسری جمادی الثانی سنہ ۹۳۲ھ مین مرگیا۔

سلطان اسکندر بن سلطان مظفر گجراتی

اس کی تخت نشینی کے بعد شاہزادہ محمد لطیف مدعی سلطنت کا ہوا اور بڑی فوج جمع کی اسنے ملک لطیف ایک میر کو اُسکی سرکوبی کو مامور کیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی تین ماہ کی بعد بہاؤالدولہ وداؤالملک سیف خان نے بادشاہ کو شہید کر دیا۔

سلطان بہادر خان بن سلطان مظفر گجراتی

سلطان سکندر کی قتل کے بعد نصیر خان شہزادہ خوردسال تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شہزادہ بہادر خان جو باپ کی خفگی کے سبب سے دہلی کو بھاگ گیا ہوا تھا فوراً دہلی سے آیا اور بادشاہ ہوا عماد الملک اور اُسکے دونو بیٹے وسیف الدین وشاہ جیو صدیقی امرائے سلطان سکندر کو مار ڈالا اسلئے شاہزادہ لطیف خان چھوٹا بھائی بادشاہ نے فساد برپا کیا اور جنگ مین لڑکر قتل ہوا سنہ ۹۳۲ مین محمد زمان مرزا کہ بیانہ کے قلعہ مین ہمایون بادشاہ دہلی کے حکم سے قید تھا وہان سے بھاگ کر اس کے پاس آیا ہمایون نے چند بار اُسکے طلبی کے لئے خط لکھے اور لکھا کہ اگر تم اُسکو میرے پاس نہین بھیجو تو اوسکو اپنے علاقہ سے نکال دو یہہ بات اس نے منظور نہ کی اور ہمایون بڑا لشکر لیکر چڑھ آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہمایون نے بہت سا ملک اسکی قلمرو مین سے لے لیا اس نے شکست فاحش کھائی چونکہ اس معرکہ مین بندر جیول اور بندر گوہ فرنگی اسکی مدد پر آئے ہوئے تھے اسکی شکست پانے کے بعد انکا ارادہ ہوا کہ گجرات پر قبضہ کرلین یہہ اُنکے رستہ روکنے کے لئے گیا اور اپنی صفائی اور دوستی دکھلانے کے ارادہ سے جریدہ اُنکے جہاز مین جا داخل ہوا جب دیکھا کہ فرنگی اسکی قتل کے ارادہ مین ہین اور آثار غدر کے نمایان ہین تو یہہ اپنی کشتی مین واپس آنے کے لئے لوٹا فرنگیون نے فی الحال اپنی کشتی اسکی کشتی سے علیحدہ کرلی بادشاہ نے کود کر چاہا کہ اپنی کشتی مین جائے چونکہ بعد زیادہ تھا جا نہ سکا اور دریا مین گر کر غرق ہوگیا اور ایک مرتبہ جو پانی کے اچھالے سے باہر آیا تو ایک فرنگی نے اسکو تیر مارا جس سے یہہ پھر پانی کی تہہ کو چلا گیا گیارہ سال تین مہینے اس نے بادشاہت کی سنہ ۹۴۳ مین غرق ہوا یہہ بادشاہ

بڑا جوانمرد و دلیر سخی بامروت صاحب علم و فضل تھا۔

محمود شاہ بن شہزادہ لطیف بن مظفر شاہ

بہادر شاہ کی غرق ہونے اور ہمایون شاہ کے معزولی کی بعد اس نے بادشاہ ہوکر گجرات کا کل علاقہ اپنے قبضہ مین لیا بدخواہون اور نمک حرام امراؤ کو قتل کیا شہر احمد آباد دار الخلافت سے بارہ کوس کے فاصلہ پر اس نے ایک اور شہر محمود آباد آباد کرایا فرنگیون کی مزاحمت کے سبب سے قلعہ سورت نہایت مستحکم تعمیر کیا آخر کار ۱۸ سال کی سلطنت کے بعد دولت خان ع برہان خان جو اپنی ہمشیرہ زادون کے ہاتھ سے بسازش غضنفر ترک آصف جاہ و اعتماد خان کے قتل ہوا اور ان بے رحمون نے بکمال بے رحمی دوسری محرم ۹۶۱ھ مین اسکی خوابگاہ مین رات کو آکر سوتے ہوئے اسکو جام شہادت کا پلایا جب صبح ہوئی عماد الملک ترک اور الغ خان حبشی ملک الموت کیطرح قاتلون کے سر پر جا پہونچے اور انکو قصاص مین مار دیا چونکہ انہین ایام مین سلیم شاہ افغان شاہ دہلی و سلطان نظام الملک بحری بھی مر گئے تھے زوال خسروان ۹۶۱ تاریخ ہوئے۔

رضی الملک احمد شاہ بادشاہ گجراتی

یہہ بادشاہ شہزادہ اسی خاندان کا تہا بسبب لاولدی محمود شاہ کے اعتماد خان وزیر و سید مبارک بخاری کی تجویز سے بادشاہ ہوا چونکہ کل مدار المہام سلطنت کا عماد الملک تہا یہہ بات بادشاہ پر ناگوار گزری اور درپے اسکی قتل کے ہوا جب یہہ راز کہل گیا تو بادشاہ ۹۶۹ھ مین عماد الملک کے حکم سے قتل ہوا۔

سلطان مظفر بن محمود شاہ گجراتی

احمد شاہ کی قتل کے بعد ایک خوردسال لڑکی کو اعتماد خان نے مظفر نام رکھکر تخت نشین کیا اور سب کے روبرو قسم کہائی اور کہا کہ یہہ بیٹا سلطان محمود شاہ کا ہے مگر کسی نے منظور نہ کیا اور سب امراؤ برسر انکار ہوکر جابجا اپنے مفوضہ علاقون پر با اختیار بن بیٹھے اور تہوڑا سا علاقہ اعتماد خان کے قبضہ مین رہا اور یہ بادشاہ برسلطنت بے نام تہی باہم

اُمراؤں کے تقسیم ملک پر بڑے بڑے جنگ ہوئے آخر کار فوج اکبر بادشاہ کی گجرات میں پہونچی اور
کل علاقہ اس بادشاہت کا اُسکے تصرف مین آگیا گجرات کی سلطنت ختم ہوئی۔

سینتیسواں چمن شاہان غوری و خلجیہ کے ذکر مین جو ملک مالوہ مندو مین حاکم تھے

ہندوؤں کے وقت بھی اس وسیع ملک مین بڑے بڑے راجے راجہ بکرماجیت و راجہ بھوج وغیرہ ہوگذرے
ہین مسلمانوں کے وقت مین سلاطین غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن فیروز شاہ تغلق تک اس ملک کے
حکام نائب و فرمانگذار شاہان دہلی کے رہے کوئی با اختیار سلطنت قایم نہوئی با اختیار حکام مین سے
پہلا بادشاہ **سلطان حسین المخاطب دلاور خان غوری** ہے جو سلطان محمد
بن فیروز شاہ کی قتل کے بعد مالوہ کی حکومت پر دہلی سے مامور ہوکر متمرد ہوگیا شاہان دہلی
کی اطاعت چھوڑ دی خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا بیس سال تک حکومت کی آخر سنہ
مین ہوشنگ اسکے بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کر دیا ؂

سلطان ہوشنگ بن سلطان حسین دلاور خان غوری

باپ کے بعد تخت نشین ہوا چونکہ اسنے باپ کو زہر دیکر مارا تھا سلطان مظفر گجراتی اسبات سے
ناراض ہوا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑھ آیا بہت سے معرکون کے بعد اسنے شکست
کہائی اور مظفر کی قید مین ایک سال تک رہا ایک سال کے بعد پھر تاج بخشی ہوئی اور یہ
دوبارہ مالوہ پر متصرف ہوکر بادشاہ بنا شہر شادی آباد مندو آباد کیا جب سلطان مظفر
مرگیا تو سلطان احمد شاہ کے وقت باہم فریقین کی عداوت قایم ہوئی بڑے بڑے جنگ وقوع
مین آئے آخر یہ بادشاہ تیس برس سلطنت کرکے سنہ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

شہزادہ غزنی خان الملقب سلطان محمد شاہ بن سلطان ہوشنگ

باپ کے بعد اسنے ایک سال بادشاہت کے پھر اہتمام الملک محمود خلجی نے اسکو زہر دیکر ہلاک کردیا
اسکے مرنے کے بعد اُمرائے دربار نے چاہا کہ محمد شاہ کے بیٹے مسعود خان کو تخت نشین کرین

محمود کو مار ڈالیں مگر محمود نے جابک دستی کی اور اپنے مخالفوں کو ضیافت کے بہانے گہر میں بلاکر قتل کر دیا۔

سلطان محمود خلجی

امرائے دربار اور شہزادہ مسعود عمر خان بن غزنی خان کو قتل کرکے یہہ بادشاہ ہوا اوس وقت شہزادہ احمد خان بن سلطان ہوشنگ مدعی سلطنت کا تہا اُسکو بہی اس نے زہر کہلا کر شہید کیا اعظم ہمایوں اُسکے حامی کو مار ڈالا مگر اس خونریزی کے بعد سلطنت کا انتظام بہت اچہا کیا مدرسے بنوائے علم کو ترقی دی علماء و مشائخ کی توقیر کی راے گوالیار کے ساتہ لڑائی کی اور فتحیاب ہوا شاہان گجرات وغیرہ کی ساتہ بہی اس نے بڑے بڑے جنگ کئے اور بڑی فوج لیکر دہلی کی تسخیر کا ارادہ کیا اور سلطان محمد شاہ کی ساتہ لڑایاں کین مگر ابہی دہلی فتح نہین ہوئی تہی کہ وہان اسکو خبر پہونچی کہ بدخواہان سلطنت نے شادی آباد مندو مین کسی شخص کو ہوشنگ کے اولاد کرو اگر تخت نشین کر دیا ہے اسلیے دہلی کی مہم ہل چہوڑ کر واپس آیا اور مفسدون کو سزا دے آخر تاریخ انیسوین ذیقعد ۸۷۳ھ مین بیمار ہو کر مرگیا۔

سلطان غیاث الدین بن محمود خلجی

یہہ بادشاہ بڑا خوش مزاج تہا عورتون کی صحبت سے اسکو کمال رغبت تہی دس ہزار خوبصورت ماہ پیکر عورت اسکے محل مین جمع رہتی بادشاہ کی کمال آرام طلبی کے سبب سے شہزادہ ناصر الدین و علاؤالدین سلطنت کے مدعی ہوئے اور دونو بہایون مین عداوت پیدا ہوئی ناصر الدین نے اپنے بہائی علاؤالدین پر قابو پاکر اُسکو اور اُسکے والدہ خورشید کو قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا ۹۰۶ھ میں اپنے باپ کو بہی اوس نے بحالت بیماری زہر دیکر مار دیا۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین خلجی

یہہ بادشاہ دایم الخمر و سخت عیاش تہا ۹۰۸ھ مین اس نے چہواہ پر یورش کی اور اس ولایت کو برباد کیا اور ایک بلند قصر اُسکا تعمیر کیا ۹۰۹ھ مین اسے جے پور مہم کی اور

اور راجہ چندا ابن راجہ کے قرابتی سے لڑکی لی پہر داؤد فاروقی کی امداد پر مستعد ہو کر نظام شاہ
بحری کے ساتہہ جنگ کیا چونکہ یہہ بادشاہ اپنی بیٹی شہاب الدین کیطرف سے بدظن ہو کر چاہتا
تہا کہ اُسکو قتل کرے اِس لیئے وہ بہاگ کر دہلی مین چلا گیا اور اونہین دنون مین بادشاہ
تپ محرق کی بیماری سے بیمار ہو کر سنہ ۹۱۶ مین مرگیا گیارہ برس حکومت کی -

سلطان محمود بن ناصر الدین خلجی

اس بادشاہ کی تمام عمر دشمنوں کے مقابلے مین گذری تلوار اور نیزہ اِسکے ہاتہہ سے نہ چہوٹا
جب نا اتفاقی اُمراؤں کی حد کمال پہونچی شاہ بہادر گجراتی مالوہ پر حملہ آور ہوا اسنے اوسکے ساتہہ
بڑے جنگ کئے آخر قلعہ چنپانیر مین قید ہوا اور قلعہ داروں کے ہاتہہ سے سنہ ۹۳۷ مین شہید ہوا
بہادر شاہ مالوہ پر متسلط ہوا اور یہہ سلطنت باختتام پہونچی -

اٹھتیسواں چمن شاہان فاروقی کی ذکر مین جو برہانپور مین حکومت کرتے رہے

ملک راجہ فاروقی یہہ شخص فاروقی قریشی سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی کی اولاد مین سے
تہا پہلے یہہ سلطان محمد تغلق کے اردلی کے سواروں مین نوکر تہا ایکدن بادشاہ جنگل
مین شکار کہیلتا ہوا بہوکہا اور پیاسا ہوگیا پانی اور کہانا موجود نہ تہا اسنے اسیوقت مین
پانی اور کہانا جو اسکے پاس تہا حاضر کیا اور مورد عنایت ہو کر سہ ہزاری منصب پایا کچہہ علاقہ
خاندیس ولایت کا اسکو جاگیر مین ملا اسنے وہان جاکر ایسی کوشش کی کہ چند راجون کو
مطیع کیا اچہے اچہے تحایف بادشاہ کی خدمت مین بہیجے اور منصب سپہ سالاری خاندیس
کا حاصل کیا اور یہہ ترقی پائی کہ رائے جاجنگر کو اطاعت مین لایا اور دلاور خان غوری کے
ساتہہ سازش کرکے بادشاہ بنگیا خرقہ فقر کا شیخ برہان الدین چشتی دولت آبادی سے پہنا آخر
بائیسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۱ مین بیمار ہو کر مرگیا -

نصیر خان المخاطب بسلطان ملک نصیر الدین بن ملک راجہ فاروقی

اس نے اپنے وقت خاندیس کے ملک مین اپنا خطبہ و سکہ جاری کیا اور قلعہ اسیر آسا اہیر کے قبضہ سے چہڑا لیا شہر برہان پور اپنے باپ کے پیر برہان الدین چشتی کے نام پر آباد کیا اور ایک قصبہ اپنے مرشد زین الدین کے نام بسایا ہوشنگ والی مالوہ کی بہن اپنے نکاح مین لی ملک افتخار اپنی بہائی کو پکڑکر قلعہ اسیر مین اسیر کیا اپنی لڑکی شہزادہ علاؤ الدین بن سلطان احمد شاہ بہمنی کی نکاح مین دی آخر چہیالیس سال کی سلطنت کے بعد ۳ ربیع الاول ۸۴۱ھ مین مرگیا۔

میران عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

اس بادشاہ نے تین سال آٹھ مہینے سلطنت کے آخر ایک سندو کی ہاتہہ سے ۸۴۴ھ مین شہید ہوا۔

مبارک عادل خان بن عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

یہہ بادشاہ سترہ سال تک خاندیس کا حاکم رہا آخر ۸۶۱ھ مین دنیای فانی سے انتقال کرگیا

میران عینا عادل شاہ بن مبارک خان عادل فاروقی

اس بادشاہ نے چہیالیس سال بہ کمال استقلال سلطنت کے اور سلطان محمود بنگرا گجراتی نے جو اسپر یورش کی تو اس نے اُسکو نذرانہ دیکر ٹالدیا آخر ۱۴ ربیع الاول ۹۰۹ھ مین مرگیا۔

سلطان داؤد خان فاروقی بن مبارک خان فاروقی

میران عینا عادل شاہ کی بعد اسکا بہائی جانشین ہوا اور بسبب اسکے کہ اس نے کئی مرتبہ نظام شاہ کے ملک مین مزاحمت کے تہی نظام شاہ بہی بڑا لشکر لیکر برہان پور پر چڑہ آیا اس نے ناصر الدین مندو کے بادشاہ سے مدد منگوائی اور بہت لشکر جمع کیا اسلئے نظام شاہ واپس گیا سترہ سال اسنے سلطنت کے ۹۱۴ھ مین مرگیا اسکے بعد غزنین خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر تین دن مین حسام الدین وزیر نے اُسکو مارڈالا۔

اعظم خان فاروقی بن نصیر خان المخاطب بعادل خان اعظم ہمایون

سلطان محمود گجراتی اپنے نانا کی حمایت سے یہہ تخت نشین ہوا حسام الدین وزیر کو اس نے قتل کرکے ملک برہان عطا اللہ کو وزیر بنایا بارہ سال بکمال استقلال سلطنت کی ۱۴ رمضان

سنہ ۹۲۶ ہجری مین مرگیا۔

میران محمد شاہ فاروقی بن عادل خان اعظم ہمایون

بہادر شاہ بادشاہ گجرات کے زیر حمایت یہہ تخت نشین ہوا جب فرنگیون کے ہاتہہ سے مارا گیا تو امرائے گجرات نے اسکو کہ اسکا دہوتا تہا تخت نشینی کے لئے بلا بہیجا یہہ جانے کو تیار ہوا مگر موت نے فرصت ندی اور ناگاہ بیمار ہوکر دہم ذیقعد سنہ ۹۴۳ مین مرگیا عرش آشیانی تاریخ نکلے۔

میران مبارک شاہ برادر محمد شاہ فاروقی

بہائی کے مرنیکے بعد بہہ بادشاہ ہوا مگر بسبب غلبہ لشکر ہمایونی او شیر شاہی کے ہمیشہ خوف و خطر و جنگ میں گرفتار رہا بتیس سال سلطنت کے آخر چہٹی جمادی الثانی روز چارشنبہ سنہ ۹۷۴ مین مرگیا۔

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ فاروقی

اسکی سلطنت کے وقت چنگیز خان گجراتی بڑا لشکر لیکر خاندیس مین آیا اور اسکے مقابلے سے شکست کہا کر چلا گیا پہر یہہ اس فتح پر مغرور ہوکر چنگیز خان پر لشکر لے گیا اور شکست کہا کر واپس آیا اسی عرصہ مین مرتضےٰ نظام شاہ نے اس پر یورش کی اور اس نے تنگ آکر تین لاکہہ تنکہ نقرہ اسکو دیکر خوش کیا آخر دس برس سلطنت کرکر سنہ ۹۸۴ مین مرگیا۔

راجہ علی خان بن میران مبارک خان بن اعظم ہمایون

یہہ بادشاہ محمد شاہ کے مرنے کی خبر پاکر دہلی سے خاندیس مین آیا اور تخت نشین ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ کی اطاعت ظاہر کی اور اکبر کے حکم سے شاہزادہ مراد کی ساتہہ دکن کی مہم مین حاضر رہا برار کی مہم کے وقت بہی خانخانان عبدالرحیم کی یارکاب تہا آخر دکہنیون کے باروت مین آگ لگ گئی تو یہہ بہی آگ مین جلکر مرگیا اکیس سال سلطنت کے سنہ ۱۰۰۵ مین انتقال کیا۔

بہادر خان بن راجہ علی خان فاروقی

یہہ آخری حاکم سلطنت خاندیس کا نہایت سست و کم عقل و عیاش تہا جب وقت تشریف لائے شاہزادہ اور اکبر شاہ کے خاندیس و دکن کے علاقہ مین یہہ حاضر نہوا اسلئے اکبری فوج اسکی

سے کوہی کو ماسور ہوئے اور بہہ مدت تک محصور رہ کر قلعہ مین لڑتا رہا آخر شتابی قلعہ حوالے
کردیا اور خود اکبر کی خدمت مین بحالت قید پہونچا اُسنے اسپر رحم کرکے وظیفہ مقرر کردیا اور
اکبرآباد مین رہنے کی اجازت دی۔

اونتالیسوان چمن بادشاہان بنگالہ و سنارگانو و لکہنوتی و بہار وغیرہ بطور اجمال

مسلمان بادشاہون کے وقت سب سے اول جسنے اس ملک پر یورش کی اور غالب آیا محمد بختیار
خلجی تہا یہہ سلطان قطب الدین ایبک کے حکم سے اس ملک مین گیا اور رای لکہمنیا بن لکہمن سے
وہ ملک لیا بنگالی کی اودیسا جون کو بہی مطیع کیا سب سے خراج لیا اسلام کو پہیلایا دور دور تک
گہوڑا دوڑایا پہر اُسکا ارادہ ہوا کہ کوہستان تبت و دیگر علاقجات ترکستان کو مفتوح کرے
اس ارادہ پر بارہ ہزار لشکر کے ساتہہ وہ پہاڑ مین گیا اور بہت دور تک فتح کرتا چلا گیا آخر
ایک جگہہ شکست کہائی اور واپس آنے کے وقت کل فوج اسکی دریا مین غرق ہوگئی اور یہہ
ایکسو آدمی کی ساتہہ واپس آیا اور اُسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مر گیا اُسکے بعد عز الدین محمد شیران
جو بختیار کے عزیزون مین تہا بادشاہ ہوا اسنے علی مردان خان امیر الامراء کو قید کرلیا وہ
بہاگ کر قطب الدین ایبک کے پاس گیا اور مدد لیکر آیا مقابلے مین عز الدین محمد مارا گیا
اور علی مردان نے حکومت پائی پہر اُسکا بیٹا علاؤ الدین خلجی حاکم بنا پہر حسام الدین خلجی تاجر غوری
حاکم ہوا اسکے وقت سلطان شمس الدین التمش نے اسپر یورش کی اسنے اطاعت مان لی پہر ۶۲۴ھ
مین شہزادہ ناصر الدین بن شمس الدین التمش اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ لڑائی مین مارا گیا اور یہہ کل
علاقہ سلاطین دہلی کے قبضہ مین آگیا آخر سلطان غیاث الدین بلبن نے طغرل کو بنگالہ کا حاکم بنایا
وہ استقلال پیدا کرکے بادشاہ سے باغی ہوگیا اسلئے خود بلبن اُسپر فوج لے کر آیا اور اوسکو
پکڑ کر بغرا خان اپنے بیٹے کو حکومت دی وہ بہت مدت تک لکہنوتی کا حاکم رہا اور ۷۲۴ھ
ہجری مین جب سلطان تغلق شاہ بنگال مین آیا تو اُسنے دوبارہ اُس سے حکومت پائی اور خیر لیا

جب بغرا خان مرگیا تو سلطان محمد تغلق نے قدر خان نامی اپنا نائب بنگالہ میں بہیجا فخر الدین اپنے ایک معتبر کے ہاتھ سے مارا گیا اور فخر الدین حاکم بالاستقلال ہوا پہر علی مبارک سنہ ۷۴۱ھ میں غالب آیا اور قتل ہوا اسکے بعد علی مبارک نے اپنا خطاب علاؤ الدین کیا اور بادشاہ ہوکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اوسکو حاجی الیاس نامی ایک امیر نے مار ڈالا اور اپنا خطاب سلطان شمس الدین بہنگرہ مقرر کرکے بادشاہ ہوا اس نے شہر حاجی پور بنایا ملک جاجنگر فتح کیا ولایت کو وسعت دی تیرہ سال تک وہ خود مختار رہا سنہ ۷۵۴ھ میں فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے بنگال پر فوج کشی کی آپس میں سخت لڑائی ہوئی آخر حاجی الیاس نے اطاعت مان لی اور پانچ برس کے بعد ۷۶۰ھ میں مرگیا اس کے بعد اسکا بیٹا شاہ اسکندر یہہ بہی تابع شاہ دہلی کا رہا اور سنہ ۷۶۹ھ میں مرا پہر غیاث الدین سکندر شاہ نے حکومت پائی اور ۷۷۵ھ میں فوت ہوا پہر سلطان السلاطین بن غیاث الدین نے حکومت پائی اور خود مختار رہ کر ۷۸۵ھ میں انتقال کیا پہر سلطان شمس الدین ثانی بن سلطان السلاطین تخت نشین ہوا چونکہ یہہ خورد سال تہا سلطنت کا اختیار ایک شخص ہندو کانس نامی نے حاصل کیا تین سال کے بعد شمس الدین مرگیا اور راجہ کانس ہندو نے حکومت پائی پہر اسکا بیٹا جیل المخاطب سلطان جلال الدین مسلمان ہوکر بادشاہ ہوا اور نہایت استقلال سے سلطنت کرکے سنہ ۸۱۲ھ میں فوت ہوا پہر سلطان احمد بن جلال الدین نے سلطنت پائی اور سنہ ۸۳۰ھ تک بادشاہی کی پہر ناصر الدین نامی ایک غلام سلطنت پر قابض ہوا مگر امرائے دربار نے اُسکو مار دیا اور مسمی ناصر شاہ کو جو اولاد سلطان شمس الدین بہنگرہ سے تہا اور نہایت عسرت کے ساتھہ گزارہ کرتا تہا بادشاہ بنایا اور سلطنت راجہ کانس کے خاندان سے منتقل ہوکر پہر بہنگرہ خاندان میں آگئی یہہ سنہ ۸۶۲ھ میں مرگیا اور باربک شاہ بن ناصر شاہ فرمانفرما ہوا اس نے آٹھہ ہزار غلام حبشی جمع کئے امارت و وزارت حبشیون کو عطا کی سنہ ۸۷۹ھ میں مرگیا اس کے بعد یوسف شاہ ولد باربک شاہ نے حکومت پائی اور سنہ ۸۸۷ھ میں رحلت کے

پہر فتح شاہ بن باربک شاہ تخت نشین ہوا اسکو شہزادہ نام حبشی غلام نے سوتے ہوئے ۱۱۔
شوال ۸۹۶ھ مین شہید کردیا اور خود بادشاہ ہوا مگر اُمراؤنے دو مہینے کے بعد اُسکو مار دیا
اور چاہا کہ فتح شاہ کی دو سالہ لڑکی کو بادشاہ کرین لڑکی کے والدہ نے منظور نکیا اور اندیل
حبشی امیر الامراؤ کو تخت نشینی کی اجازت دی چنانچہ اندیل حبشی فیروز شاہ کا خطاب پاکر
فرمان فرما ہوا اڑہائی برس سلطنت کرکے ۸۹۹ھ مین فوت ہوا پہر محمود شاہ بن فیروز شاہ نے
تخت پایا اسیر امیر حبش خان بدر حبشی نے غلبہ پاکر قتل کردیا اور خود مظفر شاہ خطاب لیکر
بادشاہ ہوا اُمراؤ اسکے جور و ظلم سے بہت تنگ آگئے تو تین سال کے بعد جمع ہوکر اسپر خروج
کیا آخر شریف مکے فدیرکے ہاتہہ سے ۹۰۳ھ مین قتل ہوا بدر حبشی کی قتل کے بعد سلطان
علاؤالدین شریف مکے تخت نشین ہوا اسنے کل حبشی قوم کو اپنی علاقہ سے نکالدیا
خواجہ نور قطب عالم کا مرید ہوا ۹۲۷ھ مین رحلت کے پہر شاہ نصیب بن علاؤالدین نے بادشاہت
پائی اسکے وقت بابر شاہ دہلی کی سلطنت پر غالب آیا اور چند امرائے دربار لودیہ کے اور
سلطان ابراہیم لودہی کی لڑکی دہلی سے اسکے پاس آکر پناہ گزین ہوئی اس نے دوراندیشی کے
طور پر شاہ بابر کی خدمت مین تحایف بہیجے اور راضی کردیا اسکے مرنے کے بعد محمود نام ایک
امیر بنگال پر قابض ہوا مگر شیر شاہ افغان نے اُسپر تسلط پاکر ملک لے لیا سلیم شاہ بن شیر شاہ
کی بادشاہت کے وقت سلیم خان المخاطب بسلطان بہادر بن محمود نے بنگال
مین خروج کرکر کل علاقہ خالی کرالیا خطبہ سکہ اپنی نام کا جاری کردیا اس لئے سلیم شاہ نے
سلیمان کرانی افغان کو بڑی فوج دیکر بنگال کو بہیجا عند المقابلہ سلطان بہادر قتل اور سلیمان
کرانی افغان قابض ہوا سلیم شاہ کے مرنے کے بعد یہہ خود مختار ہوا اور علاقہ اوڑیسہ
یورش کرکے فتح کرلیا اکبر بادشاہ کے وقت اُسنے اطاعت ظاہر کرکے اپنے آپ کو بچائے رکہا
اور پچیس سال سلطنت کرکے ۹۸۱ھ مین مر گیا اسکے بعد اسکا بیٹا داؤد خان افغان نے
حکومت پائی مگر بسبب عیاشی و کم عقلی کے انتظام نکرسکا تیر اکبر بادشاہ کا نافرمان بنا

اس لئے منعم خان خانخانان اس کی سرکوبی کو مامور ہوا اور یہہ معہ اپنے بیٹے جنید کے ۹۳۲ھ میں مقتول ہوا ؛

چالیسواں چمن سلاطین شرقیہ کے بیان مین جو جونپور مین حاکم رہے تھے

ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق پہلے یہہ بادشاہ سلطان محمد بن فیروز شاہ بابک کا وزیر تھا جب سلطنت محمود شاہ فیروز شاہ کی پوتی نی پائی اسنے اسکو بیٹا بنایا سلطان شرق خطاب عطا فرمایا جونپور و بہار و ترہت آباد کا ملک اسکو عطا کیا بادشاہ بنا دیا اسنے بادشاہ ہو کر بڑی جمعیت حاصل کی سلطنت کو رونق دی جب سلطان محمود کی سلطنت سست ہو گئی تو اسنے پرگنہ کول و رامپور تک لے لیا آخر ۸۰۲ھ مین مر گیا۔

سلطان مبارکشاہ بن ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق

اصلی نام اس بادشاہ کا ملک قرنفل تہا اس نے اپنی وقت خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ بات سنکر محمود شاہ نے اقبال خان وزیر کے ساتھہ اسپر لشکر کشی کی قنوج کے پاس فریقین ایک دوسرے کے روبرو چالیس روز تک اترے رہے دریای گنگ درمیان تہا آخر لے خانگی تقصیر واپس ہوئی دو سال اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۸۰۴ھ مین انتقال کیا۔

شاہ ابراہیم شرقی بن ملک سرور خواجہ جہان شرقی

شرقیہ بادشاہون مین یہہ بادشاہ عالم فاضل مہربان قدردان دیندار نیکوکار تہا اس کے وقت شہر جونپور علما و فضلا و مشائخ اہل ہنر و کمال کا معدن بنا ہوا تھا اسکے وقت سلطان محمود قنوج پر متصرف ہو گیا اور چند مدت رہ کر دہلی کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد یہہ پھر قنوج پر متصرف ہوا ۸۰۹ھ مین اسنے دہلی کے لینے کا ارادہ کیا جب گنگا پر پہونچا سنا کہ سلطان مظفر گجراتی مالوہ پر قابض ہو گیا ہوشنگ کو قید کر لیا ہے اب ارادہ یہہ رکھتا ہے کہ سلطان محمود شاہ دہلی کی مدد کے لئے دہلی مین آئے یہہ سنکر یہہ گنگا سے واپس جونپور کو چلا گیا۔

آخر از تیس سال بہ کمال استقلال سلطنت کر کے سنہ ۸۴۴ھ مین مرگیا اسکے وقت قاضی شہاب الدین
جونپور مین بڑا عالم و فاضل صاحب تصانیف استاد کل تھا جس سے ہزارہا خلقت فیضیاب تی تھی۔

سلطان محمود بن سلطان ابراہیم بن ملک سرور سلطان الشرق

اس بادشاہ کی وقت فیما بین اسکی اور سلطان محمود حاکم مالوہ چند بار جنگ ہوئے آخر شیخ جالندہ نے
جو ایک بزرگ زمانہ کے تھے فریقین کی آپس مین صلح کرا دی اس بادشاہ نے دہلی پر بھی
یورش کی اور محاصرہ تک نوبت پہونچائی مگر سلطان بہلول لودی نے اسکو کامیاب نہونے دیا
بائیس سال اس نے سلطنت کے سنہ ۸۶۲ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ شرقی

یہہ بادشاہ کم عقل اور مغلوب الغضب تھا اس نے برخلاف مرضی بی بی راجی اپنی والدہ کی حسن خان چھوٹے
بھائی اپنے کو قتل کر دیا اسلئے امرائون نے اس سے ناراض ہوکر اسکو بھی مار ڈالا۔

سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی

اس بادشاہ نے بہلول لودی کے ساتھہ صلح کرلی اور راجہ اڑیسہ پر فتحیاب ہوکر اسکو
مطیع کیا بنارس کا قلعہ بنوایا پھر راے گوالیار پر فوج لی گیا اور فتحیاب ہوا بعد حصول فتح کے
چند در چند کے جب اسکو بڑی استقامت حاصل ہوگئی تو پھر دہلی پر چڑھائی کی اور محاصرہ
کرلیا اسوقت بہلول نے اطاعت مان لی اور کہا کہ سلطان شہر دہلی معہ دوازدہ کروہی
گرد نواح شہر کے میرے قبضہ مین رہنے دے باقی سب ملک لے لے مگر اس نے کمال غرور اور تکبر
سے اسکا کہنا نمانا ناچار وہ مرنے پر مستعد ہوکر اسکے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اتفاقاً سلطان
حسین نے ایسی شکست کھائی کہ کل توپخانہ و سلاح خانہ واسباب فوج کا بہلول کے قبضہ مین
آیا تمام فوج اسکی بھاگ گئی اور یہہ تھوڑے سوارون کے ساتھہ جان بچاکر بھاگ گیا بہلول
نے اسکا کل ملک لے لیا اور سوائے جونپور کے باقی کچھہ نہ رکھا جب بہلول مرگیا اور اسکو
پھر جمعیت حاصل ہوئی تو دوسری مرتبہ اس نے دہلی پر لشکر کشی کی اور شکست کھاکر بھاگا

جب کہین پناہ نملی سلطان علاؤالدین حاکم بنگال کے پاس گیا اور تادم عمر وہین رہا۔

اکتالیسوان چمن اُن بادشاہون کے ذکر مین جو سندہ وٹہٹہ مین حاکم رہے

سب سے اول مسلمانون حکام سے اس ملک مین عمادالدین محمد قاسم ثقفی خلیفہ ولید کے وقت حجاج بن یوسف امیر خراسان کے حکم سے آیا پہلے اُسنے کیچ ومکران فتح کیا پہر آگے بڑہکر تمام سندہ مین مسلمانی دین پہیلایا پہر غوریہ سلطنت کے وقت سلطان ناصرالدین قباچ با اختیار حاکم ہوا جسکا ذکر غوریہ بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہوچکا ہے پہر سنہ ۹۲۱ مین شجاع بیگنے امیر دخل پایا۔

امیر شجاع بیگ المشہور شاہ بیگ ارغون بن امیر ذوالنون

اسکا باپ اور یہہ امیرالامراء وسپہ سالار سلطان میرزا بادشاہ ہرات کا تہا قندہار مین اسکی حکومت تہی پہلے وہ قندہار سے آکر بعض علاقہ سندہ پر قابض ہوا پہر جب بابر بادشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو وہ سندہ مین آیا اور جام فیروز وجام صلاح الدین سندہ کے حکام پر جو باہم عداوت رکہتے تہے غالب آکر شہر ٹہٹہ تک متصرف ہوگیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخر سنہ ۹۳۰ مین مرگیا یہہ بادشاہ بڑا عالم وفاضل تہا تصنیفین اسکے شرح عقائد نسفی وشرح کافیہ وحاشیہ مطلع منطق وغیرہ مشہور ہین اور علماء کے نزدیک نہایت معتبر۔

شاہ بیگ بن امیر شجاع بیگ بن امیر ذوالنون

اسنے اپنی سلطنت کے وقت سندہ کی مملکت کو وسیع کیا قلعہ بہکر وحصار بلدہ سیہون کو نئے سرے سے بنوایا ہمایون بادشاہ شیرشاہ کے غلبہ کے وقت بطلب امداد اسکے پاس گیا اسنے چہہ مہینے آج کل مین گزران دی اور ہمایون اس سے نا امید ہوکر ایران کو چلا گیا اس نے بتیس سال سلطنت کی اور سنہ ۹۶۳ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

میرزا عیسے خان ترکمان ترخانے

شاہ بیگ کے مرنے کے بعد اُسکی سلطنت دو حصے مین تقسیم ہوگئی ٹہٹہ مین میرزا عیسے خان

ترخانی جو شاہ بیگ ارغون کی فوج کا سپہ سالار تہا قابض ہوا اور سلطانی خطاب پاکر اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کردیا پہر اسکا بیٹا میرزا محمود قابض ہوکر بادشاہ ہوا اور دونو بادشاہون مین کبہی صلح اور کبہی لڑائی رہتی اکبر بادشاہ نے ان دونو کی نا اتفاقی سنکر پہلے محمود کی سلطنت پر قبضہ کیا پہر میرزا باقی بن میرزا عیسے ترخانی پر فتحیاب ہوا۔

بیالیسوان چمن اُن بادشاہون کے ذکر مین جو ملتان مین حاکم تہے

مسلمانی سلطنت اول ملتان مین عماد الدین محمد ابو القاسم کے وقت ہوئی پہر اقوام متفرق قابض رہے سلطان محمود غزنوی کے وقت اسپر قوم ملاحدہ قابض تہی ان سے اوس نے لیا اور مدت تک سلاطین غزنوی کے قبضہ مین رہا پہر قوم قرامطہ ملتان پر قابض رہے ان سے غوریون نے لیا اور دو سو برس تک شاہان دہلی کے قبضہ مین چلا آیا ۸۴۷ھ مین بسبب عدم توجہ شاہ دہلی کے شیخ یوسف قریشی جو اولاد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے تہا شہر والون کے اتفاق سے حاکم بنا اور چند سال حکومت کے پہر

سلطان قطب الدین لنگاہ

فرمان فرما ہوا یہہ شخص رائے سہرا نام قوم لنگاہ موضع سوے کا مقدم تہا اس نے بطمع جاہ و مال شیخ یوسف کو لڑکی دی اور اسکا مقرب بنا اور بہزار مکر و فریب شیخ یوسف پر غالب آکر اسکو ملتان سے نکالدیا وہ دہلی مین سلطان بہلول لودہی کے پاس چلا گیا اسکے جانیکے بعد قطب الدین خطاب پاکر رائے سہرا حاکم ہوا سولہ برس حکومت کے ۸۶۳ھ مین مرگیا۔

شاہ حسین لنگاہ بن قطب الدین لنگاہ

اس بادشاہ کے وقت ملتان کی سلطنت نے کمال رونق پائی علاقہ شور کوٹ و جہنگ و چنیوٹ اسکے قبضہ مین آیا حکومت نے وسعت دکہلائی شیخ یوسف قریشی سلطان بہلول لودہی سے مدد لیکر بڑے لشکر کے ساتہہ ملتان پر چڑہ آیا اسوقت حاکم ملتان کے پاس

دس ہزار فوج تہی اس نے حکم دیا کہ ہر ایک سپاہی تین تین تیر ایک ہی مرتبہ مخالف کے فوج پر چلا کے
چنانچہ ایک ہی مرتبہ تیس ہزار تیر لودیہ فوج پر جا پڑا تو ہزاروں مارے گئے باقیماندہ بہاگ گئے
شاہ حسین نے فتح پائی اس فتح کا حال سنکر ملک سہراب بیہ اسماعیل خان بلوچ فتح خان روہیلہ
جو اپنے اپنے ملک میں با اختیار حاکم تہے شاہ حسین کی طاعت میں آئے چونتیس سال شاہ حسین
نے سلطنت کی سنہ میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔

سلطان محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین لنگاہ

یہہ شخص نہایت کم عقل اور عیاش تہا بکمال بدنامی و بے انتظامی ستائیس سال سلطنت کے جب
کل امرائو سلطنت کے ناراض ہو گئے تو زہر دیکر ہلاک کر دیا۔

سلطان حسین ثانی بن محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین

خورد سالی کی عمر میں یہہ بادشاہ مسند نشین ہو سنگر خان بلوچ اسکا مدار المہام و وزیر معتبر تہا
اسی عرصہ میں بابر شاہ کیطرف سے سلطان حسین ارغون ملتان پر قابض ہوا اور یہہ سلطنت ختم ہوئی

تینتالیسواں چمن سلاطین اسلام کی ذکر میں جو کشمیر کے خطہ میں بادشاہ ہوئے

شاہ میر المخاطب بسلطان شمس الدین یہہ شخص راجہ رنجن دیو بن شودیو برہمن راجہ کشمیر کا
وزیر تہا جب راجہ مر گیا اسکا بیٹا راجہ چندر دیو خورد سال رہا اسلئے رانی کوتا دیو راجہ کی رانی
فرمان فرما ہوئی چونکہ شاہ میر وزیر سلطنت پر اختیار کلی پا چکا تہا رانی نے اسکے تسلط سے
عاجز آکر اسلام قبول کیا اور شاہ میر کو تخت سلطنت کا دیدیا اس روز سے اسلام کی سلطنت کشمیر
میں شروع ہوئی اور یہہ بادشاہ سنہ میں جان بحق تسلیم ہوا

سلطان جمشید بن شاہ میر شمس الدین

اس بادشاہ نے صرف ایکسال سلطنت کے پہر اسکا بہائی علیشاہ اسپر غالب آیا اور اسکو قتل کر دیا۔

سلطان علیشاہ المخاطب بعلاؤالدین کشمیری

یہہ بادشاہ رحیم و کریم و سخی تھا قصبہ علاؤالدین پورہ اسنے آباد کیا ۷۵۸ھ مین مرگیا۔

سلطان شہاب الدین کشمیری

بقول صاحب تواریخ فرشتہ علاؤالدین کا بہائی اور بقول صاحب تواریخ اعظمی اُسکا بیٹا تھا اسنے کشمیر کی سلطنت کو وسعت دی کوہ پکہلی و دہمتور اس نے فتح کیا کابل اور کوہ سلیمان پر قبضہ پایا شاہ کاشغر پر غالب آکر تبت کا ملک لیا کشتوار و نگرکوٹ پر فتح پائی فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے ساتہہ جنگ کئے قصبہ شہاب الدین پورہ اپنے نام پر آباد کیا بُت خانے بہت سے گرائے مسجدین تعمیر کین آخر ۷۷۸ھ مین مرگیا۔

سلطان قطب الدین برادر سلطان شہاب الدین

اس نے شہر سری نگر مین اپنے نام پر قطب الدین پورہ ایک محلہ آباد کرکے تخت گاہ بنایا شاعری مین اسکو کمال دخل تھا چنانچہ یہہ مطلع اسکی تصانیف سے ہے **مطلع** ای بگرد شمع روئیت عالمی پروانۂ ٭ از لب شیرین تو شور یست در ہر خانۂ ۔ سولہ سال اسنے بادشاہی کی ۷۹۶ھ مین مرگیا اسکے وقت سید علی ہمدانی کشمیر مین آئے اور یہہ انکا مرید ہوا۔

سلطان سکندر بت شکن بن قطب الدین کشمیری

یہہ بادشاہ کشمیر کے نامور بادشاہون مین سے ہے اس نے اسلام کے شیوع مین سخت کوشش کی بہشیار بت خانے گرائے بت شکن خطاب پایا سید علی ہمدانی کا مرید ہوا علم کو ترقی دی اسکے وقت امیر تیمور گورکان کوہ جمون پر آیا اور یہہ اطاعت ظاہر کرکے مورد تحسین ہوا پچیس سال نو مہینے چہہ روز سلطنت کے ۸۱۹ھ مین رحلت کی ٭

سلطان علی المخاطب شاہ علی بن سلطان سکندر بت شکن

اس نے بادشاہ ہوکر حکم دیا کہ میری قلمرو کے کل ہندو مسلمان ہو جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ بہت سے مسلمان ہوئے بہت سے قتل مین آئے باقیماندہ بہاگ گئے ۸۲۳ھ مین اسنے حج کے سفر کا ارادہ کیا سلطنت شاہی خان اپنے بہائی کے سپرد کی جب روانہ ہوکر سیالکوٹ پہونچا اسکی عورتنے

جو راجہ جموں کی لڑکی تھی سلطنت کے جوش نے پر سخت ملامت کے اسلئے یہہ واپس آیا تھا ہے
خان نے اسکو پھر کشمیر مین داخل ہونے ندیا اور آپس دونو کی لڑائی ہو کر یہہ پکڑا گیا اور قید
کی حالت مین سنہ ۸۲۶ مین مرگیا۔

شاہی خان المخاطب بزین العابدین

کشمیری بادشاہون مین یہہ بے تعصب بادشاہ تہا اسکے وقت جسقدر ہنود کشمیر سے جلاوطن
ہوئے تہے پھر آئے اور آباد ہوئے تالاب ولر مین اسنے بڑی عمارت سیرگاہ بنوائی
ایک مسجد تعمیر فرمائی بادشاہ کاشغر کے ساتھہ اس نے جنگ آزمائی کی اور فتحیاب رہا
باون سال اس نے سلطنت کے سنہ ۸۷۴ مین جنت نصیب ہوا۔

حاجی خان المخاطب شاہ حیدر بن زین العابدین

ایک سال دو ماہ اس نے سلطنت کے سنہ ۸۷۶ مین بحالت مستی محل سے گر کر مرگیا

شاہ حسن ولد حیدر شاہ

یہہ بادشاہ عیاش تہا بارہ سو قوال خوش مقال اسکے دربار مین صرف گانے پر نوکر تہا اسکے
بیخبری کے سبب سے ملک مین بے انتظامی ہوگئی میر شمس الدین عراقی نے بانیا سلطان حسین میرزا
والی خراسان کے کشمیر مین آکر شیعہ مذہب جاری کیا بہت سے لوگ اس مذہب مین داخل
ہوگئے اور عداوت کی بنیاد قایم ہوئی ——— بارہ سال اس بادشاہ نے سلطنت کی
سنہ ۸۹۳ مین مرگیا۔

فتحشاہ بن آدہم خان بن سلطان زین العابدین

شاہ حسن کے مرنے کے بعد اول اسکا بیٹا محمد شاہ تخت نشین ہوا مگر بہ سبب صغر سنی معزول ہو کر
فتحشاہ بادشاہ ہوا اسکے وقت شمس الدین عراقی نے اُمرای قوم چک سب شیعہ کرلئے اور اُمرائے
شیعہ وسنی مین سخت تکرار و محیادلہ ہوا — یہہ بادشاہ ایک مرتبہ معزول ہو کر پہر
کامیاب ہوا آخر سنہ ۹۲۳ مین مرگیا۔

محمد شاہ بن شاہ حسن بن حیدر شاہ

فتح شاہ کے بعد محمد شاہ معزول ہوکر پہر بادشاہ ہوا مگر برائے نام تہا کل ملک قوم چک کے امراء تہے ۹۳۲ھ مین پہر ماگری و ملک ابدال و ملک کاجی کی آپس مین لڑائی ہوئی اور تمام ملک چار حصون مین تقسیم ہوا ایک حصہ ملک ابدال دوسرا ملک گوہر تیسرا ملک علی جو تہا کاجی چک کے حصہ مین آیا بادشاہ کا روزینہ مقرر ہو گیا ۹۳۸ھ مین میرزا کامران ہمایون شاہ کا بہائی کشمیر مین آیا اور تسلط پاکر خطبہ ہمایون شاہ کے نام کا جاری کیا مگر کشمیریون نے جنگ صعب کیا اور محرم خان کامران کے ناظم کو نکال دیا اور پہر مالک ہوئے ۹۳۹ھ مین سکندر خان ولد سلطان سعید خان والی کاشغر نے کشمیر مین آکر اپنا تسلط کرلیا اور کچھ مدت رہکر بسبب بے انتظامی و قحط کے واپس چلا گیا اور محمد شاہ کبہی معزولی اور کبہی بحالی کی حالت مین رہا آخر ۹۴۲ھ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان شمس الدین بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے نہایت بے اختیاری کے ساتھ ایک سال سلطنت کی ۹۴۵ھ مین مرگیا۔

اسمٰعیل شاہ بن محمد شاہ

اس نے اپنے وقت کاجی چک کو کل مختار بنایا اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی چونکہ شیعہ کشمیری بسبب تسلط کاجی چک کے اسکے وقت بڑے زور شور مین تہے سنیون کو یہہ بات ناگوار گزری اور آپس مین سنی شیعہ کی بڑی لڑائی ہوئی اور بادشاہ ۹۴۷ھ مین مرگیا۔

نازک شاہ بن فتحشاہ کشمیری

اسمٰعیل شاہ کے بعد ابراہیم اسکا بیٹا جانشین ہوا مگر جب میرزا حیدر تیمور شاہ بادشاہ دہلی کے مدد سے کشمیر پر متسلط ہوا تو اسنے نازک شاہ کو تخت نشین کیا اور خود مختار کل بنا اسنے کشمیری شیعہ بہت قتل کئے انکو ملک سے نکال دیا آخر امرائے شیعہ نے بڑا مجمع کیا اور میرزا حیدر پر آپڑے میرزا نے جو افردیان کہین اور ۹۵۸ھ مین شہید ہوا بادشاہ نے

بہی اسی سال مین وفات کے قضاء الہی تاریخ نکلی *

غازی شاہ چک

یہہ ایک امرائے کشمیر سے تہا قوم شیعہ اتفاق سے اپنی آقا کی اولاد کو جو شاہ میر کے وقت سے بادشاہ چلے آتے تہے محروم کرکر خود بادشاہ ہوا پہاڑی ملک سے بہت فتح کیا تبت کو لے لیا شیعہ مذہب کو رواج دیا اپنے صلبی بیٹے کو بسبب تخلف مذہب کے قتل کیا دو سال دو مہینے سلطنت کے ۹۷۱ھ مین مر گیا ظالم اسکی تاریخ ہے *

حسین شاہ برادر غازی شاہ چک

یہہ بادشاہ اہل تعصب شیعہ تہا اس نے مولانا شمس الدین اور ملا فیروز علمائے اہل سنت کو گہر بلا کر قتل کر دیا خود بہی ۹۷۸ھ مین قولنج کی بیماری سے مر گیا چہہ سال حکومت کئے۔

علیشاہ برادر حسین شاہ

۹۷۸ھ مین اس نے بادشاہ ہوکر حسن چک اپنے بہائی کو قید کیا حیدر خان و سلیم شاہ پسران نازک شاہ کو جو مدعی سلطنت کے ہوئے تہے شکست دے راجہ بہادر حاکم کشتوار پر حملہ آور ہوکر اسکی لڑکی شادی کر دیا اپنے پوتے یعقوب خان کی نکاح مین لی فتح خاتون اپنی لڑکی شہزادہ سلیم اکبر شاہ کے بیٹے کے نکاح مین دی اس کے وقت کشمیر مین بے وقت برف برس کر قحط عظیم نمودار ہوا لاکہون کشمیری جلا وطن ہو کر چلے گئے اور یہہ ۹۸۶ھ مین مر گیا۔

یوسف شاہ ولد علی شاہ چک

یہہ بادشاہ عیاش و شراب خوار تہا اس لئے کشمیریون نے اسکو معزول کرکر ہندوستان کو نکال دیا اور یہہ اکبر بادشاہ سے مدد لیکر پہر آیا اور قابض ہوا چونکہ اسنے استقلال کے بعد اس نے اکبر کی اطاعت چہوڑ دی تہی اس لئے پہر اکبر کی فوج ۹۹۴ھ مین داخل کشمیر ہوئے اور یہہ کر امرائے اکبری کو جا ملا اونہون نے اسکو قید کرلیا اسکے مقید ہونے کے بعد یعقوب شاہ اسکے بیٹے نے فوج جمع کرکر اکبری فوج کے ساتہہ جنگ کیا اور وہ شکست کہا کر بیس پا ہوئے

اس فتح کے بعد یعقوب حاکم ہوا مگر اجلاس کے چند روز بعد شہر کے قاضی کو بلا کر حکم دیا کہ آج کی تاریخ سے نماز کی اذان اہل تشیع کے طور پر تمام شہر مین پڑہی جاے لفظ علی ولی اللہ کا اس مین اضافہ کرے قاضی نے یہہ بات نمانی اور قتل ہوا قاضی کی شہادت کے بعد شہر کے کل سنی جمع ہوگئے اور قاسم خان میر بحری سپہ سالار فوج اکبری کو معہ فوج شہر مین بلا لیا یعقوب مارے خوف کے بہاگ گیا کشمیر مین اکبری تسلط ہوا۔

چوالیسوان چمن شاہان خاندان بابریہ کی ذکر مین جو ہند مین بادشاہ رہے

ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ بن میرزا سلطان ابو سعید

یہہ بادشاہ پہلے ۸۹۹ھ مین بعمر بارہ سال کے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اندجان کے تخت پر بیٹہا مگر اسکے چچہ سلطان احمد والی سمرقند اور اسکے ماموں محمود شاہ والی مغلستان و میرزا بائسنقر نبیرہ میرزا ابو سعید اور اسکے بہائی جہانگیر وغیرہ اسکے ملک کے طامع ہوئے اور یہہ سمرقند و فرغانہ و اجی وآوش وغیرہ کے مقام پر کئی لڑائیان ان سے لڑا اور شکست کیا کر دوسو چالیس سوار کے ساتہہ بہاگا اور اسی قدر فوج کے ساتہہ سمرقند پر قبضہ کرلیا امیر وفاجہ شیبک خان ازبک کے طرف سے وہان حاکم تہا بہاگ گیا ۹۰۶ھ مین شیبک خان فوج لیکر سمرقند پر آیا اور بابر چار مہینے محصور رہکر تاشکند گیا وہان سے مغولستان کا رستہ لیا وہان بہی ٹہرنا نہوا حصار شادمان و برند ہوتا ہوا قندز پہونچا اور باتفاق فوج حاکم قندز کے کابل پر یورش کے امیر محمد مقیم بن امیر ذوالنون ارغون بہاگ گیا اسنے کابل و بدخشان و غزنین پر قبضہ کر لیا ۹۱۳ھ مین بعد سزادہی افغانان ہلازی کے قندہار پر حملہ کیا محمد مقیم و شاہ بیگ ذوالنون کے بیٹے بہاگ گئے قندہار پر اسکا تسلط ہوگیا شیبک خان ازبک نے محمد مقیم و شاہ بیگ کے مدد کی اور قندہار بابر کے قبضہ سے چہوڑا کر پہر انکو دیدیا ۹۱۶ھ مین جب شیبک خان شاہ اسمٰعیل صفوی کے جنگ مین مارا گیا تو بابر نے شادمان پر حملہ کیا اور قندز مین پہونچکر شاہ اسمٰعیل سے

اور قوم ازبک پر یورش کی اور فتح پاکر اسّی ہزار فوج جمع کر لی بخارا و سمرقند پر قبضہ پایا آٹھہ ماہ کے بعد تیمور سلطان و عبد اللہ خان و جانی بیگ خان ترکستان سے بخارا پر فوج لائے اور بابر ان سے شکست کہاکر شادمان کو چلا گیا اور دوبارا شاہ اسمٰعیل سے مدد لیکر بخارا پر حملہ کیا مگر ایسی شکست کہائی کہ سوائے کابل کے کہیں دم نہ لیا سنہ ۹۲۵ مین اسنے ہند کی طرف رخ کیا اور بہرہ تک آکر چلا گیا دوسری مرتبہ لاہور دیبالپور تک پہونچا تیسری مرتبہ ستلج تک پہونچکر واپس گیا آخر سنہ ۹۳۰ مین پندرہ ہزار سوار کی ساتھہ سندہ کے راستے ہندوستان مین آیا پانی پت کے میدان مین سلطان ابراہیم لودی ڈیڈہ لاکہ فوج کے ساتھہ مقابل ہوا اور شکست کہاکر مارا گیا اور بابر دہلی کے تخت پر بیٹہا بڑا بہاری خزانہ دہلی کا اسکے ہاتہہ لگا افغانون کی شور و فساد کا انتظام اسنے باہستگی کیا ان سے کئی لڑائیان لڑا رائے چند بہان چوہان و نانک چند و کرم سنگہ وغیرہ امراؤ جنہون نے میوات مین فساد برپا کیا تہا سنہ ۹۳۳ مین قتل کیے رائے میدنی رائے والی چندیری محاصرہ مین خودکشی کرکر مرگیا قنوج و کالنجر مفتوح ہوئے آخر جمادی الآخر کی پانچوین تاریخ سنہ ۹۳۷ مین یہہ بادشاہ بیمار ہوکر مرگیا نعش اس کی دہلی سے کابل کو لے گئے اور دفن کی —

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن بابر شاہ

بابر کے بعد اس نے ہند کا تخت پایا ملک پنجاب و پشاور و لمغان و کابل و بامیان و حصار فیروزہ اپنے بہائی کامران کو دیدیا میوات کا علاقہ میرزا ہندال دوسرے بہائی کو علاقہ سنبہل میرزا عسکری تیسرے بہائی کو دیا سنہ ۹۳۸ مین اس نے کالنجر کے راجے کو مطیع کیا پہر جونپور گیا اور محمود بن سکندر لودی کی مجمع کو توڑا پہر چنار پر حملہ کیا شیر خان حاکم کا عالم متابعت پیش آیا سنہ ۹۴۲ مین بہادر شاہ دکہنی نے ہمایون پر چڑہائی کی اور شکست کہاکر چلا گیا سنہ ۹۴۳ مین شاہ اسمٰعیل صفوی کی فوج نے قندہار لے لیا اور شیر خان افغان نے قلعہ رہتاس پر قابض ہوکر شورش برپا کی میرزا ہندال اسکے بہائی نے آگرہ مین بادشاہی

اجلاس کیا یہہ خبر پاکر یہہ آگرہ کو چلا مگر شیرخان افغان نے راستہ گہیر لیا عند المقابلہ ہمایون
نے شکست کہائی بہت سی فوج گنگا مین ڈوب گئی خود بہی یہہ دریا مین بہہ گیا اور
ایک سقا کی مدد سے باہر نکلا وہان سے یہہ آگرہ مین آیا اور میرزا ہندال و کامران سے
صلح کی اور چاہا کہ ان کے اتفاق سے شیرخان پر حملہ کرے مگر کامران اسکے بے اجازت پنجاب
کو چلا گیا اس نے ناصر میرزا وغیرہ کو فوج دیکر شیرخان کی سرکوبی کو بہیجا اس لڑائی مین
شیرخان نے شکست کہائی اور قنوج کو بہاگ گیا قطب خان شیرخان کا بیٹا کام آیا یہہ خبر
پاکر ہمایون ایک لاکہہ سوار کے ساتہہ قنوج کو گیا جب دریاے گنگ سے اترا محمد سلطان میرزا
نے جو ایک رکن رکین سلطنت تہا کامران کی اغوا کے باعث سے بیوفائی کی اور اپنا لشکر لیکر
علحدہ ہوگیا دوسرے مرتبہ یہہ آفت آئی کہ برسات شروع ہوگئی اور ہمایونی لشکرگاہ
جو نشیب مین تہی پر آب ہوگئی اسباب خراب ہوگیا فوج متفرق مقامات پر جا اتری اسی
وقت مین شیرخان آپہونچا اور لڑائی شروع کردی تہوڑی سی لڑائی کے بعد ہمایون کی
فوج بہاگ نکلی خود بادشاہ دریا مین سے بہزار مشکل نکلا اور آگرہ مین ٹہرنا نامناسب سمجہکر
لاہور آیا لاہور سے ٹہٹہ پہونچا بہائی اسکے پنجاب وغیرہ کو چہوڑکر کابل کو چلے گئے
چندے ہمایون بہکر مین رہا پہر جیسلمیر کو گیا وہان کے راجہ کو مخالف پایا پہر راجہ مالدیو کے پاس گیا
اور اوسکو بدنیت پاکر امرکوٹ کی راہ لی امرکوٹ کے راجہ نے بڑی خاطر کی اور اسی جگہہ شہزادہ
اکبر تاریخ پانچوین رجب روز یکشنبہ سنہ ۹۴۹ھ مین پیدا ہوا وہان سے قندہار پہونچا وہان میرزا
عسکری اسکا بہائی تہا اسنے اس کے پکڑنے کی تدبیر کی اسنے خبر پالی اور ہمراہیون کو وہان سے
چہوڑکر دو سوارون کے ساتہہ خراسان کو گیا میرزا عسکری نے اسکے پیچہے اسکا خیمہ لوٹ لیا
اور شہزادہ اکبر کو قید کیا پہر ہمایون سیستان کے راستے ہرات مین پہونچا اور اپنے حال کا خط
بذریعہ سلطان محمد شاہ بن شاہ طہماسپ صفوی شاہ طہماسپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا وہان
سے یہہ بڑی عزت کے ساتہہ عراق مین طلب ہوا اور چند سال بہ تجمل شاہانہ اسنے

وہان آرام کیا شاہ طہماسپ نے اپنا بیٹا سلطان مراد اور امیر بداغ خان قاچار دس ہزار سوار
ساتھ اسکی مدد پر مامور کیا مدد وہان سے آکر پہلے میرزا عسکری سے قندہار لیا اور حسب الاقرار جو
بوقت رخصت کیا تھا یہہ قلعہ شاہزادہ مراد کے حوالے کر دیا پہر کابل پر فوج کشی کی میرزا کامران
بہاگ گیا اور یہہ کابل کے تخت پر بیٹھا شہزادہ اکبر سے ملکر خوش ہوا پہر بدخشان کو فتح کیا اور
طالیقان پر چڑہائی کی اسکے پیچہے کامران پہر کابل مین آکر متصرف ہوگیا اسلیے ہمایون وہان سے
معاودت کرکے کابل مین آیا کامران شکست کہاکر محصور ہوا آخر کامران بلخ کو بہاگ گیا اور پیر محمد خان
والی بلخ سے مدد لیکر بدخشان کے کسیقدر علاقہ پر قابض ہوگیا ہمایون نے بدخشان مین جاکر
طالیقان کے قلعہ مین کامران کو گہیر لیا کامران باطاعت پیش آیا اور بہائیون مین صلح ہوگئی
سنہ ۹۵۶ مین ہمایون نے بلخ پر لشکر کشی کی راستے مین کامران و عسکری دونو بہائی اس کے
مقابل ہوئے ہمایون زخمی ہوکر بامیان کو بہاگ گیا کامران نے تیسرے مرتبہ کابل پر دخل پایا
مگر ہمایون پہر دوبارا فوج جمع کرکر کابل آیا عندالمقابلہ میرزا عسکری اسیر ہوکر بعد چند مدت کے
مکہ معظمہ کو بہیجا گیا میرزا ہندال قتل ہوا میرزا کامران پنجاب کو گیا مالک آدم قوم گہکڑون کے
سردار نے اسکو پکڑکر ہمایون کے پاس بہیجدیا ہمایون نے اسکو اندہا کرکر مکہ شریف کیطرف
روانہ کردیا سنہ ۹۶۱ مین حسب الطلب ہوا خواہان سلطنت دہلی کے پندرہ ہزار سوار کے ساتھہ
اس نے ہند کو کوچ کیا اور بے جنگ و جدل پنجاب پر قبضہ پایا دیپالپور سے آگے بڑہ کر افغان
فوج بیرم خان کے مقابل ہوئے اور شکست کہاکر بہاگ گئے پہر سکندر شاہ افغان اسی
ہزار سوار کے ساتھہ مقابل ہوا اور منہزم ہوکر پہاڑ کیطرف چلا گیا اور ہمایون نے دوبارا دہلی
مین داخل ہوکر بادشاہی اجلاس کیا شہزادہ اکبر و خان خانان بیرم خان کو سکندر شاہ
کے تعاقب پر بہیجا اور خود دہلی مین رہا آخر چہ مہینے کے عرصے کے بعد ساتوین ربیع الاول
سنہ ۹۶۳ مین کتابخانہ کی چہت سے گر کر مر گیا ۔

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بن بابر

تیرہ برس کی عمر مین یہہ بادشاہ مقام کلانور تخت نشین ہوا اور سنا کہ ہیمون بقال وزیر
عدلیشاہ کا بڑا مجمع کرکر اکبر آباد اور دہلی پر قابض ہوگیا ہی اس لیے اکبر شاہ نے سکندر کا
تعاقب چہوڑ دیا خضر خواجہ خان بابر شاہ کے داماد کو پنجاب مین مامور کیا اور خود دہلی گیا
پانی پت کے میدان مین ہیمون بڑے تجمل و غرور کے ساتہہ اکبر کے مقابل ہوا اگرچہ اسکی فوج
اکبری فوج سے کئی حصہ زیادہ تہی مگر ہیمون کے ماتہے پر ایک ایسا تیر لگا کہ وہ زخمی ہوکر
ہودج مین سر رکہہ کر پڑگیا اُسکی فوج جو ہودج خالی دیکہا بہاگ نکلے اور ہیمون گرفتار
ہوکر قتل ہوا سکندر اسکے تعاقب سے تنگ کر قلعہ مانکوٹ مین محصور رہا اور چہہ مہینے کے
محاصرے کے بعد بنگالے کو چلا گیا سنہ ۹۰۶ مین جونپور و قلعہ گوالیار و غازی پور فتح کیا
سنہ ۹۶۸ مین بیرم خان وزیر باغی ہوا و عند المقابلہ شکست کہا کر حاضر ہوا بادشاہ نے
بنظر حقوق خدمت کے اسکا قصور معاف کیا اور بڑی عزت کی اور وہ رخصت ہوکر مکہ
و مدینے کے سفر کو روانہ ہوگیا راہ مین کسی دشمن کے ہاتہہ سے شہادت پائی اسی سال مین
اکبر نے مالوہ پر یورش کی اور باز بہادر سے وہ ملک چہین لیا سنہ ۹۶۹ مین برہان پور
فتح کیا قلعہ چنار پر قبضہ پایا سنہ ۹ مین قلعہ اکبر آباد بنوایا خان زمان و بہادر خان
جونپور کے مفسدون کو سزا دی دوسرے مقابلہ مین وہ گرفتار ہوکر قتل ہوئے سنہ ۹۷۵
مین اکبر نے رانا کے ملک مین داخل ہوکر قلعہ چیتور کا محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا اور
لڑائی ہوتی رہی جب جیمل مالک قلعہ کا تنگ آیا تو اُس نے پہلے اپنی عورت کو مار دیا
مال و اسباب جلا دیا اور دس ہزار آدمی کے ساتہہ قلعہ سے نکلا اور ایسا لڑا کہ مارا گیا سنہ ۹۷۶
مین پہلے اکبر اجمیر پہر سیکری کو گیا سنہ ۹ مین شہزادہ سلیم مقام سیکری پیدا ہوا اور بڑی
بڑی عمارات فتح پور مین بنوائی گئین خانقاہ خواجہ سلیم چشتی تعمیر ہوئی بادشاہ پیادہ پا
اجمیر کو گیا پہر اجودہن مین آیا اور خواجہ فرید گنج شکر کے زیارت کی کلیان مل راجہ
بیکانیر سے لڑکی لی سنہ ۹۷۹ مین گجرات کا ملک فتح ہوا علاقہ پٹن تصرف مین آیا سنہ

علاقہ پر قبضہ پایا کابل بسبب مرجانے محمد حکیم میرزا کے زیر حکومت اکبری کے آگیا سنہ ۹۹۴ مین
کشمیر فتح ہوئی سنہ ۹۹۷ مین اکبر خود کشمیر کی سیر کو گیا سنہ ۱۰۰۱ مین شاہزادہ مراد گجرات
و دکہن کی حکومت پر مامور ہوا اوس نے وہان جاکر احمد نگر فتح کیا سہیل خان امیر الامرای
عادلشاہی ستر ہزار سوار کے ساتھہ شہزادے کے مقابل ہوا اور زخمی ہوکر بہاگ گیا سنہ ۱۰۰۷
مین شہزادہ مراد بسبب کثرت پینے شراب کے مرگیا اور شہزادہ دانیال کو دکہن کی حکومت
ملی الہ آباد مین شہزادہ سلیم باغی ہوا قلعہ اسیر اکبری قبضہ مین آیا ابراہیم عادل شاہ
والی بیجاپور نے اطاعت قبول کی سنہ ۱۰۱۱ مین شیخ ابو الفضل میر منشی جو دکہن سے آتا تہا راستے
مین بایماے شہزادہ سلیم نرسنگہ دیو بوندیلہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا بادشاہ نے شہزادہ سلیم
کی سزادہی کے لیے خود الہ آباد جانے کا ارادہ کیا مگر بسبب مرجانے مریم مکانی والدہ شہزادہ
سلیم کے توقف رہی سنہ ۱۰۱۳ مین شہزادہ دانیال برہان پور مین بیمار ہوکر مرگیا بادشاہ
نے اسکا نہایت غم کیا اور خود بہی بیمار ہوکر بدہ کے روز تیرہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ مین وفات
پائی اکیاون سال سلطنت کی چونسٹہ سال کی عمر پائی —

محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ

پنجشنبہ کے روز چوبیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ مین یہہ بادشاہ آگرہ کے تخت پر بیٹہا
شہزادہ خسرو اسکا بیٹا جسکو اکبر نے جہانگیر کی بغاوت کے وقت ولیعہد کیا تہا بر سر فساد
ہوا آگرہ سے بے اجازت لاہور کو چلا آیا بادشاہ نے اسکا تعاقب کیا اور ایک ہی
لڑائی مین اسکی فوج متفرق ہوگئی اُسکے امراؤ بگڑ گئے شہزادہ دریاے چناب سے
اوترتا ہوا پکڑا گیا لاہور کے باہر پہانسیان قائم ہوکر شہزادہ کی خیر خواہ اسکے رو برو
قتل ہوئے شاہزادہ قید ہوا سنہ ۱۰۱۵ کو شاہزادہ پرویز باتالیقی آصف خان و راجہ
مان سنگہ دکہن کیطرف مامور ہوا شیر افگن خان زوج نورجہان بیگم دختر غیاث بیگ طہرانی
بادشاہ کی اشارہ سے قطب الدین خان کے ہاتہہ سے مارا گیا نورجہان بیگم بادشاہ کے نکاح

مین آئی غیاث بیگ نور جہان کا باپ وزیر بنا ۲۲ سنہ مین رانا امر سنگہ بن رانا پرتاپ سنگہ
بن ادے سنگہ نے بسعی شہزادہ خورم اطاعت قبول کی ۲۶ سنہ مین بادشاہ مندو مین گیا
ملک عنبر وغیرہ امرا دکہنی اطاعت مین آئی ۲۹ سنہ مین ملک عنبر نے پہر سرکشی کی اور شاہزادہ
خورم اسکی سزادہی کو مامور ہوا بادشاہ کشمیر کی سیر کو گیا اور ارادہ کیا کہ ہر سال کشمیر
کو جایا کریگا چونکہ نور جہان بیگم نے بادشاہ کی مزاج پر سخت تسلط پالیا تہا اور اسکی تجویز
سے شاہزادہ خورم کا ایک علاقہ جاگیر ضبط ہوکر شہریار کو ملگیا تہا اسواسطی شاہزادہ خورم
برملا باغی ہوگیا اور بڑا لشکر لیکر دہلی کو آیا راجہ بکرماجیت اوسکے مقابلہ پر مامور ہوا
اور عند المقابلہ مارا گیا پہر بادشاہ شہزادہ کے تنبیہ کے لیئے خود سوار ہوا اور شہزادہ
مالوہ کو چلا گیا ۳۲ سنہ شہزادہ خورم نے شہزادہ پرویز کے مقابلے سے شکست کہائی
اور قلعہ رہتاس کو چلا گیا مہابت خان خانخانان نے اس جنگ مین بڑی خدمتین کی ہین
تہین اسلئی بادشاہ اسپر بڑا مہربان ہوا مگر چند روز مین نور جہان بیگم نے مہابت خان کو
شہزادہ خورم کے ساتہہ سازش ہونے کی تہمت لگائی اور بادشاہ اسکی گرفتاری کے
فکر مین ہوگیا مگر مہابت خان نے کابل کے سفر مین بادشاہ پر قابو پاکر اپنی قید مین کرلیا
اور نور جہان کے لشکر کو شکست دیکے بادشاہ کو بعزت و حرمت کابل لے گیا وہان جاکر چہوڑدیا
بادشاہ کی آزادی کے بعد نور جہان بیگم مہابت خان کے قتل کے فکر مین ہوئی اور وہ
بہاگ گیا ماہ صفر ۳۶ سنہ کو شاہزادہ پرویز برہانپور مین مرگیا شہزادہ خورم نے پہر
استقلال بہم پہونچایا مہابت خان بہی اوس سے سازش کرلی آخر ماہ صفر ۳۷ سنہ مین بادشاہ
نے کشمیر مین ضیق النفس کی بیماری سے بیمار ہوکر لاہور کو معاودت کی راستہ مین ۲۷
ماہ صفر کو مرگیا آصف خان وزیر نے شاہزادہ داور بخش کو مصلحتاً تخت نشین کیا لاہور مین
شہریار نور جہان کے داماد نے شاہی اجلاس کیا لاہور مین پہونچکر شہریار اور
داور بخش کی آپس مین لڑائی ہوئی شہریار گرفتار ہوکر مکحول ہوا اور ہر شہزادہ خورم

باتفاق امرائے گجرات کے دکہن سے اکبرآباد مین آیا اور تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر آصف خان
وزیر نے داور بخش کو قید کرلیا اور آگرہ مین پہونچکر سرفرازی پائی۔

ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی

جلوس کے دن اس بادشاہ نے چار کروڑ اسی لاکہہ روپیہ نقد چالاکہہ بیگھہ زمین چارسو موضع
بادشاہی کی حصول کے شکرانہ مین وقف کئے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے
ساتہہ کیا ۱۰۴۱ سنہ مین فرنگیون نے ہوگلی مین قلعہ بنوایا قاسم خان ناظم بنگالہ نے اسکو باروت
دیکر اوڑا دیا چار ہزار چارسو فرنگی قتل مین آئے ایک ہزار مسلمان شہید ہوا دس ہزار مسلمان
جو فرنگیون کی قید مین تہے رہا ہوئی ۱۰۴۴ سنہ مین بروز نوروز تخت مرصع پر جسکا نام تخت
طاؤس تہا اجلاس کیا یہہ تخت سات برس کے عرصہ مین ایک کروڑ روپیہ صرف ہوکر بناتہا اسی
لاکہہ روپیہ کا جواہرات ایکہزار تولہ سونا اسکی تیاری مین صرف ہوا محمد شاہ کے وقت تک
یہہ تخت شاہان چغتائی کے پاس تہا پہر نادرشاہ ایرانی لے گیا ۱۰۴۷ سنہ مین علی مردان
خان قلعدار قندہار نے شاہ عباس صفوی سے برخلاف ہوکر قلعہ شاہجہان کے سپرد کیا اور خود
حاضر ہوکر امرائے دربار مین منسلک ہوا نظامت کشمیر اور پنجاب بہی اُسکے سپرد ہوئی ۱۰۴۸ سنہ
مین خطہ تبت مفتوح ہوا اس برس مطیع ہوا بادشاہ کابل اور کشمیر کو گیا عمارت باغ شالامار
ومقبرہ جہانگیر کی ختم ہوئی قلعہ لاہور کی عمارت شروع ہوئی اکبرآباد مین مقبرہ ممتاز محل کی
عمارت کی تیاری ہوئی ۱۰۵۰ سنہ مین بادشاہ اجمیر مین گیا اور ایک بڑی دیگ ایسی جسمین
ایکسو چالیس من چانول پختہ ہون بنواکر وقف کی اور ایک مسجد سنگین کی بنوانے کا حکم
دیا ۱۰۵۶ سنہ مین شاہجہان بدخشان کو گیا اور نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان پر فتحیاب ہوکر
ستر لاکہہ روپیہ کا مال لیا ۱۰۵۸ سنہ مین شہر شاہجہان آباد آباد ہوا قلعہ و مسجد جامع تعمیر
ہوئی نواب سعد اللہ خان و بہادر خان و راجہ جسونت سنگہ قلعہ قندہار کی تسخیر کے لیے
جو شاہ عباس کی قبضہ مین آگیا تہا مامور ہوئی اورنگزیب شہزادہ بہی ملتان سے

اور ہر بہیجا گیا مگر قلعہ فتح نہوا بلکہ پہر بہی کئی مرتبہ فوج شاہجہانی بسر کردگی دارا شکوہ وغیرہ قلعہ
قندھار پر بہیجی گئی مگر کامیابی نہوئی ۱۰۶۵ سنہ مین دارا شکوہ ولی عہد ہوا ملک پنجاب کا اسکو جاگیر
مین ملا شہزادہ مراد بخش کو گجرات اور اورنگ زیب کو دکن شاہ شجاع کو بنگال کی ولایت سپرد ہوئے
۱۰۶۸ سنہ مین بادشاہ بیمار ہوگیا بادشاہ کے بڑے بیٹے دارا شکوہ نے کل اختیار سلطنت پر پایا
اور شہزادے بدظن ہوگئے جابجا باغی ہوکر اپنے خطبے سکہ جاری کردئیے سلیمان شکوہ
بن دارا شکوہ محمد شجاع کے مقابلہ کو مامور ہوا اور بنارس مین لڑائی ہوئی اورنگ زیب
ٹہاٹ لشکر لیکر آگرہ کو آیا شہزادہ مراد بخش اورنگ زیب کی شامل ہوا دارا شکوہ بڑی فوج لیکر
انکے مقابل ہوا اور شکست کہائی بہاگ کر لاہور کو چلا گیا اورنگ زیب نے دار الخلافت
پر قابض ہوکر بادشاہ کو قید کرلیا شاہزادہ مراد بخش بہی اسکی قید مین آیا دارا شکوہ کے
تعاقب مین پنجاب تک گیا جب وہ سندہ کو بہاگ گیا تو عالمگیر الہ آباد مین آیا اور شاہ
شجاع کو شکست دی اور اجمیر پہونچا دارا شکوہ نے باوجود قلت فوج کے اسکے ساتہہ سخت
جنگ کیا آخر بہاگا اور چاہا کہ قندھار کو جائے جب دہادر کے مقام پر پہونچا وہان کے
زمیندار نے جو دست پروردہ اور مرہون منت دارا شکوہ کا تہا اسکو مکر و فریب کے ساتہہ
پکڑ کر عالمگیر کے پاس بہیجدیا عالمگیر نے اسکو شہید کردیا شہزادہ مراد بخش بہی مقتول ہوا
شاہجہان بادشاہ سات برس تک بیٹے کی قید مین رہا ۱۰۷۶ سنہ مین بیمار ہوکر مرگیا بتیس
سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی۔

ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی

یہہ بادشاہ باپ کو قید اور بہائیون کو قتل کرکے ۱۰۶۹ سنہ مین تخت نشین ہوا شہر اورنگ آباد
اسنے آباد کیا ولایت دکن بیجاپور و حیدر آباد و گلکنڈہ وغیرہ پر قبضہ لیا سندہ بن تک اسکی
عملداری ہوگئی بڑے بڑے راجے آشام و کامروپ وغیرہ جو منحرف ہوگئے تہے اسکے مطیع
کئے بسبب تعصب مذہبی کے سیکڑون بت خانے گرائے مسجدین بنوائین ہزارون ہندون

بزور مسلمان کیا گوبند سنگہ سکھون کے گرو نے جو پنجاب مین شورش برپا کیا امد کوہستان کے حوالی
کے ملک مین دست انداز ہوا اسکو جلا وطن کیا اُسکے بیٹے سرہند مین قتل کئے ۱۰۸۲ھ مین ہندو
نامیہ فقیرون نے بڑا مجمع کیا ایک عورت جسکے ساحرہ ہونے کی مشہوری ہوگئی تہی اُنکی پیشوا
ہوئی علاقہ نارنول انہون نے لوٹ لیا بادشاہ نے شہزادہ محمد اکبر کو اُنکی سرکوبی کے لئے
بہیجا اور وہ ہندو بمقابلہ پیش آئے آخر مارے گئے اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت اگرچہ
انتظام اچہا رہا مگر مرہٹون کے فساد سے بڑی بے انتظامی پیدا ہوگئی پہلے سیواجی مرہٹہ نے
غارتگری سے جمعیت حاصل کرکے بہت فوج جمع کرلی اور افضل خان بادشاہی سپہ سالار
کو دکن مین مار ڈالا اور بڑی لوٹ لوٹی بیجاپور کے قریب تک اُسنے ملک لوٹ لیا اسلئے شایستہ
خان سپہ سالار سیواجی کی سرکوبی کو گیا جنگ مین اُسکا بیٹا مارا گیا اور وہ واپس آیا سیواجی
نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور ایک کروڑ روپیہ کا مال لے گیا اسواسطے دوبارہ عالمگیر نے
راجہ ناہر کو مع بسیار فوج دیگر سیواجی کے مقابلہ پر بہیجا وہ جوانمرد سیواجی کو پکڑ لایا اور ہر مین جو
فوج اُسنے منتشر کردی مگر سیواجی چند ماہ کے بعد قید سے بہاگ گیا اور دوبارہ اجتماع کرکے اُسنے اضلاع مغربیہ لوٹ لئے شہر سورت
کو دوسری مرتبہ غارت کیا قلعہ سنگہ جو بہار کے ملک مین واقع ہے دخل پاکر اُسنے اپنا خطاب راجہ مقرر کیا گولکنڈہ پر بہی اُسنے
حملہ کیا اور روپیہ بہت سا لیا گولکنڈہ پر متصرف ہوکر اُسنے شاہانہ جلاس کیا اور مقام جنجی وغیرہ مین اپنی عملداری ہو
اور مدراس و سرنگاپٹم تک متصرف ہوکر بمبئی پر یورش کی مگر دخل نہ ہوا اسی عروج پر جب اُسکی حکومت پہونچی تو بیمار ہوکر مر گیا
اور اُسکے بیٹے سنبہاجی نے گدی پائی اوس کی سرکوبی کو لشکر مامور ہوا اور وہ گرفتار ہوکر قتل ہوا
اِسکے مارے جانے کے بعد دوبارہ سلطنت عالمگیر کے مقامات مفتوحہ مرہٹون مین
ہوگئے ۱۱۱۸ھ مین عالمگیر بادشاہ پچاس سال سلطنت کرکے مرگیا اور محمد اعظم شاہ تخت نشین
ہوا یہہ خبر پاکر شاہزادہ عظیم الشان بنگالہ سے ستر ہزار سوار کے ساتہہ اکبرآباد مین آیا
اور بہادر شاہ نے کابل سے بڑی فوج کے ساتہہ حرکت کی اور متہرا تک آکے پہونچا اور بہ
اتفاق شاہزادہ عظیم الشان کے اعظم شاہ کے ساتہہ جنگ کیا جس مین اعظم شاہ مع اپنے

بیٹون سیدار بخت و دلاور خان کے مارا گیا۔

ابو المظفر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عالم بادشاہ غازی

اپنے بہائی اعظم شاہ کو قتل کرکر تخت نشین ہوا ذوالفقار خان نواب کو آصف الدولہ کا خطاب بخشا منعم خان خانخانان کو وزیر بنایا چونکہ دکہن کا ملک پر آشوب تہا جلوس کے پہلے ہی سال بہہ اجمیر مین گیا راجہ جے سنگہ و بجے سنگہ پسران راجہ جسونت سنگہ سے راٹہور وجودہ پور کا ملک لے لیا وہان سی اپنے بہائی شہزادہ کام بخش وغازی الدین کے رفع فساد کے لئے دکن مین داخل ہوا عند المقابلہ شہزادہ کام بخش زخمی ہوکر مرگیا پہر بادشاہ بسبب فساد بندا جوگی گورو گوبند سنگہ کے چیلے کے جسنے سرہند وغیرہ بہت سا ملک پنجاب کا لوٹ لیا تہا پنجاب کیطرف آیا سکہہ شکست کہا کر بہاگ گئے اور بادشاہ نے لاہور مین جنکے مقام کیا اور وہان ہی بیمار ہوکر ۱۱۲۴ مین مرگیا بادشاہ کے مرنے کے بعد ذوالفقار خان کی تجویز سے یہہ تجویز قرار پائی کہ دریاے راوی سے لیکر پشاور و کابل وغیرہ تک تمام ملک شاہزادہ رفیع الشان کے متعلق رہے اور اکبر آباد و صوبجات دکن و خاندیس و برہان پور و بیجا پور شہزادہ محمد حیات کے زیر حکم ہوا اور لاہور و دہلی و ملتان و اورنگ آباد و بنگالہ و سندہ و ٹہٹہ شہزادہ محمد معز الدین کے زیر حکم تصور کیا جائے خطبہ و سکہ کل ملک مین محمد معز الدین کے نام کا جاری رہے اور جو تہا بہائی عظیم الشان بالکل محروم کیا جائے جب یہہ خبر عظیم الشان نے پائی مستعد فساد کے ہوا مگر تینون بہائیون نے باہم ملکر اسکو قتل کر دیا چونکہ عظیم الشان کا خزانہ و مال بیشمار باقی تہا اسکی تقسیم بہائیون نے بحصص مساوی چاہی مگر محمد معز الدین نے اوس مین سے ایک حصہ دینا منظور نہ کیا اس لئے دو بہائی اتفاق کرکر معز الدین کے ساتہ مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین دونو مارے گئے

محمد معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ بن محمد معظم بہادر شاہ

تین بہائیون کو قتل کرکر یہہ بادشاہ لاہور مین تخت نشین ہوا اسد خان کو وکالت اور اوسکے

بیٹے ذوالفقار خان کو وزارت کوکلتاش کو امیرالامرائے و بخشی الملکی دی بہائیون کے
امرا کو منصب سے مارے امیر عبداللہ خان و حسین خان سادات بارہہ جو شہزادہ محمد
فرخ سیر کے ماتحت عظیم آباد مین تہے انکو لکہا کہ شہزادہ فرخ سیر کو قید کر بہیجدین یہہ خبر پاکر
فرخ سیر نے حسین علیخان و عبداللہ خان و غازی الدین عرف احمد بیگ کہو کے ساتھ سازش
کرلی اور جراءت کر کہاکر کے الہ آباد کو آیا بادشاہ بہی اکبرآباد تک پہونچا فرخ سیر جمنا سے
پایاب اُتر آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر بادشاہ نے شکست کہائی اور
بہاگ کر دہلی مین پہونچا اسد خان نے اسکو قید کرلیا جب فرخ سیر دہلی مین پہونچا تو اسکے حکم سے
۲۵ سنہ ۱۱ مین تسمہ کے ساتھ مارا گیا ایک سال چار مہینے سلطنت کی۔

محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی حسین علیخان سید بارہہ کو امیرالامرائی عنایت فرمائے اسکے
بہائی عبداللہ خان کو قطب الملک کے خطاب سے مخاطب کرکے وزارت کا عہدہ بخشا وہ دونو
کل مختار و مدار المہام سلطنت کے قرار پائے کچہہ مدت تک بادشاہ برائے نام بادشاہت کرتا رہا
آخر خودمختاری کا طالب ہوا اور باہم عداوت قائم ہوئی چونکہ اُسوقت وہ دونو بہائی
کل سلطنت پر محیط تہے اُنہون نے بادشاہ کو پکڑ کر قید کر دیا چند روز یہہ قید مین رہا آخر سنہ ۱۱۳۱
مین تسمہ کے صدمہ سے شہادت پائی سات برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے وقت بندا
جوگی گوبند سنگہ کے چیلے نے پہر پنجاب مین فساد برپا کیا بادشاہ نے عبدالصمد خان
دلاور جنگ کو اوسکی سرکوبی کیلئے مامور کیا اُسنے بندا کو پکڑ لیا اور دہلی مین بہیجدیا چند
ماہ وہ قید رہا آخر بادشاہ کے حکم سے گردن مارا گیا۔

روشن اختر محمد شاہ بن خجستہ اختر جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بن عالمگیر

فرخ سیر کے بعد محمد شاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا حسین علیخان و قطب الملک عبداللہ خان
کل مختار ہوئے مگر بادشاہ ان کی طرف سے بےفکر نہ تہا اور چاہتا تہا کہ کسی طرح ان کے

تسلط سی رہائی پاوی اور باتفاق چند امراؤ کے دو شخصون کو حسین علیخان کے قتل پر مستعد کرکر دکہن کے سفر مین اسکو قتل کرا دیا یہہ خبر پاکر قطب الملک عبد اللہ خان نے جو دہلی مین تہا بادشاہ پر فوج کشی کی اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قطب الملک پکڑا گیا اور قید مین سے مرگیا اکیسوین سال جلوس کے نادر شاہ ایرانی دہلی پر حملہ آور ہوا پانی پت کی میدان مین دو نو فوجون کا مقابلہ ہوا آخر صفائی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین آیا اور قلعہ مین رہا تیسرے روز بازار مین افواہ ہوگئی کہ محمد شاہ نے نادر شاہ کو قلعہ مین قتل کردیا ہے یہہ خبر پاکر شہر کے چند اوباشون نے نادر شاہ کی لشکر پر دست درازی شروع کی چند قزلباش قتل کرڈالے یہہ خبر جب نادر شاہ نے پائی قہر نادری جوش مین آیا اور مسجد روشن الدولہ مین بیٹہکر شہر کے قتل و غارت کا حکم نافذ کیا ایک پہر تک شہر قتل ہوتا رہا پہر بہزار منت امرای دہلی کے حکم امان کا ملا نادر شاہ نے کڑورون روپیہ کا مال و نقد و جواہرات وتخت طاؤس شاہجہانی خزانہ شاہی سے لیا کروڑون روپیہ نقد امرائے دہلی اور شہر والون سے جرمانہ وصول کیا اور واپس چلا گیا بعد چند سال کے احمد شاہ ابدالی کابل سے ہند پر حملہ آور ہوا وزیر قمر الدین خان و شہزادہ احمد شاہ اُسکے مقابلہ پر بہیجے گئے وزیر قمر الدینخان جنگ مین کام آیا امیر معین الملک اوسکے بیٹے نے فتح پائی ابدالی شاہ شکست کہا کر دفع پذیر ہوا — اُنہین دنون مین محمد شاہ بیمار ہوا اور تیس سال کی سلطنت کے بعد سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین مرگیا ۞

احمد شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ کے وقت ابو منصور خان نے وزارت پائی جاوید خان خواجہ سرای بادشاہ کا معتبر ہوگیا اُس نے بادشاہ کو عیش و عشرت مین ڈالدیا اس لیئے ابو منصور خان نے اوس کو مار ڈالا بادشاہ اسبات سے نہایت رنجیدہ ہوا او منصب امیر الامرائے و بخشی الملک کا غازی الدین خان کو عطا کیا ابو المنصور خان دہلی سے بہاگ کر سورج مل جاٹ کے پاس چلا گیا اور

اوسکے اتفاق سے آکر محاصرہ دہلی کا کرلیا بادشاہ نے نجیب خان روہیلے کو اپنی مدد پر بلایا
اُس نے آکر ابومنصور کو شکست دی اور ابومنصور لکھنو کو چلا گیا اس فتح کے بعد نجیب خان اور
غازی الدین کا منہ ٹیڑھا ہوگئی چند روز کے بعد غازی الدین کے ساتھہ بادشاہ کی رنجش پیدا ہوگئی اور چاہا کہ ابومنصور کے پاس
لکھنو کو چلا جاے جب دہلی سے چلکر سکندرہ کے پاس پہونچا غازی الدین کے اشارہ سے مرہٹون کی فوج نے
بادشاہی خیمہ لوٹ لیا احمد شاہ بہاگ کر پہر دہلی مین آیا غازی الدین نے پکڑ کر اسکو سنہ ۱۱۶۵
مین اندہا کر دیا چار سال چہہ ماہ اسکی سلطنت رہی —

عزیز الدین محمد بن معزالدین بن بہادر شاہ الملقب بعالمگیر ثانی

غازی الدین کی اجازت سے عالمگیر ثانی بادشاہ ہوا اسکے وقت احمد شاہ ابدالی پہر ہند مین آیا
دہلی مین پہونچکر اس نے بڑی خرابی برپا کی بڑی بڑی عمارتین گرائین خزانہ شاہی اور اُمراؤ
اور رعایا سے کروڑون روپیہ لئے جسکی تعداد ایک سنکہ تک پہونچگئی تہی محمد شاہ کی لڑکی
اس نے اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین دی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور تخت
دہلی کا بدستور عالمگیر ثانی کو دیکر واپس چلا گیا اُسکے جانے کے بعد غازی الدین خان نے
بادشاہ کو قتل کر کر نعش اسکی جمنا مین پہینکدی اور خود جاٹون کے پاس جاکر پناہ گزین
ہوا مرہٹون نے جب میدان خالی پایا اپنا تسلط ملکون مین جما لیا پنجاب سے شاہزادہ تیمور
بن احمد شاہ ابدالی کو نکالدیا خود متصرف ہو بیٹہے یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پہر ہند مین آیا
پانی پت کے میدان مین اسکی مقابل ہوئی اور شکست فاحش کہائی اسی ہزار آدمی مرہٹہ مارا گیا دتا سندہیا اونکا سرلشکر
کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ملکر مرہٹہ سے ہوئی اسکو بہی شکست ہوئی تمام فوج ماری گئی اور وہ چند آدمیون
کے ساتہہ بہاگ گیا اسی سال مین سردار شیودیو مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج جمع کرکے اور جاٹون کے
مدد ہمراہ لیکے دہلی کو آیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے پار ہو کر مرہٹون کے مقابل
ہوا اور باوجود قلت فوج کے دشمنون پر فتحیاب ہوا بائیس ہزار سوار قید مین آئے پچاس
ہزار گہوڑے اور بہت سے توپین وخزانہ لوٹ مین لیا اس انتظام کے بعد احمد شاہ نے

کابل کو کوچ کیا اور شاہ عالم ثانی کو تخت نشین کر گیا۔

شاہ عالم ثانی

تخت نشینی کے چند ماہ بعد غلام قادر روہیلے نے بادشاہ پر غالب آکر بادشاہ کو اندہا کر دیا پہر سیندہیا مرہٹہ نے دہلی کو فتح کیا تو بادشاہ اُسکی قید مین آگیا آخر ۱۸۰۳ عیسوی مین دہلی انگریزون نے لی تو بادشاہ کے ایک لاکہہ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر کر دی اور وہ تادم زیست لیتا رہا ۱۸۰۶ مین مر گیا۔

اکبر شاہ ثانی بادشاہ

اسکے وقت کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدود تک پہونچگئی تہی مدت العمر یہہ ایک لاکہہ روپیہ ماہواری سرکار کمپنی انگریزی سے پاتا رہا قلعہ دہلی کے اندر اسکی حکومت رہی آخر بروز جمعہ ۲ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مین اسنے وفات کی ۹۰ برس کی عمر پائی۔

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

یہہ آخری بادشاہ خاندان بابری کا ہے شعر گوئی مین اسکو کمال دخل تہا اسکا دیوان اشعار مشہور ہے ۱۸۳۷ عیسوی مین یہہ بادشاہ ہوا ۱۸۵۷ تک ایک لاکہہ روپیہ تنخواہ پائی پہر انگریزون کے ہندوستانی و پوربی فوج سپاہ مستعد فساد و باغی ہو کر دہلے مین جمع ہوئے اور اسکو بادشاہ بنایا یہہ بہی فوج کے ساتہہ عاصی ہوا بعد فتح دہلی کے انگریزون نے اسکا روزینہ بند کر دیا اور دہلی سے لیجا کر رنگون ملک برہما مین قید رکہا چند سال یہہ معہ اپنے بہائی جوان بخت اور زینت محل عورت کے قید رہا آخر بہزار عجز و ناتوانی و بیکسے فالج کی بیماری سے بیمار ہو کر ۱۲۷۹ ہجری مین مر گیا۔

پینتالیسوان چمن ذکر شاہان افغانی کی ذکر مین جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

شیر شاہ سور افغان اسکا اصلی نام فرید خان تہا اور اسکا دادا ابراہیم موضع غلہ

تابع نارنول مین وہ کراسپ فروشی کیا کرتا تہا پہر سکندر شاہ لودی کے وقت وہ جمال خان
جونپور کے حاکم کے پاس نوکر ہوا پہر حسن خان اسکا بیٹا شیر شاہ کا باپ امارت کے درجہ کو پہونچا
اور پرگنہ سہرام وٹانڈہ جاگیر مین پاکر وہان رہنے لگا شیر خان بدستور جمال خان کے پاس نوکر
رہا جب لودیون کی سلطنت جاتی رہی تو بہار کے حاکم کے پاس چلا گیا اور شیر مار کر
محمد شاہ حاکم بہار سے خطاب شیر خان کا حاصل کیا چند سال وہان رہا پہر ملک جنید برلاس کے
خدمت مین جو شاہ بابر کا ایک معتبر تہا آیا ایک روز یہہ ملک جنید کے
ساتہہ بابر شاہ کے روبرو گیا بادشاہ اسکو دیکہہ کر جنید کیطرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اس
شخص کے قیافہ سے مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص شریر اور خونریز ہے تم اسکو قید کرلو یا
مار دو کسی طرح کی نیکی کی امید اس سے نرکہو یہہ بات سنکر شیر خان وہان سے بہاگا اور
پہر بہار کو چلا گیا اور حاکم بہار کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے خورد سال کا مختار بنا چونکہ اس
وقت تاج خان حاکم قلعہ چنار گڈہ مرگیا تہا وہ قلعہ لیکر اسنے علیحدہ حکومت قائم کرلی انہین
دنون مین بابر شاہ مرگیا اور ہمایون شاہ بادشاہ ہوا سلطان سکندر لودی نے پٹنہ پر
قبضہ پایا اسنے سکندر کی متابعت کرلی اور اسکے اتفاق سے جونپور مین جاکر وہ ملک
ہمایون کے قبضہ سے چہوڑا لیا ہمایون نے جونپور پر فوج کشی کی اور جونپور پہر لے لیا
سنہ ۹۴۴ھ مین اسکندر لودی مرگیا تو یہہ پٹنہ وبنگال مین خود سر حاکم ہوگیا ہمایون نے
اسپر لشکرکشی کی پہلے یہہ متابعت پیش آیا مگر جب ہمایون نے گجرات پر مہم کی تو یہہ
پہر بر سر فساد ہوا گجرات سے واپسی کے وقت ہمایون نے اسکیطرف رخ کیا اسنے راجہ
چنتامن حاکم رہتاس کو فریب دیکر قلعہ لے لیا وہان اپنے قبایل رکہے اور خود ہمایون
کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر چنار کو بہاگ گیا ہمایون اسکے کل علاقہ متعلقہ پر قابض
ہوگیا اس فتح کے بعد ہمایون نے حکم دیا کہ اب تین ماہ تک ہم عیش وعشرت مین رہینگے کوئی
شخص اس عرصہ تک کسی طرح کی بدخبر ہمکو نہ سنائے ورنہ قتل ہوگا شیر خان کو جب یہقدر فرصت

مل گئی تو اُسنے بہت فوج جمع کی اسی غفلت کے وقت میرزا ہندال ہمایون کا بہائی اگرہ
مین باغی ہوگیا تین مہینے کے جشن کے بعد ہمایون کی آنکہہ کہلی اور شیرخان پر حملہ کیا
اور شکست کہائی یہی حال دوسری اور تیسری لڑائی مین ہوا آخر سلطنت سے دست بردار
ہوکر ایران کو چلاگیا کل ہندوستان کا بادشاہ شیرخان ہوگیا بادشاہ ہوکر اس نے پنجاب مین
قلعہ رہتاس کا بنوایا پہر راجہ پورن چند پر لشکرکشی کی اور فتحیاب ہوکر اسکو قتل کیا پہر راجہ
مالدیو حاکم اجمیر وجودہ پور ومیرٹہہ پر فوج لیگیا اور غالب آیا ہندمین بہت سرائین بہت
بنوائین مہمان خانے تعمیر کیے مہمانون کے لئے خرچ روزمرہ اپنی سرکار سے دیا چوری رہزنی
قزاقی کی بیخ اُکہاڑ ڈالی ملک کو رونق دی مظلوم کی داد ظالم سے لی آخر عمر مین اسنے
یورش کی عین محاصرہ کے وقت شاہی باروت خانہ مین آگ لگ گئی اور بادشاہ اُسکے
صدمہ مین جلکر مرگیا قلعہ بہی اسی روز مفتوح ہوا اس بادشاہ نے پندرہ سال امارت کے
پانچ سال بادشاہت کے سنہ ۹۵۲ھ مین مرگیا بکمال نیکنام وعادل وسخی بادشاہ تہا قطعہ تاریخ وفات

شیر شاہ آنکہ از سلامت او ... شیر و بز آب را بہم مے خورد
چونکہ رفت از جہان بدار البقا ... یافت تاریخ او ز آتش مرد

جلال خان المعروف سلیم شاہ بن شیرشاہ افغان

شیرشاہ کے مرنے کے وقت عادل خان بڑا بیٹا اسکا رنتہنبور مین تہا ارکین نے مصلحتاً
چہوٹے بیٹے جلال خان کو تخت نشین کیا جب وہ واپس آیا تو اُس نے بہی جلال خان کے
تخت نشینی پر رضا مندی ظاہر کی اور بیانہ کے قلعہ کیطرف چلاگیا بادشاہ کی اسیر تسلی
نہوئی اور چاہا کہ کسیطرح بہائی کو قید کرلے یہہ سونچ کر فوج مامور کی عادل خان نے خواص خان
حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور آپس مین لڑائی ہوکر عادل خان کو شکست ہوئی اور بہاگ گیا
اس فتح کے بعد بادشاہ کی مزاج مین غرور پیدا ہوگیا اور اُمرا سے دربار اکثر اس سے ناراض
ہوگئے پہلے ہیبت خان وا عظم ہمایون اُمرای ناظمان پنجاب برسرفساد ہوئے اور سخت سخت

معرکے وقوع مین آئے پہر شجاعت خان لو مین ہنگامہ پرداز ہوا سلطان آدم رئیس گکہرون
کا مقابلہ پیش آیا اور بڑی بڑی لڑایان ہوئین آخر آٹہہ سال دس مہینے سلطنت کرکے
سنہ ۹۶۰ھ مین یہہ بادشاہ مرگیا +

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ سور افغان

خورد سالی مین یہہ تخت نشین ہوا مگر اسکے ماموں ناخدا ترس نے تین روز کے بعد قتل کردیا

مبارز خان المخاطب بعادل شاہ بن نظام خان خسر پورہ سلیم شاہ افغان سور

اس نے تخت نشین ہوکر شمشیر خان غلام زادہ شیر شاہ کو وزارت دی ہیمون بقال ہندو
کو مدار المہام و امیر الامرا بنایا چونکہ یہہ بادشاہ اسلام شاہ کی معصوم بچہ کا قاتل تہا تمام امراء اسکے
صورت سے بیزار تہے جابجا شورش برپا ہوگیا احمد خان افغان کہ برادر زادہ و داماد
شیر شاہ کا تہا پنجاب مین سکندر شاہ کی خطاب سے مخاطب ہوکر بادشاہ بنا ابراہیم خان
خسر پورہ عادل شاہ کا بہی متمرد ہوگیا اوس نے بہی بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کرلیا سکندر شاہ
نے اسپر غالب آکر دہلی پر قبضہ کرلیا اور دریاے سندہ سی لیکر دریاے گنگ تک قابض
ہو بیٹہا پہر سکندر نے آگرہ پر یورش کی اور قبضہ پایا پنجاب دہلی آگرہ سب سکندر شاہ
نے لے لئے اوسوقت عادل شاہ و ہیمون اور متمردون افغانون کے انتظام مین مصروف تہے
اس بے انتظامی کی خبر جب ہمایون بادشاہ نے کابل مین پائی پندرہ ہزار سوار لیکر سندہ سے
اترآیا تمام پنجاب پر بے جنگ و جدل متصرف ہوگیا جب آگی بڑہا سکندر شاہ ہمایونی فوج
کے ساتہہ مقابل ہوا مگر باوجودیکہ کثرت فوج ہمی شکست کہاکر پہاڑ کو بہاگ گیا ہمایون نے
دہلی مین داخل ہوکر شاہی جلاس کیا اور سلطنت افغانی ختم ہوئی -

چہیالیسوان چمن سلاطین صفویہ کی ذکر مین جو ایران کے ملک مین حاکم تہے

جن خاندان کے بادشاہ شیخ صفی الدین اردبیلی کی اولاد تہی اسلئی اونکا لقب صفوی

مشہور ہو گیا تھا سادات کے سلسلہ مین انکا شجرۂ نسب امام موسیٰ کاظم کے ساتھ ملتا تھا
خواجہ علی صفی الدین کا پوتا صاحب کرامت و خوارق تھا امیر تیمور گورکان جب قیصر
روم پر فتحیاب ہو کر اردبیل مین آیا تو خواجہ علی کی زیارت کو حاضر ہوا اور اون کے
فرمانے سے روم کے سب قیدی چھوڑ دیے خواجہ علی کے بعد شیخ صدر الدین مسند
نشین ہوا پھر شیخ جنید نے خلافت پائی اسکے پاس ہزارون لوگ ارادتمند جمع رہتے
تھے اس لئے میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان کو اس کے اجتماع سے سخت اندیشہ ہوا
اور کہلا بھیجا کہ تم میرے علاقہ سے باہر نکلجاؤ شیخ اردبیل سے حلب مین اور حلب سے بکر مین
گیا امیر کبیر ابو النصر حسن بیگ آق قونیلو بکر کے حاکم نے شیخ کی توقیر کی اور اپنی بہن
خدیجہ اسکے نکاح مین دی جسکے بطن سے سلطان حیدر پیدا ہوا بکر سے شیخ گرجستان کو گیا
اور کفار کے ساتھ جہاد کیا پھر شروان کو آیا امیر شروان اسکا اجتماع دیکھ کر ڈرا
اور بڑی فوج کے ساتھ شیخ پر حملہ آور ہوا لڑائی مین شیخ جنید شہید ہوا سلطان
حیدر شیخ کے بیٹے نے دوبارہ مریدون کو جمع کر کرا میر شروان پر فوج کشی کے
اور جنگ مین مارا گیا چونکہ سلطان حیدر بارہ ترکی تاج سرخ رنگ سر پر رکھتا تھا
اور مریدون کو بھی حکم تھا کہ ویسے اور اوسی رنگ کا تاج پہنین اسلئے لوگ اس
فرقہ کو قزلباش یعنے سرخ سر والے کہتے تھے سلطان حیدر کے تین لڑکے حسن بیگ آق
قونیلو کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان علی شاہ علی سید ابراہیم تھے بعد شہادت
سلطان حیدر کے بکر میں گئے مگر ان کے اجتماع سے رستم بیگ بن حسن بیگ آق قونیلو
بھی گھبرا گیا اور ان کی جان کا خواہان ہوا سلطان علی نے رستم بیگ کے ہاتھ سے
شہادت پائی شاہ اسمعیل و سید ابراہیم گیلان کو چلے گئے میرزا علی والی گیلان
سکا محمرمش آیا حینکہ ٹہہ وطن رہے پھر شاہ اسمعیل وہان سے سنہ ۹ مین چار سو
مریدون کے ساتھ جہانگیری کے عزم پر نکلا جب آذربائیجان مین آیا آٹھ ہزار مرید

کا مجمع اسکے پاس ہوگیا اول سنہ [illegible] مین اس نے شیروان پر حملہ کیا شاہ فرخ والی شروان
بیس ہزار فوج کے ساتھ اسکے مقابلہ کو نکلا اور لڑائی مین مارا گیا اسکا بیٹا بہاگ گیا ۔

ابو المظفر شاہ اسماعیل صفوی

شاہ فرخ کی قتل کے بعد سنہ ۹۰۶ مین یہہ شیروان مین تخت نشین ہوا شیعہ مذہب کا
رواج دیا عراق عرب پر چڑہائی کی عراق عجم کو اپنے قبضہ مین لایا محمد خان شیبانی والی ماوراءالنہر
و ترکستان و طبرستان و خراسان ہرات سے بڑی فوج لیکر اس کے مقابلے کے ارادہ پر مرو مین
آیا جب آگے بڑہا تو شاہ اسماعیل نے مقام مشہد مقدس اُسپر حملہ کیا وہ بہاگ کر مرو مین چلا گیا
اور قلعہ بند ہوا شاہ اسماعیل چند ماہ محاصرہ کئے ہوئے شہر کے باہر پڑا رہا آخر جب جانا کہ
دشمن شہر سے باہر نکلکر نہین لڑتا تو ایک روز تہوڑی سی لڑائی کے بعد شاہ بہاگ نکلا محمد
شیبانی نے اسکا تعاقب کیا جب عین میدان مین پہونچا پس پا ہوکر لڑائی شروع
کی بیشمار ازبک قتل مین آئے محمد خان شیبانی بہاگ کر ایک چار دیواری مین گہر گیا
اور قتل ہوا یہہ فتح سنہ ۹۱۶ مین واقع ہوئی اور مملکت وسیع اسکے قبضہ مین آگئی سنہ ۹
مین سلطان سلیم قیصر روم دو لاکہہ سوار کے ساتہہ داخل ایران ہوا اور بمقام چالدران
کہ تبریز سے بیس فرسنگ ہے شاہ اسماعیل بہی فوج لیکر قیصر کے مقابل جا پہونچا فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی ہزارون آدمی دونو طرف سے مارے گئے آخر دونو بادشاہ
اپنے اپنی دار الخلافت کو چلے گئے سنہ ۹۳۰ مین یہہ بادشاہ بسبب کثرت مے شراب کے بیمار ہوکر مر گیا ۔

ابو المظفر شاہ طہماسپ بن شاہ اسماعیل صفوی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا سنہ ۹۳۰ مین ازبکیہ بادشاہون نے باہم
اتفاق کیا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑہ آئے لڑائی مین اسکو شکست ہوئی فوج
بہاگ گئی یہہ تہوڑی سی فوج کے ساتہہ میدان مین رہ گیا جب ازبکی فوج غنیمت پر
پڑ گئی تو یہہ اسی قدر مجمع کے ساتہہ دشمن پر جا پڑا عبید خان ازبک زخمی ہوکر

بہاگ گیا میان اس کے ہاتھہ آیا ۹۴۶ھ مین ہمایون ہندوستان کا بادشاہ شیرخان افغان کے غلبہ سے بہاگکر ایران مین پہونچا شاہ طہماسب نے اسکی بڑی عزت کی ہمایون نے ایک الماس چار مثقال چار دانگ کے وزن کا پیشکش کیا اور دس ہزار فوج اپنی مدد لیکر کابل آیا اپنی موروثی ملک پر دوبارہ قبضہ پایا چون ۵۴ برس اس بادشاہ نے سلطنت کے ۶۳ سال کی عمر پائی ۹۸۴ھ مین مرگیا پانزدہم شہر صفر اسکی تاریخ وفات ہے۔

شاہ اسمعیل ثانی بن شاہ طہماسب بن شاہ اسمعیل اول صفوی

یہہ بادشاہ سنی مذہب تہا شیعون سے اس نے سخت تبرا کیا بہت سے امرائے شیعہ قتل کر دیئے سنیون کو بڑے بڑے مدارج عطا کئے اس سبب سے خویش و بیگانہ اسکا دشمن ہوگیا آخر ہمشیرۂ حقیقی نے ۹۸۵ھ مین اسکو زہر دیکر شہید کر دیا شہنشاہ روی زمین اسکی تاریخ جلوس ہے اور شہنشاہ زیر زمین تاریخ وفات۔

شاہ محمد بن شاہ طہماسب صفوی

شاہ اسماعیل ثانی کے بعد یہہ ایران کے تخت پر بیٹھا مگر اسکی کم ہمتی اور آرام طلبی کے سبب سے سلطنت مین طرح طرح کے فتور برپا ہوئے سلاطین ازبکیہ ماوراء النہر نے خراسان پر حملہ کیا روم کے سلطان نے آذربائیجان و شیروان کے لینے کا ارادہ کیا عبداللہ خان ازبک نے خوارزم سے خراسان کی حدود مین دست اندازی کی اور لڑائی مین بارا گیا سیستان مین قزلباش اور سیستانیون کی آپس مین سخت لڑائی ہوئی جسمین قزلباش نے شکست کہائی اور ملک محمود جو ایک شخص عمرولیث کی اولاد مین سے تہا سیستان کے تخت پر بیٹھا آذربائیجان کے ملک مین مصطفے پاشا کی سپاہ نے بہت سی قزلباش قتل کئے عادل گرائی خان تاتاری لشکر لیکر شیروان مین آیا عندالمقابلہ ارس خان مارا گیا قزلباش کو شکست فاحش ہوئی یہہ خبر پاکر میرزا سلیمان وزیر ایران کا بہت سی فوج لیکر شیروان کو گیا اور عادل گرائی خان کو پکڑ کر شیروان کو دوبارا اپنے قبضہ مین لایا پہر عثمان پاشا پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا

در بند مین چلا گیا - اِس بادشاہ کو ضعف بصر کی بیماری تہی اور اسکی زوجہ مہد علیا
سیدہ مرعشیہ مازندریہ بادشاہی معاملات مین کمال دخیل تہے امرا اوسکے دخل سے
کمال ناراض تہے آخر وہ قتل ہوئی اس حادثہ سے انتظام بالکل بگڑ گیا یہہ حال سنکر مصطفی
پاشا نے پہر آذربایجان پر یورش کی اور محمد گرائی خان عادل گرائی خان تاتاری
کے بہائی نے بہی اپنے بہائی کے خونکا دعویدار ہوکر قراباغ و شیروان مین بڑی
خرابیان برپا کین - مشہد ہرات مین باہم علی قلی خان شاملو حاکم ہرات و مرتضی
قلی خان حاکم مشہد سخت جنگ ہوا علی قلی خان نے جسکے پاس شہزادہ عباس بن
شاہ محمد صفوی تہا چودہ مہینے تک مشہد کا محاصرہ رکہا چونکہ شہزادہ عباس نے
بادشاہ کی برخلاف علی قلی خان کے ساتہہ اتفاق کرلیا ہوا تہا بادشاہ نے اوسکو
اپنی دولت سے محروم کرکے شہزادہ حمزہ کو ولیعہد بنایا اور بذات خود خراسان پر
چڑہائی کی جب قزلباش نے ملک سلیمان خان وزیر کو مار ڈالا تو فریقین مین صلح ہوگئی
حکومت خراسان کی بدستور شہزادہ عباس کے نام پر قایم رہے ۹۹۳ھ مین عثمان پاشا
رومی نے تبریز پر فتحیاب ہوکر شہر مین قتل عام کی مگر خود بہی اوہنین ایام مین خناق
کی بیماری سے مرگیا اوس کے مرتے ہی رومی فوج تبریز سے نکل گئے صرف قلعہ اونکے
قبضہ مین رہ گیا اُسی عرصہ مین امرای تکلو و ترکمان نے باغی ہوکر شہزادہ طہماسپ کو
قزوین مین تخت نشین کیا اور شہزادہ حمزہ ولیعہد رات کے وقت خداویردی نامی
ایک قاتل کے ہاتہہ سے قتل ہوا شہزادہ ابوطالب اُسکی جگہہ ولیعہد قرار پایا ۹۹۴ھ
مین عبد اللہ خان ازبک بن سکندر خان نے ہرات و خراسان پر لشکر کشی کی اور ملک کو
لوٹا جب ایسی بے انتظامیان وقوع مین آئین تو ۹۹۶ھ مین محمد شاہ نے
اپنی مرضی سے سلطنت کو چہوڑا اور آٹہہ برس تک بحالت عزل زندہ رہ کر
سنہ ۱۰۰۴ ہجری مین مرگیا -

شاہ عباس بن سلطان محمد صفوی ۹۹۶

سلطان محمد ترک کی سلطنت کے بعد یہہ بادشاہ ۹۹۶ھ مین تخت نشین ہوا عباس بہادر خان
اور ظل اللہ اسکی تاریخ جلوس ہوئی اسکے وقت عبداللہ خان ازبک شاہ بخارا ہرات
پر حملہ آور ہوا اوسکے مقابلہ مین علی قلی خان مارا گیا ہزارون قزلباش قتل ہوئے عورتین
اور بچے اون کے غلام بنائے گئے پہر مشہد پر لشکر کشی کی چالیس روز تک برابر شہر زیر
گولہ برستا رہا آخر شہر مفتوح ہوا شہر والے لٹ گئے ازبکون نے تمام لوگ جو شیعہ امامیہ مذہب
رکھتے تہے بیدریغ قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان عباس نے مرشد قلی خان کو جسنے علی قلیخان
کی عداوت کے سبب سے ازبکون کی لڑائی کے واسطی فوج کی ماموری مین توقف کیا تہا
گردن مارا اور خود بشیار لشکر لیکر مشہد کو روانہ ہوا جب خراسان کی حدود مین داخل
ہوا خبر پہونچی کہ فرہاد پاشا سپہ سالار رومی قراباغ مین آکر گنجہ پر متصرف ہو گیا ہے
اور امیر چغال اوغلی بغداد کیطرف سے حملہ آور ہوکر ہمدان مین داخل ہو گیا ہے نہاوند
مین اس نے نیا قلعہ بنانا شروع کر دیا ہے یہہ خبر پاتے ہی شاہ نے خراسان کی مہم کو مہمل
چہوڑکر پیچہے کو معاودت کی اور شاہزادہ سلطان حیدر کو مہدی قلی خان کے ساتہہ
صلح کی انتظام کے لئے شاہ روم کے پاس بہیجا عبدالمومن خان بن عبد اللہ خان
ازبک نے جب شاہ کی معاودت کی خبر سنی قدم آگے بڑہایا پہلے نیشاپور کا محاصرہ
کیا پہر مشہد مین جاکر دوبارہ اس شہر کو لوٹا ۹۹۹ھ مین سلطان سلیم خان شاہ
روم اور شاہ عباس کے آپس مین صلح ہو گئی جاجیم خان خوارزمی بہی اطاعت مین
آیا احمد خان باغی والی گیلان کی سرکوبی کے لئے فرہاد خان سردار مامور ہوا اور
خود شاہ عباس خراسان کیطرف آیا عبدالمومن اسکے آنے کی خبر پاکر ماوراء النہر
کو چلدیا خراسان کے اکثر علاقے پہر اسکے تصرف مین آگئے شاہی وردی خان
حاکم لرستان بہاگ کر بغداد کو چلا گیا اس لئے اس نے ہمدان کو مراجعت کی اور لرستان

قبضہ کیا سنہ ۹۹۶ مین پہر عبد المومن خان ازبک نے خراسان مین داخل ہوکر اسفراین لے
لیا قتل و غارت کا بازار گرم کیا سلطان نے پہر خراسان کیطرف حرکت کی مگر وہان پہنچنے سے اول
ہی عبد المومن خان میدان چہوڑکر چلا گیا اسلئے اس نے استرآباد کو کوچ کیا اسکی مراجعت
کے بعد پہر عبد المومن خان نے آکر سبزوار مین قتل عام کی یہہ خبر پا بادشاہ سبزوار مین پہونچا اور
بسبب چلی جانے عبد المومن خان کے بے جنگ جدل واپس آکر گیلان کیطرف توجہ کی
مازندران کا ملک اپنے قبضہ مین لیا سنہ ۱۰۰۶ مین عبد اللہ خان ازبک بخارا مین مرگیا عبد المومن
اسکے بیٹے کو دشمنون نے قتل کیا بادشاہ موقع پاکر خراسان کو گیا مشہد کو ازبکون کے
پنجہ سے چہوڑایا اور سنا کہ سلطان دین محمد خان ازبک ہرات مین ہے مشہد کے آنے
کا ارادہ رکہتا ہے اسلئے بادشاہ خود اسپر حملہ آور ہوا اور وہ لڑائی مین مارا گیا ہرات
پر بہی بادشاہ کا قبضہ ہوگیا سنہ ۱۰۱۱ مین شاہ عباس نے ماورا النہر کیطرف لشکر کشی کی
اور بلخ تک پہونچکر واپس آیا پہر آذربائیجان و نخجوان و ایروان و قراباغ کیطرف جاکر
بڑی بڑی فتوحات حاصل کین قلعہ گنجہ لیکر محمد پاشا رومی کو قید کرلیا تفلیس کا علاقہ لے
لیا شہر فرح آباد مازندران کے علاقہ مین آباد کیا گرجستان مین پہونچکر بڑے بڑے
جنگ کئے اور فتحیاب ہوا سنہ ۱۰۳۱ مین اس نے قندہار بیدیورش کے لیکر قلعہ عبد العزیز خان
شاہ جہانگیر شاہ ہند کے قلعدار کے قبضہ سے چہوڑایا امام قلی خان حاکم فارس کو جزیرہ
ہرمز کی تسخیر کے لئے بہیجا پرتگال کے فرنگی بیشمار قتل کئے محمد پاشا وزیر اعظم روم کا جوار ان
مین بیشمار فوج لیکر آیا تہا شکست کہاکر واپس گیا سنہ ۱۰۳۲ مین شاہ عباس نے بغداد پر فوج
کشی کی اور بڑے بڑے معرکون کے بعد مفتوح کیا نجف اشرف مین جاکر زیارت کی
روضہ کی تعمیر کا حکم دیا کربلا مین جاکر لاکہون روپیہ خیرات کئے یہہ خبر جب شاہ روم
کو پہونچی اس نے اپنے وزیر کو ڈیڑہ لاکہہ فوج کے ساتہہ بغداد کی استرداد کے لئے
مامور کیا مگر وہ باوجود محاصرہ سات مہینے کے کامیاب نہوا شاہ نے بڑی

سرگرمی اور چستی کے ساتھ رومی فوج کو شکست دی ۱۰۳۶ھ میں شاہ عباس بہت سے
سفر اور پے در پے مہموں کے سبب سے قزوین میں عارضہ بخار بیمار ہو گیا اور چاہا کہ
قزوین سے مازندران کو جاوے آخر جب اشرف کے مقام پر پہونچا سنیچر کے روز
گیارہویں جمادی الاول ۱۰۳۸ھ میں مر گیا اوس بادشاہ کے وقت ایران کی سلطنت
نے دوبارہ رونق پائی اور بیالیس سال بکمال استقلال اسکو سلطنت نصیب ہوئی
دشمنوں پر ہمیشہ غالب اور چیرہ دست رہا۔

سلطان سام میرزا ابن صفی میرزا ابن شاہ عباس صفوی

یہہ بادشاہ شاہ عباس کا پوتا تھا دادا کے زندگی میں اس نے ولیعہدی پائی اوسکی
وفات کے بعد تخت نشین ہوا اسکی ابتدا حکومت میں گیلان کی رعایا نے باغی ہو کر
ایک شخص غریب شاہ نام کی بادشاہ کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا علیحدہ سلطنت قایم کی فوج
ایرانی گیلان کو گئی اور باغیوں کا اجتماع تھا خسرو پاشا روم کا سالار رومی
فوج لیکر بغداد کو آیا یہہ خبر پاکر بادشاہ خود بغداد کو گیا اور اسکو پس پا کیا ۱۰۴۱ھ میں
بادشاہ نے کربلا میں جاکر زیارت کین اور بہت سا روپیہ خیرات کیا اور شاہ روم
کے ساتھ صلح کی ۱۰۴۲ھ میں بادشاہ نے چراغ سلطان نام ایک امیر کے کہنے سے بدظن
ہو کر چار بیٹے امیر قورچی باشی کے جو شاہ عباس کے دوہوتے تھے قتل کر دیے اونکی
والدہ کو محل سے نکالدیا اور دو بیٹے سلطان العلما اعتماد الدولہ کے جنکا نام قیم الصدر
و رضی الصدر تھا ناحق سلائی کھنچیں مشہد مقدس کے متولی کے دو صاحبزادے اندھے
کئے ان کے بہنوئے اور بھی امراء ماخوذ ہو کر بعض مکحول اور بعض مقتول ہوئے
اسی سال میں داؤد خان برادر امام قلی خان حاکم فارس کے قوم قاجار کے ساتھ
رنجش ہو گئی بادشاہ اوس نے طہمورث خان گرجی کے ہاتھ سے سب کو قتل کرا دیا اور
گرجی فوج نے شہر گنجہ میں آکر قتل عام کی اسلیے بادشاہ نے امام قلیخان کو فارس سے

کھوایا اور اوسکو معہ دو بیٹون صفی قلی خان وفتح علیخان کے قتل کرادیا محمد قلی خان کو
فارس کی حکومت دی ۱۰۴۳ سنہ مین امرائے قاجار قلعہ وان کی تسخیر کو مامور ہوئے اور
رومی فوج کے ساتھہ بڑی بڑی لڑائیان ہوئین دوسری طرف سلطان مراد شاہ روم
بذات خود قلعہ چھوڑا اور ایروان کی تسخیر کو آیا اور جبراً قلعہ اپنے تصرف مین لایا بادشاہ
اسطرف خود متوجہ ہوا اور قبضہ رومیون کا ایروان سے اُٹھایا وہان خبر پہونچی کہ شاہ
روم نے ایروان سے جاکر بڑی سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کر لیا ہے اس لئے شاہ
ایران اودہر متوجہ ہوا مگر اسکے پہونچنے سے اول رومیون نے بغداد فتح کر لیا ہزارون
ایرانی وقزلباش قتل ہوئے صاحب تواریخ خلد برین کا قول ہے کہ رومی لشکر نے
اب کی دفعہ اس سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کیا تہا کہ ایک روز مین ہنیتالیس ہزار
گولہ توپ کا بغداد کے قلعہ پر سر کیا جاتا تہا آخر بغداد کے محصور جب نہایت تنگ آگئے
تو قلعہ فتح ہوا اس واقعہ کے بعد شاہ روم اور ایران کی آپس مین اس شرط پر
صلح ہوئی کہ ایروان کا علاقہ متعلق ایران اور بغداد کا متعلق روم کے رہے ۱۰۴۵ سنہ
مین شہر قزوین مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ بڑے بڑے مکان عالیشان گر گئے
بارہ ہزار آدمی مکانات کے نیچے دب کر مر گئے ۱۰۵۲ سنہ مین بادشاہ بمقام کاشان
بیمار ہوا اور تیرہوین ماہ صفر ۱۰۵۲ سنہ دنیای ناپایدار سے انتقال کیا تیرہ سال
چہہ مہینے سلطنت کی —

شاہ عباس ثانی بن شاہ سام صفی بن صفی میرزا بن شاہ عباس اول

یہہ بادشاہ نہایت متشرع ودیندار ہا شراب کے پینے اور بہنگ پینے کے اس نے سخت
ممانعت کی چونکہ اسکے باپ کے وقت علیمردان خان قلعہ دار قلعہ قندہار نے شاہجہان بادشاہ
ہند کے ساتھہ سازش کر کر قلعہ اسکو دیدیا تہا اس نے چاہا کہ وہ قلعہ پہر لیا جائے
اسلئے بادہ رای ایک فوج جرار اور توپخانہ آتشبار قندہار کو مامور کیا شاہجہان کیطرف

سے دارا شکوہ اُسکا بیٹا ہندوستانی فوج کے ساتھہ قندہار کی فوج کی مدد کو آیا اور فریقین مین پے در پے لڑایان ہوئین آخر بادشاہ خود ۱۰۵۸ھ مین قندہار پہونچا اور بڑی کوشش کے ساتھہ قلعہ مفتوح کیا اُمرائے شاہجہانی بہت سے گرفتار ہوئے مگر اس جوانمرد بادشاہ نے بہ کمال مروت و فتوت اُن سب کو جان و مال سے امان دی اور صحیح و سلامت کابل تک پہونچا دیا ۱۰۵۹ھ مین بادشاہ نے مظفر و منصور ہرات کو مراجعت کی شاہجہان بادشاہ نے جب یہہ خبر پائی اپنے بیٹے اورنگزیب عالمگیر کو بہت سی فوج دیکر قندہار کو بہیجا اُسنے بہی اس مین بہت کوشش کی مگر کامیاب نہوا بلکہ شاہجہان بادشاہ اور اورنگزیب نے اپنے اپنے عہد مین کئی مرتبہ قندہار پر لشکرکشی کی مگر یہہ قلعہ پہر اُن کے قبضہ مین نہ آیا اس بادشاہ نے بکمال دولت و اقبال پچیس سال سلطنت کی آخر [illegible] مین انتقال کیا۔

صفی میرزا المشہور شاہ سلیمان میرزا صفوی

ماہ شعبان [illegible] مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہزادہ اکبر اورنگزیب عالمگیر کا بیٹا اپنے باپ سے ناراض ہوکر اسکی خدمت مین آیا اس نے اسکی بہت خاطر کی اور حکم دیا کہ مشہد مین رہے اور روزینہ بادشاہی خزانہ سے پائی اسنے درخواست امداد کی کی اور چاہا کہ ایران سے لشکر لیکر ہند پر حملہ آور ہو مگر یہہ درخواست اوسکی نامنظور ہوئی اور حکم ہلا کہ بیٹے کو باپ کے ساتھہ مقابلہ شرعاً و عرفاً ناجائز ہے [illegible] مین ترکمانون نے بافسری آدینہ خان صاین خانی سات ہزار آدمی کا مجمع کیا اور استرآباد پر حملہ آور ہوکر شہر کو لوٹ لیا بادشاہ نے کلب علی خان شاملو کو اُن کی سرکوبی کو مامور فرمایا اور فریقین مین بڑے بڑے معرکے ہوکر ترکمانون نے شکست کہائی آدینہ خان قتل ہوا — چونکہ شاہ روم اور ایران کی لڑائیون کے وقت سلیمان خان ابدلانی نے کردستان کے ملک مین جو دکہنا

بڑی شوکت بہم پہونچائی تھی اور شہر سلیمانہ آباد کو تخت گاہ بنایا تھا اور سبب اسکے کہ علاقہ اوسکا دو بادشاہوں کے درمیان تھا ایک دوسرے کے رعب سے کوئی اوسکا مزاحم نہیں ہوتا تھا اب اسکو بجہہ صلاہ ودبدبہ حاصل ہوگیا کہ گستاخانہ اُسنے کرکوک و موصل پر لشکرکشی کی اور ان دونو علاقون پر متصرف ہوا یہہ خبر پاکر سلیمان شاہ نے رستم خان سپہ سالار کو ایک جرار فوج کے ساتھہ موصل کیطرف مامور کیا سلیمان خان بمقابلہ پیش آیا آخر فرار اگیا اور پادشاہی علاقہ دوبارہ شامل سلطنت ایران کے ہوا۔ سلطان سلیمان میرزا نے اٹھائیس سال سلطنت کی سنہ ۱۱۰۵ھ مین انتقال کیا۔

سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

اس بادشاہ کے وقت صفویہ سلطنت مین کمال ضعف آگیا امیر ویس خان غلزہی نے شاہنواز خان قندہار کے حاکم کو قتل کر کر اپنا قبضہ کرلیا ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ قندہار پر پھر تسلط پائے مگر موقع نہ ملا جب اویس خان مرگیا اُسکے بیٹے محمود خان نے قندہار سے آگے بڑھ کر بہت سا اور ملک بہی ایران کی سلطنت کا دبالیا سلطان حسین نے اُسپر لشکرکشی کی اور شکست فاحش کہائی محمود خان نے تعاقب کیا تو سلطان صفہان مین محصور رہا جب طول محاصرے سے تنگ آیا صلح کا طالب ہو کر محمود کے پاس چلا گیا اوسنے ماہ محرم کی بیدر ہوین سنہ ۱۱۳۵ھ شاہ حسین کو قید کرلیا۔

محمود خان افغان غلزہی بن میر اویس خان غلزہی

سنہ ۱۱۳۵ھ مین سلطان حسین صفوی پر غالب آکر ایران کے تخت پر بیٹھا اس کے وقت ملک محمود شیبانی والی نیمروز باتفاق نادر قلی افشار کے خراسان کے بہت سے علاقہ پر قابض ہوگیا تھا مگر چند روز کے بعد ہی محمود شیبانی اور نادر قلی کی آپس مین نااتفاقی ہوگئی اور نادر قلی نے چاہا کہ محمود خان کے ساتھہ سازش کرکے محمود خان شیبانی کو خراسان سے نکالدیوی محمود غلزہی نے اُسکی تحریر کچھہ لحاظ نہ کیا تو اوسنے شاہ طہماسپ بن سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی کی

جو محمود کے ہاتھہ سے مازندران کے ملک مین اپنے آپ کو چہپائے بیٹھا تہا اپنے پاس بلایا اور اُس کے اتفاق سے محمود شیبانی پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود شیبانی نے شکست کہائی اور قید مین آیا شاہ طہماسپ خراسان و سیستان پر قابض ہوگیا اُسوقت محمود غلزہی کی سلطنت ایران و فارس مین تہی اُس نے بہتر شہزادی صفویہ خاندان کے قتل کئے اور سلطان حسین کو سخت قید مین رکہا آخر تین سال کے بعد خود بہی مرگیا۔

اشرف خان غلزہی ابن عم محمود غلزہی

یہہ شخص محمود غلزہی کے چچہ کا بیٹا تہا اسکے وقت قیصر روم نے چاہا کہ سلطان حسین صفوی کو اسکی قید سے رہائی دیکر پہر تخت نشین کیا جائے اس ارادہ پر فوج کشی کی مگر اس نے عین مہم کے وقت سلطان حسین کو قتل کر دیا اور رومیون کے ساتھہ صلح کرلی اس انتظام کے بعد اشرف کے دل مین بڑا غرور پیدا ہوا اور چاہا کہ خراسان کی سلطنت بہی شاہ طہماسپ سے چہین لے اور بڑی فوج لیکر خراسان پر حملہ کیا شاہ طہماسپ و نادرقلیخان سنہ ۱۱۴۲ مین اشرف شاہ کے ساتھہ معرکہ آرا ہوئے جس مین اشرف شاہ نے شکست کہائی اور بہاگ کر اصفہان مین پہونچا اور وہان سے جسقدر مال و خزانہ تہا اسکا ساتھہ لیکر فارس کو بہاگ گیا۔

سلطان طہماسب بن سلطان حسین صفوی

اشرف شاہ کی بہاگ جانے کے بعد شاہ طہماسپ اصفہان کے تخت پر بیٹہا اور سات برس کے بعد ایرانی سلطنت نے پہر صفوی بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی نادرقلی بیگ نے فارس مین پہنچکر اشرف شاہ کو قید کیا اسکا خزانہ لیا عراق عجم کا ملک تمام و کمال غاصبون کے پنجہ سے چہڑایا تبریز کا علاقہ قیصر روم سے لیکر پہر اپنے تصرف مین لایا ترکمانون اور افغانون کو جا بجا فساد برپا کرتے تہے سخت سزا دی ابدالی افغانون کو ہرات سے بیدخل کیا جب فتوحات پے درپے نادرقلی افشار کو

نصیب ہوئین اور صفویہ سلطنت پر وہ ایک مختار و مستقل قابض ہو گیا تو اُسکے دماغ مین
بادشاہت کی ہوا سما گئی شاہ طہماسپ کو اُس نے سلطنت سے معزول کر دیا اور اُسکے بیٹے
شیرخوار کو جو آٹھہ ماہ کی عمر کا تہا تخت نشین کیا اور کل مدار المہام و مختار السلطنت خود بنا۔

شاہ عباس بن شاہ طہماسپ بن سلطان حسین

یہہ لڑکا برائے نام بادشاہ اور اوسکا باپ نادر قلی کی قید مین تہا اسکے عہد مین نادر قلی
افشار نے بغداد پر حملہ کیا احمد شاہ والی بغداد شہر مین متحصن ہوا ایکسال تک محاصرہ رہا
چونکہ وہ زیر حکم قیصر روم کے تہا قیصر روم نے میر توپال پاشا کو ایک جرار فوج دیکر احمد شاہ کی
مدد کو بھیجا نادر قلی نے توپال پاشا کی لڑائی مین شکست کہائی در ہمدان کو بہاگ آیا توپال
پاشا نے رومی فوج اسکے تعاقب پر مامور کی تو نادر قلی دوبارا فوج جمع کر کر سنہ ۱۱۴۶ مین
رومیونکے مقابل ہوا اور یہی سرگرمی سے لڑا کہ رومی بہاگ نکلے یہہ خبر پا کر توپال پاشا خود میدان مین آیا اور فریقین مین سخت
لڑائی ہوئی جس مین توپال پاشا مارا گیا اور رومی بہاگ گئے ایرانیون نے اس مین بڑی لوٹ حاصل کی مگر نادر قلی نے
فوج سے سب لوٹ کا مال لے لیا اور جمع کر کر جلا دیا پہر بغداد مین پہونچکر محاصرہ کیا
شہر ابہی مفتوح نہین ہوا تہا کہ نادر قلی کو خبر پہونچی کہ محمد خان بلوچ فارس کا حاکم خود سر
ہو گیا ہے اور اُسکا ارادہ ہے کہ اصفہان پر حملہ کرے یہہ خبر پاتے ہی نادر قلی نے
احمد شاہ کے ساتھہ صلح کر لی اور فارس مین پہونچکر محمد خان کو سخت سزا دی یہہ
کامل تسلط جب نادر قلی نے حاصل کر لیا تو شاہ عباس معصوم بچہ کو بہی اوس نے
معزول کیا اور خود بادشاہ ہوا۔

نادر قلی بیگ بن امام قلی بن نذر قلی افشار المخاطب بہ نادر شاہ بادشاہ ایران

یہہ بادشاہ ذات کا افشار ترکمان تہا پہلے بزرگ اسکے ترکستان مین رہتے تہے جب
مغلون نے ترکستان پر غلبہ پایا تو وہ آذربائیجان مین آکر سکونت پذیر ہوئے اسکے باپ
امام قلی نے مرو کے علاقے مشہد مقدس سے شمال کیطرف مقام ابیورد سکونت کی اُسی

مقام پر بتاریخ اٹھائیسوین محرم سنہ ۱۱۰۰ مین یہہ پیدا ہوا دادا کے نام پر اسکا نام بہی نذر قلی
لکہا گیا چونکہ مزاج اسکا جاہ طلب تہا پہلے یہہ اپنی قوم کے اجتماع سے رہزنی و قزاقی
کرتا رہا جب کچہہ مال پیدا کرلیا تو ضعیف ہوجانے سلطنت صفویہ کے ہوس ملک گیری
کی اسکے دل مین پیدا ہوئی اور شامل محمود شیبانی کے ہوکر خراسان کا ملک فتح کیا
پہر شاہ طہماسپ بن سلطان حسین کے شامل ہوکر محمود کو قید کیا ایران پر غالب آکر اشرف
شاہ کو پکڑا جب کل مملکت پر اپنا تصرف کامل کرلیا تو شاہ صفوی کو معزول کرکے
چوبیسوین شوال سنہ ۱۱۴۸ مین ایران کے تخت پر بیٹہا الخیر فیما وقع تاریخ جلوس نکلی
جلوس کے بعد اس نے قندہار پر یورش کی اور چند ماہ کے محاصرہ کے بعد فتحیاب ہوا
حسین شاہ محمود شاہ غلزی کا بہائی قید مین آیا قندہار کے پاس نادر نے ایک
شہر آباد کرکے اسکا نام نادر آباد رکہا پہر کابل کو رخ کیا ناصر خان صوبہ جو محمد شاہ
شاہ ہند کیطرف سے وہان تہا اطاعت مین آیا پہر ہندوستان پر چڑہائی کی جب لاہور
پہونچا نواب زکریا خان بہادر ناظم پنجاب بہ ممانعت پیش آیا اور بڑی سرگرمی کے
ساتہہ جنگ کیا جب دہلی سے مدد نہ پہونچی ناچار اطاعت مان لی جب نادری
لشکر پانی پت کے میدان مین جا اُترا برہان الملک سعادت علیخان و صمصام الدولہ خاندوران
شاہ دہلی کیطرف سے بڑے لشکر کے ساتہہ مقابلے پر آئے اور شکست کہاکر صلح
پر راضی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین گیا اور قلعہ مین شاہی
محل کے اندر اُترا اسکی فوج شہر کے باہر رہی تیسری روز افواہ شہر مین ہوگئی
کہ نادر شاہ قلعہ مین قتل ہوگیا اور شہر کے اوباش قزلباشی لشکر پر لوٹ کی طمع
سے دست انداز ہوئے یہہ خبر پاکر نادر نے شہر کے قتل و غارت کا حکم دیا ایک
پہر کے بعد امان ملی اور نادر چند روز کے بعد کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر
و نقد دہلی سے لیکر ایران کو چلا گیا پہر روم پر چڑہائی کی اور فتحیاب ہوکر بہت سا

علاقہ روم کی سلطنت کالے لیا پہر توران کو گیا اور فتح پائی پہر خوارزم و داغستان کو مطیع کیا اس سفر سے معاودت کے وقت اپنے بڑے بیٹے رضا قلی کی نسبت بدظن ہو کر اسکی آنکہین نکلوا ڈالین اور اکثر اُمرا سے متوہم ہو کر اونکو قتل کرا دیا ہزارون آدمیون کے خونریزی کی صدہا زندہ آگ مین جلا دیے حد ہو گیا اسقدر قتل کی کہ صدہا مینار کشتون کے سرون پر چنوا دیے علاوہ اسکے یہہ چاہا کہ اپنے اُمراؤ سے مصادرہ لیکر روپیہ جمع کرے آخر علی قلی خان برادر زادہ بادشاہ کا اہل سیستان اور جنوشان کے اتفاق سے اسکے قتل کے فکر مین ہو کر محمد قاچار ایرادتی و موسی بیک افشار و قوجابیگ افشار و صالح خان ابیوردی کو بادشاہ کے مارنے پر آمادہ کیا اور اونہون نے ایسے جوہر بادشاہ کو جسنے سایہ سے بہی جان کا نقتے تہی گیارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۰ مقام فتح آباد کہ جنوشان سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے رات کو اسکے خیمہ مین داخل ہو کر شراب کی مستی اور نیند کی حالت مین قتل کر دیا اُسکے مارے جانے کے بعد لشکر افغانی اور ترکمانی مین خزانہ و مال موجودہ لشکر پر لڑائی ہوئی آخر احمد خان ابدالی غالب آیا اور بہت سا خزانہ و مال و دولت لیکر قندہار کی راہ لی اور وہان پہونچکر علیحدہ سلطنت قائم کر بیٹہا۔

علی قلی خان افشار برادر زادہ نادر شاہ افشار

نادر شاہ کی قتل کے بعد علی قلی خان مشہد مین داخل ہوا چونکہ قلعہ کلات مین بہت بہاری خزانہ نادر شاہی رکہا ہوا تہا اور شاہزادے بہی وہان ہی تہے ایک فوج اسطرف کو مامور کی اُس فوج نے کلات مین جاکر قلعہ فتح کیا میرزا نصراللہ و امام قلی میرزا و شاہرخ میرزا نادر شاہ کے بیٹے وہان سے بہاگ گئے کاظم میرزا علی قلیخان کے بہائی نے شہزادون کا تعاقب کیا اور تینون پکڑے گئے شہزادہ رضا قلی معہ نیندرہ کس اپنی اولاد کے لڑائی مین مارا گیا علی قلیخان نے نصراللہ میرزا و امام قلی کو تو قتل کر دیا اور شاہرخ میرزا کو اس خیال سے قلعہ ارک مین چہپا رکہا کہ اگر اہل ایران

میری بادشاہت منظور نہ کرینگے تو شاہرخ کو جو چودہ سال کی عمر کا ہے تخت نشین
کرکے خود وزارت کرونگا اور اگر رعایا میری سلطنت پر راضی ہوگئی تو اسکو
بھی پوشیدہ قتل کرادونگا ۲۷ - جمادی الثانی ۱۱۶۰ھ علی قلی خان علیشاہ خطاب
پاکر مشہد مقدس مین تخت نشین ہوا خطبہ وسکہ اپنے نام کا جاری کیا پندرہ کروڑ روپیہ
نقد اور کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر و اسباب و اجناس بے بہا جو قلعہ کلات مین
نادرشاہ کا اندوختہ تہا تمام وکمال اسکے قبضہ مین آیا اور اس نے مال مفت دل بے
رحم وہ مال دودستہ اپنے امرا و وزرا کو بخشا حسن علی بیگ اور سہراب گرجے
غلام دو کس کو معتبر بنا کر کل سلطنت پر انکو اختیار دیدیا ابراہیم خان حقیقی بہائی کو
اصفہان وفارس کی حکومت دی چونکہ سہراب غلام مدار المہام سلطنت کا ہوگیا تہا
حسن علی بیگ کو یہہ بات ناگوار گذری اور چاہا کہ کسیطرح یہہ علیشاہ سے علحدہ ہوجائے
پاس - لیئے حسن علی بیگ نے علیشاہ کو ابراہیم کیطرف سے بدظن کردیا اور تجویز کی
کہ سہراب کو اصفہان کو بہیجا جائے اور وہ وہان یہہ تحکمہ جسطرح جیر جانے ابراہیم
کو قتل کرے جب سہراب اصفہان کو گیا حسن علی بیگ نے سہراب کی روانگی کا اصلی
مطلب ابراہیم پر ظاہر کرادیا غرض اسکی یہہ تہی کہ ابراہیم سہراب کو اپنا قاتل سمجھکر
قتل کردیوے جب ابراہیم نے علیشاہ کا ارادہ اپنی نسبت بد دیکھا اصلان خان افشار
حاکم آذربائیجان کو اپنے شامل کرکے کرمانشاہان پر چڑہائی کی امیر خان و اللہ یار خان
حاکم کرمانشاہان لڑائی مین قتل ہوا جب یہہ خبر علیشاہ نے پائی اپنے بہائی
ابراہیم پر فوج کشی کی مگر لڑائی مین شکست کہائی اور گرفتار ہوکر اندہا ہوا اس فتح
کے بعد اصلان خان تبریز کو اور ابراہیم خان ہمدان کو روانہ ہوا چونکہ اصلان خان کے
دماغ مین بہی خودسری کی ہوا سماگئی تہی اوسنے ابراہیم خان کی اطاعت نہ
کی اسلیئے ابراہیم خان اوسپر فوج لے گیا اور بعد لڑائی کے مغلوب اسکے بہائی

اصلان

اساروں خان کے قتل کر دیا۔

ابراہیم شاہ افشار برادر علیشاہ افشار

علیشاہ و صلاخان کو مقہور کر کر ابراہیم خان نے ابراہیم شاہ خطاب پا کر بادشاہت پائی اور بقدر اقتدار بہم پہونچایا کہ ایک لاکھہ بیس ہزار سوار سوای پیادہ فوج اور توپخانوں کے اسکے لشکر مین تہا اسنے اپنے بہائی حسین بیگ کو باتفاق محمد رضا علی کے خراسان کا حاکم بنایا اسی اثنا مین میرزا شاہرخ شاہزادی نے قید سے نکلکر خروج کیا کل فوج ابراہیم کی اسکے ساتھہ ملگئی اسلئے وہ شہر قم کو غارت کر کر قلعہ قلاو مین قلعہ بند ہوا قلعہ والون نے اس سے برگشتہ ہو کر اسکو قید کر لیا اور شاہرخ میرزا کو اس کی گرفتاری کی خبر دی شاہرخ نے اپنی فوج ابراہیم شاہ اور علیشاہ کی حاضری کے لئے مامور فرمائی راستہ مین علیشاہ کی ہواخواہون نے ابراہیم شاہ کو قتل کر دیا اور علیشاہ نابینا شاہرخ کے روبرو آیا شاہرخ نے اسکو بہی اپنے بہایون کے خون کے عوض مین قتل کرا دیا اور سلطنت شاہرخ میرزا پر قرار پائی مگر تین چار ماہ کے بعد ہی دشمنون نے اسکو اندہا کر دیا اور میرزا محمد سید مشہد مقدس کے متولی کو جو دہوتا شاہ سلیمان صفوی اور نواسہ اپنے ماموں سلطان حسین صفوی کا تہا بادشاہ بنایا شاہ سلیمان اسکا خطاب قرار پایا یہہ بات شاہرخ میرزا کے خیرخواہون کو ناگوار گزری اور بلوا کر کر اسکو اندہا کر دیا اسکے نابینا ہونے کے بعد پہر شاہرخ میرزا نابینا نے بادشاہی تخت پر جلوس کیا مگر اسکی سلطنت نے کچھہ قیام نہ پکڑا اس دس سال کے عرصہ مین کہ نادرشاہ کی قتل کے بعد منقضی ہوا تہا کل دولت و مال نادرشاہی برباد ہو گیا ۱۱۶۳ھ مین یہہ سلطنت بالکل نیست و نابود ہو گئی۔

سینتالیسواں چمن سلاطین قراقوئنلو کی بیان مین جو تبریز وغیرہ مین حاکم تہے

بانی اس خاندان کا خواجہ بیرام ترکمان تھا جس نے سلطان اویس کے وقت موصل وسنجار کی حکومت حاصل کی اور امارت بہم پہونچائی اُسکا بیٹا قرا محمد ایک امیر جلیل القدر سلطان احمد ایلکانی کے دربار کا تھا سلطان احمد نے اُسکے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور قراقونیلو کی حکومت اُسکو دی جب وہ انتقال کرگیا تو

امیر قرا یوسف بن قرا محمد بن خواجہ بیرام ترکمان

قراقونیلو کا حاکم ہوا یہہ شخص ایک امیر باتدبیر اہل قلم صاحب شمشیر تھا امیر تیمور گورکان نے اسپر یورش کی یہہ اُسکے مقابلے سے بھاگ کر شاہ روم کے پاس چلا گیا چند سال نہایت پریشانی وآوارگی کے ساتھہ بسر کئے جب امیر تیمور مرگیا تو یہہ پانسو سوار لیکر آذربائیجان کو آیا اور شہر مصر سے دریائے فرات تک بڑے بڑے معرکے کرکر قابض ہوگیا بکر کے علاقے کو لوٹا اخلاط مین تصرف قایم کیا اُسوقت میرزا ابوبکر بن میران شاہ بن امیر تیمور گورکان نے اُسپر فوج کشی کی اور شکست کہائی ۸۰۹ھ مین قرا یوسف نے تبریز پر قبضہ پایا میران شاہ پھر اسپر چڑھ آیا عند المقابلہ میران شاہ مارا گیا اور قرا یوسف بے مزاحمت غیر عراق عرب وآذربائیجان پر متسلط ہوگیا پھر اس نے شروان پر حملہ کرکر قبضہ پایا گرجستان کی ولائیت پر اپنا تسلط جمایا ۸۲۱ھ مین اس نے عراق عجم پر لشکر کشی کی اور علاقہ قزوین وسلطانیہ وساوہ وطارم پر قابض ہوا یہہ خبر پاکر میرزا شاہرخ امیر تیمور کے بیٹے نے بیشمار فوج کے ساتھہ اسپر مہم کی جب دونو فوجین میدان مین پہنچین قرا یوسف مرگیا اسکے مرنے سے تمام لشکر ترکمانی شاہرخ میرزا کے خوف کے مارے ایسا بے اختیار ہوکر بھاگا کہ کسیکو اسکے غسل وکفن کا بھی خیال نہوا بلکہ اسکے خاص نوکرون نے اسکا خیمہ لوٹ لیا بدن سے کپڑے اوتار لئے اسکی نعش برہنہ میدان مین پہینک چلے گئے چودہ سال اس نے سلطنت کے ۸۲۳ھ مین مرگیا۔

امیر اسکندر بن قرا یوسف شہریار

باپ کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی میرزا شاہرخ گورکان کا مقابلہ اس نے بڑے زور و شور سے کیا شروان کے علاقہ کو لوٹا سنہ ٨٢٨ مین عز الدین شیر بیگ کرد ستانی و امیر شمس الدین بیگ اخلاطی کو پکڑ کر قتل کیا سنہ ٨٣٠ مین سلطان احمد کرد کو مارا آخر سنہ ٨٤١ مین مسمی قباد اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے شہید ہوا۔

میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار ترکمان

امیر اسکندر کی قتل کے بعد اس نے سلطنت پائی اور بڑی جوانمردی اور جانفشانی کے ساتھہ عراق و فارس و کرمان کو اپنے تصرف مین لایا سنہ ٨٥٦ مین جرجان و طبرستان پر قبضہ پایا ہرات پر حملہ کیا خراسان کا بہت سا ملک اپنی حکومت مین لیا ابہی لشکر اسکا خراسان مین ہی تہا کہ حسن علی اسکے بیٹے نے قید سے نکلکر تبریز مین فساد برپا کیا اور یہہ آغاز سنہ ٨٦٣ مین خراسان سے تبریز کو آیا اور مفسدون کو سخت سزا دی سنہ ٨٧٢ مین اس نے حسن بیگ آق قوینلو پر کہ اسکا قدیمی دشمن تہا لشکر کشی کی عند المقابلہ شکست کہاکر بہاگ گیا اور حسن بیگ نے اسکو معہ ایک خورد سال بیٹے کی سنہ ٨٧٢ مین قتل کر دیا۔

امیر حسن علیشاہ بن امیر جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار

امیر جہان شاہ کے قتل کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کا عوض لینے کے لئے اس نے باپ کا خزانہ خرچ کرکے ایک لاکہہ سوار نوکر رکہا اور سلطان سعید خراسان کے بادشاہ کو حسن بیگ کے ساتہہ لڑنے پر آمادہ کیا مگر باوجود اسقدر کوشش کے اسکی عمر کو قیام نہوا صرف ایک ہی سال سلطنت کرکے سنہ ٨٧٣ مین مر گیا اس کے مرنے کے بعد پہر کوئی بادشاہ صاحب تخت و تاج اس خاندان مین پیدا نہوا ان کے ممالک مفتوحہ پر سلاطین آق قوینلو قابض ہوگئے

اڑتالیسوان چمن سلاطین آق قوینلو کی بیان مین

امیر ابو النصر حسن بیگ بن امیر علی بن عثمان قتلغ بیگ بن حاجی بیگ

یہ بادشاہ بڑا شجاع و بہادر و دلیر تھا اس نے اپنی جوانمردی و بہادری کے ساتھہ امیر جہان شاہ ترکمان پر غالب آکر اسکو قتل اور اسکے خاندان کو برباد کیا تبریز کے تخت پر بیٹھہ کر تمام ولایت ایران و سوغان و ارمن و آذربائیجان و عراقین و فارس و کرمان اس نے اپنی حکومت مین لی اپنی بہن کا نکاح اس نے سلطان جنید صفوی کے ساتھہ کیا اپنی لڑکی سلطان حیدر صفوی کے نکاح مین دی بارہ سال سلطنت کے ۸۸۳ھ مین مر گیا۔

سلطان خلیل بن حسن بیگ آق قونیلو

حسن بیگ کے مرنے کے بعد اس نے بادشاہت پائی بکر کی ولایت اس نے اپنے بھائی یعقوب میرزا کو دی چونکہ یہہ شخص کم رعب تھا اسکے امراء یعقوب میرزا کے ساتھہ ملگئے اور وہ بطمع سلطنت اسپر چڑھ آیا لڑائی مین یہہ مارا گیا چھہ مہینے سلطنت کی۔

سلطان یعقوب بیگ بن حسن بیگ آق قونیلو

سلطان خلیل کی قتل کے بعد یہہ تبریز کے تخت پر بیٹھا ملک کے آبادی مین اس نے کمال کوشش کی سلطان حیدر صفوی کے ساتھہ اسکی کمال دشمنی ہوگئی اور شیروان کو مدد دیکر اس نے سلطان حیدر کو قتل کرادیا اس کے قبائل قلعہ اصطخر مین قید کردیے آخر ۸۹۶ھ مین مر گیا۔

سلطان بایسنقر بن سلطان یعقوب آق قونیلو

اسکی تخت نشینی کے بعد مسیح میرزا بن حسن بیگ مدعی سلطنت کا ہوا وہ لڑائی مین مارا گیا پھر میرزا محمود بن اغرلو محمد بن حسن بیگ مدعی پیدا ہوا یہہ بھی بکر آ گیا پھر میرزا رستم بیگ بن مقصود بیگ میرزا بن حسن بیگ نے فساد برپا کیا عین معرکے کے وقت اسکے امراء رستم بیگ کے ساتھہ ملگئے اور یہہ بھاگ کر شیروان شاہ اپنے خسر کے پاس گیا اور اوس سے مدد لیکر پھر آیا اور شکست کھائی تیسری مرتبہ یہہ آذربائیجان پر حملہ آور ہوا اور عین معرکہ مین مارا گیا ایک برس سلطنت کی۔

رستم بیگ بن مقصود بیگ بن حسن بیگ

سلطان بایسنقر کے استیصال کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکی عداوت سادات صفویہ کے ساتہہ ہوگئی اور ۹۰۸ھ مین سید علی صفوی کو تبریز اور اردبیل کے درمیان شہید کیا مگر تہوڑی عرصہ کے بعد احمد شاہ بادشاہ کے ہاتہہ سے خود بہی مارا گیا۔

احمد بادشاہ بن محمد اغرلی بن حسن بیگ

یہہ بادشاہ سلطان یعقوب کی وفات کے بعد قرا باغ سے بہاگ کر روم کو چلا گیا تہا قیصر روم نے اسکو داماد بنایا اور چند سال کے بعد مدد دیکر وطن کو بہیجا روم سے یہہ آذربایجان آیا تہا سلطان رستم بیگ بڑی فوج لیکر اسکے مقابلہ کو نکلا مگر بسبب بیوفائی اپنے امرائو کے بہاگ گیا اور سلطنت اسکے نصیب ہوئی تخت نشینی کے بعد ایبہ سلطان اور قائم بیگ جو اسکے دربار کی بڑے امیر تہے اسکے دشمن ہوگئی اسنے انکے ساتہہ جنگ کیا اور عین لڑائی مین مارا گیا چہہ ماہ سلطنت کی۔

میرزا محمد بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے بعد اسنے بادشاہت پائی تہوڑے عرصہ مین اسنے اپنے ملک کا انتظام کیا ایبہ سلطان وغیرہ باغیون کو اسنے شکست دے اور قتل کیا آخر ۹۰۴ھ مین سلطان مراد سے جنگ مین دشمنون کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

الوند میرزا ابن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے وقت یہہ شخص بہاگ کر بکر کو چلا گیا تہا وہان کے ترکمانون نے اسکو بادشاہ بنایا پہر اسنے آذربایجان پر فوج کشی کی میرزا محمد اسکی خوف سے تبریز کو چہوڑ کر سلطانیہ کو چلا گیا اسنے آذربایجان مین اپنی حکومت جمالی اور سلطان مراد کے ساتہہ صلح کی انہین ایام مین شاہ اسمعیل کا زور شور ہوا اسنے اسپر لشکر کشی کی اور ۹۰۶ھ مین باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی جسمین بیس ہزار فوج اسکے قتل ہوگئی اور یہہ شکست

بہاگ کر ارزنجان کو بہاگ گیا آذربائیجان کا علاقہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے قبضہ مین آگیا اگرچہ کئی بار اسنے فوج جمع کرکر شاہ اسمٰعیل صفوی پہ حملے کئیے مگر کامیاب نہوا آخر دیار بکر مین جاکر مرگیا۔

سلطان مراد بن سلطان یعقوب آق قویلو

یہہ بادشاہ فرمان فرما ممالک فارس و عراق و خوزستان کا تہا اس نے ستر ہزار فوج جمع کرکر شاہ اسمٰعیل صفوی پر فوج کشی کی اور شکست کہاکر عراق سے بیدخل ہوا پہر فارس مین رہنے لگا مگر شاہ اسمٰعیل صفوی نے اسکو وہان حکومت کرنے کی فرصت نہ دی اور فوج لیجاکر شکست دی وہان سے یہہ خوزستان کو بہاگ گیا خوزستان سے بغداد پہونچا وہان سے بہی بسبب غلبہ بایک بیگ پرناک کے نکلکر علاء الدولہ والی مرعش کے پاس گیا وہان سے بہی اسکے کام برآری نہوئی اس لئے اسنے استنبول کا راستہ لیا چندے سلطان سلیم شاہ روم کی خدمت مین رہا آخر سنہ ۹۲۰ہ مین نواح اورفہ مرگیا۔

اونچاسوان چمن سلاطین قاچار کے ذکر مین جو ابتک ایران مین فرمان فرما رہے ہیں

بزرگ اس خاندان کا قاچار مغل بن سرتاق سلطان غازان خان کے دربار مین ایک امیر تہا حکومت ملک کی دریای جیحون سے لیکر قزل آقاچ مغان تک اسکی سپرد تہی اوسکی اولاد بہت سی ہوئی اور اوسیکے نام سے قاچاری کہلائے جب چنگیز خانی اولاد کی سلطنت جاتی رہی اور الجائتو سلطان محمد خدابندہ کی حکومت کی نوبت آئی تو قاچاری اپنے ہم قوم مغلون کے ساتہہ جو شام کی حدود مین سکونت پذیر تہے چلے اور وہان ہی سکونت اختیار کی پہر جب امیر تیمور گورگان سنہ ۸۰۳ہ مین شام کی حدود مین پہونچا تو حکم دیا کہ وہان کے تمام مغل خانہ کوچ ایران مین آجائین اور ایران سے ترکستان جو انکی اصلی وطن کو چلے جائین پس یہہ لوگ حسب الحکم امیر کے ایران مین آئے ایران مین

اکثر تو ترکستان کو چلے گئے اور قاجاری قوم کے اکثر لوگ آذربائیجان فرحد و گنجہ وایروان
مین سکونت پذیر رہے پہر امیر حسین بیگ آق قوینلو کی سلطنت کے وقت کہ وہ بہی اسی
قوم کا بادشاہ تہا اس قوم کی زیادہ تر توقیر ہوئی اور اکثر امارت کے رتبہ کو پہونچ گئے
پہر جب سنہ ۹۹۵ھ مین شاہ عباس صفوی کی حکومت ایروان مین ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ
قاجاری گنجہ وایروان سے جلاوطن ہوکر استرآباد مین آجائین اور مقام قلعہ مبارک آباد
جو گرگان کے کنارے پر واقع ہے آباد ہون وہان اگرچہ یہہ قوم دو نام سے موسوم ہوگئی یعنی جو
لوگ قلعہ مبارک آباد کے اندر آباد ہوئے وہ قاجاری سنجاری کہلانے لگے اور جو باہر رہے
انکا نام آشاق باش مقرر ہوا اور اکثر ان مین سے حسب الحکم شاہ عباس کے بمقام مرو
شاہجہان جا رہے اسطرح شاہ عباس نے اس جنگجو قوم کے اجتماع کو توڑ دیا استرآباد کی قاجاریون
نے ترکمانون کے ساتہہ جو ان سے اول اس سرزمین کے مالک تہے بڑے بڑے جنگ کئے اور
شاہان صفوی کی اطاعت مین رہکر اپنی حکومت و دولت کا سلسلہ قائم رکہا پہلا
رئیس اس قوم مین

نواب فتح علیخان بن شاہ قلیخان قاجار

ہوا اس نے فضل علیخان و مہر علیخان اپنے دو بہائیون اور قوم کے اتفاق سے ریاست
وحکومت بہم پہونچائی قلعہ مبارک آباد کو ریاستگاہ بنایا امیر محمود خان ترکمان
کو جو شاہان صفوی کیطرف سے استرآباد کا حاکم تہا رشک ہوا اور مارے حسد کے ترکمانی
فوج لیکر اسپر چڑہ آیا خیانت جدل کے بعد یہہ تینون بہائی اسکی قید مین آگئے کچہہ عرصہ کے
بعد فتح علیخان محمود خان کی قید سے بہاگ گیا فضل علے و مہر علی مقتول ہوئے
بہائیون کے قتل کی خبر پاکر فتح علیخان نے قوم سیوت کے اتفاق سے مبارک آباد پر
حملہ کیا اور صلمش خان محافظ دروازہ کی سازش سے قلعہ پر پہر قابض ہوا محمد خان
و میرزا احمد اسکے بہائیون کی قاتل قتل ہوئے اس جرات و جوانمردی سے اس کی

دولت وحکومت مین ترقی ہوگئی اور بسبب ضعف سلطنت صفویہ کے کوئی اسکا پرسان حال نہوا
استرآباد کے علاقہ پر اسنے کامل تسلط حاصل کیا پہر شکر بیگ کے غالب آیا سنہ ۱۱۳۵ مین
اسنے خبر پائی کہ محمود خان غلزئی قندہاری نے اصفہان کا محاصرہ کرلیا ہوا ہے اور شاہ حسین
صفوی محاصرے مین گرفتار سخت ناچار ہے اسلئے ایکہزار سوار جرار قوم قاجار کی یہہ ساتھہ
اصفہان کو گیا اور محمود خان سے ساتھہ سخت سخت محاربے کئے شاہ حسین کے دربار مین
اسکی بڑی توقیر ہوئی آخر اہل دربار کو حسد ہوا اور اونہون نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی
طرف سے برگشتہ کردیا آخر یہہ وہان سے بہی ناراض ہوکر چلا آیا اور اصفہان مین سلطنت
محمود خان کی ہوگئی پہر جب افغانی فوج رے پر حملہ آور ہوئی تو فتح علیخان نے رے کے
حاکم کی مدد کی اور افغانون کو اسکے علاقہ سے نکالا پہر یہہ شاہ طہماسپ بن شاہ حسین صفوی کے
پاس مازندران مین گیا اور اسکو افغانون کے حملہ سے مطمئن کرکر اپنے ہمراہ استرآباد مین لے
آیا کچہہ مدت وہان رکھا پہر جب نادر قلی افشار نے محمود سیستانی سے ناراض
ہوکر شاہ طہماسپ کو خراسان مین بلایا تو یہہ بہی اُسکے ساتھہ خراسان کو گیا نادر قلی
کو اسکی عزت و توقیر پر حسد ہوا اور بادشاہ کو یہہ کہہ دیا کہ یہہ شخص جو بظاہر دوست بنا
ہوا ہے در پردہ آپ کا دشمن ہے اور محمود سے سازش کرکر چاہتا ہے کہ آپ کو قتل کردیوے
اسکا فکر ابہی سے کرلینا درجے ہے اُس نادان بادشاہ نے بے تحقیق ایسے جوانمرد جانفشان
امیر کو نادر قلی کے کہنے پر قتل کرادیا اور یہہ واقعہ چودہوین ماہ صفر سنہ ۱۱۳۹ مین وقوع مین آیا

نواب محمد حسن خان بن فتح علیخان قاجار

فتح علیخان کی قتل کے بعد کچہہ عرصہ تو یہہ ترکمانون کے پاس پناہ گزین رہا جب خوب جمعیت
بنالی تو استرآباد پر حملہ آور ہوا محمد زمان بیگ نے جو نادر شاہ بادشاہ کیطرف سے استرآباد
مین حاکم تہا اسکے مقابلہ مین شکست کہائی اور بہاگ کر بہبود خان کے پاس جو ایک
سردار نادری دربار کا تہا گیا اُسنے اسکی مدد کی اور فوج لیکر چڑہ آیا اس جنگ مین

بہی محمد حسن خان نے فتح پائی اور دشمنون کو شکست ہوئی نادرشاہ یہہ خبر سنکر آگ ہوگیا اور محمد حسین خان قاجار کو ایک خونخوار لشکر کے ساتہہ استرآباد کی فتح کے واسطے بہیجا اوسنے استرآباد مین آکر قبضہ پایا ہزارون آدمی جو محمد حسن خان کے حامی تہے قتل کرکے انکے سرون کے مینار بنائے خون کے دریا بہائے محمد حسن خان اُسوقت صرف دو گہوڑون اور ایک باندہ اور ایک غلام کے ساتہہ میدان سے بہاگا اور ایسے ویرانہ مین جہان کسی بنی آدم کا دخل نہ تہا جاکر پوشیدہ ہوا چند سال بہت برے حال کی ساتہہ ویرانہ مین بسر کیئی اُسوقت خوراک اسکی صرف باز کے شکار کا گوشت تہا جب نادرشاہ مارا گیا تو استرآباد کے لوگ جو اسکے خیرخواہ تہے اسکی تلاش مین مصروف ہوئی اُنکی مدد سے یہہ پہر استرآباد مین آیا اور قابض ہوا حکومت اور دولت کو ترقی ہوئی چونکہ اُسوقت کریم خان زند نے میرزا ابوتراب سلطان حسین صفوی کے دہتے کو شاہ اسمٰعیل نام رکہہ کر بادشاہ فارس کا بنایا ہوا تہا اور خود اسکی وزارت مین کلام کرتا تہا اوسکو محمد حسن خان کی حشمت وترقی دیکہہ کر رشک ہوا اور ۱۱۶۵ مین بہت سی فوج لیکر اسپر چڑہ آیا قلعہ کا محاصرہ کرلیا محمد حسن خان بڑے سرگرمی کے ساتہہ اُس سے لڑا جس مین قمر خان و شجاع الدین خان زند کریم خان کے دو مصاحب مارے گئے اور وہ بہاگ گیا چونکہ شاہ اسمٰعیل کے سلطنت کریم خان کے پاس صرف برے نام تہی وہ بہی اس سے الگ ہوکر محمد حسن خان کے پاس چلا آیا محمد حسن خان شاہ اسمٰعیل کو ساتہہ لیکر اشرف کو گیا او مقیم خان و آقا حیدر علی وحاجی قنبر علی پر غالب آکر مازندران کے علاقہ کو اپنے تصرف مین لایا ۱۱۶۹ ہجری مین احمد شاہ ابدالی شاہ قندہار نے شاہ پسند خان افغان کو پندرہ ہزار سوار کے ساتہہ استرآباد کی تسخیر کو مامور کیا اور سبزوار کے مقام پر فریقین مین لڑائی ہوئی فوج افغانی بہزار پریشانی شکست کہاکر بہاگ گئے اور محمد حسن خان نے قزوین و گیلان پر فوج کشی کی اور قابض ہوا پہر عراق عجم کی تسخیر کیطرف متوجہ ہوکر اودہر فوج لے گیا

کریم خان زند حاکم عجم ٹہا لشکر لیکر اسکے مقابل ہوا اور شکست کہاکر اصفہان کو بہاگ گیا
محمد حسن خان نے اسکا تعاقب کیا اور اصفہان کے پاس دوسری لڑائی ہوئی کریم خان
مغلوب ہوکر شیراز کیطرف چلاگیا اصفہان بہی محمد حسن خان کے قبضہ مین آگیا سنہ ۱۱۶۹
مین محمد حسن خان نے آذربایجان پر یورش کی اور آزاد خان افغان وہان کا حاکم شکست
کہاکر تفلیس کو چلا گیا اُسکی فوج اسکی حمایت مین آئی آذربایجان فتح کرکے اس نے حکومت وہان
کی آقا محمد خان اپنے بیٹے کو دی اور خود فارس پر حملہ آور ہوا کریم خان زند قلعہ بند ہوا
مدت تک محاصرہ رہا آخر بسبب قحط وتنگی غلہ محمد حسن خان اپنی فوج واپس اصفہان کو لے آیا
راستہ مین خبر پہونچی کہ حسین خان دولو قاجار حاکم اصفہان نمکحرام ہوکر برسر فساد ہوگیا
ہے شیخ علی زند کو اوس نے اپنی مدد پر بلایا ہے محمد حسن خان یہہ حال سُنکر بہت جلد
اصفہان جا پہونچا قرق کے جنگل مین اتفاق جنگ کا ہوا اتفاقاً دشمنون نے فتح
پائی اور اسکی فوج بہاگ نکلی بہاگنے کے وقت گہوڑا محمد حسن خان کا دریا کے
سیلاب اور کیچڑ مین پہنس گیا اُسی وقت سبز علی نام ایک غلام نمکحرام اسکا جسکی سازش
شیخ علی کے ساتہہ تہی آ پہونچا اور نیزہ مارکر اسکو شہید کردیا اس امیر نے نو برس
حکومت کی سینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ۱۱۷۲ مین شہید ہوا۔

کریم خان زند المخاطب بوکیل امام العصر

یہہ بادشاہ زندیہ خاندان سے تہا بعد تباہی سلطنت خاندان نادر شاہی فارس
اور ایران کے چند علاقجات پر قابض تہا محمد حسن خان قاجار کے قتل کے بعد مستقل کامل
تسلط فارس وایران پر ہوگیا طہران کے تخت پر اس نے جلوس کیا بجز خزانہ قاجاریون
کا جو استرآباد مین تہا اس نے لے لیا قوم افغان جو ایران مین جابجا فساد برپا کررہے تہے
اس نے قتل کئے شاہ اسمٰعیل جسکے ذریعہ سے اس نے امارت حاصل کی اور وہ اسکے خوف سے
بہاگ کر محمد حسن خان قاجار کے پاس چلا گیا تہا پہر اسکے پاس آیا اس نے اسکا خطاب بہ اکرام

رکھا اور فارس مین کچھہ اُسکی لیئے گذارہ مقرر کردیا مراد خان ایک امیر کو اسنے فوج
دیکر شاہرخ خان افشار کے مقابلہ کے لیئے جسنے اپنی حکومت کرمان مین قایم کرلی تہی
بہیجا اور فتحیاب ہوا اسنے طہران مین بڑی بڑی عمارتین بنوائین سلیمان پاشا
والی کردستان کو مطیع کیا اسکے وقت فتح خان افشار ارومی نے آذربایجان مین بغاوت
کی یہہ ایک بہاری لشکر لیکر آذربایجان کو گیا مگر کامیاب نہوا دوسرے سال پہر فتح
خان پر چڑہائی کی اور تمبر زمین لڑائی ہوئی پہلے طہران کے لشکر کو شکست ہوئی
اور شیخ علی کریم خان کا سپہ سالار بہاگ گیا کریم خان خود بہی چہہ کوس پیچہے ہٹ آیا
دوسرے روز کریم خان نے پہر جمعیت کرکے فتح خان پر حملہ کیا اور فتح پائی اس لڑائی مین
ہزارون آدمی طرفین سے مارے گئے فتح خان کی کل امرا و کریم خان کو آملے انہین دنون
مین کریم خان نے اپنے امراؤ کیطرف سے بدظن ہوکر ابراہیم خان بخارہی و مطلب خان
فارسی کو قتل کیا اور شیخ علیخان کو اندہا کردیا نذر علی خان شیخ علیخان کے بہائی
کو گیلان کی حکومت سے معزول کیا قاجاری شہزادون محمد حسن خان کے بیٹون کے ساتھہ
صلح کی شاہ جہان بی بی خانم محمد حسن خان قاجار کے لڑکی سے نکاح مین لی اور دوسری
لڑکی زبیدہ خاتون اپنی لڑکی رحیم خان کے نکاح مین دی ہی۔ اس بادشاہ نے چہبیس سال
سلطنت کی سنہ ۱۱۹۳ مین مرگیا باقیماندہ احوال اسکا اور اسکی جانشینون کا قاجاری
بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہوگا۔

نواب حسین قلیخان بن محمد حسن خان قاجار

محمد حسن خان قاجار کی وفات کے بعد کچھہ مدت تک تو یہہ کریم خان زند کی خوف سے جابجا
اپنے آپ کو چہپاتا پہرا پہر جب کریم خان کے اس خاندان کے ساتھہ صلح ہوگئی تو اپنے
کریم خان کے حکم سے دامغان کی حکومت حاصل کرکے وہان جاکر امن نے استحکام بہم پہونچایا
اور جمعیت حاصل کرکے استرآباد پر یورش کی اور اسنے باپ کے قاتلون اور دشمنون کو

قتل کیا یہہ خبر پاکر محمد خان سواد کوہی نے جو کریم خان کیطرف سے مازندران کا حاکم
تہا چاہا کہ حسین قلیخان پر یورش کرے مگر اوسکے ارادہ کے ظہور سے اول ہی حسین
قلیخان نے اسپر لشکر کشی کی اور اوسکو قتل کرکر مازندران کے علاقہ مین بہی بالاستقلال
حاکم بن گیا کریم خان نے محمد خان کے بیٹے مہدی خان کو ایک جرار فوج کے ساتہہ حسین
قلیخان کے استیصال کے لئے مامور کیا عند المقابلہ مہدی خان بہی پکڑا گیا پہر کریم خان
خود فوج لیکر آیا مگر کامیاب نہوا آخر یہہ نوجوان پہلوان ستائیس برس کی عمر مین ترکمان
قوم یموت کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے باشارہ کریم خان رات کو اسکے خوابگاہ
مین آکر تفنگ کے گولے سے مار دیا اسکی شہادت کے بعد کریم خان کا دخل دوبارا
مازندران و دامغان مین ہوگیا۔

آقا محمد شاہ بن محمد حسن خان قاجار

یہہ شخص بہی قتل محمد حسن خان اپنے باپ کے کریم خان زند کے دربار مین حاضر باش رہتا
تہا جب وہ مرگیا تو شیراز سے طہران مین آیا وہان سے رے کو گیا راستہ مین خان
ابدال گرد جہان بیلکو اسکے شامل ہوگیا اور دونو ملکر ایک خزانہ بادشاہی جو عراق
سے شیراز کو جاتا تہا سلطانی نوکرون سے چہین لیا پہر ایک اور خزانہ جو مازندران
سے فارس کو جاتا تہا لوٹا اور جمعیت بہم پہونچائی پہر رے پر یورش کی اور کریم خان
حاکم رے سے مال بہت لیا۔ مرتضی خان آقا محمد شاہ کا دوسرا بہائی دوسری
طرف ملک گیری کے فکر مین ہوا اور استرآباد سے بڑہ کر شہر بار فروش علاقہ مازندران
کا لے لیا اوسکے متفق اسکام مین مصطفے قلی و رضا قلی دو بہائی اور بہی تہے
جب اونہون نے سنا کہ آقا محمد شاہ نے رے وغیرہ کیطرف قبضہ کرلیا ہے تو اونکو
ناگوار گزرا اور رضا قلی ایک برجستہ فوج لیکے آقا محمد شاہ کے مقابلہ کو آیا اور
عند المقابلہ شکست کہا کر آقا محمد شاہ کے پاس حاضر ہوگیا اس فتح کی آقا محمد خان نے

شہر ساری فتح کیا چونکہ کریم خان زند کی مرنے کے بعد زکی خان اسکے چچا کا بیٹا شیراز کے
تخت پر بیٹھا تھا اُس نے علیمراد خان حاکم اصفہان کو آقا محمد شاہ کی مقابلے کو مامور کیا مگر وہ
شکست کھاکر بھاگ گیا اور بہت سا ملک اصفہان کے علاقہ کا بھی آقا محمد شاہ کی قبضہ مین
آگیا اس بات پر بھائیون کو حسد ہوا اور معرکہ آرائی کی نوبت پہونچی رضا قلی نے غالب آکر
آقا محمد شاہ کو قید کر لیا اور ملک گیری مین رضا قلی کا رتبہ تینون سے بڑھ گیا یہہ بات اور
بھائیون کو ناگوار گزری اور دونو نے ملکر رضا قلی پر حملہ کیا اور غالب آئے رضا قلی کے
مغلوب ہونے سے آقا محمد شاہ نے رہائی پائی اور باتفاق وتجویز دو بھائیون کے دامغان کے
تخت پر بیٹھا سمنان وساری وبسطام واسترآباد اسکے قبضہ مین آگئے پھر طہران وگیلان
پر متصرف ہوا ہمدان کا محاصرہ کیا چونکہ زکی خان جانشین کریم خان کے مرنے کے بعد علیمراد خان
زند کریم خان کے خاندان کو قتل کرکے خود شیراز واصفہان کا بادشاہ ہوا تھا اُس نے اپنی
بڑہی بیٹی شیخ اویس خان کو بارہ ہزار سوار کے ساتھ مازندران کی تسخیر کو بھیجا مگر اویس نے بھی
آقا محمد کی فوج کے مقابلہ پر شکست کھائی پھر علیمراد خود بڑی فوج لیکر آیا آقا محمد شاہ نے
اُسکے جنگ مین پے در پے شکست کھائی اور استرآباد کے قلعہ مین محصور ہوا چند ماہ محاصرے
مین گزر گئے اور اُس عرصہ مین سب سامان درست کیا پھر میدان مین آکر ایسی سرگرمی کے
ساتھ لڑا کہ علی مراد کا لشکر بھاگ گیا مازندران پر دوبارہ اسکا قبضہ ہوا اور بسبب اسکے
کہ انہین ایام مین علی مراد خان اصفہان مین مر گیا تھا دوبارہ آقا محمد شاہ کا کام بارونق ہوگیا
پھر جعفر خان زند جو کریم خان زند کا برادر زادہ تھا اور علی مراد خان کے مرنے کے بعد اصفہان
وشیراز کی حکومت اوسکو حاصل ہوئی تھی اسکے ساتھ ہنگامہ پرداز ہوا مگر کامیابی کی صورت نظر نہ
آئی سنہ ۱۱۹۹ مین آقا محمد شاہ نے خود اصفہان پر فوج کشی کی اور قبضہ پایا جعفر خان شکست
کھاکر شیراز کو بھاگ گیا اس نے اصفہان سے نکلکر ہمدان کو لیا خسرو خان والی کردستان کو
اپنا مطیع کیا پھر طہران آیا اسکے آنے کے بعد جعفر خان نے پھر شیراز سے آکر اصفہان فتح

کر لیا یہہ خبر پاکر اسنے طہران سے پہر اصفہان کو مراجعت کی اور عند المقابلہ جعفر خان کو شکست دے
پہر گیلان پر حملہ کرکر کامیاب ہوا سنہ ۱۲۰۱ مین جعفر خان زند شیراز کا حاکم ابراہیم خان و شاہ مراد
زند کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور لطف علے خان اوس کے بیٹے نے حکومت پائی سنہ ۱۲۰۳ مین آقا محمد
شاہ نے شیراز پر لشکر کشی کی اور ایک ماہ محاصرہ رکہہ کر واپس آیا سنہ ۱۲۰۵ مین لطف علے خان
نے پہر اصفہان پر حملہ کیا اور شہزادہ فتح علیشاہ کی مقابلہ سے مغلوب ہوکر بہاگ گیا جب شیراز
پہونچا حاجی ابراہیم خان امیر نے جسکی سازش آقا محمد خان کے ساتہہ ہو چکی تہی شہر مین جعفر خان
کو دخل ندیا اور آقا محمد خان کو لکہہ بہیجا کہ اپنا کوئی معتبر امیر لطف علیخان کے خزانہ و مال و اسباب
کی ضبطی کے لئے بہیجدو آقا محمد خان نے شہزادہ فتح علیخان کو شیراز مین بہیجا سنہ ۱۲۰۹
لطف علیخان بعد جنگ و جدل پکڑا گیا اور اندہا ہوکر مقتول ہوا سنہ ۱۲۱۰ مین آقا محمد خان نے
کل ایران و فارس وغیرہ پر قابض ہوکر شاہنشاہی اجلاس طہران مین کیا جب دو برس اس
بات کو گزرے شب شنبہ اکیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۱۱ مین یہہ بادشاہ عالی جاہ اپنے نمکحرام
غلامون کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے بادشاہ کو بحالت خواب شہید کردیا اور صندوقچہ
جواہر و بازو بند الماس و شمشیر جواہر دار و الماس دریاے نور و تاج ماہ لیکر صادق خان
شقاقی کے پاس جو ایک دشمن اس خاندان کا تہا چلی گئی ۔

فتح علیشاہ بن حسین علیخان بن آقا محمد شاہ قاجار

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت پہلے علی قلی خان آقا محمد شاہ کا بہائی مدعی سلطنت کا
ہوا آخر پکڑا گیا اور اندہا ہوا پہر صادق خان شقاقی نے ہنگامہ برپا کیا اور شکست کہا کر
اطاعت منظور کی الماس جواہر دریاے نور وغیرہ جو اسکے پاس تہے شاہی خزانہ مین داخل ہوے
آقا محمد شاہ کی قاتل گرفتار ہوکر قتل ہوے محمود خان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ کابل
شاہ زمان کے استیلا اور نابینا ہونے شاہزادہ ہمایون کے کابل سے بہاگ کر طہران مین آیا اور
باریاب ہوا محمد خان زکی خان زند کا بیٹا اور نجف خان زند نے شیراز کیطرف فساد برپا کیا

اور پکڑے گئے حسین قلی خان حقیقی بہائی بادشاہ کا جو دعویدار سلطنت ہوا شکست کہا کر
مطیع بنا سنہ ۱۲۱۳ مین نادر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن نادر شاہ افشار نے مشہد مین شورش برپا
کی اور مغلوب ہوا اُسکی لڑکی شہزادہ حسن علی کے نکاح مین آئی اسی سال مین شہزادہ محمود
بن تیمور امدادی فوج لیکر ہرات و قندہار کی تسخیر کو رخصت ہوا میرزا قیصر بن شاہزمان نے شکست
کہائی فراہ پر قبضہ محمود کا ہوگیا ہرات پر محاصرہ ہوا عین محاصرہ کے وقت محمود کے ہمراہی لوگ
شہزادہ قیصر سے ملگئے اور مجمع اُسکا متفرق ہوگیا اسلئے امدادی فوج بہی واپس ہوئی محمود
بہاگ کر فراح مین آگیا وہان سے شاہ مراد ازبک والی بخارا کے پاس چلا گیا جب وہان سے
بہی مدد نہ ملی تو خوارزم کے رستے پہر طہران مین آیا سنہ ۱۲۱۵ مین خراسان کی تسخیر کی تجویز ہوئے
ایرانی فوج نے شہر سبزوار مسخر کرلیا نیشاپور کا محاصرہ ہوا آخر طرہ باز خان شاہزمان کا وکیل
حاضر آیا اور باہم گفتگو ہوکر خراسان کی مہم موقوف رہی سنہ ۱۲۱۶ مین حاجی ابراہیم خان
وزیر اعظم کو بادشاہ نے قتل کرادیا اسکا مال ضبط کیا اُسکے خویش و اقربا معزول و مقید ہوئے پہلے
یہہ شخص لطف علیشاہ زند بادشاہ شیراز کا وزیر تہا اُسکے ساتہہ اسنے بیوفائی کرکے شہر
شیراز پر دخل آقا محمد شاہ کا کرادیا تہا اُس خدمت کے عوض مین اسنے اس سلطنت مین بہی
باختیار کامل وزارت پائی اور گستاخی کی یہان تک نوبت پہونچی کہ وہ بادشاہ کے
وجود کو کالعدم اور اپنے آپ کو بادشاہ جانتا تہا آخر اپنے اعمال کی سزا کو پہونچا سنہ ۱۲۱۶
مین شہزادہ محمود بن تیمور قندہار و کابل پر غالب آیا اور شاہ زمان کو نابینا کردیا قیصر
میرزا ہرات سے بہاگ کر طہران مین آیا اور خبر پہونچی کہ نادر میرزا ابن شاہرخ بن نادر شاہ
افشار نے پہر مشہد مین شورش برپا کی ہے شاہزادہ محمد ولی میرزا اُسکے تنبیہہ کو مامور ہوا
نادر میرزا مشہد مین محصور ہوا مدت مدید تک محاصرہ رہا آخر نادر میرزا گرفتار ہوکر قتل ہوا
سنہ ۱۲۱۹ مین روسیون نے تفلیس مین اپنا دخل کرکر گنجہ کا محاصرہ کرلیا اس لئے بادشاہ خود
آذربائیجان کو گیا اور باہم ایرانیون اور روسیون کے سخت لڑائی ہوئی آخر ایرانی فتحیاب ہوئے

اور روسیون کو قتل کرکر اون کے سرون کے مینار بنوائے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۹ مین پہر
ایرانی فوج روس کی جنگ کے لئے بہیجے گئے اور پل خدا آفرین پر مقابلہ ہوا اس مین روسی
بہاگ گئے اور ایرانیون نے آق اولان تک تعاقب کیا دوسرے جنگ مین روسی بہاگ کر
قلعہ ترناوت مین محصور ہوئے تیسری لڑائی ایرانیون کی اشپخدر روس کے سپہ سالار کے
ساتہہ ہوئی اس مین بہی میدان ایرانیون کے ہاتہہ رہا اور بہت سے روسی مارے گئے
چوتہی لڑائی میرزا موسی منجم ایرانی کی روسیون کے ساتہہ گیلان کے حدود مین ہوئی اور
ہزار روسی قتل ہوا پانچوین لڑائی شہر گنجہ پر ہوئی ایرانیون نے شہر لے لیا اور روسی
قلعہ مین محصور ہوئے چہٹی لڑائی رود ترتر کے کنارے پر ہوئی اور اشپخدر سپہ سالار
روس کا کوہ آق کے درہ مین چلا گیا ساتوین مرتبہ اشپخدر روسی شیروان پر حملہ آور ہوا
تو اشپخدر ابراہیم خان کے ہاتہہ سے قتل ہوا آٹہوین لڑائی مین ایرانیون کی سنہ ۱۲۲۱ مین
خنشین کے مقام پر ہوئی اور قبضہ روسیون کا شیروان پر ہو گیا اسی سال مین عبد الرحمان
پاشا ایران سے مدد لیکر بغداد کو گیا اور علی پاشا حاکم بغداد کے ساتہہ سخت لڑائی
کی اس لڑائی مین تین ہزار رومی مارا گیا اور علی پاشا کو شکست ہوئی سنہ ۱۲۲۲ مین
حاجی فیروز خان والی ہرات نے ایک فقیر صوفی اسلام نام کی بات پر اعتبار کر کر ایران کی
قلمرو پر حملہ آور ہوا کیونکہ فقیر کے کہنے سے اسکو یقین ہو گیا تہا کہ مین ایران کے تخت
پر بیٹہونگا فوج ایرانی بڑی جمعیت کے ساتہہ اسکے مقابل ہوئی اور لڑائی مین صوفی اسلام
مارا گیا افغانون کو شکست فاش ہوئی ایرانیون نے تعاقب کر کر ہرات کا محاصرہ کر لیا حاجی
فیروز نے دو سالہ خراج ہرات کا دیکر محاصرہ اوٹہا دیا اسی سال مین وکیل شاہ فرانس کا
اس غرض سے آیا کہ پہلے فرانس اور ایران باہم ملکر روس کے فساد کو رفع کرین پہر فرانس
ہندوستان پر حملہ آور ہو تو شاہ ایران اپنے ملک سے اسکو رستہ دیوے شاہ ایران نے
یہہ درخواست منظور کی سنہ ۱۲۲۳ مین پہلے روس اور ایران مین صلح ہو گئی مگر روس

کی طرف سے پہر عہد شکنی ہوئی اور روس کا لشکر ایروان کی تسخیر کو آیا اور ایرانیون کو
شکست ہوئی دوسری مرتبہ قلعہ ایروان پر لڑائی ہوئی اور روسیون نے شکست کہائی
اسی سال مین سفیر انگریزی طہران مین آیا اور ایک پارہ الماس تحفہ گذرانا اور دوستی
قایم کی اسی سال کے اخیر مین مازندران کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جس سے کوہ بیابان
زیر و زبر ہوگیا اور جنگلی جانور جنگل سے بہاگ کر آبادیون مین آگئے سینکڑون مکان عالیشان
گر گئے سنہ ۱۲۲۲ مین شاہزادہ محمد ولی میرزا نے مشہد مقدس سے ہرات پر یورش کی اور
خراج دو سالہ فیروز جان میرزا والی ہرات سے لیا اسی سال مین شہر شوشی و گنجہ کے درمیان
روسیون اور ایرانیون مین ایک لڑائی ہوئی جس مین روسیون نے شکست کہا کر تیلا
دیدیے سنہ ۱۲۲۷ مین ایرانیون اور روسیون مین بمقام آق اغلان لڑائی ہوئی فریقین
نے سخت نقصان اوٹہایا مگر تہوڑی مدت کے بعد اسی سال مین دونو سلطنتون مین مرزا
ابوالحسن خان کی معرفت صلح ہوگئی اور فریقین مین ایک عہد نامہ گیارہ شرطون کا
لکہا گیا سنہ ۱۲۲۹ مین سرکار انگریز اور شاہ ایران کے درمیان مین بہی عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا
اور شاہ ایران نے نو برس کے عرصہ مین بہت سی فتوحات خوارزم و خراسان و حدود روم
مین حاصل کین سنہ ۱۲۳۸ مین فیمابین شاہ روم و ایران کے صلح ہوگئی اور علما کا شیعہ
اہل ایران نے روسیون کے جہاد پر شاہ ایران کو مستعد کیا اور بحالت صلح کفر کا الزام دیا
اس لئے شاہ ایران نے عہد شکنی کی اور مستعد جنگ کے ہوا بہت سے مقابلے پے در پے ہوگئے
آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۳ مطابق سنہ ۱۸۲۸ عیسوی پہر فریقین مین صلح ہوئی اور عہدنامہ
سولہہ دفعہ کا تحریر ہوا — اس بادشاہ نے اڑتیس سال سلطنت کی آخر سنہ ۱۲۵۰ ماہ جمادی الثانی
کی انیسوین تاریخ ذات الجنب کی مرض سے مرگیا —

سلطان محمد شاہ بن عباس میرزا ابن فتح علیشاہ قاچار ایرانی

فتح علیشاہ کے مرنے کے بعد اکثر شاہزادے مدعی سلطنت کے ہوے جیسے حسین علیخان شاہزادہ

فارس مین تخت نشین ہوا دوسرا شاہزادہ ظل سلطان طہران مین بادشاہ بنا یہہ شہزادہ
یعنے محمد شاہ جس نے اپنے دادا کے وقت ولیعہدی کا خلعت پایا تہا تبریز مین بادشاہی
تخت پر بیٹہا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ دار الخلافت طہران کو آیا ظل سلطان بعد مقابلہ
کے پکڑا گیا سنہ ۱۲۵۱ مین بادشاہ سبزوار و نیشاپور کی راستے مشہد پہونچا مشہد سے
غوریان مین آیا اور وہان کے افغانون کو شکست دی اور ہرات کا محاصرہ ایک سال
تک رکہا امیر کامران میرزا والی ہرات بڑی چستی اور دلاوری کے ساتہہ محصور ہو کر
لڑتا رہا چونکہ ہرات کی مہم شاہ نے برخلاف مرضی صاحبان انگریز کے کی تہی ایک سال کے
بعد جنگی جہاز انگریزون کے جزیرہ خارک مین آ پہونچے اور بادشاہ بلحاظ دوستی
انگریزون کے ہرات کا محاصرہ چہوڑ کر طہران کو چلا گیا سنہ ۱۲۶۳ مین حسن خان سالار نے
خراسان مین فساد برپا کیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد دشمن مغلوب ہوئے یہہ بادشاہ
سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین پیدا ہوا ششم شوال روز شنبہ سنہ ۱۲۶۴ مین مر گیا چودہ سال
سلطنت کی بیالیس سال کی عمر پائی -

سلطان ناصر الدین بن محمد شاہ قاجار ایرانی

یہہ بادشاہ اب تک کہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری ہے ایران کی سلطنت پر قایم و حیات ہے ماہ
صفر سنہ ۱۲۴۷ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا باپ کے حین حیات اس نے ولیعہدی پائی چودہوین
شوال سنہ ۱۲۶۴ بمقام تبریز تخت نشین ہوا جلوس کے سال مین ہی جعفر قلی خان ترکمان
نے خراسان مین شورش برپا کی مشہد مقدس مین حاجی محمد خان بیگلربیگی نے بغاوت کی
شہزادہ حمزہ حاکم خراسان اپنی فوج لیکر مشہد کو گیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا چونکہ
یار محمد خان والی ہرات جعفر قلی کی مدد کو آ پہونچا شہزادہ محاصرہ چہوڑ کر قلعہ ارک مین
جا اترا چند روز کے بعد جعفر قلی اور یار محمد خان کی آپس مین نا اتفاقی ہو گئی اور
یار محمد خان شہزادہ حمزہ کے پاس آ گیا شہزادہ مراد بہی طہران سے مدد کو آ پہونچا

بہت سی لڑائیون کے بعد مشہد فتح ہوا محمد حسن خان سالار و امیر اصلان خان و محمد خان مفسد قتل ہوئے
اُسی زمانہ مین ایک نیا فرقہ بابیون کا پیدا ہوا اُنکا مجمل حال یہہ ہے کہ ایک شخص علی محمد نام
نے اپنا خطاب باب مقرر کیا اور مدعی ہوا کہ مین امام مہدی صاحب الزمان ہون بہت سے
بیعلم لوگ اُسکے مطیع ہو گئے ملا حسین بشرویہ اسکا خلیفہ بنا اور ایک عورت جسکا خطاب
قرۃ العین تہا اُسکی نائبہ قرار پائی پہلے علماے بار فروش نے اُسپر خروج کیا عند المقابلہ بارہ
آدمی بابی مارے گئے وہان سے بہاگ کر علی محمد علی آباد مین آیا اور خانقاہ شیخ طبرسی کے
مامن بنا کر اُسکے چارون طرف خندق کہودی غلہ رسد بہت سا بہر لیا یہہ خبر پا کر آقا عبد اللہ
و میرزا آقا حکام مازندران انکے استیصال کو گئے مگر بابیون کے مقابلہ مین شکست
کہائی آقا عبد اللہ مارا گیا میرزا آقا بہاگ آیا پہر نواب مہدی قلی میرزا بابیون کے استیصال
کو مامور ہوا اس نے بہی شکست پائی تیسری مرتبہ پہر ایرانی فوج نے جمع ہو کر ارادہ حملہ کا کیا
ملا حسین بشرویہ جسکا خطاب سید علی اعظم تہا ان پر شبخون لایا بہت سے ایرانی قتل کئے
مگر خود بہی کاری زخم کہا گیا اور اُسی رات مر گیا آخری وصیت اُسکی یہہ تہی کہ میرا
مرنا صرف انتقال و تغیر جسم کے لئے ہے چودہ دن کے بعد مین پہر جی اُٹہونگا تم لاش میری
زمین مین دفن نہ کرنا کسی دیوار مین رکہکر بند کر دینا اور علی محمد امام کی خدمت مین جان
فشانی کرنا کہ عنقریب سلطنت تمہاری کل روے زمین پر ہو جائے گی اور ایک
ایک آدمی تم مین سے امیر کبیر ہو جائیگا علی اعظم کے مارے جانے کے بعد ایرانیون نے
مدت مدید بابیون کو محاصرہ مین رکہا جب وہ سخت تنگ آئے تو قلعہ فتح ہوا علی محمد
پکڑا گیا ایرانیون نے اوسکو گدہی پر سوار کر کر بہت سے شہرون مین تشہیر کی اور بہت
بُرے حال سے قتل کیا دوسرا خروج بابیون کا زنجان مین ہوا اس مین محمد علی بابی
سبکا امام تہا اوسکی متابعت مین پندرہ ہزار سوار جان نثار حاضر تہے محمد علی نے
شہر زنجان لوٹ لیا کل شیعہ قوم کو مار دیا بڑی بڑی عمارتین گرا دین پہلے علماے زنجان

امیر زنجان نے تین مہینے تک شہر کا محاصرہ رکھا پھر محمد خان بیگلربیگی دار الخلافت سے اس مہم کے انجام کو مامور ہوا اس نے بھی چھ مہینے تک بابیون کے ساتھ جنگ کیئے مگر کامیاب نہوا پھر اتابک اور فوج خونخوار زنجان کو بھیجی گئی اور چار مہینے کے محاصرہ مین محمد علی قتل ہوا شہر مفتوح ہوکر تمام پیرو اُسکے مارے گئے تیسرا بلوا قوم بابی کا تبریز مین ہوا اس جگہہ اُنکا سردار سید یحیی ابن سید جعفر دارابی تہا اس مقام پر مہر علیخان دیوان بیگی نے بڑی جوانمردی کے ساتھہ انکا مقابلہ کیا اور وہ تمام تہ تیغ ہوئے ۱۲۶۷ھ مین خبر پہونچی کہ محمد امین خان ازبک امیر خوارزم نے علاقہ اسیرابی لی لیا ہے سرخس اور مرو کے لینے کا ارادہ رکھتا ہی اسلیئے شاہنشاہ ایران نے محمد رضا قلی سفیر خوارزم مین بھیجا اور لکھا کہ امیر خوارزم اس ارادہ سے باز آئے جب جواب باصواب نہ آیا سلطان مراد میرزا کو سرخس کو بھیجا اور ان سب کو مطیع کیا امیر عباس قلیخان بیگلربیگی مرو کی حفاظت کو بھیجا گیا علیخان حاکم سیستان نے اطاعت منظور کی اور خلعت پائی اسی سال مین یار محمد خان افغان ہرات کا حاکم مرگیا اُسکے بڑے بیٹے سید محمد خان نے حکومت پائی مگر ہرات کے لوگ اُسپر راضی نہ تہے چھوٹے بیٹے کو چاہتے تہے اسلیئے رعایا نے کہن دل خان کو قندہار سے بلایا اُسنے آکر پہلے فراہ و سبزوار پر قبضہ کیا پھر ہرات کو محاصرہ مین لیا امیر سام خان بادشاہ کیطرف سے ہرات کو مامور ہوا چند لڑائیون کے بعد کہن دل خان پھر قندہار کو چلا گیا صدیق خان سید محمد خان کا چھوٹا بھائی گرفتار ہوکر مشہد مین آگیا ہرات مین شاہ ایران کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا اسی سال مین شیخ علی نام ایک ملا بابی مذہب نے سلیمان نام ایک امیر کو اپنا ہم مذہب کرکے چاہا کہ شاہ ایران کو شہید کردے اور بارہ کس اُسکے مریدون نے سواری کے وقت بادشاہ پر حملہ کیا بادشاہ کو خفیف زخم آیا اور مفسد پکڑے گئے انکی نشاندہی سے سلیمان و شیخ علی مع اپنے تمام مریدون کے گردن مارے گئے اسی سال مین سلطان علیخان کہن دل خان والی قندہار کا بیٹا پایا گیا

طرف سے بادشاہ کے پاس آیا اور اطاعت منظور کی جعفر قلیخان وکیل دوست محمد خان امیر
کابل نے حاضر ہوکر تحائف گذرانی اور اتحاد ظاہر کیا چونکہ سید سعید خان والی مسقط
نے بندر عباس پر حملہ کیا تہا اِسلئے موید الدولہ حاکم شیراز نے اپنی فوج اودہر کو مامور کی
اور امام مسقط پہر اطاعت مین آیا سنہ ۱۲۸۱ مین محمد امین خان خوارزم شاہ نے سرخس پر یلغار
کی اور ایرانی فوج کے مقابلے مین مارا گیا مرو و سرخس مین علمداری سلطان کی ہوگئی باجعفر
سنہ ۱۲۸۱ مین موید الدولہ بندر بوشہر و جزیرہ خارک کے انتظام کے لئے مامور ہوا اور بعد انتظام
قرار واقعی کے واپس آیا اسی سال مین کہن دل خان والی قندہار مرگیا اور اُسکے بہائی رحم دل خان
اور اوس کے بیٹے محمد صدیق خان کی آپس مین فساد ہوا اور بسبب فساد خانگی کے امیر دوست محمد خان
کابل نے قندہار پر اپنا دخل کرلیا - چونکہ سید محمد خان والی ہرات نے امین الدین خان والی
خوارزم کی لڑائی مین اُسکا مددگار ہوکر امیر کریم خان ہزارہ کو ناحق مروادیا تہا اس لئے
قوم ہزارہ نے باتفاق اور افغانون کے شہزادہ یوسف افغان کو مشہد سے بلاکر ہرات
کی حکومت پر بٹہلایا سند نشینی کی باظہار اطاعت شاہ ایران سے حاصل کی شاہزادہ
یوسف نے ہرات پر قبضہ پاکر امیر سید محمد خان کو قتل کیا اسکی دو خواہر اور ایک
ضعیف العمر والدہ کو مار دیا اُسکی بیوہ کو اپنے تصرف مین لایا اس بدفعل سے تمام
لوگ اس سے برگشتہ ہوگئے اور امیر دوست محمد خان کو بُلا بہیجا سام خان وکیل شاہ
ایران کو جو ہرات مین رہا کرتا تہا شہر سے نکالدیا دوست محمد خان نے اپنی فوج سیستان
کیطرف بہی مامور کی اور سردار علیخان سیستانی نے شاہ ایران سے مدد طلب کی
شاہ ایران نے جب یہہ خبر پائی ایک بڑی فوج ہرات وغیرہ اطراف کو مامور فرمائی
پہلی لڑائی شاہزادہ سلطان مراد ایرانی کی غوریان کے مقام پر افغانون کے ساتھہ ہوئی
اور وہ مغلوب ہوکر مطیع ہوئی پہر محاصرہ ہرات کا عمل مین آیا افغانون نے بڑی بڑی
جنگ کئے آخر سردار عیسے خان ترانی شاہزادہ یوسف و غلام خان وغیرہ کو قید کرکر

شہزادہ سلطان مراد کے پاس لے آیا غرض عیسے خان کی اون کی گرفتاری سے یہہ تہی کہ ہرات پر قبضہ شاہ ایران کا ہوجائے بلکہ وہ یہہ چاہتا تہا کہ شاہزادہ یوسف کو قید کرا کر خود مالک ہرات کا ہوجائے اس لیئے اوس نے شہر مین جاکر پہر شہر کے دروازے بند کر لیئے ایرانیون نے جب یہہ فریب عیسے خان کا دیکہا بڑے زور شور سے محاصرہ ہرات کا کیا سبزوار وغیرہ پر متصرف ہوگئے آخر بہت سے جنگ اور معرکون کے بعد صفر کی پچیسوین تاریخ عیسے خان حاضر ہوگیا ہرات فتح ہوگئی چونکہ محاصرہ ہرات کا خلاف مرضی صاحبان انگریز کے تہا ماہ ربیع الاول مین خنگی جہاز بندر بوشہر مین آگئے پہلے ایک لڑائی ہوئی اور قلعہ بہی انگریزون نے لے لیا پہر شہر بہی فتح ہوا دریا بیگ حاکم بوشہر کا قید مین آیا اور ممبئی مین بہیجا گیا فوج ایرانی ماموره بوشہر کے ہتہیار لے گئے گیارہوین دسمبر مین انگریزون کا دخل کامل بندر بوشہر پر ہوگیا شاہ ایران نے بہی انگریزون کے مقابلے کے لئے ایک شائستہ فوج ماموری کی اور آپس مین سخت سخت محاربے ہوئے آخر باہم صلح ہوکر صلحنامہ جدید لکہا گیا اور درج ہوا کہ آئندہ شاہ ایران ہرات وغیرہ ممالک متعلقہ سلطنت کابل و ہرات سے غرض نرکہے کسی طرح سے حکومت اوسکی والی کابل و ہرات پر نہو اور یہہ عہدنامہ چوتہی رجب ۱۲۷۳ھ کو تحریر ہوا۔

پچاسوان چمن ذکر خانان خیوق کے جو خوارزم مین حاکم ہوگزرے ہین

قدیم زمانہ مین جو مسلمان بادشاہ خوارزم مین فرمان فرما تہے اُنکا احوال بہ تفصیل تحریر ہوچکا اب اس دوسرے فرقہ کا ذکر جو خان خیوق کرکے مشہور تہا لکہا جاتا ہے اور واضح ہو کہ آغاز اس فرقہ کا صفوی بادشاہون کے عہد سے ہوا ان کے امیر بخارا کے جو وہ بہی ازبکیہ خاندان سے تہا سخت عداوت تہی جب یہہ امیر بخارا سے مغلوب ہوتے تو شاہ ایران سے مدد لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوجاتے سلطان محمد صفوی کے

عہد مین جلال خان بن محمد خان اُزبک نے خودسری اختیار کی مرتضی قلیخان پرناک حاکم
مشہد کا اسکی تنبیہ کو بہیجا گیا وہ مقابلہ پیش آیا اور مارا گیا پہر حاجی محمد خان المشہور
حاجیم خان خوارزم کا حاکم بنا محمد خان شیبانی نے ماوراءالنہر سے اُسپر حملہ کیا اور خوارزم
سے اسکو بیدخل کردیا وہ ۱۰۰۶ھ مین شاہ عباس صفوی کی خدمت مین آیا بادشاہ
اُسکی مدد پر خود خوارزم مین گیا اور محمد خان شیبانی کا دخل اوٹھا کر وہ ملک پہر اُس کی
حکومت مین دیا پہر اُسکا بیٹا عرب محمد سلطان حاکم ہوا پہر سلطان اسفندیار نے حکومت پائی
پہر اُسکے بیٹے ابوالغازی کو ریاست ملی اُسکے مرنے کے بعد نادرشاہ افشار کے عہد مین
ایلبارس خان نے خوارزم مین تسلط پایا مگر نادرشاہ نے اُسکو مار ڈالا اور محمد طاہر خان کو
حکومت دی نادرشاہ کے مرنے کے بعد دوبارہ عرب محمد سلطان کی اولاد خوارزم پر قابض
ہوئی امیر اللہ بن عوض اِیناق بن محمد امین خوارزم کا امیر بنا ۱۲۱۱ھ مین یہہ حاکم ہوا
دو سال امارت کی اُسکے پیچھے اُسکا بہائی رحیم خان حاکم بنا اور شاہان ایران کی اطاعت
مین رہ کر سینتالیس سال سلطنت کرتا رہا اگرچہ یہہ منحرف ہوکر استرآباد پر حملہ آور ہوا اور
عندالمقابلہ شکست کہا کر بہاگ گیا پہر اُسکا بیٹا اللہ قلی خان امیر بنا پہر رحیم قلی خان حاکم ہوا
پہر محمد امین خان بن اللہ قلیخان بن رحیم خان نے سلطنت پائی محمد شاہ قاجار شاہ ایران
کے دربار سے اسکو شاہی کا خطاب ملا اور خلعت سلطانی کی عطا ہوئی یہہ رتبہ حاصل
کر کے یہہ نہائیت مغرور ہوگیا اور حسن سالار مفسد کے ساتھہ سازش کرکے شاہ ایران کا نافرمان
بنا ۱۲۶۱ھ مین اس نے سرخس پر یورش کی اور شاہ ایران کے لشکر کے ساتھہ
معرکہ آرا ہوکر مارا گیا ٭

اکیانوان چمن خاندان سلاطین عثمانیہ رومیہ کے ذکر مین جو فی زماننا استنبول یعنے تخت قسطنطنیہ پر فرمانفرما ہین

اس خاندان کے بزرگ قبیلہ بنی عیص و بنی قطورہ سے تھے پہلے سلیمان نام بزرگ
دستور شاہ علیہ انکا علاقہ ارمنیہ کے جنگل مین سکونت پذیر ہوا اور ترقی پاتے پاتے
وہان کا امیر و رئیس بنگیا بعد وفات چنگیز خان کے جب علاء والدین سلجوقی شاہ قونیہ
اور مغلون کے آپس مین لڑائی ہوئی تو سلیمان علاؤ الدین کا حامی ہو کر اوس کے
دشمنون کے ساتھہ لڑا اور اونکو مغلوب کیا اس خدمت سے علاؤ الدین بہت خوش ہوا
اور اوسکو اپنی فوج کا سالار مقرر کر دیا ۶۲۸ھ مین اوس نے عرب پر لشکر کشی کی
اور بتقدیر الہی دریاے فرات مین ڈوب کر مرگیا اور دریا کے کنارے مدفون ہوا اسکے
بعد چار فرزند رہے سنقور تگین و گمن طوغدی و ارطغرل و دوندر انمین سے سنقور تگین و گمن طوغدی تو ترکار سلجوقیہ کنارہ کش
ہو گئے اور ارطغرل و دوندر بدستور علاؤ الدین کے حضور مین ملازم رہے بعد وفات
ارطغرل کے اوسکا بیٹا عثمان جسکی ولادت ۶۵۶ھ مین وقوع مین آئی تھی منظور نظر
شاہ علاؤ الدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ فرمان فرماے ایشیاے کوچک کا تھا اول
ہی اول عثمان امیر لشکر مقرر ہوا علم و نقارہ بادشاہ سے اوسکو ملا بعد ازان خدمت
انفصال مقدمات و معاملات اوسکے سپرد ہوئے رفتہ رفتہ ایسا قرب حاصل ہوا کہ مختار
کل و مدار المہام سلطنت کا بنگیا اور جامع مسجد مین بروز جمعہ جب کبھی خود بادشاہ نجاتا
تو اوسکے عوض مین یہہ جا کر امامت کراتا باوجود اس عزت و توقیر کے عثمان ایسا وفادار
ملازم بادشاہ کا تھا کہ کبھی طاعت و وفاداری کے راستہ سے منحرف نہوا اپنی مالک
کی خدمت و حق گذاری پر راسخ دم و ثابت قدم رہا اس نے اپنی جوانمردی و شجاعت
کے زور سے بڑے بڑے علاقے مفتوح کئے اور عثمان غازی خطاب پایا ۶۹۹ھ
مین علاء والدین نے تاتاریون سے شکست پائی اور علاقہ اردام مین جا کر فوت ہو گیا
چونکہ بادشاہ لاولد تھا اور سب شہری و لشکری عثمان پر راضی تھے علاوہ اسکے
وہ بادشاہ کا داماد بھی تھا سب لوگ اسکی تخت نشینی پر راضی ہو گئی اس فرقہ سے

بادشاہت اس خاندان میں آگئی ـــ

شاہ عثمان غازی بادشاہ اول

سلاطین اسلامیہ دیار روم کا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو ۶۹۸ھ میں بجائے شاہ علاؤالدین تخت سلطنت پر بیٹہا تخت نشین ہوتے ہی اس نے فتوحات ملک پر کمر باندہ لی اور شہر قرا حصار فتح کیا اور اوسی کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا دوندر نام ایک امیر جو رشتہ میں اسکا چچہ تہا اور سلطنت مین اوسکو بڑے بڑے اختیار تہے اس کے حکم کو خیال میں نہ لاتا اس نے اوسکو نوے سال کی عمر مین قتل کرڈالا اور حکومت کا کل اختیار اپنے ہاتہہ مین لیا ۷۰۷ھ ہجری مین اس بادشاہ نے اسلام کے لشکر کے ساتہہ شہر فروصہ پر لشکر کشی کی نصارا حاکم فروصہ کا نہایت سختی کے ساتہہ مقابل ہوا فریقین مین بڑی لڑایان ہوئین بہت سا علاقہ فروصہ کا اسکے قبضہ مین آیا ایسے وقت مین کہ عثمان خان فروصہ کے مہم کے انجام مین مصروف تہا کہ تاتاریون نے موقع وقت دیکہہ کر اسپر چڑہائی کی اور بہت سے لشکر کے ساتہہ اسکی قلمرو مین داخل ہوئے اس نے مسمی ارخان اپنے بیٹے ایک چیدہ و برجستہ لشکر کے ساتہہ تاتاریون کے مقابلہ پر مامور کیا اوس پہلوان نے بڑے محاربے و مجادلے تاتاریون کے ساتہہ کئے اور ایسا ناچار کیا کہ اونکو سوائے بہاگنے کے اور کچہہ بن آیا آخر بڑی بڑی شکستین کہاکر عثمانی علاقہ سے نکلگئے خود عثمان خان نے بہت سی کوشش کی مگر شہر فروصہ فتح نہوا آخر یہہ تجویز کی کہ شہر کے باہر دو قلعے بنوائے ایک قلعہ مین تو اپنے برادر زادہ اور دوسرے مین بلبیانہ نام ایک امیر کو جرار لشکر کے ساتہہ مامور کیا اور حکم دیا کہ وہ نگران حال رہین اور غلہ رسد شہر مین گہسنے ندین اس انتظام سے دشمن بہت تنگ ہوا اور رعایا فاقون کے مارے مرنے لگی جب یہہ حالت ہوئی تو حاکم فروصہ کا بصلاح قیصر روم جسکا نام اندرونی کوس تہا شہر و قلعہ چہوڑ کر بہاگ گیا مسلمانون نے جب ۷۲۶ھ مین شہر پر قبضہ پایا تیس ہزار دینار سرخ شہر والون

سے لینا کر کے جان سے اونکو امان دی اور مال و املاک اونکا ضبط کر لیا نصارا نہائت خراب وآوارہ ہوکر شہر سے نکلے اور اونکی گہرون مین مسلمانون نے سکونت کی سوائے حکومت فروصہ کے اور بہی بہت سے ریاستین نصارا کی اس نے زیر کین بعضے اونمین سے مسلمان ہوئے بعض نے جزیہ قبول کیا بعض نا فرمان بنکر اسیر و مقتول ہوئے - اس بادشاہ نے ستائیس سال سلطنت کی اُنہتر سال عمر پائی آخر ۷۲۶ہ مین وفات پائی یہی سال شہر فروصہ کے فتح کا تہا فروصہ کی فتح کے روز یہہ کمال بیمار تہا جب قاصد فتح کی خبر لایا سُنتے ہی نہائت خوشی کی جوش مین اوٹہہ بیٹہا اور نفل شکرانہ کے ادا کئے اس خاندان مین پہلے اس کے نام کا سکہ جاری ہوا اسکی تعریف آجتک اسقدر ہوتی ہے کہ جو بادشاہ استنبول کے تخت پر بیٹہتا ہے اوسکو دعا دی جاتی ہے کہ آپ کی عمر اور بادشاہت وحکومت عثمان خان غازی کی طرح ترقی کرے مرض الموت مین اس نے ایک کتاب بیٹے ارخان کو دی جس مین مضامین سلطنت کے انتظام کے تحریر تہے اور وصیت کی کہ وہ اس کتاب کے احکام پر پابند رہے یہہ بادشاہ ایسا سخی اور سپاہ پر رعیت نواز تہا جو کچہہ اوسکو ملتا تہا سپاہ پر بانٹ دیتا تہا چنانچہ بعد اوسکے مرنے کے سوائے ایک خفتان اور کمر بند اور شمشیر کے کوئی جواہر و طلا و نقرہ و نقد خزانہ سے نہ نکلا ارخان نے اسکی نعش فراحصار سے قلعہ فروصہ مین لیجا کر دفن کی -

ارخان ولد عثمان خان غازی

بعد وفات عثمان خان غازی کی ابتدائے ۷۲۶ہ مین یہہ تخت نشین ہوا اس نے قلعہ فروصہ کو دار الخلافت بنایا شاہی انتظام اس نے بہت اچہا کیا اپنی مملکت کو وسعت دی نصارا کی بہت سے قلعہ فتح کئے چنانچہ قلعہ عنگولہ و کندرہ و ایڈس وسمنارہ وغیرہ نصارا سے لی لئی اس بادشاہ نے پہلے اپنے بہائی علاؤ الدین کو وزیر بنایا وہ مرگیا تو سلطان پاشا ایک امیر کو وزیر کیا اس وزیر نے وزارت

پاکر سلطنت کو بڑی رونق دی قلعہ کملک سینے فتح کیا علم و ہنر کو ترقی دی بڑے
بڑے مدارس تعمیر کئے پختہ مسجدین بنائین مدرس اوستاد و علما امام جا بجا مامور کئے
دین کے احکام کو ترقی دی شریعت و طریقت کو رونق بخشی اسی وزیر کی جانفشانی
سے بادشاہ نے قلعہ اذنیک فتح کیا شہر کالی بولی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر تھا مسلمانون
نے اپنے قبضہ مین لیا سنہ مین سلطان پاشا وزیر گھوڑے سے گر کر مر گیا چونکہ
وزیر کے ساتھہ بادشاہ کی دلی محبت تھی اور ایسا لائق وزیر دوسرا کوئی دستیاب نہین
ہو سکتا وزیر کے مرنے کا بادشاہ نے کمال غم کیا آخر اوسی غم و غصہ مین خود بھی بیمار
ہو گیا اور وزیر کی وفات کے بعد ایک سال سنہ مین مر گیا چہتر برس کی عمر پائی ۳۵
سال سلطنت کی شہر فروصہ مین مدفون ہوا یہہ بادشاہ نہائیت سخی و بردبار و عادل
و متحمل و علم دوست تہا رعیت اسکے اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ سے کمال خوش تھی

سلطان مراد خان بن ارخان بن عثمان خان غازی

ارخان کی وفات کے بعد سلطان مراد اوسکا بیٹا سنہ مین تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ
بڑا عالی ہمت و ذی حوصلہ تھا اپنے ملک کو اس نے بڑی وسعت دی اور ستنی
لالا استائین سپہ سالار کو ترکان جرار و بہادران خونخوار کے لشکر کے ساتھہ ملک کے فتوحات
کو مامور کیا اوس نے تھوڑے سے عرصہ مین بڑے بڑے شہر اور قلعہ مفتوح کئے شاہ
یونان پر لشکر لے گیا وہ اطاعت مین آیا اور شرائط شاہنشاہ اسلام مان کر مطیع بنا یونان
کی اطاعت جان بالوغ قیصر روم کو ناگوار گذری اور چاہا کہ سلطان مراد کے ساتھہ
جنگ آزمائی کرے اس ارادہ پر اوس نے یورپ سے امداد طلب کی اور اوس نے فوج
اپنا لشکر بھیجدیا اور بہی حکام نصارا اوسکے ممد و معاون ہوئے اور جان بالوغ
ایک فوج کثیر اور بے شمار لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلہ پر آیا اور فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی میدان مین گویا خون کے نہرین چل پڑین آخر اسلام کے لشکر نے

فتح پائی اور قیصر روم صلح کر کے بحالت ناچاری و شرمساری اپنے شہر قسطنطنیہ کو لوٹ
گیا اوسکے بعد بہی اسلام کی فوج پانچ سال تک فتوحات ملک اور نصاریٰ سے کی لڑائیون
مین مصروف رہی بہت سے ملک و علاقے نصارا کے اہل اسلام کے تصرف مین آئے والی
قرسیان جنہنے گستاخ ہو کر بڑی بڑی لڑایان سلطان کے ساتہہ کین تہین مغلوب ہوا اوسکے
لڑکی سلطان کے نکاح مین آئی اس فتح کے بعد تیمور تاش سپہ سالار سلطانی بلاد نصارا کی
تسخیر کے لئے مامور ہوا اور اوس نے شہر مقدونیہ فتح کیا اور حدود رنبوط پر جو شہر
و قلعہ اوسکو ملا سب کو فتح کرتا ہوا چلا گیا ملکہ بڑا قلعہ و شہر منسٹر بہی اوسکی جانفشانی
سے مفتوح ہوا اس عالیجاہ بادشاہ کی شہادت کا قصہ اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ اسکے آخر
عمر کے وقت مسمی قرال نصرانی حاکم سرب یعنے سرویہ ۷۹۱ سنہ مین باتفاق اور نصارا حکام کے
اطاعت سے پہر گیا اور ایک جنگ اور فوج کے ساتہہ سلطانی علاقے پر حملہ آور ہوا سلطان
بذات خود اوسکے مقابلہ کو گیا اور سوء اتفاقات سے مسلمانی فوج نصارا فوج سے تین
حصے کم تہی مگر مسلمان اپنی مذہبی جوش مین آکر ایسے لڑے کہ ہزارہا مخالف مار ڈالے اور قرال
مقید ہوا باعث فتح کا یہہ ہوا کہ نصارا کی فوج متفرق مقامات پر اوترے ہوئے تہے
اور شہزادہ بایزید نے تمام فوج اسلام کی جمع کر کر ایک ہی مرتبہ ایکطرف سے نصارا پر حملہ
کیا اور وہ تمام فوج تہہ تیغ کر دی باقیماندہ فوج نے جب یہہ حال دیکہا بے اختیار ہو کر
بہاگ گئے اور قرال بہی بہاگتا ہوا پکڑا گیا یہہ فتح گویا فتح خداداد سلطان کو حاصل
ہوئی اور نہایت خوش ہو کر چاہا کہ نصاریٰ کے کشتون کو دیکہے کہ کسقدر مارے گئے ہین
چنانچہ چند امراؤ کے ساتہہ جنگ کے موقع پر آیا اور کشتون کو دیکہنے لگا یکایک ایک
عیسائی مجروح جو کشتون مین پڑا تہا بادشاہ کو دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا اور بجلی کیطرح
بادشاہ کیطرف آکر ایک ایسا خنجر پہلو شگاف بادشاہ کو مارا کہ ایک ہی ضرب سے
کام تمام ہو گیا بادشاہ کے ہمراہیون نے اگرچہ قاتل کا قیمہ اوسی جگہہ پر کر دیا مگر اوسکے

مارنے سے کیا ہوتا تہا بادشاہ تو مارا ہی جاچکا تہا پہر قول سرو کیے حاکم کو بہی شہزادہ
ابایزید نے اوسی مقام پر لاکر قتل کیا نعش سلطان کی مقام فردصہ لاکر دفن ہوئی —
یہہ سلطان سچا مسلمان عابد زاہد خدا پرست صوفی مشرب صوف پوش درویش سیرت
پرہیزگار تہا پینتیس سال اس نے سلطنت کی ترسٹہ سال کی عمر پائی اس نے شہر فردصہ کی
سکونت ترک کی اور شہر اذرنہ کو دار الخلافت بنایا —

سلطان ابایزید یلدرم بن مرادخان ابن ارخان بن عثمان خان غازی

سلطان مراد کی شہادت کے بعد اوسکا بیٹا شہزادہ یعقوب مدعی سلطنت کا ہوا بہت
سی فوج اور اراکین دربار بہی اوسکے ہمراہ ہوگئے مگر بایزید سلطان کے دوسرے بیٹے
نے ایسا انتظام کیا کہ یعقوب کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتہہ پکڑ کر قتل کر ڈالا جب میدان
سلطنت سے سلطنت صاف ہوگئی تو ابایزید نے تخت سلطنت پر اجلاس کیا اور بیعت
مملکت پر کمر باندہ لی اور مسمی لازار بادشاہ سرب جو علیا ئی تہا یورش کی شہر
ویدون اور سکوب فتح کرلئے پہلے والئی سرب نے لڑائیان کین مگر آخر عاجز آگیا اور اطاعت
منظور کرلی جزیہ سالانہ قبول کیا اور اپنی بہن کا نکاح سلطان کے ساتہہ کردیا انہین
ایام مین قیصر روم جان بالوغ کے گہر مین خانگی نزاع پیدا ہوگئی اور اندرونیکوس قیصر
کا بیٹا باپ کے برخلاف ہوکر یہہ چاہتا تہا کہ باپ کو تخت سے بیدخل کرکے خود مالک تخت و
تاج کا ہوجائے اسباب پر اکثر امرائے دربار بہی اندرونیکوس کے شامل ہوگئے جان بالوغ
کو اسبات کے ظہور سے اول ہی خبر ہوگئی اور اوس نے اپنے بیٹے اور پوتے دونو کو قید
کرلیا اندرونیکوس نے پوشیدہ ایک عریضہ سلطان ابایزید کی خدمت مین بہیجا اور
خواہان امداد کا ہوا سلطان نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک برجستہ فوج ساتہہ
لیکر قسطنطنیہ جا پہونچا جان بالوغ مقابلہ پیش آیا مگر اوسکی فوج جنکی رغبت دلی اندرونیکوس
کی طرف تہی عند المقابلہ بہاگ گئی اور سلطان فتحیاب ہوا جان بالوغ قیصر اور اوسکا دوسرا

بیٹا سانوبل قید مین آگئے سلطان نے اندرونیکوس کو قید سے چھوڑا کر قسطنطنیہ مین تخت
نشین کیا خزانہ زر نقد و سامان بہت سا لیا آئندہ کے لئے سالانہ جزیہ و خراج مقرر کر کے
اوس سے سند لکھوالی جان بالوغ اور سانوبل قیدیون کو اندرونیکوس کے حوالے کر کے
خود دار الخلافت کو واپس آیا کسیقدر مدت کے بعد جان بلوغ اپنے بیٹے کی قید سے بھاگ کر
سلطان کے پاس آیا اور بہت عجز کے ساتھہ ظاہر کیا کہ جسقدر سالانہ جزیہ و خراج اندرونیکوس
نے سلطان کو دینا کیا ہے اوس سے مین دو چندان دونگا اوسکے علاوہ بارہ ہزار سوار ملازم
ہمیشہ سلطان کی خدمت مین حاضر رہا کرینگا سلطان نے یہہ التجا جان بلوغ کی منظور
کی اور دوبارہ معہ فوج قسطنطنیہ جا کر اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو پکڑا اور پا
بزنجیر ایک جزیرہ دریاے سفید مین بھیجدیا اور جان بالوغ کو پھر تخت بخشدیا چونکہ سرب
کے علاقہ کے کوئی مسلمان سکونت نہین رکھتا تھا اور نہ کوئی مسجد تھی سلطان کو منظور
ہوا کہ سرب کے ملک مین مساجد تعمیر ہون اور مسلمانون کی سکونت بھی وہان مقرر ہو اور
اس طرف کے لئے یہہ حکم جاری کیا کہ شہر شہر کے نصارا آپس مین چندہ کر کے تعمیر مساجد کے
لئے روپیہ دین جب اون لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی فساد پر مستعد ہوئے سلطان اس
عدول حکمی سے ناراض ہوا اور جان بالوغ کے نام حکم بھیجا کہ شہر شہر کے فصیل اور بروج
مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے وہ شہر بھی سلطان کے حوالے کر دیا سلطان نے ایک
لاکھہ دینار زر سرخ بجبر شہر والون سے وصول کیا اور سرب کے ملک مین بڑی بڑی
مسجدین اور مدارس تعمیر کرائے اور ایک جامع مسجد بہت بڑی بنوائی والی ایدن
جسکا دار السلطنت شہر اشہر کے قریب تھا بہت ڈرا اوس نے بھی اپنا شہر سلطان کے
حوالے کیا اور خود بخود خطبہ و سکہ بایزید کا اپنی قلمرو مین جاری کر دیا اور خود ایدن
سے اوٹھکر شہر تیرہ کو رہاستگاہ مقرر کیا ان مہمات سے ابایزید فارغ ہو کر پھر
متوجہ تسخیر دیار نصارا ہوا اور حسب عدہ قیصر روم سے بارہ ہزار فوج لیکر

رودس بلکہ اور کئی جزیرے مفتوح کئے بادشاہ تو ادہر مصروف رہا ادہر قیصر روم نے
اپنی سلطنت پر استقلال حاصل کرکے قسطنطنیہ کے قلعہ وحصار شہر کو بخوبی درست کیا دیوارین
از سر نو تعمیر کین سلطان نے جب یہہ خبر پائی طبیعت جوش مین آئی فی الفور ایک فرمان
قیصر روم کے نام جاری کیا کہ قیصر فی الفور نو تعمیر دیوارین قلعہ وحصار کی گرا دیوے ورنہ
مین اوسکے بیٹے مانوئل کی جو میرے پاس رہتا ہے آنکہین نکلوا دونگا یہہ بات سنکر قیصر
بہت ڈرا اور تعمیل حکم فی الفور دیوارین گرادین اور اپنی خود مختاری و استحکام دولت سے
ناامید ہوکر اوسی غم وغصہ مین بیمار ہوگیا اور چند ماہ بیمار رہکر مرگیا اوسکے مرنے کی خبر جب
سلطانی لشکر مین پہونچی اوسیوقت مانوئل قیصر کا بیٹا جو سلطان کے پاس حاضرباش تہا سلطان
کی بے اطلاع قسطنطنیہ کو چلا گیا اور باپ کی جگہہ جاکر تخت نشین ہوا سلطان نے اس بات سے
ناراض ہوکر قیصر کے ملک مین دست اندازی شروع کی اور چند قلعہ اوسکے فتح کرلیئے سلطان
کی دست اندازیون سے جب نصارا تنگ ہوئے تو اپنی امداد کے لیئے امیر تیمور کی
خدمت مین عرضی لکہی مگر امیر متوجہ نہوا اس حال سے آگاہ ہوکر بایزید نے پکا ارادہ قسطنطنیہ
کی فتح کا کرلیا اور فوج قاہرہ لیکر اودہر کو روانہ ہوا مانوئل قیصر نے اپنی امداد پر یورپ
وغیرہ نصارا حکام کو بلایا اور انسے ۸ ہزار فوج امدادی اوسکے پاس جمع ہوگئی جنگ کا
سامان بہی بے اندازہ پہونچگیا اور قیصر بڑے تزک وشان کے ساتہہ میدان جنگ
مین آیا اور متصل مقام نیکوپولی فریقین مین لڑائی ہوئی کشتون کا کوئی حد وحساب
نرہا دس ہزار عیسائی مسلمانون کی قید مین آیا اور وہ سب کے سب بادشاہ کے روبرو
گردن مارے گئے قیصر روم کے بہت تہوڑے سپاہی میدان سے زندہ بہاگ کر نکلگئے
آخر قیصر بحالت زار صلح کا طالب ہوا اور بادشاہی فرمان بسر وچشم مان لیا اور آیندہ
خراج گزار ہوکر بڑی رقم خرچہ فوج نذر کی دی بعد اس فتح کے بادشاہ دار الخلافت
مین آیا وہان ایک وکیل امیر تیمور گورکان صاحب قران کا خدمت مین حاضر ہوا اور خط

امیر کا یہ مضمون پیش کیا کہ احمد جلایر حاکم بغداد وہان سے بہاگ کر آپکے پاس آیا ہے مقتضائے محبت یہہ ہے کہ اوسکو ہماری حوالے کردو اور اگر یہہ بات آپکی شان کے شایان نہو تو اوسکو اپنی قلمرو سے نکالدو اور چونکہ قوم نصارا تمہاری دشمن ہو رہی ہے ان سے ہوشیار رہو چونکہ سلطان بایزید پہلے سن چکا تہا کہ قیصر روم نے امیر تیمور گورکان سے امداد طلب کی ہے اس غبار کے سبب امیر کے خط کا جواب بہی ندیا اور وکیل کو دربار سے بعزت کر کے نکلوا دیا یہہ بات جب امیر تیمور کو دریافت ہوئی غضب کی آگ سے لال ہو گیا اور فوج کو حکم دیا کہ روم کی سمت کو روانہ ہو اس اثنا مین سلطان اور قیصر کی پہر بگڑ گئی اور سلطان نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اتنی خبر آئی کہ امیر تیمور بیشمار لشکر لیکر سلطانی ملک کے سرحد پر پہونچ گیا ہے سلطان نے ایک بڑی فوج اپنے ایک بیٹے کے ہمراہ امیر کے مقابلہ کو روانہ کی اور بمقام سیواس دونو فریق مین سخت لڑائی ہوئی آخر کار امیر تیمور فتحیاب ہوا سلطان کا بیٹا معہ بڑے بڑے امراؤن کے کام آیا فوج بہی مقتول ہوئی سامان جنگ کا تمام وکمال دشمن کے تصرف مین آیا جب بایزید نے اس شکست کی خبر پائی طبیعت بہت گہبرائی فی الفور قسطنطنیہ کا محاصرہ چہوڑ دیا اور ساری فوج ہمراہ لیکر بذات خود امیر کے مقابلہ کو گیا اور قصبہ انگورہ کے پاس بتاریخ نہم ذے الحج ۸۰۴ھ علے الصباح بایزید سد سکندری کی طرح اپنے پانچون بیٹون موسے سلیمان محمد عیسے مصطفے کے ساتہہ میدان مین آموجود ہوا اور تمام فوج جو تین لاکہہ سے زیادہ تہی تیار و مستعد کر کے میدان مین کہڑے کر دیے عین صبح کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی اور تمام روز ہنگامہ قتل وکشت وخون گرم رہا خون کی نہرین میدان مین جاری ہوگئین اور کشتون کی نعشون کے پشتے لگ گئے شام کے قریب سلطانی رومی فوج بہاگ نکلی اور سلطان تنہا میدان مین رہ گیا تو اوس نے پیچہے کو قدم ہٹایا اور گہوڑا خاص طلب کر کے اوسپر سوار ہوا

جب گھوڑا دوڑایا تو قضاے ربانی نے باگ پکڑ لی یعنے گھوڑے نے ناخن لیا اور
سلطان زمین سے پہسلکر زمین پر گرا چاہتا تہا کہ پہر سوار ہوا تنے مین دشمن کی فوج آپہونچی
اور اونہون نے سلطان کو معہ ایک شہزادہ کے جسکا نام موسے تہا گرفتار کرلیا اور
امیر تیمور کے روبرو لے گئے امیر نے سلطان کی تعظیم کی اور برابر بٹھلالیا زبانی بہی تسلی
بہت کی اور مسمی حسن برلاس ایک امیر کو حکم دیا کہ سلطان کو اپنی حفاظت مین رکہے
اسطرح سے کہ اوسکی عزت و آبرو مین فرق نہ آئے جس چیز کی حاجت ہو فی الفور پیش کر
دیجائے اس سے آگے سلطان کی مرگ کے باب مین مورخ باختلاف بیان کرتے ہین
بعض کا قول ہے کہ امیر نے سلطان پر کمال سختی کی اور لوہے کے پنجرے مین بند کردیا
اسواسطے سلطان نے خودکشی کی بعض لکہتے ہین کہ سلطان بڑا غیور تہا اوسکو اپنے
گرفتار ہونے کا صدمہ دلپر ایسا گزرا کہ بخار کی بیماری سے سخت بیمار ہوگیا امیر نے اوسکا
معالجہ بہت کیا مگر وہ اچہا نہوا اور بتاریخ چودہوین ماہ شعبان ۸۰۵ء بمقام بلدہ آق
جان بحق تسلیم ہوا بعد وفات کے امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے موسی کے حوالے
کردی جو اوسکے ساتہہ نظر بند تہا چنانچہ موسے باپ کی نعش کو بمقام قروصہ لے گیا
اور سلطانی قبرستان مین دفن کی۔

سلطان سلیمان خان اول

سلطان بایزید یلدرم جب شکست کہانے کے بعد امیر تیمور کی قید مین آگیا تو
اوسکے تین بیٹے سلیمان و محمد و عیسے لشکر گاہ سے بہاگ کر دار الخلافت مین آئے
اون مین سے سلیمان تخت نشین ہوا اوایل ۸۰۵ھ ہجری مین اسکے تخت نشینی عمل
مین آئی محمد و عیسے اسکے دونو بہائی علیحدہ مدعی سلطنت کے ہوئے اور آپس مین
معرکے وزور آزمایان ہوتی رہین گیارہ برس اسی طرح جہگڑے و فساد مین گزر گئے
اور چندبار لڑایان ہوکر ہزارون آدمی مارے گئے آخرکار سلیمان خان اپنی آیندہ

کے ہاتھ سے جسکی داڑھی اوس نے منڈوا کر بےعزت کیا تھا قتل ہوا اوس کے مارے
جانے کے بعد موسے خان اوسکے بھائی نے خون کے انتقام لینے پر کمر باندھی قاتلون
کی قوم مین سے بہت سے آدمی گرفتار ہو کر زندہ آگ مین جلائے گئے اور آپ خود
مختار ہو کر چاہتا تھا کہ تخت نشین ہو مگر اوسپر محمد خان غالب آیا اور اوس کو
قتل کر کر خود بادشاہ ہوا۔

سلطان محمد خان

بایزید کی وفات اور امیر تیمور کی معاودت کے بعد بایزید کے چارون لڑکون مین گیارہ
برس تک برابر لڑائیان و خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر سلطنت ۸۱۶ھ مین سلطان محمد
پر قرار پائی اگرچہ اس نے سلاطین فرنگ سے دوستانہ راہ و رسم کر لی تھی مگر والی قرمیان
درستی پر راضی نہوا اور بڑا لشکر لیکر بحالت عدم موجودگی سلطان کے برصہ مین آیا
اور قیامت برپا کی یہہ خبر پاکر محمد خان عدو قسطنطنیہ سے برصہ مین آیا اور دشمن
پر غالب آکر برصہ پر دوبارا قابض ہوا والی قرمیان کا لڑکا اسکی قید مین آیا اور مدت
تک گرفتار رہا اُسی زمانہ مین ایک شخص دعویدار اس امر کا ہوا کہ مین بایزید یلدرم کا
بیٹا ہون تیمور کے جنگ کے وقت روپوش ہوگیا تھا اس نے بہت سی فوج جمع کر لی
اور مستعد فساد کے ہوا سلطان نے اسپر فوج کشی کی اور وہ بھاگ کر قیصر مانویل کے
پاس چلا گیا سلطان نے مانویل سے اسکو طلب کیا اس نے جواب دیا کہ یہہ شخص اب میری
پناہ مین آگیا ہے اسکو مین دے نہین سکتا مگر ہمیشہ کے لئے مین اسکو نظر بند
رکھونگا سلطان نے یہہ بات منظور کر لی اس سلطان نے شہر ادرنہ تختگاہ مقرر
کیا آل عثمان کے بادشاہون مین اول اسی نے جنگی جہاز بنوائے اور ان کے ذریعہ
سے فوج جزائر مین بھیجی چنانچہ بحری ذی بحال جو انمردی و دلاوری بہت سے جزیرے نصاریٰ
کی قبضہ سے چھوڑا کر اپنے قبضہ مین کئے توپ خانہ بھی اس خاندان مین اول اسینے

تجویز کیا آٹھہ برس سلطنت کی ۸۲۴ھ مین مرض اسہال مرگیا اس بادشاہ کی یادگار بہت سی مسجدین مین سوائی اوس کے اور بہی عمارتین اس نے بہت بنوائین بادشاہ عادل مزاج کریم الصفت حمیدۃ الخصال صادق المودت بے کینہ تہا فقرا اور صوفیون سے اسکی بہت محبت تہی حرمین الشریفین مین پہلے پہل اس نے سلطانی لنگر جاری کیا اور غریبون محتاجون کو کہانا دیا۔

سلطان مراد خان ثانی بن محمد خان بن بایزید یلدرم

یہہ بادشاہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا ۸۲۴ھ مین بادشاہ بنا اسکی ابتداء سلطنت مین قیصر روم مانویل نے اسکو لکہا کہ تم اگر اپنے خوردسال بیٹے کو بطور یرغمال میرے پاس بہیجدو تو بہتر ورنہ مین مصطفے کو جو میرے پاس قیدی ہے چہوڑ دونگا سلطان نے یہہ امر منظور نکیا اور قیصر نے مصطفے کو چہوڑ دیا اور چند جنگی جہاز فوج کے اسکی مدد کو دیے اُس نے دریا کے راستے آکر شہر کالی بولی لے لیا سلطان نے بایزید پاشا کو ایک جدیدہ فوج کے ساتہہ مصطفے کے جنگ کو بہیجا مگر وہ شکست کہا کر مارا گیا چونکہ مصطفے قیصر مانویل کا اس مہم مین بطور نائب کام دیتا تہا اور قیصر کی ہی فوج نے یہہ فتح حاصل کی تہی قیصر نے بعد اس فتح کے چاہا کہ شہر کالی بولی مین دخل قیصر کا ہوا اور مصطفے اوسکا ایک نوکر تصور کیا جاوے مصطفے کو یہہ امر منظور نہوا اور باہم عداوت پیدا ہوئی سلطان نے یہہ موقع غنیمت جانا اور بذات خود کالی بولی پر حملہ آور ہوا مصطفے مارا گیا اور شہر پہر سلطان کے قبضہ مین آیا اس فتح کے بعد سلطان خود ایک لاکہہ فوج جرار اور توپخانہ آتشبار کے ساتہہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا بہت سی لڑائیون کے بعد قیصر نے جزیہ قبول کیا دوسرے سال پہر سلطان نے بہ نیت جہاد قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی اور بہت سے شہر بحر اسود کے کنارے کے لئے پہر یلغار پر فوج لے گیا مگر کامیاب نہوا بیس ہزار فوج سلطان کی اس مہم مین تلف ہوئی دوسری مرتبہ سلطان نے پہر شہاب الدین نام ایک امیر کو جہاد پر مامور کرکے بہت سے شہر بحر اسود کے

کنارے کی فتح کر گئے پہر اوسی فوج کو بلغار کی مہم پر بہیجا وہ بہی شکست کہاکر واپس آیا تیسری مرتبہ پہر سلطان خود بلغار کو گیا اور سخت نقصان اُٹہاکر واپس ہوا جب اتنی شکستین پے درپے سلطان نے پائین تو سلطنت سی سیر ہوکر عبادت کے گوشہ مین ہو بیٹہا بادشاہت اپنے بیٹے محمد خان کے حوالے کردی یہہ خبر پاکر بلغار کے بادشاہ نی اسپر لشکرکشی کی اور بحری اور بری لڑائی مین غالب آیا دوسو پینتالیس جہاز سلطان کے دریا مین تباہ کرادے سلطانی بہت سا علاقہ اُسکے قبضہ مین آگیا ناچار اُمراؤ نے پہر سلطان کو خلوت سے نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتہہ شاہ بلغار کے مقابلے کو لے گئے اس مقابلہ مین بہی سلطان کی فوج بہاگ گئی اور سلطان چند اُمراؤ کی ساتہہ میدان مین کہڑا رہ گیا اور یہہ حالت ہوئی کہ شاہ بلغار بذات خود سلطان کے سر پر آپہونچا سلطان پانسو سوار کے ساتہہ آگے بڑہا اور اپنے ہاتہہ سے ایک تیر شاہ بلغار کو نشانہ کرکر مارا اتفاقاً وہ تیر شاہ بلغار کے پیٹ مین لگا اور پشت سے نکل گیا شاہ بلغار مارا گیا اُسکی فوج بہاگ نکلی کل اپنے علاقہ پر دوبارا سلطان کا قبضہ ہوگیا لوٹ کا مال بہت سا ہاتہہ آیا ۸۵۵ہجری مین یہہ سلطان بیمار ہوکر مرگیا اکتیس برس سلطنت کی

ابوالمعالی سلطان محمد خان ثانی بن سلطان مراد خان

اس سلطان کی تخت نشینی کے بعد قیصر روم نے پہر ہاتہہ پانو ہلانے شروع کئے امیر ارخان سلطان کا بہائی جو اُسکے باپ کے حکم سے بسبب کسی مصلحت وقت کے قیصر کے پاس محفوظ تہا اُس کے خرچ مقررہ کے لئے قیصر نے سلطان کو لکہا کہ اب مین خرچ اُسکا منجملہ رقم جزیہ کے نہین دونگا تمکو چاہئیے کہ اُسکے خرچ کے لئے اپنے خزانہ سے روپیہ بہیجو ورنہ مین اُسکو چہوڑ دونگا یہہ مضمون سُنکر سلطان غضب مین آیا اور جہاد پر کمر باندہ لی شہر ادرنہ مین فوج جمع کی دوسو بڑی توپ جنکا گولہ ایک میل اور دو میل تک جاتا تہا نئے ڈہلوائے اور بڑی جمعیت جمع کرکر قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ایم پر اطوس قسطنطنیہ

کے قیصر نے جب یہہ خبر پائی پاپ وغیرہ کل شاہان نصارا سے مدد لی اور بڑی فوج
جمع کی محمد خان ثانی دو لاکہہ پچاس ہزار سوار اور توپخانہ آتشبار کے ساتھہ قسطنطنیہ
جا پہونچا دو لڑائیون مین برابر نصارا نے شکست کہائی اور شہر کا محاصرہ ہو گیا دوسری
طرف سے تین سو جہاز جنگی سلطان کا دریا کی راہ سے قیصر کے علاقہ مین آ اترا اور غارت
شروع کی پچاس روز تک فریقین مین سخت سخت محاربے ہوتے رہے آخر جب گولون
کے مارے چار برج قلعے کے گر گئے اور فصیل مین بہی جا بجا سوراخ پڑ گئے تو نصارا نا امید
ہوئے قسطنطین ایم پرالموس قیصر نے مرنے پر دل باندہ لیا اور بتغیر لباس شہر سے نکلا اور
بڑے زور و شور کے ساتھہ مسلمانون سے لڑ کر مارا گیا سلطانی لشکر شہر مین داخل ہوا
قیصر کا سر نیزہ پر چڑہا کر تمام شہر مین پہرا تین روز تک قتل عام ہوئی ہزارون
عیسائی بچارے مارے گئے تمام شہر لٹ گیا بڑے بڑے کنائس گرائے گئے انکی
جگہہ مسجدین بننے شروع ہوئین اس فتح کے بعد سلطان محمد خان نے فتح نامجات بنام والی
مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکہے اور خراج نصارا پر مقرر کیا جامع مسجد جسکا نام ایوبی
مسجد ہی کنیسہ آیا صوفیہ گرا کر بنوائی جب وہ بن چکی جمعہ کے روز سلطان نے اُس مین نماز
پڑہی اور شیخ الاسلام و قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کے کمر مین تلوار باندہی
اُس روز سے آل عثمان مین رسم ہو گئی کہ جو نیا بادشاہ تخت نشین ہوا وہ جمعہ کے روز اُس
مسجد مین جا کر شیخ الاسلام کے ہاتہہ سے تلوار بند ہوا ہی شہر قسطنطنیہ کا بانی اور آباد
کرنیوالا قسطنطین اول نصارا بادشاہ تہا اور آبادی سے سلطان کے دخل کے دن
تک یہہ پچیس مرتبہ محصور بتواریخ مختلف سات مرتبہ مفتوح ہو چکا تہا اب کے
مرتبہ اہل اسلام نے تین روز تک برابر اسکو لوٹا چوتہے روز رعایا کو امان ملی
جب قسطنطنیہ کے متعلق ملک کا انتظام سلطان کر چکا ڈیڑہ لاکہہ فوج اور تین
سو ضرب توپ کی ساتہہ بلغراد کے قلعہ کو محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا جب قلعہ مفتوح

تہا واپس آیا کچہہ مدت کے بعد پہر جہانگیرے کے ارادہ پر سوار ہوا اور کئی سال مین یونان کے شہر اور ولائیت سرب وطرابزون و ولائیت سینوپ وجزیرہ اسبوسہ وعلاقہ صقالیہ وبلاد ارنبوط وغیرہ مفتوح کئے ۸۸۵ھ مین میش طنیش پاشا کو جزیرہ رودس کی تسخیر کو بہیجا تین مہینے محاصرہ رہا مگر فتح میسر نہوئی بعد اسکے سلطان نے اپنے وزرا کو حکم دیا کہ دودستہ فوج ایک فتح ایرالی ور دوسری جزیرہ قبرس کے فتح کے لئے نوکر رکہے جائے امرا اس حکم کی تعمیل مین مصروف ہوئے ابہی یہ ارادہ پورا نہین ہونے پایا تہا کہ بادشاہ بیمار ہو گیا اور شہر اوزن کمید مین گیارہوین جمادی الاول ۸۸۶ھ مین مرگیا اکتیس برس بادشاہی کے باون سال کی عمر پائی - اس بادشاہ نے بارہ بادشاہون کو مغلوب کر کر انکا ملک لیا دوسو سے زیادہ قلعہ مفتوح کئے - واضح ہو کہ شہر قسطنطنیہ المعروف استنبول مکہ معظمہ سے ۷۳۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس شہر کے رہنے والے اول فلاسفہ مذہب پر تہے جب عیسے مسیح کی مذہب کا رواج ہوا تو سب کے سب عیسائی ہوگئے اور قسطنطنیہ کا بادشاہ سب مین بڑا بادشاہ تہا -

سلطان بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن سلطان محمد خان اول

سلطان مراد کے مرنے کے بعد اسکے وزیر محمد پاشا نے چاہا کہ بادشاہ کے بیٹے جمشید کو سلطنت دیوے مگر ینگ چری فوج نے بایزید کو تخت نشین کیا محمد پاشا کو قتل کر دیا جمشید شہر برصہ مین جاکر باغی ہوا بایزید نے اسپر لشکر کشی کی اور شکست کہائی دوسری لڑائی مین جمشید نے شکست کہائی بہاگتے ہوئی ترکمانون نے جو جمشید کے ہی نوکر تہے اسکو غارت کر لیا اور اوسکے تہیار مرصع وغیرہ اسباب لیکر انعام لینے کی امید پر بایزید کے پاس حاضر آئے بایزید نے اسباب ان سے لے لیا اور اونکو قتل کر دیا اور فرمایا کہ ایسے شخصون کی سزا جو اپنے ولی نعمت پر دست درازی کرین قتل ہے برصہ سے بہاگ کر جمشید مصر مین قائید بیگ کے پاس چلا گیا چار مہینے وہان رہا پہر مکہ معظمہ مین پہونچا

اور جمعیت بہم پہونچا کر مستعد جنگ کے ہوا مگر عندالمقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر
شہر طاش جزیرہ روڈوس مین پہونچا حاکم روڈوس نے اسکو شہر نکیس مین رہنے
کا حکم دیا یہہ وہان نرہا اور شہر روسیلون علاقہ فرانس مین چلا گیا سات برس تک
وہان رہا آخر شاہ فرانس نے اسکو قید کرلیا جب سویس یم ابراطوس شاہ فرانس مرگیا تو یہہ فرانس
سے بہاگ کر پاپ شنوکس کے پاس گیا اور چند سال بعزت وحرمت بسر کئے جب وہ پاپ
مرگیا اور پاپ اسکندر ششم تخت نشین ہوا تو اُسنے بہت سا روپیہ بایزید سے لیکر کے
جمشید کو زہر دیا اور مار ڈالا ۔ بایزید نے اپنے عہد مین بہت سے جنگ اور بہت سے
شہر مفتوح کئے ۹۰۳ھ مین بلاد پولونیہ پر حملہ آور ہوا اور دس ہزار نصاری اسیر
کرلایا ۹۱۵ھ مین قسطنطنیہ کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جسکے صدمہ سے خاص شہر کے
عمارات مین سے ایکہزار ستر گہر ایکسو نو مسجد ایک حصہ قصر قیصر کا گر پڑا اور پینتالیس
روز تک برابر وہ بہونچال کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوجاتا رہا ۹۱۸ھ مین سلطان
بیمار ہوکر مرگیا ستر سال کی عمر پائی بتیس ۳۲ سال سلطنت کی یہہ قصیر جسم قوی ہیکل
سیاہ گیسو لطیف مزاج ظریف طبع ادیب ولبیب عابد و پرہیزگار بہادر و شجاع تہا تیر اندازی
ایسا کہ اسکا تیر کبھی نشانہ سے خلاف نہ پڑتا عالم و فاضل و ناظم و ناثر ایسا کہ بڑے بڑے
علما اسکے روبرو کلام نہین کرسکتے تہے سخاوت کا یہہ حال تہا کہ جو شخص روبرو آتا مالا مال
ہوجاتا لاکہا روپیہ ہر سال حرمین شریفین کے مصارف کے لئے خزانہ سے روانہ کرتا ۔

سلطان سلیم خان بن بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن محمد خان

یہہ بادشاہ ۸۷۲ھ ہجری مین پیدا ہوا ۹۱۸ھ مین تخت پر بیٹھا اسکے تخت نشینی کے
کے وقت اسکا برادر زادہ علاؤالدین برصہ مین اور احمد اسکا بہائی علاؤالدین
کا باپ اناسینا مین باغی ہوا مصطفے دوسرا برادر زادے نے بہی بغاوت کی سلطان
نے بذریعہ معتبر وکیلون کے پہلے تسلی و دلاسا دیکر مصطفے کو اپنے پاس بلایا پہر بہائی

کے امرائو مددگار اوس سے علیحدہ کر کر اپنے پاس بلالئے جب وہ آگئے توسب کو قتل کردیا اس عمدہ تدبیر سے باغیون کا مجمع متفرق ہوگیا - یہہ بادشاہ نہائیت متعصب سنی مذہب تہا شیعہ امامیہ کے ساتہہ اسکی کمال دشمنی تہی بائیس ہزار شیعہ مذہب کے لوگ جو اسکے ملک مین رہتے تہے اس نے قتل کئے اور سبب اسکے کہ ایک برادر زادہ اسکا مرادخان نام بہاگ کر شاہ اسمٰعیل صفوی کے پاس چلا گیا تہا - شاہ ایران کے ساتہہ بہی اسکی عداوت ہوگئی اور شاہ اسمٰعیل بڑی فوج کے ساتہہ اسکے ملک کے حدود پہ آپہونچا سلطان نے ایک عصا اور کلی پیالہ و مسواک و چادر و خرقہ شاہ اسمٰعیل کے پاس بہیجا اور لکہا کہ تمہارا خاندان فقرکا ہے اور باپ تمہارا فقیر تہا تمکو سلطنت کے کام سے کیا کام ہے تم خانقاہ مین بیٹہو اور عصا و پیالہ و مسواک و خرقہ پر قناعت کرو شاہ اسمٰعیل نے اسکے جواب مین ایک افیون کا ڈبہ بہیجا اور لکہا کہ تم افیون کہاتے ہو سلطنت کرنا نہین جانتے اسکو کہا کر مست رہو یہہ جواب پاکر سلطان نے غضبناک ہوکر شاہ اسمٰعیل کے وکیل کو قتل کرادیا اور ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج لیکر ایرانیون کے مقابلے کو نکلا شاہ اسمٰعیل نے جب اپنے آپکو سلطان کے مقابلے کے قابل نہ پایا واپس ہوا اور اپنے ملک مین چند منزل تک آگ لگاکر تمام گہاس جلادیا سلطان نے باوجود قلت گہاس کے عزم فسخ نہ کیا اور ایران کی حدود مین داخل ہوکر شاہ اسمٰعیل صفوی کو زنانہ لباس بہیجکر لکہا کہ اب تم قابل آنے میدان کے نہین رہے یہہ لباس پہنکر پردہ مین بیٹہو مردون کو منہہ مت دکہلاؤ ناچار شاہ اسمٰعیل نے عود کیا اور ماہ رجب سنہ ۹۲۰ کو فریقین مین سخت لڑائی ہوئی شاہ اسمٰعیل زخمی ہوکر بہاگ گیا ایرانی خیمے خالی چہوڑکر چلے گئے سلطان نے کل خیمون کی تلاشی لی تو شاہی خیمے مین ایک شہزادی عورت موجود پائی سوائے اُسکے اور کوئی بنی آدم موجود نہ پایا اسمٰعیل میدان سے بہاگ کر تبریز پہونچا پہر اصفہان کو چلا گیا سلطان اُسکے تعاقب مین تبریز تک گیا اور بہت سی

واپس آیا اوسی موقع پر میرزا بدیع الزمان امیر تیمور گورکان کے پوتے کے ساتہہ ملاقات کی اور اوسپر بڑی مہربانی ظاہر کی دو سال کے بعد شاہ اسمٰعیل نے چند تحایف سلطان کی خدمت مین بہیجے اور اُس عورت کو واپس طلب کیا سلطان نے براہ تعصب مذہبی عورت واپس کی اور ایران کے وکیل کے روبرو ایک حبشی غلام کو جسکا نام جعفر چلپی تہا بخش دی ایران سے واپس ہوکر سلطان شہر اماسیا کو گیا پہر ۹۲۱ھ مین شہر کو باغ کو رخ کیا اور علاؤالدولہ سردار ترکمان پر فوج کشی کی عند المقابلہ علاؤالدولہ مارا گیا پہر ولایت بکر و ماردین و سنجار و موصول وغیرہ پر مہم کی اور بہت سا علاقہ اپنے تصرف مین لیا ۹۲۲ھ قانصو پاشا والی مصر سے ناخوش ہوکر اُسپر فوج کشی کی جب لڑائی کا موقع ہوا عزیز مصر عین میدان مین گہوڑے سے گرکر مر گیا اُسکے مرنے کے بعد حلب و حمص و دمشق و شام تمام ملک متعلقہ مصر کا سلطان کے قبضہ مین آگیا مصر مین قانصو پاشا کا بیٹا طومان پاشا تخت نشین ہوا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ سلطان کے مقابلہ کو آیا اور شہر غزہ کے پاس لڑائی ہوئی مصری شکست کہاکر بہاگ گئے اور رومی فوج مصر کیطرف کو چلی راستے مین حسین پاشا جسکی ریاست عین راہ مین تہی رومیون کی گذرنے کا مانع ہوا رومی حسین سے مقابلہ پیش آئے آخر حسین نے شہادت پائی اور رومیون کا راستہ کہل گیا جب آگے بڑہے طومان پاشا والی مصر پہر مقابل ہوا پہلے لڑائی مین سینان پاشا رومی فوج کا افسر مارا گیا میدان مصریون کے ہاتہہ مین رہا دوسری لڑائی مین سلطان نے فتح پائی مصر کے رہنے والے سب بہاگ گئے شہر مین داخل ہوتے سلطان نے دیکہا کہ شہر کے لوگ سب بہاگ گئے ہین کوئی شخص موجود نہین ہے سب گہر خالی ہین اسلئے سلطان نے امان کا حکم نافذ کرکے منادی کرادی جب سب لوگ اپنے گہرون مین آ لئے تو سلطان نے عہد شکنی کی اور اسی ہزار آدمی مصر کا قتل کرادیا جب سلطان مصر سے باہر نکلا طومان پاشا پہر جمعیت بہم پہونچاکر مصر مین آیا اور شہر پر قابض ہوگیا رومیون نے اُسکے مقابلے پر شکست کہائی سلطان نے

مصطفے پاشا کو صلح کے استحکام کے لئے طومان پاشا کے پاس بہیجا طومان نے وکیل کو قتل کیا اور فوج لیکر میدان مین آ موجود ہوا سلطان نے بڑے زور شور کے ساتھہ طومان کا مقابلہ کیا اور فتح پائی طومان بہاگ کر ایک رئیس کے پاس جسکی ریاست مصر کی سلطنت کی مطیع تہی چلا گیا اُس رئیس نے سلطان کے خوف کے مارے طومان کو پکڑ کر سلطان کے پاس بہیجدیا سلطان نے اسکو قتل کر دیا سنہ ۹۲۵ مین سلطان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑہ سو جہاز جنگی نیا بنوایا ساٹہہ ہزار نو ملازم فوج رکہی اور ارادہ تسخیر ایران کا کیا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آٹہوین شوال سنہ ۹۲۶ ہجری مین نو سال سلطنت کر کے مر گیا چون سال کی عمر پائی —

سلطان سلیمان خان بن سلیم خان بن سلطان ابا یزید ثانی

اس سلطان کے وقت عثمانی سلطنت نہایت رونق پر آئی پہلے اس نے بذات خود جا کر قلعہ بلغراد فتح کیا پہر فرانسیس وغیرہ نصارا کے ساتھہ جنگ کئے اور فتحیاب رہا ابراہیم پاشا اسکے بہنوئی نے فوج نصارا پر لیجا کر دو لاکہہ سے زیادہ قتل کئے ایک لاکہہ نصرانی قید کر لایا دوسرے حملے مین ابراہیم پاشا پچیس ہزار سر نصارا کا اونٹون پر لادلایا اور سلطان کے خیمہ کے روبرو اون کے سرون کے برج بنوائی سنہ ۹۳۱ مین ڈیڑہ لاکہہ فوج اور تین سو ضرب توپ کے ساتھہ منایر یورش کی شاہ ہونگر کو شہر بودہ گر سے کی تسخیر کو بہیجا اور وہ ملک فتح ہو کر شامل ممالک روم کے ہوا سنہ ۹۳۳ مین سلطان سرب کے ولایت کی تسخیر کو سوار ہوا دو لاکہہ فوج ہمراہ لی چودہ قلعہ اس ملک کے فتح کئے سنہ ۹۴۱ مین عجم کی تسخیر کا ارادہ کر کر پہلے بغداد لیا پہر تبریز پہونچا اور معاودت کی پہر شہر تونس فتح کیا والی تونس نے شاہ اسپین سے مدد لیکر تونس پر پہر قبضہ کر لیا سنہ ۱۵۳۸ عیسوی مین سلطان نے خیر الدین پاشا کو بہت سے فوج کے ساتھہ نصارا کی مہم پر مامور کیا

اوس نے چھپن جزیرے بنادقہ کے جزایر مین سے تسخیر کئے سنہ ۱۵۴۸ عیسوی مین سلطان نے پھر عجم کا سفر کیا اور ایرانیون پر غالب آیا سنہ ۱۵۵۳ عیسوی مین شہزادہ مصطفے سلطان کے بیٹے نے بغاوت کی اور قتل ہوا سنہ ۱۵۵۹ عیسوی مین بادشاہ کے دوسرے بیٹے نے جسکا نام بادشاہ کی ہمنام سلیمان تھا بغاوت کی بادشاہ نے اسپر فوج کشی کی وہ بھاگ کر عجم کو چلا گیا سلطان نے شاہ طہماسپ صفوی کے نام خط لکھا اور بیٹے کو منگوا بھیجا شاہ طہماسپ نے اسکو پکڑ کر بھیجدیا سلطان شاہ طہماسپ سے کمال خوش ہوا اور بیٹے کو اُسکے چار بیٹون کے ساتھ قتل کرا دیا سنہ ۹۶۸ ہجری مین سلطان نے افریقیہ پر مہم کی اور فتحیاب ہوا شاہ اسپین نے بڑی فوج کے ساتھ سلطان کے ملک پر حملہ کیا سلطان نے ایکسو ستر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ شاہ اسپین کے مقابلے کے لئے شہر مالطا کو بھیجی مصطفے پاشا نے شاہ اسپین کو شکست دی اور بیس ہزار سر اُسکی فوج کے لا کر سلطان کے پاس بھیجی سنہ ۹۷۳ مین سلطان نے پھر نمسا پر فوج کشی کی اور شہر بلغراد مین ٹھہر کر اُس نواح کی بہت سی علاقے فتح کئے سنہ ۹۷۴ مین بادشاہ وجع المفاصل کی مرض سے بیمار ہوکر مرگیا اڑتالیس سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی۔

سلطان سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان بن سلیم خان اول بن بایزید

یہہ بادشاہ سنہ ۹۲۹ مین پیدا ہوا سنہ ۹۷۴ ہجری مین تخت پر بیٹھا اس کی ابتدا جلوس مین قوم ینگ چری اسکے تخت نشینی کے مانع ہوئی اس نے سب کو انعام واکرام دیکر فساد رفع کیا دوسرے سال جلوس مین سلطان نے امام صنعائی والی یمن پر یورش کرکے اسکو شکست دی تین سو ساٹھہ جہاز جنگی جزیرۂ قبرس کی مہم پر بھیجے وہ جزیرہ بھی فتح کیا مال وخزانہ بیشمار لیا دو ہزار لڑکی لڑکا وہان کا غلام بنایا اس سفر مین پنجاہ ہزار فوج سلطانی تلف ہوئی اور پاپ پادری نے سمندر مین سلطان کے ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے سنہ ۹۸۲ مین بادشاہ بیمار ہوا چہبیسوین شعبان سنہ الیہ آٹھہ سال سلطنت

کرکے مرگیا پنجاہ سال کی عمر پائی۔

سلطان مرادخان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلطان سلیم خان

یہہ بادشاہ پانچ بھائیون کو بیگناہ قتل کرکر تخت نشین ہوا بہت سے امراؤ کو خدمت سے معزول کیا سنہ ۱۵۷۸ عیسوی مین اسنے سنا کہ شاہ ایران مرگیا ہے اسکے بیٹے کو بہی دشمنون نے مارڈالا ہے اسلئے موقع پایا اور تفلیس پر لشکر لیجا کر گرجستان کو فتح کیا آخر خود بہی سنہ ۱۵۹۵ مین بیمار ہوکر مرگیا بائیس برس سلطنت کی۔

سلطان محمد خان ثالث بن مرادخان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلیمان خان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر اپنے انیس بھائیون کو بے محال سے ذبح کیا اور اسکے دس عورتون کو جو حاملہ تہین دریا مین غرق کرادیا شاہ منسا پر فوج کشی کی وہان جاکر اسکے لشکر نے شکست کہائی اس فوج کے سالار فرہاد پاشا کو اسنے غفلت اور عدم تدبیر کی علت مین قتل کیا اور سینان پاشا کی ماموری عمل مین آئی اسکو بہی شکست ہوئی پہر بادشاہ خود منسا کو سوار ہوا اور شہر ارلو سات دن کے عرصہ مین قہراً و غضباً مفتوح کیا شاہ منسا کو شکست دی بہت سے نصاریٰ قتل کئے سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین شاہ ایران کے ساتہہ اسکا جنگ ہوا اور فریقین کیطرف سے بہت فوج ماری گئی سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین سلطان مرگیا سینتیس سال کی عمر پائی نوسال سلطنت کی۔

سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مرادخان ثالث بن سلطان سلیم خان ثانی

یہہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہ عباس صفوی نے روم کے متعلقہ ملک پر حملہ کرکے شہر اراکان و قلعہ قرص وغیرہ فتح کرلئے رومی فوج جو وہان مامور تہے مغلوب ہوئی دوسرا لشکر جو ادہر کو مامور ہوا وہ بہی برف اور سردی مین تلف ہوگیا تیسرے مرتبہ پہر ایرانیون کے مقابلہ کو فوج مامور ہوئی اور باہم سخت سخت لڑائیان ہوئین پہر دوہی فوج شاہ منسا پر بہیجی گئی اور چند قلعہ اسکے شامل ملک قیصر کے ہوئے

سنہ ۱۰۲۰ میں سلطان نے شہر برصہ پر فوج کشی کی اور والی نمسا سے صلح کرکے واپس آیا پھر مراد
پاشا کے اتفاق سے جان بولاد حاکم اکراد و امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر لشکر کشی کی گیا
بعد جنگ و جدل کے جان بولاد بھاگ گیا اور حلب کے علاقہ میں جاکر قتل ہوا امیر فخر الدین نے
بھی شکست کھائی سنہ ۱۰۲۱ میں مراد پاشا بڑی فوج لیکر ایران کو گیا اور شاہ عباس
کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا آخر آپس میں صلح ہوئی سنہ ۱۰۲۴ میں پھر بسبب بدعہدی
اہل ایران کے ایران پر لشکر کشی کی مگر بسبب برسات اور برف کے لشکر واپس آیا سنہ ۱۰۲۵
میں سلطان نے خبر پائی کہ نصاریٰ کی قوم جو قسطنطنیہ میں رہتی ہے مستعد فساد کے ہے
سب نے اپنے گھروں میں ہتھیار جمع کئے ہوئے ہیں اسلئے نصاریٰ کی خانہ تلاشی کا حکم
ہوا بہت سے ہتھیار برآمد ہوئے اور چارکس سردار مفسدوں کے سرگروہ گردن مارے
گئے اسی سال میں پھر ایران کیطرف فوج کشی ہوئی اور عند المقابلہ رومی شکست
کھاکر واپس آئے پھر سلطان بذات خود مہم کو سوار ہوا اور آغاز سنہ ۱۰۲۶ میں سے
سفر کی حالت میں بیمار ہوکر مرگیا بارہ سال سلطنت کی ستائیس سال کی عمر پائی۔

سلطان عثمان خان ثانی بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

سلطان احمد کے مرنے کے پہلے مصطفےٰ اسکا بھائی تخت نشین ہوا مگر چند روز میں
بسبب نالیاقتی معزول ہوگیا اور سلطان عثمان خان ثانی بادشاہ بنا اور خلیل پاشا کے
ہمراہ فوج ایران کو بھیجی گئی اوس نے اردبیل میں جاکر شاہ عباس صفوی کے ساتھ
صلح کی سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اور خلیل کو معزول کرکے چلبی پاشا اسکی
جگہ بھیجا سکندر پاشا کو ایک برجستہ فوج کے ساتھ بولونیا کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ
شاہ بولونیا شکست کھاکر بھاگ گیا بیس ہزار فوج بولونیا کے مارے گئے دس ہزار
سپاہی مقید ہوا اس جنگ میں شاہ فرانس اور بادری پاپ بھی مددگار بولونیا
کے تھے سنہ ۱۰۲۹ھ میں بادشاہ نے ارادہ سفر کعبہ مکہ کا کیا دشمنوں نے فوج کے

کے دل مین یہہ ڈال دیا کہ بادشاہ قدیمی فوج سے ناراض ہے چاہتا ہے کہ عرب مین جاکر
عربی فوج نوکر رکھی اور اُن کے ہاتھ سے تمکو قتل کرائے اسبات سے تمام فوج افروختہ ہوگئی
اور بادشاہ کو شہید کردیا اور مصطفےٰ کو دوبارہ قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اسکی نا
لیاقتی کے بموجب پہر سلطنت مین فتور برپا ہوئی شاہ ایران نے بہت مالک روم کی
سلطنت کا لے لیا آخر سنہ مین دوبارہ مصطفےٰ معزول ہوا۔

سلطان مراد خان چہارم بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

پندرہ سال کی عمر مین اس بادشاہ نے سلطنت پائی اور بڑی فوج جمع کرکر شاہ
ایران کے مقابلہ پر بغداد کو مامور کی رومیون نے بہت سی جانفشانی کے بعد بغداد فتح کیا مگر
شاہ عباس صفوی نے بذات خود بغداد مین آکر بغداد کو پہر لے لیا ابوبکر پاشا امیر بغداد انہون
کی قید مین آیا امیر نومی فسکر و عمرافنسے مارے گئے رومی بہت قتل ہوئے شہر موصل
بہی شاہ ایران نے لیا حافظ پاشا کو شکست ہوئی شاہ عباس کی زندگی تک پہر رومیون نے
بغداد کو رخ نکیا جب سنہ مین مرگیا خسرو پاشا ایک لاکہ پنجاہ ہزار سوار کے ساتہ
موصل پر حملہ آور ہوا اور فتح پائی اوسی عرصہ مین روم کی سلطنت مین بہت سے خانہ جنگیان
ہوئین امیر فخر الدین والی کوہ لبنان نے شاہ فرانس سے اتحاد پیدا کرکر بغاوت کی احمد
پاشا سلطان کے حکم سے اُسکی سرکوبی کو گیا اور خود شکست کہاکر آیا پہر فیر زاد علی
مامور ہوا اسکے مقابلہ مین امیر علی فخر الدین کا سپہ سالار مارا گیا فخر الدین مقید ہوکر
سلطان کے روبرو آیا سلطان نے اسکا قصور معاف کیا اور اپنی خدمت مین رہنے
کا حکم دیا اتنے مین خبر پہونچی کہ فخر الدین کے پوتے نے پہر فساد برپا کیا ہے شہر بیروت
کو تاراج کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان نے امیر فخر الدین کو قتل کردیا مفسدون کی
سرکوبی کو فوج مامور کی سنہ ۱۶۳۸ عیسوی مین سلطان ایک لاکہ فوج اور ایکہزار
توپ کے ساتہ بغداد کی تسخیر کو سوار ہوا اور بغداد پہونچکر بڑے زور و شور کے ساتہ

ایرانیون کا مقابلہ کیا جس مین پنجاہ ہزار ایرانی مارا گیا ایکہزار گرفتاری مین آیا سلطان نے بغداد پر قبضہ پایا بعد حصول اس فتح کے بڑی شان وشوکت کے ساتہہ اسلام بول مین داخل ہوا مگر یہہ فتح سلطان پر مبارک نہ ہوئی اور نجار کی بیماری سے بیمار ہو کر سولوین شوال ۱۰۴۹ھ کو مرگیا ستائیس سال کی عمر پائی۔

سلطان ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان ثالث مراد خان ثالث

مراد خان کی مرگ کے بعد ابراہیم خان اسکے بہائی سلطنت پائی ۱۰۵۶ھ مین خبر پہونچی کہ نصارا نے سلطانی جہازون پر سمندر مین مزاحمت ودست اندازی کی ہے اسلئے چار سو جنگی جہاز انکی تادیب کو مامور ہوئے اور باہم فریقین کی سخت لڑائی ہوئی۔ چونکہ یہہ بادشاہ سخت عیاش اور غافل تہا ۱۰۵۸ھ مین فوج نے بلوا کر کے اسکو شہید کر دیا۔

محمد خان رابع بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن سلطان محمد خان ثالث

یہہ بادشاہ سات برس کی عمر مین برائے نام بادشاہ ہوا اسکی والدہ کو سم سلطان مختار سلطنت کی ہوئی امراؤن نے اسکی حکومت نہ مانی اور اسکو قتل کر ڈالا ۱۰۶۵ھ تک امراؤ آپس مین بڑے بڑے فساد ہوتے رہے آخر وزارت پر کوپرلی محمد وزیر برقرار پائی اس نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا نصارا پر فوج لیجا کر جزیرہ تینیدوس اپنے قبضہ مین لیا ۱۰۶۷ھ مین ضرب پر لشکر کشی کی اور پنجاہ ہزار مشرک مارا ربیع الاول ۱۰۷۲ھ مین یہہ وزیر مر گیا اور احمد پاشا اسکے بیٹے نے وزارت پائی یہہ وزیر ۱۰۷۶ھ مین قلعہ کریدی کی تسخیر کو روانہ ہوا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد فتح کیا ۱۰۸۰ھ مین بہت سی خرابیان روم کی ولایت مین واقع ہوئین آپس مین خانہ جنگیان ہوئین پے درپے زلزلے آئے جسکے صدمہ سے کئی شہر برباد ہوئے زمین اور پہاڑ صدہا مقام سے شق ہو گئی وبا ایسی پہیلی کہ ہزارہا خلقت مرگئی برف ایسی برسی کہ سردی سے ہزارون جانور ذیجان تلف ہو گئے اور یروشلیم یعنے بیت المقدس مین ایک یہودی دعویدار ہوا کہ مین عیسے مسیح ابن مریم

ہون صدہا جاہل اُسکے مطیع ہوگئے حب بیت المقدس کے حاکم نے اُسکی گرفتاری کا ارادہ کیا
وہ قسطنطنیہ مین چلا آیا احمد پاشا نے اوسکو قید کرلیا عیسائی بہت سا روپیہ خرچ کرکر
قید خانہ مین جاتے اور اسکی زیارت کرتے آخر سلطان نے اُسکو روبرو بلایا اور فرمایا
کہ مین تیرا امتحان چاہتا ہون تو میدان مین کہڑا ہوجا اور سپاہی تجھ پر تیر برسائینگے اگر
تو نہ مرا تو مین جانونگا کہ تو بیشک مسیح ہے اگر مرگیا تو اپنے جہوٹھے دعوی کی سزا
پائیگا یہہ دہی ڈرکر مسلمان ہوگیا اُسکے تابعین بہی سب مسلمان ہوئی اُنہین دنون مین
ایک شخص دعویدار ہوا کہ مین مہدی موعود ہون وہ بہی گرفتار ہوکر قتل ہوا ۱۰۹۴ سنہ
مین سلطان بعزم ملک گیری ڈیڈہ لاکہہ سوار کے ساتہہ سوار ہوا مصطفے پاشا وزیر کو شہر
فینا کی تسخیر کو کہ شاہ عنا کی زیر حکومت تہا بہیجا وزیر نے نصارا کے ملک مین داخل
ہوکر قتل و غارت کا بازار گرم کیا ببتا لیس روز تک شہر فینا کا محاصرہ رہا قریب تہا
کہ شہر فتح ہوجائے اِستنے مین اسی ہزار فوج نصارا کی شہر والون کی مدد پر
آپہونچی تمام دن لڑائی ہوتی رہی چونکہ نصارا کی فوج بلندی پر اور رومیون کے
نشیب مین تہی اس لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اُٹہایا اور رت کو خیمے
چہوڑکر بہاگ آئے سب مال و اسباب رومیون کا نصارا نے لے لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے
ابراہیم پاشا کو اور فوج دیکر ادہر کو مامور کیا اوس نے بہی شکست کہائی پہر سلیمان
پاشا گیا وہ بہی بہاگ آیا پہر سیاوش پاشا بہیجا گیا وہ بہی کامیاب نہوا جب یہہ بے
اقبالی ہوئی فوج ینگیچری نے ۱۰۹۹ سنہ مین سلطان کو معزول کردیا اور اسنے سلطنت
سے دست بردار ہوکر اپنی جان بچائی۔

سلطان سلیمان خان ثانی بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان۔

یہہ سلطان ۱۰۵۱ سنہ مین پیدا ہوا ۱۰۹۹ سنہ مین اپنے بہائی کی معزولی بعد تخت پر بیٹہا مگر
اُمراؤ اور فوج کی خود سری کے سبب انتظام نہایت خراب تہا خود سر فوج نے سیاوش

پاشا وزیر کو قتل کر دیا نصارا نے جا بجا گستاخ ہو کر دست درازی شروع کر دی شہر بلغراد
والی منسا نے لے لیا اسپر بادشاہ نے بذات خود لشکر کشی کی اور دوبارہ قبضہ پایا گو برلی
مصطفے پاشا نے داخل ولائت منسا ہو کر بہت سی خرابی کی - اس سلطان نے تین برس سلطنت
کی ۱۱۰۲ھ میں بمرض استسقا مر گیا -

سلطان احمد خان ثانی

اس بادشاہ کے وقت مصطفے پاشا وزیر شاہ منسا کے مقابلہ کو بھیجا گیا اور لڑائی مین
قتل ہوا اسکی فوج کو شکست ہوئی مگر اسی روز بحری فوج نصارا پر غالب آئی ۱۱۰۴ھ مین
شاہ منسا نے بلغراد کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہ خبر سنکر قیصری فوج ادہر کو مامور ہوئی اور محاصرہ
اٹھہ گیا شاہ لندن کے ذریعہ سے منسا اور روم کی آپس مین صلح ہوئی اس بادشاہ نے تین
برس سلطنت کی ۱۱۰۶ھ مین بیمار ہو کر مر گیا -

سلطان مصطفے خان بن محمد خان چہارم

اس بادشاہ کے وقت حسین پاشا نے بحر ابیض و جزیرہ سافس کو فتح کیا اور خود سلطان
نے سنجق تمشوار والی منسا کی اسپر فوج لیجا کر اسکو شکست دی اسکا توپخانہ لیا اسکے
علاقہ کے قلعہ بہت سے گرا دیے اور بہت سے اپنے قبضہ مین کئے انہین دنون مین خبر پہونچی
کہ روسیون نے قلعہ ازوف کا محاصرہ کر لیا ہے رومی فوج نے وہان جا کر تیس ہزار روسی قتل
کیے اور فتح پائی دوسری مرتبہ پھر سلطان ایک لاکھ فوج لیکر شاہ نمسا کے مقابلہ کو گیا اور سالم و غانم
لوٹ آیا تیسری مرتبہ ۱۱۰۸ھ مین الماس پاشا ایک امیر شاہ کرخنک کو مامور ہوا اور لڑائی مین مارا گیا ابھی باہم
کچھ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ شاہ لندن و ہولنڈ نے درمیان آکر باہم سلطان اور شاہ نمسا کی صلح
کرا دی اور دسوین رجب ۱۱۱۰ھ مین صلحنامہ لکھا گیا اس صلح سے سلطان کی امراو سخت ناراض
ہوگئے اور چاہا کہ سلطان کو قتل کر دین یہ حال دیکھکر سلطان نے خود بادشاہت چھوڑ دی

سلطان احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع

پہر بادشاہ بہائی کی معزولی کے بعد تیئیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا خود سپاہ نے بادشاہ
کے بے مرضی شیخ الاسلام فیض اللہ افندی کو قتل کر دیا بادشاہ نے دم نہ مارا جب صاحب الاختیار
ہوگیا تو مفسدون کو قتل کیا سنہ ۱۱ مین باہم سلطان اور نصارا کے جنگ ہوئی اور سلطان غالب رہا
سنہ ۱۱۲۱ مین نصارا بادشاہون کی آپس مین لڑائیان ہوئین بطرس ہین شاہ روس شاہ سوید پر غالب
آیا کارلوس مغلوب ہوکر سلطان کے پاس پناہ لایا روسی اس بات پر ناراض ہوگیا اور سلطان نے ترک
مین مزاحمت شروع کی سلطان نے محمد پاشا کو ایک بڑی جمعیتہ فوج دیکر روس کے جنگ کے لئے مامور کیا آخر روس نے
صلح کی مگر وہ صلح سلطان کو منظور نہوئی پہر یوسف پاشا اس مہم پر بہیجا اُس نے بہی صلح کا لقمہ
چاہا سلطان نے وہ بہی منظور نہ کی اور سلیمان پاشا کو مامور فرمایا اور حکم دیا کہ کارلوس کو
اُسکے ملک تک پہونچا کر واپس آوے خرچ روزمرہ کارلوس کا خزانہ سلطانی سے دیوے پہلی مرتبہ
کارلوس نے دس لاکھ روپیہ طلب کیا سلیمان پاشا نے دیدیا دوسری مرتبہ پہر گیارہ لاکھ منگوایا
سلیمان نے ندیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جبراً سلطانی ملک سے نکالدین آخر باہم فریقین
کے لڑائی ہوئی اور سلیمان نے کارلوس کو قید کرلیا یہہ خبر پاکر سلطان نے سلیمان پاشا
کو معزول کر دیا اور کارلوس کا خرچ خزانہ سے دینا مقرر کیا چند ماہ کے بعد کارلوس اپنی
مشیرون کے حسب الطلب اپنے ملک کو چلا گیا سنہ ۱۱۲۷ مین سلطانی فوج نے جزائر بنادقہ مین داخل
ہوکر اکثر شہرون کو فتح کیا والی نمسا نے عہد شکنی کرکر علی پاشا کے ساتھہ جنگ کیا اور رومیون کو
شکست دی اسلئے سلطان نے خلیل پاشا کو شاہ نمسا کی مقابلہ کو بہیجا اُس نے بہی شکست کہائی
پہر ابراہیم پاشا اس مہم پر مامور ہوا اور شاہ نمسا کے ساتھہ صلح کرکر واپس آیا بادشاہ روس اور
شاہ پولینڈ کے ساتھہ صلح ہوئی رومی لشکر نے عجم پر یورش کرکر ہمدان و تبریز فتح کرلیا آخر
شاہ عجم کے ساتھہ بہی صلح ہوگئی ابہی یہہ مقدمہ فیصل ہونے نہین پایا تہا کہ نادرشاہ افشار
شاہ طہماسپ ثانی کیطرف سے بڑی فوج لیکر رومیون پر آ پڑا اور رومیون کو شکست دی
سلطان نے چاہا کہ پہر فوج جمع کرکے نادرشاہ کے ساتھہ ہنگامہ آرا ہو مگر بہت سے امرا اُسکی سپہ گری

تبریز ہاتھ آئی اور خود سر فوج نے مستعد فساد کے ہوکر پندرہوین محرم ۱۱۴۳ ہجری مین سلطان کو
قید کرلیا اور محمود کو تخت نشین کیا۔

سلطان محمود اول بن مصطفی ثانی

اس کی تخت نشینی کے وقت امرا اور فوج کے آپس مین ایک سخت فتنہ برپا ہوا جسمین بہت سے
سردار مارے گئے جب ابراہیم پاشا اوکی جگہ وزیر بنا اس نے بعد قتل کیے عثمان پاشا
نے فوج لیجاکر شاہ سپین کے ساتھہ جنگ کیا اور شکست کھائی نصارا رومیون کے جہاز پکڑ کر
مالٹا مین لے گئے ۱۷۳۳ عیسوی مین عثمان پاشا نے عجم پر فوج لیجاکر شاہ طہماسپ ثانی کو
شکست دی دوسری مرتبہ احمد پاشا و عارف پاشا و ابراہیم پاشا و رستم پاشا معہ فوج ایران کو
بھیجے گئے انھون نے کرمانشاہان و سنار و دلان و ہمدان وغیرہ مقامات پر ایرانیون کو شکست
دی اور بہت سا ملک ایران کا لے لیا کاشان تک ملک کو غارت کیا پھر جب نادر شاہ
نے شاہ طہماسپ کو معزول کرکے اوسکے بیٹے شیرخوار عباس کو تخت نشین کیا تو اس نے سلطان
کو اوسکے متصرفہ شہرون کے چھوڑ دینے کے واسطے لکھا ابھی جواب نہین گیا تھا کہ نادر شاہ
بغداد پر حملہ آور ہوا عثمان پاشا نے اسّی ہزار فوج کے ساتھہ اوسکا مقابلہ کیا ۱۹ صفر
۱۱۴۶ دجلہ کے کنارے نو گھنٹہ تک آپس مین لڑائی ہوئی آخر نادر شاہ شکست کھاکر
بھاگ گیا تین مہینے کے بعد پھر نادر شاہ نے جمعیت بہم پہونچائی اور لڑنے کو آ پہونچا اور
عندالمقابلہ شکست کھائی تیسری لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اوٹھایا عثمان پاشا
مارے گئے نادر شاہ کرکوک تک فتح کرتا ہوا چلا آیا سلطان نے مغلوب ہوکر صلح مان لی
اور سرحد دونو سلطنتون کی جسطرح کہ سلطان مراد چہارم کے وقت تھی مقرر ہوئی اسی
موقع مین روسیون کے ساتھہ بھی صلح قرار پائی اور شرط ہوئی کہ اونکے جہاز بحر اسود
مین نہ آئین اور روم کی قلمرو کی شہر جسقدر روسیون کے قبضہ مین ہون وہ چھوڑ دین قلعہ
ازوف روسی خود مسمار کردین تجارت کے لیے آمد رفت انکی سلطان کے علاقے مین

جاری رہی شاہ مسنا کی تاتا ہی صلح ہوگئی سنہ [illegible] مین شاہ سویڈ کی اور سلطان کی باہم صلحنامہ لکھا گیا سنہ [illegible]
مین محمد بن عبد الوہاب نے عرب مین سخت فتنہ برپا کیا بہت سا علاقہ اوس نے لوٹ لیا آخر یہہ بادشاہ
بہزار حسرت و آہ ماہ صفر سنہ ۱۱۶۸ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا اٹھاون سال کی عمر پائی ۔

سلطان عثمان خان ثالث بن سلطان مصطفے ثانی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۱۰ مین پیدا ہوا سنہ ۱۱۶۸ مین بادشاہ بنا چونکہ محمد و بایزید داد خان امرا کی
طرف سے اسکو اندیشہ تہا اُنکو اوس نے قتل کرا دیا چار برس چہہ مہینے بادشاہت کی ماہ صفر
سنہ ۱۱۷۱ مین بیمار ہوکر مرگیا اُنسٹہہ برس کی عمر پائی ۔

سلطان مصطفے خان ثالث بن سلطان احمد ثالث

اس بادشاہ کی ابتدا سلطنت مین امراؤ مین ہنگامہ فساد برپا تہا اور سنہ ۱۱۸۳ تک چند وزرا
بدلتے رہے اس عرصہ مین چند بار شاہ روس نے روم کے ملک پر حملہ کیا اسلیے سلطان خود
بڑی فوج لیکر روسیون کے مقابلے کو گیا اور فتح پائی مگر آخر کو نتیجہ روسیون کا سلطان کے ہاتہہ
آیا ۔ پنجم ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین سلطان بیمار ہوکر مرگیا ۔

سلطان عبد الحمید خان بن سلطان احمد ثالث

اسکے وقت حسین پاشا عرب کے دہا ہیون اور مفسدون کی سرکوبی کو مامور ہوا اس نے حتی الامکان
اُنکے فساد کا انسداد کیا شاہ مسنا اور روس نے باہم اتفاق کرکر روم پر فوج کشی کی اُنکے مقابلے
کو یوسف پاشا و علی پاشا مامور ہوئے پہلے یوسف پاشا نے شاہ مسنا کی ساتہہ جنگ کرکر قلعہ شیش
وغیرہ فتح کئے علی پاشا روسیون کے ساتہہ لڑکر اُنکو پسپا کیا ۔ سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین یہہ بادشاہ
مرگیا سولہ سال حکومت کی چوسٹہہ برس کی عمر پائی ۔

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفے خان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا بڑی جری فوج آراستہ کی ڈیڑہ لاکہہ فوج کے ساتہہ
شاہ مسنا و روس پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد باہم صلح ہوئی مگر وہ صلح ملکہ زرینا روسیہ نے

جو اپنے شوہر تیسرے لبطرس کو مار کر بادشاہ ہوئی تھی منظور نہ کی اور لشکر قلعہ اسماعیل پر مامور کیا
اس قلعہ مین روسی فوج تیس ہزار تھی لڑائی کے وقت روسی اسقدر مارے گئے کہ قلعہ کی خندق
اونکی لاشون سے بھر گئی مگر چونکہ روسیون کی فوج بہت تھی نردبان رکھہ کر فصیل پر چڑھ گئی تین دن
تک قلعہ کے اندر جنگ رہا رومی اسقدر مارے گئے کہ تمام قلعہ لال ہو گیا غرض قلعہ والون سے
ایک متنفس نہ بچا یہ خبر پاکر سلطان نے ایک خونخوار فوج روسیون کے مقابلہ کو مامور کی ابھی جنگ
نہین ہوا تھا کہ شاہ انگریز اور پروشیا نے درمیان آکر صلح کرادی اور دستک ریہ پر جو انگریزون کا
قبضہ ہوگیا تھا وہ بھی اوٹھہ گیا جب سلطان نے ان مہمون سے فراغت پائی چاہا کہ نئی فوج باآئین و
ولباس انگریزی کی نوکر رکھے جب چند پلٹنین نوکر ہوئین سنگ جری یورانی فوج نے بلوا کیا باعث امراء
مثل ابراہیم افندی مع ابو بکر افندی وحاجی ابراہیم افندی وصادق افندی و یستانجی باشی وغیرہ قتل ہوئے
ماہ صفر ۱۲۲۲ھ مین سلطان تخت سے اوتار کر قید مین بھیجا گیا

سلطان مصطفی خان رابع بن سلطان عبد الحمید

اس بادشاہ کے وقت سلطنت مین کمال بدانتظامی رہی اور روسیو کی فوج فلاق و بغدان وغیرہ کے علاقہ مین
اگئی ناچار سلطان نے اون سے صلح کی چونکہ سلطان سلیم خان کے عزل اور فوج کے فساد انگیزی مین مفتی افندی
وامیر قپقجی سرگروہ تھے اونہون نے سلطان کے حضور مین پہلے پہل بڑا اختیار پایا پھر موسی پاشا پھر طیار پاشا نے
وزارت پائی مگر مفتی افندی کو طیار پاشا کا یہ عہدہ گران گزرا اور اوسکے قتل کے درپے ہوا وہ بھاگ کر
شہر قسچک کو چلا گیا اور وہان کے امیر بیرقدار سے آمیزش کی بیرقدار اسکی کہنے سے باتفاق امیر چلبی و مصطفی
پاشا کے شہر اورنہ مین آیا اور حاجی علی کو بہت سی فوج کے ساتھہ اپنے سے پہلے قسطنطنیہ کو بھیجا وہ شہر مین
داخل ہوا اور امیر قپقجی کے نوکرون کے ساتھہ سازش کر کے اوسکو قتل کیا پھر بیرقدار بھی استنبول مین آپہنچا
اور چاہا کہ سلطان سلیم خان کو پھر تخت نشین کرے سلطان مصطفی نے قابو پاکر سلطان سلیم خان کو قتل کر دیا
اور چاہا کہ اپنے بھائی محمود کو بھی قتل کر دے مگر اوسکے قتل کا موقع نہ ہوا اور بیرقدار اوسکی
حمایت کو آپہونچا اوس نے آکر سلطان مصطفی کو قید کر لیا اور محمود خان ثانی نے

بادشاہت پائی۔

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد الحمید خان

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۹۹ مین پیدا ہوا سنہ ۱۲۲۳ مین تخت پر بیٹہا چونکہ بیرقدار وزیر اعظم کے خاص
توجہ قواعد آموختہ فوج جدید کی ترقی کیطرف تہی اسلیے ینگ چری فوج نے بڑا فساد برپا کیا
وزیر کا مال واسباب لوٹ لیا اُسکا گہر گرو یا سلطان نے ناچار فوج کی متابعت کی یوسف پاشا
کو وزیر بنایا سنہ ۱۲۲۴ مین روسیون کے لشکر نے سلطانی علاقے مین آکر بہت سے قلعہ فتح کرلیے اور
رومی فوج اُنکے مقابلہ کو مامور ہوئی سنہ ۱۲۲۶ مین سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا خالد افندی
اُسکی سرکوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ سلیمان پاشا مارا گیا عبد اللہ بن مسعود وہابی نے علاقہ نجد
وتہامہ وغیرہ بلاد عرب مین سخت فساد برپا کیا ہزارون آدمی مار ڈالے اُسکی سرکوبی کے لئے محمد علی
پاشا والی مصر کے نام فرمان جاری ہوا اُس نے ترسیم پاشا اپنی لڑکی کو ایک جرار فوج کی ساتہہ
عرب کے انتظام ورد وہابیون کے استیصال کو روانہ کیا ترسیم پاشا نے بکمال جوانمردی وتندہی
وہابیون کی سرکوبی کی اور عبد اللہ مسعود کے بیٹے کو گرفتار کرکر باپ کے روبرو لے آیا اور وہ شریر
مصر سے استنبول مین آکر گردن مارا گیا سنہ ۱۲۲۷ مین فوج سلطانی شہر روسچک کے تسخیر کو جو
بقبضہ روسیون کے آگیا تہا مامور ہوئے اور روسچک پر دوبارہ قبضہ ہوا اُسی سال مین باہم
رومیون اور روسیون کی صلح ہوگئی سنہ ۱۲۲۸ مین والی سرب نے فساد برپا کیا رجب پاشا نے
اوسکو سزا دی سنہ ۱۲۳۱ مین محمد علی میرزا ابن فتح علی شاہ قاچار شاہ ایران نے بغداد کی طرف
فوج کشی کی اور عراق و قرص وغیرہ مقامات بڑی بڑی جنگ وقوع مین آئے سنہ ۱۲۳۶ مین
قوم اروام نے شہر مورہ مین مسلمانون پر خروج کرکر بہت سے قتل کر دیے فوج ینگ جری نے
یہہ خبر پاکر جسقدر قوم اروام کے لوگ استنبول مین تہے مار ڈالے ابراہیم پاشا والی مصر کے بیٹے
بلاد اروام پر لشکر لیجاکر اُنکو سخت سزا دی سنہ ۱۲۴۱ مین بادشاہ پہر سے اپنی فوج کی ترقی کی
طرف متوجہ ہوے اور سب لشکر کو حکم دیا کہ انگریزی قواعد سیکہے اسبات پہ ینگ جری فوج

نے

نے سورش برپا کی اور چاہا کہ صدر اعظم سلیم پاشا نجیب بشنڈر و محمد علی پاشا کو قتل کردیں پادشاہ
نے انکے استیصال کا حکم دیا انکی لوٹ معاف کی اسپر ہزارون آدمی جمع ہوگئے اور ینگ
چریون کے گھرون کو لوٹ لیا اودہر تمام امرؤ اپنی اپنی فوج کے ساتھہ انپر حملہ آور ہوئے اور
ایسی کوشش کی کہ وہ فوج تمام کمال ماری گئی اور آیندہ انگریزی طرحکی فوج کی ترقی ہوئی
ایسے وقت مین کہ سلطان اپنے گہر کے انتظام مین مصروف تہا والی اروام نے فرانسیس روس
اور انگریزون سے مدد لیکر تیاری جنگ کی کی ابراہیم پاشا انکے مقابلے کو مامور ہوا اس نے
اروام پر فتحیاب ہوکر شہر سیبام و موننگ وغیرہ پر قبضہ کرلیا شاہ اروام نے جنگ کے لیے عہد
مانگی ابراہیم نے منظور نہ کی اور آگے بڑھا یہہ حال دیکہہ کر اورجنگی جہاز روس و فرانس و انگریز
کے شاہ اروام کی مدد پر آئے اونہون نے آکر سلطانی جہاز روک لیئے اور تباہ کردیئے ایسے وقت
مین ابراہیم پاشا بکمال جوانمردی کشتی پر سوار ہوکر دشمنون کے پنجہ سے نکل آیا سلطان نے ایکسو
چوبیس اور جنگی جہاز اپنی فوج کی مدد کو بہیجے یہہ فوج ابہی موقع پر نہین پہونچی تہی کہ روسکی
فوج دوسری طرف سے سلطانی ملک مین داخل ہوگئی اور حسین پاشا محمد سلیم پاشا انکے مقابلے
کو نکلے اور شہر طونا کی نواح مین جنگ ہوا روسیون نے شکست کہائی دو تین لڑائیون کے بعد
روسی شہر قرص و طبراق وارض روم و شوملاد و اورتنہ پر قابض ہوگئے سلطان نے ناچار صلح کی اور
اپنا ملک روسیون کے قبضہ سے چہڑایا ایسے وقت مین فرانسیس نے بہی بعض عربی جزائر پر قبضہ کرلیا
محمد طاہر پاشا انکے استخلاص کو مامور ہوا۔ محمد علی پاشا والی مصر جو اس خاندان کا دست نشاندہ
تہا باغی ہوا ابراہیم پاشا اپنی لڑکے کو اوسنے تیس ہزار فوج کے ساتھہ شہر عکہ کی تسخیر کو بہیجا
یہہ حال سنکر سلطان بکمال غضبناک ہوا اور حسین پاشا کو فوج دیکر عکہ کو بہیجا مگر اسکے پہونچنے
سے اول ابراہیم پاشا نے شہر عکہ و بیروت فتح کرکر دمشق پر حملہ آور ہوا تہا دمشق لیکر ابراہیم
پاشا حمص کو گیا اور محمد پاشا سے جنگ کیا جس مین محمد پاشا نے شکست کہائی اور حلب کو گیا
حلب والون نے کہ پہلے مطیع ابراہیم پاشا کے ہوچکے تہے شہر مین اسکو دخل نہ دیا وہان سے

ابراہیم پاشا انطاقیہ کو گیا اور حسین پاشا کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا یہہ حالت جب سلطان کو دریافت ہوئی رشید پاشا وزیر اعظم کو بہت سے لشکر کے ساتھہ ابراہیم پاشا کی مقابلہ کو مامور کیا یہہ بھی ابراہیم کے پاس گرفتار ہوگیا مگر ابراہیم نے وزیر اعظم کی بڑی توقیر کی اور باعزت رخصت کیا سنہ ۱۲۵۴ ہجری مین سلطان نے حافظ پاشا کو اس مہم پر بہیجا اُس نے بہی شکست کہائی غرض یہہ مقدمہ بہی درپیش تہا کہ پندرہوین محرم سنہ ۱۲۵۵ کو سلطان بیمار ہوکر مرگیا بتیس سال سلطنت کی ٭

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان

تیسرے اپریل سنہ ۱۸۲۲ عیسوی کو یہہ بادشاہ پیدا ہوا دوم جولائی سنہ ۱۸۳۹ عیسوی کو بادشاہت پائی پہلے ہی سال جلوس کے اسنے بڑی فوج جمع کی اور ابراہیم پاشا باغی کی سرکوبی کیواسطے دمشق کو بہیجی بہت سے جنگ وجدل کے بعد والی مصر بااطاعت پیش آیا اور فساد جاتا رہا اس بادشاہ نے نصارا بادشاہون سے صلح کی اور اپنی کل فوج کو انگریزی قواعد تعلیم دی انگریزون کو اپنا مصاحب بنایا بہت سا ملک اُن کو اجارہ مین عطا فرمایا مملکت مین دخیل ہوکر انگریزون نے جابجا گرجے اور اپنے عبادت گاہین بنوائین انہین کی تجویز سے سلطان نے حکم جاری کیا کہ میرے ملک مین غلام و کنیزک کی خرید و فروخت نہو چنانچہ اسی بات پر مکہ معظمہ اور جدہ کے مسلمانون کا انگریزون کے ساتھہ تکرار ہوگیا چند انگریز مارے گئے اور انگریزون کے جنگی جہاز عدن سے جدہ پر چڑہ آئے اور لڑائی شروع کی حکام ترک نے مسلمانون کی حمایت نہ کی بلکہ اُن عربون کو جنہون نے انگریزون کے ساتھہ ہنگامہ کیا تہا انگریزون کے حوالے کردیا اور انگریزون نے اونکو قتل کیا اور بہت سے عرب جو اس حال کے انکشاف اور دادخواہی کے لئے استنبول کو گئے وہ قید ہوئے محمد بن عون شریف مکہ کا اسی علت مین معزول ہوکر استنبول کو طلب ہوا اور مدت مدید تک اسی الزام مین ماخوذ رہا۔

بڑا حادثہ اس بادشاہ کے وقت کا یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۵۳ عیسوی مین روس اور روم کے باہم سخت عداوت برپا ہوئی اور شاہ روس بڑی فوج کے ساتھہ شاہ روم پر حملہ آور ہوا

ہوا غرض پادشاہ روم کا سلسلہ ان کے مقابل کو گیا فرانسیسی و انگریزی لشکر بھی روم کی مدد پر
آیا آپس مین بڑی بڑی جنگ ہوئی تین برس یہہ ہنگامہ برپا رہا آخر ۱۲۷۲ ہجری مین باہم
صلح ہو گئی ان لڑائیون مین پانچ لاکہہ روسی سات لاکہہ رومی ساٹہہ ہزار فرانسیسی پانسو
انگریزی فوج قتل ہوئی اس بادشاہ نے بکمال ارادت و محبت مدینہ مین مسجد نبوی کو از سر نو
تعمیر کرایا بہت سا روپیہ اسپر خرچ کیا سنگ سماق کی عمارت بنوائی روضہ مبارک کی زینت بڑہائی
اسکے وقت مسلمانون اور شام کے نصارا کی آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین جن مین مسلمان
فتحیاب رہے ۔ آخر یہہ سلطان ہفدہمین ذی الحجہ ۱۲۷۷ ہجری پہر دن چڑہے جہان فانی سے
انتقال کر گیا ؛

سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان

یہہ بادشاہ ۹ جولائی ۱۸۳۰ عیسوی کو پیدا ہوا اور اپنے بہائی عبد المجید خان کے مرنے کے
بعد سترہ ذی الحجہ ۱۲۷۷ مطابق ۱۸۶۱ع سلطنت کے تخت پر بیٹہا اور آجتک کہ آخر ۱۲۸۰ ہجری
ہے زندہ و حیات ہے اسنے بادشاہ ہوکر خاین دغاباز عامل معزول کیے انکی جگہہ امین و دیانت دار
مامور فرمائے انتظام مالی و ملکی بخوبی کیا مکہ کے عرب جو قید مین تہے چہوڑ دیے فوج کی ترتیب
و تکمیل بخوبی کی تار برقی اور ریل کی سڑک اپنی قلمرو مین جاری کی شاہ ایران حال ناصر الدین
قاچار کے ساتہہ صلح کی بہت سا ملک جو اسکے بہائی کے وقت فرنگیون کے ٹہیکہ مین تہا وہ ٹہیکہ
اسنے فسخ کیا بوقت آغاز و سر چہاپہ کتاب یعنی ۱۲۹۳ ہجری کے اخیر مین اس بادشاہ کی نسبت
بد انتظامی کا الزام لگاکر امراؤ نے تخت سے اوتار دیا اور اوس غم و غصہ مین اسنے خودکشی
کی اسکی جگہہ مراد خان اسکا برادر زادہ تخت نشین ہوا مگر چند ماہ کے بعد اوسکے دماغ مین خلل
آگیا اور تخت سے اوتار اگیا اب سلطان عبد الحمید خان ۱۲۹۴ مین امرائے دربار کی تجویز و
صوابدید سے تخت نشین ہوا ہے خدا سلامت رکہے بڑا واقعہ اسکے وقت جو وقوع مین آیا
حملہ روس ہے جو اوسنے بیشمار فوج کے ساتہہ مملکت روم پر کیا پہلے دریاے ڈینیوب پر بڑی جنگ

جنگ ہوئی اور روسی او ترنے نہ پائے آخر دو افسرون کے ساتھ سازش کرلی اور
دریائے او ترائے بلگیریا کا علاقہ روسیون کے قبضہ مین آگیا - سلطان نے جب یہہ
حال دیکھا محمد علی پاشا و سلیمان پاشا کو روسیون کے مقابلہ پر مامور کیا اور اونہون نے
بیشمار روسی قتل کر ڈالے اور شکست پر شکست دی یہہ حال تو یوروپ مین گذرا دوسرے
مقام ایشیا مین جو معرکہ تھا وہان بھی روسیون نے بڑی شکستین کھائین اور بھاگ کر چلے
گئے مگر یورپ مین ابھی لڑائی باقی ہے اگرچہ روس مغلوب ہو چکا ہے -

سینتالیسوان چمن شاہان ابدالی کے ذکر مین جو افغانستان کے حاکم رہے تھے

اس قوم کا بزرگ ابدال نام افغانی قوم مین سے تھا اگرچہ یہہ نام اسکا ایک خطابی نام ہے جو
اوسکو خواجہ ابو احمد ابدال چشتی سے عطا ہوا تھا مگر بسبب کثرت شہرت اس نام کے اسکے
پہلے نام سے کوئی واقفیت نہین رکھتا اسکی اولاد بکثرت تھی جو ابدالی نام سے موسوم
ہوئی اون مین سے ایک شاخ سدوزئی پیدا ہوئی جو اسد اللہ المشہور سدو بن عمر کے نام
سے مشہور سدوزئی ہوگئی کل ابدالی قوم مین یہہ شخص رئیس و سردار تھا اسکے چند
پشت کے بعد زمان خان بن دولت خان رئیس قوم کا ہوا اسکو الہ یار خان و سعد اللہ خان
پسران عبد اللہ خان نے مار ڈالا اور خود رئیس قوم کے ہوئے محمد زمان خان مقتول کا بیٹا
احمد خان جو آخر کو احمد شاہ بادشاہ دُرّ دُران کہلایا یتیم خورد سال رہ گیا دشمن اسکے بھی قتل
کے درپے ہوئے مگر اسکے والدہ جو خاندان الکوزئی سے تھی احمد خان کو لیکر حاجی
اسمٰعیل خان علی زئی حاکم ہرات کے پاس چلی گئی اس نے احمد خان کو فراہ و سبزوار مین چھپا
رکھا وہان ہی اس نے پرورش پائی جب نادرشاہ کے حکم سے ابدالی فوج نے داغستان کو
فتح کیا تو بادشاہ نے اون کی کمال توقیر کی اور الہ یار خان ابدالی امیر کبیر بن گیا
پھر جب الہ یار خان سبزوار مین قتل ہوا اور نادرشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو ذوالفقار خان

اور احمد خان دونو بہائی حاجی اسمٰعیل خان کے معرفت بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئے نادر شاہ نے
احمد خان کو مازندران کی فوج کا افسر بنایا پہر ہند کی مہم کے وقت بہی احمد خان کو ساتہہ لیا
اور دہلی فتح کرنے بعد روم کے مہم مین بہی یہہ یار کاب رہا جس رات نادر شاہ مارا گیا اُس رات
سب سے اول اسی کو خبر ہوئی اس نے خزانہ موجودہ لشکر پر قبضہ کر لیا اُزبکی فوج نے بہی
اس سے اتفاق کیا دوسرے روز قزلباش و ایرانی فوج نے چاہا کہ اس سے خزانہ لے لین
اس نے بحال دلاوری اُنکا مقابلہ کیا اور خزانہ لیکر تین ہزار سوار کے ساتہہ قندہار کو چلا
آیا راستے مین اس نے سنا کہ ناصر خان کابل کا حاکم بڑا خزانہ لئے ہوئے مشہد کو جاتا ہی اُس نے
اپنی فوج کے ساتہہ اُسپر حملہ کیا اور خزانہ لے لیا اور قندہار پہونچکر تخت پر بیٹھا۔

احمد شاہ بادشاہ دُرِّ دُرّان ابدالی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین قندہار کے تخت پر بیٹھا اپنی قوم کا نام اس نے ابدالی سے بدلکر
دُرّانی مقرر کیا اور خود احمد شاہ دُرِّ دران کا خطاب لیا افغانون مین سے یہہ پہلا بادشاہ
ہے جس نے اپنے وطن مین ہم وطنون پر بادشاہت کی چونکہ کابل اور پشاور مین ناصر خان ملک
نادر شاہی صوبہ فرمان فرما تہا اس نے اُسپر یورش کی پہلے حملہ مین غزنین کو لیا پہر کابل کا
محاصرہ کیا مگر بسبب اسکے کہ اُسکے ماتحت بہی افغانی فوج تہی اور وہ سب اپنا ہم قوم بادشاہ
احمد شاہ کو آملے وہ بہاگ کر پشاور کو چلا گیا احمد شاہ نے اُسکا تعاقب کیا تو ناصر خان پشاور
سے چہچہ و ہزارہ کی علاقہ کیطرف بہاگ گیا جب افغانستان کا کل ملک احمد شاہ کی تصرف
مین آیا تو اس نے پنجاب کیطرف قدم بڑہایا اور حسب الطلب شاہنواز خان بن زکریا خان
بہادر صوبہ پنجاب کے جو شاہ دہلی کیطرف سے ناراض تہا لاہور کے قریب پہونچا اور صابر شاہ
اپنے مرشد کو شاہنواز خان کے پاس بہیجا چونکہ شاہنواز خان نے احمد شاہ کے پہونچنے سے
اول شاہ دہلی کے ساتہہ صفائی کرلی تہی اوس نے صابر شاہ کو قتل کر دیا اور تیاری جنگ
کی کی اور ساٹہہ ہزار فوج کے ساتہہ لاہور سے نکلا احمد شاہ نے باوجود قلت فوج کے

فتح پائی اور لاہور پر قابض ہوکر دہلی کو چلا سرہند کے قریب دہلی کی فوج معہ شہزادہ احمد شاہ اور وزیر قمر الدینخان مقابل ہوے اوس لڑائی مین وزیر قمر الدینخان مارا گیا دوسری لڑائی مین میر معین الملک مشہور میر منو قمر الدینخان وزیر دہلی کا برادر زادہ بڑے زور و شور سے احمد شاہ کے مقابل ہوا اور فتح پائی احمد شاہ واپس ہوکر کابل کو چلا آیا پنجاب کا ملک میر معین الملک کے تصرف مین آگیا دو سال کے بعد احمد شاہ نے پہر لاہور پر یورش کی اور میر معین الملک پر فتحیاب ہوکر اسکو مطیع کیا پنجاہ لاکہہ روپیہ نقد لیا لاہور کے ہی مقام سے عبد اللہ خان درانی کو ایک شایستہ فوج کے ساتہہ کشمیر کی تسخیر کو بہیجا وہ ملک بہی بہت جلد فتح ہوا اور جیون کہتری وہان کا ناظم تہا میر معین الملک کی زندگی تک پنجاب زیر حکومت کابل کے رہے جب وہ مرگیا اور مراد بیگم اُسکی زوجہ پنجاب کی حاکم ہی تو وہ ملک غازی الدینخان وزیر دہلی نے لیکر اپنا ناظم لاہور مین بہیجدیا اسلیے احمد شاہ نے پہر کابل سے حرکت کی اور پنجاب مین داخل ہوکر لاہور لیا پہر سرہند تک قبضہ کیا پہر دہلی فتح کی اور شہر لوٹا شہر متہرا کو برباد کرکر بڑی دولت حاصل کی دو شہزادیان خاندان شاہان دہلی کی اپنے اور اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لین اور واپس ہوا شاہزادہ تیمور کو پنجاب کی حکومت دی پہر ہرات پر حملہ کرکر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا۔ احمد شاہ نے جب پنجاب کو چہوڑا تو آدینہ بیگ خان حاکم دوابہ جالندہر نے شہزادہ کی نافرمانی شروع کی اور خواہان خودسری کا ہوا شاہزادہ نے درّانی فوج اسکی سرکوبی کو مامور کی وہ بہاگ کر مرہٹون کے پاس چلا گیا اور ملہار راو جنکوراو مرہٹون کو بیشمار فوج کے ساتہہ اپنی حمایت پر لے آیا مرہٹون کے داخل پنجاب ہوتے ہی شاہزادہ تیمور کابل کو چلا گیا اور دریاے سندہ تک تمام ملک مرہٹون کے تصرف مین آگیا یہہ خبر پاکر احمد شاہ معہ فوج کینہ خواہ پنجاب مین داخل ہوا مرہٹے بے جنگ و جدل پنجاب چہوڑ کر بہاگ گئے احمد شاہ اُنکی سرکوبی کے لئے دریاے ستلج سے اوترا پانی پت کے میدان مین مرہٹہ کی ڈیڑہ لاکہہ فوج اسکے مقابل ہوئی احمد شاہ

باوجود قلت لشکر کے بڑے زور شور کے ساتھہ اُنپر جا پڑا پہلے مرہٹون نے توپخانے کے استحکام پر میدان مین قدم جمائے رکھا جب توپخانہ پر ذرانی آ پڑے اور لے لیا تو مرہٹے شکست کہا کر بہاگ گئے ہو ون کو گھیر گھیر کر درانیون نے مارا کل اسی ہزار مرہٹہ کی فوج مقتول ہوئی دتا سندہیا اُنکا سپہ سالار بہی میدان مین کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اُس لیے بہی شکست کہائی اور لشکر قتل کرا کر چند آدمیون کے ساتھہ بہاگ گیا تیسرے لڑائی مین سردار شیو دیورائے مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج کے ساتھہ میدان مین آیا احمد شاہ نے دریائے جمنا سے پار ہو کر اُسپہ حملہ کیا اور اس جوانمردی کے ساتھہ لڑا کہ مرہٹہ بہاگ گئے بائیس ہزار سندہ و قید مین آئے پچاس ہزار گھوڑے بہت سی توپین اور بڑا خزانہ مرہٹون کا احمد شاہ نے لے لیا اور فوج پر تقسیم کیا مرہٹون کی سرکوبی کے بعد دہلی کا تخت احمد شاہ نے شاہ عالم ثانی کے حوالے کیا اور خود کابل کا رستہ لیا بادشاہ کی کابل پہونچنے کے بعد قوم سکھہ نے پنجاب مین زور پکڑ کر بہت سا ملک اپنے تصرف مین کر لیا بادشاہی ناظم اُن کے مقابلے مین مغلوب ہوئے اس لیے احمد شاہ پانچوین مرتبہ پہر پنجاب مین آیا اور سرہند کے علاقہ مین اُس وقت کہ سکھہ بڑے اجتماع کر کر زین خان حاکم سرہند کے ساتھہ لڑ رہے تہے اور فریقین کیطرف سے عین میدان مین کشت و خون کا بازار گرم تہا سکہون کے سپر جا پہونچا سکھہ ابدالی فوج کی ٹوپیان دیکھتے ہی بہاگے درانیون نے اونکو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا بیس ہزار سکھہ مارے گئے باقیماندہ جنگلون مین بہاگ گئے وہان سے واپس آ کر بادشاہ نے شہر امرتسر کو مسمار کیا تالاب کو مٹی ڈلوا کر بہر دادیا اور کابل کو چلا گیا اس عملے کے بعد بہی دو مرتبہ سکہون کی سرکوبی کے لئے بادشاہ پنجاب مین آیا اور واپس چلا گیا مگر باوجود اسقدر توجہ کے سکہان غارت گرنے انتظام پنجاب کا ہونے دیا آخر چوبیس سال سلطنت کر کے بعارضہ ناسور بینی یہہ بادشاہ ۱۱۸۶ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا۔

تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

احمد شاہ کے چار بیٹے تیمور و سلیمان و سکندر و پرویز تھے ان چارون مین سے بڑا بیٹا تیمور جو باپ کے حکم سے ہرات کا حاکم تھا باپ کے مرنے کے وقت موجود نہ تھا شاہ ولی خان وزیر نے جسکی تیمور کے ساتھہ رنجیدگی تھی سلیمان کو قندہار کے تخت پر بٹھلایا یہہ خبر پاتے ہی تیمور اپنی فوج لیکر قندہار کو آیا شاہ ولی خان نے چاہا کہ کسی طرح سے براہ فریب تیمور کو قید کرلون اور شہر مین لاکر پھر جانے نہ دون اِسلئے ڈیڑھ سو سوار کے ساتھہ بارادہ پیشوائی تیمور کے قندہار سے نکلا اور وکلا کی معرفت اپنی خیرخواہی ظاہر کی جب لشکر مین پہونچا تیمور نے اُسکو فراہ کے مقام پر قید کرلیا اُسکی چرب زبانی پر لحاظ نکیا چندروز کے بعد قاضی فیض اللہ کی تجویز سے مع اپنی بیٹون اور بھانجون کے ساتھہ وزیر مارا گیا اور تیمور نے قندہار مین داخل ہوکر سلطنت کے تخت پر اجلاس کیا سلیمان شاہ اپنے بھائی کا قصور معاف کردیا پھر کابل کو آیا اور سُنا کہ عبدالخالق خان نے کابل مین باغی ہوکر سلطنت کے لینے کا داعیہ کیا ہے بادشاہ نے بڑے زور شور سے اُسپر حملہ کیا اور وہ لڑائی مین شکست کھاکر پکڑا گیا اور اندھا ہوا چونکہ اس لڑائی مین امیر پائندہ خان بارکزئی خدمات شائستہ بجالایا تھا اُسکو بادشاہ نے سرفراز خان خطاب دیا خلعت فاخرہ عطا کیا پھر فیض اللہ خان خلیل رئیس پشاور نے بغاوت کی اور قتل ہوا - اس بادشاہ نے بھی دو مرتبہ پنجاب پر لشکرکشی کی اور چاہا کہ سکھون کی سرکوبی کرے مگر اُسکے جانے کے وقت بھاگ کر جنگلون مین چھپ جاتے جب یہہ واپس آیا تو پھر آ موجود ہوتے صرف ملتان و ڈیرہ جات و بنون و ٹانک و کشمیر و کابل و قندہار کا ملک اِسکے تصرف مین تھا میران سندھ بھی مطیع تھے - اِس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی آخر ستائیسوین شوال ۱۲۰۷ھ ہجری مین مرگیا کابل مین مدفون ہوا -

شاہ زمان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

تیمور شاہ کی اولاد بہت تھی اون مین سے سات شہزادے جو مشہور ہین اُن کی تفصیل یہہ ہے اول سب سے بڑا ہمایون دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک

ششم شاہ پور ہفتم حاجی فیروز الدین تیمور شاہ کے مرنے کے بعد پائندہ خان بارک
زئی کی اعانت سے شاہ زمان نے سلطنت حاصل کی اور بارک زیون کو کامل اختیار حاصل
ہوگیا اُسوقت ہمایون قندہار اور محمود ہرات کا حاکم تہا پہلے ہمایون نے دعوی سلطنت کا کیا
اور فوج جمع کر کر لڑنے کو تیار ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو بہاگا
محمد خان سدوزئی حاکم ڈیرہ نے اِسکو پکڑکر بہیجدیا شاہ زمان نے اُسکے دونو آنکہین نکلوادین
پہر محمود کے فکر مین ہوا اور پائندہ خان کی تجویز سے بہت سے اُمراء سدوزئی بہ تہمت
سازش محمود کے قتل کیے اِس لیے تمام اراکین پائندہ خان سے بیزار ہو گئی خصوصاً رحمت اللہ
خان کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر پائندہ
خان کے فکر مین ہوا اور بادشاہ سے کہہ دیا کہ پائندہ خان دریردہ شاہ شجاع الملک سے سازش کر کے
آپ کو معزول کرنا چاہتا ہے اِسلیے شاہ زمان پائندہ خان کے قتل کے فکر مین ہوگیا اگرچہ
بادشاہ کی اس مخالف ارادہ کی خبر پائندہ خان کو ہوگئی تہی اور اُسکے بیٹون فتح خان وغیرہ
نے بہی چاہا تہا کہ باپ کو لیکر اپنے اصلی وطن کو بہاگ جائین مگر پائندہ خان بہاگنے کو عار
سمجہا اور کابل کو نچہوڑا آخر اس نا انصاف بادشاہ نے ایسے سردار کو جسکی مدد سے سلطنت
حاصل کی تہی معہ قمر الدینخان امین الملک و نہراز خان غلزئی و محمد اعظم خان الکوزئی و اسلم خان
وغیرہ کے قتل کرادیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام افغانستان مین فساد برپا ہوا فتح خان
پائندہ خان کے بیٹے نے شاہ محمود سے متفق ہو کر بہت سی فوج جمع کی اور محمود نے قندہار وغزنین
کا علاقہ لے لیا کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور مین یہہ خبر سنکر کابل کو گیا اور ہراول فوج
کی نمک حرامی سے شکست کہائی محمود نے اُسکو پکڑکر اندہا کردیا اور وفادار خان وزیر
جسنے پائندہ خان کے قتل کی تدبیر کی تہی معہ اپنے بہائی کے قلعہ بالا حصار کابل مین قتل
ہوا۔ شاہ زمان نے اپنے عہد مین دو بار پنجاب کا سفر کیا اور لاہور تک جاکر واپس
آیا مگر سکھون کا انتظام نہ ہوسکا ❊

شاہ محمود و شاہ شجاع الملک ہر دو پسران تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

ان دونو بادشاہون مین سے پہلے شاہ محمود فتح خان بارک زئی کی مدد سے تخت نشین ہوا یہہ
امر شجاع الملک کو پسند نہ آیا اور باعانت حافظ شیر محمد خان بامے زئی بن شاہ ولی خان وزیر
نواح خیبر مین بہت سی فوج جمع کی اور محمود پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود نے شکست کہائی اور
پکڑا گیا شاہ شجاع نے چاہا کہ اُسکو اندہا کردے مگر اس کام سے شاہ زمان نے اسکو منع کیا اور اُسکو
قید کرکر شاہ شجاع بادشاہ ہوا چار سال چند ماہ تک شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کی آخر
عطاء اللہ خان صوبۂ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تہا چڑہائی کی اور خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا اوسوقت
محمود شاہ نے قید سے رہائی پاکر افغانستان مین اپنا تسلط کرلیا صوبۂ ہرات حاجی فیروزالدین
کو دیا استنے مین شاہ شجاع نے کشمیر سے رہائی پائی اور پشاور و کابل مین آکر حکومت کرنے
لگا اب افغانستان مین محمود اور شجاع دو بادشاہ ہوئے مگر شاہ شجاع نے غالب آکر محمود کو
آوارہ کردیا مگر چونکہ بارک زئی قوم اُسوقت بڑے زور مین تہی اُن کی مدد سے محمود نے
پہر استقلال پکڑا اور شاہ شجاع بیدخل ہوکر اِدہر اُدہر سے حملہ آور ہوتا رہا وزیر فتح خان
محمود کے یہان کل سلطنت کا مالک و مختار تہا اُس نے عطا محمد خان صوبۂ کشمیر پر جسکی سازش
شاہ شجاع کے ساتہہ تہی چڑہائی کی اور فتح پائی اُس نے قلعہ اٹک ایک لاکہہ روپیہ لیکر رنجیت سنگہ
والی لاہور کو دیدیا اور اٹک سے شرقی ملک رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آگیا وزیر فتح خان اور
دوست محمد خان نے قلعہ اٹک پر حملہ کیا اور سکہون کے مقابلہ سے شکست کہائی اُسی عرصہ مین
شاہ شجاع نے پنجاب سے آکر نواب عبدالجبار صوبہ ڈیرہ غازیخان پر یورش کی اور شکست
کہائی اُسی زمانہ مین شاہ ایران فتح علیشاہ قاچار کی فوج ہرات کی تسخیر کو آئی علاوہ اسکے
شاہزادہ کامران نے اپنے باپ شاہ محمود کو کہہ کر اسبات پر آمادہ کیا کہ ہرات حاجی فیروزالدین
سے لیکر کامران کو دیجائے اور ان دو مہمون کے واسطے فتح خان وزیر اور دوست محمد خان
مامور ہوئے ہرات مین پہونچکر فتح خان نے ہرات مین دوست محمد خان کو چہوڑا اور خود

ایرانی فوج کے مقابلہ کو آگے بڑہا اور حاجی خان کاکڑ کے اتفاق سے ایرانیون کو شکست
دی دوسری طرف سے دوست محمد خان نے ہرات فتح کرکے حاجی فیروز الدینخان کو قید کیا
شاہی حرم سرا کو لوٹا اور ایسی گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی زوجہ شہزادہ کامران
کی بہن کا ازار بند قیمتی دو لاکہہ روپیہ اُتروا لیا اُس بی بی نے وہ پاجامہ جس سے ازار بند
نکالا گیا تہا اپنے بہائی کامران کے پاس بہیجکر دوست محمد خان ظلم و زیادتی کا استغاثہ کیا
کامران اسبات پر افروختہ ہوا اور دوست محمد خان کی گرفتاری کا حکم دیا دوست محمد خان
بہاگ کر محمد عظیم خان صوبہ کشمیر کے پاس چلا گیا اور فتح خان وزیر کو پکڑ کر کامران نے اندہا
کر دیا یہہ حال دیکہہ کر قوم بارک زئی اور پسران پائندہ خان نے جو سترہ کس جوان دلاور صاحب
عزم تہے سدوزیون کے استیصال پر یکدل و یکزبان ہوگئے اور چاہا کہ محمود کو معزول
کرکے سید میر واعظ کو کہ ایک مشہور بزرگ سید حسبی نسبی تہا بادشاہ بنائین ۔ یہہ خبر سُنکر
شاہ شجاع دریاے سندہ کے کنارے سے کابل پہونچا اور راس سید بیگناہ کو قتل کر دیا
میر واعظ کے قتل ہونے سے بڑی شورش افغانستان مین برپا ہوئی اور سب لوگ شاہ
شجاع کی قتل کے درپے ہوئے اسلئے یہہ کابل سے بہاگ کر پنجاب کو آیا اور محمود و کامران
فتح خان نابینا وزیر کو قتل کرکر ہرات کو چلے گئے اُن کے جانے کے بعد اُمرای بارک
زئی قابض و دخیل سلطنت افغانستان کے ہوئے ۔

امیر دوست محمد خان بن امیر پائندہ خان بارک زئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی کے کابل و غزنین و قندہار و پشاور بارک زیون کے
قبضہ مین آگیا امیر دوست محمد خان سب کا سرگروہ قرار پایا دریائے اٹک سے مشرقی
ملک پر معہ کشمیر رنجیت سنگہ متصرف ہوا بلخ شاہ بخارا کے قبضہ مین آیا شاہ شجاع بطلب
امداد لاہور مین رنجیت سنگہ کے پاس گیا اور جواہر کوہ نور چہنوا کر لودہانہ پہونچا انگریزون
نے چار ہزار روپیہ ماہواری شاہ شجاع کی پنشن مقرر کر دی چند سال کے بعد شاہ

شجاع کو پھر ہوس ملک گیری کے دامنگیر ہوئی اور رنجیت سنگہ سے ہم صلاح ہوکر افغانستان
پر حملہ آور ہوا اس مہم مین انگریزون نے کچھ مدد نہ کی صرف چار مہینے کی زر بینش پیشگی
شاہ کو دیدی شاہ شجاع سندھ کے راستے قندہار جا پہونچا بعد محاصرہ کے امیر دوست محمد خان
معہ فوج وہان آ پہونچا کہن دلخان و پردلخان قابضان قندہار بھی بڑی چستی کے ساتھ
مقابل ہوئے عند المقابلہ شاہ شجاع شکست کھاکر پھر ہندوستان کو لوٹ آیا پشاور کیطرف
رنجیت سنگہ حملہ آور ہوا یار محمد خان امیر دوست محمد خان کا بھائی پشاور سے بیدخل ہوگیا
مگر جب رنجیت سنگہ پشاور سے گیا یار محمد خان نے پھر پشاور پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ نے
پھر سردار ہری سنگہ کو فوج دیکر پشاور کو بھیجا اور دوست محمد خان اور اوس مین
سخت لڑائی ہوئی جسمین پھولا سنگہ اکالی مارا گیا محمد عظیم خان امیر فوج کابلی نے شکست
کھائی پشاور پر سکھ قابض ہوگئے تیسری لڑائی مین ہری سنگہ سردار مارا گیا مگر سکھ
پشاور سے بیدخل نہوئی ۱۸۲۹ء مین سید احمد نام ایک ہندوستانی جہادی نے مجمع
کرکر یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کرلیا پشاور پر بھی اوس نے چندروز قبضہ پایا آخر
بالاکوٹ کے مقام پر سکھون کے ہاتھ سے شہید ہوا - بڑا صدمہ افغانستان پر عہد امیر
دوست محمد خان مین انگریزون کی یورش کا ہے جو اُنہون نے شاہ شجاع کی امداد پر
کی تھی اسکا مختصر حال یہہ ہے کہ جب امیر دوست محمد خان پشاور سے بیدخل ہوا اور
اوسکو تن تنہا پھر پشاور کا اپنے قبضہ مین لانا مشکل نظر آیا تو اُس نے شاہ ایران الہ
سنجار سے مدد طلب کی محمد شاہ بادشاہ ایران نے بسازش قابضان قندہار کے
پہلے ہرات پر لشکر کشی کی شہزادہ کامران والی ہرات صلح کا طالب ہوا وہ جب
تجویز ایلچی شاہ روس کے شاہ ایران نے منظور نہ کی چونکہ انگریزون کی مرضی یہہ
نہتی کہ شاہ ایران حملہ ہرات پر کرے اور سفیر انگریزی کی مرضی کے برخلاف شاہ ایران
نے قلعہ غوریان فتح کرکے ہرات کو محاصرہ مین لے لیا تھا اس لیے انگریزون کو جب

معلوم ہوا کہ مغربی ملک کے معاملات مین دست اندازی کرین ایسا نہو کہ شاہ ایران ہرات لے لے
اور افغانستان مطیع روسیون کا ہو جاوے اور اس راستے سے وہ ہند پر حملہ آور ہوون اس لیے
پہلے میجر سکندر برنس وکیل کو کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس بہیجا اور اسکو اپنا دوست
بنانا چاہا جب وہان سے جواب باصواب نہ آیا تو یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہ شجاع کی مدد کر کے اُسکو
افغانستان کے تخت پر بٹہلایا جاوے کہ اس صورت مین سلطنت افغانستان کی ہمیشہ کے
لیے تابعدار گورمنٹ ہند کی رہیگی اسباب مین رنجیت سنگہ والی لاہور بہی ہمصلاح ہو کر
مدد دینے پر تیار ہو گیا اور انگریزی فوج شاہ شجاع کو ساتہہ لیکر سندہ کے راستے قندہار کو
روانہ ہوئے پہلے میران سندہ کو مطیع کیا پہر انیس ہزار تین سو پچاس فوج انگریزی اور
چہہ ہزار شاہ شجاع کی فوج مقام سیوا سے درہ بولان کے راستے قندہار جا پہونچی اُسی عرصہ
مین شاہ ایران بہی صاحبان انگریز کے لکہنے کے موجب ہرات کا محاصرہ چہوڑ کر ایران کو
چلا گیا تہا - مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع نے قندہار کے تخت پر اجلاس کیا غزنین کا علاقہ
بہی لیا امیر دوست محمد خان شکست کہا کر بخارا کو بہاگ گیا کابل مین انگریز شاہ کو لیکر داخل
ہوئے سوای بعض سردارون قوم غلزئی کے اور تمام ملک مطیع ہو گیا جنرل سر جان کین
صاحب بعد فتح قلعہ کلات اٹک کے راستے ہندوستان کو واپس آیا اور کچہہ انگریزی فوج شاہ
کے استحکام کے لیے کابل مین رہی اور امیر دوست محمد خان جب بخارا مین پہونچا شاہ بخارا
نے اسکو قید کر لیا اگست سنہ ۱۸۴۰ء مین وہ بخارا کی قید سے بہاگا اور غوربند اور بامیان
مین آکر دو دفعہ انگریزی فوج سے لڑا اور شکست کہائی آخر ناچار ہو کر حاضر ہو گیا
انگریزون نے اسکو پکڑ کر ہندوستان کو بہیجدیا جب لودہانہ پہونچا دو لاکہہ روپیہ سالانہ
پنشن اسکی مقرر ہوئی ۱۸۴۱ء مین افغانستان کے ملک مین پہر فساد برپا ہوا پہلے کابل اور
جلال آباد کا رستہ افغانون نے بند کر لیا جنرل سیل صاحب اودہر کو مامور ہوا وہ بہزار
مشکل جلال آباد تک پہونچا مگر وہان جا کر محصور ہو گیا دوم نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الیگزنڈر

برنس صاحب شہر کابل مین باغیون کے ہاتھ سے قتل ہوا جابجا قتل وغارت شروع ہوئی چھٹی
جنوری ۱۸۴۲ء کو چار ہزار پانسو فوج انگریزی اور بارہ ہزار بھیڑ کا لشکر کابل سے ہند
کو روانہ ہوا مگر اُن مین سے بباعث پڑنے برف اور مزاحمت محمد اکبر خان کے صرف ایک
شخص ڈاکٹر زندہ رہا پھر غزنی اور قندہار مین بھی فساد برپا ہوا اور تمام زمانہ انگریزون کا
دشمن ہو گیا طرفہ تر یہہ کہ شہزادہ صفدر جنگ جسکے باپ شاہ شجاع کو انگریزون نے کابل
کی سلطنت دلوائی تھی وہ بھی قندہار مین جنرل ناٹہہ صاحب کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور
شکست کھاکر بھاگ گیا اسی عرصہ مین شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطے قلعہ بالاحصار
کابل سے نکلکر باہر کو جاتا تھا کہ امیر شجاع الدولہ کے منصوبہ سے ہواداران دوست محمد خان نے
بندوقین مارکر شاہ کو مار ڈالا شاہ کی قتل کے بعد لارڈ والنبرا صاحب گورنر جنرل ہندکے
محکمہ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ انگریزی فوج اب کابل سے واپس چلی آوے اور جنرل پالک
صاحب جلال آباد اور جنرل ناٹہہ صاحب قندہار کے راستے کابل جاکر انگریزی قیدیون
کو لیکر اور گڈھیون متصلہ کابل کو گراکر چلے آئین چنانچہ سولھوین ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون
کے جنرل پالاک صاحب کابل مین پہونچا اور جنرل ناٹہہ صاحب بھی بعد خرابی قلعہ کلات وغیرہ
وغزنین کابل مین آیا اور صالح محمد خان سے انگریزی قیدے لیکر پشاور کیطرف کوچ کیا اور ہندوستان
مین امیر دوست محمد خان نے منظوری شرائط دوستی رہائی پائی اور پھر کابل مین پہونچکر بدستور
حاکم بنا۔ ہرات مین اُسوقت حکومت شاہزادہ کامران بن شاہ محمود کی تھی امیر یار محمد خان
علیکوزئی غالب آیا اور کامران کو قتل کیا یار محمد خان کے مرنے کے بعد سید محمد خان اُسکا
بیٹا جانشین ہوا پھر سردار عیسے خان نے حکومت پائی امیر سردار سلطان احمد جان بن
سردار محمد عظیم خان بن پائندہ خان بارک زئی نے باعانت شہزادہ ایران حاکم مشہد کے
یورش کی اور ہرات پر قبضہ پایا بلخ اور قہندز کا علاقہ شاہ بخارا کے قبضہ سے محمد افضل خان
امیر دوست محمد خان کے بیٹے نے بزور شمشیر لیا ۱۸۵۰ء مین امیر دوست محمد خان نے تازہ عہدنامہ

دوستی کا انگریزون کے ساتھہ کیا اور باہم سلطان جان حاکم ہرات اور امیر دوست محمد خان کی عداوت برپا ہوئی دوست محمد خان نے ہرات پر لشکرکشی کی اور محاصرہ کرلیا چونکہ سلطان جان امیر دوست محمد خان کا حقیقی برادرزادہ اور داماد تھا اسباب سے امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی زوجہ بہت گھبرائی اور چاہا کہ باہم شوہر اور باپ کے صلح ہو جائی مگر نہوئی اور اوسی محاصرے مین سلطان جان اور اُسکی زوجہ دونو مرگئے اُسوقت اکثر لوگ دوست محمد خان پر یہہ شبہہ کرتے تھے کہ اس نے دونو کو زہر دیکر ہلاک کرادیا ہے اُنکے بعد شاہنواز خان سلطان جان کا بیٹا امیر کے ساتھہ کئی لڑائیان لڑا آخر اُسکی فوج نے بیوفائی کی اور ہرات پر دوست محمد خان کا دخل ہوگیا مگر یہہ فتح امیر پر مبارک نہوئی کیونکہ وہ خود بھی اُنہین دنون مین بیمار ہوا اور تاریخ نوین جون سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۸۰ ہجری بمقام ہرات مرگیا۔

امیر شیر علیخان بن امیر دوست محمد خان بن پاینده خان بارکزئی

دوست محمد خان کے مرنے کے بعد حسب وصیت اپنے باپ کے افغانستان کی حکومت شیر علیخان نے پائی اس نے شریف خان اپنے بہائی کو ہرات کا حاکم بنایا اور خود کابل مین آیا اسکی حکومت سے اور بہائی ناراض ہوئے اور سب سے اول محمد اعظم خان حاکم خوست اور کرم نے بغاوت کی اور عندالمقابلہ بہاگ کر انگریزون کے علاقہ مین چلا آیا اس فتح کے بعد شیر علیخان نے محمد افضل خان بڑے بہائی حاکم بلخ پر فوج کشی کی اور باہم سخت لڑائی ہوئی جب افضل خان مغلوب ہوا تو شیر علیخان صلح کا طالب ہوا اور مزار شریف کے مقام پر بیٹھہ کر فریقین نے قرآن درمیان رکھہ کر صلح کی اس قول و قسم کے بعد دوسرے روز جب افضل خان شیر علیخان کی ملاقات کو گیا تو شیر علیخان نے بخلاف قول و قسم کے افضل خان کو قید کرلیا اس بدعہدی سے افغانستان مین شیر علیخان کی سخت بدنامی ہوئی اور تمام بہائی اطاعت سے پہر گئے پہر محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان دشمن بن گئے کچہہ عرصہ کے بعد محمد افضل خان نے قید سے نکلکر ہنگامہ برپا کیا اور کابل پر قابض ہوکر حکومت کرنے لگا اور امیر شیر علیخان

جا بجا آوارہ پہرتا رہا آخر بڑی سعی اور کوشش کے ساتھہ پہر سلطنت حاصل کی اور اپنے بہائیون کو زیر کر کر حاکم رہا ۱۸۶۹ء مین امیر شیر علیخان نواب گورنر جنرل ہند کی ملاقات کے لیے پنجاب مین آیا صاحبان انگریز نے بڑے تکلف سے اوسکی مہمانداریان کین اور شاہانہ ضیافتین عمل مین آئین اور بوقت رخصت کئی لاکہہ روپیہ نقد و اجناس و بارجیات بیش قیمت و توپین و بندوقین وغیرہ تحائف بیشمار دیکر رخصت کیا اور دونو سرکارون مین دوبارا دوستی قائم ہوئی —

تریپنوان چمن روسای اہل اسلام کی ذکر مین جو بعد ضعف سلطنت مغلیہ کی ہند مین حاکم ہوے

خاندان سلطنت اودہ

بانی اس خاندان کا نواب سعادت علیخان ہے جس نے بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کے اودہ کے صوبہ داری حاصل کی جب وہ مرگیا تو اوسکا داماد صوبہ بنا وہ ۱۷۵۳ء مین فوت ہوا پہر اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار بنا اوسکو شاہ عالم بادشاہ نے وزارت کا خطاب بخشا اور وزارت کے عہدہ پر اس نے یہہ اختیار پایا کہ کل سلطنت پر یہہ حاوی ہوگیا اور بادشاہ کو بطور قیدیون کے اپنی نظربندی مین رکہتا کل مختار سلطنت کا ہوکر اس نے چاہا کہ انگریزون کو ہند سے نکالدے یہہ سوچکر اس نے بادشاہ کو ساتہہ لیا اور بامداد قاسم علی خان صوبہ بنگال کے فوج کشی کی اور بمقام بکسر کے شکست فاحش کہائی بعد اس شکست کے بادشاہ تو اس سے علحدہ ہوکر انگریزی فوج مین چلاگیا اور یہہ بہاگ کر لکہنؤ مین پہونچا دوبارا اس نے مرہٹون سے مدد لے اور انگریزون پر موم کشی کی و سین بہی شکست ہوا اچہا ہے اپنی آنکہو انگریزونکی حوالہ کر دیا و سوقت انگریزون نے غازیپور اور بنارس کے علاقی کو اپنے متعلق کرلیا اور اودہ کا ملک بادشاہ کی ماتحت رکہا مگر یہہ تجویز صاحبان کورٹ آف ڈایرکٹر کے حضور مین منظور نہوئی اور حکم ملا کہ وزیر کا ملک ایک طرح کا سدراہ مرہٹے اور انگریزی علاقون مین ہے اسکو بدستور قائم رکہنا چاہیے اسواسطے ۱۷۶۵ء مین دوبارا وہ علاقہ وزیر کو

ملگیا مگر علاقہ الہ آباد و کوڑہ دونو خاص بادشاہ کی تصرف مین رکہی گئے اور وزیر ماتحت
حکام انگریز ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پینتیس ہزار سے زیادہ فوج نہ رکہے کوئی وردی بہی فوج
کے لیئے تجویز نہ کرے اور نہ اونکو قواعد سکہلائے سنہ ۱۷۷۳ع مین جب بادشاہ سی علاقہ الہ آباد
و کوڑہ مرہٹون نے لکہا لییے اور بادشاہ مرہٹون کے قابو مین آکر یہہ دونو علاقے چہوڑکر
چلا گیا تو انگریزون نے پہر اونپر اپنا قبضہ کرکے دونو علاقے پچاس لاکہ روپیہ کے بدلے وزیر کے پاس
فروخت کرڈالے سنہ ۱۷۷۵ع کو وزیر شجاع الدولہ مرگیا اور اوسکا بیٹا نواب آصف الدولہ
جانشین ہوا اوسکے وقت علاقہ بنارس وجونپور وغازی پور علاقہ راجہ چیت سنگہ کا جو ماتحت
اودہ کے تہا انگریزون کے حوالے ہوا اور دو لاکہ ساٹہہ ہزار روپیہ ماہواری بابت فوج
الہ آباد کے نواب آصف الدولہ پر قرار پایا اس صرف کثیر کے باعث نواب مقروض ہوگیا تو اوسنے
چاہا کہ شجاع الدولہ کی والدہ بہو بیگم کی جاگیر ضبط کرلی اسباب مین بہو بیگم نے گورنمنٹ
انگریزی کے حضور مین استغاثہ کیا تو بحالی اوسکی بدستور ہوگئی سنہ ۱۷۸۱ع مین بمراد تخفیف
دہی نواب کے انگریزی فوج برخاست ہوکر تہوڑی سی باقی رکہی گئی اور یہہ بہی اوسکو
اجازت ہوئی کہ وہ تمام جاگیرین ضبط کرکے نقدی مقرر کردے چنانچہ اس مین نواب کو بڑا فائدہ
ہوا کیونکہ اوسنے چند روز مین وہ نقدیان بہی کئی ایک بہانون سے موقوف کردین سنہ ۱۷۹۷ع
مین نواب آصف الدولہ بہی مرگیا اور وزیر علی اوسکا بیٹا جانشین ہوا مگر چند روز کے بعد
وزیر علی برخاست ہوا اور نواب سعادت علیخان بن شجاع الدولہ کی جانشینی عمل مین آئی اوسکے
ساتہہ انگریزون کی یہہ شرط ہوئی کہ وہ چہتر لاکہ روپیہ سالانہ انگریزون کو دیا کرے اور فوج
انگریزی دس ہزار تک اوسکے پاس رہا کرے سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب سے علاقہ دواب جمعی پینتیس لاکہ
تئیس ہزار چارسو چوہتر روپیہ بعوض خرچ فوج وغیرہ اخراجات کے انگریزون نے لے لیا
اور نواب نے اپنی فوج صرف چار پلٹنین پیادہ اور ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین
سو گولہ انداز رکہہ لئے اور دریائے گنگ سرحد ممالک انگریزی اور اودہ کا قرار پایا

جہازرانی کی بھی اجازت ہوئی — گیارہوین جنوری ۱۸۱۴ء کو سعادت علیخان مر گیا اور اسکے
جگہہ غازی الدین حیدر اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت بہو بیگم نے گورنمنٹ انگریزی
مین درخواست کی کہ اگر مجھکو سرکار پوتے کی اطاعت سے بری کرے تو مین اپنے مرنے کے
بعد گورنمنٹ کو وارث قرار دیتی ہون بشرطیکہ میرے رشتہ دار اور واسطہ دار میرے بعد
بے مزاحمت اپنی اپنی جائیداد پر قابض و متصرف رہین یہہ ہدیہ بہو بیگم کا انگریزون نے
قبول نہ کیا اسی نواب کے وقت علاقہ روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی کے ہوا ۱۸۱۵ء مین
بہو بیگم مر گئی اوسکی جائداد مین سے زر نقد چہین لاکہہ اڑتالیس ہزار بیاسی روپیہ نواب نے
خزانہ انگریزی مین داخل کیا اور تجویز ہوئی کہ اوسکے سود سے واسطہ داران بہو بیگم
کی پنشن ادا ہوا کرے علاوہ اوسکے آٹھہ کروڑ پچاس ہزار روپیہ نقد اس نواب نے گورنمنٹ
انگریزی کو بقرار سود چھہ روپیہ فیصدی سالانہ کے قرض دیا اسی سال مین دوبارہ انگریزون
نے ایک کروڑ روپیہ نواب سے مہم نیپال کے خرچ کے لیے لیا مگر جب مہم ختم ہوئی تو اس
قرضہ کے عوض مین ضلع کہیری گڈہ اور علاقہ ترائی جو گورکہیون سے انگریزون نے
لیا تہا نواب کو دیدیا اور علاقہ گورکہپور بھی بالعوض اوس علاقہ کے جو درمیان ضلع
جونپور اور میرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے نواب کو ملا ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ انگریزی
نے اس نواب کو شاہی خطاب بخشا اور بضرورت مہم برہما کے اس بادشاہ سے ایک
کروڑ روپیہ قرضہ لیا ۱۸۲۷ء مین غازی الدین حیدر مر گیا اور اوسکا بیٹا نصیر الدین
حیدر بادشاہ ہوا اور دس سال تک سلطنت کرکے ۱۸۳۷ء مین فوت ہوا پہر اوسکا
بہائی محمد علیشاہ تخت نشین ہوا اسنے ۱۸۴۲ء مین رحلت کی اور امجد علیشاہ اوسکے بیٹے
نے سلطنت پائی اسنے صرف چار سال حکومت کی اور مر گیا تیرہوین فروری ۱۸۴۷ء
کو واجد علیشاہ تخت نشین ہوا اسکی بدنظمی و بد انتظامی ملک اودہ کی کمال کو
پہونچ گئی اسلیے ماہ فروری ۱۸۵۶ء مین انگریزون نے کل علاقہ اودہ کا ضبط کر لیا

بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ تنخواہ اور تین لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ فوج جو کی بہرہ بادشاہ کے لیے قرار پایا اور حکم ہوا کہ پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو تا عین حیات ملے اوسکے بعد اوسکے جانشین کو صرف بارہ لاکھہ روپیہ ملا کریگا بادشاہ کے متوسلون و رشتہ دارون کے لیے علیحدہ گذارے مقرر ہوئے خطاب شاہی بہی بادشاہ کی حیات تک قائم رہا اور سکونت کے لئے بمقام کلکتہ حکم ملا چنانچہ آجتک واجد علیشاہ معزول بمقام کلکتہ زندہ و حیات موجود ہی۔

ریاست خاندان رام پور

یہہ خاندان روہیلہ پٹہانون کا مشہور ہے اور سب سے اول دو بہائی شاہ عالم اور حسین خان روہیلہ یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے حشمت و دولت بہم پہونچائی اور ترقی خاندان کی داؤد خان کے متبنے علی محمد خان سے ہوئی اوس نے بہت سے فتوحات حاصل کیں افغانی فوج بہی اوسکے ساتہہ بہت سی جمع ہو گئی چونکہ جوان شائستہ اور کارگذار تہا محمد شاہ بادشاہ دہلی کے دربار مین اوسکی بڑی توقیر تہی اور اوس نے بادشاہ کے حکم سے سادات بارہ کے استیصال مین بہت کوشش کی اور نوابی کا خطاب پایا علاقہ روہیلکہنڈ کی حکومت حاصل کی کچھہ مدت کے بعد صوبہ دار اودہ جسکے وہ ماتحت تہا اوس سے ناراض ہو گیا اور دہلی جاکر اوس نے مزاج بادشاہ کا محمد علی کیطرف سے مکدر کر دیا اور فوج اسکی گرفتاری کو مامور کر دی ناچار محمد علی حاضر ہو گیا اور دو سال بادشاہی دربار مین حاضر رہا آخر ماموری اسکی دوبارہ سرہند کی نظامت پر بدین شرط ہوئی کہ وہ اپنے دو بیٹون کو بطور اول بادشاہ کے پاس چہوڑ جائے جب محمد شاہ کی اخیر عمر مین احمد شاہ درانی نے دہلی کو آیا اور سرہند کے علاقہ مین لڑائی ہوئی تو علی محمد خان بادشاہ کی بے اجازت سرہند سے روہیلکہنڈ کو چلا گیا اور اپنی ریاست وہان قائم کی محمد شاہ کے بعد جب احمد شاہ دہلی کے تخت پر بیٹہا تو علی محمد خان نے اوسکی اطاعت نہ کی مگر اسکے دو بیٹے بدستور وہان نظر بند رہے علی محمد خان کے چار بیٹے تہے اس نے اپنی وفات سے پہلے یہہ انتظام کیا کہ جب تک میرے

دو بڑے بیٹے دہلی سے چھوٹ کر نہ آئیں اور چھوٹے بیٹے بالغ نہون میری ریاست کا
علاقہ سپرد حافظ رحمت خان بہائی اور دوندے خان برادر زادے داؤد خان کے رہے
ان دونو محافظین نے فیض اللہ خان کو کچھہ ملک جاگیر مین جسکی آمدنی چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ تھی
دیدیا اوس میں رامپور اور کوٹیرا بھی شامل ہے ۱۷۷۱ء مین جب مرہٹون نے شاہ عالم کو
دہلی مین تخت نشین کیا تو بادشاہ کی حکم سے مرہٹا کی فوج روہیلکھنڈ پر بھی مامور ہوئی
اوسوقت روہیلیون نے نواب اودہ سے صلح کرلی اور چالیس لاکھہ روپیہ اوسکو
اس شرط پر دینا کیا کہ وہ مرہٹون کو اون کے علاقہ سے نکالدیوے ابھی نواب نے کچھہ امداد
نہین کی تھی کہ روہیلون نے مرہٹون کے ساتھہ صلح کرلی پھر جب مرہٹون نے زبردستی
شاہ دہلی سے اضلاع الہ آباد وکوڑہ لے لیے تو روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین
سخت سخت محاربے کئے مگر شکست کہائی حافظ رحمت خان مارا گیا اور باقیماندہ روہیلون
کی فوج لیکر فیض اللہ خان پہاڑ کو چلا گیا اور نواب اودہ نے باجازت انگریزون کے
پہر اوسکو اوس کے علاقے پر قائم کیا بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین سخت
تکرار وقوع مین آئے اور محمد علی خان بڑے بہائی کو غلام محمد خان چھوٹے بہائی نے
مار ڈالا انگریزون نے مدد احمد علیخان محمد علیخان کے بیٹے کی کی اور رامپور وغیرہ علاقہ
جسکی دس لاکھہ روپیہ پر بوساطت نواب اودہ کے قابض کرادیا باقی علاقہ مقبوضہ اس
ریاست کا شامل علاقہ روہیلکھنڈ کے کرلیا چونکہ احمد علیخان خوردسال تھا نصر اللہ خان
منتظم امور ریاست کا ہوا ۱۸۳۹ء مین احمد علیخان مرگیا اوسکی جگہہ غلام محمد خان کا
بڑا بیٹا محمد سعید خان جانشین ہوا اوسکے بعد محمد یوسف علیخان محمد سعید خان کا
بڑا بیٹا ۱۸۵۵ء مین رئیس بنا چونکہ یہہ شخص بغدر ۱۸۵۷ء مین خدمات شایستہ
بجا لایا اسلیے اوسکو ایک لاکھہ چار ہزار ستسو روپیہ کی جاگیر علاقہ بریلی و مراد آباد
مین گورنمنٹ انگریزی نے دی خطاب ستارۂ ہند کا عطا کیا اور رئیس کو تسلی دی

کہ بعد وفات اوس کے جو شخص از روی شرع محمدی اوسکا وارث ہوگا اوسکی جانشینی منظور ہوگی علاقہ رامپور کا ایکہزار ایکسو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھہ نوی ہزار دو سو تیس نفری کی۔

ریاست خاندان بہوپال

بانی اس خاندان کا مسمی دوست محمد خان افغان ملازم اورنگزیب عالمگیر کا تہا بادشاہ ضلع بہیرسیا کا اہتمام اوسکے سپرد کیا چند سال وہ وہان رہا جب بعد وفات عالمگیر کے سلطنت مین ضعف و انقلاب پیدا ہوا تو اس نے اپنی خودسر حکومت بہوپال وغیرہ اضلاع گرد نواح مین قائم کرلی ۱۷۲۳ء مین وہ مرگیا اور سلطان محمد خان اوسکا صغیرسن بیٹا جانشین ہوا مگر یار محمد خان سلطان محمد خان کے بڑے بہائی نے جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے تہا نظام الملک سے مدد لی اور اوسپر حملہ آور ہوا ناچار سلطان محمد خان نے ریاست یار محمد خان کو دیدی اوسکے چار فرزند تہے جب وہ مرگیا تو پسر کلان اوسکا فیض محمد خان بعمر گیارہ سال جانشین ہوا اوسوقت سلطان محمد خان نے پہر ریاست کا دعوی کیا اور عند المقابلہ شکست کہاکر اسبات پر راضی ہوا کہ وہ سب استحقاق اپنے جو ریاست کی نسبت ہین ترک کردیگا اگر اوسکو ریاست سے گزارہ معقول ملے چنانچہ علاقہ چوراتہہ گڈہ اوسکو اور اوسکے اولاد کو گزارہ مین دیا گیا اوسی زمانہ مین باجے راؤ پیشوا مرہٹہ دہلی سے واپس آیا تو اوس نے شاہ دہلی کی طرف سے تمام علاقہ افغانان بہوپال کا بہی اونسے چہین لیا آخر نواب نے بمجبوری اپنا علاقہ جو متعلق مالوا کے تہا باستثناء چند شہرون کے ترک کیا پیشوا نے بہی علاقہ گوندوارہ کا بدستور اسکے پاس رہنے دیا فیض محمد خان کم عقل آدمی تہا برائے نام اوستیس سال بہوپال کی حکومت کی جب مرگیا تو اوسکا بہائی یاسین خان جانشین ہوا وہ بہی چند روز زندہ رہا پہر اوسکے بہائی حیات محمد خان نے ریاست پائی اونسکی حکومت ضعیف تہی اختیار ریاست کا اہلکارون کے اختیار مین رہا اسوقت

وقت پنڈارون اور راگہو بہونسلا نے اس ریاست کو بہت ستایا تمام علاقہ اسکا اونکی تاخت
وتاراج مین آگیا اوسوقت وزیر محمد خان پسر برادرزادہ نواب محمد شریف خان ثانی کا جسکا
باپ بسبب اختیارات وزیر حسن کے قتل ہوا اور یہہ صغرسنی کی عمر مین بہوپال سے بہاگ کر چلا
گیا تہا ایسے وقت مین کہ ریاست دشمنون کے ہاتہہ سے پامال ہو چکی تہی بجوش اقبالی پہر
بہوپال مین آیا اوس نے دوبارہ اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور اپنے علاقہ کو مرہٹون کے
پنجہ اور تاخت وتاراج سے چہوڑایا کئی سال تک مرہٹون کے ساتہہ جنگ وجدل قائم
رکہی اور جسقدر علاقجات مرہٹون نے لے لیے تہے اس نے بزور شمشیر واپس کیے مگر اوسکی
قوت اور لیاقت کو دیکہہ کر غوث محمد خان کو حسد آیا اور اپنے آپ کو قوی کرنے کے
ارادہ پر فوج سندہیا و ناگپور کو اوس نے ترغیب دی کہ بہوپال پر قابض ہون اور قرار
کیا کہ وہ خراج سالیانہ سندہیا کو دیا کریگا مگر یہہ مطلب اوسکا بر نہ آیا اور ایسا گمنام ہوا کہ
انتظام ریاست سے اختیار اوسکا بالکل اوٹہہ گیا وزیر محمد خان نے اول کوشش درباب
حاصل کرنے اعانت وحفاظت انگریزی کے ۱۸۰۹ع مین بہت کی مگر بسبب موانع
چند امور کے منظوری اوسکی گورنمنٹ مین نہوئی ناچار بحالت مجبوری وہ عرصہ
غارتگران پنڈارا کے ساتہہ ہوگیا ۱۸۱۲ع مین سندہیا اور راگہوجی مرہٹہ باہم متفق
ہوکر درپے غارتگری وبربادی ریاست بہوپال کے ہوئی اور مرہٹا کی فوج
نے قلعہ بہوپال کا محاصرہ کرلیا وزیر محمد نو ماہ تک دلیرانہ مقابلہ مرہٹون کا کرتا رہا یہان
تک کہ مرہٹے مجبور ہوکر واپس چلے گئے دوسرے سال مین پہر سندہیا نے تیاری
فوجکشی کی بہوپال پر کی مگر گورنمنٹ انگریزی اوسکی مانع ہوئی کیونکہ گورنمنٹ نے
دیکہا کہ راگہوجی بہونسلا کی دوستی پر چندان اعتبار نہین ہے اور بہوپال کی دوستی
قوم پنڈارا کے غارتگری کی مانع اور کارآمد ہے اگرچہ گورنمنٹ انگریزی بہی
دل سے مائل تہی کہ رئیس بہوپال کے ساتہہ دوستی کیجانے مگر تاحیات راگہوجی کی

مکمل نہوئی ۱۸۱۶ء مین وزیر محمد فوت ہوا اور باستر ضاء امیر محمد خان پسر کلان وزیر محمد خان کے دوسرا لڑکا قدیر محمد کا نذر محمد خان جانشین ہوا نذر محمد کی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی ۱۸۱۷ء مین گورمنٹ انگریزی کی دوستی بھوپال کے ساتھہ ہوئی اور مفسدان پنڈاریکے حوصلے ٹوٹ گئے کیونکہ وہ بھوپال کو اپنا امن اور حامی جانتے تھے اور صرف اونہین کی مدد سے نواب بھوپال بھی سند ہیا اور راجہ ناگپور کا مقابلہ سینہ کھولکر کرتا رہا مگر دل سے اونکو جو غارت گر قوم تھی برا جانتا تھا جب انگریزی حفاظت مین آیا بیخوف ہوگیا اور بخوشی خاطر دونو سرکار ون مین عہد نامے لکھے گئے اور نواب نے چھہ سو سوار اور چار سو پیادہ فوج انگریزون کو دینی منظور کی اور گورمنٹ نے بعوض خرچہ فوج اور خدمات نواب کے پانچ اضلاع ضلع مالوہ مین اوسکو دیے بلکہ یہہ مقرر کیا کہ کھاندی راؤ مرہٹہ جسکے پاس وہ اضلاع پہلے تھے چھہ ہزار روپیہ سالیانہ نواب کو دیا کرے شہر رومرا اور قلعہ گڈہ جو نواب کے قبضہ سے نکل چکا تھا دوبارا نواب کو دیا گیا ۱۸۱۶ء مین نذر محمد خان پشتول کے گولی سے مارا گیا جسکو فوجدار خان اوسکے خورد سال سالے آٹھہ سال کی عمر مین نے اوسپر سر کیا تھا ایسے جوانمرد اور صادق دوست کے قتل سے گورمنٹ انگریزی نے بھی نہایت غم کیا اوس کے بعد اوسکا برادر زادہ میر محمد جان پسر امیر محمد خان جسنے اپنے حق ریاست کو ترک کیا تھا جانشین ہوا اور کار پردازی ریاست کی متعلق قدسیہ بیگم کے رہی سکندر بیگم سے اس جانشین کی شادی ہوئی ۱۸۳۵ء مین میر محمد جان نے چاہا کہ اپنی حکومت ظاہر کرے مگر کار پرداز مانع ہوئے اس خفگی اور غصہ مین جانشین نے سکندر بیگم کو طلاق دیدیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لینی کرکے ریاست کے چھوڑنے پر راضی ہوا مگر وہ جاگیر بھی اوسکو انگریزون نے اپنے پاس سے دی اوس کے بعد اوسکا بھائی جہانگیر محمد خان جانشین ہوا اوسوقت بھی قدسیہ بیگم کی یہ خواہش

تہی کہ حکومت اوسیکے متعلق رہے اسواسطے اوس نے اکثر عذرات بیچ شادی اپنی دختر کے
ساتہہ جہانگیر محمد خان کے کئے آخر جب اوس نے دیکہا کہ میری کوشش گورنمنٹ کے بے مرضی
رائگان ہی تو شادی کردی اس شادی کے ہونے سے تکرار رفع نہوئی کیونکہ بیگم یہہ
چاہتی تہی کہ اب بہی اوسکے ہاتہہ سے بالکل اختیار جاتا نرہے سکندر بیگم اپنی حکومت
مدنظر رکہتی تہی سنہ ۱۸۳۶ء مین سرکشی نواب محمد جہانگیر خان کے درباب گرفتاری بیگم کے ظاہر
ہوئی مگر بیگم نے اوسکو پکڑکر قید کرلیا سنہ ۱۸۴۳ء ماہ اپریل مین وہ قید سے بہاگا اور اوسکے
ساتہہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور نوبت بجنگ وجدل پہونچی اگرچہ اوسوقت گورنمنٹ
انگریزی نے نواب کے دعوی کو راست تصور کیا اور بیگم بہی پہلے اوسیکو جانشین منظور
کرچکی تہی مگر بخلاف عہدنامہ گورنمنٹ نے معاملات خانگی رئیس مین دست اندازی نکی
اور فریقین مین سخت محاربہ وقوع مین آیا آخر نواب شکست کہاکر شہر اشتا مین محصور ہوا کئی
مہینے تک محاصرہ رہا جب کچہہ نتیجہ نہ نکلا تو بیگم نے مداخلت انگریزی اس مقدمہ مین منظور کی
گورنمنٹ نے نواب کو جانشین کیا کل اختیار ریاست کا اوسکو دیا اور بیگم کو سات لاکہہ
روپیہ کی جاگیر علیحدہ کردی سکندر بیگم سے بہی ایک تحریر لی گئی کہ وہ درپے ایذا رسانی
ایک دوسرے کے نہو مگر سکندر بیگم بہی بعد خلیا بی قدسیہ بیگم کے اوس کے پاس اسلام
نگر مین چلی گئی نواب بتاریخ نوین دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء کو مرگیا اور وصیت نامہ لکہا گیا کہ بعد اوسکے
اوسکا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے ہی جانشین ہو اور اوسکی دختر شاہجہان بیگم
کی شادی اولاد وزیر محمد خان کے ساتہہ ہو مگر اس وصیت پر عمل نہوا اور گورنمنٹ نے
بالفعل جانشینی اوسکی دختر شاہجہان بیگم کی منظور کی اور حکم دیا کہ آئندہ جو شاہجہان
بیگم کا شوہر وزیر محمد خان کی اولاد سے ہوگا وہ اصلی جانشین بہوپال کا تصور کیا
جائیگا اور کارپرداز ریاست کے سکندر بیگم والدۂ شاہجہان بیگم اور فوجدار خان قدسیہ
بیگم کا بہائی قرار پائے سکندر بیگم نے انتظام ریاست کا بڑی توجہ اور لیاقت کے ساتہہ

کیا مالگذاری مین مستاجری کا طریق موقوف کیا معاملہ کا بند وبست بلا وسیلہ کسی دوسرے
شخص ہر ایک گانوں کے چودہری کے ساتھہ کر لیا تجارت کا اجارہ بھی موقوف فرمایا ٹکسال
اپنے انتظام مین رکھی انتظام پولیس کا بھی نہائیت خوبی کے ساتھہ کیا کل قرضہ ریاست کا
ادا کر دیا ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان سے ہوئی چونکہ یہہ شخص
متعلق خاندان بھوپال کے نہ تھا یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہجہان بیگم بذات خود بالاستقلال
رئیسہ بھوپال کی ہو اور اوسکے شوہر کو صرف خطاب نوابی کا برائے نام دیا جائے اور جب
تک کہ شاہجہان بیگم اکیس سال کی عمر کو نہ پہونچے سکندر بیگم ریاست کے کارپرداز مقرر رہے
مگر یہہ تجویز سکندر بیگم کو منظور نہوئی اور چاہا کہ وہ اپنی حین حیات تک رئیسہ بھوپال کے
قرار پاوے بعد اوسکے اوسکی بیٹی شاہجہان بیگم وارثہ و رئیسہ بنی بعد بہت سے سوال و
جواب کے ۱۸۵۹ء مین سکندر بیگم رئیسہ اور شاہجہان بیگم اوسکی وارث و جانشین بعد وفات کے
قرار پائی اس رئیسہ نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وفاداری ظاہر
کی اور خدمات شائستہ بجالائی اس لیے گورنمنٹ نے اوسکو پرگنہ بیرسیا جو بباعث سرکشی ریاست
دہار کے ضبطی مین آیا تھا دیا خطاب بھی اختر سند کا عطا کیا اور جو لوگ رئیسہ کے ملازمین
و رعایا مین سے ایسے نازک وقت مین گورنمنٹ کے حامی ہوئے تھے اونکو علحدہ جاگیرین
عطا کین ۱۸۶۳ء مین سکندر بیگم مکہ معظمہ کو حج کرنے گئی اور سرکار انگریزی اوس کے
علاقہ کی حامی و مددگار رہی ۱۲۸۵ ہجری مین سکندر بیگم نے وفات پائی اور نواب
شاہجہان بیگم اوسکی بیٹی رئیسہ حال کے جانشینی عمل مین آئی جو اب تک زندہ و حیات ہے
رقبہ ریاست بھوپال کا چھہ ہزار سات سو چونسٹھہ میل مربع ہے اور آمدنی تیرہ لاکھہ چھتر ہزار
دوسو باون روپیہ آبادی چھہ لاکھہ ترسٹھہ ہزار چھہ سو چھپن نفری کی سلامی رئیسہ کے
اونیس ضرب توپ فوج سات سو تیئیس سوار تین ہزار چار سو اٹھائیس پیادہ تہتر ضرب توپ
دو سو تیئیس گولہ انداز ہے رئیسہ حال نہایت دیندار نیکوکار عاقلہ فاضلہ ہے اکثر کتابین اوسکے

خزانہ کا مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون مین جاکر مسافرون کی خبرگیری مین صرف ہوتا ہے
اور عرب کے مسافر بھی اس ریاست مین آکر آرام پاتے ہین انتظام بھی اس ریاست کا
بہت اچھا اور با انصاف ہے اب نکاح اس رئیسہ کا مولوی صدیق حسن خان کے ساتھہ ہوا ہے اور وہ مدار المہام ریاست کا ہے

ریاست خاندان ججہر جو اب ضبط ہو چکی ہے

اس خاندان کے رئیس قوم افغان بھڑئیچ کہلاتے تھے بزرگ اونکا مصطفے خان بھڑئیچ
افغانستان سے ہندوستان مین آیا اور سرکار نواب علی وردی خان مہابت جنگ ناظم
صوبہ بنگال وعظیم آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا اور چند سال کے عرصہ مین یہہ رتبہ اوسکا
بڑہا کہ نوابی کا خطاب بہی حاصل ہوا مگر آخر کار وہ اپنے آقا کا باغی ہوکر اوسکے ساتھہ
معرکہ آرا ہوا اور جنگ مین مارا گیا اوسکی قتل کے بعد اوسکا بیٹا مرتضے خان ابو المنصور
صفدر جنگ صوبہ دار اودہ والہ آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا جب نواب آصف الدولہ
المشہور میرزا مانی کا وقت آیا تو اوس نے ناراض ہوکر پانچہزار سوار کے ساتھہ دہلی
مین جا پہنچا اور بذریعہ نجف خان وزیر کے شاہی ملازم وجاگیردار بنا جب وہ مرگیا
تو غازی خان اوسکا بہائی اور اسمعیل خان ونجابت علیخان وبہادر خان اوس کے
بیٹے بدستور جاگیردار رہے پہر جب تسلط مادہو راؤ جی مرہٹہ کا دہلی مین ہوا تو اوس نے
بہی قدر ومنزلت اونکی بحال رکہی اون مین سے فائیخان تو کچھواہہ کی لڑائی مین مارا
گیا اور باقی سب اپنی اپنی جاگیرون مین رہے پہر جب صاحبان انگریز دہلی پر قابض
ہوئے تو نجابت علیخان نے بحضور جنرل لیک صاحب کے حاضر ہوکر خدمات نمایان کین
اور اوس کے عوض مین بموجب سند محررہ چودہوین اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ کی چونیت وغیرہ
پرگنے میان دوآب اوسکی جاگیر مین ملی اور بالعوض پرگنات رہتک کے پرگنات
جہجر و دادری و بہادر گڈہ وغیرہ عطا ہوئی پہر جب جسونت راؤ ہولکر مرہٹا نے دہلی
پر حملہ کیا تو اوس لڑائی مین فیض طلب خان بہنوئی نجابت علیخان کا زخمی ہوا اسواسطے

پرگنه پاٹودهی اوس کی جاگیر مین عطا هوا پهر جو محالات میان ذوآب بسبب کسی ضرورت کے
انگریزون نے لے لیئے تو اوس کے عوض مین محالات جهجر و نارنول و کانونڈی و باڈلی و قلعه
اونکو دیا گیا اور جاگیر کی تقسیم اسطرح پر هوئی که پرگنات جهجر و باڈلی و کانونده مع قلعه و
نارنول و کانونڈی بجاگیر نجابت علیخان اور علاقه بهادرگڈه و پاٹودهی و بدهوانه و دادرے
وغیره بجاگیر اسمٰعیل خان و فیض محمد خان کے آیا اور یهه شرط قرار پائی که بندوبست محالات
رئیس خود کرین اور عند الضرورت سرکار مین چار سو سوار دیا کرینگے نجابت علیخان اعلے
رئیس خاندان کا بنا اور سب اوسکے رشته دار اوسکے ماتحت شمار هوئے نجابت علیخان
نے دسوین تک ریاست کی سنه ۱۲۴۰ هجری مین مرگیا پهر فیض محمد خان اوسکا بیٹا جانشین
هوا وه سنه ۱۲۵۱ مین مرگیا پهر فیض علیخان اوسکا بیٹا رئیس بنا وه سنه ۱۲۶۱ مین فوت هوا
پهر عبدالرحمان خان اوسکے بیٹے نے ریاست پائی اوس کے وقت سنه ۱۲۷۳ مین مفسده دهلی کا
برپا هوا هرچند اوسکی مرضی تهی که انگریزون سے اوس کی بگڑ جائے مگر مفسدون کی فوج
سے بهی نهایت خائف تها اونهین ایام مین مسٹر مٹکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دهلی معه
ایک اور صاحب رزیڈنٹ کے نواب کے پاس جا کر پناه طلب هوئے نواب نے اونکو بعزت
وآبرو کوٹهی چهوچهات مین رهنے کیلئے روانه کیا اور کوٹهی کے داروغه کے
نام حکم لکها که وه دونو صاحبون کو بحفاظت وعزت وآبرو کوٹهی مین رکهے جب دونو
صاحب کوٹهی مین پهونچے چند شریرون نے ملکر ایک سوار داروغه کے پاس بهیجا
اور نواب کیطرف سے حکم دلوا بهیجا که وه دونو صاحبون کو کوٹهی سے نکالدیوے
چنانچه داروغه نے نکالدیا یهه خبر جب نواب کو پهونچی بهت ملول هوا اور دونو صاحبون
کی تلاش کرائی وه نه ملے بعد ازان جو پے درپے فرامین شاه دهلی بطلب فوج
نواب کے نام آئی تو نواب نے خائف هوکر عبدالصمد خان و ابراهیم خان و [illegible]
کو تین سو سوار کے ساتهه بادشاه کے پاس بهیجدیا پهر چٹهی انگریزی نواب لفٹنٹ

گورنر ممالک مغربی کے نواب کے نام بطلب اوس کے واسطے شمول فوج انگریزی کے آئی تو نواب کا ارادہ مصمم ہوگیا کہ کرنال مین جاکر شامل فوج انگریزی کے ہوجاوے مگر اس امر مین اوسکی فوج اور اُمراؤ متفق نہوئے اسلئے خاموش رہا پھر ایک خط مسٹر رابیم صاحب کلکٹر گورگانو کا بطلب ۲ سو سوار اور ایک پلٹن اور دو ضرب توپ میواتیون کے دفع فساد کے لئے نواب کے نام آیا اور بمشکل تمام فوج مین سے اکیسو سوار گورگانو کو روانہ ہوا مگر یہہ سوار ہی راہ مین بیٹھہ رہے جب سنا کہ فورڈ صاحب ضلع چھوڑکر گورگانو سے چلے گئے ہین تو واپس جھجر کو آئے اوسی عرصہ مین چند میم صاحبہ باغیون کے پنجہ سے بھاگ کر جھجر مین آئین اون کو نواب نے بحفاظت تمام قلعہ کانوند مین رکھا جو دہلی کے فتح ہونے تک وہان رہین جب چودہوین ستمبر ۱۸۵۷ء کو دہلی انگریزون نے فتح کی تو نواب کے فوج اور افسر بھی دہلی سے بھاگ کر جھجر مین آئے اور مفسدون کی گرفتاری کی لیے چٹھی انگریزی حکام کی نام بھی جاری ہوئی تو نواب نے مفسدونکی گرفتاری مین سخت کوشش کی اور احمد قلیخان شاہ دہلی کے خسر اور حکیم عبدالحق مختار ریاست بلبگدہ وغیرہ نے بہت سی مفسدون کو پکڑکر انگریزون کی خدمت مین بھیجا اور جو حکم دہلی سے آتا رہا تعمیل اوسکی ہوتی رہی بعد تسلط دہلی جب حکام انگریزی گردنواح کے انتظام مین مصروف ہوئے تو کرنیل ڈک لارنس صاحب معہ ان شکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی و ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گورگانوہ و کپتان اڈمن صاحب معہ ایک کمپنی گورہ و تین ہزار فوج مہاراجہ جمون و ایکہزار فوج سکاری کے پہلے مقام پاٹودی آئے اور رئیس پاٹودی کو جو شامل مفسدون کے نہوا تہا ریاست پر بدستور بحال رکہا وہان سے یہہ لشکر مقام پاٹودہ علاقہ جھجر مین آیا رئیس نے وہان انتظام رسد کا کیا خود بھی وہان گیا مگر انگریزون سے ملاقات نہوئی جب وہ لشکر دادری مین پہونچا تو بہادر جنگ خان رئیس دادری سے بلے تہیاز ملاقات ہوئی اوسوقت رئیس دادری سے کچھہ مواخذہ نہوا مگر جسقدر سوار جھجر کے فوج مشمولہ مفسدین

پڑے آسے تہے وہ اوسی مقام پر توپ سے اوڑائے گئے وہان سے لشکر انگریزی
مقام جہجہ کے پاس پہونچا اور نواب کی طلبی معہ چند سواران بے صلاح کے عمل مین آئی
اوسوقت عبدالصمد خان و ابراہیم خان مشیران نواب نے ہرچند نواب کو روکا کہ ملاقات
کو نجانے اور ترک ریاست کرکے کسی سمت کو چلدے مگر نواب نے نہ مانا اور بے سلاح چند
سواران کے ساتہہ افسران انگریزی کے پاس چلا گیا اونہون نے جاتے ہی نواب کو قید
کرلیا اور بنام نامی صاحب کمشنر دہلی کا ایک خط نواب کو بدین مضمون دیا کہ مفسدہ کے وقت
تم سے کچہہ خیر خواہی و نمک حلالی وقوع مین نہین آئی اسواسطے ریاست تمہاری ضبط ہوئی
اور تحقیقات اس امر کی کہ آیا برعکس خیر خواہی کے کچہہ بدخواہی بہی تم سے صادر ہوئی ہے
یا نہین صاحبان کورٹ مقام دہلی کرینگے جب نواب یہہ خط پڑہ چکا تو صاحبان فوج نے
نواب سے کہا کہ اب آپ ہمکو ایک حکم اپنا بنام کل اپنے نوکرون کے لکہہ کر دیوین کہ وہ کل
خزانہ واسباب و میگزین وغیرہ ہماری سپرد کرین چنانچہ نواب نے فی الفور ایک پروانہ
بنام جملہ ملازمان جہجر و قلعہ کانوند وغیرہ کے لکہہ دیا پہر نواب دہلی مین مقید ہوکر آیا اور
ریاست بقبضہ سرکار انگریزی کے آگئی دو مہینے سے زیادہ تحقیقات مقدمہ ہوتی
رہی آخر جرم بغاوت و بدخواہی کا نواب کے ذمہ ثابت ہوکر حکم پہانسی کا ملا اور تئیسوین دسمبر
۱۸۵۷ء کو دہلی کے کوتوالی مین نواب کو پہانسی ملی اور ایک کروڑ روپیہ کا نقد و جنس
ضبطی مین آیا ریاست دادری کی بہی ضبط ہوکر بہادر جنگ خان رئیس دادری کا
لاہور مین بہیجا گیا جو مدت العمر بحالت جلا وطنی وہان ہی رہا۔

ریاست خاندان مالیر کوٹلہ

مورث اعلے اس خاندان کا شیخ احمد دلی زندہ پیر قوم سروانی افغان تہا اوسکا بیٹا صدر جہان افغانستان
سے بطریق سیر ہندوستان مین آیا اور اسی مقام پر جہان اب قصبہ مالیر دریای ستلج کی ایک شاخ پر
مقیم ہوا اسکے ہزار دن آدمی مرید ہوئے اور ملی نام ایک عورت شیخ کی خدمتگذار رہی

جسکے نام پر قصبۂ مالیر آباد ہوا سلطان بہلول بادشاہ دہلی نے اپنی بیٹی صدر جہان کے نکاح
مین دی سنہ [illegible]ھ مین صدر جہان فوت ہوا اوسکی دو عورتین تہین ایک شاہزادی دوسری
راجپوت راجپوت عورت کے بطن سے جو اولاد ہوئی وہ رئیس ہین اور شاہزادی کی
بطنی اولاد مجاور خانقاہ ہے صدرالدین صدر جہان کے چہٹے پشت مین بایزید خان
رئیس ہوا اوس نے مالیر کے پاس کوٹلے کی بنا ڈالی اوس کے بعد فیروز خان پہر شیر محمد خان
جانشین ہوا اس نے بہت جنگ پہر ابہی ناظم سرہند گوبند سنگہ سکہون کے گورو کے ساتہہ
کئی اور موضع شیرپور آباد کیا اوس کے بعد غلام حسین خان حاکم ہوا پہر جمال خان نے ریاست
پائی یہہ سکہون سے مقام سرہند لڑکر شہید ہوا اوسکے بعد بہیکن خان نے حکومت پائی احمد
احمد شاہ ابدالی کی نظر عنایت یہان تک ہوئی کہ سکہ بہی اوسکے نام مضروب ہوا آخر یہہ
آلا سنگہ رئیس پٹیالہ کے ساتہہ لڑکر قتل ہوا پہر بہادر خان اسکا بہائی رئیس بنا یہہ بہی سکہون
کے ساتہہ لڑکر مارا گیا اور علاقہ اسکی ریاست کا بہت سا پٹیالہ کی ریاست کے شامل ہوا
اسکے بعد عمر خان و ہملا سد خان و عطاء اللہ خان اس کے بہائی ایک دوسرے کی بعد
رئیس ہوتے رہے عطاء اللہ خان کے وقت رنجیت سنگہ لاہور سے آکر حملہ آور اوس
ریاست پر ہوا اور ڈیڑہ لاکہہ روپیہ نذرانہ مقرر کیا کچہہ تو اوس نے نقد ادا کیا اور باقی
کے لئے راجہ پٹیالہ اور جیند کو ضامن یا ضامنون نے ضمانت دیکر اپنے تہانجات
مالیر کوٹلے کے علاقہ مین مامور کردیئے مگر انہین دنون مین حسب درخواست رئیسان
سس ستلج کی کل ریاستین ستلج پار کی انگریزی حمایت مین آگئین اور رنجیت سنگہ
کی حکومت اُن کے اوپر بالکل اوٹھہ گئی اور جنرل اوکٹر لونی صاحب نے خود آکر کل تہانجات
جیند اور پٹیالہ کی اس علاقہ سے اُٹہا دیئے عطاء اللہ خان کے مرنے کے بعد اوسکا
بڑا بیٹا بہیکن خان حاکم بنا پہر امیر خان نے ریاست پائی اسکو گورنمنٹ انگریزی نے
نوابی کا خطاب بخشا یہہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین مرگیا اور محبوب علیخان جانشین ہوا یہہ سنہ [illegible] مین

فوت ہوا پہر نواب سکندر علیخان نے ریاست پائی اور ۱۲۹۵ ہجری مین مگیا اب نواب ابراہیم علیخان
مسند نشین اس ریاست کا ہے آمدنی اس ریاست کے کل دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ
ہے جس مین سے ایک لاکہہ روپیہ تو رئیس کی ذات خاص کے لئے اور ڈیڑہ لاکہہ روپیہ
اور متعلقہ داروں کے لئے اور کل سطح ریاست کا ایکسو پینتیس ۱۳۵ میل مربع اور آبادی
چہیالیس ہزار دو سو نفری کی ریاست پٹیالہ اور جنید وغیرہ سے اسکی قدامت زیادہ تر ہے

ریاست خاندان دوجانہ

قسمت حصار مین یہہ بہی ایک مشہور ریاست ہے ۱۸۰۳ء مین یہہ ریاست لارڈ لیک
صاحب کے حکم سے بعوض اون خدمات کے جو نواب عبد الصمد خان سے مرہٹون کی لڑائی
مین ظہور مین آئین تہین اوسکو عطا ہوئی اور سوائے دوجانہ کے ایک اور علاقہ پوہو نہر
جل شامل اس ریاست کے ہوا اگرچہ حکام انگریز نے پہلے یہہ علاقہ عبد الصمد خان اور اوسکے
چار بیٹون کے حین حیات تک اونکو دیا تہا مگر پہر حسب الحکم نواب گورنر جنرل یہہ جاگیر
دوامی ہوگئی ۱۸۲۵ء مین عبد الصمد خان مرگیا اور اوسکا بیٹا دوندی خان جانشین ہوا
وہ ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا تو حسن علیخان نے ریاست پائی اب نواب سعادت علیخان جانشین
اس ریاست کا ہے کل سطح اس ریاست کا اکہتر میل مربع اور آبادی چہہ ہزار نفری
کی پچاس سوار اور ڈیڑہ سو پیادہ نوکر ہے اور بسبب کفایت شعاری کے رئیس مالدار ہے

ریاست خاندان لوہارو

بزرگ اس خاندان کا قوم مغل الوس چغتائی برلاس سے مسمی ضیا جان باشندہ
شہر فرانگین تہا وہان سے وہ بسبب کسی انقلاب زمانہ کے بخارا مین آیا شاہ بخارا نے
بسبب ہم قومی و شرافت اوسکے خاندان کے خطاب بیگ اوسکو عطا کیا اور دوگانو
معہ زمین و باغ اور مکانات کے شہر بلخ مین بطور جاگیر دیئے چونکہ شادی میرزا ضیا جان
کے سادات بنی فاطمہ کے گہر مین ہوئی تہی اور بزرگ اوسکے بہی وصلت و پیوند ہینے

خاندان کا ہمیشہ سادات عظام سے رکھتے تھے اس لئے بادشاہ نے اوسکو دربار کی
حاضری وغیرہ تکالیف معمولی سے بری رکھا ہوا تھا اور بباعث شرافت ذاتی و فضیلت
علمی کے خواجہ کے خطاب سے مخاطب کرکے رعایت اوسکی عزت و حرمت کے ہر ایک طرح سے
منظور کی ہوئی تھی خواجہ ضیا جان بیگ کے بعد خواجہ نعمت اللہ بیگ ہوا اوسکے بعد خواجہ
عبدالرحمان بیگ جانشین ہوئے اوسکے تین فرزند میرزا قاسم جان میرزا عارف جان میرزا احسان جان
اور ایک دختر تھی دختر تو میر ابو القاسم سید ہزار شاہ بخارا کے وزیر کے ساتھ بیاہی گئی
اور تینوں بیٹے اپنی والدہ سے کسی بات پر ناراض ہوکر ہندوستان کو چلے آئے اور یہ
چاہا کہ اپنے بہنوئی کے احسان مند ہوکر بادشاہ سے ملیں یا کوئی خدمت حاصل کریں جب لاہور
پہونچے تو بعہد عالمگیر ثانی شاہ دہلی کے نواب زکریا خان بہادر صوبہ لاہور نے اون کی
بڑی توقیر کی اور بباعث ہمقومی اوسنے رشتہ کیا ہو اپنی بیٹی قاسم جان کے نکاح مین دی اور اپنے
بہائی محمد بیگ جان ناظم پشاور کی لڑکی کے ساتھ عارف جان بیگ کے شادی
کردی ایک سال کے بعد زکریا خان دہلی کو آیا تو اون تینوں بہائیوں کو بھی ہمراہ لاکر
بادشاہ کے حضور مین حاضر کیا بادشاہ نے قاسم جان کو خطاب شرف الدولہ قاسم جان
سہراب جنگ کا دیکر لاہور کی حکومت دی اور عارف جان کو بہ خطاب ... نظامت ...
پشاور کی نظامت وحفاظت قلعہ اٹک کے عطا کی اور یہہ دونوں نواب نجف خان وزیر کے
عہد تک اپنی اپنی خدمات متعلقہ بخوبی انجام دیتے رہے آخر عمر مین میرزا عارف جان
خان کو آگرہ کی صوبہ داری ملی اور شکوہ آباد جاگیر مین عطا ہوا پہر جب حصار کے علاقہ
مین قوم بہاٹیہ نے سرکشی کی تو میرزا عارف جان کو صوبہ داری تمام علاقہ کے جوکنبال
وحصار کی کمشنری مین ہے بادشاہ سے ملی اور اوسنے کامل بندوبست اوس
علاقہ کا کیا جب عہد سلطنت شاہ عالم کا آیا اور بادشاہ کی مزاحمین کسان فرومایہ
ذلیل ہوئے اور رونق سلطنت کی جاتی رہی تو میرزا عارف جان خانہ نشین ہوا

نگر نواب نجف خان نے اوسکو دوبارا طلب کرکر ہزار سوار کا افسر بنایا اور خدمت ایل کونسل جسکو گماشتہ شاہی کہتے ہین اسکے سپرد کی شرف الدولہ قاسم جان کے تین بیٹے محمد بخش خان فیض اللہ بیگ خان قدرت اللہ بیگ خان المشہور دیو سفید تھے ان مین سے فیض اللہ بیگ خان نے خطاب شرف الدولہ حاتم عصر کا پایا اور بڑا نامی سردار ہوا عارف جان خان دہلی مین فوت ہوا اور خاص جنوبی صلفہ زیر مسجد مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مین دفنایا گیا اوسکے چار بیٹے تھے ایک نبی بخش خان جسنے شکوہ آباد کی جاگیر سے استعفا دیا اور مشاہرہ تین ہزار روپیہ ماہواری نذر ملنے راجہ مرہٹہ مین عسیر کی تھیہ مرہٹہ کی طرف سے بادشاہ کا محافظ اور حاضر باش حضور تھا دوسرا احمد علیخان المخاطب بہیل زور تھا اور مدت تک بجائے اپنے باپ کے عارف جان خان کے رجمنٹ خاص شاہی مین افسر تھا تیسرا نواب احمد بخشخان اسکو خطاب فخر الدولہ دلاور الملک بہادر رستم جنگ حاصل تھا یہہ اپنے باپ کی جگہہ رئیس با اختیار سرکار حصار کا رہا چوتھے میرزا معروف علیخان یہہ شخص بڑا عالم و فقیر تارک الدنیا مشہور ہوا اور شیخ ضیاء الدین چشتی سجادہ نشین خواجہ فخر الدین فخر جہان جہان آبادی کی خدمت مین حاضر ہوکر اس نے تکمیل پائی اور خرقہ خلافت و اجازت کا حاصل کیا زمانہ انقلاب سلطنت مین بھی نواب احمد بخشخان بتوجہ خاص مولانا فخر الدین فخر جہان کے باعزت و آبرو و حشمت و جاہ بسر کرتا رہا جب آوازہ ملکگیری صاحبان انگریز کا عالمگیر ہوا تو نواب احمد بخشخان نے لارڈ لیک صاحب کے خدمت مین حاضر ہوکر مقام گورکھہ پور ملاقات حاصل کی اس لئے تمام ہندوستانی ملازم اور افسران علاقہ حصار کے علاقہ مین اسکی طرف سے مامور تھے سب اس سے منحرف ہوگئے اور علاقہ حصار مرہٹون کے حوالہ کردیا یہہ حال دیکھکر نواب واپس نہ آیا اور اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھہ روبروے لارڈ لیک صاحب خدمات لائقہ فتوحات ملک مین بجالاتا رہا چونکہ نختاور سنگہہ راجہ ماچہڑی کو نواب کے ساتھہ

کمال دوستی تھی نواب کے کہنے سے وہ گورنمنٹ انگریزی کا مطیع ہوگیا اور تمام قوم
راجپوت ترو کا بھی نواب کے سعی سے مطیع ہوئی تو گورنمنٹ نے راے باجھڑی کو ریاست
الور کی عطا کی اور نواب احمد بخشخان کو حصار کا قدیمی علاقہ مع علاقہ جھجر کے دیا مگر
نواب نے حصار کی علاقہ سے استعفا گذرانا اور حسب درخواست راجہ بختاور سنگہ باجھڑی
کے جا بجا کہ اوسکی ہمسایگی مین مجھکو علاقہ سے آخر علاقہ فیروزپور [illegible] دیوانا نہ
بچھور نگینہ لوہارو چہہ محال بالاستقلال نواب نے اپنا کر لیے اور یہہ جاگیر دائمی بطور کی
ولائیت بلا شرط خدمت اوسکو ملگئی بعد وفات نواب احمد بخشخان کے شمس الدینخان
اوسکا بڑا بیٹا جو بطن غیر منکوحہ سے تہا جانشین ہوا اوسوقت امین الدین خان جو اسم
بامسمی آدمی دیانت دار تہا و ضیاء الدین خان دونو حقیقی بہائی [illegible] بطن
سے تہی اور والدہ اون کی میرزا نیاز محمد بیگ مغل بدخشی کی بیٹی تہی اپنے باپ کی
وصیت کے موجب دعویدار تقسیم علاقہ کے ہوئے اور مقدمہ [illegible] فریزر صاحب
ایجنٹ دہلی کے پیش ہوا صاحب ممدوح نے بہی وصیت پر عمل کیا اور گورنمنٹ مین
رپورٹ کی کہ علاقہ اس ریاست کا مابین شمس الدینخان و امین الدینخان کے تقسیم ہونا
واجب ہے اس بات سے شمس الدینخان صاحب کا دشمن ہوگیا اور ماہ اکتوبر ۱۸۳۵ء
مین صاحب ایجنٹ کو اپنے نوکر کے ہاتھ سے قتل کرا دیا اسمقدمہ کی ایک برس برابر تحقیقات
ہوتی رہی آخر جرم قتل شمس الدینخان کی نسبت ثابت ہوا اور اوسکو پہانسی ہوئی
اوسکے پہانسی پانے کے بعد فیروزپور کی ریاست تو ضبط ہوکر ضلع گورگانوں کے
متعلق ہوگئی اور خاص لوہارو پرگنہ واحد نواب امین الدینخان کے نام واگذار
ہوا ضیاء الدینخان اوسکا بہائی سہیم ریاست کا قرار پایا ریاست و حکومت
امین الدینخان کے نام پر قائم ہوئی اب نواب امین الدینخان کی وفات کے بعد
نواب میرزا علاؤ الدین احمد خان بہادر جانشین و مالک ریاست کے ہین اس کی

مسند نشینی کے وقت ضیاء الدین خان نے دعوی ریاست کا کیا مگر کامیاب نہوا اور پنشندار
سمجہا گیا ضیاء الدینخان نے پہلے ہی اپنے بہائی کے وقت دعوی تقسیم کیا تہا مگر مسموع نہوا
اور اٹہارہ ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسکی قرار پائی تہی وہی اوسکو ملتے ہیں اور ریاست
اوسکو کسیطرحکا سروکار نہین ہے رئیس حال بڑے لئیق ہوشیار کارگذار عالم فاضل عربی فارسی
انگریزی مین طاق بلند حوصلگی مین شہرۂ آفاق باوجود قلت آمدنی کے انتظام دیوانی
و فوجداری وکلکٹری کا بہت خوب ہی مدرسے زنانے و مردانے جاری ہین اور اس علاقے
کے دہقانی لوگ اس رئیس کی توجہ سے علم وہنر کی طرف راغب ہوئے ایک مطبع بہی خاص
لوہارو مین جاری ہوا جسسے امیر الاخبار دو ہفتے کے بعد نکلتا ہے اس ریاست کے شمال کو ضلع
ہریانہ شرق مین کانوند جنوب و غرب مین شیخاواٹی و بیکانیر کا علاقہ ہے سطح اسکا دوسو
میل مربع آبادی تخمیناً اکیس ہزار آدمی کی آمدنی قریب اٹہہ ہزار روپیہ کے ہے رئیس
حال کی والدہ نواب غضنفر الدولہ ظفریاب خان سہراب جنگ کی بیٹی تہی جو ایک نامور
جرنیل فوج لکہنو اور صوبہ دار خیرآباد و سلطانپور بعہد نصیر الدین حیدر شاہ لکہنو تہا اوسکی زوجہ سیدہ ہاشمی تہی جسکی بیٹی
رئیس حال کی والدہ تہی ہوئی نانی اس رئیس کی نواب بخشی الممالک ضابطہ خان بن نجیب الدولہ کی پوتی سے
ہوئی پانچ فرزند رئیس کے ہیں میرزا امیر الدین و نصیر الدین و عزیز الدین و بشیر الدین
و ضمیر الدین اور تین لڑکیاں خوردسال ہین اور میرزا حسن علیخان بہادر رئیس کے
بہائی ہین اللہم سلمہم ✤

ریاست خاندان پاٹودہی

یہہ ریاست جہجر کی ریاست کے ایک شاخ تہی جو لارڈ لیک صاحب کے حکم سی نواب فیض طلب
خان کو بحلدوئی اوسکے حسن خدمات کے عطا ہوئی تہی مفسدہ دہلی کے بعد بسبب خیرخواہی
و وفاداری رئیس کے یہہ ریاست بحال رہی اور اکبر علیخان رئیس مورد تحسین ہوا اب فرمانفرما
اس ریاست کا محمد مختار حسین رئیس ہے اور آمدنی قریب پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے ✤

ریاست خاندان بہاولپور

اکبر بادشاہ کی وقت یہہ ریاست قائم ہوئی اور ان رئیسون کے بزرگون سے مسمی چنی خان ولد بہاد اللہ خان سنے اکبرشاہ کی نوکری پائی اور شاہزادہ محمد مراد کی ساتہہ سندہ کی مہم مین جو سنہ [illegible]ھ مین ہوئی تہی خدمات نمایان بجالایا چنانچہ جاگیر بہی سندہ مین عطا ہوئی پہر اوسکی گہر داؤد خان پیدا ہوا داؤد خان کی گہر محمود خان اور محمود خان کے گہر محمد خان محمد خان سے پہر داؤد خان ثانی پیدا ہوا اسکے بیٹے حیدر خان وغیرہ بہت سے ہوئے اور بڑی عمر پائی اسکی اولاد بکثرت ہے جو اب تک داؤد پوتے مشہور ہین پہر چند پشت کے بعد محمد بہادر خان نامی اسکے خاندان مین نامی سردار پیدا ہوا اور عالمگیر اورنگ زیب کے وقت اوس نے ناظم بکہر کے پاس نوکر ہوکر امارت حاصل کی اور بہت سی زمین غیر آباد جنگل کے ناظم سے لیکر اوس نے شکارگاہ اور شہر شکارپور آباد کیا اوس کے بعد اوسکا بیٹا محمد مبارک خان بادشاہ کیطرف سے حاکم سیوستان اور بہکر کا بناہ سنہ ۱۱۴۹ ہجری مین مرگیا اور محمد صادق خان جانشین ہوا اسکی وقت حکومت مین ضعف آیا اور یہہ بہکر سے بیدخل ہوکر معہ اپنے تین بیٹون محمد بہاول خان ومبارک خان وفتح خان کے اسطرف کو چلا آیا اور یہان آکر اوس نے موضع چوہڑے جو متصل اکہ آباد علاقہ بہاولپور کے ہے آباد کیا اور اپنی ریاست قائم کی اوسکے بعد محمد بہاول خان اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اوسنے شہر بہاولپور آباد کیا پہر مبارک خان اوسکے بہائی نے ریاست پائی پہر فتح خان پہر بہاول خان بن فتح خان جانشین ہوا اوسنے اپنی دولت وریاست کو ترقی دی اور زیر حکومت بادشاہ کابل ریاست کرتا رہا جب بعد وفات احمد شاہ درانی کے سلطنت کابل کی ضعیف ہوگئی تو یہہ خودسر ہوا اسلیئے تیمور شاہ بن احمد شاہ نے اسپر یورش کی اور یہہ جیسلمیر کو بہاگ گیا بادشاہ نے بہ تسلی اوسکو بلایا اور خراج لیکر خلعت دی اور واپس کیا سنہ ۱۸۶۶ بکرمی مین بہاول خان مرگیا اور محمد صادق خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا دس برس تک

یہہ خودمختار رہا سنہ ۱۸۷۶ بکرمی مین جب رنجیت سنگہ والی لاہور نے ڈیرہ غازیخان فتح کیا تو متوجہ
بہاولپور ہوا سکہون نے بہت علاقہ اسکا لوٹ لیا ناچار ہوکر نواب نے نذرانہ کثیر دیکر سکہی
فوج کو واپس کیا اسیطرح ہرسال رنجیت سنگہ باموری فوج نذرانہ اسسے وصول کرتا رہا
سنہ ۱۸۸۲ بکرمی مین محمد صادق خان مرگیا اور بہادل خان اوسکا بیٹا رئیس بنا اسکے وقت
بہی رنجیت سنگہ نے اسکو سخت تنگ کیا اور چاہا کہ اس ریاست کو نواب سے چہین لے جب
نواب نے جانا کہ اب ریاست کا بچانا رنجیت سنگہ کے ہاتہہ سے محال ہے تو ناچار صاحبان
انگریز کی اطاعت قبول کی اوس روز سے یہہ ریاست انگریزون کی حمائیت وحفاظت مین
آگئی بلکہ جب شاہ شجاع الملک نے کابل پر قبضہ پایا تو بہی یہہ ریاست علیحدہ اوسکی حکومت سے
رہی اور اس رئیس نے کابل کی مہم مین انگریزون کی بڑی بڑی خدمتین کین اور سندہ کے
لشکرکشی کے وقت رسدرسانی کی جسکے عوض مین سبزل کوٹ اور بہونگ نواب کو ملا ملتان کے
یورش کے وقت نواب نے انگریزون کی مدد کی اور نواب کی فوج بڑی جوانمردی کے
ساتہہ مولراج کی فوج سے لڑے اس خدمت کے عوض مین ایک لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن
نواب کو گورمنٹ نے اوس کے حین حیات تک دینا منظور کیا غرض بہاولخان نے حق
دوستی ووفاداری کا انگریزون کے ساتہہ اداکیا آخر سنہ ۱۸۵۲ع مین بہاولخان مرگیا
اور چہوٹا بیٹا اوسکا محمد صادق خان جانشین ہوا مگر اوسکو حاجی خان نے بیدخل کرکے
ریاست پائی اوسکے مرنے کے بعد محمد صادق خان رئیس حال جو خورد سال ہے رئیس
بنا اور انتظام ریاست کا انگریزون کے متعلق تا سن بلوغ رئیس کے رہا اب انگریزی
انتظام مین ریاست بڑے فروغ پر ہے خائن وغابن لوگ برخاست ہوگئے ہین اہلکارون
کے اختیارات محدود ہوئے خزانچی وگماشتے دیانتدار قرار پائے ڈاک کا سررشتہ
قائم ہوا کل ریاست مین تین نظامتین بنین اور تین ناظم مقرر ہوئے ہرایک ناظم
کو اختیارات دیوانی وفوجداری وکلکٹری عطا ہوئے دارالریاست کے عدالت

وزیر کے سپرد ہوئی سب کے افسر صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوئے جنکی منظوری سے ہر ایک کام ہوتا ہے تاجرون کو تخفیف ہوئی مود سے خانہ کا خرچ جو فضول تھا موقوف ہوا ۱۸۶۵ء مین آمدنی اس ریاست کے چودہ لاکھ تھی اب بسبب خوش انتظامی کے بیس لاکھ تک نوبت پہونچگئی ہے کل خرچ ریاست کا معہ تنخواہ سپرنٹنڈنٹ کے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار قرار پایا ہے بہاولپور کے علاقہ مین ایک نہر تہی جسسے ستایئس شاخون کے ذریعہ سے پانی پہونچکر تمام علاقہ کو سیراب کرتا تہا مدت سے بسبب عدم خبرگیری رئیس کے خشک پڑی تہی اب وہ صاف کی گئی اور دہانہ اسکا کہولا گیا بابلا پایاب اور نئی نہر بہی کہودائی گئی جسسے تمام علاقہ شاداب ہوتا ہے اوسی کے ذریعہ سے دریا کا پانی پرانی نہر مین پہونچتا ہے شفاخانے و مدارس بہی جابجا مقرر ہوئے ہین اور رعایا جو پہلے رئیسون کی تعدی سے جلاوطن ہوگئے تہے پہر آکر آباد ہوئے۔

خاندان نظامت حیدرآباد دکن

بانی اس خاندان کا کرم الدین نام تہا جسنے عالمگیر اورنگ زیب کے وقت آصف جاہ خطاب پاکر افسر فوج کا بنا ۱۷۱۳ء مین اوسنے نظام الملک خطاب حاصل کرکے صوبہ داری دکن کی پائی اور چند سال کے بعد بسبب ضعف سلطنت کے خودسر ہوگیا ۱۷۴۸ء مین وہ مرگیا اوس کے بعد اوسکا دوسرا بیٹا نصیر جنگ ناظم بنا کیونکہ اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین خان دربار دہلی مین بڑا امیر اور مختار تہا مگر نصیر جنگ برادرزادہ مظفر جنگ کے بامداد دوپلی صاحب گورنر علاقہ مقبوضہ فرانسیس کے حیدرآباد پر حملہ کیا اور نصیر جنگ کے مدد مقابلہ فرانسیس کے انگریزون نے کی آخرکار مظفر جنگ گرفتار ہوکر قید ہوا ایک سال کے بعد نصیر جنگ کو سرکشان قوم پٹہان نے قتل کرڈالا اور مظفر جنگ نے قید سے نکلکر حکومت پائی اسکے وقت فرانسیسون نے اسکے دربار مین بڑی توقیر پائی تہی بڑے بڑے عہدے اونکو ملے بہت سا علاقہ متصل پوندیچری پرگنہ کریگال وشہر وضلع مسلی پٹن

اونکو ملا چند ماہ کے بعد خود بہی وہ اپنی فوج کے ہاتہہ سے قتل ہوا اُمرائے دربار نے
چاہا کہ اوس کے خوردسال لڑکے کو جانشین کرین مگر صلابت جنگ آصف جاہ کی بہائی
فرانسیسون کی مدد سے حاکم بنا اس نے بہی جانشینی کے شکرانہ مین فرانسیسونکو بہت سا
علاقہ دیا جب سنہ ۱۷۵۸ء مین مابین فرانسیسون اور انگریزون کے جنگ ہوئے تو فرانسیس کل
علاقے سرکاران شمالی سے نکالے گئے اوسوقت نواب کی بہی دوستی انگریزون کے
ساتہہ ہوئی اور نواب نے علاقہ مسلی پٹن وغیرہ اضلاع جو فرانسیسون کو دئیے ہوئے
تہے انگریزون کو دیئے علاقہ سرکاران شمالی کا بہی شاہ دہلی کے حکم سے انگریزون
کو ملگیا بلکہ دیوانی ممالک بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بہی بادشاہ کے حکم سے سنہ ۱۷۶۵ء
مین انگریزون کو کل عطا ہوئے سنہ ۱۷۶۱ مین صلابت جنگ اپنے چہوٹے بہائی نظام
علی کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوا اور نظام علی ناظم حیدرآباد بنا اوسی سنہ ۱۷۶۵ مین علاقہ
کرناٹک پر یورش کرکے بہت سے تاخت و تاراج کی مگر آخر وہان سے نکالا گیا اور فوج
انگریزی بفرمان شاہ دہلی کرناٹک پر قابض ہوئے اوسوقت نواب جنگ کے تیاری
مین تہا کہ گورنمنٹ مدراس نے نواب سے صلح کی اور اقرار ٹہرا کہ بالعوض سرکاران ایلور و سکاکل
و راجہ سندری و مصطفی نگر و مرتضی نگر المعروف کنتور کے گورنمنٹ انگریزی امداد نواب
کی فوج سے کریگی ورنہ ایک لاکہہ روپیہ سالانہ دیا کریگی نواب نے بہی انگریزی مدد منظور
کی اور لکہا کہ سرکار کنتور میرے بہائی نظارت جنگ کے جاگیر مین ہے اوسے واپس نہ کی
جب تک وہ کرناٹک مین مستعد بفساد نہو اس عہد کے بعد انگریزون نے دو پلٹنیں اپنی نواب کے
مدد پر قلعہ بنگلور کی فتح کے لئے جو حیدر علی انگریزون کے دشمن کے قبضے مین تہا مامور کین مگر
نواب نے عہد پر قایم نرہا اور حیدر علی کے ساتہہ سازش کرکے کرناٹک پر حملہ آور ہوا انگریزون نے
بڑی سرگرمی کی تہی نواب کا مقابلہ کیا اور نواب نے مجبور ہوکر پہر انگریزون سے صلح کی اوسوقت حیدر علی کی چہوڑ دی دیوانی کرناٹک کے مولا گہاٹ
جو پہلے حیدر علی کے پاس تہے بعوض سات لاکہہ روپیہ سالانہ انگریزون کے متعلق ہوئی اس شرط پر کہ انگریز کچہہ روپیہ

نواب کو بابت سرکاران شمالی بہی دین اور بوقت ضرورت دو پلٹنین اور توپخانہ
انگریزی بعوض لینے خرچہ اوس فوج کے نواب کے مدد کو آیا کرے سنہ ۱۷۸۰ع مین نظارت جنگ
نواب کے بہائی نے فرانس کے فوج گنتور مین جمع کی اسباب مین جو خلاف دوستی امر تہا انگریزون
نے نواب کو لکہا ابہی کچہہ جواب نہین آیا تہا کہ نظارت جنگ نے حیدر علی سے خائف ہوکر
انگریزون سے مدد طلب کی انگریزون نے وعدہ امداد کا بشرط نکالدینے فرانسیسیون کے علاقہ
گنتور سے کیا سنہ ۱۷۸۲ مین نظارت جنگ مرگیا اور سرکار گنتور نواب سے انگریزون نے بوعدہ
ادای نو لاکہہ سولہ ہزار تین سو پچاس روپیہ سالانہ کے لے لیا پہر جب پہلی جنگ ٹیپو سلطان سے
انگریزون کے ساتہہ ہوئے تو سرکار حیدرآباد اور پیشوا مرہٹا بہی انگریزون کے مددگار ہوئے
بعد فتح علاقہ جمعی تیرہ لاکہہ سولہ ہزار روپیہ کا حیدرآباد کے حصہ مین آیا سنہ ۱۷۹۵ مین پیشوا مرہٹے نے
دعوی بقایا چوتہہ کا نواب پر کیا اور نوبت بجنگ پہونچکر علاقہ جمعی پینتیس لاکہہ روپیہ
بعوض ادای تین کروڑ روپیہ بقایا چوتہہ کے نواب کو دینا پڑا مگر جب مادہو راو پیشوا
مرگیا تو بعد تکرار تین حصہ اوس علاقہ کے پہر نواب نے مرہٹے سے لے لئے چونکہ مرہٹے کے
جنگ کے وقت انگریزون نے بسبب دوستی طرفین کے مدد نواب کے نہین کی تہی یہہ امر نواب
کو ناگوار گذرا اور اوس نے ایک چیدہ فوج بسرکردگی افسران فرانسیس کے نوکر رکہی اور دوستی
سے دست بردار ہونیکا ارادہ کیا ابہی کچہہ نتیجہ اوسکا ظاہر نہین ہوا تہا کہ عالیجاہ نواب کے
بیٹے نے سرکشی کی نواب کی فوج بہی بہت سی اوسکے ساتہہ ہو گئی اسلیئے نواب
انگریزون سے امداد کا طالب ہوا اور انگریزون نے بعد تحریر عہدنامہ چہہ پلٹنین جسکا
خرچہ چوبیس لاکہہ ستر ہزار ایکسو روپیہ تہا نواب کی مدد کو بہیجی اور فرانسیس نواب کی سرکار سے
موقوف کرادیئے سنہ ۱۷۹۹ مین دوسری لڑائی انگریزون کی سلطان ٹیپو کے ساتہہ
ہوئی چونکہ اس مہم مین بہی نواب کی فوج ہمراہ تہی بعد فتح سرنگاپٹم کے ممالک مفتوحہ
مین سے علاقہ جمعی چہہ لاکہہ سات ہزار تین سو بیس روپیہ کا نواب کے حصہ مین آیا اور دو ثلث

حصہ پیشوا مرہٹے سے بہی بسبب انکار پیشوا کے نواب نے لئے ۱۸۰۳ء مین نواب نظام
علیخان مر گیا اور سکندر جاہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اوس نے اپنی تقرری کی سند
شاہنشاہ دہلی سے بہی منگوائی اسکے وقت انگریزون نے مرہٹون کو شکست دی اور بعوض مدد
نواب کے بہت سا علاقہ ممالک مفتوحہ سندہیا اور ناگپور سے اسکے قبضہ مین آیا ۱۸۰۸ء
مین میر عالم وزیر نواب کا جو جانی دوست گورنمنٹ انگریزی کا تہا وہ مر گیا انگریزون نے
چاہا کہ اب بہی کوئی ایسا وزیر جو ہمارا خیر خواہ ہو مقرر ہو بعد رد و بدل منیر الملک وزیر بنا اور
اختیار کل چندو لال کے ہاتہہ مین جو متوسل انگریزی تہا ملا ۱۸۱۷ء مین انگریزون نے پیشوا
مرہٹا کی سلطنت کو مغلوب کیا اور بعوض رفاقت فوج نواب کے بہت سا ملک نواب کے
بہی حصے مین آیا ۱۸۲۹ء مین نواب سکندر جاہ مر گیا اور نصیر الدولہ اوسکے بیٹے نے
حکومت پائی اور ۱۸۵۷ء مین فوت ہوا اوسکے بعد افضل الدولہ نظام خان نواب کے
بڑے بیٹے نے ریاست پائی اور سالار جنگ برادر زادہ سراج الملک وزیر ہوا اس
اس وزیر نے انتظام ملک کا بخوبی کیا اور مفسدہ دہلی مین خدمات نمایان بجالایا اوسکے
عوض مین پچاس لاکہہ روپیہ قرضہ انگریزون کا جو بذمہ ریاست تہا معاف ہوا اور علاقہ
شورا پور نواب کو دیا گیا اور ضلاع دہراسیو و رایچور و آب دایس ملے خطاب ستارۂ
ہند بہی عطا ہوا ۱۸۶۱ء مین وزیر اور نواب کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی نواب نے
چاہا کہ اوسکو معزول کر دے مگر انگریزون نے نچاہا کہ ایسا لائق وزیر ریاست ہو۔
رقبہ اس ریاست کا پچانوے ہزار تین سو سینتیس میل مربع آبادی ایک کروڑ چہ لاکہہ
چہیاسٹہ ہزار اسی نفری کی ہے اور اس علاوہ ریاست مین صرف ایک جاگیردار راجہ
گدوال ہے جسکا کل اختیار علاقہ پر اوسوقت تک ہے جب تک وہ پندرہ لاکہہ روپیہ
سالانہ بطور خراج دیتا رہے۔

ریاست خاندان میسور یعنی سلطان ٹیپو

سے پہلے اس خاندان کا حاکم وراجہ مہاراجہ چکتاگر اور حیدر علی نام ایک امیر اوسکی فوج کا
سپہسالار تہا گورنمنٹ انگریزی کی بہی اس ریاست کے ساتہہ دوستی تہی بلکہ جب
انگریزون نے کرناٹک مین جنگ کرنی شروع کی تو مہاراجہ میسور کیطرف سے حیدر علی
فوج لیکر ہمراہ گیا تہا آخر حیدر علی کی زور آور قوت نے یہہ ترقی پائی کہ اوس نے اپنے
مالک کو ریاست سے خارج کیا اور خود مالک بن بیٹہا اور بہت جلد ملابار وغیرہ علاقون
کو بزور شمشیر تسخیر کرکے ایک رئیس پر زور ہوگیا جس سے انگریزون کو اوسکی طرف سے
سخت اندیشہ لاحق حال ہوا سنہ ۶۶ع مین نواب حیدرآباد نے بہی حیدر علی سے سازش
کی اور باتفاق ہمدگر کرناٹک سے حملہ آور ہوئے مگر عندالمقابلہ دونو نے شکست کہائے
اور نواب حیدرآباد حیدر علی کی رفاقت سے کنارہ کش ہوا انگریزون کا دوست
بنا مگر حیدر علی نے نواب حیدرآباد کی علحدگی سے خائف نہوکر تہادم جنگ قائم رکہی
اگرچہ وہ ایکدفعہ بشرط واپسی ملک مفتوحہ کے صلح پر راضی ہوا مگر انگریزون نے
منظور نکیا سنہ ۶۹ع مین حیدر علی ناگاہ ایک ایسی چالاکی عمل مین لایا کہ اپنی
فوج لیکر وہ شہر کرناٹک سے بفاصلہ پانچ میل کے پہونچ گیا ناچار انگریزون نے اپنے
علاقہ کو قتل و غارت سے بچایا اور باقرار واپسی علاقہاے مفتوحہ کے صلح حسب المدعا
دشمن کے مان لی اوسی سال مین حیدر علی نے مرہٹون کے ساتہہ جنگ کیے اور شکست
کہائی آخر بہت علاقہ اپنا چہوڑکر صلح پر راضی ہوا مگر جب دربار پونا کی آپس مین نزاع
برپا ہوئی تو اسنے اپنے علاقجات پہر اپنے قبضہ مین کرلئے اوسی عرصہ مین انگریزون
اور فرانسیسون مین معرکہ آرائیان ہوئین اور علاقجات حیدر نگر اور مسلی پٹام و کریکال
و پوندیچری انگریزون نے فتح کئے اور جزیرہ ماہی پر جو فرانسیسون کے پاس تہا لشکر کشی
ہوئی تو حیدر علی نے انگریزون کو کہلا بہیجا کہ اگر تم جزیرہ ماہی پر حملہ کروگے تو مین کرناٹک
پر لشکر کشی کرونگا اوسپر انگریزون نے کچہہ خیال نکیا اور وہ علاقہ بہی فتح کرلیا اونہین ایام

ہین انگریزون نے بحالت جنگ سوالے کنتور نواب حیدرآباد کے بہائی کے ساتھہ صلح کی
اسبات سے دونون یعنے نواب حیدرآباد اور حیدر علی کو سخت اندیشہ ہوا اور دونون نے فوج
انگریزون کے مقابلہ پر بہیجی اور کرناٹک پر حملہ کی تیاری ہوئی چونکہ اوسوقت لیے بسبب دربے
مہون فرانسیس وغیرہ کی خزانہ انگریزی مین روپیہ تہا اور سامان کمیٹی کا بہی خراب اسواسطے
انگریز کچہہ نہ کرسکے اور حسب المدعا حیدر علی و نواب کے صلح کرلی مگر دریردہ دربے
اسبات کے ہوئی کہ خاندان ہنود کو جنکی بید خلی کے بعد حیدر علی نے ریاست لی ہی پہر قایم
کیاجاہی سنه ۱۷۸۲ مین حیدر علی مرگیا اور ٹیپو سلطان اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ باپ سے بہی
زیادہ دشمن انگریزون کا تہا اسنے اوسی زور شور کے ساتھہ لڑایان قایم رکہین اسکے وقت
انگریزون کی سازش سے ایک سرکشی بمقام سرنگاپٹم درباب مسند نشینی ہنود ورثہ میسور کے
واقع ہوئی اور فرانسیسون نے جنکی مدد برابر ٹیپو کو پہونچتی تہی انگریزون سے صلح کرلے
اور سلطان ٹیپو سے الگ ہوگئے ایسی تنہائی کے وقت انگریز سنه ۱۷۹۰ مین سلطان پر حملہ
آور ہوئے ہزارون آدمی لڑائی مین مارے گئے آخر سلطان نے شکست کہائی اور مجبور
ہوکر اوسنے اپنے دو بیٹون کو انگریزون کے پاس واسطے انعقاد صلح کے بہیجا اور مارچ
سنه ۱۷۹۲ مین صلح ہوکر نصف ملک و علاقہ سلطان کا انگریزی علاقہ کے شامل ہوا اور تین
کروڑ تیتیس لاکہہ روپیہ خرچہ مہم کا نقد سلطان کو دینا آیا اور علاقہ مفتوحہ انگریزون و نواب
حیدرآباد و پیشوا مرہٹہ نے آپسمین بانٹ لیا سنه ۱۷۹۵ مین جب فیمابین مرہٹہ اور نواب
حیدرآباد کے جنگ و عداوت برپا ہوئی تو سلطان ٹیپو نے چاہا کہ مرہٹون کے ساتھہ
آمیزش کرکے اور فرانسیسون کے نام بہی ایک خط لکہا کہ تم اور ہم آپس مین اتفاق کرکے
انگریزون کو ہندوستان سے نکالدیوین جب یہہ خبر انگریزون کو پہونچی تو باتفاق نواب
حیدرآباد کے پہر سنه ۱۷۹۹ مین سلطان پر حملہ آور ہوئے سلطان بہی کئی لڑایان لڑا آخر بہ
کمال دلاوری و جوانمردی میدان معرکہ مین شہید ہوا کل علاقہ میسور وغیرہ انگریزون کے قبضہ

مین آیا اور انگریزون نے مہاراجہ کرشنا راج خوردسال کو جسکے دادا سے حیدر علی نے
ریاست چہین لی تہی تیرہ لاکہہ چہتر ہزار چہتر روپیہ کا ملک دیکر میسور مین گدی نشین کیا
اور چالیس برس کے بعد پہر ریاست اوسی خاندان مین منتقل ہوئی باقیماندہ علاقہ مفتوحہ
مین سے سات لاکہہ ستر ہزار ایکسو ستر روپیہ کا ملک تو انگریزون نے خود رکہا اور چہہ
لاکہہ ستر ہزار تین سو تیس روپیہ کا علاقہ نواب حیدرآباد کو دیا اور دو لاکہہ تربسٹہ
ہزار چہہ سو ستاون روپیہ کا علاقہ مہاراجہ پیشوا کو دینا کیا مگر چونکہ فوج پیشوا کی اس
مہم مین شامل انگریزی فوج کے نہ تہی اوس لیے وہ علاقہ نہ لیا اسواسطے وہ بہی نواب
اور انگریزون کے آپس مین تقسیم ہوا اولاد اور متعلقین سلطان ٹیپو کے پہلے بمقام
ویلور پہر کلکتہ بہیجے گئے اور گذارہ معقول اونکے واسطے مقرر ہوا مہاراجہ کرشنا راج کی
خوردسالی مین ایک برہمن پورنیا نام وزیر و مدار المہام مقرر ہوا اوس نے بڑی لیاقت کے
ساتہہ انتظام کیا خزانہ مین بہی دو کروڑ روپیہ جمع کرلیا مگر جب سنہ ۱۸۱۱ء مین مہاراج کو اختیارات
ریاست کے ملے تو اوس نے فضولخرچی و عیاشی مین وہ روپیہ برباد کردیا ریاست مقروض ہوگئی
تمام علاقہ مین بےانتظامی پہیل گئی ناچار انگریزون نے وہ ریاست ہی ضبط کرلی اور راجہ کے لیے
گذارہ مقرر کردیا تمام علاقہ انگریزون کے تصرف مین آیا ٭

خاندان ریاست کیمبی

مدراس کے علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے اور بانی اس خاندان کا میرزا جعفر نظام ثانی
المعروف مومن خان تہا اوسکی حکومت گجرات کے علاقہ مین ماتحت بڑے حاکم کے تہے اور اوسکا
دادا نظام خان حاکم کیمبی کا تہا جعفر خان سنہ ۱۷۴۲ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند مفتخر خان مع فرزند
نورالدینخان نے ہرچند کوشش کی کہ گجرات مین اپنے باپ کے عہدہ پر بحال ہو مگر ممکن نہوا آخر
وہ کیمبی مین فوج کے اجتماع کے ارادہ پر گیا اور نظام خان کو قتل کرکے خود حاکم بن بیٹہا
سنہ ۱۸۰۳ء مین جب گجرات کا ملک مابین خاندان مرہٹا پیشوا اور گہائیکوار کے تقسیم ہوا تو کیمبی

کی ریاست پیشوا کے حصہ مین آئی اور نورالدینخان نے مرہٹون کے ساتھہ بڑی بڑی لڑائیان کین اور کبھی
زرخراج سے جنگ آزاد نکیا بلکہ کاٹھیاوار وغیرہ سے روپیہ وصول کرلیتا رہا شہر احمدآباد بھی
اسنے فتح کیا اور چند سال اپنے قبضہ مین رکھا نورالدینخان کے بعد اوسکا داماد نجم خان جانشین
ہوا مگر اوسپر میرزا جعفر ثانی جو نورالدینخان کا بیٹا غیر منکوحہ سے تھا حملہ آور ہوا اور ریاست
نجم خان سے چھین لے وہ سنہ [illegible] مین مرگیا اور فتح علیخان اوسکا بیٹا جانشین ہوا فتح علی نے
سنہ [illegible] مین رحلت پائی اور اوسکا بیٹا بندہ علیخان باجازت صاحبان انگریز گدی
نشین ہوا وہ سنہ [illegible] مین مرگیا اور اوسکا برادرزادہ نواب حسین یار خان رئیس بنا وہ
سنہ [illegible] کی مفسدہ مین بھی خیرخواہ سرکار رہا - آمدنی اس ریاست کی قریب تین لاکھہ
پچاس ہزار روپیہ کے اور رقبہ تین سو پچاس میل اوسکا مربع آبادی ایک لاکھہ چھتیس ہزار نفر کی ہے

خاندان ریاست جوناگڈہ

یہہ ریاست علاقہ سورت کاٹھیاوار مین واقع ہے قدیمی راجے اس خاندان کے قوم راجپوت چوڑاسما
سے تھے سنہ [illegible] مین سلطان محمود بیگڑا شاہ گجرات اسپر حملہ آور ہوا اوس روز سے یہہ ریاست
مسلمانون کے ماتحت ہوگئی آخر سلاطین چغتائیہ کے عہد مین تمام و کمال علاقہ اسکا شامل صوبہ گجرات
ہوگیا خاندان حال کی بنیاد پہلے شیر علیخان نام ایک سپاہی نے سنہ [illegible] مین قایم کی اور رعایا کے
اتفاق سے ملک پر قبضہ کرکے شاہی حاکم کو نکال دیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا صلابت خان جانشین ہوا اور
یہہ ملک اپنے بیٹون پر تقسیم کردیا جوناگڈہ بہادر خان کو اور بانٹوا دولت خان اور امان خان کو ملا
صلابت خان کے بعد بہادر خان نے ریاست پائی پھر مہابت خان بہادر خان کا بیٹا جانشین ہوا
اوسکے بعد اوسکا بیٹا حامد خان سنہ [illegible] مین بعمر سترہ سال کی رئیس تھا یہہ شخص بڑا غارتگر و ظالم
تھا اسلیے مداخلت صاحبان انگریز کی اسکے علاقہ مین ہوئی اور اوسکو ممانعت کی گئی کہ وہ
چوری اور غارتگری سمندر مین نہ کیا کرے سنہ [illegible] مین وہ مرگیا اور اوسکے بیٹون بہادر خان
و صلابت خان مین جانشینی پر تکرار ہوئی آخر بہادر خان نے ریاست پائی اوسکو چند عرصہ

نام عرب نے قید کرلیا قید کی حالت مین اوس نے انگریزون سے مدد مانگی اور گورنمنٹ انگریزی کی کوشش سے وہ ۱۸۱۶ء مین قید سے چہوٹ کر پہر رئیس ہنا اور مدت الحیات ماتحت انگریزون کے رہا آخر ۱۸۴۱ء مین مرگیا اور حامد خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۸۵۴ء مین فوت ہوا اوسکی جگہہ اوسکے بہائی مہابت خان نے ریاست پائی - محاصل اس ریاست کا چہہ لاکہہ روپیہ سال ہے اوس مین سے گورنمنٹ انگریزی اٹہائیس ہزار تین سو چوراسی اور مہاراجہ بڑودہ چھتیس ہزار چارسو تیرہ روپیہ خراج لیتے ہین اور ریاست ماتحت ریاست بڑودا کے شمار کیجاتی ہے ٭

خاندان ریاست پالن پور

اس خاندان کے رئیس قوم افغان لوہانی ہین اکبر بادشاہ کے وقت انکو دیوانی کا خطاب ملا تہا اور اضلاع جہالور وساچور وپالن پور انہون نے اورنگ زیب عالمگیر سے پائی تہی مگر ۱۶۹۸ء مین راجہ جودہ پور نے دیوان وقت سے کل علاقہ سوائے پالن پور اور ویسا کے چہین لیا اوس سے بعد ایکسو برس تک برابر اوسقدر علاقہ پر رئیس اس خاندان کے قابض رہے ۱۷۹۴ء مین رئیس اس ریاست کا فیروز خان مقرر ہوا اور بیس سال کی حکومت کے بعد ۱۸۱۲ء مین اوسکو فوج سرکش نے مار ڈالا اور اوسکے بیٹے فتح خان کو قید کرکے شمشیر خان فیروز خان کے بہائی کو ریاست دی مہاراجہ بڑودا اور گورنمنٹ انگریزی نے فتح خان اصلی جانشین کی حمایت کے اور اوسکو جانشین کرکے حکم دیا کہ شمشیر خان فتح خان کے ایام نابالغی تک مدارالمہام ریاست کا ہو شمشیر خان بہی اس بات پر راضی ہوا اور بسبب لاولدی اپنی کے اوس نے فتح خان کوہی اپنی جایداد کا وارث قبول کیا چونکہ انتظام شمشیر خان کا خراب تہا اور بسبب بے خبری اوسکی کے ریاست مقروض اور آمدنی بند ہوگئی اسلئے حسب مراد درخواست رئیس خورد سال کے شمشیر خان برخاست ہوا اور ایک اہلکار دربار مہاراجہ بڑودا سے واسطے انتظام امور ریاست کے بہیجا گیا ۱۸۱۳ء مین رئیس کو کل اختیار ریاست کا ملا اور

اہلکار ریاست بڑودہ کا واپس آیا ۱۸۵۷ء مین فتح خان مر گیا اور اوسکا بیٹا زور آور خان رئیس بنا اس رئیس نی مفسدہ ۱۸۵۷ء مین خدمات نمایان کین اور مورد تحسین و آفرین ہوا۔ رقبہ اس ریاست کا دو ہزار تین سو چورانوی میل آبادی ایک لاکہ اٹہتر ہزار اکیاون نفری آمدنی تین لاکہ روپیہ سالانہ ہی فوج دو سو پچاس سوار پانسو چہتر پیادہ مقرر ہے پانسو روپیہ سالانہ رئیس مرانہ بہی اوسکو دیتا ہی خراج اس ریاست کا مہاراجہ بڑودہ کے دربار مین ادا ہوتا ہی اور رئیس کو اختیار ہی کہ بحالت لاولدی کی کسی وارث شرعی کو متبنے کر لے ✤

ریاست خاندان رادہن پور

دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مسمی بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تہا اوسکے اولاد مین سے جوانمرد خان بابی نے صوبہ گجرات مین سے شاہ دہلی کے حکم سے رادہن پور کا علاقہ عوض مین پایا جب چغتائی سلطنت ضعیف ہو گئی تو جوانمرد خان نے ایکدفعہ گجرات پر بہی قبضہ کر لیا تہا جب رکہناتہہ راؤ مرہٹا اوسکے مقابلہ کو گیا تو وہ مقام احمد آباد محصور ہو کر حاضر ہو گیا اور گجرات کا تعلق چہوڑ کر اپنے قدیمی علاقہ مین چلا گیا اوس روز سے یہ ریاست مرہٹون کے ماتحت ہو گئی بعد ازان داماجی راؤ گایکواڑ نے بہت سا علاقہ اس ریاست کا جوانمرد خان کے بیٹون غازی الدینخان اور نظام خان سے لیکر شامل حکومت بڑودہ کے کر لیا اوسوقت دونو بہائی اشتراکت مین اس علاقہ کی تہی جب نظام خان مر گیا تو غازی الدینخان تنہا رئیس بنا غازی الدینخان کے بعد علاقہ ریاست کا اوسکے بیٹون شیر خان اور کمال الدین خان مین تقسیم ہوا شیر خان کے حصہ مین رادہن پور اور کمال الدینخان کے علاقہ مین سمیج پور وغیرہ آیا مگر کمال الدینخان تہوڑی عرصہ کے بعد مر گیا اور ریاست متعلق شیر خان کے رہی ۱۸۱۳ء مین شیر خان بتوسل مہاراجہ بڑودہ کے انگریزون کا مطیع ہوا اور حسب درخواست اوسکے فوج انگریزی نی غارتگران سندہ کو اوسکے علاقہ سے نکالا ۱۸۲۵ء مین شیر خان مر گیا اور اوسکا بیٹا زور آور خان جانشین ہوا اوس نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اپنی خدمات سے

گورمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور مورد تحسین و آفرین ہوا - رقبہ اس ریاست کا آٹھہ سو چونسٹھ میل مربع آبادی بیالیس ہزار دو سو ننانوے نفری کی - آمدنی دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ کی ہے یہہ ریاست کچہہ خراج انگریزون یا مہاراجہ برودہ کو نہین دیتی مگر اقوام قلی اپنے ہمسایہ زبردست کو کچہہ روپیہ دیتی ہے فوج اس ریاست کے دو سو چونتیس سوار اور تین سو بیس پیادہ مقرر رہے ہے ٭

خاندان میران سندہ

پہلے اس علاقہ مین ہندو راجپوتون کی حکومت تہی ۷۱۱ سنہ مین اسکو پہلے مسلمان حکام سے محمد بن قاسم ثقفی نے فتح کیا پہر تین سو گیارہ برس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اسکو فتح کرکے اپنے ملک کے شامل کیا بعد چند تغیرات حکام کی ۱۵۹۱ سنہ مین اکبر بادشاہ اسملک پر فتحیاب ہوا پہر ۱۷۴۰ سنہ مین تقبضہ نادر شاہ افشار کے آیا پہر شاہان درانی اسپر متصرف رہے پہر قوم کلورس اسپر قابض ہوئی اور نور محمد سردار اوس قوم کا اس صوبہ کا حاکم بنا پہر غلام شاہ اوس کے بہائی نے حکومت پائی پہر سرفراز خان حاکم بنا اوس نے عداوتا قوم تال پور کے تین سردارونکو مار ڈالا اوسکے عوض لینے کے لئے میر فتح علیخان نے بڑا اجتماع کرکے پہلے عبد النبی حاکم کلورا کو نکالدیا خیرپور و شاہپور فتح کئے بعد برپا ہونی بلوئہ عام او بعد خاندان کلورا کے کل سند کا ملک تین حصون مین منقسم ہوا یعنے حیدرآباد جسکو سند نرائی بہی کہتے ہین فتح علیخان کی حکومت مین اور خیرپور زیر حکومت میر سہراب اور میرپور زیر حکومت میر تہارا کے آیا حکومت حیدرآباد کی فتح علی غلام علی کرم علی مراد علی چار بہایون مین تقسیم ہوئی جنکو لوگ چار یار کہتے تہے ۱۸۰۱ سنہ مین فتح علیخان مرگیا اوسکا نصف علاقہ تو غلام علی نے لیا اور نصف باقیماندہ اور بہایون نے تقسیم کیا صوبہ دار خان اوسکے بیٹے کو کچہہ نہ دیا ۱۸۱۱ سنہ مین غلام علی مرگیا اوسکا بیٹا میر محمد بہی محروم رہا اور ریاست دونو بہایون مین منقسم ہوئی ۱۸۲۸ سنہ مین کرم علی مرگیا اور سلطنت حیدرآباد جمعی تیرہ لاکہہ روپیہ مراد علی کی قبضہ مین آئی ۱۸۳۳ سنہ مین مراد علی بہی دو بیٹے

نور محمد اور نصیر خان چہوڑ کر مرگیا اور سلطنت حیدرآباد کے چار یار کے چارون بیٹون یعنے نور محمد سردار
میر و نصیر خان پسران مراد علی و صوبہ دار خان بن فتح علی و میر محمد بن غلام علی کے تقسیم مین آئی
سنہ ۱۸۴۰ء مین نور محمد اپنے بیٹون شہداد و حسین علی کو بحفاظت نصیر خان کے چہوڑ کر مرگیا دوسرا حصہ
سندہ کا یعنے اپر سندہ مین خیرپور کا علاقہ بلا تقسیم ایک سردار میر سہراب کے قبضہ مین آیا سنہ ۱۸۳۰ء
مین میر سہراب مرگیا اور میر رستم علیخان اوسکا بیٹا قابض ہوا اور میر تہارا والی میرپور سنہ ۱۸۲۹ء
مین مرا اوسکا جانشین اوسکا بیٹا شیر محمد ہوا اوسوقت فوج کشی سرکار انگریزی کی بامداد شجاع الملک
کے کابل پر ہوئی اور سندہ کے علاقہ سے اوس فوج کا عبور ہوا میران سندہ کو اوسوقت حسب ضرورت
تسلی و دلاسا جانب شاہ شجاع اور سرکار انگریزی سے ہوا مگر بعد فتح کابل کے مطالبہ زر باقیات سرکار کابل
کا ہوا اور حکم ہوا کہ سوائے صوبہ دار خان کے تینون امرائے حیدرآباد سات سات لاکہہ روپیہ کل
اکیس لاکہہ روپیہ شاہ شجاع والی کابل کو دین اس روپیہ کے ادا کے بعد پہر کچہہ مطالبہ میران سندہ سے
نہوگا جب اس روپیہ کے ادا مین توقف ہوا تو لارڈ گورنر بہادر سے یہہ حکم نفاذ پایا کہ بعوض
مطالبہ زر نقد کے میران سندہ شکارپور کا علاقہ چہوڑ دین چنانچہ میر نصیر خان نے اپنا حصہ اور
اپنے بہائی نور محمد کا حصہ چہوڑ دیا ابہی باقیماندہ امیرون کے ساتہہ سوال و جواب درپیش تہا
کہ اتنے مین خبر فساد ملک کابل کی سندہ مین مشتہر ہوئی اور سب کے سب سرکار انگریزی کے دشمن
ہو گئی میر رستم علی والی خیرپور و نصیر خان والی حیدرآباد بہی در باب نکال دینے فوج انگریزی
کے سندہ سے مستعد ہوئے اوسوقت کل امیرون کے نام احکام جاری ہوئی کہ درصورت سرکشی و فساد
کے کل علاقہ تمہارا سرکار مین ضبط ہو جائیگا مگر اون کے خیال مین نہ آیا سنہ ۱۸۴۳ء ماہ اگست مین جنرل
نیپیر صاحب ملک بلوچستان و سندہ کے سپہ سالار مقرر ہوئی اور ملک سندہ کا مفتوح ہو کر کل علاقجات
سوای علاقہ خیرپور کے جو علیمراد خان کو میر رستم علیخان نے دیدیا اور وہ اطاعت انگریزی
مین آگیا تہا سرکار مین ضبط ہوئی اور علیمراد خان کے پاس صرف تین لاکہہ پچاس ہزار روپیہ
کا علاقہ باقی رہا جو اب تک اوسکے قبضہ مین ہے اور امرائے سندہ معزول شدہ سندہ سے نکالدیئے

گئے اور ہر ایک کے لئے وثیقہ مقرر ہوئے بہ تفصیل ذیل خاندان خیرپور ایک لاکھہ نواسی ہزار پانسو
چالیس روپیہ خاندان سیرپور ساٹہہ ہزار دو سو روپیہ خاندان حیدر آباد ایک لاکھہ تہتر ہزار
نواسی روپیہ ہے *

ریاست خاندان جاورا

مسمی غفور خان جو پہلے پہل نواب وفرمان فرما جاورہ کا ہوا وہ خسر پورہ نواب امیر خان
والی ٹونک کا تہا اوسکی معرفت وہ سرکار ہولکر مین نوکر ہوکر امارت کے درجہ کو پہونچا جب امیر خان
مالوہ سی راجپوتانہ کی مہم پر گیا تو چند علاقجات ہولکر نے غفور خان کو اس شرط پر دیئے کہ وہ
بالفعل چہہ سو سوار نوکر رکہے جب علاقہ مین ترقی ہو تو سوار بہی زیادہ کرے سنہ ۱۸۱۸ء مین
یہہ ریاست بہی حفاظت انگریزی مین آگئی اوسوقت اس علاقہ کی نسبت امیر خان بہی دعویدار
ہوا مگر سماعت نہوا سنہ ۱۸۲۵ء مین غفور خان مر گیا اور اوسکا بیٹا غوث محمد خان بعمر دو سالہ
نواب ہوا گدی نشینی کے وقت حسب مرضی انگریزون کے اس رئیس نے دو لاکھہ روپیہ نذرانہ
ریاست ہولکر کو بہی دیا بڑی بیگم غفور خان کی کارپرداز ریاست کی ہوئی اور دامادِ غفور
خان کا جہانگیر خان نائب قرار پایا کچہہ عرصہ کے بعد کارپردازی بیگم کی برطرف ہوئی
اور اجازت ہوئی کہ رئیس پانسو سوار پانسو پیادہ چار ضرب توپ پاس دوام کے لئے رکہے
سنہ ۱۸۴۲ء مین یہہ انتظام موقوف ہوا اور بعوض فوج جو حسب ضرورت رئیس سے انگریز لیتے
تہے نقد روپیہ ایک لاکھہ پچاسی ہزار آٹہہ سو دس روپیہ سالانہ لینا قرار پایا سنہ ۱۸۵۷ء
کی مفسدہ مین بہی اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی اور خدمات لائقہ بجا لایا تو وہ روپیہ کم
ہوکر مبلغ ایک لاکھہ انسٹھہ ہزار آٹہہ سو دس روپیہ باقی رہ گیا - غوث محمد خان کے
وفات کے بعد عبد اللہ خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا کہ زندہ و حیات موجود ہے - رقبہ
اس ریاست کا آٹہہ سو بہتر میل مربع ہے آبادی پچاسی ہزار چار سو چہپن نفری کی - آمدنی
چہہ لاکھہ چہپن ہزار دو سو چالیس روپیہ فوج ایک سو چہتر سوار چہہ سو پیادہ سلامی تیرہ ضرب

توپ کی ہی اس ریاست مین ارہنی بہت عمدہ واسطے کاشت افیون کے ہے اور محاصلات
افیون کے ایکہزار صندوق سالانہ ہے ❊

ریاست خاندان ٹونک

بانی اس ریاست کا نواب امیرخان تہا جسنے ہولکر مرہٹے کے وقت بڑی توقیر پائی اور نوابی کا
خطاب لیا اسنے سرکار ہولکر مین بڑے بڑے کار نمایان کئے اسکی فوج ہمراہی ہی بڑی بہادر تہی
مالوہ کی ملک مین اونہونے بڑی بڑی فتوحات کین دشمنون کے علاقہ مین بڑی بڑی لوٹ اور
غارت کی اسنے اپنا علاقہ انگریزون کے دخل سے پہلے مالوہ مین علیحدہ کرلیا تہا جب انگریزون کے
تحت مین یہہ ریاست آئی گورنمنٹ کا حکم ہوا کہ اصلی ریاست اس رئیس کی جو بعہد ہولکر
کے وقت سے اس کے قبضہ مین ہی بدستور بحال رہیگی اور جسقدر علاقہ پیچہے سے اسنے اپنی قبضہ
مین کیا ہی وہ اسکا حق تصور نہین ہوگا سرکار اس رئیس کی حمایت اور حفاظت مین مصروف
رہیگی بشرطیکہ یہہ رئیس انگریزی علاقہ مین پہر تاخت اور تاراج نہ کریگا اور تمام توپین
اپنی بعدد رکہنی چالیس توپون کے سرکار انگریزی کے پاس بعوض زر نقد کے فروخت کر
ڈالیگا بلکہ اگر نواب انگریزی علاقہ مین آئندہ تاخت و تاراج کرنے کے لئے دست انداز
نہوگا اور نہ انگریزون کے خیر خواہون اور دوستون کو ستائیگا تو کچہہ علاقہ اوسکو ہولکر کے
خاص علاقہ سے ہی دیا جائیگا چنانچہ نواب نے یہہ سب امر منظور کرلئے اور نواب کو صاحبان انگریز
نے سوای اوسکے پہلے علاقہ کے علاقہ ضلع رم پورہ دیا تین لاکہہ روپیہ قرضہ ہی عطا کیا
جو آخرکار معاف ہوا علاقہ بلول اوسکے فرزند کو تاحین حیات جاگیر مین ملا بلول کے علاقہ کے
عوض بارہ ہزار پانسو روپیہ سالانہ نقد نواب کے بیٹے کو ملتا تہا اور تحصیل علاقہ مذکور کی
اوسکے ماتحت رکہنی گورنمنٹ کو منظور نہوئی نواب امیرخان بہادر نہایت دیندار اور سخی
اور بہادر آدمی تہا آخر سنہ ۱۲۵۰ھ مین مرگیا اور اوسکا فرزند نواب وزیر محمد خان جانشین
ہوا اسنے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین انگریزون کے ساتہہ وفاداری ظاہر کی اور مورد تحسین آفرین

ہوا مگر جب عہد گورنری جان لارنس صاحب گورنر جنرل کا آیا تو بسبب اسکے کہ ٹونک مین ایک ٹہاکر کا خون ناحق ہوگیا تہا نواب ریاست سے معزول ہوا اوسکا نواب ابراہیم خان جانشین ہوا اور نیابت ریاست کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر قائم جنگ کو عطا ہوئی رقبہ اس ریاست کا آٹھہ سو میل مربع ہے آبادی ایک لاکہہ بیاسی ہزار نفری کی آمدنی سالانہ آٹھہ لاکہہ روپیہ چہہ سو سوارون کی فوج اور توپخانہ سلامی سترہ ضرب توپ کی ہی کچہہ خراج نقد یا فوج یہہ رئیس گورمنٹ کو نہین دیتا استحقاق جانشینی کا از روی حق وراثت شرع محمدی کے

تیسرا حصہ سلاطین انگریز کی حالات مین ابتدای سلطنت سے فرمانفرمائی زمانہ حال کوئین وکٹوریا ملکہ معظمہ کے عہد سعادت مہد تک

انگلستان کا ملک ابتدا مین قوم گال یعنے فرانس کے متوطنون سے آباد ہوا چنانچہ ابتک اوس قوم کے لوگ اس ملک کے کئی قطعون مین پائے جاتے ہین اور اون مین سے بعضے وہی قدیم زبان اپنی بولتے ہین قدیم زمانہ مین کسیکو اسکی خبر نہ تہی مگر اٹہارہ سو برس کا عرصہ ہوا ہے کہ روم کے بادشاہ قیصر جولیس نے اس جزیرہ کو معلوم کیا اور فوج لیکر اسپر یورش کی اوس زمانے مین اس سرزمین کو برطانیکا کہتے تہے اور رہنے والے جزیرے کے محض جاہل بے علم علم وہنر عاری خارج از آدمیت تہے بعض اون مین سے جانورون کی کہال اپنے بدن کا لباس بنانے اور پوستین پہنتے اور بعض برہنہ اور ننگے بے جامہ و بے لباس پہرا کرتے تہے کچہہ پہننے اور اوڑہنے کی اونکو عادت و تمیز نہ تہی سوائے مچہلی کے گوشت اور جنگلی جانورون کے اور کوئی چیز اونکی خوراک نہ تہی اعلے درجہ کی زینت اور سنگار اس قوم کا اوسوقت یہہ تہا کہ اپنے بدن کو کئی طرح کی رنگون سے رنگ لیتے چونکہ ان کی خوراک کا گزارہ صرف شکار کے گوشت پر تہا اپنی ہتہیار قسم چہرا وغیرہ ان کے پاس ہر وقت موجود رہتا تہا مذہب مین یہہ لوگ فرنگستان کے شمالی متوطنون کی مانند بت پرست تہے اور پتہر کے بڑے بڑے

گول ستون میدان مین کہڑے کرا اور اون کے بیچ مین ایک بڑا پتہر رکہہ کر اوسپر جانورون کی قربانین
کرتے بعض اوقات انسان کی قربانیان وقوع مین آتین اور انسان جانورون کی طرح بتون
کے آگے ذبح کئی جاتی تہی عملداری سب صوبون کی جدا جدا تہی ایک ایک سردار ہر ایک مقام پر
حکومت کرتا تہا لیکن ضرورت کے وقت سب کے سب آپس مین متفق ہو جاتے تہے اور تمام
صوبون مین سے ایک شخص کو صاحب عقل و بہادر جنگجو حاکم و مختار بنا لیتے اوسوقت جنگ و صلح
کے باب مین اوسکو کامل اختیار ہوتا پیدل فوج اور سوار ضرورت کے وقت بہت سے جمع کرلئے
جاتی اکثر پہلوان لڑائی کے وقت رتہون پر سوار ہوکر میدان جنگ مین جاتے تہے آخر حضرت
عیسے علیہ السلام کے ظہور سے پچپن برس پہلے قیصر روم نے اس جزیرہ پر یورش کی اور اس
جزیرہ کے رہنے والے لوگ گرز او نیزہ اور تلوار سے خوب لڑے اور دشمن کو پسپا کیا
چند حملون کے بعد قیصر نے سنہ ۴۳ء مین اس جزیرہ پر اپنا عمل و دخل کرلیا اوس کے وقت ان کے
سنگ مسار ہوئی بت توڑے گئے اوسوقت اگرچہ برطانیہ کا مین رومیون کا تسلط ہو گیا تہا
لیکن شمالی حصہ اس کا جسکو اسکاٹلنڈ کہتے ہین سبب اسکے کہ اوس سرزمین کے رہنے والے سخت
جنگجو و بہادر و جفاکش تہے رومی فتح نکر سکے بلکہ رومیون نے اون کے حملے روکنے کے واسطے
مٹی کی ایک بڑی لمبی اور اونچی دیوار دو نو علاقون مین بنوا دی مدت مدید تک عملداری قیصر روم
کی اس علاقہ پر رہی آخر جب قیصریہ خاندان کی عملداری کو ضعف آگیا تو سنہ ۴۰۶ء مین قیصر
ہنوریس بادشاہ ولنٹین نے اس جزیرہ سے اپنی فوج اور کارپرداز بلوالئے اور اس علاقہ کو مطلق
العنان کردیا اس چند سال کی عرصہ مین اس جزیرہ والون نے بہت سی رسمین رومیون کے اختیار
کر لین اور مذہب بہی رومیون کا اس ملک مین رائج ہوگیا بادشاہ کی فوج کی واپسی کے بعد
اس سرزمین پر اسکاٹلنڈ کے لوگون نے غارت و تاراج کا ہاتہہ دراز کیا اور طرح طرح کے
ظلم کرنے شروع کئی جب یہہ عاجز آئی تو انہون نے نہایت عجز کے ساتہہ قیصر روم کی خدمت
مین عریضہ لکہا اور التجا کی کہ بادشاہ دوبارہ اپنی فوج اس ملک مین بہیجے اور پہر اسا

علاقہ کو اپنے تصرف مین لی مگر قیصر نے ان کے مقبوضہ پر کچھہ لحاظ نکیا اس ناامیدی کے بعد انہون نے
علاقہ سیکسنی ملک جرمن کے رہنے والون سے جو بڑے بہادر اور شجاع مشہور تھے مدد طلب کی اور
انہین مین سے ایک فرقہ قوم انگل تہا وہ سب اپنا ہجوم لیکر اس ملک مین آئے اور ایسے قابض
ہوئے کہ انکے نام سے یہہ سرزمین انگلنڈ مشہور ہوگئی کیونکہ انگل قوم کا نام ہی اور لینڈ زمین کو کہتے
ہین یہہ قوم اسکاٹ پر غالب آئی اور برطانیہ کا سے قبضہ انکا بالکل اوٹھا دیا اور قوم اسکاٹ
اس علاقہ کی حکومت چہوڑ کر اپنے علاقہ کو چلے گئے قوم سیکسن انگل کا قبضہ جب بخوبی اس ملک
مین ہوچکا تو انہون نے قوم برطانیہ قدیمی رہنے والون کو بالکل اس علاقہ کی حکومت وملکیت سے
جواب دیدیا اور یہہ انکا منہہ دیکھتے رہ گئی کامل قبضہ کے بعد قوم انگل کی حکومت سات حصون
مین منقسم ہوگئی چنانچہ انکے سات راج اب تک مشہور ہین کسیقدر مدت کے بعد وہ ساتون
راج ایک ہوگئی اور ایک شخص مسمی

ایجبرٹ یا ایگبرٹ

کہ قوم سیکسنی کے لشکر مین نامی گرامی بہادر تہا فرمان فرما تہا اس نے ساتون صوبون پر غالب آکے
ایک سلطنت قایم کرلی اور ملک کے دانشمندون واکابرون نے جمع ہوکر سنہ ۸۲۷ء مین اسکو
بادشاہ مقرر کرکے تخت سلطنت پر بٹہلایا اور اسکی تخت نشینی سے چند سال اول عیسائی مذہب
اس جزیرہ مین رایج ہوگیا اس مذہب کے اجرائے سے اول لوگ طرح طرح کی اعتقاد اور قسم قسم کے
مذاہب کے پابند تہی اور بت پرستی بہت رایج تہی اولیا اور زاہدون کی نسبت لوگون کو ایسا
اعتقاد تہا کہ انکو خدا کی خدائی مین شریک تصور کرتے تہے اور اگر کسی سے کوئی گناہ کبیرہ
سرزد ہوجاتا تو عبادت گاہون مین نذر نیاز دینے سے اوسکا عوض اوترجانا تصور
کرلیتے تہے عیسائی مذہب کے رواج پانیسے یہہ باتین سب جاتی رہین اور بادشاہ کی
دانشمندی اور انتظام کی خوبی سے ملک مین شایستگی پہیلی بازو تا کا اختراع ہوا اور
قطب نما کے ایجاد وقوع مین آکر دریائے سفر دور دراز آسان طور سے طے ہونے لگے

چھاپہ کے ایجاد نے بھی ظہور پکڑا اِس بادشاہ کا اگرچہ اصلی وطن یہی ملک تھا مگر تربیت اسنے
فرانس میں پائی تھی اور عقل و دانش میں اپنے ہم قوم لوگون پر سبقت لے گیا تھا اور اسکی عہد مین
بہت مرتبہ ڈنمارک والے لوگ انگلستان پر حملے کرتے رہے مگر قابض نہوئے اور اِس نے اون کو
جہاز سے اوترنے بھی ندیا لب دریا اون کے مقابلے کے لئے جا بار تا اور وہ ناچار ہو کر اپنے جہاز
واپس لیجاتے رہے گیارہ سال تک اسنے سلطنت کی سنہ آٹھسو اٹہتیس عیسوی مین مر گیا اسکے
مرنے کے بعد اسکی شہزادہ اتہل ڈلف فرمانفرما ہوئی۔

شاہ اتہل ڈلف

یہہ بادشاہ خدا پرست عابد تہا اسکے اوقات سلطنت کے کام کم اور عبادت مین بہت صرف
ہوئے اس کے وقت بہی قوم ڈین یعنے ڈنمارک نے دو مرتبہ انگلستان پر حملہ کیا اور شکست کہا کر بہاگ
ہوئی آخر اونہون نے یہہ تجویز کی کہ ایک جزیرہ مین جسکا نام تہنت تہا اپنے آپکو مستحکم کرلیا چونکہ وہ جزیرہ بہت نزدیک تہا
بہت مرتبہ وہان سے حملے کر کر آئے اور ملک کو لوٹ کر لے گئے وہ لوگ نہایت بے رحم تہی عورت مرد بچہ سب کو تہہ تیغ
کر دیتے انگلستان والے بڑی بہادری سے اونکا مقابلہ کرتے رہے اور دشمن کو اپنے ملک پر قابض
ہونے ندیا یہہ بادشاہ ملک کی آمدنی مین سے دسوان حصہ دین مسیحی کے خادمون یعنے پادریون کو
دیتا رہا آخر سنہ آٹہہ سو ستاون عیسوی مین مر گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے تین فرزند۔

شاہ اتہل بلڈ و شاہ اتہل برٹ و شاہ اتہل رڈ

ایک دوسرے کی بعد جانشین ہوئے مگر اون کی حکومت نے استحکام نہ پکڑا پہلے اتہل بلڈ کی حکومت نے
تو کچہہ پائداری نہ کی کہ وہ کم عقل و نادان و ذلیل آدمی تہا پہر اتہل برٹ اوسکی نسبت بالیاقت
ہوا اور سنہ آٹہہ سو چہیاسٹہہ عیسوی مین مر گیا پہر شاہ اتہل رڈ تخت نشین ہوا اور ملک
مین انتظام کی صورت نمودار ہوئی یہہ بادشاہ جنگ و لڑائی کے فن مین صاحب کمال تہا قوم
ڈنمارک نے اسکے وقت بڑی لشکر کے ساتہہ انگلستان پر یورش کی مگر یہہ بادشاہ اون کے حملون کو
روکتا رہا اور ملک پر اونکو قابض ہونے ندیا اخیر حملے مین ڈین لوگ جکلہ ناٹنگم مین جو انگلستان

کے متعلقات سے ہے آگ قایم ہوگئی بادشاہ اون کے مقابلے کے لیئے سوار ہوا اور فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بادشاہ کو سخت زخم آیا جسسے وہ جان بر نہوا اسکی وفات کے
بعد اوسکا چھوٹا بھائی -

شاہ الفرڈ

بادشاہ ہوا اوسکے عہد مین بہی قوم ڈنمارک نے انگلستان پر متواتر حملے کئے اور یہہ بادشاہ
چہہ مین لڑایان بحر و بر مین اون سے لڑا اور ایکمرتبہ چنگ نواز کا بہیس بدلکر غنیم کے لشکر مین
گیا اور تمام حال اور پوزیشن کے موقعے دریافت کرکے واپس آیا اور فی الفور فوج تیار کرکے
اونپر چڑہ گیا اور فتح پائی اس بادشاہ کا خطاب الفرڈ عظیم تہا اور فی الحقیقت وہ اسی خطاب کے
لائق تہا کیونکہ اوس نے اچھے اچھے آئین ایجاد کئے عمدہ قوانین رائج فرمائے اہل جرم وقصور
کو سزا اوسکے دربار سے پنچایت کی تجویز سے ملتی رہی آکسفرڈ نام ایک مدرسہ بہی اس نے
بنوایا اور تعلیم شروع کرائی اسکے وقت انگلستان کے لوگ تین فرقون مین منقسم تہے ایک امیر
وحاکم دوسرے آزاد تیسرے غلام ان سب کو علم سے کچہ بہرہ نہ تہا مگر بادشاہ بذات خود لئیق
وصاحب علم وہنرمند تہا ہر روز آٹہہ گہنٹہ وہ کتابون کے مطالعہ مین صرف کرتا ملک کے خراج کا
انتظام بہی کمال نیک نیتی سے کیا اور زر خراج حصہ مقررہ پر رعایا سے لیا خرچ فوج اور ملک کا جدا
اور سخاوت کا جدا رکہا دن اور رات کے اوقات کے تقسیم اوس نے تین حصص پر کی ایک مین سوتا
اور کہاتا اور ہوا خوری کو سوار ہوتا ایک حصہ مین ملکی امورات کے انتظام کا کام ملحوظ خاطر رکہتا
تیسرا حصہ خدا کی عبادت اور بندگی و نماز مین صرف کرتا اس بادشاہ کے عہد مین گہنٹہ
گہڑیال گہڑی اوقات شناسی کا آلہ کوئی نہ تہا اس نے موم بتی کا ایجاد کیا کہ ایک حصہ اوسکا
ایک گہنٹہ مین جلتا وہ بتیان ذرات جلتی رہتین اور وقت اونسے پہچانا جاتا یہہ ایجادات
بادشاہ نے کسی سے سیکہی نہ تہین بلکہ عقل خداداد سے اوس نے آپ نکالین تہین غرض اسکا
زمانہ بڑے امن چین و آرام کا زمانہ تہا خونریزی و قزاقی وچوری کو اس نے ایسا موقوف

کیاکہ لوگ اسکے سایہ عاطفت مین نہایت آرام سے گزارہ کرتے رہے سب سے اول اسنے انگلستان
مین پختہ اینٹون کا پزاوہ پکایا اور اپنا خاص محل پختہ بنواکر نام آوری حاصل کی اس سے پہلے
عام لوگ تو خس پوش گہرون مین رہتے تھے اور دولتمندون کے چوبی مکان بنے ہوئے تھے آخر
اس نیک نام بادشاہ نے سنہ نوسو عیسوی مین انتقال کیا پچپن سال کی عمر پائی اسکے مرنے کے بعد

شاہ ایڈورڈ اول و شاہ اتہل اشٹن و شاہ ایڈمنڈ اول و شاہ ایڈرڈ و شاہ ایڈوی و شاہ ایڈر چہ بادشاہ

نوبت بنوبت تہوڑی مدت سلطنت پر فرمانفرما رہے پہر

شاہ ایڈورڈ دوم

فرمانروا مملکت انگلستان کا ہوا اسکے عہد مین بجز موت اس بادشاہ کے اور کوئی بات لائق
تحریر نہین ہے اور وہ اسطرح وقوع مین آئی کہ بادشاہ ایک روز قلعہ کرف کے نزدیک جس مین
اوسکی خوشدامن کا گھر تہا سیر و شکار کی تقریب سے گیا پارکاب چندان لشکر تہا صرف چند آدمی
ہمراہ تہے اوسوقت بادشاہ کو منظور ہوا کہ اپنی ساس سے ملاقات کرے اور خانہ بے تکلف جانکر
تنہا وہان چلاگیا اور بعد ملاقات پانی مانگا نوکر نے جب پیالہ پانی کا لاکر دیا بادشاہ کے
خسر نے جسکی سازش بادشاہ کے مخالفون سے ہوچکی تہی اپنے نوکر کو اشارہ کیا کہ بادشاہ کا کام
تمام کرے نوکر نے ایک پیش قبض ایسا بادشاہ کے پہلو مین مارا کہ پیٹ چاک ہوگیا بادشاہ اوسی
حالت مین وہان سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور گہوڑے پر سوار ہوکر بارادہ جانے دار الخلافت کے
سرپٹ گہوڑا ڈالا چونکہ خون کا فوارہ جسم سے جاری تہا راستہ مین ناطاقت ہوکر گہوڑے
سے گرا مگر گہوڑے سے علیحدہ نہوا اور ایک پانو رکاب مین اٹکا رہا گہوڑا بے تحاشا دوڑا
چلا جاتا تہا اس تکلیف مین بادشاہ کا دم آخر ہوا اوسکے مرنے کے بعد

شاہ اتہل رڈ دوم

تخت نشین ہوا اس نادان اور نامرد بادشاہ کے وقت مین قدیمی دشمن اور غنیم قوم

ڈین نے کہ شاہ الفرڈ اور اوسکے جانشینون کے شعور اور حوصلے کے سبب سے مدت تک انگلستان
مین نہ آسکی تہی اور فرانسیس کے ملک مین سکونت کی ہوئی تہی پہر ادہر کو متوجہ ہوئی جب
ڈین کا بیتا ارسکر داخل انگلستان ہوا بادشاہ نے اپنے آپ کو گزر نہ پایا اور ہمت ہار دی اور
بعوض جنگ کے زر خطیر دیکر دشمن کو راضی کیا اور وہ قوم بیشمار دولت لیکر واپس چلی گئے
اون کے جانے کے بعد بادشاہ اسقدر دولت دینی سے پچہتایا اور افروختہ ہوکر حکم دیا کہ قوم ڈین
کا جو آدمی انگلستان مین موجود ہو قتل کیا جائے چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور صدہا آدمی مارے گئے
یہہ حال جب ڈین قوم نے سنا پہر فوج جمع کرکر انگلستان کو آئے شاہ اتہل رڈ دار الخلافہ سے
بہاگ کر اپنے بہنوئی مسمی رچاڈ کے پاس جو نارمن کے ملک کا ڈیوک یعنی صوبہ تہا بہاگ
گیا اوس کے بہاگ جانے کے بعد

شاہ سوین قوم ڈین و
شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ

انگلستان پر قابض ہوا سنہ ایکہزار چودہ عیسوی مین اسکے تخت نشینی عمل مین آئی
اور چند ماہ سلطنت کرکے مر گیا رعایا نے پہر شاہ اتہل رڈ کو جو نارمن کو بہاگ گیا تہا بلایا
اور سلطنت اوس کے حوالہ کی وہ بہی بہت جلد مر گیا اور ایڈمنڈ ایرن سیڈ بادشاہ نے
سلطنت پائی یہہ خبر پاکر شاہ سوین ڈین کا بیٹا قانوت نام چالیس جہاز جنگی لیکر انگلستان
پر چڑہ آیا شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ بہت سے لشکر کے ساتھہ اوس کے مقابلہ کو نکلا ابہی کوئی مقابلہ
نہین ہوا تہا کہ فریقین کے امیرون و مشیرون نے درمیان آکر باہم مشورہ کیا کہ دونو دعویدار
بادشاہت کے اس بادشاہت مین باہم دیگر شریک ہین چنانچہ اسی بات پر فیصلہ ہوا اور
نصف نصف علاقہ پر دونو بادشاہ قابض و دخیل ہوئے ایڈمنڈ ایرن سیڈ تہوڑے
عرصہ تک حکومت کرنے پایا زیادہ سلطنت اوسکو نصیب ہوئی کیونکہ قانوت کے بہکانے سے
تہوڑے عرصہ مین اوسکے رفیقون نے اوسکو قتل کر ڈالا —

شاہ قانوت

یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار سترہ عیسوی مین تخت نشین ہوا اور بلاشرکت غیرے تمام علاقہ
انگلستان کا بادشاہ کہلایا یہہ بادشاہ نہایت دانا وعقل وہنرمند تہا ابتداء عمر مین اوسنے
بڑی بڑی بہادریان کین اور ستمدہ لوگون کو سیدہا کیا آخر عمر مین خداپرستی و بندگی کا شیوہ
اسنے ایسا اختیار کیا کہ لوگ اسکے طریق وعادت سے خوش رہے چونکہ اسکے دربار مین خوشامدی
لوگ بہت جمع تہے اکثر اوقات وہ اسکو اسقدر سراہتے اور تعریف کرتے کہ اسکو وہ باتین ناگوار
گذرتین اسواسطے اسنے عام حکم جاری کردیا کہ میرے روبرو کوئی میری تعریف کا کلمہ زبان
پر نہ لاوے قوم ڈین کی لڑائیان و فساد جو دوسو برس سے چلا آتا تہا وہ اسکے وقت مین بالکل
موقوف ہوا انصاف وعدالت اس بادشاہ کی تمام بادشاہون مین مشہور ہوئی اور رعیت
اسقدر اسکی حکم پر جانفشان تہی کہ کسیکو اسکے حکم کی تعمیل مین عذر نہ تہا جب اس بادشاہ کے
سب مرادین پوری ہوئین اور کوئی بدخواہ و دشمن نرہا تو دنیا کی حکومت سے یہہ دل برداشتہ
ہوا اور عاقبت کی درستی کیطرف متوجہ ہوا اور ایک مکان عبادت گاہ بناکر اون لوگون کی
ایذا کی خوف سے جو دشمنون کے لشکر سے مارے گئے تہے نماز وعبادت مین مشغول ہوا مگر رعیت کو
سلطنت سے علیحدگی اسکی منظور نہوئی اور سبنے مجبوراً اسکو پہر حکومت کے کام مین مصروف
کیا کیونکہ اس کی تقریر نہایت خوش تہی اور کلام نہایت رنگین جس سے لوگ حظ حاصل کرتے
تہے آخر یہہ بادشاہ بکمال نیکنامی نوے سال کی عمر مین مرگیا اور سنہ ایکہزار چالیس عیسوی مین
دنیائی فانی سے کوچ کیا اور اسکا بیٹا شہزادہ ہرلڈ تخت نشین ہوا۔

شاہ ہرلڈ اور شاہ ہارڈی قانوت

شاہ قانوت کی مرگ کے بعد چہوٹا بیٹا اوسکا شاہ ہرلڈ جانشین ہوا مگر کسیقدر عرصہ کے بعد
ہارڈی قانوت بڑا بیٹا شاہ قانوت کا ڈنمارک کے علاقہ سے آیا اور تخت کا دعویدار
ہوا چونکہ بادشاہ کا وہ بڑا بیٹا تہا سبنے اوسکے دعوی کو تسلیم کرلیا اور تخت سلطنت اوسکے

حوالہ کیا مگر اوس نے اس نعمت کے قدر نہ کی بادشاہ ہوتے ہی طرح طرح کے ظلم و فساد و دل آزاریاں شروع کین اور رعایا کو لوٹ کر برباد کر دیا اوس کے ظلم و تعدی سے تمام رعایا عام و خاص ناراض ہوگئی اراکین دربار بھی بگڑ گئے اور سب نے ملکر اوسکو تخت سے اوتار دیا اور سمجھا کہ پھر ڈین قوم کا کوئی بادشاہ انگلستان پر فرمان فرما ہو و بصلاح ہمدگر سب نے ایڈورڈ نام شاہ اتھلرڈ سکسین کے بیٹے کو بادشاہی دی اور سلطنت کا تاج پہنایا +

شاہ ایڈورڈ تیسرا

اس بادشاہ کا عہد عین انصاف اور امن کا زمانہ تہا اس نے قوم ڈین اور سکسن اور انگریز کو یکسان اور برابر رکھا اور تینوں قومین نہایت محبت و اختلاط سے شاہی دربار مین کام کرتے رہین قوم ڈین کے علما کی بادشاہ نے اسقدر خاطر کی کہ اونہون نے اسکو ولی مشہور کر دیا آخر کو بادشاہ سلطنت سے دل برداشتہ ہو کر کئی برس طاعت زمین مشغول رہا جب ساٹھہ برس کی عمر گذر چکی جلوس کے پچیسوین سال سنہ ایکہزار چہیاسٹھ عیسوی مین بیمار ہو کر مرگیا چونکہ اسکا کوئی فرزند وارث تخت و تاج نہ تہا مسمی ہرلڈ ایک امیرزادی نے جو شاہ ایڈورڈ کے متوسلون مین سے تہا سلطنت پائے

شاہ ہرلڈ دوسرا

یہہ بادشاہ اگرچہ شجاعت و عدالت کے اوصاف سے موصوف تہا مگر بسبب اسکے کہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اکثر لوگ اسکی تخت نشینی سے رضامند نہ تہی تہوڑے عرصے کے بعد ڈیوک ولیم جو علاقہ نارمنڈی ملکت فرانس کا صوبہ دار شاہ ایڈورڈ کے چچہ کا بیٹا بھی تہا انگلستان کی سلطنت کا دعویدار ہوا اور تین سو جہاز جنگی ہمراہ لیکر انگلستان مین آیا جب جہاز سے اوترا اتفاقاً گر پڑا امیرون نے بدشگونی کا خیال دور کرنے کے لئے عرض کی کہ آپ کو مبارک ہو یہہ ملک بیشک آپ نے فتح کرلیا کیونکہ جہاز سے اوترتے ہی آپ نے زمین پر اپنا سایہ ڈالا ہے اور زمین آپ کی وجود ذی جود کے فیض سے بہرہ مند ہوئی نارمن کا لشکر کہ تعداد مین ساٹھہ ہزار تہا قصبہ ہیسٹنگس کے پاس ٹہرا دوسری طرف سے شاہ ہرلڈ اپنی فوج کہ دشمن کے

فوج سے بہت کم تھی ہمراہ لیکر مقابلہ پر گیا دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی انگلستان کی
فوج باوجودیکہ کم تھی نہائیت تیزی و تندی کے ساتھہ لڑی اور دشمن کے حملون کو روکا
آخر شاہ ہرلڈ اپنے دو بھائیون کے ساتھہ عین معرکہ جنگ مین مارا گیا اور نارمین کی فوج فتحیاب
ہوئی یہہ لڑائی انگلستان کی بڑی لڑایون مین شمار ہوتی ہے کیونکہ اس مین بیس ہزار انگریز اور
پندرہ ہزار فوج طرف ثانی کی کام آئی تھی ۔

شاہ ولیم ناصر یا ولیم فتحمند

شاہ ہرلڈ کے مارے جانے کی بعد شاہ ولیم جو انگلستان پر فتحیاب ہوا تھا تخت نشین ہوا
اس بادشاہ کو مورخ بڑا سپہ سالار و بہادر دلیر صاحب جرات دوراندیش ہوشیار خبردار
شمار کرتے ہین سپاہ کی واسطی اگرچہ یہہ سخت گیر تھا اور تشدد و تہدید سے کام لیتا تھا مگر اونکی خاطر
بھی بہت کرتا تھا لڑکپن کے زمانہ سے یہہ بادشاہ ہمیشہ لڑائیون اور معرکون مین اور سپاہگری
اور لڑائی کے فن مین اوستاد بنا اور بسبب مضبوطی کے ہر طرح کی سختی یہہ برداشت کرسکتا تھا اپنے
جسم مین بھی نہائیت صاحب قوت و زور تھا اسکی کمان کا چلہ یہہ خود چڑہاتا تھا اور کسیکی طاقت
نہ تھی کہ اسکی کمان کو وہ چڑہا سکے تمام عمر یہہ ہر اسطرح کے خوف و خطر اور نفسانی لذتون اور
عیاشی سے پاک رہا سوائے بادشاہ بیگم اپنی زوجہ کے تمام عمر یہہ کسی عورت کے ساتھہ ہمبستر نہوا
رہزنی اور قزاقی کا انتظام اس نے اپنی مملکت مین ایسا کیا کہ قزاقون کی بیخ و بنیاد اوکھاڑ
ڈالی البتہ وصول معاملہ مین سخت گیر تھا روپیہ زمیندارون سے خلاف آئین مقررہ بھی وصول
کرلیتا تھا دولت اسکے خزانہ مین بہتا رہتی اور تحصیلدارون کو اجازت حاصل تھی کہ جتنی بدسلوکی
رعایا پر وصول معاملہ مین ہوسکے کرین اکثر زمیندارون کی زمینین باقیات معاملہ مین نیلام
ہوجاتین ناحق کے جرمانی اور ڈنڈ اکثر رعایا سے وصول کئے جاتے روپیہ کے خرچ کرنے مین
بھی یہہ بادشاہ بخیل نہ تھا مگر بیفائدہ خرچ ایک کوڑی نہین ہوتی تھی فوج کی تنخواہ وقت پر
تقسیم ہوجاتی تھی آخر سنہ ایک ہزار ستاسی عیسوی مین اسنے وفات پائی اور ولیم

روفس اوس کا بیٹا جانشین ہوا۔

شاہ ولیم روفس

یہہ بادشاہ ولیم فتحمند کا منجھلا بیٹا صاحب عقل و تدبیر مشتہر تہا اسنے تخت نشینی کے لئے
پسند کیا اور روفس خطاب دیا کیونکہ اسکے بال سرخ تہی اور روفس اوسکو کہتی ہین
جسکے بال خرمائی رنگ ہون تخت نشین ہوکر اسنے جور و ستم پر کمر باندہ لی اپنے ظلم سے رعیت کو
بہت ستایا خاص و عام اسکی بدخوئی سے بیزار ہوگئی کیونکہ یہہ شخص بڑا متکبر اور بڑ بولا تہا
اور ناحق شناس امانت و دیانت شعور سے عاری ہوچکا تہا بلکہ مذہب سے برگشتہ ہوکر دین کے خدام
کی ساتہہ بہی اسنے دشمنی شروع کی فضول خرچیون سے خزانہ خالی کردیا قوم انگریز کے خون کا پیاسا
ہوگیا باوجودیکہ اونہین کی حمایت و امداد سے بادشاہ بنا تہا تمام عمر اسنے شادی کر عورت
کے ساتہہ نکی کسی اور زناکار عورتون کے ساتہہ گذارہ کیا شکار اسنے اکثر اوقات کہیلا کرتا
تہا اور اسی کام مین اسکی جان تلف ہوئی وہ واقعہ اسطرح ہے کہ ایک روز بادشاہ
اپنے ہم صحبت امیرون کے ساتہہ شکار کہیلنے کے لیے جنگل کو گیا سب امیر سیر و شکار مین مصروف
تہے اتفاقاً مسمی ترل ایک جوانمرد نے ایک ہرن کو کہ بہاگا جاتا تہا تیر مارا وہ تیر ہرن کو نہ
لگا ایک جنگلی درخت کو لگا جسکے پاس بادشاہ کہڑا تہا تیر درخت سے گذر کر بادشاہ کے سینہ
مین آلگا زخم کاری آیا جسسے بادشاہ جان بر نہوا اور چند روز بیمار رہ کر مرگیا پوری ایکہزار
ایکسو سنہ عیسوی مین یہہ واقعہ وقوع مین آیا چونکہ اس بادشاہ کا کوئی جانشین بیٹا نہ تہا
اسواسطی بادشاہ کا چہوٹا بہائی ہنری تخت نشین ہوا ہنری کو بہائی کے مرجانے اور تخت کے
حاصل ہونے کی اسقدر خوشی ہوئی کہ تخت نشینی کے شوق مین بہائی کے تجہیز و تکفین کے
رسم بہی پوری ادا نہ کی۔

شاہ ہنری پہلا

یہہ بادشاہ انگلستان کے نیک بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے کیونکہ خالق حقیقی نے ظاہری

دباطنی خوبیان عطا فرمائی تھین لمبا قد فربہ بدن با ہیبت رعب دار شکل بادشاہی سجاوٹ
چہرہ نہایت خوبصورت تھا کلام بہی نہایت شیرین نیک اخلاق تھے عدل و انصاف و غریب نوازی
و رعیت پروری مین طاق و یگانہ آفاق تھا ظرافت و خوش طبعی بہی اسکی مزاج مین تھی مگر بے
موقع اوسکا استعمال نہین ہوتا تہا جسسے سلطنت کے رعب مین خلل پیدا ہو چونکہ فصاحت و خوش کلامی
و تحریر و تقریر مین اسکو کامل مہارت تہی شاہ ہنری فاضل اسکا خطاب ہوا تمام عمر مین ایک صریح زبردستی
و ظلم اس سے واقع ہوا کہ اپنے بہائی رابٹ کو اسنے قید کیا اور طرح طرح ظلم اوسپر روا رکہے
پینتیس سال تک اسنے نہایت شان و شوکت کے ساتھہ سلطنت کے سرسٹھہ سال کی عمر پائی سنہ
ایکہزار ایکسو پینتیس عیسوی مین مرگیا چونکہ اسکا بیٹا کوئی نہ تہا مرنے کے وقت اسنے وصیت کی
کہ میرے بعد میری بیٹی مسمات مٹلدہ وارث تخت و تاج ہو مگر بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسپر
تعمیل نہوئی اور بادشاہ کا بہانجا اسٹیون براہ زبردستی تخت نشین ہوا*

شاہ اسٹیون

یہہ بادشاہ تاریخ کی کتابون مین غاصب لکہا گیا ہی کیونکہ انگلستان کی سلطنت اسکا حق نہتہا
مٹلدہ حق دار کا حق چہین کر یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ ابتدائے سلطنت مین اسنے رعایا کی تسلی
و دلدہی کی مگر آخر کو زور و تعدی پر کمر باندہلی اور انگلستان والون نے اسکے عہد مین بڑی بڑی
مصیبتین اوٹہائین جب یہہ حالت ہوئی تو مسمات مٹلدہ ہنری اول کی لڑکی نے اپنے باپ کی
وصیت کے بموجب انگلستان کے تخت کا دعوی کیا اور بڑی فوج جمع کرکر میدان جنگ مین آئے
پہلی لڑائی مین شاہ اسٹیون فتحیاب ہوا مگر چونکہ انگلستان کے لوگ سب مٹلدہ کی حق رسانی پر راضی
تھے اسلئے مٹلدہ کی فوج بڑہتی گئی اور اخیر جنگ مین مٹلدہ فتحیاب ہوکر تخت نشین ہوئی
اور شاہ اسٹیون پا بزنجیر قیدخانہ مین بہیجا گیا مٹلدہ نے تخت نشین ہوکر انگلستانیون
کے احسان بالکل لوح خاطر سے محو کردیئے اُمرائے دربار اور عام رعایا پر طرح طرح کے
ظلم کرنے شروع کئے بد دماغی و بدکلامی سے اپنے خیرخواہون کو دشمن بنا لیا جب کوئی

دوست اوسکا تمام ملک مین نرہا تو بغاوت برپا ہوئی فوج و رعیت نے بلوا کرکے دارالریاست کو گہیر لیا ملکہ تخت سے اوتاری گئی شاہ اسٹیفون قید خانہ سے نکلکر دوبارہ تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شاہ ہنری ملکہ مٹلدہ کا بیٹا شاہ ہنری اول کا نواسہ سلطنت کا دعویدار ہوکر نارمن کے علاقہ سے انگلستان مین آیا شاہ اسٹیفون اوسکے مقابلہ مین کئی لڑائیان لڑا مگر فتحیاب نہوا مگر بسبب لڑائی کے بعد آخر فریقین مین یہہ بات قرار پائی کہ شاہ اسٹیفون اپنی زندگی تک انگلستان کے تخت پر فرمانفرما رہے جب وہ مرجاوے تو شاہ ہنری مٹلدہ کا بیٹا اوسکی جگہہ تخت نشین ہو فریقین مین اسبات کے استحکام پر عہدنامہ تحریر ہوا اور ہنری بدستور نارمن کو واپس چلا گیا اس واقعہ کے بعد جب تہوڑی مدت گذری شاہ اسٹیفون سنہ ایکہزار ایکسو چوّن عیسوی مین بقضائے الٰہی جان بحق تسلیم ہوا اور ہنری مٹلدہ کا بیٹا انگلستان کے تخت کا مالک بنکر تخت نشین ہوا۔

شاہ ہنری دوسرا

یہہ بادشاہ نیک وضع صاحب جرات جوانمرد دلیر عالی ہمت تیز فہم عقیل و ہوشمند تہا بادشاہ ہوکر اسنے ملک کا انتظام بخوبی کیا نئے نئے عمدہ قانون و قاعدے اپنی عقل کے امداد سے جاری کئے اور رعایا کی خوشنودی اور آبادی ہر ایک کام سے مقدم سمجہی ہزاروں قصورمندون کا قصور اسنے اپنی رحم دلی سے معاف کئے مگر وہ جرم جسکی معافی سے رعایا کی حق تلفی ہوتی تہی اسنے کبہی نہ بخشا مخیر اور سخی ایسا تہا کہ ہزارون روپیہ روزمرہ اسکے دربار مین غریبون اور محتاجون پر تقسیم کئے جاتے خشکسالی اور قحط کے موقع مین دس ہزار بینوا فقیر مفلس و نادار آدمی روزمرہ پکا پکایا کہانا بادشاہ کے باورچیخانہ سے پایا کرتا تہا علما و فضلا و عقلا اسکے دربار مین حاضر رہتے اور اون کی تقریرین بہہ توجہ دل سے سنتا اور اونکو زر نقد و جاگیر سے خوش کرتا حافظہ اس بادشاہ کا ایسا اچہا تہا کہ جو بات ایک دفعہ سنتا یا جسکو ایکمرتبہ دیکہتا کبہی نہ بہولتا اگرچہ ہر ایک صفت سے

یہہ بادشاہ موصوف تہا مگر لڑائی کے حق مین تساہل کرتا اور بکمال رحم دلی سے نہ چاہتا کہ کسی
سپاہی کی خون کی ایک بوند زمین پر گرے اور اگر کوئی سپاہی کسی موقع پر مارا جاتا تو بکمال
افسوس کرتا اتنے اوصاف اسکے بیان ہو چکے اب عیوب اوس کے لکہے جاتے ہین کہ غضب
وغصہ کی حالت مین اکثر بے اعتدالیان اوس سے وقوع مین آجاتے تہین حکومت کی ہستی مین مغلوب
الغضب یہہ ہو جاتا تہا زناکاری کیطرف بہی اسکی رغبت تہی غیر عورتون کے ساتہہ صحبت
رہتی تہی اور وسکی بیگم اس بات سے سخت ناراض تہی اور غیرت کی آگ مین جلتی رہتی تہی اس
بادشاہ نے بتیس ۳۲ برس سلطنت کے اٹہاون سال کی عمر پاکے سنہ ایکہزار ایکسو نواسی عیسوی مین
مرگیا اور اسکا بیٹا رچارڈ پہلا تخت نشین ہوا۔

شاہ رچارڈ پہلا المخاطب شیردل

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد پہلوان جنگ آور سپاہی تہا اس کے وقت تمام انگلستان مین بڑہ کر
کوئی بہادر سپاہی نہ تہا جنگ کے وقت یہہ اکیلا وہ کام کر دکہلاتا تہا جو ہزار دن
آدمیون سے ظہور مین نہ آتا تہا اس سبب سے اسکا لقب شیردل قرار پایا اس نے انگلستان سے
شام پر فوج کشی کی اور چاہا کہ بیت المقدس کے پاک زمین مسلمانون سے چہوڑالے جب یہہ سمندر
سے اوترا تو صلاح الدین بادشاہ شام تین لاکہہ سوار کے ساتہہ اس کے مقابل ہوا مدت تک
لڑائی رہی چالیس ہزار مسلمان دس جنگ مین شہید ہوا باقیماندہ لڑتے لڑتے تہک گئے مگر اس
شاہ کا حوصلہ پست نہوا جب کئی دفعہ کی فتوحات کے بعد بیت المقدس کی سرحد پر پہونچا
اسکی فوج نے ساتہہ نہ دیا کیونکہ فوج مین مجروح نصف سے بہی زیادہ تہی اور تمام لشکر بار بار
جنگ کے دینے سے درماندہ ہو رہے تہے لشکر کے انکار کرنیسے بادشاہ آگے نہ بڑہا اور اوس مہم کو
ناتمام چہوڑکر واپس آیا مگر واپسی کے وقت بہی مسلمانون پر احسان رکہہ کر صلح کی اور سلطان
صلاح الدین سے دو گہوڑے عربی جو ایک رنگ بے داغ مشکی تہے اور ایسی جوڑی گہوڑون
کی اوسوقت سرزمین کے کسی بادشاہ کے اس نہ تہی پیشکش مین لئے وہان سے جب

واپس آیا وطن کے جانے کا شوق اسیر غالب ہوا اور چاہا کہ فوج اور مجمع لشکر سے اول جریدہ طور
پر انگلستان کو جائے اس ارادہ پر لباس فقیرانہ زیب تن کیا اور تین برس کی لڑائی کے بعد
وطن کو روانہ ہوا جب جرمن مین پہونچا وہان پہچانا گیا اور جرمن کے حاکم نے اوسکو قید کر لیا
چار ماہ تک قید رہا اوسوقت انگلستان کے لوگ حیران تھے کہ بادشاہ کہان گیا لشکر بھی انگلستان
پہونچ گیا مگر بادشاہ کا کوئی سراغ نہ ملا ارکین سلطنت نے جابجا ملک بملک جاسوس
بہیجے کہ بادشاہ کی تلاش کرین ایک جاسوس جب جرمن مین پہونچا تو اوسکو خبر ملی کہ
ایک ولایت کا بادشاہ قلعے کے فلان برج مین قید ہے جاسوس اوس برج کے نیچے گیا اور اپنے
خیک سے وہی گت بجانے لگا جو بادشاہ بجاتا تھا بادشاہ نے جب وہ گت سنی جان گیا
کہ بیشک یہہ کوئی جاسوس میری حال کی تلاش مین آیا ہے بادشاہ نے بھی وہی گت بجائے
اور اشارے سے جاسوس کو اپنی موجودگی ثابت کرادی جب اس حیلہ سے انگلستان
والون کو بادشاہ کا سراغ ملا تو ایک کروڑ روپیہ فدیہ شاہ جرمن کو دیکر اپنے بادشاہ کو
چھوڑا لائے جب یہہ بادشاہ اپنی دار الخلافت مین آیا تمام زمانہ نے خوشیان منائین اور گھر
گھر جشن ہوئی اوسوقت چند سردار جرمنی کہ بادشاہ کی ساتھ آئے تھے یہہ حال دیکھکر
حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اگر شاہ جرمن کو اس دولت اور رعیت کی اطاعت کی
خبر ہوتی تو پچاس کروڑ سے کم روپیہ لیکر نہ چھوڑتا چونکہ بادشاہ کی گم گشتگی و قیدی کی حالت
مین جان نام بادشاہ کا بھائی فرمان فرما تھا اور بسبب طمع سلطنت کے اوس نے بادشاہ
کے چھوڑانے اور روپیہ کی جمع کرنے مین دیر کی تھی اسواسطے بادشاہ نے دار الخلافت مین آکر
اوسپر بہت عتاب کیا اور اوسکو قید کر دیا بعد چند ماہ قصور معاف کیا اور فرمایا کہ جب
یہہ گناہ بھائی کا مجھکو یاد رہیگا اوسیطرح بھائی کو یہہ میری معافی یاد رہیگی بعد ازان
یہہ بادشاہ کئی لڑائیان فرانس والون سے لڑا اور فتحیاب رہا آخر عمر مین اوسنے پھر لشکر
جمع کیا اور چاہا کہ عرب پر چڑہائی کرے اور شام کے ملک کو فتح کرکے بیت المقدس پر

پر قبضہ پائی مگر عرصہ دفانہ کی اس بادشاہ کی وفات کا ایک عجیب حادثہ ہے کہ ایک روز کسی
شخص نے جو انگلستان کے رہنے والون مین سے تہا ملک فرانس مین زمین کہودتے ہوئے دفینہ پایا
اوس مین سے آدہا تو اوس نے خود چہپالیا اور باقی بادشاہ کی حضور مین گذرانا بادشاہ نے تمام
خزانہ کی ضبطی کا حکم دیا اوس شخص نے انکار کیا اور اپنا خزانہ قلعہ چالوس مین جا رکہا اور چند آدمیون
کے اتفاق سے قلعے کے دروازے بند کر لئے بادشاہ نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا محاصرہ کے چہٹے روز
بادشاہ قلعے کے چارون طرف پہر رہا تہا اور موقع ملاحظہ کرتا تہا کہ کہین قلعہ پر پوڑی لگانے
کا موقع دستیاب ہو اتنی میں برترم ڈی جوردان تیرانداز نے ایک تیر بادشاہ کی طرف چلایا
اور بادشاہ کی شانہ پر نشانہ ہوا اگرچہ زخم الیلم کاری نہ تہا جس سے جان کے جانیکا اندیشہ ہو مگر جراح
نے تیر نکالنے کے وقت بے احتیاطی کی اور وہی زخم وبال جان ہو گیا نزع کی حالت مین بقیام
ہوش و حواس خزانہ و ملک کا چہارم حصہ اپنے قدیمی نوکرون کو دیدیا اور باقی تین حصص پر شاہ
جان اپنے بہائی کو قابض و متصرف کیا اور اوس تیرانداز کو روبرو بلا کر پوچہا کہ مجہہ سے
تیرے حق مین کیا برائی ظہور مین آئی تہی کہ تم نے مجہکو تیر مارا وہ بولا کہ تم نے میرے باپ اور
دو بہائیون کو مار ڈالا تہا اس عداوت سے مین تمہاری قتل پر مستعد ہوا اب مین تمہارے
قابو مین ہون جو چاہو سو کرو مگر مجہکو خوشی یہہ ہے کہ مین نے ایک ظالم کے پنجہ سے خلقت
کو چہوڑایا ہے بادشاہ کے دل پر یہہ جواب موثر ہوا اور حکم دیا کہ اس شخص کو سو روپیہ انعام
دیکر چہوڑ دو اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کی بیالیس سال کی عمر پائی سنہ ایکہزار
ایکسو ننانوے عیسوی مین مر گیا ایک بیٹا فلپ نام اس بادشاہ کا باقی رہا تہا مگر بسبب اسکے
کہ وہ غیر منکوحہ عورت سے تہا سلطنت سے محروم رہا۔

شاہ جان

اس بادشاہ کا وجود بے جود مین لاکہون عیب تہے رعایا اسسے کمال ناراض تہی فاسق
فاجر یہہ پرلے درجہ کا تہا دوستون کو دشمن بنا لینا اس کی طبیعت کا خاصہ تہا ایسے ایسے کام

اس سے سرزد ہوئی جس سے اسکے رعب مین فرق آیا اور رعایا کی بہی حق تلفی ہوئی بزدلی
مجہولی حماقت نادانی عیاشی ناحق شناسی دغابازی فریب ظلم وستم بیرحمی اسکی آب و گل مین
بہری ہوئی تہی اسکے ارکین دربار و خویش واقارب ملازم لشکر و فوج اس سے شکرگزار
نہ تہے نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ملک مین بے انتظامی پہیل گئی ساری صوبے زرخیز فرانسیس کے
ملک کے جو اسکو بہائی کے مرنے کے بعد حاصل ہوئے تہے سب اسکے تصرف سے نکل گئے اور یہہ باپ
دادا کا متروکہ و موروثہ مفت ہاتہ سے کہو بیٹہا اسکے ظلم و زبردستی کی داستان طول و
طویل ہین ایک مرتبہ اس نے ایک یہودی پر ایکہزار اشرفی جرمانہ کیا یہودی مفلس تہا ادا نہ
کرسکا اوسپر اس نے حکم دیا کہ جبتک مجرم یہہ جرمانہ ادا نکرے ایک دانت اسکا ہر روز اوکہاڑا
جایا کرے چنانچہ سات روز مین سات دانت اوکہاڑے گئے جب یہودی ناچار ہوا
تو اوس نے اپنا گہر بار بیچکر جرمانہ ادا کر دیا اور باقی کے دانت بچائے اس کے ظلم سے
ناراض ہوکر سب امیرا اور صوبے پہر گئے اور جابجا جنگ کی آگ مشتعل ہوئی جس سے
بادشاہ کمال ناچار و نادم ہوا آخر صلح اسطرح پر ہوئی کہ آئندہ بادشاہ کو بذات خود
کسی امر مین حکم دینے کا اختیار نہو اہل مجلس جمع ہوکر ہر ایک امر مین حکم نافذ کیا کرین چنانچہ
بادشاہ نے مجبوراً یہہ امر منظور کیا اور نوشت لکہہ کر دستخط کر دیئے یہہ سند اب تک
لنڈن کے عجائب گاہ مین رکہی تہی اور سند جلیل اسکا نام ہے انگلستانی رعایا کی آزادی
کی بنیاد وہی سند گنی جاتی ہے یہہ سند اگرچہ لکہی گئی اور دستخط بہی بادشاہی ہو گئے
مگر بادشاہ تہوڑی ہی مدت کے بعد اپنے عہد سے پہر گیا اور پوری تعمیل نکی رعیت نے
جب بادشاہ کو قول کا پورا نپایا تو پہر انحراف کو سر اوٹہایا جابجا شور و فساد برپا ہوئے
مگر اوسی عرصہ مین بادشاہ مر گیا اس کے مرنے کا احوال اسطرح پر اہل تواریخ لکہتے ہین کہ جب
رعیت جابجا اور صوبہ جات اطاعت سے نکل گئے تو بادشاہ نے چاہا کہ بزور شمشیر انکو سیدہا
کیا جائے اس ارادہ پر بہت سی فوج نوکر رکہی اور چاہا کہ اس لشکر کے ساتہہ تمام ولایت

مین گردش کرے تمرد رعیت کو سزا دیوے جب یہہ فوج آراستہ ہوکر سمندر کے کنارے
گئی رت کو سمندر کے جوش سے ایسا پانی فوج کی فرودگاہ مین پہونچا کہ ہزارون سپاہی
غرق ہوگئے لاکہون روپیہ کا اسباب بہہ گیا باقیماندہ بہیگ کر خراب ہوگیا اور شاہ خود بمشکل
اوس آفت ناگہانی سے جان بر ہوا اور غم و غصہ مین مبتلا دار الخلافت کو آیا اور بکمال
غم و غصہ مین گرفتار ہوکر تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا اور وہ بیماری ایسی مہلک ہوئی کہ
اکیاون برس کی عمر مین اٹھارہ سال حکومت کرکے سنہ ایکہزار دو سو سولہ عیسوی مین مرگیا
اور اوسکا ولیعہد ہنری جانشین ہوا۔

شاہ ہنری تیسرا

اس بادشاہ کے خصایل بہی اسکے باپ کی طرح ناپسندیدہ تھے حکومت و عدالت و انتظام ملک کے
طرف اسکی توجہ بہت کم تہی کیونکہ یہہ نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور انتظام سلطنت
کا ارا کین دربار کے متعلق رہا بڑے ہوکر بہی اسکو وہی عادت بیغرضی و بےپروائی کے
دامنگیر حال رہی فضولخرچیون سے اسنے خزانہ خالی کردیا وہ فضول خرچی سخاوت نہ تہی بلکہ ناکارہ
کامون پر وہ خزانہ خرچ کیا جاتا تہا حاصلات ملک مین کمال خسارہ پیدا ہوگیا رعایا لوٹی
گئی خود بہی بادشاہ دولتمند نہوا بادشاہ کی غفلت اور تلون مزاجی و تنگ ظرفی
و ناقبالی و تکبر و غرور سے کئی خاندان برباد ہوگئے بہت بڑا عیب اس مین یہہ تہا کہ اہل غرض
کے کہنے سے فی الفور ایک عزیز کو ذلیل کرڈالتا اسکے منہ لگائے ہوے خوشامدی
جسکو چاہتے برباد کرادیتے آخر الامر جب سب لوگ اس کے نالائق حرکتون سے تنگ ہوئے
مسمی اندر لیسٹر ایک امیر نے بادشاہ کی برخلاف ہنگامہ برپا کیا اور تمام رعیت اسبات پر
مستعد ہوگئی کہ اسکو تخت سے اوتارا جائے اور بعد بہت سی رد و کد کے بادشاہ سے
تہہ سے اختیارات لے لیے گئے اور یہہ تجویز قرار پائی کہ ہر ایک امر اہم کے انتظام کے وقت
بادشاہ بذات خود حکم نہ دے بلکہ ایک مجمع عالیشان جمع ہو اور سوا دربار کے امیرون

وہاں ہر یون وعلما وفضلا کے ہر شہر سے دو مرد اشراف اور ہر محلہ کے مختار باری باری طلب ہو کر
مشورہ لیا جایا کرے بعد مشورہ وجواب وسوال جو بات سب کے پسند ہو اوسپر تعمیل ہو
اس مجلس کا نام پارلیمنٹ رکہا گیا اور یہہ مجلس سب سے اول ۲۰ جنوری ۱۲۶۵ عیسوی مین
منعقد ہوئی اور یہی مجلس ارکان ثلاثہ کی ہے جو اب بہی لنڈن مین جمع ہوتی ہی اور وہ
تین رکن یہہ ہین اول سردار امیر دوم پادری سوم رعایا کا وکیل یہہ تینون ارکین
جب تک کسی امر مین منظوری نہین دیتے کوئی تجویز کسی امر مین قایم نہین ہوتی جب
اختیارات ملکداری کے بادشاہ سے چہنگئے تو صورت انتظام کی نمودار ہوئی آخر
بادشاہ چونسٹہ برس کی عمر پاکر سنہ ۱۲۷۲ ایکہزار دوسوبہتر عیسوی مین بقضائے الٰہی مرگیا
یہہ ۵۶ سال حکومت کرکے اور ایڈوارڈ نام اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈوارڈ پہلا

یہہ بادشاہ نہایت حسین وجمیل ووجیہہ وخوبصورت بلند قد چست اندام بہادر ودلاور آدمی تہا
اہل تاریخ اسکو نیک بادشاہون مین شمار کرتے ہین ملک کے انتظام وسلطنت کے کام مین بہی
نہایت عقلمند بیدار مغز ہوشیار ومآل اندیش تہا اس نے مسلمانون کے ساتہہ جہاد کیا اور چاہا کہ شام
کا ملک فتح کرکے بیت المقدس پر قابض ہوجائے کنعان کے سرزمین مین یہہ مسلمانون کے ساتہہ بہت
لڑائیان لڑا اور فتح مندی سے نام آوری ظاہر کی اوس موقع پر ایک مسلمان نے دین کی حرارت
اور مذہبی تعصب سے ایک تیر زہر آلود ایسا مارا کہ بادشاہ کے شانے مین لگا اوس سے سخت تکلیف
ہوئی یہانتک کہ زندگی کی امید قطع ہوگئی مگر بادشاہ بیگم نے جسکا نام الینہ تہا اپنا منہہ بادشاہ کے
زخم پر دہر کر سب زہر چوس لیا اور چوسکر پہینکدیا اس حیلہ اور تجویز سے بادشاہ کی جان
بچی ابہی بادشاہ اوسی جہاد کے موقع پر تہا کہ انگلستان سے خبر پہونچی کہ والس جو کہ اسکاٹلنڈ
کا انگلنڈ کی ماتحتی وحکومت سے نکلگیا اوس نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کرنے نہین چاہتا
کہ آئندہ وہ شاہ انگلستان کا ماتحت کہلائے انگلستان کا فوجدار اوس کے ساتہہ لڑا

مگر فتحیاب نہین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے وطن کو مراجعت کی اور ایک لاکہہ سوار جرار ہمراہ لیکر
اسکاٹلنڈ پر حملہ آور ہوا اور اس نے بہی بڑی مضبوطی کے ساتھہ مقابلہ کیا اور قصبہ فالکرک
کے پاس فریقین مین لڑائی ہوئی جس مین بادشاہ فتحیاب ہوا اسکاٹلنڈ کیطرف سے بیس
ہزار سپاہی معرکہ مین کام آئی اور والس باغی پاؤن مین بیڑیان ہاتہون مین ہتکڑیان گلے مین
طوق مقید و محبوس بادشاہ کے روبرو حاضر آیا بادشاہ نے اوسکو سولی دیکر لاش کے ٹکڑے
ٹکڑے کرادیئے اور اسکاٹلنڈ کا علاقہ اپنی حکومت مین لے لیا بلکہ علاقہ ویلز جو انگلنڈ کا مغربی
حصہ ہے اور حاکم اوسکا الگ تہا وہ بہی اس بادشاہ نے فتح کرلیا پارلیمنٹ کے مجلس کو بائیسوین
سال جلوس مین اسنے پہر تازہ کیا اور حکم دیا کہ پادری و امرا و علما و فضلا اور عام و خاص
رعایا کے وکلا جمع ہوکر ملک کے بہبودی کے لئے تدبیر کرین اور خاص ایک شرط اور پارلیمنٹ
مین ایزاد ہوئی کہ بے مرضی پارلیمنٹ کے آمد و خرچ کا اختیار بہی بادشاہ کو حاصل نہو اس
بادشاہ نے پینتیس ۳۵ سال سلطنت کے اٹہتر برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار تین سو سات عیسوی
مین جان بحق تسلیم ہوا اور شاہزادہ ایڈوارڈ جو باپ کے ہمنام تہا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈوارڈ دوسرا

تیئیس برس کی عمر مین اس نے بادشاہت حاصل کی اگرچہ آدمی خوش اندام و خوش طبع و
حلیم و سلیم تہا مگر تہوڑے عرصہ مین اسکے اطوار بدل گئے اور ہم صحبتون اور خوشامدیون کے
پنجہ مین پہنسکر عیش و عشرت مین پہنس گیا حکومت اور ملک گیری کے انتظام سے بیخبر ہوگیا
اور مدار کل سلطنت کا مسمی پیرس گیوسٹون پر رکہہ دیا اوسکو مدار المہام و مختار کل
بناکر خود بیخبر محض ہوگیا بادشاہ کا مدار المہام بہی اگرچہ مرد خوش رو و خوش وضع تہا
مگر حقیقت مین وہ بہی فاسق و فاجر و عیاش تہا اوسکی تنگ مزاجی اور غرور سے
اہلکار مین دربار و رعایا سب ناراض تہی اوسکی ہر ایک ناموزون حرکت بادشاہ کو پسند تہی
آخر ملک مین فساد برپا ہوا اور بے انتظامی کی گرم بازاری ہوئی — اس بادشاہ کی بیوی

جسکا نام آیسابلا تھا اور نہایت متکبر اور کینہ توز کپتان تھی بادشاہ سے ناراض ہوکر فرانس کے
ملک مین چلی گئی اور کہلا بھیجا کہ جب تک مدار المہام دربار سے نکالا نہ جائیگا مین نہین آؤن گی
اِس سے دو فائدہ جو بیگم نے سوچ لئے تہے ایک تو یہہ انگلستان کے رعایا جو مدار المہام سے ناراض ہے
یہہ پیغام سنکر میری اطاعت مین آ جائیگی دوسرے مارٹمر نام ایک امیر جسکے ساتھہ بیگم کی کمال
محبت تھی بصورت معزولی مدار المہام کے مقرب بارگاہ ہوگا اور دونو کا ملاپ آپس مین
بے تکلف ہو سکیگا یہہ خبر جب انگلستان مین مشہور ہوئی کہ بادشاہ بیگم بادشاہ کی برخلاف
فرانس مین کارروائی کر رہی ہے تو اکثر لوگ انگلستان سے اوسکے پاس چلے گئے اور تہوڑے
عرصہ کے بعد تین ہزار فوج بہم پہونچا کر بیگم بسواری جہاز انگلستان مین آ گئی جہاز سے اوترتے
ہی فوج و رعیت بادشاہی بادشاہ سے باغی و برگشتہ ہوکر بادشاہ بیگم کے پاس چلی گئی
اور بڑا ہجوم کرکر دار الخلافت کو گہیر لیا مدار المہام بادشاہ کا گرفتار ہوکر فی الفور سولی دیا
گیا اوسکے ساتھہ چند اور امیر جو اوس کے مقرب و محرم تہے گردن مارے گئے بادشاہ موقع پاکر
بہاگ گیا مگر دشمنون نے بڑی چستی کے ساتھہ اوسکا تعاقب کرکر گرفتار کیا اور کمال ہتک دینی
ہوتی کے ساتھہ اوسکو بادشاہ بیگم کے روبرو لائے چندروز نظر بند رہا پہر پارلیمنٹ
جمع ہوئی اور بادشاہ پارلیمنٹ کے حکم سے دایم المحبس ہوا اور خرچہ روزینہ قرار دیا پایا بادشاہ
کی معزولی کے بعد ایڈوارڈ نام اوسکا بیٹا تیسرے ایڈوارڈ کے خطاب سے مخاطب ہوکر تخت
نشین ہوا چونکہ وہ خوردسال تہا سلطنت کا انتظام نیابتاً بادشاہ بیگم کے تفویض ہوا امرائے
شاہی قید کیحالت مین بہی بادشاہ کی قتل کے درپیے تہے اور دو امیرون محافظان محبس
نے آپس مین یکدل ہوکر بادشاہ کو اسطرح پر قتل کیا کہ ایک لوہے کی سیخ آگ سے گرم کرکے
بادشاہ کے پیٹ مین ونہا دی جس سے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اور یہہ واقعہ سنہ ایکہزار
تین سو ستائیس مین واقع ہوا ۞

شاہ ایڈوارڈ تیسرا

یہہ بادشاہ پارلیمنٹ کے منظوری سے تخت نشین ہوا اور والدہ اسکی ایسا ملا بیگم مدار المہام
سلطنت قرار پائی اور بارہ آدمی دانا لیق بیگم کے بیشدست واہلکار مقرر ہوئے
مگر چند روز کے بعد بادشاہ بیگم کو اون کی نیابت کردہ گذرنے لگی اور جنستیار اونکا اوٹھا
دیا گیا مسمی ہ سٹر جو بادشاہ بیگم کا محل اعتماد تہا ہر ایک کام مین خیل ہوا چونکہ نوجوان بادشاہ
پندرہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا تہا پانچ برس کے گذرنے پر وہ ہوشیار ہو گیا اور اوسکو
اپنی والدہ کا اختیار اور اوسکے حریف کا دخل امورات سلطنت مین گران گذرا اور پیران
پلے تدبیرون کی بسپلے واندفاع کی تدبیر کی اور فوج بہیجکر ناٹنگم کے قلعہ مین سے جہان وہ
دونو رہتے تہے پہلے تاٹمر کو پکڑا بادشاہ بیگم نے اوسکی رہائی کے لئے بہت تجویزین کین مگر
ناکارگر ہوئین اور ماٹمر گرفتار ہو کر سولی پر چڑہایا گیا اور خود شاہ بیگم بلحاظ بزرگی کے
قتل سے بچ گئی تو بہی قلعہ رایسنگ مین دایم الحبس ہوئی اور تین ہزار روپیہ ماہوار گزارہ
در دمعاش اوسکا قرار پایا اور جب تک زندہ رہے اوس قید سے چہوٹی بادشاہ تمام
سال مین ایک دفعہ اوسکے پاس جاتا مگر اوسکا قصور معاف نکیا اور وہ پچیس سال بحالت
قید وتنگ وا ہانت زندہ رہکر مرگئی — اس دلاور بادشاہ نے فرانسیس پر یورش کر کے
بکمال جوانمردی فتح حاصل کی اور بہت سی فوج کے جہاز لادکر اودہر کو روانہ ہوا اور
فلانڈرس نام سمت کے کنارے جاکر دشمن کے دو سو تیس جہاز جس مین بے تعداد
سامان اور خزانہ تہا فتحیاب ہو کر اپنے قبضہ مین کرلیا وہان سے آگے بڑہ کر شہر اور
قصبہ دار السلطنت فرانس کو معہ اوسکے علاقہ کے بہت سے آبادیون کے لوٹکر ویران
وبیچراغ بلکہ کف دست میدان کردیا شاہ فرانس نے بہی اس آفت کے دفع کے لئے
دریائے سوم کے کنارے پر ایک لاکہہ فوج اسکے مقابلہ پر مامور کی شاہ انگلستان کی
کی فوج کی جمعیت اوسوقت کلہم تیس ہزار تہی لیکن بادشاہ نے اپنے لشکر کی مضبوطی
اور خدا کے فضل کے بہروسے پر اون سے لڑائی سنمروع کرنے کا ارادہ مستحکم کرلیا

اور ایک موضع کرسیی نام کے پاس اپنی فوج کو جمع کر کے چند روز آسودہ حال کیا جب لڑائی
کا موقع نزدیک پہونچا تین حصے تیس ہزار کے کر کے ایک حصہ شہزادہ ویلس اپنے فرزند اور
ایک حصہ [illegible] معتمد امیرون کے حکم مین سپرد کیا اور ایک حصہ خاص اپنے ماتحت رکھا فرانسیس
کا بادشاہ بہی تین دستہ فوج کے بنا کر مقابل ہوا اور دوپہر پر تین بجے کے وقت یہہ مشہور
لڑائی کرسیی کی شروع ہوئی اور نئی لڑائی توپون کی اوس روز سے شروع ہوئی ورنہ
اس سے اول فرنگستان مین توپ کا نام و نشان نہ تہا اور تین گہنٹہ تک برابر قتال و جدال
کا ہنگامہ گرم رہا فریقین لڑائی مین برابر رہی آخر انگلستانیون نے بیس ہزار تیر ایک ہی دفعہ
دشمن پر پہینکا اور ہزارون آدمی قتل کر ڈالی فرانسیسون کے لشکر مین اس سے ہڑبڑی پڑگئی
اوسوقت شاہزادہ ویلس نے بکمال جوانمردی و دلاوری اپنی محکوم سپاہ کے ساتہہ دشمن
پر حملہ کیا فرانسیس کے رسالون نے بڑی شدت سے اوسکے حملے کو روکا بلکہ شاہزادہ کو اپنے
درمیان گہیر لیا بادشاہ نے جب دور سے یہہ حالت دیکہی آہستگی سے پوچہا کہ خلف نامدار
ہنوز زندہ ہی یا مارا گیا لوگون نے جواب دیا کہ بفضل الہی اب تک صحیح و سلامت ہے
اور جنگ مین داد مردانگی دے رہا ہے حکم دیا کہ شاہزادہ کو جلدی اطلاع دو کہ ہم
کچہہ کمک تمہاری اسوقت نہین ہو سکتے ہم سے تم اسوقت امداد کی امید نہ رکہو اگر ہماری فتح
کا ستارہ روشن ہوا تو انشاءاللہ تمہاری محنت اور تردد سے ایسا کام نکلیگا کہ
تمہاری نیکنامی قیامت تک تواریخون مین تحریر رہیگی ورنہ خیریت یہہ پیغام جب شاہزادہ
کو پہونچا دوبارہ کمر ہمت چست باندہی اور ایسی جرأت و دلیری سے لڑائی ڈالی کہ خون
کے دریا بہا دیئے آخر مسمی النسوان سردار فرانسیسی سپہ سالار مارا گیا اور فرانسیسون کے
پانو پیچہے ہٹنے لگے اور اوسکے مارے جانے کے بعد کوئی شخص لائق فوج لڑانے والا نہ رہا
ادہر انگلستانیون نے جمع ہو کر اوپر دہاوا کیا جس سے فرانسیس بے اختیار بہاگے انگلستانیون
نے دور تک اونکا تعاقب کیا اور بہت سا مال لوٹا اس فتح کے بعد بادشاہ نے تمام فوج

شاہزادہ کے محکوم کی اور خود انگلستان کو چلا آیا معاودت کا باعث یہہ تہا کہ جب
یہہ بادشاہ فرانس کے ملک کی طرف فوج لیکر چلا تو پیچھے اسکے اسکاٹلنڈ کے فرمانروا نے
میدان خالی پایا موقع وقت غنیمت جانا اور اپنے فوج لیکر انگلستان مین آیا اور درہم
شہر کی دار الخلافت مین اوسوقت صرف فلپنام بادشاہ بیگم تہی اوس نے دشمن کے
مقابلہ کی تیاری کی اور مجمع فوج موجودہ کا کرکے لارڈ پرسی کو اوسپر سپہ سالار مقرر کیا
اور خود بہی ہمراہ لشکر کے بکوچ بلیغر چلکر شہر ڈرہم مین مقام کیا اور موضع نوول کراس
کے میدان مین فوج کو اوتارا شاہ اسکاٹلنڈ اوسوقت ایسا مغرور تہا کہ انگلستانیون کو
وہ ایک لقمہ سمجہتا تہا اور جانتا تہا کہ یہہ فوج جسکے مقدمۃ الجیش عورت ہے ایک حملہ مین
بہاگ جاویگی مگر یہہ خیال اوسکا لاحاصل تہا کہ معاملہ اوسکے برخلاف وقوع مین آیا لڑائی مین
اوس نے شکست فاحش کہائی پندرہ ہزار فوج اوسکی میدان مین ماری گئی اور خود اسیر
و پابزنجیر ہوکر بادشاہ بیگم کے روبرو آیا اور بادشاہ بیگم بحالت قید اوسکو لنڈن مین
لے آئی علاوہ اسکے بعد معاودت بادشاہ کی شہزادہ ویلس نے پواٹیسون سے بہر مردانہ
لڑائی کی اور شاہ فرانس کو پکڑکر لنڈن بہیجدیا غرض ان دنون مین انگلستان کی دولت
کا ستارہ اوج پر تہا جدہر فوج انگلستانی جاتی فتح استقبال کو آتی شاہزادہ اس بادشاہ
کا بیٹا ملقب بسیاہ پوش بڑا جوہر دیہا دری یعنی جلادت وشجاعت وشہامت تہا باپ سے
بڑہکر اوصاف حمیدہ اوسکی ذات مین بہت تہی اور لقب اسکے کہ سیاہ لباس پہننے کا اوسکو کمال
شوق تہا سیاہ پوش خطاب اوسکا مقرر ہوگیا تہا مروت وسخاوت بہی اوسکی مزاج
مین بہت تہی اور اوسکی جوانمردی اسکا نتیجہ تہا کہ شاہ جان بادشاہ فرانس پابزنجیر
انگلستان مین آیا مگر افسوس کہ یہہ لائق لڑکا اپنے باپ بدنصیب کے سامنے سنہ ایکہزار
تین سو چہتر مین مرگیا جس سے بادشاہ کی پشت ٹوٹ گئی اور بیٹے کی مرگ کے بعد صرف
ایک سال جیا اور سنہ ۱۳۷۷ مین بکمال اندوہ وغم وفات پائی پینسٹہ سال عمر پائی [illegible]

سال بادشاہت کے اور بسبب مرجانے ولیعہد کے دوسرا بیٹا بادشاہ کا رچارڈ نام تخت نشین ہوا

شاہ رچارڈ دوسرا

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین مالک تاج وتخت کا بنا اور مملکت کا انتظام پارلیمنٹ کے
تجویز سے یہہ ٹہرا کہ اسکے تین چچ وارکین دربار قرار پائے ایک ڈیوک لانکاسٹر دوسرے یارک
تیسرے گلاسٹر اور لکہا گیا کہ جب تک بادشاہ بائیس سال کا ہو یہہ تین چچ مدار المہام مہمات
شاہی ہون گیارہ سال تک تینون حکام نے بکمال دیانت وامانت ملک کا انتظام کیا رعایا
کو خوش رکہا مگر جب بادشاہ نے بذات شریف اختیار حاصل کئے اولٹا زمانہ آگیا بادشاہ نے
ملک کے خبرگیری بکلی چہوڑدی اور عیش وعشرت مین مستغرق ہوگیا خودنمائی اور شان
افزائی مین لاکہون روپیہ صرف کرڈالا کمینہ خوشامدی مصاحب بنائے خیرخواہان قدیم نظر سے
گرائے ڈیوک گلاسٹر امیر وجج کو مقید کرکے کالس کے قیدخانہ مین بہجوادیا اور وہ وہان
ہلاک ہوا ایسی ایسی نامہربانیون اور ظلم وستم سے تمام ارکین عظام بلکہ خاص وعام بادشاہ
کی صورت سے بیزار ہوگئے اتفاقاً ایک روز دو امیر ڈیوک نارفاک اور ڈیوک ہریفورڈ
بادشاہی گہر مین کسی بات پر آپس مین جہگڑ پڑے اور آواز بلند ہوئی بادشاہ بذات
خود وہان آیا اور بعلت گستاخی ایک کو تمام عمر کے واسطے اور دوسرے کو چار برس کے
لئے انگلستان سے باہر رہنے کا حکم دیا ان دو امیرون کے بیگناہ جلاوطنی سے اور بہی لوگ
ناراض ہوئے ہریفورڈ جب وطن سے نکلا بادشاہ کو تخت سے اوتارنے کی فکر مین پڑا
اور پوشیدہ انگلستان کے والون امرا ورعایا کو اسنے ساتہہ ملالیا اور منتظر موقع کا رہا
اتنے مین بادشاہ ایک ہنگامہ فساد کے رفع کرنے کے واسطے ایرلنڈ کے ملک کو گیا ہریفورڈ
نے موقع پاکر اپنی فطرت ظاہر کی اور ساٹہہ آدمیون کے ساتہہ جہاز مین سوار ہوکر
انگلستان مین آیا امراؤ واہلکار ملکی وفوجی جو بادشاہ سے ناراض تہے سب اوسکے
پاس جمع ہوگئے اور چند روز مین ساٹہہ ہزار آدمی کی جمعیت اوس کے پاس ہوگئی

اس جمعیت کے خبر جب ایرلنڈ مین پہونچی بادشاہی لشکر بہی بادشاہ کی رفاقت سے بہاگ گیا
صرف چہہ ہزار آدمی بادشاہ کی پاس رہ گئی بادشاہ نی جب یہہ حال دیکہا سلطنت سے ناامید
ہوا اور ناچاری کی حالت مین فریفورڈ کے نام ایک خط لکہا کہ جو کچہہ تمہاری مرضی ہو مجھکو
قبول و منظور ہے اوس نے جواب دیا کہ آپ مجھکو شہر چسٹر مین ملین اس جواب پر
بادشاہ چسٹر کی طرف آیا فریفورڈ کے ملاقات کے بعد عام و خاص کی رای کے موجب بادشاہ
پابزنجیر ہوکر لنڈن کو بہیجا گیا اور بڑا مجمع پارلیمنٹ کا لنڈن مین ہوکر ارکین ثلاثہ کی
رای کے مطابق بادشاہ تخت سے اوتارا گیا اور بادشاہ نے بحالت مجبوری اوس تحریر پر دستخط
کردیے جس مین اوس کی نالیاقتیون اور بدچلنیون کی تشریح لکہی تہی چونکہ اس بادشاہ کے
کوئی اولاد نہ تہی پارلیمنٹ نے فریفورڈ کو ہی تخت نشینی کے لئے پسند کیا اور شاہ ہنری چہارم
کے خطاب سے مخاطب کرکر بادشاہت کا کام اوس کے سپرد کیا اور شاہ رچارڈ کے لئے یہہ تجویز
کی کہ وہ تاحین حیات مقید و محبوس رہے اگرچہ فریفورڈ نے اپنی چالاکی اور فطرت سے سلطنت
حاصل کرلی مگر اس بادشاہ کے زندہ رہنے مین اوسکو کمال اندیشہ دامنگیر حال تہا اسو اسطے وہ
بادشاہ کی قتل کے درپے ہوا اور آٹہہ آدمی اوس کے قتل کرنے کے لئے مامور کئے شاہ رچارڈ
بہی اون کے ارادہ سے آگاہ ہوگیا اور اون آٹہون مین سے ایک کا گرز چہین کر اون کے
مقابل ہوا اور چار کو قتل کرڈالا باقیماندہ چارون کے ہاتہہ سے خود مقتول ہوا اس بادشاہ نے
چونتیس سال کی عمر پائی تیئس ۲۳ سال سلطنت کے سنہ ایکہزار تین سو تانوے عیسوی مین مقتول
ہوا اس بادشاہ کی وقت جو ایک اور بلوہ اسکی سلطنت کے مخالفون کی ایما سے برپا ہوا یہہ
تہا کہ سرکاری محصل نے جو محصول کے وصول پر مامور تہا ایک لوہار کی لڑکی کو چہیڑا لوہار نے
محصل کا سر اپنی ہتوڑی سے پاش پاش کردیا اسی بات پر رعایا کا بلوہ اسقدر بڑہا کہ ایک
لاکہہ آدمی جمع ہوگیا اوس گروہ کا سرگروہ وہی لوہار تہا بادشاہ خود امن فساد کے رفع
کرنے کو گیا اور مصلحتاً لوہار کو روبرو بلایا لوہار سخت بیباک تہا ننگی تلوار ہاتہہ مین لیے

ہوئے روبرو آیا اور گفتگو کے وقت بادشاہی آداب کا کچھہ لحاظ نہ کیا نواب میر حاجب
شہر لنڈن کا اوسوقت بادشاہ کے ہمراہ تہا لوہار کی یہہ حرکت اوسکو پسند نہ آئی اور بلا
توقف ایک دو دستہ گرز لوہار کے سر پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا یہہ حال دیکھکر رعیت غضب کر کے اٹہو
قریب تہا کہ لڑائی شہر میں ہو مگر بادشاہ آگے بڑہکر کمال جرات سے مفسدون کے مجمع کے اندر جا
کہڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ اے لوگو تم اوس مفسد لوہار کے مارے جانیکا غم نہ کرو کہ تمہارے
سرگروہی کے لئے مین تمہارا بادشاہ اوس لوہار سے بہتر ہون یہہ تقریر سنکر رعیت خاموش
ہوگئی اور فساد رفع ہوگیا ۔ اس بادشاہ نے بادشاہی اختیار سے پانچ امر کا مستحکم
اقرار رعیت کے ساتھ کیا تہا ایک یہہ کہ غلام کی خرید و فروخت ممنوع ہو جاوے دوسرے
تجارتی شہرون مین مال کی خرید و فروخت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو تیسرے جاگیرداروں
کی جاگیرین جو بغرض نوکری کے دی گئی ہوئی ہین موقوف ہو کر وہ علاقہ اجارداروں
کو دیا جاوے مگر تینوں امر سے ایک امر کی بہی نہ تعمیل کی ۔

شاہ ہنری چوتھا

اس بادشاہ نے بعد جبس و قتل شاہ رچارڈ کے انگلستان کا تخت پایا چند روز مین
اسکاٹلینڈ اور ویلز کی فوج نے جمع ہو کر مارٹمر نام حقیقی وارث سلطنت کو بادشاہت
کا دعویدار بنایا یہہ خبر جب بادشاہ کو ملی لشکر لیکر شراپشیر کے ضلع مین جہان مفسد جمع
تہے جا پہنچا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور ہنسپر نام مفسدون کا سرگروہ قتل ہوا اور شاہ ہنری کی فتح پائی
چونکہ ہنری کا بیٹا ولیعہد بڑا عیاش تہا اسسبب سے بادشاہ کمال غم و اندیشہ مین تہا ایک روز کا بیان ہے کہ ولیعہد کا کوئی
رفیق عیاش کسی جرم کی علت مین چیف جسٹس کی کچہری سے مقید ہوا ولیعہد اوس مقدمہ کا فتویٰ حکم اخیر سنکر
ایسا ناراض ہوا کہ سر کچہری قاضی کے منہ پر طمانچہ مارا قاضی نے اوسیوقت ولیعہد پر حکم
عدالت جاری کر کر اوسکو محبس مین بہیجدیا یہہ خبر جب بادشاہ کو پہونچی فرمایا کہ ایسے
بادشاہ کے اقبال کی تعریف کرنی چاہیے جسکا قاضی بادشاہ کے فرزند کو بہی قانون کے

روسے سزا دیکر جیلخانہ مین بہیجدے اس بادشاہ نے ۲۹ دو سال سلطنت کی چالیس برس
کی عمر پائی سنہ ایکہزار چارسو تیرہ عیسوی مین مرگیا اور ہنری پانچوان اوسکا
بیٹا تخت نشین ہوا *

شاہ ہنری پانچوان

یہہ بادشاہ اگرچہ ولیعہدی کے زمانہ مین عیاش اور بدچلن تہا مگر جب سے تخت حاصل کیا
بدکار رفیقون کو جمع کرکے اس نے کہا کہ اب مین بادشاہ بنگیا ہون اور عدالت کے ترازو
مین انصاف کو تولتا ہون خبردار آئندہ بدکام کرنے چہوڑدو میری طرف سے اس مین
ہرگز حمایت و رعایت نہوگی بعدازان اونکو کچہہ انعام دیکر رخصت کردیا باپ کے وقت کے
اہلکار جو اس سے ترسان و ہراسان تہے اونکی بہی اس نے تسلی کی اور امیدوار عنایات خسروانہ
کرکے مطمئن کردیا اور وہ قاضی جس نے اسکو مجرم ٹہراکر قید کردیا تہا اوسکو بہی حضور مین
بلاکر قضا کا خلعت پہنایا اور حکم دیا کہ آئندہ اسیطرح بے روئی و رعایت عدالت کرتے
رہو اون دنون مین فرانسیسون کی لڑائی آپس مین ہو رہی تہی اس بادشاہ نے
فرصت کو غنیمت جانا اور لشکر لیکر فرانس کو چڑہ گیا اور تیس ہزار فوج کے جہاز لادکر
ہمراہ لئے اور ہارفلو علاقہ فرانس مین جا اوترا اوس سرزمین کی آب و ہوا ناموافق
ہوئی اور فوج نصف سے زیادہ بیمار ہوگئی اور باقیماندہ بیدل ہوگئے بادشاہ نے
جب یہہ حال فوج کا دیکہا اپنے آنے پر سخت پچہتایا اور چاہا کہ اس ملک سے نکل آوے
جب پیچہے کو پہرا دیکہا کہ ساری فوج فرانسیس کی اجن کورٹ کے میدان مین صف آرا
ہوئے کہڑی ہے اور بدون لڑائی کے اون سے گذرنا ممکن نہین ہے یہہ حال
دیکہکر کمال تردد ہوا کیونکہ تمام فوج بسبب بیماری کے نیم جان ہو رہی تہی اور بعض
بسبب نملنے رسد کے بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار ہو رہے تہے ناچار اس نے ایکطرف کو

اپنی فوج کو جمع کیا اور فکر مین تہا کہ کیا کیا جائے کہ اتنے مین دشمن گلے آ پڑا اور لڑائی
شروع ہوئی چونکہ فرانسیسی فوج اوسوقت ایک لاکھ کے قریب تہے اور یہہ فوج تین
ہزار یا اوس مین سے آدہے بیمار بحال زار لاغر و ناتوان بلکہ نیم جان تہے پہلے فرانسیس
غالب ہوے اور انگلستانی بہاگنے پر مستعد مگر جب غور سے دیکہا تو بہاگنے کو بہی رستہ نتہا
ناچار دل مرگ پر قایم کرکے دوبارہ لڑائی شروع کی اور ایسے ٹوٹ کر لڑے کہ فرانسیسی بہاگ
نکلے چونکہ فرانسیسیون کے لئے بہاگنے کا رستہ بند تہا ہزارون میدان مین مارے گئے
اور تمام میدان اون کی لاشون سے پر ہوگیا جب یہہ فتح حاصل کی شاہ ہنری نے فرانس ملک
مین اپنے آپ کو ولیعہد ٹہرایا اور فرانس کے بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین لیکر واپس
روانہ ہوا ایک سال کے بعد فرانس کا بادشاہ مرگیا اور بموجب اپنے قول و اقرار کے فرانس
والون نے وہ سلطنت بہی اسیکے حوالے کردی اور ہنری بڑا بادشاہ عالیجاہ بنگیا آخرالامر
دس برس سلطنت کرکے سنہ ایکہزار چارسو تیئیس عیسوی اور چونتیس برس کی عمر مین
دنیائے ناپایدار سے کوچ کیا اور شاہ ہنری چہٹا اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ
ظاہری و باطنی اوصاف سے موصوف تہا سخاوت مروت جوانمردی شجاعت و چستی
و چالاکی مین طاق یگانہ آفاق تہا دوست و دشمن کو اسنے اپنے اوصاف حمیدہ
و فضائل پسندیدہ سے خوش رکہا ❊

شاہ چہٹا ہنری

یہہ بادشاہ نو ماہ کی عمر مین تخت پر بیٹہا اسکی خوردسالی کے سبب مسمی ڈیوک بیڈفورڈ
ایک امیر جو اوس زمانے مین نہائیت دانا و لئیق و بہادر کار آزمودہ عقلا و فضلا
مین اوسکو عزت و حرمت بدرجہ اتم حاصل تہی مدار المہام و مختار الملک مقرر ہوا پارلیمنٹ نے
بہی اوسکی تقرری پر رضامندی ظاہر کی چونکہ اس مدار المہام کے خواہش ملک کی ترقی
کی تہی اوس نے فرانس پر فوج کشی کی جب فوج فرانس مین پہونچگئی اور لڑائی ہوے

لگی فرانس مین ایک عجیب امر ظہور مین آیا کہ ایک دیہقانی عورت نے جسکا نام جون آرک تہا لوگون
روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ مجھکو الہام خدا کیطرف سے ہوا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ مین
اپنے ملک کو دشمن کے حملون اور یورشون سے نجات دون اور تلوار پہنکر دشمن سے لڑون
اور فتح حاصل کر کے رعیت کو بدخواہون کے پنجہ سے بچاؤن یہہ بات ہر ایک امیر غریب کے روبرو
ظاہر کی مگر حکام نے اول بنظر حقارت اوسکو دیکہا کہ اوسکو دیوانہ اور اوسکی بات کو جہوٹہ
جانا جب اوسنے اس بیان مین نہائت اصرار کیا شاہ فرانس کے روبرو یہہ دعوی و تقریر پیش
ہوئی سب نے ہنسی مین اوسکی بات کو اوڑا دیا لیکن بعض نے یہہ مشورہ دیا کہ اس عورت کے
بات پورا کر دینے مین بادشاہ کا کیا ہرج ہے اگر یہہ سچی ہوگی تو اسکا امتحان عنقریب ہو جائیگا
ورنہ اسکو سزا دیجاویگی کہ آئندہ اور ون کو عبرت ہو اوسپر ایک اشتہار بمضمون عام
وخاص مین مشتہر کیا گیا کہ اس عورت کو الہام ہوا ہے اور وہ اپنے الہام کے اعتبار سے
چاہتی ہے کہ بادشاہی فوج کے ساتھہ ہوکر دشمنون سے جنگ کرے اور فتحیاب ہو یہہ
عجیب و غریب بات سنکر عام و خاص اوسکیطرف رجوع لائے اور چند روز مین بہت
مشہور ہوگئی آخر اوس عورت نے مردانہ لباس پہنا اور سلاح پوش بنی اور لشکر مین
گردش کر کے سب کو دیکہا پادریون اور علمانے بہی اوسے دیکہکر پہلے تعجب اور انکار
کی نظر سے دیکہا پہر خاص و عام کا رجوع اوسکیطرف دیکہکر امداد دینا منظور کیا اور
بادشاہ کو اجازت دی کہ اوسکو مطلوبہ امداد دیوے جب سامان درست ہو چکا تو
فوج قاہرہ اوسکے ہمراہ ہوئی اور اوس نے سب کے روبرو ظاہر کیا کہ شہر کا رس
جسپر انگریزون نے قبضہ کر لیا ہوا ہے بہت جلد چہوڑا لونگی اور انگریزون کو اوسمین سے نکال دونگی پس اوس نے ایک ہاتہہ مین تلوار پکڑے اور دوسرے ہاتہہ مین ایک معجزہ
کا نشان پکڑے فرانسیسی فوج کو فتح کا امیدوار کیا اور ایسی دلجمعی کی کہ سب نے
اوسکی تقریر پر یقین آگیا جب مقابلہ اوسکا انگریزی فوج کے ساتھہ ہوا فرانسیس

اپنی فتح کی یقینی امید پر جان توڑ کر لڑے اور فتحیاب ہوکر انگریزون کو شہر کارس سے
نکالدیا پھر تو اوس عورت کے بات پر سب کو یقین آگیا اور پے در پے لڑایان انگریزون کے
ساتھہ ہوئین سب مین فرانسیس فتحیاب رہے انگلستان کے لوگ مغلوب ہوکر فرانس سے
نکالے گئے اخیر اوس صاحب کرامت عورت کا یہہ ہوا کہ جب وہ عورت شہر ملبین سے
انگریزون کے نکالنے کے لیے سوار ہوئی تو وہان وہ پکڑی گئی اور جادوگری کا فتوے
اوسپر جاری ہوکر پادریون کے حکم سے زندہ آگ مین جلائی گئی اس واقعے کے درمیان ڈیوک
بیڈفورڈ مدار المہام انگلستان کا مرگیا اور انگلستان پر تباہی آئی یہ تمام محالات اور صوبے
مفتوحہ ملک فرانس کے قبضے سے نکلگئے یہہ تمام نتیجہ بادشاہ کی نادانی و ناتجربہ کاری و بد
انتظامی و نالایقی کا تھا جب ملک کا انتظام بگڑ گیا طرح طرح کے فساد برپا ہوئے اور شاہ
رچارڈ کے وارث دعویدار سلطنت کے ہوئے اور ڈیوک یارک جسکا نام رچارڈ تھا لشکر
جمع کرکے مدعی سلطنت کا ہوا اور عام و خاص کے نزدیک وہ مستحق سلطنت کا قرار پایا
چونکہ اوسوقت شاہ ہنری سخت بیمار تھا پارلیمنٹ نے جمع ہوکر یہہ تجویز کی جب تک شاہ
ہنری کو شفا حاصل نہو رچارڈ ڈیوک یارک تخت نشین ہوکر نایب کے طور پر حکومت
کرے چنانچہ چند سال حکومت کرتا رہا جب شاہ ہنری اچھا ہوگیا ڈیوک یارک اس
خیال مین تھا کہ بادشاہ اپنی زندگی تک فرمان فرما رہے مگر بعد اوسکے مرنے کے مین وارث
تخت و تاج کا سمجھا جاؤن یہہ بات بادشاہ بیگم مارگریٹ نام نے منظور نہ کی اور فریقین
کیطرف سے جنگ پر نوبت آ پہونچی لڑائی مین ڈیوک یارک نے فتح پائی اور بادشاہی
لشکر نے شکست کھائی بادشاہ زخمی ہوکر پکڑا گیا مگر باوجود اس شکست کے بادشاہ بیگم
نے پھر لشکر جمع کیا اور بار بار ڈیوک یارک کے ساتھہ جنگ کیا آخر شہر ویکفیلڈ ا
کے میدان مین ڈیوک یارک ناگہان مرگیا اوسوقت سب کو یقین ہوا کہ جوانمرد عورت اپنے
مراد کو پہونچیگی مگر ارل وارڈک نام سپہ سالار نے جو ڈیوک یارک کے فوج کا افسر تھا

وہ بدستور جنگ پر مستقل رہا بادشاہ کو وہ پا بزنجیر جا بجا لئے پہرتا تہا بادشاہ بیگم نے بہی اوسکا
پیچہا نچہوڑا ایک روز دونو فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور متصل قصبہ سینٹ البنس کے لڑائی ہوئی
ارل وارڈک کو شکست ہوئی اور بے اختیار ہوکر بہاگا دو ہزار سپاہی اوسکے میدان مین کہیت
رہے بادشاہ نے بہی دشمن کی قید سے رہائی پائی اور اپنے لشکر مین آیا مگر اس فتح کی بعد
دشمنون کا ہجوم نہ ٹوٹا ڈیوک یارک کا بڑا بیٹا مسمی ایڈوارڈ نے اپنے باپ کی طرح لشکر
جمع کرکر لنڈن مین آموجود ہوا شہر والون نے اوسکے آنے سے بہت خوشی ظاہر کی اور
امیدوار ہوئی کہ اب انتظام ہوجائیگا کہ اتنی مدت کی لڑائیون اور شور و فساد سے ملک تباہ
ہوچکا تہا ایڈوارڈ نے سب سے اول بادشاہ کے ساتہہ لڑنا اور اوسکو شکست دینا مقدم سمجہا اور
لشکر لیکر جہان بادشاہ تہا جا پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور چالیس ہزار سپاہی
بادشاہ کا عین میدان مین مارا گیا اور شکست فاحش ہوئی شاہ ہنری بدنصیب پہر دشمن
کی قید مین آیا اور بادشاہ بیگم جہٹ پٹ جہاز پر سوار ہوکر فلاندرس کو روانہ ہوئی اس
معرکہ مین ہنری کی سپاہ کے تغمہ پر سرخ پہول اور مخالفین کی فوج کی چپراس پر سفید پہول
تہا اور لوگ اس لڑائی کو پہول والون کی لڑائی کہتے تہے اس فیصلہ کے بعد پارلیمنٹ نے
ایڈوارڈ کو سلطنت کے تخت پر بٹہلایا اور ارل وارڈک وزیر قرار پایا چونکہ ایڈوارڈ نوجوان
تہا ارل وارڈک نے اوسکو شادی کیطرف رغبت کیا بلکہ خود فرانس کو گیا کہ کوئی عالی خاندان
لڑکی اس بادشاہ کی نکاح کے لئے تجویز کرے مگر بادشاہ نے اوسکے واپس آنے سے اول ایک
انگلستانی عورت سے شادی کرلی اور اسکی تمام کوشش اور سعی کو خاک مین ملا دیا یہہ سنکر
ارل وارڈک سخت ناراض ہوا اور دل سے ایڈوارڈ کا دشمن بن گیا اور لوگون کی ساتہہ شر
کرکے طرح طرح کے فساد برپا کرا دیئے اور چاہا کہ اس بادشاہ کا کام بہت جلد تمام کرے
اسباب سے ایڈوارڈ ڈر گیا اور بیخبر ملک چہوڑ کر چلا گیا اوسکے جانے کے بعد پہر سلطان
بدنصیب ہنری نے قید سے خلاص ہوکر تخت پر اجلاس کیا اور ارل وارڈک نے بانی سلطنت

خطاب پاکر متوسلان و دوستان و خیرخواہان ایڈوارڈ کو بیدریغ تہہ تیغ کیا اور بہت سے گہا کر
ملبنڈ کے ملک مین ایڈوارڈ کے پاس چلے گئے بادشاہ بیگم ہنری کی زوجہ پہر اپنے وطن مین
آکر حکومت کرنے لگی نو ماہ کے بعد پہر ایڈوارڈ جمعیت معقول کے ساتھہ انگلستان مین آیا
انگلستانے جوارل وارڈک کے کشت و خون و جور و تعدی سے ناراض تہے اوسکے ساتھہ متفق
ہوگئی اور جمعیت کثیر قایم ہوگئی شہر لنڈن کا جب محاصرہ ہوا رعیت نے بلوا کرکے دروازہ
شہر کا کہولدیا ایڈوارڈ تخت پر قابض ہوا شاہ ہنری بدقسمت پہر مقید ہوا اور بادشاہ بیگم
اور ہیر ارل وارڈک نے پہر باہم متفق ہوکر فوج جمع کی اور مقام سینٹ البنس کے قریب دونو
فریق مین لڑائی ہوئی اس لڑائی ارل وارڈک سخت زخمی ہوکر قتل ہوا بادشاہ بیگم اور
شاہ ہنری کا بیٹا مقید ہوکر ایڈوارڈ کے روبرو آئے ایڈوارڈ نے اون سے اس ہنگامہ
پردازی کی بازپرس کی شاہ ہنری کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین اپنے باپ کے مملکت
مین نقصان کا بدلہ لینے اور ضرر کا تدارک کرنے کے واسطے آیا ہون ایڈوارڈ کو یہہ بات
ناگوار گذری اور اپنے ہاتہہ سے اوس کے منہہ پر تہپڑ مارا اور ڈیوک گلاسٹر اور کلارنس
نے دونو طرف سے حملہ کرکر شاہ ہنری کے بیٹے کو کٹارین مار کر مار دیا اور بادشاہت
ایڈوارڈ کی قائم ہوئی شاہ ہنری بہی ڈیوک گلاسٹر کے ہاتہہ سے سنہ ایکہزار
چارسو تریپن عیسوی مین قتل ہوا اور وہ شاہنشاہ جسنے فرانس اور انگلستان پر
حکومت کی ایسی حالت زار مین مارا گیا اوسکے ہم نشینون مین سے جو کوئی پکڑا گیا فی الفور
مارا گیا سوا ہی بادشاہ بیگم کے کوئی زندہ نہ بچا اوسکے بچ جانے کا یہہ باعث ہوا کہ
شاہ فرانس نے اوسکے عوض مین پچاس ہزار روپیہ نقد دیکر اوسکو رہائی دلائی اور
وہ بارگرٹ بیگم جو المرد عورت جو بارہ لڑایان اپنے شوہر کی رہائی کے لئے دشمنون سے
لڑی ہے اور ہزارہا ان آدمیون کے خون بہائے اپنے عیال و اطفال لیکر بحالت افلاس و تنگدستی
انگلستان سے جلاوطن ہوئی اور فرانس کے ملک مین چند سال زندہ رہ کر مرگئی —

شاہ ایڈورڈ چوتھا

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر جب بڑے بڑے دشمنون کے قتل سے فراغت پائی چھوٹے
چھوٹے دشمنون کی طرف متوجہ ہوا اور سینکڑون بے گناہ جو متوسل شاہ ہنری کے تہے پہانسی
پر چڑہا دئے اور اونکی جائداد ضبط کرلی رعایا پر طرح طرح کی زیادتیان کرکے خزانہ بہر لیا
فسق وفجور زنا مین ایسا مستغرق ہوا کہ ملک کے انتظام اور بادشاہی کام کیطرف اوسکو ذرا بہی
توجہ نرہی چونکہ یہہ بادشاہ نہائت خوبصورت وضع دار حسین وجمیل تہا اکثر عورتین اوس کے
حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر اپنے خاوندون سے رشتہ محبت توڑکر اسکے پاس رہنا قبول
کرلیتین —— جو ظلم وستم کہ ڈیوک کلارنس کے حق مین اسسے سرزد ہوا وہ تمام ظلمون سے اشد
وسخت تر تہا اوسکی تشریح یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کسی امیر کے چراگاہ مین شکار کہیلتا
تہا اور ایک سفید ہرن کہ اسکا دست پروردہ تہا شکار کیا اوسکے مالک نے دل آزردہ ہوکر
کہا کہ کاش جسنے بادشاہ کو اس ہرن کے شکار کرنے کی صلاح دی تہی وہ ہرن کی سینگون
سے مارا جاتا اور مین اپنی آنکہون سے دیکہتا تو میرا دل سرد ہوتا یہہ تقریر کسی شخص کے زبانی
بادشاہ کی کان مین پہونچی اور بادشاہ نی ہرن کے مالک کو کہ بڑا امیر تہا پکڑوا کر قتل کرادیا
ڈیوک کلارنس اس ناحق ظلم سے نہائت ناراض ہوا اور اپنی منصبی خدمت کے ادا کرنے کے
لحاظ سی بادشاہ کو ملامت کی بادشاہ اوسکی تقریر سے غضب مین آیا اور قتل کا حکم دیکر
کہا کہ اپنی موت جسطرح تمکو پسند ہو ظاہر کرو ناچار بسنگ آمد سخت آمد جبراً وقہراً اوس نے جواب دیا
کہ مجہکو شراب کے پیپے مین غرق کرادو پس اوسیوقت وہ شراب کے بڑے پیپے مین غرق کراکر
مار دیا گیا —— اس بادشاہ نی چاہا کہ فرانس کا ملک جو پہلے انگلستان کے متعلق تہا پہر فتح کرے اس
ارادہ پر بہت سا لشکر تیار کیا مگر اوسی عرصہ مین مرض شدید بیمار ہوکر مرگیا بیالیس برس کی
عمر پائی سنہ ۱۴۸۳ء ایکہزار چار سو تراسی عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی وبعد
اسکا ایڈورڈ پانچوان جانشین ہوا ——

شاہ ایڈورڈ پانچوان

یہہ بادشاہ بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا رچارڈ ڈیوک گلاسٹر حقیقی چچہ بادشاہ کا بسبب خوردسالی بادشاہ کے مختار کل و مدارالمہام قرار پایا مختار کل ہوکر رچارڈ نے بیوفائی پر کمر باندہ لی اور چاہا کہ بادشاہ اور اوسکے چہوٹی بہائی خوردسال کو بادشاہی سے محروم کرکے خود بادشاہ بن جاوے چنانچہ اوس نے بادشاہ مرحوم کی اولاد کو کم اصل ہونے کا الزام لگایا اور مشہور کیا کہ کم اصل آدمی لائق تخت نشینی کے نہین ہوتا چنانچہ ان دونو کو لنڈن کے قلعہ مین قید کیا اضبات پر لارڈ ہیسٹنگس نے جو ایک رکن اعظم سلطنت کا تہا مخالفت کی اور نہ چاہا کہ بادشاہ اور اوسکا بہائی قید مین ہون اوسکے ارادہ سے جب چارڈ نے خبر پائی فریب سے اوسکو پکڑکر قتل کرادیا پہر تو برملا کہلم کہلا شاہ مرحوم کی حق تلفی پر مستعد ہوا اور اپنا دعوی سلطنت کی نسبت ظاہر کیا ڈیوک بکنگہم جو بڑا دوست و رفیق رچارڈ کا تہا اسبات پر اوسکا حامی بنا اوس نے رعایا اور ارکین کو رچارڈ کی بادشاہت پر راضی کرلیا جب پارلیمنٹ جمع ہوا اور سب کے منظوری سے رچارڈ کو تخت نشین کرکے تاج شاہی پیش کیا گیا تو اوس مکار نے ایک سرد آہ بہر کر قبول کیا گویا شاہ مرحوم کے مرنے کا اوسکو اوسوقت افسوس ہوا بادشاہ ہوکر یہہ دونو لڑکون کے مارنے کے فکر مین پڑا آخر ایک رات اپنی نوکر بہیجکر بحالت خواب ان دونو یتیمون کو گلا گہونٹ کر مروادیا۔

شاہ رچارڈ تیسرا
المخاطب بہ رچرڈ ظالم

یہہ بادشاہ نہایت ظالم بے رحم خونریز سفاک بپشتہ قد بدصورت بدکار تہا ایک ہاتہ اسکا شانہ سے سوکا ہوا تہا اور ایک کاندہا دوسرے سے بڑہا ہوا اسواسطے خلقت اوسکو کبڑا کہتی تہی تمام عمر اس نے کوئی انصاف نہ کیا بلکہ ظلم و بے انصافی پر مائل رہا سب سے بڑا ظلم اس سے یہہ ہوا کہ اس نے اپنے برادرزادون سلطنت کے حقدارون کو حق سے محروم کرکے ناحق قتل کیا رعیت

کو اسکا یہہ عمل سخت ناپسند ہوا اور چاہا کہ کوئی اور سلطنت کا وارث کھڑا ہو یہہ خبر جب ہنری
ٹیوڈر الملقب بہ نواب رچمنڈ حاکم نارمن کو پہونچی برعوے رشتہ داری شاہ ہنری ششم کے
فرانس کے دربار مین گیا اور مدد طلب کی شاہ فرانس نے اپنا لشکر اوسکی مدد پر دیا اور وہ
بڑی جمعیت کے ساتھہ انگلستان مین داخل ہوا اسطرف سے شاہ رچارڈ بہی اپنی فوج بیشمار ہمراہ لیکر
اوسکے راستہ روکنے کو روانہ ہوا اور بوزورتھہ کے میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ
ہوا اور ایسی لڑائی ہوئی کہ روئے زمین خون سے لالہ زار بنگیا شاہ رچارڈ کی تمام فوج
تہہ تیغ ہوئی خود بہی رچارڈ مارا گیا مقتولین کی نعشون کے ڈہیر مین سے بادشاہ کے
نعش بہی نکلی اور اوسکے قریب ایک جہاڑی کے نیچے تاج بادشاہی پڑا ہوا پایا وہ تاج
اوسیوقت لوگون نے اوٹہا کر رچمنڈ کے سیر پر رکہدیا یہہ واقعہ سنہ ایکہزار چارسو پچاسی عیسوی
مین وقوع مین آیا اس فتح کے بعد شاہ رچمنڈ اپنا لشکر لیکر لنڈن گیا رعایا مبارکباد
کہتی ہوئی استقبال کو آئی اور پارلیمنٹ نے جمع ہوکر اوسکو شاہ ہنری ہفتم کا خطاب
دے کر تخت نشین کیا —

شاہ ہنری ساتوان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر فی الفور بنظر رفع فساد باہمی شاہ ایڈوارڈ چہارم کے
بیٹی مسمات الزبتہ کے ساتہہ شادی کرلی اور نکاح کے وقت ان دونو فریق کے گلون مین
سفید و سرخ پہولون کے ہار پہنائے گئے اشارہ یہہ تہا کہ آج سفید اور سرخ پہولون کے
آپس مین صلح و صفائی ہوگئی مغائرت کسی طرحکی درمیان نرہی اس نیک شگون کی تقریب
مین دار الخلافت مین بڑی خوشی ہوئی اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام کمال نیک
نیتی اور خوبی کے ساتہہ کیا تمام قلمرو مین امن چین ہوکر تجارت کا بازار کہل گیا لوگون
کو فائدے ہونے لگے رعایا سرکاری معاملہ و محصول از خود ادا کرتے تہے دربار میں
امیرون مین اتفاق تہا جس سے نمکحرامی وقوع آتی اوسکو سخت سزا دیجاتی عدالت کا یہہ

یہہ حال تہا کہ مجرم کی تقصیر کبھی معاف نہوتی اور نیکوکارون کی وہ توقیر کیجاتی کہ اورون کو بہی
وہ حال دیکہکر نیکوکاری کیطرف رغبت ہوتی شہرون مین مدارس جاری ہوئی علم کا بازار گرم
ہوا لوگ لکہنا پڑہنا سیکہے بڑے بڑے نامی مصنفون کو جنہون نے انگریزی زبان کو آرایش
کا جامہ پہنا کر کتابین تصنیف کین بڑے بڑے انعامات دیے گئے فن عمارت و نقاشی و مصوری
و سنگتراشی وغیرہ مین لوگون نے بادشاہ کی قدردانی سے کمال حاصل کئے اور اچھی اچھی
نمایش تراش نکالی علم موسیقی کا پہیلا بڑے بڑے تحفہ باجون کی ایجاد ہوئی اکثر ہمسایہ
بادشاہون سے دوستی کا رابطہ جاری رکہا جسسے تجارت کو بڑا فائدہ پہونچا غرض کہ اسکے
وقت مین انگلستان نے ذہن رسا و عقل رسا و دانائی و ہوشیاری و ایجاد مین بڑا نام
پیدا کیا اگرچہ چند بار بادشاہ کو دشمنون کے ساتہہ لڑنے کا بہی اتفاق ہوا مگر اسکی حسن تدبیر سے
انتظام بخوبی قایم رہا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت لڑائی سے متنفر تہی اسواسطے لڑائی جلد
بخیر تمام ہو جاتی تہی چونکہ انگلستان مین رسم تہی کہ چور جیکار بدمعاش اوٹہائی گیرے
خونی و توہم جرم کے بعد اگر کسی خانقاہ مین جاکر پناہ گزین ہوتے تہے عدالت کو اوسپر دست اندازی جائز نہ
ہوتی جب تک وہ وہان رہتا عدالت کے مواخذے سے بری رہتا تہا سال دو سال وہان
رہکر جب مقدمہ پڑانا ہو جاتا نکل آتے پہر دوسرا جرم کرکے وہان جا بیٹہتے اس بادشاہ نے
حکم دیا کہ ایک دفعہ مجرم خانقاہ مین پناہ لینے مین مواخذہ سے بری سمجہا جائیگا اگر دوبارہ
اوسسے کوئی جرم سرزد ہوگا تو خانقاہ سے بہی پکڑ لیا جائیگا اس بادشاہ کے وقت
اہل انگلستان نے ایک بڑا جنگی جہاز بنایا اور سمندر مین چلایا اور تمام ملکون مین شان و شوکت
حاصل کی اسکی ابتدا گویا اسی بادشاہ کے وقت ہوئی اسسے پیشتر جب بادشاہ کو جہاز
مطلوب ہوتے تہے تو سوداگرون سے کرایہ پر لئے جاتے تہے ستا انفرڈ کے زمانہ کے بعد
یہی بادشاہ ہوا جسنے سلطنت مین نیکنامی حاصل کی اور لوگون کو فائدہ پہونچایا
آخر بکمال نیکنامی سنہ ایکہزار پانسو نو عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی بادن

برس کی عمر پائی تئیس سال سلطنت کی۔

شاہ ہنری آٹھوان

یہہ بادشاہ اٹھارہ برس کی عمر مین اپنے باپ ساتوین ہنری کے تخت پر بیٹھا اسکے شروع اجلاس مین ترقی اور اقبال کا سامان ایسا تہا کہ بظاہر یورپ مین کوئی بادشاہ اوسکے ہم پلہ نہ تہا پچاس ہزار فوج جرار تیار تہی سامان ملک گیری وجنگ کا سب موجود خزانہ مال و دولت سے بہرا ہوا تہا اس سلطنت کے حاصل کرنے سے یہہ کمال متکبر ہوگیا اور چاہا کہ فرانس پر فوج کشی کرے اور سامان کی تیاری کا حکم دیا سامان کے درست ہونے تک عیش و عشرت مین ایسا مستغرق ہوا کہ ارادہ مہم کا فسخ کردیا بلکہ اسقدر عیاشی پر کمر باندہ لی کہ باپ کا جسقدر خزانہ تہا اوسی مین خرچ کرڈالا جب خزانہ خالی نظر آیا پہر خزانہ جمع کرنے کے فکر مین پڑا اور والسی نام ایک امیر کو کہ ایک لائق وکارآزمودہ وصاحب عقل و تدبیر با تدبیر تہا مختار الملک بنا کر حکم دیا کہ آئندہ ایسا انتظام کرے جسسے شاہی خزانہ پہر اصلی حالت پر آجائے مگر یہہ کام اوسکے سپرد کرکر پہر خبر نہ لی کہ کیا ہوتا ہے اور آمدنی اور خرچ کیا ہے علاوہ اوس کے بادشاہ کی فضول خرچی کی انتہا نہ تہی مختار الملک ہر ایک کام مین مختار تہا اور اوسکی تدبیر سے کام چلتا تہا بادشاہ رات دن عورتون کے ساتہہ صحبت رکہتا کبہی کسی غریب مستغیث کے حال پر آنکہہ اوٹھا کر بہی نہ دیکہتا والسی مختار نے اپنا اعتبار قائم کرنے کے واسطے بادشاہ کو کسی حرکت سے منع نکیا اور اوسی حالت مین مستغرق رکہا ہر ایک چیز پر جو بادشاہ کو رغبت دیکہتا فی الفور بہم پہونچا دیتا تہا چنانچہ مدت مدید تک مدار المہامی کے منصب پر ممتاز رہا مگر جب اوسکی دولت کے زوال کا وقت آیا فی الفور بعزت ہو کر نکالا گیا بادشاہ نے تمام جائیداد اوس کی ضبط کرلی اور سالہا سال کی خدمت پر کچہہ لحاظ نکیا باعث یہہ ہوا کہ بادشاہ کو پہلی عورت کے طلاق دینے اور نئی عورت کے ساتہہ نکاح کرنے کا شوق ہوا اور والسی کو حکم دیا کہ پوپ امام مذہب عیسائی سے اسباب مین فتوے

لکہا نگالئی والسی نے اس حکم کی تعمیل مین دیر کی اور سنجہا کہ بادشاہ پہلی عورت کو طلاق دیگے اس جرم مین اس متلون المزاج بادشاہ کی طبیعت فی الفور والسی سے برگشتہ ہوگئی اور معزولی و قرقی جائیداد کا حکم دیا والسی اوسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا بیماری کی حالت مین والسی کا یہہ کلام دردانگیز تہا کہ وہ کہا کرتا تہا کہ جس سرگرمی سے مین نے اس بادشاہ کی خدمت و حاضر باشی کی اگر کاش اپنے خدا کی خدمت و بندگی اسقدر کرتا تو وہ مجہے ہرگز ایسی خرابی اور مفلسی کے حال مین نہ چہوڑتا یہہ بادشاہ اگرچہ سخی اور فیاض تہا مگر الفت اور محبت و گرم جوشی اسکے بالکل بے بنیاد تہی جسکو آج دوست کہتا کل اوسکا دشمن بنجاتا زبردستی فضولخرچی ناانصافی جہل مرکب گمراہی خود مطلبی جور و جفا اسکے جسم مین بجائی خون بہرا ہوا تہا یہہ عورتون سے اس نے شادی کی اور یہہ تیرہ اختیار کیا کہ جب ایک عورت سے نکاح کرتا دو چار ماہ تک اوس سے صحبت گرم رکہتا بعد چند روز اوسکے صحبت مانوس طبع ہوتی پہر اوس سے بیزار ہو جاتا اور کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ بناکر یا تو اوسکو قتل کرادیتا یا بخلاف ننگ و ناموس طلاق دیدیتا اس بادشاہ کے وقت پوپ امام مذہب عیسائی نے اشتہار جاری کیا کہ ہمکو ہر ایک گنہگار کے گنہ معاف کردینے کا اختیار ہی خدا کی جناب مین ہم سفارش کرسکتے ہین پس جس شخص نے خدا سے اپنے یا کسی اپنے متوفی کے گناہ معاف کرانے منظور ہون وہ حسب حیثیت روپیہ داخل کرے چٹہی اوسکو دی جائیگی چونکہ عیسائی اوسکو امام و خدا عیسی مسیح کا نائب تصور کرتے تہے سب کو یقین آگیا اور لاکہون روپیہ پوپ کے خزانہ مین داخل ہونے لگے پوپ کے ان حرکات سے کہ خلاف دین و آئین شرع تہی ایک شخص مارٹن لوتہر نام نے کہ مرد فاضل و عالم و مدرس تہا ایسا برا مانا کہ پوپ کی پیروی سے نکلکر سینکڑون الزام دینی اوس پر قائم کئے اور رسالے کتابین پوپ کے باطل عقیدون کی تردید مین تصنیف کین اور چہاپہ کی کل کا ایجاد کرکردہ کتابین چہاپ دین جب پوپ نے

یہہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور مشتہر کیا کہ جو عیسائی مارٹن لوتہر کی کتاب کو دیکھیگا ملعون
ہوجائیگا اس بادشاہ کو بھی مارٹن لوتہر کی کتابین دیکھنے کا شوق ہوا اور پوپ سے اجازت
منگواکر ملاحظہ کین اور اوسپر ایک مضمون مفید مطلب پوپ کے لکھا جس سے پوپ نے خوش
ہوکر حامی دین کا خطاب اسکو دیا غرض عیسائی دین کے علما مین سخت بحث شروع ہوئی اور
انقلاب تازہ ظہور مین آیا روم کیتھلک مذہب کے برخلاف ہزارون لوگ ہوگئے اور اسنے
مارٹن لوتہر کو مصلح دین مقرر کیا آخر یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار پانسو سینتالیس عیسوی مین مرگیا
ستاون برس کی عمر پائی سینتیس سال حکومت کی ٭

شاہ ایڈورڈ چھٹا

آٹھوین ہنری کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا شاہ ایڈورڈ تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ
نہایت خلیق رحم دل انصاف دوست سنجیدہ و فہمیدہ تہا اگرچہ عمر چہوٹی تہی مگر عقل و ہوش بزرگانہ
تہی امور سلطنت کے ضرورت کے لئے اگر کسی سے قرض لیتا فی الفور وعدہ پر ادا کردیتا
جب کہین باہر جاتا شہر مین منادی کراتا کہ جو شخص مظلوم و مسکین ہو وہ اپنا حال بے وسیلہ غیر روبرو
آکر کہے ہر ایک متنفس سے بخلق و محبت پیش آتا مگر افسوس کہ اسکے زندگی نے وفا نہ کی اور
سات برس سلطنت کرکے ایکہزار پانسو ترپن سنہ عیسوی مین بیمار ہوکر مرگیا اسکے مرنیکا خاص
وعام نے غم کیا چونکہ اسکی کوئی اولاد نہ تہی اسکی بہن مسمات میری شاہ ہنری ہشتم کی
بیٹی جانشین ہوئی ٭

ملکہ میری

شاہ ہنری ہشتم کی دو بیٹیان تہین ایک میری دوسری جین گری دونو نے سلطنت کا
دعوی کیا پہلے دس روز تک جین گری کی سلطنت قایم ہوئی پہر ملکہ میری نے اکثر اعیان
دربار کو اپنی طرف کرلیا امرا نے اوسکو بادشاہ مان لیا جب ملکہ میری بادشاہ ہوچکی
اور اوسکی حکومت کی منادی شہر بشہر ہوچکی تو بہت لوگ بسبب اسکے کہ ملکہ میری

مذہب پوپ کے پیرو تھے اور ملکہ جین گری مارٹن لوتھر مصلح دین کے مرید تھے ملکہ میری کے
بادشاہ بنانے سے پچھتائے اور ڈیوک نورتھمبر امیر الامرا جسکے سعی سے اول ملکہ جین
گری تخت نشین ہوئی تھی اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا ملکہ میری نے اوسکی گرفتاری کو فوج
بہیجی چنانچہ گرفتار ہوکر دار پر کہنچا گیا ملکہ میری نے چاہا کہ مارٹن لوتھر کے اعتقادات کو نیست و نابود
کرکے پوپ کے اعتقادات کو فروغ دے اسی ارادہ سے اوسنے ارکان دولت کے تجویز سے
شاہزادہ اسپین کے ساتھہ شادی کی اور ملکہ جین گری اپنی بہن اور اوسکے شوہر کو پہانسی
دیکر مار دیا اور پوپ کے مذہب کے فروغ دینے کے لئے دو شخص مجتہد ایک مسمی رڈلے
دوسرا لاٹمر مارٹن لوتھر جسنے دین کی اصلاح کی تہی جیتا جیکر زندہ آگ مین جلا دیے
پہر ایک اور مجتہد کرامر نام دو سو ستر آدمیون کے ساتھہ اسی دینی عداوت کے سبب سے آگ مین
جلوا دیا ایسی ایسے صریح ظلم دینی و دنیاوی امور مین ہونے لگے جس سے رعایا سخت ناراض
ہوگئی شہر کالس جو دو سو برس سے علاقہ فرانس مین انگلستان کے تصرف مین تہا فرانسیسون
نے لے لیا اور ملکہ کی کوئی کوشش کارآمد نہوئی ملکہ اس خرابی اور شکست فاش سے
کمال متردد ہوئے یہان تک کہ ایک روز چلا کر کہا کہ اگر مین مرجاونگی تو بہی شہر کالس کے
چہنجانے کا داغ میری جگر پر نقش ہوگا غرض کہ ایسے ایسے امور مشکل کے پیش آنے اور رعیت کے
ناراضی و بدگمانی اور شوہر کی بے پروائی و بے مروتی اور ظلم و تعدی کی شامت سے ملکہ
ہر ایک کام مین ناکام رہی اور بکمال غم و غصہ سے تپ لاحق حال ہوگئی رفتہ رفتہ بیماری اسقدر ترقی پر آئی کہ ملکہ زندگی
سے نا امید ہوگئی اوسکو خیال تہا کہ میری مرنے کے بعد میری بہن الزبتہ بادشاہ ہوگی اس حسد سے اوسکی جان کے خواہان
ہوئی مگر وہ عقیلہ عورت مرگ کے دم تک اسکے پاس نہ آئی یہہ ملکہ آخر جلاس کے پانچوین
سال تپ کی بیماری سے مرگئی تینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار پانسو اٹھاون عیسوی
مین دار فانی سے رحلت کی اس ملکہ کو کیتہلک کے مذہب کی بڑی پچہہ تہی اور چاہتی تہی
کہ دوسرے مذہب والون کو یک قلم قتل کرادون بہت سے خونریزیون کے سبب سے ملکہ

خون آشام اسکا خطاب قرار پایا غضب کے آگ سے دن رات جلا کرتی تھی ہر ایک شخص کیطرف سے اس کے دل مین بغض و کینہ بھرا رہتا تھا سچے دین کی دشمنی و خونریزی و تکبر و خود غرضی و بخل و عداوت کا پتلا اسکا وجود تھا۔

ملکہ ایلزبتھ

یہہ ملکہ بہت نیکنام و منتظمہ تھی شائستہ و نامورہی و بہبودی ملک انگلستان کے جتنے اس ملکہ کے وقت ہوئی کسی بادشاہ کی وقت وقوع مین نہی تھی اسکی تخت نشینی کے وقت عام و خاص رعایا برایانے خوشی کی گھر گھر شادیانے بجے سب سے اول اسنے دین کی غلطیاں رفع کرنے پر توجہ کی پوپ کے قواعد کو بالکل رفع دفع کر دیا رومن کیتھلک کا طریق اوٹھا کر مارٹن لوتھر کی تادیب و طریق کو پہیلایا اور سنئے قاعدے مصلح دین کے کہ عین حق سجاتے تھے پارلیمنٹ کے منظوری سے جاری کئے چونکہ ملکہ میری استوارٹ اسکاٹلنڈ کی حاکم اسکی پہوپہی زاد بہن پوپ کے مذہب کے پابند تہی بسبب مخالفت دین کے اس کے حاسد ہوئی اور اس سے گریز کرنے لگی اور یہہ مخالفت دونو طرف سے بڑہ گئی بلکہ ملکہ میری حاکمہ اسکاٹلنڈ کی رعیت بھی بسبب مخالفت مذہب کے اوسکے دشمن ہنگئی کیونکہ مارٹن لوتھر مصلح دین کا مذہب اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ مین گھر گھر جاری ہوچکا تھا مین اوسکے اور اوسکی رعیت کے ایک سخت جنگ ہوکر ملکہ میری نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر لخلیون کے قلعہ مین محبوس ہوئی اور بڑہی بڑہی تکلیفین اوٹھائی چونکہ وہ عورت کمال خوبصورت و صاحب تدبیر تہی قید مین پڑے پڑے اوسنے ایک جوان صاحب ہمت ڈگلس نام کو اپنا مددگار بنایا اور اوسکی کوشش سے قید سے رہائی پائی رہائی کے بعد چھہ ہزار آدمی اوسنے پہر جمع کیا اور دشمنون کے ساتھہ سخت لڑائی کی مگر پہر بھی شکست کہائی اور اسکاٹلنڈ سے بہاگ کر انگلنڈ مین آکر پناہ گزین ہوئی ملکہ ایلزبتھ نے فا قبت اوسکے ساتھہ کچھہ مروت نہ کی بسبب مخالفت مذہبی کے اوسکو ایک قلعہ مین قید کر دیا اٹھارہ برس تک وہ قید مین رہی اس عرصہ مین اوس نے بہت سے

منصوبے اپنی رہائی کی - کئی آخر ایک سازش ظاہر ہوئی کہ ملکہ میری کی تجویز سے چند شریرون
نے یہہ چاہا کہ فرصت پاکر ملکہ الزبتہ کو قتل کر دین آخر یہہ راز فاش ہوا اگرچہ چندان تحقیقات
مقدمہ مین نہ تھا مگر شک و شبہہ مین بہت سے آدمی سولی پر چڑہائے گئے بلکہ ملکہ میری
کی نسبت اسی جرم مین قتل کا فتوے دیا گیا اور سند حکم قطعی کی جاری ہو کر چار امیرون
اور دو جلادون کو دی گئی اور حکم ہوا کہ ملکہ میری کو قتل کرین وہ چارون امیر اور دو جلاد
ملکہ میری کے پاس گئے اور اطلاع دی کہ کل فجر کو پہر دن چڑہے تم قتل کئے جاؤگی جو
جو کاروبار منظور ہو اس عرصہ مین کر کے فراغت کرو جب رات گذر گئی اور قتل کے روز
صبح نمودار ہوئی ملکہ میری نے اچہا لباس مخمل کا پہنا اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہی وقت جب
قریب آیا ایک امیر اون مین سے ملکہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ قتل کے مقام پر
تشریف لے چلئے ملکہ نے کہا کہ مین تیار ہون یہہ کہکر دو صاحبون کے کندہے پکڑ کر اوٹہے
اور اپنے نوکرون چاکرون سے رخصت ہو کر مقتل کو چلے وہ مکان بہت مکلف سیاہ
بنات سے آراستہ تہا وہان پہونچ کر بیٹہہ گئے ایک امیر نے وہان بادشاہی سند جو درباب قتل
ملکہ میری کے جاری ہوئے تہے باواز بلند پڑہ کر سنایا پہر ایک مجتہد دین کا اوٹہہ کہڑا ہوا
اور دین کے معاملات مین نصیحت کرنے لگا جس مین پوپ کے عقائد کی مذمت اور مارٹن لوتہر
کے مذہب کی تعریف تہی ملکہ نے اوس پادری کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مین یہہ تقریر نہین
سنتی مین پوپ کے مذہب مین مرونگی پہر دونو جلادون نے ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ معاف
کیجئے ہم حکم بجا لانا چاہتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین بکشادہ پیشانی جیسے لینے خدا سے بخشش
کی امیدوار ہون تمہین معاف کرتی ہون پہر ایک تقریر اپنی بے گناہی اور بے قصوری
کے باب مین بہ کمال فصاحت و رعب کے اور سب کو بتلا دیا کہ مین ناحق ماری جاتی ہون
اور تعصب مذہبی دین کی دشمنی سے ناحق میری جان لیتے ہین پہر جلاد کے ہاتہہ سے
رومال لیکر بے خوف و دہشت اپنی آنکہون پر باندہ لیا اور سر جہکا دیا اور خداوند جان

جان آفرین بجان ستان کا نام زبان پر لائی جلاد نے ایک تلوار کے وار سے سر اوڑا دیا۔
حقیقت مین یہہ ملکہ بے گناہ وبے قصور قتل ہوئے اور باعث صرف تعصب مذہبی تہا چونکہ
ملکہ میری عورت نہایت خوبصورت و نازنین تہی اور اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ مین کوئی
خوبصورت عورت اوسکی ہمشکل نہ تہی اس لئے لوگون کو اوسکی قتل پر کمال افسوس ہوا انہین ایام مین فلپ نام اسپین کے
کے بادشاہ نے جو مدت سے انگلستان کی فتح کرنے کے فکر مین تہا مستعد ہوا کہ انگلستان پر فوجکشی
کرے اصلی باعث اوسکی فوجکشی کا تعصب مذہبی تہا کہ وہ بہی پوپ کے مذہب کا پیرو تہا اور چاہتا
تہا کہ مارٹن لوتہر کے سچے دین کے عقائد کو نیست ونابود کرکے انگلستان مین دوبارا پوپ کا مذہب
پہیلائے اس ارادہ پر اوس نے ایک بیڑا ایکسو تیس بڑے بڑے جہازون کا تیار کرکے نام اوسکا
اجیت یعنے حصن حصین رکہا اور اوس مین چون ہزار سپاہی جرار مسلح بہادر کار آزمودہ
سوار کرکے انگلستان کو روانہ کئی جب انگلستان والون کو اس یورش کی خبر پہونچی سب کے
دل مین خوف پیدا ہوا ملکہ الزبتہ نے بہی ایک امیر البحر ہورڈ نام کو ایک چہوٹی سی جنگی
بیڑے کے ہمراہ دشمن کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بیڑا صرف تیس جنگی جہاز کا تہا اور کسیکو امید نہ تہی
کہ یہہ تہوڑی فوج دشمن کی کثیر فوج پر فتحیاب ہوگی مگر انگلستانی اپنے شجاعت و جوانمردی
وفضل الٰہی کے بہروسے پر اپنے آپ کو غالب تصور کرتے تہے اسپین کی بیڑوی کے
روانہ ہونے کے دو روز بعد سمندر مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اوس صدمہ سے بہت سے
جہاز غرقاب و برباد ہوگئی ناچار اسپین کی فوج مصیبت زدہ ہوکر پہر اپنے ملک کو واپس چلے
گئے اور دوبارہ شکستہ جہازون کی مرمت کرکے سامان درست کیا اتفاقاً اسپین کا امیر البحر
جو اوستاد و واقف جہاز رانی اور دریائی لڑائی کا تہا اونہین ایام مین مرگیا اور امیر البحری کا
عہدہ ڈیوک مدینا سڈونیا ملا یہہ شخص جہاز رانی کے کام سے ناواقف تہا اسنے بعد ہیتی ہان
کے لنگر اوٹہایا اسکو حکم تہا کہ فلاندرس سے اور فوج ہمراہ لیکر انگلستان کو جائے اوس
رستہ مین ایک مچہلی کے شکاری سے خبر سنی کہ انگلستانی فوج بخبر صدمہ طوفان اور ... بہی

لشکر اسپین کے لشکر واپس چلی گئی ہے اور جنگی جہازون کی سپاہ کو موقوف کردیا ہے اسپین کے
میر بحری نے جب یہہ جہوٹہی خبر پائی بے فکر ہوگیا فلاندرس کی فوج ہی ہمراہ نہ لی اور تجویز
کی کہ انگلستان کے ٹاپو مین جلد پہونچکر جسقدر جہاز انگریزون کے پائے غارت کرڈالے چنانچہ
اوسیوقت جہازون کے بادبان کہلوا دیے انگلستان کے میر بحر لارڈ افنگم نامنے جب سے
جہاز آتے دیکہے فی الفور کالس کے بندر مین جا ٹہرا اور لڑائی شروع کردی اور موقع پاکر
آٹہہ جہاز اسپین کے جسمین بارود بہری تہی گولے مارکر جلوا دیے اور لشکر اسپین کے پاس کچہہ بارود
باقی نرہا اسواسطے وہ بہاگے اور انگلستانیون نے اونکا تعاقب کیا اور بارہ جہاز اون کے پکڑ لیے
کچہہ غرق کردیے صرف تیس جہاز بچے جو اپنے وطن مین پہونچے یہہ فتح نمایان انگلستانیون
کو خدا نی دی تہی ملکہ نہایت دانا ذی شعور منصف عادل مہربان رعایا پرور غریب نواز منتظم
تہی غصہ کے وقت البتہ مغلوب ہوجاتے تہے مزاج مین تیزی بدرجہ کمال تہی اس کے
نیک نیتی اور خوبی انتظام سے تمام رعایا مالدار ہوگئی لاکہون روپیہ کا بیوپار ہونے لگا
کئی چیزین اس کے وقت انگلستان مین آئین چہری کانٹا جیب گہڑی سیج گاڈی کی سواری
کی تجویز ہوئی ورنہ اسسے سوای گہوڑے کی کوئی سواری نہتی علم کا وہ فیض کہلا کہ زن و مرد
لکہنے پڑہنے لگے اچہے اچہے شاعر پیدا ہوئی کتابین نئی نئی لکہی گئین اہل صنائع فرانس کے
ملک سے لنڈن مین آئی اور سب نے اون سے صنعتین سیکہین اسکے عہد مین تنباکو ایک ڈاکٹر جسکا
نام ریلی تہا انگلستان مین لے گیا اور آلو جزیرہ ایرلنڈ سے آئے پہلے اسسے تمام انگلستانی
کچی مٹی کے گہرون مین رہتے تہے و آلات و اسباب خانہ داری چوبی ہوتے تہے اسکے وقت
بڑی بڑی پختہ عمارتین بنین برتن تانبا کانسے چینی شیشہ کے بنائے گئے سونے کے وقت
چارپائیون پر پہلے بہوس بچہایا جاتا تہا اسکے وقت طرح طرح کے فرش قالین شطرنجیان تجویز
ہوئین مکانات ہوادار بنائے آتشخانے باورچیخانہ غسلخانے الگ الگ بنائے گئے اگرچہ
ملکہ مری کو اس ملکہ نے بے گناہ قتل کیا مگر جبتک زندہ رہی پچہتاتی رہی آخر مرض الموت

جب بیمار ہوئے تو شاہ جمیس ششم اسکاٹلنڈ کے بادشاہ ملکہ میری مظلومہ مقتولہ کی بیٹی کے سپرد انگلستان کی ولائیت بھی کر دی اور اوسکو اپنا ولیعہد بنایا اور ستر برس کی عمر مین مرگئی پینتالیس سال سلطنت کی سنہ الکہزار چھہ سو تین عیسوی کا سال وفات ہوا اسکے مرنے کے بعد شاہ جمیس ششم شاہ اسکاٹلنڈ انگلستان کا پہلا جمیس خطاب پاکر بادشاہ ہوا اور دونو علاقون کی ایک سلطنت ہو گئی +

شاہ جمیس پہلا

تخت نشینی سے پہلے اِس بادشاہ کو رومن کیتہلک پوپ کے مذہب والے اپنا ہم مذہب تصور کرتے تہے اور اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش تہے اور یقین کر چکے تہے کہ اب یہہ بادشاہ ہمارے مذہب کی ترقی مین کوشش کریگا مگر اس نے بادشاہ ہو کر مارٹن لوتہر کا مذہب قبول کیا اور پوپ کے مذہب سے بریت ظاہر کی اسسے وہ لوگ بادشاہ کے سخت دشمن ہو گئے اور سب نے ملکر ایسی شیطانی حرکت تجویز کی کہ جسسے بادشاہ اور تمام پارلیمنٹ کے ارکان ایک دم مین فنا ہو جائین اور بارود سے سب کو اوڑا دین مدت تک دشمن اس منصوبہ مین رہے سنہ ۱۶۰۵ع مین ان لوگون نے پارلیمنٹ کے بیٹھنے کا مکان جسکے نیچے ایک تہہ خانہ تہا اور تہہ خانے کے اندر لکڑی و کوئلہ وغیرہ سامان بہرا ہوا تہا کرایہ پر لے لیا مالک سامان سے وہ سب سامان بہی خرید کر لیا پہر دلجمعی سے چھتیس پیپے بارود کے اوس لکڑی اور کوئلون مین چہپا کر رکہدی اور مکان کا دروازہ کہولدیا عام آمد و رفت لوگون کی اوس مین جاری رہی کسیکو اس بات کا گمان بہی نہ تہا پارلیمنٹ کے روز جلاس تک انہون نے اپنے کام کا انتظام بخوبی کر لیا اور چاہتے تہے کہ جب بادشاہ اور بادشاہ بیگم اور ولیعہد معہ ممبران پارلیمنٹ جمع ہونگے بارود مین آگ ڈالدی جائیگی جسسے وہ سب اوڑ جائینگے اور اگر بادشاہ کا چہوٹا بیٹا بسبب خورد سالی ہے کے وہان نہ آئیگا تو اوسوقت اوسکا کام گہر پر جا کر تمام کرینگے اور شاہ جمیس کی دختر کو بادشاہ بنائینگے

چونکہ وہ شاہزادی پوپ کے مذہب کے پیرو ہے وہ اس مذہب کے ترقی مین کوشش کرتی
اگرچہ اس کام کے سرانجام کرنے مین بہت لوگ شامل تھے مگر کسی کی زبان سے اس راز
کا افشا نہوا اجلاس سے ایک روز پہلے اون مین سے ایک شخص نے ایک اپنے دوست کے نام
بے نام ونشان خط لکھا اور اوس مین درج کیا کہ اب کی مرتبہ مجمع پارلیمنٹ مین ایک ناگہانی
بلا نازل ہونیوالی ہے پس مین تمکو کہ تم میرے دوست ہو اطلاع دیتا ہون کہ پارلیمنٹ کے
مجمع کے روز تم وہان نہ جانا بلکہ تم اوس روز کہین شہر سے باہر چلے جانا اور اس حادثہ سے اپنی
جان بچانا وہ امیر اس خط کو پڑھ کر بکمال متعجب ہوا اور اصل خط بادشاہی وزیرون کے پاس لے
گیا وہ بھی پڑھ کر سخت اچنبھے مین آئے اور خط بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اوسکے
مطالعہ سے شامل ہوکر فرمایا کہ کوئی بلائے ناگہانی باروت کے قسم سے پارلیمنٹ پر پڑنے
والی ہے اور حکم دیا کہ اوس عمارت کے تہ خانے کی تلاشی کرو اور خوب ڈھونڈھو کہ اوس مین کچھ
چھپایا ہوا نہو چنانچہ بادشاہی حاجب اس تلاشی پر تعینات ہوا اوس نے باوجود تاکید
بلیغ کے اوسروز تلاشی نہ لی دوسرے روز یعنی جسروز پارلیمنٹ کے اجلاس کا دن تھا
علے الصباح اوس مکان کو دیکھا گیا جب تہ خانے مین اوترا دیکھا کہ گائی خاکس نام ایک شخص
کورتی پہنے ہوئے اور جوتی چڑہائے ہوئے چور قندیل ہاتھ مین لئے ہوئے جیب مین
شتابے بھرے ہوئے جابجا بندوبست کر رہا ہے اور باروت کی لکیر زمین پر کہنچے ہوئے
موجود ہے حاجب کو دیکھکر وہ بولا کہ کیا کہون اگر تم سب کو اور اپنے آپ کو اس سرنگ
مین اوڑا کر خاکستر کردیتا تو مین میرے دل کی مراد تھی خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب کیا ہوتا ہے
چنانچہ وہ فے الفور گرفتار ہوکر بادشاہ کے روبرو لایا گیا ہرچند اوس سے دریافت کیا گیا
کہ یہہ کام تم نے کس کس کے اشارہ سے کیا وہ خاموش رہا آخر جب شکنجہ مین کہنچا گیا
اور مار پڑنے لگی تو اوس تمام سازش کا حال اوس نے ظاہر کردیا اور اُتنی آدمیون کے نام
مفصل لکھوا دیے جب اون سب کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا تو وہ سب جمع ہوکر

بمقابلہ پیش آئے اور چالیس آدمی اوس ہنگامہ مین مارے گئے باقی گرفتار ہوکر پھانسی ملی
چار پانچ برس کے سلطنت کے بعد اس بادشاہ کی اطوار بدل گئے فضولخرچی اور ظلم و تعدی و ناانصافی
کی طرف طبیعت مائل ہوگئی اور علما و فضلا و عام و خاص کی نظر مین حقیر و ذلیل ہوگیا مرنے کے
کے وقت یہہ اپنے دل کو ایسا چوراتا تھا کہ حتے الامکان جنگ کا روادار نہوتا تھا بائیس
سال تک اسنے سلطنت کی اور ساٹھ برس کی عمر پائی اور سنہ ایکہزار چہ سو پچیس عیسوی
مین تپ کی بیماری سے مرگیا ۔

شاہ چارلس پہلا

یہہ شاہزادہ اوائل سلطنت مین ہرطرح خوش نصیب و صاحب قسمت تھا اور انجام مین ایسی ایسی
مشکلین اوسکو پیش آئین کہ کسی بدنصیب بادشاہ کے پیش نہ آئی ہونگی پارلیمنٹ کے ارکین
نے خرچ اخراجات فوج اور جنگی جہازون کا اسکو خاطر خواہ نہ دیا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت
اکثر فضولخرچی کیطرف مائل تھی اسواسطے اسنے بعض ممبراون مین سے موقوف کرکے
نئے ممبر بھرتی کئے اونہون نے بھی فضولخرچی بادشاہ کی ناپسند کی ناچار بادشاہ نے تجارت
کے مال پر بلامنظوری پارلیمنٹ کے محصول زیادہ کردیا اور رعایا مین نارضامندی پہیل
گئی اور بغاوت کی آگ اسقدر جوش زن ہوئی کہ مذہبی جوش سے پوپ کے مذہب والون نے
پروٹسٹنٹ یعنی مارٹن لوتھر کے مذہب کے پیروی کرنے والون زن و مرد کو تہ تیغ کیا
امیر و غریب سب کو صاف کرڈالا اکثر بھائیون نے بھائیون کو اور دوستون نے دوستون کو اور
اپنے خویشون نے خویشون کو قتل کرڈالا اسکی نیت اسبات پر قائم ہوگئی کہ بادشاہت
کا سلسلہ ہی دور کردیا جائے چونکہ بادشاہ کے مخالفین اکثر پارلیمنٹ کے ممبر تھے
بادشاہ نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ایک لارڈ کمبولٹن اور پانچ شخص اور انگریزون کو پارلیمنٹ
سے گرفتار کرو مگر قوم کی حمایت سے وہ گرفتار نہوسکے اوسوقت خود بادشاہ پارلیمنٹ
مین گیا اور غضبناک ہوکر کہا کہ افسوس ہے کہ مین خود دشمنون کو پکڑنے کو آیا ہون

اور تم اونکو بچاتے ہو بادشاہنے تمام مجلس کو ڈہونڈہا مگر وہ دستیاب نہوئی کہ پہلے ہی فرہ
بہاگ کر چلے گئے تہے بادشاہ کے جب پیش نگئی تو اپنے انتظام کو پارلیمنٹ کے سپرد
کیا پارلیمنٹ نے درخواست کی کہ جتنے جنگی جہاز ہین ہمارے محکوم رہین یہہ بات بہی بادشاہ
نے مان لی غرض جو بات نہ ملنے کی تہی وہ بہی بادشاہ نے مان لی پہر پارلیمنٹ نے ایرلنڈ
کے ملک مین پوپ کے تابعیون کے مفسدہ کا بہانہ کرکے چاہا کہ نظامت کے سپاہ ہماری حوالے
کیجائے کہ ہم اپنی تجویز سے اوس مین افسر داخل کرین اس بات سے بادشاہ نے انکار کیا اس بات
پر فریقین مین عداوت کی آگ بہڑک اوٹہی اور دونو لڑائی پر تیار ہوگئے مخالفین یعنے
پارلیمنٹ اور رعایا کی جانب سے لارڈ اسکس سردار فوج کا ہوا اور تیس ہزار آدمی مسلح
اوسکی حکومت مین اور اسیقدر فوج بادشاہ کے ماتحت مستعد بجنگ ہوکر آپس مین
سخت لڑائی ہوئی جسمین پانچہزار آدمی فریقین کا مارا گیا بادشاہ نے شہر اکسفرڈ
مین نیا پارلیمنٹ مقرر کیا اور بہت سا روپیہ اونکی معرفت لیکر خرچ کر ڈالا جس سے وہ
لوگ بہی ناراض ہوگئے بلکہ تمام رعیت ہر روز جنگ اور فساد کے سبب سے ایسی تنگ آئی
کہ تین ہزار عورتین جمع ہوکر پارلیمنٹ مین گئین اور عرض کی کہ خداوند عیسے مسیح کے واسطے
عداوت کو جانے دو اور آپس مین صلح کرلو مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے
اون کی عرض کسی نے نسنی بلکہ سپاہیون کو اشارہ کیا کہ اونکو دہکے دیکر نکالدو چنانچہ
نہایت سختی کے ساتہہ وہ نکالی گئین اور اوس کشمکش اور دہکا دہکی مین چار عورتین دب
کر مر گئین اور مخالفت اور زیادہ بڑہے اور پرلے پارلیمنٹ اور اسکاٹلنڈ کی فوجنے
دوبارہ بادشاہی پلٹن کے ساتہہ مارسٹن مور کے میدان مین لڑائی کی اور [illegible]
[illegible] کرامول کے جوانمردی سے مخالفین نے فتح پائی اور بہت سی توپین اور سامان
بادشاہی مخالفون کے ہاتہہ آیا اس شکست کے بعد بادشاہی فوج نے پہر اپنا آپ سنبہالا
اور تیسری لڑائی قصبہ نیزبی کے پاس لڑائی ایسی تیزی وتندہی سے کی کہ بہادرون کے

خون سی زمین سرخ ہوگئی قریب تہا کہ مخالفین بہاگ جائین مگر گرام ڈیل نے آخری حملہ بڑہی جہتی سے بادشاہی لشکر پر کیا اور دو دستہ تلوارین مارین گولون کا سینہ پر سہایا جس سی بادشاہی لشکر بے اختیار ہوکر بہاگا گرام ڈیل نے تمام وکمال اسباب وسامان جنگ وخزانہ بادشاہی اپنے قبضہ مین کرکے مفرورون کا تعاقب کیا اور پچاس ہزار آدمی بادشاہی فوج مین سے گرفتار کئے بادشاہ انگلنڈ سے بہاگ کر اسکاٹلنڈ کو چلا گیا اور خواہان امداد کا ہوا اونہون نے مدد کے عوض مین بادشاہ کو قید کرلیا پارلیمنٹ نے جب یہہ حال سنا اسکاٹلنڈ والون کو لکہا کہ بادشاہ کا بازو ہمارے حوالے کرین اونہون نے ایک کروڑ روپیہ بادشاہ کے عوض مین مانگا جو بلا عذر دیا گیا اور بادشاہ پابزنجیر پارلیمنٹ کی قید مین آیا اور حکومت گرام ڈیل کی قائم ہوگئی تمام لشکر اوسکے اشارہ پر نقشہ جان تہا تہوڑی عرصہ مین اوس نے جن جن شخصون کو اپنے برخلاف دیکہا چُن چُن کر بلا تامل نکال دیا اور پارلیمنٹ کے چند آدمی جو اوسکی اطاعت مین تہے باقی رہ گئے اوسوقت بادشاہ مجرم ٹہراکر دار العدالت مین لایا گیا افسران فوج اور پارلیمنٹ کے ممبر اوسوقت ستر آدمی مجمع مین موجود تہے بادشاہ تیورہی چڑہائے ہوئے اون کے روبرو ایک کرسی پر آکر بیٹہہ گیا اور میر منشی نے بادشاہ کے مجرم ہونے کی مثل بآواز بلند پڑہ کر سنائی اوس مضمون کا خلاصہ یہہ تہا کہ رعیت کا نقصان اور ہزار ور آدمیون کا خون اور ہزارون قسم کی بدانتظامیان وغیرہ بادشاہ کی سستی وکاہلی دغرور وتکبر وعداوت ناوجہ سے واقع ہوئین جسکو سنکر بادشاہ نے کچہہ جواب ندیا صرف ایک تبسم غضب آلود کیا بعد ازان صدر مجلس نے بادشاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ صاحبان مجلس آپکے جواب کے منتظر ہین تب بادشاہ نے بدلجمعی اپنے بچاؤ کی گفتگو شروع کی اور کہا کہ اول تو مجہکو تمہارے اس تحکم سے انکار ہے کیونکہ تم مین سے آمارت کا رکن مجہکو مجلس مین ایک بہی نظر نہین آتا جب تک کوئی حکومت وعدالت کا رکن حاضر نہو انصاف کیونکر ہوسکتا ہے

اور مین خود عدل کا چشمہ ہون اور چاہتا تہا کہ انصاف سے حکومت کرون مگر تم نے فساد کر
میرے انتظام کو توڑ دیا اور ہزارون آدمیون کی خونریزی کرائی اس بات مین ہرگز
مجرم نہین ہون یہہ تقریر سنکر پہر مختار العدالت نے جواب دیا کہ یہہ تقریر آپ کی بریت کے
واسطے کافی نہین ہے کوئی ایسی وجہ پیش کیجئے جس سے آپ بری سمجھے جائین اسپر بادشاہ نے
پہر کچھہ جواب نہ دیا اوسوقت چارون طرف سے آواز بلند ہوئی کہ اس ظالم بے رحم کو قتل
کرو بلکہ ایک شخص نے زیادہ تر بے ادبی کی وہ بہی بادشاہ نے سہی اور خاموش رہا اوسوقت
بادشاہ کو تین روز کے بعد قتل کا حکم سنایا گیا اور حسب التجا بادشاہ کے اوسکو اپنے
بال بچون کو ملنے اور ایک لنڈن کے مجتہد کے ساتہہ نماز پڑہنے کی اجازت ہوئی
تیسرے روز بادشاہ مکلف لباس پہنکر مقتل مین آیا اور خاص و عام کے انبوہ مین اپنے
بے قصوری کا حال اس عبارت سے بیان کیا کہ جب تک پارلیمنٹ نے پہلے لڑائی کی
راہ نہ نکالی تہی مین از خود نہین لڑا سراسر بے قصور ہون اب تمکو اگر میرا قتل کرنا
ہی منظور ہے تو میرے بیٹے کو ولیعہد کرو مگر کسی نے جواب ندیا آخر سر جہکا دیا
اور جلاد نے تلوار کے ایک وار سے سر تن سے جدا کر دیا اس بادشاہ نے اونچاس
برس کی عمر پائی چوبیس سال سلطنت کے سنہ ایکہزار چھہ سو اڑتالیس مین مقتول ہوا آدمیت
اور اہلیت و رحم و حلم و عبادت و پرہیزگاری مین ضرب المثل تہا شفقت و محبت طبیعت
پر غالب تہے مگر جو باتین سلطنت کے انتظام اور رعب اور سیاست کے لئے درکار
ہین وہ اسکی ذات مین نہ تہین اسواسطے انتظام بگڑ گیا اور رعیت خودسر ہو گئی

اکرامول المشہور کرام ڈیل

شاہ چارلس کو قتل کرکے انگلنڈ کے تخت کا یہہ مدار المہام پارلیمنٹ کے حکم سے قرار پایا
اور اوسکی جوانمردی و شیردلی پر بہروسا کرکے پارلیمنٹ نے اوسکی خدمت مین ایرلنڈ
پر یورش کرنے کی ترغیب دی اور وہ فی الفور اوسطرف حملہ آور ہوا اور فتح

پائی جب واپس آیا میر مجلس نے اوٹہہ کر پارلیمنٹ کیطرف سے اوسکو تحسین و آفرین کہی
اور شکریہ بیان کیا بعد ازان سنا کہ شاہ چارلس مقتول کا بیٹا چارلس دوم اسکاٹلنڈ کے
تخت پر تخت نشین ہوا اور رعیت نے اوسکو مظلوم و حقدار تصور کرکے اپنا حاکم بنا لیا ہے
شاید وہ اب اسکاٹلنڈ کا لشکر لیکر انگلنڈ پر حملہ آور ہو یہہ خبر پاکر گرام ڈیل ایک چیدہ
لشکر کے ساتہہ اسکاٹلنڈ کو روانہ ہوا اگرچہ گرامول کے ساتہہ صرف سولہ ہزار سپاہ تہی
اور اسکاٹلنڈ والے پچاس ہزار تعداد مین تہے مگر فتح خدا دادہے بعد ایک سخت لڑائی کے
اسکاٹلنڈ کی فوج نے شکست کہائی اور بے اختیار بہاگے گرامول نے اونکا تعاقب
کیا چونکہ اس کے اول بادشاہی خیرخواہون نے چارلس دوم کی خدمت مین اپنا عریضہ
بترغیب نے لنڈن کے لکہہ کر امیدوار حصول تخت و تاج کیا تہا اوسوقت بادشاہ نے بہی
مناسب جانا کہ گرامول کے لنڈن پہونچنے سے اول وہان جائے اور اپنے ہوا خواہون
کے ذریعہ سے کوئی حیلہ اپنی بہبودی کا نکالے چنانچہ موجودہ لشکر کے ساتہہ انگلنڈ
مین آیا آتے ہی معاملہ برعکس پایا خیرخواہان دولت مین سے بسبب خوف گرامول کے
کوئی بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور موجودہ فوج بہی تتر بتر ہوگئی وہانسے بادشاہ
بہت تکلیف اور دقت اوٹہاکر شہر وسط مین پہونچا اور سنا کہ گرامول وس کے
تعاقب مین چالیس ہزار فوج کے ساتہہ چلا آتا ہے ابہی وہان سے چلے جانے کی
تدبیر مین بادشاہ مصروف تہا کہ گرامول وہان آپہونچا اور شہر کے چار دن طرف
فوجین ٹوٹ پڑین اور شہر مین قتل عام جاری کرکے ہر ایک کوچہ و بازار مین
خون کی ندیان جاری کردین جسقدر قدرے قلیل فوج بادشاہ کے ساتہہ تہی
ماری گئی یا گرفتار ہوئی اوسوقت بادشاہ نے اپنی جان کو مفت برباد کرنا مناسب
نہ جانا اور پانچ امیرون اور پچاس سپاہیون کے ساتہہ وہان سے بہاگ نکلا
اور خوف خطر بے شمار سے بچ کر اکتالیس روز مین صحیح و سلامت نارمن مین پہونچا

رستہ کی تکلیف کا مجمل حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ جب یہہ بادشاہ شہر وسط سے
چلا راستہ مین رستہ بہول کر اپنے ہمراہیون سے اکیلا رہ گیا اور تن تنہا ایک زمیندار
کے گہر جا چہپا چونکہ گرامول نے شہر بشہر اور گانو گانو اشتہار جاری کئے ہوئے تہے
کہ جو کوئی بادشاہ کو چہپائیگا قتل کی سزا پائیگا اور جو کوئی پکڑ کر حاضر لائیگا مال و دولت کے
انعام سے مالامال ہو جائیگا زمیندار اس سے بہت ڈرا مگر وفاداری پر مستقل رہا اور بادشاہ
کو اپنا لباس پہنا کر جنگل مین جہان اوسکی زراعت تہی لے گیا اور کولہاڑی ہاتہہ مین دیکر
کام مین لگا دیا جب گرامول کی فوج وہان بہی تلاش کرتے ہوئے جا پہونچے زمیندار نے
ایک بڑی درخت پر چڑہا کر پتون مین بادشاہ کو چہپا دیا ایک رات اور ایک روز بادشاہ
اوسی درخت کی ڈالیون اور پتون مین چہپا رہا باوجودیکہ گرامول کے سپاہی اوس درخت
کے نیچے بہی آئے پر دن کو چمگادڑ کی طرح اوپر کو آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہا جب سپاہی تلاشی
چلے گئے بادشاہ بہوکہہ اور پیاس کے صدمہ سے نیم جان ہوا ہوا درخت سے اوترا اور زمیندار
کی دستگیری سے سمندر تک پہونچا اور جہاز مین سوار ہو کر نارمندی مین جا کر مقیم ہوا
گرامول نے اس رقیب سلطنت کو بہی جب مغلوب کر لیا دلجمعی سے حکومت کرنے لگا پارلیمنٹ
کے اکثر ممبر اوس کے فرمانبردار ہو گئی اور جو مخالف تہے اوسکو اوس نے ذلیل کر کے نکال دیا
فوج کے عہدہ دارون نے جنکی کمال سازش گرامول سے تہی اپنے اختیار سے گرامول کو
ملک کا محافظ مقرر کیا اور جہان پناہ قبلۂ عالم کے لقب سے ملقب کر کے لنڈن اور تمام
قلمرو مین منادی کرا دی گرامول نے فوج کی رضامندی بنیاد سلطنت کے تصور کر کے اونکو اپنا طرفدار
بنایا خلعت و انعام روزمرہ اونکو دیتا اور ہر ایک ماہ تنخواہ پیشگی اونکو تقسیم کر دیتا
جنگ کا سامان گولہ بارود اور ہر ایک طرح کے ہتہیارون کا ذخیرہ ہر وقت موجود
تیار رکہتا اپنی عملداری مین اوس نے رعیت کی کچہہ پروا نہ کی صرف فوج کی خاطر
مین مصروف رہا اس سبب سے رعیت اوس کی دشمن ہو گئی جب اوسکو یہہ خبر پہونچی

کہ رعیت اوس کے جان کی خواہان ہے تو اوسکو اسقدر وہم طبیعت پر غالب ہوا اور نوبت
یہان تک پہونچی کہ پوشاک کے نیچے چار آئینہ پہنتا اور تینچون کی جوڑی دن رات جیب
مین رکہتا اور چہرہ پر ملال کا بادل چہایا رہتا تہا جو شخص اوسکے پاس جاتا اوس سے بدگمان
ہو جاتا کہ شائید یہہ میرے قتل کا ارادہ نہ رکہتا ہو جب باہر نکلتا تو اپنے خیر خواہون
کی فوج ساتہہ لیکر نکلتا ایکبار جس راستے سے ہوکر نکلتا واپسی کے وقت پہر اوس راستے
سے نہ آتا اس خیال سے کہ مبادا کوئی گہات لگائی نہ کہڑا ہو ایک مکان مین دو تین
راتیں در پے نسوتا کہ کوئی دشمن اوسکے مارنے کے لئے وہان چہپا ہوا نہ ہو غرض
پہلے تو یہہ وہم وخیال کی بیماری اوسپر غالب ہوئی پہر تپ لاحق حال ہوئی اور رفتہ
رفتہ زندگی باختتام پہونچی مرنے کے وقت لوگون نے پوچہا کہ تمہارے بعد کون جانشین
ہو مُنہہ سے تو اوسوقت نہ بول سکا مگر اشارہ اپنے بیٹے رچارڈ کی طرف کیا دس سال اپنے
حکومت کے ایکہزار چہہ سو اٹہاون سنہ عیسوی مین جہان فانی سے انتقال کیا اُنسٹہ برس
برس کی عمر پائی یہہ بادشاہ مکار وفریبی وفطرتی اور ملکی معاملات مین چالاک تہا اکثر
احکام اسکے بے انصافی پر مبنی ہوتے تہے جب یہہ مرگیا چارڈ اِسکا بیٹا جانشین ہوا
مگر آپسکی نااتفاقیان اور امیرون کے نفاق سے ڈرا اور اپنی جان کے خوف کے مارے
سلطنت سے دست بردار ہوکر فرانسیس کے ملک کو چلا گیا اوس کے بعد ایک شخص مسمی مُنک
اسکاٹلنڈ کا سپہ سالار اس تدبیر مین ہوا کہ اصل بادشاہ کے خاندان کو پہر بحال کیا جاوے
جب اوسکی مرضی ایسی ہوئی تو شاہ چارلس دوسرے نے اپنی بحالی کے لئے اوسکیطرف
چہٹی لکہی وہ چہٹی اوس نے پارلیمنٹ کو جمع کرکے سنائی اور سب ارکین اسبات پر راضی
ہوئے کہ چارلس کو بلاکر تخت نشین کیا جائے اور سب کے طرف سے ایک التجائی
عریضہ بادشاہ کی خدمت مین لکہا گیا جب وہ عریضہ شاہ لارنس کے پاس پہونچا
فوراً لنڈن کو روانہ ہوا اوسکے آنے سے انگلنڈ مین بڑی خوشی کی گئی اور سمندر سے

شہر تک دورویہ رعیت سلام کے واسطے کہڑی ہوگئی اور بادشاہ بڑے احترام
سے لنڈن مین داخل ہوکر تخت نشین ہوا۔

شاہ چارلس دوسرا

بڑی محنت ومشقت کے بعد اپنے باپ کے تخت کا وارث بنا تیس برس عمر کا جوان خوبصورت
حسین خلیق تہا پہلے اپنے خوش اخلاقی سے اس نے رعیت کو راضی رکہا مگر جب تسلط
اچہی طرح بیٹہہ گیا تو اپنے باپ کے قتل ناحق کا دعوی پارلیمنٹ مین کیا اور چاہا کہ جس جس
شخص نے اوس کے باپ کے قتل مین سعی کی ہے اونکو ازروئے عدالت سزا دی جاوے
دعوی کے وقت یہہ بہی کہا کہ پارلیمنٹ جسکی نسبت معافی خطا کی درخواست کریگی وہ بہی
مین قبول کرونگا چنانچہ عند التحقیقات بہت امیر اس علت مین ماخوذ ہوئے انجام کار مجرمون
کی جو زندہ تہے تقصیر اس نے بسفارش پارلیمنٹ معاف کی اور اونکو سندین لکہدین
اور بڑے مجرم کرامول اور ابرٹن اور براڈ شوسی تینون جو مرچکے تہے اون کے
نسبت یہہ حکم ملا کہ اون کی لاشین قبرون سے نکالکر کئی دن دار پر آویزان رہین
پہر بدستور گاڑ دی جائین چنانچہ اسیطرح تعمیل ہوئی — یہہ بادشاہ سلطنت کے
حصول کے بعد عیاشی وفضول خرچی مین مستغرق ہوگیا باوجودیکہ پہلے ہی اسکی شادی
ہوچکی تہی مگر دوسری شادی اسنے پورٹیگل کے بادشاہ کے بیٹے سے کی اور تین کروڑ
روپیہ نقد اور دو قلعے اپنی عورت کے جہیز مین لئے وہ شہزادی اگرچہ حسب ونسب مین
اچہی تہی مگر شکل وصورت وقد وقامت مین اچہی نہ تہی کلارنڈن نام مصاحب نے
جو اسکا خاص مصاحب تہا اس شادی سے اسکو منع کیا مگر اوس نے نمانا اور اوسپر عتاب
ظاہر کرکے اوسکو نظر سے گرادیا اور وہ ناراض ہوکر فرانس کو چلا گیا اوس خیرخواہ
امیر کے علیحدہ ہونے سے سلطنت پر ادبار چہا گیا اوس کے جانے کے بعد
سلطنت کے کام بادشاہ نے اپنے مصاحبون وخوشامدیون وعیاشون کو حوالہ کردیے

اونہون نے کمال ابتری ہر ایک کام مین ڈالدی علاوہ اسکے اوسی سال مین لنڈن مین ایسی
وبا پڑی کہ اڑسٹہ ہزار آدمی مرگئے دوسرے سال دار الخلافت پر یہہ آفت آئی کہ ایک
نان پز کی دوکان سے آگ لگی اور تین دن اور تین رات شہر جلتا رہا آگ بجھنے
نہ پائی اور شہر کے چہہ سو کوچون کی تیرہ ہزار دو سو حویلیان جلکر راکہہ ہوگئی دو آفتین
تو مخلوق پر یہہ پڑین تیسرے شاہ چارلس کا عمل سال بسال زیادہ مضرا ور تکلیف دہ ہوگیا
اور بادشاہ کی عیاشی اور ظلم اور بے رحمی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ لوگ اسکے مرنیکے مشتاق
خواہشمند تہے باوجود اس ظلم کے اسکی تقریر ایسی پرلفریب تہی کہ اگر دشمن بہی اس کے
روبرو آتا دوست بنجاتا اور یہہ براہ فریب باتون مین اپنا کام نکال لیتا بڑا بہاری عیب
اس مین عیاشی و زناکاری کا تہا اوس مین ایسا مستغرق ہوتا کہ انتظام ملک اور عدالت
کیطرف کبہی توجہ نہوتی جسکام مین ہاتہہ ڈالتا کم ہمتی کے سبب سے انجام تک پہونچاتا رعایا
کے ساتہہ اسکی کچہہ محبت نہ تہی بلکہ اونکو اپنے باپ کا قاتل تصور کرتا اور بدظن رہتا
کہ کہین یہہ مجہکو بہی نہ مار ڈالین اسکے تقریرین نفاق اور جہوٹ سے بہری ہوئی تہین
اور نہ وعدہ واقرار پر کسیکو بہروسا تہا آخر انسٹہہ برس کی عمر پاکر مرگی کی بیماری سے
اجلاس کے پچیسوین برس سنہ سولہ سو پچاسی عیسوی مین مرگیا اور اوس کے بہائی
جیمس نام نے بادشاہت پائی ــ

شاہ جیمس دوسرا

اس بادشاہ کا مذہب رومن کیتہلک تہا اپنی والدہ سے اس نے پوپ کے مذہب کے
تعلیم پائی اور اوسپر ایسا پابند تہا کہ جو شخص اوس کے ہم مذہب نہوتا اوسکے ساتہہ دل سے
کینہ رکہتا بلکہ ایک شخص کارل نام کو اوس نے پوپ کی خدمت مین بہیجا اور درخواست
کی کہ کوئی متدین دین کے مذہب کا فاضل پادری انگلستان مین مامور کرے کہ لوگون کو آداب
بندگی اور عبادت کا طریق سکہلاسے تاکہ لوگ اوسکی ہدایت و رہنمائی سے راہ راست پر آجائین

چنانچہ بادشاہ کی درخواست پر ایک پادری لنڈن مین آیا اور بادشاہ نے اوس کی بڑی
توقیر کی چونکہ بشیار رعایا لنڈن کے پوپ کے مذہب کے برخلاف تھی یہہ حرکت بادشاہ کی سب
کو ناپسند ہوئی اور دلون مین بغض پیدا ہوگیا ڈیوک من متھہ جو ایک امیر کبیر اور لائق و عقیل شخص
تھا مذہب کے تعصب کے سبب سے فساد پر مستعد ہوا اور مسمی ڈیوک اکیل کو فرانس سے اپنی
مدد کو بلایا رعایا مین سے ایک مجمع اپنے ساتھہ ملایا بادشاہ نے اوسکی سرکوبی کے لئے لشکر
بھیجا اور آپس مین جنگ ہوکر اکیل کے لشکر نے شکست کھائی اور آپ بھی گرفتار ہوکر
سولی ملا پھر من متھہ مقابلہ پر آیا اور ویسے زور شور سے لڑا کہ بادشاہی لشکر زیر ہوگیا
اور قریب تھا کہ بھاگ نکلے استنے مین گرائی نام ایک میر من متھہ کیطرف سے اپنے
سواران کے ساتھہ میدان سے نکل بھاگا اوس کے بھاگتے ہی من متھہ کے لشکر مین
بھاگ پڑ گئی ایک کے ساتھہ دوسرا نہ ہا من متھہ بھی گھوڑے پر سوار بھاگا اور گھوڑا
اوسکو ایک دم مین بچاس کوس تک لے پہونچا مگر پھر ایسا تھکا کہ ایک قدم نہ اوٹھا سکا
من متھہ نے اپنا گھوڑا وہان ہی چھوڑا اور ایک چرواہے کا لباس لیکر پاپیادہ چلنے
لگا ایک جگہہ پہچانا گیا اور گرفتاری مین آیا اوسوقت اوس نے اپنا عریضہ نہایت
عجز و نیاز کے ساتھہ بادشاہ کی خدمت مین بھیجا اور معافی تقصیر کا خواستگار ہوا عریضہ
سنکر بادشاہ نے کچھہ دیر تامل کیا اور جواب دیا کہ من متھہ کا قصور قابل معافی نہین ہے
سولی پر چڑھایا جاوے چنانچہ وہ بھی دار پر کھینچا گیا ان دو فتوحات کے بعد بادشاہ
اور بھی متعصب ہوگیا پوپ کے مذہب کے لوگونکو بڑی بڑی عہدے ملنے لگے اور مخالف مذہب کے ذلیل اور خوار
تصور ہوکر بادشاہت سے خارج ہونے لگے تو ملک مین ایک بلوا ظاہر ہوا اور خورد و بزرگ بادشاہ سے
منحرف ہوگئے پوپ پادری وغیرہ قتل ہوئے اور سب نے ملکر ملک فرانس علاقہ ارنج
کے شہزادہ کو جسکے ساتھہ شاہ جمیس کی بڑی بیٹی مسمات میری بیاہی ہوئی تھی
انگلستان کی بادشاہت کے لئے بلایا اگرچہ وہ اس بادشاہ کا داماد تھا مگر بادشاہت

کی طمع بہت بڑی ہوتی ہے وہ فی الفور جھنجلا آیا اور سوقت صرف پندرہ
ہزار سپاہ اوسکے ساتھ تھی پہلے توکسیقدر مدت تک بادشاہ کے مخالفین بادشاہ کے
خوف کے مارے اوسکے پاس جاکر شامل نہوئے مگر جب وہ اپنے آنے پر پچتایا اور سمندر کے
کنارے سے واپس جانے لگا تو لوگون نے جانا کہ اب اوسکے واپس جانے کے بعد زیادہ
ترسختی بادشاہ کی طرف سے ہم پر ہوگی تو فوج فوج لوگ اوس کے پاس حاضر ہوئے علما و امرا و رعایا
و لشکر جسقدر تہا سب بادشاہ سے علیحدہ ہوکر شاہ ولیم کے پاس چلا گیا اور یہان تک نوبت
پہونچی کہ شہزادہ ڈینمارک جیمس کا بیٹا اور بیٹی مستا لیلینے بہی مخالف کے ساتھہ ملگئی اور
بادشاہ تنہا و بے یار و ہمدم بیکسی کی حالت مین رہ گیا اور بادشاہ نے اپنی اولاد کے
علیحدہ ہوجانے پر بکمال غم کہایا اور بحالت ناچارگی بہاگ کر فرانس کو چلا گیا اوس کے
بہاگ جانے اور تخت کے خالی ہونے پر پارلیمنٹ نے جمع ہوکر شاہ ولیم شاہ جیمس کے داماد
اور ملکہ میری اوسکی بیٹی کو بادشاہ بنایا — شاہ جیمس بادشاہی امور مین منتظم
آدمی تہا شاہی خزانہ بہہ بکمال احتیاط کے ساتھہ خرچ کرتا سوداگری اور بنج بیوپار کو بہت
تقویت دیتا جہازی کارخانون کی ترقی مین صبح و شام مصروف رہتا انگلستان کی قدر
و منزلت کے بڑہنے کے لئے بڑی بڑی تدبیرین عمل مین لاتا خانہ داری اور قبایل
پروری کے وصف مین طاق تہا بردباری و تحمل مین یگانہ آفاق تہا سخاوت و داد و دہش
مین اسکو اگر حاتم ثانی کہا جائے تو بجا ہے عدالت مین نوشیروان سمجہا جائے تو روا ہے
ظلم و زیادتی اس نے کسی پر نہ کی کسیکے مال مین طمع کے ہاتھہ دراز نہ کی لیکن مذہب کے
تعصب نے اسکو یہان تک ذلیل کیا کہ سلطنت کے چہوڑنے پر مجبور ہوگیا بارہ برس
تک سنہ بادشاہت کی پہر معزول ہوا آخر اڑسٹھہ برس کی عمر مین سنہ اکہتر
سات سو ایک عیسوی مین مرگیا —

شاہ ولیم تیسرا اور ملکہ میری دوسری

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایرلنڈ کے لوگون نے شاہ جیمس معزول کی بحالی مین بہت کوشش کی اور چودہوین لوئیس شاہ فرانس نے بہی امدادی فوج جیمس کے ساتھہ بہیجے اور وہ بشیار فوج لیکر انگلستان مین آیا مگر مراد کو نہ پہونچا بلکہ فرانس ور انگلستان کی صلح بمقام شہر ریس ٹک ہوکر سب طرح کے فساد رفع ہوئی ۔ اس بادشاہ کے وقت بادشاہی اختیارون کی ایک حد مقرر ہوگئی اور رعایا کے حقوق بہی قرار پائی اور بادشاہی تجار جو ہندوستان کو تجارت کا مال لیکر آتے تہے وہ اپنے کام مین کامیاب ہوئی کلکتہ کے مقام پر شاہ ہند نے اون کے رہنے کو جگہہ دی جہان اونہون نے قلعہ ولیم فورٹ تعمیر کیا وہ قلعہ اسیکے نام پر تعمیر ہوا تیرہ سال اس بادشاہ نے سلطنت کے اور باعث وفات کا یہہ ہوا کہ ایک روز یہہ شکار کہیلتا ہوا گہوڑے سے گرا اور ایسی ضرب پہونچی کہ ہنسلی کی دونو ہڈیان ٹوٹ گئین چند روز بیمار رہا اور امید تہی کہ اچہا ہوجائے مگر ایک رات کو یکایک یہہ سوتے سوتے رعشہ کی بیماری نے ظہور کیا اوسکے بعد تپ اور سہال ظاہر ہوئی اوس کے تیسرے روز باون برس کی عمر مین رحلت کی یہہ واقعہ سنہ ایکہزار سات سو دو مین وقوع مین آیا اور شاہ جیمس کی دوسری لڑکی مسمات اینی کو تخت کو تخت و تاج ملا ۔

ملکہ اینی شاہ جیمس کی لڑکی

یہہ ملکہ سینتیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوئی اسکے جانشین ہونے پر تمام رعایا و فوج راضی تہی چونکہ پہلے صلح کے بعد فرانسیسیون سے پہر چند امور خلاف صلح کے وقوع مین آئی تہی ملکہ نے لڑائی کا اشتہار دیدیا انگلستان کے لشکر کا سپہ سالار لارڈ ڈیوک مالبرہ جو ایک شخص جوانمرد بہادر جنگ آزما گفتگو مین چالاک کام مین ہوشیار و لائق افسر تہا مقرر ہوا اور کرسی اور جن کورٹ کے مقام پر سخت سخت لڑائیان ہوئین ہر ایک لڑائی مین مالبرہ نے فتح پائی اور انگلستان کی عزت قائم رہی فوج بہی کم ماری گئی جبل الطارق کا حصن حصین

جو بنیاد سے ایسا مضبوط تہا کہ سوای ایک طرف کے اوپر حملہ کرنا غیر ممکن تہا مفتوح ہوا جو نا یہ علاقہ
انگلنڈ و سکاٹلنڈ کا پارلیمنٹ اب تک علیحدہ علیحدہ تہا اس بادشاہزادی نے یہہ تجویز کی کہ دونو ایک ہو جائین
اور سولہ امیر اور پینتالیس مہاجن سکاٹلنڈ کے انگلستان کے پارلیمنٹ مین داخل ہو کر دونو پارلیمنٹ ایک ہو گئی ملکہ مذکورہ
اور اس ملکہ کے وقت اسقدر عروج و خوش اقبالی انگلستان کو حاصل ہوئی کہ بری بڑی بادشاہون کو
حاصل نہی اس ملکہ کی تقریر کا لہجہ بہت شیرین اور ملیح تہا پارلیمنٹ کے اجتماع کے وقت اس خوبی کے
ساتہہ تقریر کرتی تہی کہ خاص و عام اسکی آواز کو سرود کے ترانہ سے مناسبت دیتے تہے
مزاج مین فیاضی حد سے زیادہ تہی خوش خلقی و محبت و اتحاد کا انتہا نہ تہا پرہیزگاری
و علم و سخاوت و عدل و انصاف اسکا ذاتی وصف تہا رعایا پر ایسی مہربان تہی کہ کسی بات مین
اون کے نقصان کی روادار نہوتی بڑے بڑے نامی حکیم و فاضل و شاعر و مصنف اسکے زمانے
مین ہوئی غرض اسکا زمانہ نہایت آرام و عیش و عشرت کا وقت تہا جب قضا آ پہونچی یکایک
ملکہ ایسی بیمار ہوگئی کہ زندگی کی امید کی نرہی چونکہ فرانس اور انگلستان کی صلح کے وقت
یہہ قرار پایا تہا کہ ملکہ کی وفات کے بعد ہونز کا الکٹر یعنے صوبہ کہ انگلستان کے توابعین مین سے
تہا تخت نشین ہو اس قرار داد کی بموجب اوسکو خط لکہا کہ ملکہ سخت بیمار رہی آپکا
لنڈن مین آنا درکار ہے چنانچہ وہ فی الفور آگیا اور ملکہ اپنی پچاس برس کی عمر
پاکر اپنے جلوس کے تیرہوین سال سنہ ایکہزار سات سو چودہ مین مر گئی اور ہنوز کا الکٹر
پارلیمنٹ کے تجویز سے اسکاٹلنڈ و انگلنڈ و ایرلنڈ کا بادشاہ مقرر ہوا یہہ شخص شہزادہ کا
ملک جرمن سے پہلے جیمس کے پوتے کا بیٹا تہا سب نے اسکو حقدار تصور کرکے بادشاہ بنا لیا
اور سٹورٹ جیمس سکاٹلنڈ والی خاندان سے بادشاہت جاتی رہی -

شاہ جارج پہلا

یہہ بادشاہ اگرچہ انگلستان والون کی منظوری سے بادشاہ ہوا مگر ہونز کے رعایا کا
دل سے خیرخواہ تہا اور اونہین سے جانی محبت رکہتا تہا جسسے اکثر لوگ ناراض

ہوگئے اور بادشاہ نے چند امیر صاحبان انگریز بدظنی کی علت مین قید کرلئے اور بہت سے معزول کردیئے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اسکاٹلنڈ مین مفسدہ ہوا اور ایک امیر ارل مارنی اپنی طرف کے فوج جمع کرکے مسمی اسٹورٹ جیمس دوسرے جیمس کے پوتے کو دعویدار سلطنت کا کھڑا کیا اور اوسکو بادشاہ گردان کرمنادی کرادی جیمس نے بھی فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آنے کا ارادہ کرکے ایک جہاز جس مین چند عہدہ دار اور باروت وگولہ تھا پیشتر روانہ کردیا اور کہلا بھیجا کہ دعویدار خود بھی پیچھے سے پہونچتا ہے اس خوشی مین امیر ارل مارنی کے دس ہزار سپاہی جمع کیا اور چند مرتبہ انگلستانی فوج سے لڑا مگر شکست کھائی اتنے مین جیمس خود بھی سکاٹلنڈ آ پہونچا ارل مارلے اور بہیں امرائے نامدار نے بڑے تپاک سے اوسکا استقبال کیا اور پھر اوسکی بادشاہی کی منادی کی رسم رسوم تخت نشینی کی بڑی خوشی سے ادا ہوئین اور اشتہار اس تخت نشینی کے چھپوا کر جابجا بھیج دیئے سات روز کی سلطنت کے بعد جیمس حسب حال سے واقف ہوا تو اوس نے ارل مارنی کو مفلس و بے سامان پایا اور یقین کرلیا کہ بے روپیہ کے بادشاہت اور بغیر سامان کے جنگ کرنا محال ہے تو نا امید ہوکر وہ بادشاہت کے ارادہ سے درگذرا اور ارل مارنی کو بلاکر کہا کہ افسوس ہے اسوقت مین تمکو بسبب مفلسی اور بے سامانی کے چھوڑتا ہون اور ایسے وقت کہ عنقریب جنگ درپیش ہے روپیہ مین کہین سے منگوا نہین سکتا یہہ کہکر پھر فرانس کو چلدیا اوس کے بعد جسقدر لوگ ارل مارنی کے پاس جمع تھے تتر بتر ہوگئے اور وہ شاہ انگلنڈ کے ہاتھ مین معہ اپنے رفقا کے کہ بیشمار تھے پکڑا آیا اور قیدیون سے جیلخانے بھر گئے بسہولیت تحقیقات ہوکر اکثر سولی پر چڑہائے گئے اور بعض ایم الحبس اور بعض میعادی قیدی ہوکر جیلخانہ مین گئے اور بعض جلاوطن ہوکر انگلستان سے نکل گئے اس بادشاہ نے اپنے آخری وقت مین قدیمی ملک ہونر کے دیکھنے کا ارادہ کیا پہلے جہاز مین سوار ہوکر ہلنڈ تک پہونچا پھر خشکی کے راستہ ہونر کو روانہ ہوا پہلے منزل رات کو قصبہ سولدن مین کھانا

کہا یا بحال تندرست ہو یا اور صبح کو تندرست اوٹھہ کر روانہ ہوا تین چار کوس چلکر
سواری کی گاڑی ٹہرائی جب گاڑی کہڑی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ ایک ہاتہہ بادشاہ کا
بالکل بیجان ہو گیا ہی بادشاہی طبیب نے جو کہ رکاب مین حاضر تہا بہت معالجے کئے
اور تیزاب وغیرہ ادویات سریع التاثیر لگائی پر کچہہ اثر نہوا اور بادشاہ کی زبان
سوج کر تتلانے لگی فقط اتنی بات کہنے کی طاقت رہ گئی کہ جلدی چلو دوسرے
فجر کو اڑسٹھہ برس کی عمر اور تیرہ سال کی سلطنت کے بعد سنہ ایکہزار سات سو ستائیس عیسوی
مین مر گیا اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے دوسرے جارج نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ
چندان عقلمند نہ تہا مگر بیوقوف بہی نہ تہا کارروائی موافق اچہا تہا ۔

دوسرا جارج

اس بادشاہ کی وقت بہت سے جنگ جدل فرانسیسون اور ہسپانیہ والون سے ہوئی
فتح وظفر کا ستارہ جا بجا روشن ہوا اسکے وقت رعیت اس سے صرف دو بات پر
ناراض تہی ایک یہہ کہ بادشاہ ہنوز والون کی رعایت اپنے باپ کی طرح بہت رکہتا
دوسرے سپاہ کے خرچ کا روپیہ خزانہ مین سے اور کامون مین صرف کر لیتا اور دینی
امور کے اجرا ئے کے لئے رعیت پر چندہ ڈالدیتا اپنے خزانہ سے خرچ نہ کرتا اس
بادشاہ کی وقت چارلس ایڈوارڈ جمیس کا بیٹا جسنے فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آکر سلطنت
کا دعوی کیا اور نامراد پہر گیا تہا پہر اپنے باپ کی طرح دعویدار سلطنت کا ہوا اور
چہہ سات امیرون کے ساتہہ دو ہزار بندوق ساتہہ لیکر انگلستان کے تخت لینے کی امید
پر اسکاٹلنڈ کے ملک مین داخل ہوا سرکش لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور اسیا مجمع
کافی بہم پہونچا کہ شہر ایڈن دار الخلافت اسکاٹلنڈ مین بے روک ٹوک داخل
ہو گیا اور اپنے نام بادشاہت کی منادی کرائی شاہ انگلنڈ نے ایک امیر کو بنام
نام معہ ایک فوج کے اوس کے مقابلہ کو بہیجا جب یہہ فوج انگلنڈ مین گئی چارلس

اڈورڈ سدرہا ہوا اور مقام ستن نیس آپس مین لڑائی ہوئی بادشاہی فوج کے
پانسو آدمی مارے گئے اور باقی بہاگ نکلے اس فتح خداداد کی حاصل ہونے سے اور بہی
اڈورڈ کا حوصلہ بڑہ گیا چونکہ امید قوی تہی کہ میری امداد وکمک کے لئے فرانس سے
فوج آئیگی فوج کے پہونچے بغیر ہی فتح کی خوشی مین انگلنڈ کو روانہ ہوا اور لنڈن سے
بفاصلہ اکیسو میل کے شہر ہان جسٹر مین آپہونچا اوس مقام پر بہی دوسو سپاہی انگلستانی
جو بادشاہ سے ناراض تہے اوس کے شامل ہوگئے اور ترقی روز افزون ہونے لگی مگر
شاہ انگلنڈ کے اقبال سے اوسکے مصاحبون اور معاونون کے آپس مین اپنی اپنی مراتب
کی ترقی کے طمع پر فساد برپا ہوا کیونکہ اوس کے مصاحب یہی کہتے تہے کہ اڈورڈ
کو ہمہی نے حکومت دی ہے اس حالت کو دیکہہ کر اڈورڈ وہان سے واپس
اسکاٹلنڈ کو چلا گیا جب اڈن کے نزدیک پہونچا وہان بہی بادشاہی لشکر سے
جو اسکے پہونچنے سے اول وہان جا پہونچا تہا مقابلہ ہوا اوس پر بہی اڈورڈ نے فتح پائی
جب یہہ حالت ہوئی تو بادشاہ نے ڈیوک کمبرلنڈ کو کہ سپہ سالار فوج انگلنڈ کا
تہا فلاندرس سے بلایا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ دشمن کی سرکوبی کو بہیجا جب
اس سپہ سالار کی روانگی کی خبر مشتہر ہوئی اوسکے رعب وخوف سے مفسدون کے
جسم مین لرزہ پڑ گیا اور اڈورڈ کے ہمراہی بہاگنے لگے جب مقابلہ کی نوبت
آئی تو تہوڑی سی لڑائی سے دشمن بہاگ نکلا سپہ سالار نے جودہ ہزار آدمی کے ساتہہ
اوسکا تعاقب کیا اور آپس مین رد و بدل ہوکر یہہ بات قرار پائی کہ کلوڈن کے
میدان مین پہر لڑائی ہو غرض اس میدان مین سخت لڑائی ہوئی آخر دشمن کے
فوج بہاگ نکلے تین ہزار مفسد مارا گیا بادشاہی فوج مین سے بہی پچیس آدمی
اوس معرکہ کی وقت بہاگے تہے جنکو سپہ سالار نے ایک دم مین پہانسی پر چڑہا
دیا چارلس اڈورڈ کے میدان سے بہاگ کر متغیر لباس جا بجا پہرتا ہوا کہا

پیا سا کبھی کسی گانو اور کبھی کسی گانو روپوش ہوتا ہوا جہاز پر سوار ہوا اور فرانس پہونچا اور
مفسدہ رفع ہوا اوس کے مددگار بشیار گرفتار ہو کر پہانسی ملے — اِس نیک بادشاہ کے وقت اہل
فرنگ نے ہندوستان کی حکومت حاصل کی اور بنگال کا بہت سا علاقہ انگریزی تصرف مین
آگیا اوس روز سے جسطرف بادشاہ کی فوج گئی فتح استقبال کو آئی تری و خشکی مین اس
بادشاہ کی اقبال کا ستارہ چمکا مگر افسوس کہ بادشاہ کی عمر کا بہی خاتمہ ہوگیا اور ستہتر برس کے
عمر مین اجلاس کے تینتیسوین سال سنہ اکہتر سات سو ساٹہہ عیسوی مین یکایک مرگیا اس ناگہانی
موت کا کوئی باعث معلوم نہوا ایا تو بادشاہ سوتا تہا و یا نوکرون نے یکایک اوسکو نزع کی
حالت مین پایا سونے سے اول صحیح الجسم تندرست تہا کسی طرح کی بیماری کی شکایت نہ تہی
اوسوقت بڑے بڑے ڈاکٹر معالجہ کے لئے حاضر ہوئے اور بڑی بڑی تجویزین کین
مگر بادشاہ نے دو گہڑی مین تڑپ تڑپ کر جان دیدی —

شاہ جارج تیسرا

یہہ بادشاہ اکیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا اور جلوس کے برس روز بعد جرمنی
کے ملک مین ایک کم قدر بادشاہ کی خاندان مین اسکی شادی ہوئی کیونکہ شاہان
اہل سلطنت مثل بادشاہ فرانس وغیرہ پوپ کے مذہب پر تہی انگلنڈ کا بادشاہ بسبب تخالف
مذہب کے اون سے لڑکی نہین مانگ سکتا تہا اور نہ وہ دیتے تہے مگر عورت اسکو خدا تعالے نے
ایسی حسینہ و پارسا و پاکدامن و خوشخو دی کہ اسکو کبہی اسبات کا افسوس نہوا کہ میری بیگم کسی
عالیجاہ بادشاہ کی لڑکی نہین ہے اوسی سال مین ایک عورت نے کٹا ر لیکر اسپر حملہ کیا مگر
خیر ہوئی کہ وار خطا گیا مفصل حال اوس واقع کا یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کی سواری
سر بازار چلی جاتی تہی ایک عورت ہاتہہ مین ایک عرضی لئی ہوئی سامنے آئی اور آگے
بڑہ کر چاہا کہ بادشاہ کو وہ عرضی دیوے سپاہیان اردلی نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا
اوس نے باواز بلند کہا کہ مجہکو جہان پناہ کے پاس کیون نہین جانے دیتے کہ مین بنا

انصاف اوس سے طلب کرون بادشاہ یہہ بات سُنکر کھڑا ہوگیا اور بڑھیا کو روبرو
بُلایا اور زمین سے جُھک کر اوسکی عرضی پکڑنے لگا عورت نے ایک ہاتھہ سے تو
عرضی بادشاہ کو دی اور دوسرے ہاتھہ کٹار کا وار کیا وار خطا گیا سواران ہمراہی
نے چاہا کہ اوسکو قتل کردین بادشاہ نے منع کیا اور فرمایا کہ مجھکو اس کے ہاتھہ سے کوئی
ضرر نہین پہونچا تم کیون اسکو قتل کرتے ہو عورت سے حال اس حملہ کا دریافت کیا گیا تو
وہ کچھہ نہ بولی اور عدالت مین وہ عورت دیوانہ ثابت ہوکر پاگل خانہ مین بھیجی گئی
بہت برس اس بادشاہ نے بکمال عدل و انصاف سلطنت کی لشکر و رعیت
دونو کو اس نے خوش رکھا ایک متنفس بھی ناراض ہونے نہ پایا اسکے وقت بڑی بڑی
فتوحات حاصل ہوئین فرانس اور اسپین کی طرف مملکت وسیع ہوئی بہت سے جزیرے
فتح ہوئے ہندوستان مین قوم مرہٹہ کے راجے مغلوب ہوئے بڑے بڑے نواب و مہاراجے
خراج گذار رہے اس عیش و خوشی مین بادشاہ بیمار ہوگیا اور بیماری طول کھینچ
گئی اور بسبب ضعیف جسم و کم طاقتی اجلاس کے کام مین فتور واقع ہونے لگا
اسواسطے پارلیمنٹ نے اسکے بیٹے ویلس کو جو ولیعہد بھی وہی تھا نایب و
مدار المہام مقرر کیا اور تجویز کی کہ بادشاہ کے تندرست ہوتے تک یہہ ولیعہد
سلطنت کا کام کرے بادشاہ کی بیماری پر دیوانگی و بدحواسی اور بھی زیادہ
ہوگئی آخر جب اجل کا پیغام آیا اکیاسی برس کی عمر پاکر سنہ ایکہزار آٹھہ سو بیس
عیسوی مین مرگیا ساٹھہ برس سلطنت کی اس کے مرنیکا غم فوج و لشکر و رعیت
کو سخت ہوا کیونکہ اسکی ذات عادل و رحیم و کریم تھی عادتین نیک گفتگو شیرین
اخلاق پسندیدہ استقلال مزاج و اتقاء و پارسائی غریب پروری بندہ نوازی
صدق و راستی خالق حقیقی نے اسکی آب و گل مین بھردی تھین اپنی سلطنت
کے زمانہ مین اسکے لشکر نے کسی غنیم کے میدان میں سے شکست نہ کھائی کوئی خطہ

واندیشہ اس کے دامنگیر حال نہوا کسی دشمن نے اسپر ہاتہہ نہ ڈالا اسکے بعد اس کے
ولیعہد ولیس کو تخت و تاج ملا اور شاہ جارج چہارم کی خطاب سے مخاطب ہوا ۔

شاہ جارج چوتہا

یہہ بادشاہ نہائیت خوبصورت وحسین اور گفتگو مین شیرین و نمکین تہا ہر ایک
امر مین چالاک و بے باک تہا مگر عیاشی مین بہت سرگرم رہتا تہا اور ملک کے انتظام
مین اپنے باپ کے برابر نتہا اس کے وقت ایک مفسد شریر فلو دنام نے اپنے
ہم شریون کی تجویز سے یہہ شرارت کی کہ کسی بڑے مجمع کے روز بادشاہ اور امراؤ
کو ایکدم قتل کر دیا جائے چنانچہ ایک روز ایک امیر کے گہر بادشاہ اور امراؤ
کا کہانا ہوا اور تاریخ مقرر ہو گئی کہ فلان روز اور فلان تاریخ اس دعوت کے تقرب
سے مجمع ہوگا مقام مجمع کے دیوار بدیوار ایک طویلہ تہا وہ فلو نے کرایہ پر لیا
اور اوسکے بالاخانے مین ہر طرح ہتہیار اور گولہ بارود لیجاکر جمع کر دیا اور تجویز
آپس مین یہہ ٹہرائی کہ جب مجمع بادشاہ اور امراؤ کا جمع ہو چکیگا فلو ایک بکس
یعنے صندوق اوٹہائے ہوئے ڈیوڑہی پر جائے اور وہ صندوق دروازہ
کے سنتری یعنے دربان کو دیکر کہے کہ یہہ صندوق لارڈ ہرلی صاحب کا ہے اوسکو
بہت جلد پہونچا دو جب وہ صندوق لیکر اندر جائے اور ڈیوڑہی خالی رہجائے
تو اوس موقع پر سب ہمراہی مسلح و مستعد مکان کے اندر گہس جائین اور سب کو قتل
کر ڈالین مگر خدا نے سب کے جان بچائی کہ ایک شخص فلو کا رازدار دن سے فلو کے
آنے سے اول کسی طرح مجلس مین داخل ہو گیا اور سب کے روبرو اوس نے یہہ راز
فاش کر دیا اوسی وقت اس شرارت کے اندفاع کی تدبیر کی گئی اور فلو اور اوسکے
ہمراہیون کی گرفتاری کو کوتوال مامور ہوا وہ سب شریر مقابلہ پیش آئے اور
ایک بر تقدار مارا گیا اور نو آدمی اون مین سے گرفتار ہوکر پہانسی پر چڑہائے

آگرہ آباد ہوں صرف چند آدمی مثل نانا راؤ وغیرہ جو بڑے مفسد تھے اس معافی سے
مستثنےٰ رہی جب یہہ اشتہار جاری ہوچکا سب شرمسار ذلیل و خوار پہر اپنے اپنے
گہرون مین آئی اور جن جن رؤسانے سرکار کی طاعت سے منحرف ہوکر فساد انگیزی پر
کمر باندہی تہی مثل نواب جہجر وغیرہ سرکار کے حکم سے موت کی سزا پائی اور جو رئیس
ایسے نازک وقت مین سرکار کے اتحاد قدیمہ پر ثابت قدم و راسخ دم رہے اونکو
خلعت فاخرہ عطا ہوئے اور قدیمی علاقون کے بغیر اور علاقے اون کی حکومت
مین زیادہ ہوئے اور بہادر شاہ بادشاہ معزول دہلی جسکو فوج متمردنے بزبردستی
دہلی مین بادشاہ بنایا تہا جلاوطن کرکر رنگون بہیجا گیا اور وہ وہان ہی مرگیا اب
بعد معزولی سرکار کمپنی کے ۱۸۵۸ء سے بادشاہی انتظام تمام ہندوستان مین ہوگیا
ہے اور تمام زمانہ سرکار کے انتظام اور خوش معاملگی سے خوش و خورم و ممنون ہے
رعیت و فوج تمام وکمال سرکار کے اوصاف سے رطب اللسان و عذب البیان ہے
اس ملکہ عالیہ کے وقت مین یہہ بہی فوج کشی ہوئی اور دونو فریق مین بہت سی
لڑائیان ہوکر انگلستانی فوج فتحیاب ہوئی اور بہت سا علاقہ چین کا اس سرکار کے
تصرف مین آگیا اور ایک مہم شاہ حبش پر ہوئی جسنے متمرد ہوکر چند انگریز اپنے پاس
قید کر رکہے تہے پہلے اوسکو بذریعہ تحریر چند بار سمجہایا گیا جب نہ سمجہا تو فوج کشی
ہوئی اور شاہ حبش لڑائی مین مارا گیا غرض اس ملکہ کا اس زمانہ مین وہ اقبال ہے
کہ ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی بادشاہ کے تاریخی حالات مین درج نہین ہے
شاہان روئے زمین سے کوئی ایسا والی تخت و تاج نہین ہے جو اسکے رعب سے
مانند بید لرزان نہین ہے اس بادشاہ کے چہتیسوین سال جلوس مین یہہ کتاب
گلزار شاہی لکہی گئی اور چہپ کر مشتہر ہوئی بعد ازان ۱۸۷۶ء مین پرنس
آف ویلز شہزادہ ولیعہد ہندوستان کی سیر کو آیا اور تمام راجون مہاراجون

ور ئیسون و رعایا نے بڑے تپاک سے اونکا استقبال کیا اور کمال اعتقاد و اخلاص کے
ساتھہ پیش آئے ولیعہد نے تمام ہندوستان مین سیر کی اور ہر ایک ریاست مین رونق
افزا ہوا سنہ ۱۸۷۷ء کے ماہ جنوری مین ایک عالیشان جلسہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور
ہند نے بمقام دہلی کیا دور دور سے تمام نواب و راجے و مہاراجے و رئوسا
جمع ہوئے اور اشتہار مشتہر ہوا کہ آئندہ کوئین وکٹوریا فرمان فرماے ہندوانگلنڈ نے
قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا ہے اور اس مبارک خطاب کے اشتہار کی تقریب سے
بڑے بڑے خطاب تمغے والیان ملک ورئوسا کو ملے اور بڑی فیاضی ظاہر
کی گئی سینکڑون قیدی قیدخانون سے چھوڑے گئے اسی مبارک سال مین اب
دوسری بار یہہ کتاب ترمیم ہوکر چھاپی گئی جسکا خاتمہ اس ملکہ عالیہ کے احوال پر ہوا
اسی سال مین سلاطین روم و روس مین بڑی بڑی لڑایان ہوئین گویا یورپ اور ایشیا مین خون کے دریا
چل پڑے ہزارون بندگان خدا ناحق مارے گئے اگرچہ سلطان عبدالحمید خان شاہنشاہ روم نہین چاہتے
تھے کہ روس سے لڑین مگر جب نا انصاف خود دلستان روم کی قلمرو مین داخل ہوا تو افواج قاہرہ اسلام اوسکی
سرکوبی کو گئی اور آپس مین دونو فریق کے بڑی بڑی زور آزمایان ہوئین اور ابھی ہورہی ہین اس
معرکہ کے شروع کے وقت ہر ایک کو امید تھی کہ یہہ ملکہ معظمہ اپنے قدیمی دوست سلطان روم کے
امداد کو نکلیگی روس کو روم کی سرحد مین داخل ہونے نہ دیگی لیکن نہین معلوم کس سبب سے ملکہ معظمہ نے
خاموشی اختیار کی اور پارلیمینٹ نے اجازت نہ دی کہ قیصر ہند ان دو بادشاہون کی لڑائی مین دخل دیکر
اور اپنی فوج کٹوائی اگرچہ شاہنشاہ روس بھی اس خاندان کا دوست نہ تھا اور اوسنے امیر شیر علی
خان والی کابل کو اغوا کرکے اس سلطنت کے اتحاد سے روگردان کرلیا ہے اور وہ برملا برگشتہ
ہوکر لڑائی کے سامان درست کررہا ہے مگر قیصر ہند پھر بھی نہین چاہتی کہ امیر کابل سے بگاڑے
بلکہ یہہ منظور ہے کہ حتی الامکان صلح و صفائی ہوجائے اس صلح و صفائی کے لئے سلطان روم
کا سفیر بھی کابل مین آیا اور امیر کو سمجھایا مگر امیر نے یہہ بھی عذر کیا کہ اگر قیصر ہند قلات اور قلعہ

قلعے کے علاقہ سے قبضہ اوٹھا لے فوج واپس بلالے تو مین بدستور انگریزون کا دوست اور دلی خیرخواہ ہوجاونگا اسباب مین ابھی کوئی فیصلہ نہین ہوا اور سرحدی مفسدون کی سرکوبی کے لئے فوجین پشاور و کوہاٹ وغیرہ کو چلی جاتین ہین ۔

مثنوی فی الخاتمہ

به لطف ایزد و فضل الٰہی — ہوئی سرسبز پہر گلزار شاہی

سحاب فیض حق برسا بہ تکرار — پہلا پہولا یہہ بستان دوسری بار

نیا یہہ باغ رنگین رنگ لایا — نئی طرز اور نرالا ڈہنگ لایا

نئی گلزار مین پہولے نئے پہول — ہوئی بلبل سیر باغ مشغول

یہہ مجموعہ بہت اچھا بنا ہے — کتاب اچھی ہے نسخہ دلربا ہے

بچشم غور جسنے اسکو دیکہا — کہا لاریب یہہ نسخہ ہے اچھا

یہہ ہے تاریخ تاریخ سلاطین — یہہ ہے ذکر شہنشاہان حق بین

کہین ہے ہندون کا ذکر مذکور — کہین ہے حالت اسلام مسطور

کہین لکہا گیا ہے حال انگریز — نئی نادر کتاب فرحت انگیز

خدا سے اب یہہ سرور کی دعا ہے — یہی بندہ کے دل کا مدعا ہے

کہ دنیا مین رہے خندان یہہ گلزار — خدا اسکو نہ دکہلائے کوئی خار

کبہی ہووے نہ دخل اس مین خزان کا — رہے خوشدل ہمیشہ باغبان کا

یہہ بستان فصاحت تاقیامت — رہے سرسبز مثل باغ جنت

سدا اس سے زمانہ فایدہ پائے — جو مانگے حق سے وہ فی الفور ہوجائے

بحق اہل بیت شاہ ابرار — پذیرا ہو دعا سرور زار

تمام شد

قطعات تاریخ اختتام طبع گلزار شاہی

از نتائج طبع شاعر اہل کمال رای بہادر کنہیا لعل صاحب اگزکٹو انجنیر لاہور

شد جو مطبوع جہان با رنگ و بو
طرفہ این گلزار بے خار بہشت
سال طبعش ہندی اندر پارسے
زد رقم سرسبز گلزار بہشت ۱۲۹۴ھ

از سید علی عبد القادر شمس القادری مرشد علی صاحب میدنی پوری تخلص عاصی

کیسی اچھی چھپی ہے حسن علی
سرور نامدار کی تاریخ
فی الحقیقت ہوئی ہے یہ تالیف
اچھی تاریخ اور نئی تاریخ
بہر تاریخ طبع اے عاصی
کر رقم اب نئی چھپی تاریخ ۱۲۹۴ھ

از سید عبد الرسول صاحب خاندیسی ارنڈولی

عمدہ گلزار بہار سروری
چھپ چکی جب دم بفضل کردگار
بہر سال خاتمہ عبد الرسول
بولا ہے بے خار گلزار بہار ۱۲۹۴ھ

از سید علی شاہ صاحب تخلص الفت لاہوری

چھپ چکی جب دم یہ گلزار عجیب
کھل گیا روے زمیں پر لالہ زار
لکھا الفت نے یہ سال خاتمہ
گلشن گلزار ہے تازہ بہار ۱۲۹۴

از مفتی چراغ دین تخلص روشن لاہوری

چھپی جب یہ تاریخ مطبوع دل	بذکر سلاطین اہل کمال
میرے دل نے روشن تہا تاریخ سال	کہا خوشنما ہے بہار جمال ۱۲۹۶

از مفتی غلام صفدر صاحب تخلص فوقانی لاہوری

ہے کیا نادر چھپی گلزار شاہی	کہ جسکا طبع مطبوع جہان ہے
یہ وہ گلزار ہے جسپر ہمیشہ	سدا ابر کرم گوہر فشان ہے
پھلے پھولے پھلا کیونکر نہ یہ باغ	خبرگیر اسکا سردار باغبان ہے
یہ وہ تاریخ ہے مطبوع دوران	عیان ہر ایک جس سے داستان ہے
بسال طبع فوقانی نے لکھا	عجب یہ بوستان نخستان ہے ۱۲۹۶

از مفتی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر لاہوری

این بہارستان برنگ و بوی خویش	فی الحقیقت لالہ زار خوشدلی ست
گشت چون مطبوع حیدر سال طبع	گفت گلزار بہار خوشدلی است ۱۲۹۶

از مفتی غلام اکبر صاحب تخلص لئیق لاہوری

کیا ہی اچھی یہ چھپی گلزار ہے	واہ واہ صل علی صل علی
بہر سال طبع اسکی اسے لئیق	لکھ چھپی گلزار اچھی خوشنما ۱۲۹۶

از مفتی محمد انور صاحب تخلص دانش لاہوری

سرور لاہور کی گلزار اچھی چھپ چکی	سیر جسکی صاحبان دید کو منظور ہے
بہر سال خاتمہ دانش نے کیا اچھا لکھا	ہدیہ یہ مطبوع باغ سرور لاہور ہے ۱۲۹۶

خاتمۃ الطبع

پس از سپاس کردگار و نعت سید ابرار شائقین علم تاریخ کو بشارت ہو کہ ان دنون ایک کتاب متضمن تسلسل احوال تاریخی شاہان و راجگان ہند نہایت شگرف و نادر جو لب لباب کتب تواریخ معتبر ہے اور ملخص باستانی احوال کے لیے موجب آگاہی جسکا نام **بہارستان تاریخ معروف بہ گلزار شاہی** ہے نام اول سے مادہ تاریخ تالیف سمت ۱۹۳۰ بکرمی ہویدا ہے اور ثانی سے رنگا رنگی بہار و خزان احوال سلاطین ہند صاف پیدا ہے ہر چند قبل اسکے مورخان سلف نے سیکڑون کتابین احوال سلاطین روے زمین زبان عربی و فارسی مین تصنیف فرمائین لیکن بسبب تطویل بیانات و ضخامت حجم کی طبیعت دیکھنے سے ایک توحش پیدا کرتی ہے خصوص جو جو جملہ معترضہ کہ مابین بیانات احوال کے واقع ہوتے ہین وہی بسبب فقدان مطلب مسلسل کے باعث انتشار ذہن زیادہ تر ہو جاتے ہین مگر ایسی کتاب کہ نفس تفصیل و حاصل مقصود اصلی پر متضمن و مشتمل ہو اس تلخیص عمدہ کی ساتھ اردو زبان کی نتھی لہذا جناب کمالات اکتساب جنکی تصنیفات بیشمار مشہور دیار و امصار ہین بڑے صاحب علم و استعداد و ہنرور جناب مفتی **غلام سرور** صاحب لاہوری نے نہایت متانت اور خوش بیانی کی ساتھ اس کتاب تاریخی کو باحسن الوجوہ مدون و مؤلف فرمایا اور اس کتاب کو چند حصون پر علاحدہ علاحدہ منقسم کیا اور ہر حصہ کو جدا جدا چمن ترتیب دیے اور ہر چمن مین نہالان احوال اہل دہین ایک ایک خاندان اور والیان ملک کی بٹھائے یہ کتاب قبل ازین کسی مطبع مین مطبوع ہوئی تھی اس مرتبہ آخرین مین مصنف علام نے کوشش بلیغ سے کسیقدر حالات سلاطین اضافہ و تزاید کرکے بحیثیت تکمیلی یہ کتاب حسب مرضی و صحت مصنف موصوف بصرف ہمت بلند و فتوت ارجمند جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ کاغذ متناسب تقطیع خوشنما بمقام لکھنؤ مطبع عالی مین ماہ دسمبر ۱۸۷۷ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۴ ہجری منطبع ہو کر اشاعت پذیر ہوئی شعر اللہ کی عنایت سے امید یہی ہے + ہوئے پسند طبع و مطبوع ارباب زمان

متضمن حالات اوس دیار کے۔
قصص الانبیاء۔ اردو مولفہ محمد طاہر در حالات انبیا۔
قصص الانبیاء۔ اردو مطبوعہ شعلہ طور۔
عجائب القصص۔ اردو دو جلد انبیاء و اولیا کے حالات مبسوط ہین۔
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم۔ غدر ۱۸۵۷ء کی تاریخ بغاوت ہند اسمین اکثر مقامات کے مفصل حال معرکے درج ہین چند انگریزی کتاب سے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم نے ترجمہ و تالیف کیا۔
وقائع کیپ۔ منشی برج موہن لال صاحب رجسٹرار جوڈیشل کمشنر بہادر اودہ نے جزیرہ کیپ کا حال تحریر فرمایا۔
تواریخ بکاولی گلدستہ حیرت۔ حالات مشاہدہ باغ بکاولی مع نقشہ از محمد یعقوب صاحب
تاریخ حبیب الہ۔ از منشی عنایت احمد صاحب حالات پیغمبر اسلام۔
حیات افغانی۔ جناب محمد حیات خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی تصنیفات سے یہ کتاب مبسوط تاریخ افغانستان و جغرافیہ و اشیاء و تجارت ملکی اور بود و باش سکنای اوس ملک کا مع نقشجات۔
گلدستہ قنوج۔ یہ تاریخ قنوج کی ہے تصنیف منشی کشوری لال صاحب صدر امین ممالک مغربی و شمالی۔
تاریخ پنجاب مسمی بہ سیر پنجاب۔ مطبوعہ مطبع پٹیالہ مصنفہ منشی رام صاحب یہ کتاب مفصل تاریخ پنجاب ہے۔
سیر سیاح سفرنامہ۔ منشی میان داد خان صاحب سیاح مع غزلہای مشاعرہ لکھنؤ و کانپور۔
تاریخ ستارہ ہند مشتمل حالات شاہان ہند مخصوص اردو۔
ریاض الامرا۔ ذکر حالات امرای ہند جنکو گورنمنٹ سے سلامی کا حکم ہے
ایضاً کاغذ حنائی
تاریخ گورکھپور۔ نہایت عمدہ طبع ہوئی ہے
تاریخ مسعودی۔ سپہ سالار حضرت مسعود غازی کے احوال مین۔

تاریخ تجارت روس جسکو واسطے گورنمنٹ پنجاب کے عہدہ سکرٹری جناب آر ایچ ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ نے ۱۸۶۲ء مین تالیف فرمائی مع نقشجات خوشخط و کاغذ عمدہ۔
گیشن بروده جسکو بابو دامودر داس صاحب سند یافتہ آگرہ کالج نے انگریزی سے اردو مین ترجمہ فرمایا اسمین تحقیقات ہر دینی کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ بروده کو مہاراجہ ملہر راؤ گائکواڑ رئیس بروده کیطرف سے اور روئداد اظہار گواہان سے کاغذ عمدہ ہے
تاریخ راجپرستی۔ اردو کا نامہ ہای راناہای اودیپور راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین راج سندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہین اوسکو میجر الیس بروس صاحب بہادر اور کپتان جے جی بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جادو رائی نامی بہ نظر اشتیاق اوس کندی کو انگریزی مین نقل کیا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا اور حقیقتا علم وغیرہ ایسی سنسکرت مین ہین کہ جسکا اردو مین پڑہنا بھی آسان ہو اوسکو اردو اور دیوناگری دونون مین لکھدیا مطبوعہ مطبع کانپور
تاریخ گلشن پنجاب مع نقشجات مولفہ پنڈت دیبی پرشاد ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی
انیس السیاحین حصہ اول۔ حالات ارض بطور جغرافیہ اوٹ لین جاگرفی کا ترجمہ بہت عمدہ۔
ایضاً حصہ دوم
ایضاً حصہ سوم
تاریخ انگلستان۔ اسمین شاہان انگلستان کا احوال ہے
وقائع نگار انگلستان۔ کالبر صاحب کی تاریخ انگلستان کا ترجمہ ہے جسمین جملہ احوال سلطنت رومیون و انگلستان کا ہے۔
ایضاً کاغذ حنائی۔
مراۃ السلاطین۔ ترجمہ ہر سہ جلد سیر المتاخرین حالات شاہان دہلی ابتدای سلطنت آبا و اجداد

سے انتہائی عہد شاہ عالم ثانی تک لکھا ترجمہ منشی گوکل پرشاد صاحب -

ترجمہ مغازی الرسول مسمی مغازی الصادقہ حصہ اول تاریخ واقدی و عربی کا ترجمہ ہے یہ مجموعہ بہ ترجمہ اردو و بیر چہار جلد کتب واقدی کا ہے یعنی فتوح المغازی فتوح الشام فتوح المصر فتوح العجم یکجائی او علی دعلی دہ بھی طبع ہوا ہے فتوح الشام و فتوح المصر اردو دوبارہ دیگر طبع ہوے

کارنامہ سکندری - جملہ احوال سکندرنامہ مولفہ منشی گوکل پرشاد -

فتوح العجم مسمی المغزوہ عرب اخیر جلد تاریخ واقدی کا عربی سے اردو مین ترجمہ حرف بحرف ہو کر بموجب خواہش شائقان طبع ہوا

مجموعہ ترجمہ اردو فتوحات واقدی - جسمین مغازی الصادقہ یعنی ترجمہ مغازی الرسول - ترجمہ فتوح الشام - ترجمہ فتوح المصر ترجمہ فتوحات عجم شامل مین تاریخ اسلام کے نفیس ارمغان ہے

منتخب التواریخ اردو کہ عبد القادر بدایونی کی تصنیف ہے مولوی احتشام الدین صاحب مراد آبادی نے بایمائی مالک مطبع ترجمہ کیا -

تزک قیصری - ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے شوہر عالیقدر کا سوانح عمری

رسالہ جمیل جواب تاریخی منشی دیبی پرشاد صاحب ساکن بہوپال نے ایک صاحب کے سوالات کا جواب از روے تاریخ دیا ہے

آثار الصنادید - یہ کتاب تاریخی کی نایاب ہے عمارات وغیرہ دہلی کا حال ہے مصنفہ حضرت جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ

باب پہلا شہر کے باہر کی عمارتون کے حال مین

باب دوسرا - قلعہ مبارک کے عمارتون کے حال مین

باب تیسرا - خاص شہر شاہجہان آباد کے حال مین -

باب چوتہا - دہلی اور دہلی کے لوگونکے حال مین

تقلیم الممالک - ترجمہ اقوام المسالک فی معرفۃ احوال الممالک تاریخ سلطنت یورپ

جنتری کلان ۱۸۷۸ء جسمین اس قدر عمدہ عمدہ کارآمد چیزین مندرج ہین

جنتری خورد ۱۸۷۸ء

گنجینۂ سروری - معروف گنج تاریخ - درحقیقت اسم بامسمی ہے تصنیف جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری -

عجائب المخلوقات - اردو ترجمہ جدید چہپی ہے

تاریخ پٹیالہ - عمدہ تاریخ پٹیالہ کی جناب خلیفہ محمد حسن صاحب نے تالیف فرمائی -

مجموعات علم و عجیبہ کتب نایاب نادر

عجائب المخلوقات - تمامی مخلوقات عجیب کا ایک بیان اور احوال جسمین مندرج ہین بالتصویرات نہایت عمدہ چہپا ہے -

ایضاً - رنگین -

عجائب المخلوقات اردو

مطلع العلوم و مجمع الفنون - حکیم [illegible] تخلص واجد

ترجمہ اردو مطلع العلوم مجمع الفنون منشی زین العابدین خان مرحوم

معلومات الآفاق - یہ کتاب اسم بامسمی ہے اسمین تمام دنیا کے حالات اور وسعت اور آبادی و ویرانی مع رنگین تصویرات

ایضاً - بلا رنگین تصویرات

مطلع العجائب - ترجمہ معلومات الآفاق مذکورہ بالا

ریاض الفردوس - مصنفہ مولوی محمد حسن خان صاحب [illegible]

[illegible] نقوش

[illegible]

[illegible] تصنیف حضرت امیر خسرو دہلوی جسمین صنائع و بدائع لفظی و معنوی ترسیم کی گئی ہین شامل ہین اور پانچ رسائل کے یہ کتاب کا قدر [illegible] عمدہ چہپی ہے

[illegible] نصیحت [illegible]

[illegible]

[illegible] قابل دید ہے

اندر جال - اردو جسمین [illegible] منتر [illegible] -